# صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے

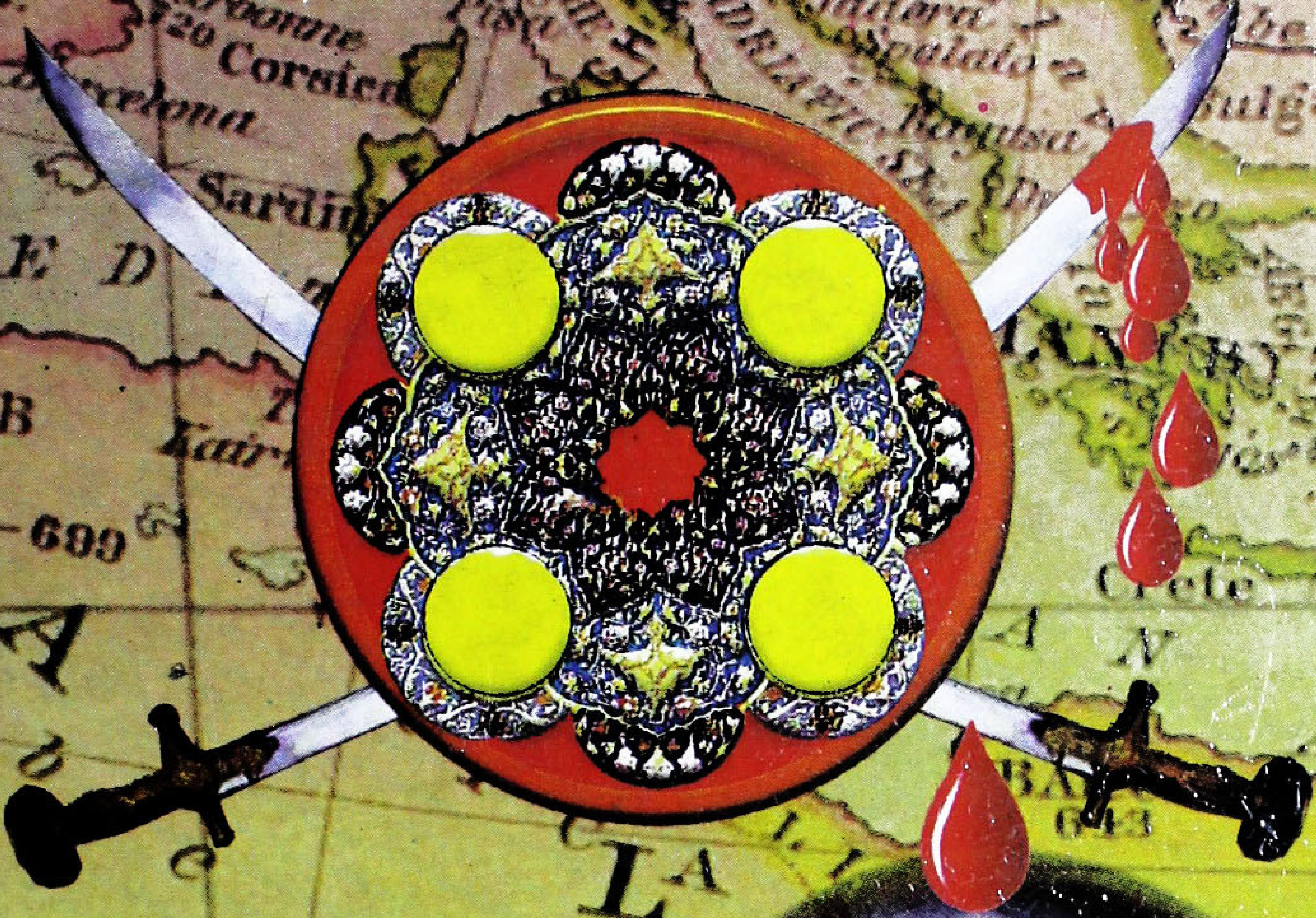

تسہیل، تلخیص، عنوانات

**مولانا امداد اللہ انور**

تالیف

**علامہ محمد بن عمر الواقدیؒ**

ترجمہ

**حکیم شبیر احمد سہارنپوریؒ**

Marfat.com

# صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے

تالیف

علامہ محمد بن عمر الواقدیؒ

ترجمہ

حکیم شبیر احمد سہارنپوریؒ

تسہیل، تلخیص، عنوانات

مولانا اِمداد اللہ انور

استاد جامعہ قاسم العلوم، ملتان

سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانویؒ جامعہ اشرفیہ لاہور

دارُالاشاعت مُصطفائی، دہلی ۱۱۰۰۰۶

Marfat.com

۲۹۷۶۹۹۲۲
ص ۲۲۹
97744

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

# SAHABA KARAM KE JANGI MARKE

by

*Moulana Imdadullah Anwar*

Year of Edition 2006

Price Rs. 100/-

| | |
|---|---|
| نام کتاب | صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے |
| مصنف | مولانا امداداللہ انور |
| سنِ اشاعت | ۲۰۰۶ء |
| قیمت | ۱۰۰ روپے |
| مطبع | عفیف آفسیٹ پرنٹرس، دہلی |

Published by

**DARUL ESHAAT-E-MUSTAFAI**

3191, Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6 (INDIA)
Ph : 23216162, 23214465, Fax : 091-011-23211540
E-mail : mustafai@sify.com

Marfat.com

# فہرست عنوانات


حالات علامہ واقدیؒ

مقدمہ از سیرۃ المصطفیٰ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ "مختصرا"

آغاز کتاب

افواج اسلام کا اجتماع

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا مکتوب

یمن کی فوج

قبیلہ حمیر فتح کی بشارت ہے ۳۳

قبیلہ مذحج کی فوج ۳۴

قبیلہ طرہ کی فوج ۳۴

قبیلہ ازد کی فوج ۳۴

بنو عبس اور قبیلہ کنانہ کی فوجیں ۳۵

افواج اسلام کی کثرت ۳۶

یزید بن ابو سفیانؓ اور ربیعہ بن عامر کی سرداری ۳۶

جنگی احکامات ۳۶

لشکر اسلام کی روانگی ۳۷

شہنشاہ روم کی گھبراہٹ ۳۷

**رومیوں سے پہلی جنگ ۳۸**

رومیوں کا آٹھ ہزار کا لشکر ۳۸

رومی لشکر کی روانگی ۳۹

سردار لشکر اسلام کی جنگی تدابیر ۳۹

دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ۴۰

رومی کافر بھاگ گئے ۴۰

رومیوں کا سالار لشکر مارا گیا ۴۰

اس جنگ میں بائیس سو رومی قتل ہوئے ۴۱

رومی سالار کا واویلا اور لشکر کفار کی واپسی ۴۱

رومی عیسائیوں کا قاصد ۴۱

حضرت ربیعہؓ کی روانگی ۴۱

کافروں کا لالچ دینا ۴۳

آپ کا جواب ۴۳

حضرت ربیعہ بن عامر کا ایک پادری سے مناظرہ ۴۳

دوسرا سالار بھی ٹھکانے لگا دیا ۴۵

پھر جنگ شروع ہو گئی ۴۵

کافروں کی تمام فوج ماری گئی ۴۵

فتح کی خوشخبری دربار خلافت میں ۴۶

مزید افواج اسلام جمع کرنے کے لئے صدیق اکبرؓ کا مکتوب اہل مکہ کے نام ۴۶


Marfat.com

| | |
|---|---|
| مزید افواج کی آمد | ۴۷ |
| تمام افواج اسلام کے امیر حضرت ابو عبیدہؓ | ۵۰ |
| حضرت عمرو بن عاص کی فوج کی روانگی | ۵۰ |
| حضرت عمرو بن العاص کے لئے جنگی احکام | ۵۰ |
| نو ہزار کا لشکر | ۵۳ |
| حضرت خالد بن ولید کا نو سو سواروں کا لشکر | ۵۳ |
| شہنشاہ روم کی تشویش | ۵۴ |
| تمام افواج اسلام کا سپہ سالار | ۵۵ |
| حضرت عمرو بن عاص کا مشورہ اور لشکر سے خطاب | ۵۷ |
| حضرت ابن عمرؓ ایک ہزار سوار کے سالار | ۵۷ |
| رومیوں کے دس ہزار کے لشکر سے مقابلہ | ۵۸ |
| ہزار مسلمانوں کی دس ہزار رومیوں سے جنگ | ۵۸ |
| رومی سپہ سالار کا قتل | ۵۹ |
| جنگ کے نتائج | ۵۹ |
| کافر لشکر کی حالت | ۶۱ |
| لشکر اسلام کی ترتیب | ۶۱ |
| سپہ سالار کفار کی بوکھلاہٹ | ۶۲ |
| حضرت سعیدؓ بن خالد کی شجاعت | ۶۲ |
| اور جنگ شروع ہو گئی | ۶۳ |
| فرشتوں کی آمد | ۶۳ |
| رومیوں کا انجام | ۶۴ |
| ۱۳۰ مسلمان شہید ہو گئے | ۶۴ |
| حضرت سعیدؓ بن خالدؓ کی لاش چور چور ہو گئی | ۶۵ |
| فتح کی خبر حضرت ابو عبیدہ کے نام | ۶۵ |
| حضرت ابو عبیدہ کا جواب حضرت عمرو بن عاص کے نام | ۶۶ |
| خالد بن سعیدؓ اور عمرو بن عاصؓ کی ملاقات | ۶۶ |
| حضرت خالد بن سعیدؓ کی جنگ | ۶۷ |
| جنگ کا انجام | ۷۰ |
| حضرت ابو عبیدہؓ کی معزولی اور حضرت خالد بن ولیدؓ بطور امیر افواج اسلام | ۷۱ |
| حضرت ابو بکر کا حضرت خالد بن ولیدؓ کے نام مکتوب | ۷۱ |

## جنگ بصرہ

| | |
|---|---|
| حضرت شرحبیل بن حسنہ کی بصرہ میں جنگ | ۷۲ |
| بصرہ کی جنگ کی کمان حضرت خالد بن ولید کے ہاتھ میں | ۷۶ |
| والی بصرہ روماس کی سپہ سالار اسلام سے ملاقات | ۷۷ |
| حضرت ابو بکر کے بیٹے اور دربجان کا مقابلہ | ۷۹ |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| بصریوں کا انجام | ۸۰ |
| روماس کا مسلمانوں کی مدد کرنا | ۸۱ |
| روماس کی مسلمانوں کے حق میں جنگی تدبیر | ۸۱ |
| دریجان کا قتل | ۸۲ |
| بصری امان مانگنے لگے | ۸۳ |
| حضرت خالد بن ولیدؓ کا صدیق اکبرؓ کے نام مکتوب | ۸۴ |
| شہنشاہ روم ہرقل کی گھبراہٹ | ۸۴ |
| دشمن کا پانچ ہزار کا لشکر | ۸۵ |
| حضرت خالد کی کامیابیاں | ۸۵ |
| عیسائیوں کے دو افسروں کے درمیان سرد جنگ | ۸۵ |
| حضرت خالد کی جنگی ترتیب | ۸۶ |
| حضرت ضرارؓ کی بہادری | ۸۷ |
| حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق کی بہادری | ۸۷ |
| حضرت خالد بن ولید کی شجاعت | ۸۸ |
| کلوس اور عزرائیل میں لڑائی کے متعلق جھگڑا | ۸۸ |
| کلوس کی بدحواسی | ۸۹ |
| کلوس اور جرجیس حضرت خالد بن ولیدؓ کے سامنے | ۸۹ |
| جرجیس کی لن ترانیاں | ۹۰ |
| حضرت خالد بن ولید کا دندان شکن جواب | ۹۱ |
| جرجیس کی بدحواسی | ۹۲ |
| خالد بن ولیدؓ کا کلوس سے مقابلہ اور اس کی گرفتاری | ۹۲ |
| خالد بن ولیدؓ دوبارہ میدان جنگ میں | ۹۳ |
| جرجیس کی بدحواسی | ۹۳ |
| دشمن لشکر کی بزدلی | ۹۴ |
| عزرائیل اور حضرت خالد کی باہمی گفتگو | ۹۴ |
| عزرائیل اور حضرت خالد بن ولید کی جنگ | ۹۵ |
| عزرائیل کی گرفتاری اور حضرت ابوعبیدہؓ کی آمد | ۹۷ |
| حضرت ابوعبیدہؓ اور حضرت خالد کی ملاقات | ۹۷ |
| دونوں جرنیلوں کی باہمی محبت و احترام | ۹۸ |
| کافروں کی بوکھلاہٹ اور مسلمان کا متفقہ حملہ | ۹۸ |
| حملہ کا نتیجہ | ۹۹ |


## جنگِ دمشق


| | |
|---|---|
| مسلمانوں کا محاصرہ دمشق | ۹۹ |
| افواج اسلام کی تعداد | ۹۹ |
| کلوس اور عزرائیل کا قتل | ۹۹ |


Marfat.com

دمشق والوں کا خط اور ہرقل کی گھبراہٹ ۱۰۰
صحابہ کے مقابلہ کے لئے دروان ملعون کا انتخاب ۱۰۰
دروان کے دعوے ۱۰۱
دوران سے نمٹنے کے لئے حضرت ضرارؓ کا انتخاب ۱۰۲
دس ہزار کے مقابلہ کے لئے پانچ سو جانبازوں کی روانگی ۱۰۲
حضرت ضرارؓ کا کفار پر حملہ اور بہادری کے کارنامے ۱۰۳
دروان کی فرار کی کوشش ۱۰۴
حضرت ضرارؓ کا دروان کا تعاقب کرنا ۱۰۴
حضرت ضرارؓ کی گرفتاری ۱۰۵
رافع بن عمیرةؓ کی سرداری میں صحابہ کرام کی جنگ ۱۰۵
بعض صحابہ کرام کی شہادت کی خبر ۱۰۶
خالد بن ولیدؓ کی مقابلہ کے لئے روانگی ۱۰۶
حضرت ضرارؓ کی بہن کے جنگی کارنامے ۱۰۷
حضرت خولہ اور مسلمانوں کی اجتماعی جنگ ۱۰۹
حضرت ضرارؓ کی جدائی میں حضرت خولہ کا غم ۱۱۰
حضرت ضرار کی گرفتاری کی اطلاع ۱۱۱
ضرارؓ کی رہائی کے لئے ان کی بہن اور فوجی دستہ کی روانگی ۱۱۲
حضرت ضرار کی رہائی ۱۱۳
رومیوں کی گرفتاری اور مسلمانوں کی فتح ۱۱۴

## جنگ اجنادین

## (مسلمانوں اور کافروں کی ایک بڑی جنگ)

صحابہ کے مقابلہ کے لئے شاہ روم کی نوے ہزار فوجیں ۱۱۵
افواج اسلام کا اجنادین میں اجتماع ۱۱۵
حضرت خالد بن ولید کا افواج اسلام کو خطاب ۱۱۷
دروان کا اپنی فوجوں کو خطاب ۱۱۷
کافر فوج کی جاسوسی کے لئے حضرت ضرارؓ کی روانگی ۱۱۷
ضرارؓ نے مقابلہ میں نکلنے والے تیس سورماؤں کو قتل کر دیا ۱۱۸
لشکر اسلام کی ترتیب ۱۱۹
جنگی ہدایات ۱۱۹
حضرت ضرارؓ نے پہلا حملہ کر کے تیس کافر مار ڈالے ۱۲۱
ایک بہادر کا ضرارؓ کے مقابلہ میں نکل کر مارا جانا ۱۲۱
جنگ ضرار و اصطفان والی عمان ۱۲۳
دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ۱۲۶
پہلے روز کی جنگ کا نتیجہ ۱۲۷

Marfat.com

دروان کا اپنے جرنیلوں سے مشورہ اور خطاب ۱۲۸
حضرت خالد بن ولید کو دھوکہ سے قتل کرنے کی کوشش ۱۲۹
داؤد نصرانی اور حضرت خالد کی گفتگو ۱۳۱
داؤد نے دروان کا مکر فاش کر دیا ۱۳۳
دھوکہ باز نصرانیوں کا انجام ۱۳۴
دروان اور حضرت خالد کی گفتگو ۱۳۶
دروان کی حضرت خالدؓ کے ہاتھوں قتل ہونے کی اپیل ۱۳۷
قتل دروان از حضرت ضرارؓ ۱۳۸
مسلمانوں کا کافروں پر حملہ ۱۳۹
فتح اجنادین ۱۴۰


## دوسری جنگ دمشق


حضرت خالد کی دمشق روانگی ۱۴۰
حضرت خالد بن ولید کی دمشق کے لئے لشکر کی ترتیب ۱۴۱
دوسرے دن کی جنگ ۱۴۲
حضرت ابان بن سعید کی شہادت ۱۴۲
زوجہ ابانؓ کی شجاعت ۱۴۳
ہرقل کے داماد توما کا جنگ کے لئے نکلنا ۱۴۴
توما کا حضرت ام ابانؓ کے تیر سے زخمی ہو کر گرنا ۱۴۶
توما آگ بگولا ہو گیا ۱۴۷
توما کا شب خون مارنے کے لئے لشکر کو ترتیب دینا ۱۴۸
مسلمانوں کا بے جگری سے مقابلہ کرنا ۱۵۰
حضرت شرحبیل بن حسنہ کی مدد ۱۵۲
حضرت ابو عبیدہؓ کے مقابلہ میں آنے والے سب قتل ہو گئے ۱۵۳
حضرت خالدؓ اور حضرت ضرارؓ کے مقتولین ۱۵۳
حضرت خالد کی فوج کا دمشق کو فتح کرنا ۱۵۴


## قلعہ ابو القدس کی ہولناک جنگ


عبداللہ بن جعفر طیار کی سرگردگی میں پانچ سو صحابہ کی روانگی ۱۵۵
کافروں کی جنگی پوزیشن ۱۵۶
پچیس ہزار کافر اور پانچ سو صحابہ ۱۵۷
مسلمانوں کی ہمت ۱۵۷
مسلمانوں کی جنگی تدبیر ۱۵۸
مسلمانوں کا حملہ اور خطرناک ترین جنگ ۱۵۹
ایسی جنگ کبھی نہیں دیکھی ۱۶۰
حضرت ابو ذر غفاری کے حملے ۱۶۲


Marfat.com

حضرت خالد بن ولید کا مدد کیلئے روانہ ہونا ۱۶۳
حضرت عبداللہ بن جعفر کے لشکر کی حالت زار ۱۶۴
حضرت خالد بن ولید کا حملہ ۱۶۴
حضرت خالد اور حضرت عبداللہ بن جعفر کی ملاقات ۱۶۶
حضرت ضرارؓ کی ایک سورما سے خوفناک جنگ ۱۶۷


## جنگ قنسرین


مسلمان غلاموں کی جنگ ۱۶۹
دشمن کے جاسوس اور ایک صحابی کی گرفتاری ۱۷۰
دشمن فوجوں کی مسلمانوں کو خبر ۱۷۲
دس ہزار سے لڑنے والے دس صحابہ کا انتخاب ۱۷۲
حضرت خالد کا دس بہادروں کو لیکر خفیہ طور سے جبلہ کے لشکر کی طرف جانا ۱۷۳
والی قنسرین کی گرفتاری اور جنگ ۱۷۴
حضرت خالد کی تلوار والی قنسرین کی گردن پر ۱۷۵
دشمنوں کو والی قنسرین کے قتل کا خوف ۱۷۵
حضرت خالد اور جبلہ کی باہمی گفتگو ۱۷۶
حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق کا جنگ کے لئے نکلنا ۱۷۹
آپ نے رومیوں کے پانچ شہسوار قتل کر دیئے ۱۷۹
ابن صدیق کا جبلہ غسانی بادشاہ کو مقابلہ کا چیلنج ۱۸۰
جبلہ اور صدیق اکبرؓ کے بیٹے کی جنگ ۱۸۱
حضرت خالد کا میدان جنگ میں اترنا ۱۸۲
دس صحابہ کی تیس ہزار رومیوں سے جنگ ۱۸۲
دس صحابہ کی جانبازی ۱۸۳
حضور کا حضرت ابوعبیدہ کو خواب میں مسلمانوں کی مدد کا حکم دینا ۱۸۴
بے تاب تیز رو مجاہد خاتون ۱۸۴
افواج اسلام کا حملہ ۱۸۶
بہادر خاتون کی حضرت خالد سے ملاقات ۱۸۶
حضرت خالد کا حملہ اور فتح ۱۸۷


## جنگ بعلبک


ہربیس کا مقابلہ کے لئے نکلنا ۱۸۸
ہربیس کی جنگ کے لئے آمادگی ۱۸۹
مسلمانوں کا حملہ ۱۸۹
ہربیس کا فرار ۱۹۰
باشندگان بعلبک کے نام حضرت ابوعبیدہ کا خط ۱۹۲
جنگ کے متعلق شہریوں میں کشمکش ۱۹۳


Marfat.com

مسلمانوں کا شہر پر حملہ ۱۹۳
شہری دیہاتیوں کو شہر پناہ سے باہر پھینکنے لگے ۱۹۴
سردی کی شدت ۱۹۵
اہل بعلبک کا خوش فہمی سے حملہ کرنا ۱۹۶
رومیوں کی قتل سے تواضع ۱۹۶
اس روز کی جنگ کا نتیجہ ۱۹۷
اگلے روز کے لئے جنگی تدبیر ۱۹۷
رومی مرنے مارنے پر تل گئے ۱۹۸
مسلمانوں کو حضرت ابو عبیدہؓ کا ہمت دلانا ۱۹۹
رومیوں کا زبردست حملہ ۱۹۹
جنگ کی خطرناک حالت ۱۹۹
اللہ کی مدد ۲۰۰
کافروں کا گھراؤ ۲۰۱
کافروں کا مسلمانوں کو گھیرنا ۲۰۳
مسلمانوں کا مدد کو پہنچنا ۲۰۴
کافروں کا دوبارہ گھیراؤ ۲۰۴
فتح بعلبک ۲۰۵


## جنگ رستن


شہر فتح کرنے کا عجیب ڈھنگ ۲۰۵
لشکر اسلام کی حماۃ کی طرف روانگی ۲۰۸


## جنگ شیرز


حضرت ابو عبیدہ کا مکتوب اہل شیرز کے نام ۲۰۹
فتح شیرز ۲۱۰


## جنگِ حمص


افواج اسلام کی حمص کی طرف روانگی ۲۱۰
لشکر کفار کی تیاری ۲۱۱
مسلمانوں پر مصیبت کا دن ۲۱۲
حضرت خالد بن ولید اور رومی سردار کی جنگ ۲۱۳
مسلمانوں کا کافروں پر ٹوٹ پڑنا ۲۱۴
عکرمہ بن ابو جہل کی بہادری اور شہادت ۲۱۵
مسلمانوں کی جنگی چال ۲۱۷
صحابہ کا کافروں پر پلٹنا ۲۱۸
فتح حمص ۲۱۹


Marfat.com

## جنگ یرموک

افواج روم کا اجتماع ۲۲۱
قبل از اسلام افواج روم کی شوکت ۲۲۱
افواج روم کی تقسیم ۲۲۲
دس لاکھ رومیوں کا لشکر ۲۲۳
حضرت خالد بن ولیدؓ کی رائے ۲۲۴
افواج کی روانگی میں اردن کے کافروں سے مقابلہ ۲۲۵
مسلمانوں کا یرموک میں اقامت کرنا ۲۲۵
کافر فوجوں کا پڑاؤ ۲۲۶
جرجیر اور حضرت ابو عبیدہ کی گفتگو ۲۲۶
جبلہ بن ایہم اور حضرت عبادہ کی گفتگو ۲۲۸
جبلہ پر خوف و دہشت ۲۳۱
جبلہ کا ساٹھ ہزار فوج کے ساتھ مسلمانوں کے مقابلہ میں روانہ ہونا ۲۳۲
ساٹھ ہزار کافروں کے مقابلہ میں ساٹھ صحابہ ۲۳۲
حضرت خالدؓ کا جنگ کے لئے ساٹھ صحابہ کا انتخاب ۲۳۴
ساٹھ صحابہ کی ساٹھ ہزار فوج سے جنگ ۲۳۸
صحابہ کرام کی جانبازی ۲۳۹
صحابہ کرام کے جان توڑ حملے ۲۳۹
ساٹھ ہزار فوج پر فتح ۲۴۱
ساٹھ ہزار فوج کی شکست ۲۴۲
حضرت خالد کی اپنے پانچ ساتھیوں کی رہائی کے لئے باہان کے پاس روانگی ۲۴۵
خالد بن ولیدؓ کا باہان کے پاس بطور ایلچی کے جانا ۲۴۷
باہان کا اسلام لانے سے انکار ۲۵۰
اپنے ساتھیوں کو رہا کرا کے حضرت خالد کا اپنے لشکر میں آنا ۲۵۱
مسلمانوں کی جنگ کے لئے تیاری ۲۵۲
یرموک میں مسلمانوں کا صف بستہ ہونا ۲۵۳
حضرت ابو عبیدہ کا تمام لشکر اسلام پر حضرت خالد بن ولید کو قائد مقرر کرنا ۲۵۴
جنگی احکامات ۲۵۶
رومی لشکر کی حالت ۲۵۶
رومیوں کے سردار ملہ کے مقابلہ میں روماس والی بصرہ کا نکلنا ۲۵۶
حضرت روماس والی بصرہ کی شکست ۲۵۷
حضرت قیس بن ہبیرہ کا مقابلہ کے لئے نکلنا ۲۵۹
حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق کی رومیوں سے خوفناک جنگ ۲۶۰
یرموک میں جنگ کرنے والی بہادر صحابیات ۲۶۳
جنگ یرموک کی خطرناکیاں ۲۶۳
باہان ارمنی کا لشکر اسلام میں جاسوس روانہ کرنا ۲۶۵

Marfat.com

اچانک حملہ کرنے کے لئے باہان کا لشکر ترتیب دینا ۲۶۶
مسلمانوں کے فتح و نصرت کے خواب اور ندائے غیب ۲۶۷
مقابلہ میں نکلنے کے لئے مسلمانوں کی تیاری ۲۶۹
مقابلہ میں سب سے پہلے حضرت خالدؓ کا شہسواروں کے ساتھ نکلنا ۲۷۰
مسلمانوں پر باہان کا اچانک حملہ اور مسلمانوں کی ترتیب افواج ۲۷۱
دونوں افواج کا آمنا سامنا ۲۷۲
رومی افواج کی سختی ۲۷۳
دوسرے دن کی جنگ کا آغاز اور نوجوان مسلمانوں کی بہادری ۲۷۴
کافروں کے حملہ کا جواب ۲۷۵
خواتین اسلام کا مسلمانوں کو لڑائی پر آمادہ کرنا ۲۷۷
یرموک میں خواتین اسلام کی بہادری ۲۷۷
حضرت خالد اور چھ ہزار صحابہ کی مدد ۲۷۸
دریجان سپہ سالار روم کا قتل ۲۷۹
جرجیر اور قناطر کا جھگڑا اور حملہ ۲۸۰
حضرت قامہ بن اشیم کی بہادری ۲۸۱
حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ بن جبل کی جنگ ۲۸۲
حضرت عامر بن طفیل کی بہادری اور شہادت ۲۸۳
حضرت جندب بن عامر کی بہادری اور شہادت ۲۸۴
جنگ یرموک میں مسلمانوں کا شعار ۲۸۷
عیسائیوں سے صلیب اعظم چھین لی گئی ۲۸۷
تیسرے روز کی جنگ کے نتائج ۲۸۸
کافروں کا لڑائی کے کیل کانٹوں سے لیس ہونا ۲۸۹
لڑائی کے لئے مسلمانوں کی تیاری ۲۸۹
چوتھے روز کی جنگ میں حضرت یزید بن ابوسفیان کی پیش قدمی ۲۸۹
مسلمانوں کی جانبازی ۲۹۰
حضرت زبیر بن عوام تنہا دس ہزار فوج کے مقابلہ میں ۲۹۱
حضرت شرحبیل کی ثابت قدمی ۲۹۲
افواج اسلام کا متفقہ حملہ ۲۹۲
حضرت ذوالکلاع حمیری کی ایک گبرو سے جنگ ۲۹۳
کئی رومی سورماؤں کو قتل کرنے والا بہادر مسلمان ۲۹۴
والی لان سے حضرت شرحبیل کی جنگ اور حضرت ضرار کی مدد ۲۹۵
حضرت زبیر بن عوام نے چار بہادر سواروں کو جہنم رسید کردیا ۲۹۶
دشمنوں کے تیروں کی بارش ۲۹۷
یرموک میں خواتین اسلام کی جنگ ۲۹۹
حضرت خولہ بنت ازور کا زخمی ہونا ۳۰۰

Marfat.com

اس روز چالیس ہزار کافر مارے گئے ۳۰۱
خالد بن ولید کا سو بہادروں کی طاقت سے لڑنا اور کلاہ شریف کی برکت ۳۰۱
اس روز کی جنگ کا نتیجہ ۳۰۳
ابو الجعید کا افواج روم کو قتل کرنے کے لئے مسلمانوں سے معاہدہ ۳۰۳
ہزاروں رومیوں کا وقوصہ ندی میں غرق ہونا ۳۰۴
سپہ سالار جرجیر سے حضرت ابوعبیدہ کا مقابلہ ۳۰۶
جرجیر کے رشتہ دار سردار کا مقابلہ میں قتل ہونا ۳۰۸
حضرت مالک نخعی اور ضرار بن ازور کی یرموک میں بہادری ۳۰۹
افواج شام کے سپہ سالار اعظم باہان کا مقابلہ میں نکلنا ۳۱۰
باہان اور حضرت مالک اشتر نخعی کی جنگ ۳۱۲
رومی شکست کھا کر بھاگنے لگے ۳۱۳
مقتول رومیوں کی تعداد ۳۱۴
باہان کا قتل ۳۱۵
خواب میں حضور کی طرف سے حضرت عمر کو فتح یرموک کی اطلاع ۳۱۵


## جنگ بیت المقدس


افواج اسلام کی ترتیب ۳۱۶
بیت المقدس پر افواج اسلام کی فوج کشی اور محاصرہ ۳۱۷
ساکنان بیت المقدس کو اسلام کی دعوت ۳۱۸
فتح بیت المقدس کے لئے مسلمانوں میں جنگ کرنے کی خوشی ۳۱۹
بیت المقدس کے تیراندازوں کا حملہ ۳۲۰
سپہ سالار اعظم افواج اسلام کی آمد ۳۲۰
بیت المقدس کے عیسائیوں اور پوپ کی گھبراہٹ ۳۲۱
بیت المقدس میں یمن کے مسلمان تیراندازوں کی بہادری ۳۲۳
ضرار بن ازور کے تیر سے رومی سردار کی موت ۳۲۳
پوپ پال کی حضرت ابوعبیدہ سے گفتگو ۳۲۴
حضرت عمر کی بیت المقدس تشریف آوری ۳۲۷
حضرت عمر کی پوپ پال سے ملاقات کے لئے روانگی ۳۲۸
جنگ یرموک سے فراغت کے بعد افواج اسلام کی مختلف ممالک کی طرف روانگی ۳۳۰


## جنگ حلب


یوقنا اور یوحنا کا باہمی مشورہ ۳۳۱
یوقنا کا یوحنا پر غصہ ۳۳۲
یوقنا کا لشکر جمع کر کے مقابلہ میں نکلنا ۳۳۳
حضرت کعب بن ضمرہ کا ایک ہزار فوج کو لے کر حلب روانہ ہونا ۳۳۴
ہزار مسلمانوں کا دس ہزار کافروں سے معرکہ ۳۳۵


Marfat.com

| | |
|---|---|
| دشمنوں کا فرار | ۳۳۷ |
| حضرت ابو عبیدہ اور حضرت خالد بن ولید کی بے چینی | ۳۳۹ |
| حضرت ابو عبیدہ کا حلب کی طرف کوچ کرنا | ۳۴۰ |
| یوقنا کا صلح کرنے والے شہریوں کو قتل کرنا | ۳۴۱ |
| یوقنا کا اپنے بھائی یوحنا کو قتل کرنا | ۳۴۲ |
| حضرت ابو عبیدہؓ اور حضرت خالد بن ولید کا یوقنا سے حلب والوں کی جان بچانا | ۳۴۳ |
| اسلام کی تلوار نے تین ہزار رومی قتل کردیئے | ۳۴۴ |
| حلب کا محاصرہ | ۳۴۵ |
| قلعہ حلب کی جنگ | ۳۴۶ |
| یوقنا کے وزیر کا مسلمانوں پر شبخون | ۳۴۷ |
| یوقنا کا ایک اور مکر | ۳۴۹ |
| رومی سردار اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی | ۳۵۰ |
| مسلمانوں کا بھاگ کر جان بچانا | ۳۵۱ |
| حضرت خالد بن ولید کا یوقنا کے اس سردار کا تعاقب کرنا | ۳۵۳ |
| رومیوں کے سر تلوار کی دھار پر | ۳۵۳ |
| حضرت ابو عبیدہ کا قلعہ کے محاصرہ کو سخت کرنا | ۳۵۴ |
| جاسوس کی گرفتاری | ۳۵۵ |
| مدینہ سے مزید لشکر کی روانگی اور بہادر دامس ابوالہول | ۳۵۷ |
| یوقنا کا رات کے وقت ایک اور حملہ | ۳۵۹ |
| دامس ابوالہول کے خوف سے یوقنا کا فرار | ۳۶۰ |
| قلعہ فتح کرنے کے لئے حضرت دامس کی ترکیب | ۳۶۲ |
| دامس کی ایک اور ترکیب | ۳۶۳ |
| قلعہ میں داخل ہونے کی عجیب ترکیب | ۳۶۸ |
| حضرت دامس کا قلعہ حلب کو فتح کرنا | ۳۷۱ |
| پانچ ہزار کے مقابلہ میں ستائیس حضرات کی قلعہ حلب میں جنگ | ۳۷۲ |
| حضرت خالد بن ولید کا دامس کی مدد کو پہنچنا | ۳۷۳ |
| یوقنا والی حلب کا مسلمان ہونا | ۳۷۴ |
| یوقنا کا خواب میں حضور کی زیارت کرنا | ۳۷۵ |


## جنگ اعزاز


| | |
|---|---|
| فتح اعزاز کے لئے حضرت یوقنا کی عجیب تدبیر | ۳۷۷ |
| یوقنا کی فتح اعزاز کے لئے روانگی | ۳۷۹ |
| فتح اعزاز کا راز فاش ہو گیا | ۳۸۰ |
| حضرت یوقنا کی گرفتاری | ۳۸۱ |
| مسلمانوں کا حاکم راوندان اور اس کے لشکر کو گرفتار کرنا | ۳۸۱ |
| نصرانی عرب کا اسلام قبول کرنا | ۳۸۲ |


Marfat.com

| | |
|---|---|
| نصرانی نومسلم کو اپنا قاصد بنانا | ۳۸۳ |
| یوقنا اور ان کے ساتھی کیسے رہا ہوئے | ۳۸۳ |
| دراس والی اعزاز کا قتل | ۳۸۵ |
| قلعہ اعزاز میں جنگ اور فتح | ۳۸۶ |
| دراس والی اعزاز کے قتل کی ایک اور وجہ | ۳۸۶ |
| صداقت اسلام کے عجائبات | ۳۸۷ |


## جنگِ انطاکیہ


| | |
|---|---|
| حضرت یوقنا کی انطاکیہ روانگی | ۳۸۹ |
| حضرت یوقنا کی چال | ۳۸۹ |
| بادشاہ روم کا حضرت یوقنا پر مکمل بھروسہ | ۳۹۳ |
| شہزادی روم کو لینے کے لئے حضرت یوقنا کی روانگی | ۳۹۳ |
| ایہم بن جبلہ کے لشکر سے ملاقات | ۳۹۴ |
| حضرت ضرارؓ کے دستہ کی بہادری اور گرفتاری | ۳۹۵ |
| حضرت ضرار اور ان کی روانگی کا واقعہ اور جنگ | ۳۹۶ |
| دربار خلافت اور مدینہ کے مسلمانوں کی خوشی | ۳۹۸ |
| حضرت ابوعبیدہ اور افواج اسلام کی انطاکیہ روانگی | ۳۹۹ |
| انطاکیہ میں یوقنا کا استقبال | ۳۹۹ |
| ہرقل شاہ روم کا صداقت اسلام کی تصدیق کرنا | ۴۰۰ |
| حضرت ضرارؓ کا پوپ پال کا مونہہ بند کرنا | ۴۰۰ |
| حضرت ضرار پر ہر طرف سے تلواریں چلنے لگیں | ۴۰۱ |
| حضرت یوقنا کا حضرت ضرار کو بچانا | ۴۰۲ |
| حضرت ضرار کے متعلق لشکر اسلام کو اطلاع | ۴۰۳ |
| شاہ روم کی مخصوص فوج کا افواج اسلام کے مقابلہ کے لئے نکلنا | ۴۰۴ |
| ہرقل کا دو سو صحابہ کے قتل کا حکم اور حضرت یوقنا کا ان کو بچانا | ۴۰۴ |
| مسلمانوں کا جسر حدید پر قبضہ | ۴۰۶ |
| جسر حدید پر قبضہ کی وجہ | ۴۰۶ |
| افواج اسلام کا انطاکیہ پہنچنا | ۴۰۷ |
| اسلامی لشکروں کے سردار | ۴۰۷ |
| ہرقل کا رومیوں سے خطاب | ۴۰۸ |
| افواج اسلام کا جنگ کے لئے تیار ہونا | ۴۱۰ |
| حضرت دامس ابوالہول کا کارنامہ | ۴۱۱ |
| حضرت ضحاک بن حسان کی رومی سردار نسطاروس سے جنگ | ۴۱۱ |
| والی رومتہ الکبریٰ کا ہرقل کی کمک کو پہنچنا | ۴۱۳ |
| حضرت محمد ﷺ کی صداقت نبوت کی عجیب دلیل | ۴۱۳ |
| والی رومتہ الکبریٰ کی ہرقل سے ملاقات | ۴۱۷ |


Marfat.com

مسلمانوں کا رومیوں کے غلہ پر قبضہ ۴۱۷
ہرقل کی جنگ کے لئے تیاری اور بادشاہوں کا اجتماع ۴۱۸
والی رومۃ الکبریٰ کی مسلمانوں سے جنگ کرنے کی خواہش ۴۱۸
والی رومۃ الکبریٰ کی اسلام میں رغبت ۴۲۰
والی رومۃ الکبریٰ کی مسلمان ہونے کے لئے روانگی ۴۲۳
حضور نے والی رومۃ الکبریٰ کے مسلمان ہونے کی بشارت دی ۴۲۴
رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فتح انطاکیہ کی بشارت ۴۲۵
حضرت یوقنا کا ضرار بن ازور سمیت دو سو صحابہ کو آزاد کرانا ۴۲۵
ہرقل کا قسطنطنیہ فرار ہونا ۴۲۶
مسلمانوں کا افواج روم پر حملہ اور جنگ ۴۲۷
مجاہد کا انعام ۴۲۷
والی رومۃ الکبریٰ کا افواج روم پر حملہ اور فتح ۴۲۹
قلعہ انطاکیہ کی فتح ۴۳۰

## جنگ مرج القبائل

مسلمانوں پر سردی اور سفر کی مصیبت ۴۳۰
کافروں کے دل میں مسلمانوں کا خوف ۴۳۴
جاسوس کی گرفتاری ۴۳۵
مسلمانوں کی شجاعت ۴۳۶
حضرت ابوالہول اور نصرانی عرب کی گفتگو ۴۳۹
رومی بہادروں کی موت ۴۳۹
لشکر اسلامی کی تیس ہزار رومیوں سے جنگ ۴۴۰
مسلمانوں پر رومیوں کا خطرناک حملہ ۴۴۱
دشمن کے لشکر کے اندر جنگ کرنے والے مسلمان ۴۴۲
حضور ﷺ کا حضرت دامس کو قید سے آزاد کرنا ۴۴۳
رومی کافروں کا مسلمانوں کو گھیراؤ میں لینا ۴۴۵
حضرت میسرہ کا حضرت ابوعبیدہ کو اطلاع بھیجنا ۴۴۶
مسلمانوں کی کمک کے لئے حضرت خالد بن ولید کی روانگی ۴۴۷
ایک سردار کا سخت مقابلہ کرنے کے بعد قتل ہونا ۴۴۸
ایک اور سردار کا نکل کر حضرت عبداللہ بن حذافہ کو گرفتار کرنا ۴۵۰
سپہ سالار اسلام کی رومی سردار سے جنگ ۴۵۱
رومی سردار کا ہاتھ کٹوا کر بھاگنا ۴۵۳
حضرت خالد بن ولید کا حضرت مسروق عبسی کے پاس پہنچنا ۴۵۳
رومیوں کا جنگ سے فرار ۴۵۴
حضرت عمر کو مرج القبائل کی فتح اور حضرت ابن حذافہ کی گرفتاری کی اطلاع ۴۵۵
حضرت امیرالمومنین کا ہرقل کے نام مکتوب ۴۵۶

Marfat.com

ہرقل کے سامنے حضرت عبداللہ بن حذافہ کے ایمان کی طاقت ۴۵۶
حضرت عبداللہ بن حذافہ کی رہائی ۴۵۷
بارگاہ فاروقی کی عظمت ۴۵۸

## جنگ قیساریہ

قسطنطین کی جنگ کے لئے تیاریاں ۴۵۹
مسلمانوں کی تیاری ۴۶۰
کافروں کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی ۴۶۱
حضرت عمرو بن عاص کو مذاکرات کی دعوت ۴۶۱
حضرت عمرو کی روانگی ۴۶۲
حضرت عمرو بن عاص کی قسطنطین سے لاجواب گفتگو ۴۶۳
قسطنطین کو حضرت عمرو بن عاص کی دعوت اسلام ۴۶۵
رومی تیراندازوں کا انجام ۴۶۸
ایک اور سردار سے ایک مجاہد کی جنگ ۴۶۹
رومی سردار قیدمون کی مسلمانوں سے جنگ ۴۷۱
یمن کے ایک لڑکے کی شہادت ۴۷۲
حضرت شرحبیل بن حسنہ کی قیدمون سے جنگ ۴۷۳

## فتح ساحل شام

حضرت یوقنا رضی اللہ عنہ کا جرفاس اور اس کی فوج کو گرفتار کرنا ۴۷۸

## فتح طرابلس

دشمن کے پچاس بحری جہازوں پر قبضہ ۴۸۱

## فتح صور

حضرت یوقنا کی فتح صور کے لئے عجیب تدبیر ۴۸۲
حضرت یوقنا کی گرفتاری ۴۸۳
حضرت یزید بن ابوسفیان کا لشکر ۴۸۴
والی صور کی مسلمانوں سے مقابلہ کی تیاری ۴۸۴
والی صور کے چچازاد کا مسلمان ہونا اور حضور کے عجیب معجزات ۴۸۴
حضرت یوقنا اور آپ کے ساتھیوں کی رہائی ۴۸۸
حضرت یوقنا کا حملہ ۴۸۸
مسلمانوں کا حملہ اور فتح ۴۸۹
اختتام ۴۹۰
فہرست تصانیف اور ترجمہ جات از مولانا امداد اللہ انور ۴۹۱ تا ۴۹۴

Marfat.com

# حالاتِ علامہ واقدیؒ

## نام

محمد بن عمر بن واقد ابو عبداللہ الاسلمی بالولاء المدنی سہمی القاضی

## پیدائش

مدینہ منورہ میں ۱۳۰ھ بمطابق ۷۴۷ء میں ہوئی (الاعلام زرکلی ج ۶ ص ۳۱۱)

## عہدہ قضاء

آپ گندم کی تجارت کیا کرتے تھے کسی آفت سے ان کا تمام سرمایہ ضائع ہو گیا جس کی وجہ سے آپ ۱۸۰ھ میں ہارون رشید کے زمانہ حکومت میں عراق میں چلے گئے اور اس کے وزیر یحییٰ برمکی سے ملاقات کی جس نے آپ پر بہت سی عنایات کیں اور ہارون رشید کا مقرب خاص کر دیا چنانچہ ہارون رشید نے آپ کو بغداد کا قاضی مقرر کیا اور یہ تاحیات اپنے اس عہدہ قضاء پر فائز رہے (الاعلام زرکلی جلد ۶ صفحہ ۳۱۱)

## علم تاریخ کا سمندر

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (۷۴۸ھ) نے تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۳۴۸ میں) آپ کو "الحافظ البحر" کا لقب دیا ہے یعنی تاریخ، حدیث فقہ وغیرہ میں سمندر کی طرح وسیع علم رکھتے ہیں، امام ذہبی مزید فرماتے ہیں۔ وکان لہ ریاسۃ وجلالۃ وصورۃ عظیمۃ (تذکرہ صفحہ ایضا) یعنی علم کے اعتبار سے بڑے بڑے علماء کے سردار تھے اور میزان الاعتدال ۳/۶۶۳ میں مجاہد بن موسیٰ کا قول نقل کرتے ہیں ماکتبت عن احد احفظ من الواقدی یعنی میں نے علامہ واقدی سے زیادہ کسی حافظ علم سے علم کو تحریر نہیں کیا اس قول کو نقل کر کے علامہ ذہبی فرماتے ہیں قلت: صدق، کان الی حفظہ المنتھی فی الاخبار والسیر والمغازی والحوادث وایام الناس والفقہ وغیر ذلک) یعنی میں کہتا ہوں کہ مجاہد بن موسیٰ نے درست کہا ہے واقعی احادیث سیرت، مغازی، حوادث، تاریخ اور فقہ وغیرہ کا آخری درجہ انہیں کے حفظ تک پہنچتا ہے۔ اور تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۴۸ میں فرماتے ہیں وھو راس فی المغازی والسیر اھ یعنی جنگوں اور تاریخ و سیرت میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ (لیکن حدیث کی روایات میں علامہ ذہبی نے اس کے ضعف پر اجماع نقل کیا ہے)۔

خطیب بغدادی (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں وھو ممن طبق شرق الارض وغربھا ذکرہ ولم یخف علی احد عرف اخبار الناس امرہ، وسارت الرکبان بکتبہ فی فنون العلم من المغازی والسیر والطبقات و اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاحداث الکائنۃ فی وقتہ و بعد وفاتہ، و کتب الفقہ و اختلاف الناس فی الحدیث وغیر ذلک (تاریخ بغداد ۳/۳) یعنی علامہ واقدی ان حضرات میں سے ہیں جن

Marfat.com

کے تذکرہ نے زمین کے مشرق و مغرب کو یکساں کر دیا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو تاریخ کا علم رکھتا ہے اس کے سامنے ان کی شخصیت غیر معروف نہیں علامہ واقدی سے فنون علم میں مغازی، سیرت، طبقات، آنحضرت ﷺ کے حالات، حضورؐ کے زمانہ میں اور بعد میں ہونے والے واقعات کو نیز کتب فقہ کو اور حدیث وغیرہ میں علماء کے اختلافات کی کتابوں کو دور دراز سے سفر کر کے طلبائے علم آکر حاصل کیا کرتے تھے۔

## اساتذہ اور شاگرد

مشہور اساتذہ کرام یہ ہیں امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام ابن جریج، ابن عجلان، معمر، ثور بن یزید، وغیرہم رحمہم اللہ۔ مشہور شاگرد محمد بن سعد کاتب الواقدی، کثیر بن زید، اسماعیل بن مجمع، احمد بن منصور الرمادی، مجاہد بن موسیٰ، امام ابن ابی شیبہ وغیرہم رحمہم اللہ

## تصانیف واقدی

(۱) المغازی النبویہ در ۳ جلد مطبوع (۲) فتح افریقیہ در ۲ جلد مطبوع (۳) فتح العجم مطبوع (۴) فتح مصروالاسکندریہ مطبوع (۵) تفسیر القرآن (۶) اخبار مکہ (۷) الطبقات (۸) فتوح العراق (۹) سیرت ابو بکر و وفاتہ (۱۰) تاریخ الفقہاء (۱۱) الجمل (۱۲) کتاب الصفین (۱۳) مقتل الحسین (۱۴) ضرب الدنانیر والدراہم (۱۵) کتاب التاریخ والمغازی والمبعث (۱۶) کتاب السیرۃ (۱۷) ازواج النبی ﷺ (۱۸) کتاب امر الحبشۃ والفیل (۱۹) کتاب المناکح (۲۰) کتاب السقیفہ وبیعۃ ابی بکر (۲۱) کتاب ذکر الاذان (۲۲) سیرۃ ابو بکر و وفاتہ (۲۳) مداعی قریش والانصار فی القطاع ووضع عمر الدواوین و تصنیف القبائل و مراتبہا و انسابہا (۲۴) الترغیب فی علم المغازی و غلط الرجال (۲۵) مولد الحسن والحسین (۲۶) کتاب الاداب (۲۷) التاریخ الکبیر (۲۸) کتاب السنۃ والجماعۃ و ذم الھوی و ترک الخروج فی الفتن (۲۹) کتاب الاختلاف یہ کتاب مالکی اور حنفی علماء کے درمیان شفعہ، زکوۃ، ہبہ، عمریٰ، رقبیٰ، ودیعت، عاریت، بضاعت، مضاربت، غصب، شرکت، حدود اور شہادات وغیرہ کے اختلاف پر مشتمل ہے (۳۰) فتوح الشام جس کی تلخیص، تسہیل مع عنوانات پیش خدمت ہے

علامہ خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں علامہ واقدیؒ کے سامنے جب بھی تاریخ اور جنگ وغیرہ کا کوئی واقعہ ذکر کیا جاتا تھا تو یہ اس مقام پر جا کر خود اس کا معائنہ کرتے تھے (اور وہاں کے معتبر حضرات سے اس کی تفصیلات حاصل کر کے قلمبند کرتے تھے)

مصنف کے تفصیلی حالات کیلئے ملاحظہ فرمائیں (۱) تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۱۷، (۲) وفیات الاعیان ۱/۵۰۶، (۳) تاریخ بغداد ۳/۳ تا ۲۱، (۴) میزان الاعتدال ۳/۱۱۰، (۵) بروکلمان ۱/۱۴۱، آداب اللغۃ ۲/۱۴۷، (۷) عیون الاثر ۱/۱۷، (۸) تہذیب التہذیب ۹/۳۲۳، (۹) الفہرست ابن ندیم ۱/۹۷ (الاعلام للزرکلی ۲/۳۱۱)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمان الرحیم

**الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ' امابعد**

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا دنیائے انسانیت میں ان کو راہ ہدایت کی طرف بلانا اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمت ہے جس کا ہر بن مو اگر زبان بن جائے تو کسی طرح سے اس کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا۔ انسان میں کتنا ہی ذاتی بصیرت موجود ہو اس کا بذات خود ہدایت تک رسائی حاصل کرنا ناممکن ہے جیسے انسان میں دیکھنے کو آنکھیں موجود ہیں لیکن جب تک سورج چاند ستاروں یا آگ اور بجلی کی خارجی روشنی موجود نہ ہو آنکھیں بے کار ہیں۔ اس لئے خوش نصیب تھے وہ لوگ جنہوں نے اس عظیم نعمت کی قدر کی اور اپنی ذاتی عقل اور دنیاوی مفادات کو خیرباد کہہ کر حضرات انبیاء کرام کا دامن تھاما اور خود کو اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء اور رسولوں کے ماتحت کر دیا جس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی محبت اور قرب خاص عطاء کیا' اور بدبخت ہیں وہ لوگ جو اس نعمت کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے شیطان ملعون کی طرح دشمنی اور تکذیب پر تل گئے جب ایسے مردود لوگوں نے انبیاء کرام کی وعظ و نصیحت کو قبول نہ کیا تو سزا کے طور پر کتنی اقوام کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک و برباد کیا' کسی کو غرق کیا' کسی کو زمین میں دھنسایا' کسی پر آسمان سے پتھر برسائے' کسی پر زلزلہ بھیجا' کسی پر تند ہوائیں چلائیں اور کسی کو بندر اور سور بنایا' ان اقوام کے حالات کتب تاریخ تورات زبور انجیل اور قرآن و حدیث میں کثرت سے موجود ہیں۔ اللہ کی ذات تمام انسانوں کی مالک ہے جو چاہے اپنے سرکشوں سے معاملہ کرے۔

چونکہ خدا اور اس کے رسول کا اور ان کے احکامات کا انکار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر اب تک مسلسل چلا آرہا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے پیروکاروں کو حکم دیا کہ ایسے لوگوں سے جہاد کر کے اللہ کے دین کو سربلند کریں اور دشمنان خدا کو ان کے کیفر کردار تک پہنچائیں چنانچہ ارشاد خداوندی ہے **قاتلوھم یعذبھم اللہ باید یکم** (سورۃ توبہ آیت ۱۴) تم ان کافروں سے جہاد کرو تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے۔ اور سورۃ انفال آیت ۱۷ میں ارشاد فرمایا ہے **فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم** تم نے ان کفار کو قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے قتل کیا ہے۔ اس لئے کہ میں

Marfat.com

ان کا مالک اور خالق ہوں پیدائش سے لے کر موت تک دنیا کی تمام نعمتیں پیدا کر کے ان کو عطاء فرمائیں لیکن انہوں نے میری عبادت سے مونہہ پھیر کر مجھے ناراض کیا ہے اور یہ میرے باغی بن گئے ہیں اس لئے یہ قتل کر دینے کے قابل ہیں۔ چنانچہ آپ کتاب میں تقریبا ہر جنگ میں یہ ملاحظہ کریں گے کہ مسلمانوں کی معمولی سی فوجیں کافروں کی بے شمار فوجوں کو شکست دیدیتی تھیں اور جنگ یرموک میں تو خود کافروں نے مسلمانوں کے لشکر میں فرشتوں کو اترتے ہوئے دیکھا اور انہیں فرشتوں کے ساتھ اللہ تعالی نے جنگ بدر اور جنگ حنین میں مسلمانوں کی مدد فرمائی اور کافروں کو قتل کرایا جیسا کہ سورۃ توبہ میں اللہ تعالی فرماتے ہیں **وانزل جنودا لم تروھا وعذب الذین کفروا وذلک جزاء الکافرین** اور ایسے لشکر (فرشتوں کے) اتارے جن کو تم نہیں دیکھتے تھے اور کافروں کو سزا دی کیونکہ کافروں کی یہی سزا ہے۔

یہ فرشتے اللہ کے حکم سے مسلمانوں کی مدد کے لئے آسمان سے نازل ہوا کرتے تھے لیکن افواج کفار اصل مقابل اسلامی افواج ہوا کرتی تھیں جو تعداد میں کافروں سے بہت ہی کم ہوتی تھیں جیسا کہ آپ اس کتاب میں ہر جنگ میں ملاحظہ کریں گے۔

کافروں اور خدا کے باغیوں کو فرشتوں کی بجائے انسانوں سے قتل کرانا رحمت خداوندی کا ایک طرح کا ظہور ہے ورنہ جن امتوں اور قوموں کو فرشتوں کے ذریعے ہلاک کیا گیا ان کو پھر معافی، توبہ اور مسلمان ہونے کی مہلت نہیں ملی۔ اور جن امتوں سے انبیاء و مرسلین اور ان کے متبعین نے جہاد کیا ان کو سننے، سمجھنے اور حق میں غور اور فکر کرنے کا کافی موقعہ ملا جس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو ہدایت نصیب ہوئی اور اگر وہ کفر پر مر گئے تو ان کی اولادوں نے اسلام کو قبول کیا جیسے طائف اور حلب وغیرہ کے باشندگان چند روزہ مجازی بادشاہت بغاوت کے جرم کو ناقابل معافی جرم قرار دیتی ہے اور تمام دانشور اس کو درست سمجھتے ہیں حالانکہ باغی شخص نہ بادشاہ اور حکومت کا پیدا کیا ہوا ہے اور نہ ذرہ برابر اس کی کسی چیز کا محتاج ہے۔ پھر نہ معلوم اس رب العالمین خالق و مالک اور اس کے انبیاء و رسولوں سے بغاوت (کفر) کو کیوں معمولی اور حقیر کہہ کر اسلام کے جہاد پر اعتراض کیا جاتا ہے۔

92744

Marfat.com

حضرات انبیاء کرام اور صحابہ کرام کا جہاد محض اسلام کی سربلندی اور اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کے لئے تھا تاکہ احکام خداوندی کی بے حرمتی اور مذاق نہ ہو' خدا کے نام لیوا اپنے مولائے حقیقی کا اطمینان کے ساتھ نام لے سکیں کفار چاہے ایمان لائیں یا نہ لائیں مگر اللہ کے احکام کے اجراء اور نفاذ میں مزاحمت نہ کر سکیں۔

حضرت یوشع بن نون' حضرت داؤد' حضرت سلیمان اور حضرات انبیاء کرام **علیہم افضل الصلوات والتحیات** کا جہاد اسی غرض سے تھا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہونے کے بعد اسی غرض سے دجال اور اس کے لشکر سے جہاد فرمائیں گے جب کہ بائبل کی آخری کتاب مکاشفہ یوحنا اور پولس کے دوسرے خط تھسلنیکیوں میں بھی موجود ہے۔

دنیا کی کوئی سی مہذب قوم اگر بغیر حکومت اور دبدبہ کے اپنی عزت اور ناموس کی حفاظت کر سکے تو یہ ناممکن ہے۔

تمام انسانوں کی طبیعتیں یکساں نہیں ہیں کسی کے لئے کتاب اتاری کسی کے لئے لوہا۔ آج اگر ہزار واعظ مل کر یہ چاہیں کہ اپنی تقریر دلپذیر سے کسی غلط رسم کو مٹا دیں تو نہیں مٹا سکتے مگر ایک شاہی فرمان ایک ہی وقت میں ملک کے ایک سے دوسرے سرے تک اس برائی کو مٹا سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسلام کی تبلیغ شروع فرمائی تو اس وقت آپ کا کوئی معین و مشیر نہیں تھا آپ نے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی نہ چھوڑی جس کی تعلیم و تلقین نہ کی ہو لیکن ان کو ماننے والے کتنے ہوئے اور نہ ماننے والے کتنے ہوئے اس کی مثال میں خود مکہ ہی کو لے لیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۳ سال کے عرصہ میں جو تبلیغ فرمائی اس سے کتنے تھوڑی تعداد میں مسلمان ہوئے حتیٰ کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنی ضروری ہو گئی۔

جب آپ مدینہ تشریف لائے تو کچھ عرصہ بعد اشاعت اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہاد کا حکم نازل ہوا جو سورہ حج کی آیت ۳۹ تا ۴۱ میں مذکور ہے۔

Marfat.com

## جہاد کی حقیقت

جہاد جہد بمعنی طاقت سے مشتق ہے جس کے معنی محض اللہ کا بول بالا کرنے کے لئے اپنی طاقت کو پانی کی طرح بہا دینا ہے جس جنگ میں یہ مقصد نہ ہو بلکہ صرف عصبیت وطن، قوم، اظہار مردانگی اور توسیع سلطنت مقصود ہو وہ جہاد نہیں ہے۔ چنانچہ آپ صحابہ کرام کے جہاد میں ملاحظہ کریں گے کہ ان کے جنگی معرکوں میں صرف اور صرف "اعلاء کلمۃ اللہ" مقصود تھا اور کوئی دوسرا مطلب نہیں تھا اسی لئے ان کو ہر قسم کی تھوڑی بہت کافر فوجوں پر فتح ہوتی تھی۔

## جہاد کی اقسام

دفاعی جہاد۔

اقدامی جہاد۔

۱) دفاعی جہاد یہ ہے کہ کوئی کافر قوم خود مسلمانوں پر لشکر کشی کرے اور حملہ آور ہو تو اس سے مدافعت کے لئے ان کا مقابلہ کرو اس قسم کے جہاد کا حکم سورہ بقرہ آیت ۱۹۰ اور سورہ حج آیت ۳۹ میں موجود ہے۔

۲) اقدامی جہاد یہ ہے کہ جب کفر کی قوت اور شوکت سے اسلام کی آزادی کو خطرہ ہو ایسی صورت میں اسلام اپنے پیروکاروں کو حکم دیتا ہے کہ تم دشمنان اسلام پر جارحانہ حملہ اور جارحانہ اقدام کرو تاکہ اسلام اور مسلمان کفر اور شرک کے فتنہ سے محفوظ ہو جائیں اور بغیر کسی خوف و خطرہ کے امن و عافیت کے ساتھ خداوند ذوالجلال کے احکام بجا لاسکیں۔ اور عقل و فراست کا تقاضا بھی یہی ہے کہ خطرہ کو پیش آنے سے پہلے ختم کر دیا جائے جس طرح سے شیر اور چیتے کو حملہ کرنے سے پہلے قتل کرنا اور سانپ اور بچھو کو کاٹنے سے پہلے کچل دینا ظلم نہیں اعلیٰ درجہ کا تدبر ہے۔

## جہاد کا حکم کب ہے

دین اسلام کے کفر کے فتنہ سے اطمینان کی تین صورتیں ہیں

۱) مسلمانوں کے سامنے کافر اپنے ہتھیار ڈال دیں، مسلمانوں کی رعایا بن کر رہیں اور جزیہ دے کر اسلامی حکومت میں رہیں یا جزیہ کی بجائے مسلمانوں کے غلام بن کر رہیں۔

۲) کافر مسلمانوں سے امن کا معاہدہ کرلیں۔

Marfat.com

۳) یا کافر مستامن بن جائیں یعنی مسلمانوں سے امن اور پناہ طلب کر کے ان کی پناہ میں آجائیں۔ ان صورتوں میں کافروں سے جہاد کرنے کا حکم اٹھ جاتا ہے

## اسلامی مملکت میں رہنے والے کفار کا حکم

جو غیر مسلم اسلامی حکومت میں رہتے ہوں وہ از روئے احکام اسلام' عدالتی اور شہری احکام میں مسلمانوں کے برابر ہیں ان کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت مسلمانوں اور اسلامی حکومت پر فرض ہے بشرطیکہ غداری اور خفیہ سازشیں نہ کریں۔

## جہاد کی مثال

جب کسی کے ہاتھ میں پھوڑا یا پھنسی نکل آئے تو پہلا درجہ مرہم کا ہے تاکہ اس کے لگانے سے فاسد مادہ نکل جائے یا تحلیل ہو جائے۔ دوسرا درجہ نشتر کا ہے کہ شگاف دیدیا جائے۔ تیسرا درجہ یہ ہے کہ ڈاکٹر اس عضو کو کاٹ دے۔ تاکہ باقی اعضائے صحیحہ اس سے متاثر نہ ہوں' ایسی صورت میں اگر ڈاکٹر کسی کا ہاتھ یا پیر کاٹ دے تو سب اس کے ممنون و مشکور ہوتے ہیں اور گرانقدر فیس کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اور مدت العمر اس کی تعریف کیا کرتے ہیں کہ اس نے بیمار عضو کو کاٹ کر باقی عضاء کو گلنے سڑنے سے بچالیا اور کوئی شخص ڈاکٹر کے اس فعل کو وحشیانہ اور ظالمانہ فعل نہیں کہتا' اسی طرح سے اطبائے روحانی (انبیاء اور رسل) سب سے پہلے کفر کے پھوڑے پر وعظ و نصیحت کا مرہم رکھتے ہیں اگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہو اور کفر کے مٹنے کی امید منقطع ہو گئی ہو اور یہ خطرہ پیدا ہو جائے کہ یہ مرض متعدی ہو کر مومنین کو بھی خراب کر دے گا تو پھر اس عضو کفر (یعنی کافروں) کو کاٹ ڈالتے ہیں تاکہ یہ خبیث مادہ آگے نے بڑھنے پائے۔

## دوسری مثال

چوروں اور رہزنوں کی سرکوبی حکومت لوازم اور فرائض میں سے ہے اگر نہ کی جائے تو نظام حکومت درہم برہم ہو جائے۔ اسی طرح سے جو لوگ دولت ایمان کے خواہشمند ہوں اور یہ چاہتے ہوں کہ ہم مومنوں سے ایمان اور حق کی دولت لوٹ کر لے جائیں اور معاذ اللہ اہل حق کو بھی اپنے جیسا رہزن یعنی کافر بنا

Marfat.com

لیں اور خداوند کے وفاداروں کی فہرست سے اپنا نام کٹا کر باغیوں کی جماعت میں شامل ہو جائیں تو ایسے لوگوں سے جہاد و قتال کرنا عین حکمت و مصلحت ہو گا بلکہ فرض اور واجب ہو گا۔

## جہاد کا مقصد

جہاد کے حکم سے خداوند تعالیٰ کا یہ ارادہ نہیں کہ کافروں کو یکلخت موت کے گھاٹ اتار دیا جائے بلکہ مقصود یہ ہے کہ اللہ کا دین دنیا میں حاکم بن کر رہے اللہ کے فرمانبردار عزت کے ساتھ زندگی کریں اور امن و عافیت کے ساتھ خدا کی عبادت اور اطاعت کر سکیں اور کافروں سے کوئی خطرہ نہ رہے کہ وہ ان کے دین میں خلل ڈال سکیں۔ اسلام اپنے دشمنوں کے نفس وجود کا دشمن نہیں بلکہ ان کی ایسی شان و شوکت کا دشمن ہے جو اسلام اور اہل اسلام کے لئے خطرہ کا باعث ہو۔

## جہاد اور جبر

جہاد لوگوں کو جبراً" مسلمان بنانے کے لئے نہیں بلکہ اسلام کی عزت اور ناموس کی حفاظت کے لئے ہے اور دنیا کی کوئی قوم اور عالم کا کوئی مذہب بدوں حکومت کے اپنی حفاظت نہیں کر سکتا مخالفین اسلام آسمان اور زمین کو سر پر اٹھائے ہوئے ہیں اور زبان اور قلم سے یہ ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ان کو یہ معلوم نہیں کہ شریعت اسلامیہ میں مسلمان وہ شخص کہلاتا ہے جو برضا و رغبت حقانیت اسلام کا زبان سے اقرار اور دل سے اس کی تصدیق کرے اور جو شخص کسی طمع اور لالچ یا کسی خوف اور ہراس سے اسلام کا محض زبانی اقرار کرے اور دل سے منکر ہو وہ کبھی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

اگر آپ غور سے دیکھیں تو آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اگر عالم کی تمام قوتیں بھی یہ چاہیں کہ جبرو اکراہ سے کسی کے قلب کو مطمئن کر دیں تو ناممکن اور محال ہے تلوار و تیر اور خنجر سے کوئی عقیدہ قلب میں نہیں اتر سکتا اور غالباً اس واضح حقیقت کا کوئی معمولی سے معمولی عقل والا بھی انکار نہیں کر سکتا لہٰذا یہ کہنا کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے بالکل غلط ہے۔ بلکہ اگر اسلام کو تلوار اور تیر سے پھیلایا جاتا تو اسلام پھیلنے کی بجائے کمزور ہوتا اور لوگ اپنے اس قاتل مذہب کے دشمن بن جاتے۔

Marfat.com

۲) بعثت کے بعد مکہ مکرمہ میں تیرہ سال آپ کا قیام رہا اسی زمانے میں اور اسی حالت میں صدہا قبائل اسلام کے حلقہ بگوش ہوئے ابو ذر غفاری شروع ہی زمانے میں مسلمان ہوئے اور جب واپس ہوئے تو ان کی دعوت سے نصف قبیلہ غفار مسلمان ہو گیا ہجرت سے قبل تراسی مرد اور اٹھارہ عورتوں نے (جو مشرف باسلام ہو چکے تھے) کفار مکہ کی ایذاؤں سے تنگ آکر حبشہ کی طرف ہجرت کی' نجاشی بادشاہ حبشہ حضرت جعفر طیار کی تقریر بن کر مشرف با سلام ہوا ہجرت سے قبل مدینہ کے ۷۰ آدمیوں نے مقام منیٰ میں آپ کے دست مبارک پر بیعت کی' مصعب بن عمیرؓ کے وعظ سے ایک ہی دن میں تمام قبیلہ بنی عبدالاشہل مدینہ منورہ میں مشرف با سلام ہوا بعد ازاں باقی ماندہ انصار بھی مشرف با سلام ہو گئے۔

یہ سب قبائل جہاد کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہی مسلمان ہوئے اور ابوبکر صدیق' فاروق اعظم' عثمان غنی' علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جنہوں نے چار وانگ عالم میں اسلام کا ڈنکا بجایا یہ بہادران اسلام بھی آیت جہاد و قتال کے نازل ہونے سے پہلے ہی اسلام کے حلقہ بگوش بن چکے تھے۔

۳) نجران اور شام کے نصاریٰ کو کسی نے مجبور نہیں کیا تھا کہ وہ بطور وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور اسلام قبول کریں ہر طرف سے وفود کا تانتا بندھا ہوا تھا وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اسلام قبول کرتے جبر تو درکنار آپ نے تو ان کے بلانے کے لئے بھی کوئی قاصد نہیں بھیجا تھا۔

۴) مسئلہ جہاد اسلام کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ انبیاء سابقین کی شریعت میں بھی یہ مسئلہ موجود تھا پس اگر اسلام کی ترقی اور اشاعت کا سبب صرف جہاد ہوتا تو دوسرے جن مذہب میں یہ جہاد موجود تھا وہ کیوں اتنی جلدی کے ساتھ نہ پھیلے خصوصاً جبکہ تاریخ میں بکثرت ایسی نظیریں موجود ہیں کہ بوقت قدرت سلاطین و یہود نصاریٰ نے اپنے اپنے مخالفین کا قتل عام کرایا ہے۔

۵) سلاطین اسلام اگر لوگوں کو جبراً مسلمان بناتے یا اس قسم کی تدبیریں کرتے جو عیسائیت کے لئے کی گئیں اور کی جارہی ہیں تو کم از کم اسلامی قلم رو میں تو کسی غیر مذہب کا وجود باقی نہ رہتا اس لئے کہ اگر حق و صداقت کے ساتھ مادی اعانت و مساعدت بھی شامل ہو جائے' تو پھر حق کے قبول کرنے میں کیا تامل ہے جبکہ طمع اور لالچ سے تثلیث کا گورکھ دھندا اور ایک ذات انسانی میں باوجود ہزار احتیاج کے

Marfat.com

بشریت اور الوہیت کا اجتماع اور شجر اور حجر کو خدا، اور مادہ اور روح کو خدا تعالی کی طرح قدیم اور ازلی ابدی اور سرمدی منوایا جا سکتا ہے تو خداوند ذوالجلال کی توحید خالص اور یکتائی اور اس کی بے چونی اور چگونی اور شان علمی و قدیری اور سمیعی و بصیری کو طمع و لالچ سے منوانا کیا مشکل ہے مگر اسلام کا خدا داد حسن و جمال اس سے منزہ اور مستغنی ہے کہ درہم و دینار کی چمک کو ذریعہ اشاعت بنائے اور شیطانی کمان (عورت) کے ذریعے سے اپنے تیر چلائے جو لوگ اس راہ سے کسی مذہب کو اختیار کرتے ہیں وہ خدا کے بندے نہیں بلکہ درہم اور دینار کے بندے ہیں۔

٦) نیز اسلام کے قوانین خود اس کے شاہد ہیں کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا اس لئے کہ اسلام میں اشاعت اسلام کا قانون یہ ہے کہ جب کسی قوم پر حملہ کرو تو اول ان پر اسلام پیش کرو کہ ایمان لے آؤ پس وہ ایمان لے آئیں تو وہ تمہارے بھائی ہیں تم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں سب برابر ہو۔

اور اگر اسلام نہ لائیں اور اپنے مذہب پر قائم رہنا چاہیں تو ان سے یہ کہہ دیا جائے گا کہ تم اسلامی حکومت کی اعانت کا عہد کرو اور جزیہ دینا قبول کرو اور حکومت میں کوئی بدامنی نہ پھیلاؤ تو ہم تمہاری جان اور آبرو کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں، تمہاری جان اور مال و آبرو کی حفاظت مسلمانوں کی جان و مال کی و آبروں کی طرح ہو گی اس شرط کے ساتھ تم اسلامی حکومت میں عیسائی اور یہودی اور مجوسی بن کر رہ سکتے ہو، حکومت اسلامیہ تمہارے مذہب میں کوئی مداخلت نہیں کرے گی اور مزید براں تمہارے لئے آزادی ہو گی کہ اسلام اپنے خاص احکام تم پر جاری نہ کرے گا مثلاً" شراب پینا اسلام میں منع ہے اور تمہارے مذہب میں جائز ہے اس لئے اسلام تم کو شراب پینے اور اس کی خرید و فروخت سے منع نہ کرے گا نکاح کے لئے اسلام میں جو خاص شرائط ہیں اسلام تمہیں ان کے کرنے پر مجبور نہ کرے گا تمہیں اپنے رواج کے مطابق نکاح کرنے کی اجازت ہو گی وغیرہ وغیرہ۔

اور اگر جزیہ دینا بھی منظور نہ کریں تو پھر شمشیر کا حکم ہے، معلوم ہوا کہ شمشیر کا حکم مسلمان بنانے کے لئے نہیں بلکہ آخری درجہ میں ان کی سرکشی کے جواب میں ہے پس اگر اسلام تلوار سے پھیلتا تو سب سے پہلے تلوار کا حکم ہوتا

Marfat.com

تیسرے درجہ میں نہ ہوتا۔

۷) اگر اسلام جبرو اکراہ سے پھیلتا تو جبرو اکراہ سے اسلام لانے والے اسلام پر عاشق اور فریفتہ نہ ہوتے اس لئے کہ جبرو اور اکراہ کا اثر ظاہراور بدن پر ہوتا ہے قلب پر نہیں ہوتا پس جو لوگ جبرا مسلمان بنائے گئے' ان کی حالت یہ ہوتی کہ ظاہر میں زبان سے اسلام کا کلمہ پڑھتے اور دل میں اس سے متنفراور بیزار ہوتے حالانکہ یہ لوگ دل و جان سے ظاہرو باطن' جلوت اور خلوت میں اسلام پر فریفتہ اور شیدا تھے اور بہ نسبت مسجد کے' گھرمیں زیادہ عبادت کرتے تھے اور اسلام پر اپنی جان اور مال دینے کو سعادت سمجھتے تھے علاوہ ازیں شریعت اسلامیہ کا مسئلہ ہے کہ جو شخص محض زبان سے لا الہ الا اللہ پڑھ لے اس کا قتل جائز نہیں پس جس مذہب نے دشمن کے ہاتھ میں یہ سپردے رکھی ہو کہ ایک مرتبہ زبان سے کلمہ پڑھ لینے پر فورا چھوڑ دیئے جاؤ گے کیا وہ مذہب جبراور اکراہ سے پھیل سکتا ہے جبر کی اس میں گنجائش ہی نہیں ہر کافر تقیہ کر کے کلمہ پڑھ کر قتل سے بچ سکتا ہے اور پھر قدرت اور موقع پانے پر سابق مذہب کی طرف لوٹ سکتا ہے آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ جن لوگوں نے بقول معترضین جبراور اکراہ سے اسلام کو قبول کیا تھا وہ ساری عمر کیوں اس جبر کے پابند رہے موقع پا کر اپنے سابق مذہب کی طرف کیوں نہ لوٹ گئے۔

## اسلام اور مسئلہ غلامی

حق جل شانہ نے جو عزت اور کرامت انسان کو دی وہ کسی مخلوق کو نہیں دی اپنی خاص صفات کمال علم و قدرت' سمع' بصر' تکلم و ارادہ کا مظہراور تجلی گاہ بنایا' اپنی خلافت سے سرفراز فرمایا' مسجود ملا ئکہ بنایا تمام مخلوق پر اس کو فضیلت دی تمام کائنات کو اس کے لئے پیدا کیا اور اس کو اپنی عبادت اور عبودیت کے لئے بنایا اس کو وہ حریت اور آزادی عطا فرمائی کہ تمام روئے زمین اس کی ملک اور تصرف میں دے دی لیکن جب اس نادان انسان نے اپنے خالق پروردگار کے واجب اطاعت ہونے ہی سے انکار کر دیا اور خداوند ذوالجلال سے بغاوت (کفر) کی ٹھان لی اور انبیاء و مرسلین سے مقابلہ اور مقاتلہ کے لئے میدان میں نکل آیا تو اس کافر انسان کی ساری عزتیں خاک میں مل گئیں اور وہ حریت اور آزادی جو

Marfat.com

اس کو عطا کی گئی تھی یکلخت چھین لی گئی اور حق جل و علا نے اس باغی اور سرکش انسان کو اپنے ان عباد صالحین کا (جنہوں نے اس کا بول بالا کرنے کے لئے جان کی بازی اور سرفروشی کی) مملوک بنا دیا اور ان کو یہ اجازت دی کہ بہائم اور اموال مملوکہ کی طرح جس طرح چاہو اس کی خرید و فروخت کرو تم کو اس کی بیع اور ہبہ اور رہن کا کلی اختیار ہے اور یہ تمہاری بغیر اجازت کے کوئی تصرف نہیں کر سکتا۔

جان نثار اور وفادار کو باغی اور غدار کے برابر کر دینا عقل اور فطرت اور قوانین سلطنت میں صریح ظلم ہے وہ کونسی متمدن حکومت ہے جس کے قانون میں فرمانبردار اور مجرم تمام احکام میں مساوی ہوں خداوند عالم کا ارشاد ہے۔ **افنجعل المسلمین کالمجرمین** (سورہ القلم آیت ۳۵) کیا ہم اپنے فرمانبرداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں کہ (دونوں کے احکام میں کوئی فرق نہ رہے ایسا نہیں ہو گا)۔

تمام متمدن حکومتوں میں باغیوں اور پولیٹیکل مجرموں کی سزا چوروں اور بدمعاشوں اور دھوکہ بازوں اور جعل سازوں سے کہیں زیادہ ہے جس پر بغاوت اور سازش کا جرم ہو اس کی سزا سزائے موت یا عمر بھر کی جلا وطنی کے اور کچھ نہیں ہوتی اگرچہ مادہ تمرد و عصیاں اور سرکشی کا دونوں مجرموں میں ہے مگر چوروں اور بدمعاشوں کی سرکشی رعیت کے کسی ایک یا چند افراد کے مقابلہ میں ہوتی ہے اور باغیوں اور پولیٹیکل مجرموں کا تمرد اور عصیان سلطان وقت اور حکومت اور قانون حکومت کے مقابلہ میں ہوتا ہے وہ یہ چاہتا ہے کہ یہ حکومت ہی مٹ جائے اور تمام متمدن حکومتوں کی نظروں میں بغاوت سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں چوری اور بدکاری کا جرم بغاوت کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا حکومتوں کا مسلمہ قانون ہے کہ جو شخص بغاوت کرے تو اس کی تمام فطری آزادی یکلخت چھن جاتی ہے اور مال و جائداد سب ضبط ہو جاتی ہے اور حقیر و ذلیل چوپایہ کا معاملہ اس کے ساتھ کیا جاتا ہے اگرچہ یہ پولیٹیکل مجرم کتنا ہی لائق اور عاقل اور فاضل کیوں نہ ہو اور عجب نہیں کہ یہ مجرم عقل اور فہم اور تعلیم میں صدر جمہوریہ سے بھی بڑھ کر ہو پس جبکہ خالی اور مجازی حکومتوں کو اپنے باغیوں کی آمادی سلب کرنے کا اختیار ہے تو اس خداوند ذوالجلال کو جس نے ان باغیوں کو وجود اور حیات اور عقل اور فہم کی دولت عطا کی ہے یہ اختیار کیوں نہیں کہ وہ اپنے باغیوں (کافروں) سے اپنی

Marfat.com

دی ہوئی آزادی سلب کر سکے؟

## ایک شبہ اور اس کا ازالہ

انسان کو فطرۃ آزاد کہا جاتا ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حریت اور آزادی انسان کی نفس ماہیت کے لوازم اور مقتضیات سے ہے' بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اس لئے فطرتاً آزاد ہے اور جب اسلام زائل ہو گیا تو آزادی بھی زائل ہو گئی اور یہ غلامی اس جرم کی سزا ہے جو خلاف فطرت ہے اور اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ تسلیم کر لیا جائے کہ آزادی انسان کا فطری حق ہے تو ہمارا یہ سوال ہے کہ یہ حق کس کا دیا ہوا ہے اور کیا یہ ایسا اٹل حق ہے کہ کوئی جرم کرو' کفر کرو شرک کرو' خداوند ذوالجلال سے بغاوت کرو' اس کے اتارے ہوئے قانون کے اجراء میں مزاحمت کرو' اس کے بھیجے ہوئے پیغمبروں کو جھٹلاؤ ان کا تمسخر کرو' ان کا مقابلہ کرو' اس کے پرستاروں کو ستاؤ غرض یہ کہ جو جرم چاہو کرو مگر تمہارا یہ حق آزادی کس طرح زائل نہیں ہو سکتا ہے۔

سمجھ لو اور خوب سمجھ لو کہ تمام آسمانی دین اس پر متفق ہیں کہ کفر و شرک کے بعد حیات اور وجود کا حق بھی نہیں رہتا صفت حریت اور وصف آزادی کا تو ذکر کہاں ہے۔ اور ایسی آزادی تو کسی بڑی سے بڑی متمدن اور جمہوری حکومت میں بھی نہیں کہ حکومت کو بھی نہ مانو' وزراء اور حکام سلطنت کو بھی نہ مانو' قانون حکومت کو بھی نہ مانو اور اس کے خلاف تقریریں کرو اور اس کے اجراء اور تنفیذ میں مزاحمت کرو اور پھر بھی تم آزاد رہو' نہ کوئی گرفتاری عمل میں آئے' نہ کوئی مقدمہ چلایا جائے' نہ تمہاری زمین اور جائیداد پر حکومت قبضہ کرے تمہاری دولت اور سرمایا جو بنک میں جمع ہے وہ بھی ضبط نہ ہو۔ کیوں نہیں جب تم حکومت سے بغاوت کرو گے تو حکومت بھی وہ سب کچھ کرے گی جس کے تم مستحق ہو اعضاء جسمانی اور حیات انسانی امور فطریہ میں سے ہیں' لیکن حدود و قصاص میں اعضاء جسمانی کا قطع اور حیات انسانی کا ازالہ اور اعدام واجب ہو جاتا ہے ارتکاب جرم سے فطری حقوق ختم ہو جاتے ہیں اور کفر سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں۔ (مختصر ا من سیرۃ المصطفیٰ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# افواج اسلام کا اجتماع

## حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مکتوب

بسم اللہ الرحمان الرحیم از طرف عبداللہ عتیق بن ابی قحافہ بجانب تمام مسلمانان السلام علیکم! کے بعد واضح ہو کہ میں نے شام پر لشکر کشی کا ارادہ کر دیا ہے تاکہ اس کو کفاروں اور نابنجاروں کے قبضہ سے علیحدہ کر دیا جائے۔ تم میں سے جو شخص جہاد کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ وہ بہت جلد خداوند تعالیٰ کی اطاعت کے لئے تیار ہو جائے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت شریف تحریر فرمائی۔ **انفرو اخفافا و ثقالا و جاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ** (تم ہلکے بھاری یعنی تھوڑا سامان ہو یا زیادہ سامان سے) جیسے بھی ہو (جہاد میں) نکلو اور اپنے مال اور جانوں کے ساتھ خداوند تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو۔

یہ خطوط آپ نے انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ روانہ فرمائے اور خود جواب اور افواج کے آنے کے منتظر ہو گئے۔

## یمن کی فوج

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ کہ ابھی تھوڑے ہی دن گزرے ہوں گے کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر اہل یمن کے آنے کی خوشخبری سنائی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیان کیا کہ میں نے جس شخص کو آپ کا حکم سنایا اس نے فورا خدا کی اطاعت اور آپ کے فرمان کو منظور کر لیا۔ وہ لوگ مع سازو سامان جنگ و زرہ پوشی آمادہ خدمت میں حاضری کے لئے ہو چکے ہیں اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان سے پہلے آپ کی خدمت میں خوش خبری لے کر حاضر ہوا ہوں۔ جنہوں نے آپ کی فرماں برداری غبار آلودگی (یعنی جہاد فی سبیل اللہ کی خاطر) کے لئے منظور کی۔ وہ لوگ نہایت دلیر اور اچھے شہسوار اور بڑے بہادر و رو سائے یمن ہیں مع اہل و عیال کے روانہ ہو چکے ہیں اور عنقریب پہنچا چاہتے ہیں' آپ ان کی ملاقات کے لئے تیار

Marfat.com

رہے۔ آپ کو یہ سن کر بہت خوشی ہوئی یہ دن تو اسی طرح گزر گیا۔ دوسرے روز صبح ہی مجاہدین کی آمد کے آثار شروع ہو گئے۔ اہل مدینہ یہ دیکھ کر کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے لوگوں کو سوار ہونے کا حکم دیا اور خود ان کے ہمراہ مجاہدین کے استقبال کے لئے نکلے۔ تھوڑی دیر کے بعد لشکر پر لشکر اور گروہ در گروہ مجاہدین آنے شروع ہو گئے ہر ایک قوم اور قبیلہ علم بلند کئے اور جھنڈا ہاتھ میں لئے ایک دوسرے کے آگے پیچھے خوش خوش چلا آرہا تھا جس وقت لشکر قریب ہوا! تو قبائل یمن کے قبیلوں میں سے سب سے آگے بہترین زرہ پہنے اور قیمتیں تلواریں حمائل کئے یا خود پہنے ہوئے عربی کمانیں لٹکائے ہوئے تھا وہ قبیلہ حمیر تھا اس قبیلہ کا سردار ذوالکلاع الحمیری رضی اللہ عنہ تھا جو ایک عمامہ باندھے ہوئے تھے جس وقت وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب پہنچے تو آپ کو سلام کر کے اپنی سکونت اور قومیت کا تعارف کرایا اور حسب ذیل اشعار پڑھے۔

(ترجمہ اشعار) میں قوم حمیر سے ہوں اور جن لوگوں کو آپ میرے ساتھ دیکھتے ہیں وہ جنگ میں سبقت کرنے والے اور حسب نسب کے اعتبار سے اعلیٰ ہیں۔ شجاعت کے پیشہ کے شیر اور دلیروں کے سردار ہیں۔ بڑے بڑے مسلح بہادروں کو لڑائی کے وقت تلوار کے گھاٹ اتار دیتے ہیں۔ ہماری عادت ہی لڑائی کی اور ہمت ہی مرنے مارنے کی ہے اور یہ سب عہدہ داروں پر ذوالکلاع ان کا سردار ہے۔ ہمارا لشکر آچکا اور ملک روم ہماری جولا نگاہ اور شام ہمارا مسکن ہو گا۔ دمشق ہمارا ہے اور وہاں کے رہنے والوں کو ہم ہلاکت کے گڑھے میں پھینک دیں گے۔

## قبیلہ حمیر فتح کی بشارت ہے

حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر تبسم فرمایا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے ابو الحسن! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا تھا کہ **اذا اقبلت حمیر و معهانساء هاتحمل اولادها فابشروا بنصر اللّٰه المسلمين على اهل الشرك اجمعين**۔ (یعنی جس وقت قبیلہ حمیر مع اپنے اہل و عیال کے آئے تو مسلمانوں کو ان کی فتح کی خوشخبری سنا دینا کہ مسلمان تمام مشرکین پر فتح پاویں گے) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا تھا۔

Marfat.com

## قبیلہ مَذحج کی فوج

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب قبیلہ حمیر مع اہل و عیال اور سازو سامان گزر گیا تو ان کے پیچھے قبیلہ مذحج جو نہایت عمدہ قیمتی گھوڑوں پر سوار باریک نیزہ ہاتھ میں لئے حضرت قیس بن ہبیرہ المرادی رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں پہنچا' یہ سردار بھی جس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب آیا تو آپ کو سلام کر کے اپنا اور اپنے قبیلے کا تعارف کرایا اور یہ شعر پڑھے۔

(ترجمہ اشعار) ہمارا لشکر آپ کی خدمت میں بہت جلد حاضر ہو گیا۔ ہم قلعہ مراد کے تاج کے مالک ہیں۔ ہم آپ کے پاس حاضر ہو گئے ہیں۔ ہمیں حکم دیجئے تاکہ رومیوں کو اس تلوار سے جو ہم حمائل کئے ہوئے ہیں قتل کر ڈالیں۔

## قبیلہ طُرَّہ کی فوج

حضرت صدیق اعظمؓ نے ان کو دعائے خیر دی' یہ آگے بڑھے تو ان کے پیچھے قبیلہ طرہ کی فوج تھی جس کے سردار حابس بن سعید الطائی تھے جس وقت حابس خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب آئے تو ازراہ تعظیم آپ گھوڑے سے اتر کر پیادہ پا چلنے کا ارادہ کرنے لگے۔ مگر سردار اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم دے کر روک دیا۔ جب حابس قریب آئے تو سلام کے بعد مصافحہ کر کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کا اور ان کی قوم کا شکریہ ادا کیا۔

## قبیلہ اَزْدْ کی فوج

اس کے بعد قوم ازد کی فوج ایک جمعیت کثیر کے ساتھ آئی تھی اس کے سپہ سالار جندب بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ تھے۔ اس جمعیت اور قوم کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ بھی کمان لٹکائے اور ترکش لئے ہوئے موجود تھے۔ انہیں اس حالت میں دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہنسے اور فرمایا تم کیوں چلے تم تو لڑائی کے فن سے کم واقف ہو۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا' صدیق! اس لئے کہ جہاد کے ثواب میں شامل ہو جاؤں۔ (پھر مذاح کے فرمایا کہ) شام کے میوہ جات انشاء اللہ العزیز کھانے میں آویں گے۔ آپ یہ سن کر بہت ہنسے۔

Marfat.com

## بنو عبس اور قبیلہ کنانہ کی فوجیں

اس کے بعد میسرہ بن مسروق العبسی کے زیر کمان بنو عبس اور اس کے پیچھے قبیلہ کنانہ جس کے سردار قثم بن اشیم الکنانی تھے آئے تمام قبائل یمن کے ساتھ جو یہاں آئے تھے ان کی اولاد و اموال اور عورتیں' گھوڑے اونٹ وغیرہ موجود تھے' حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ جاہ و حشم دیکھ کر بے انتہا خوش ہوئے اور خداوند تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ مدینہ طیبہ کے ارد گرد ہر ایک قبیلہ نے علیحدہ علیحدہ پڑاؤ کیا۔ چونکہ یہ ایک جم غفیر اور فوج کثیر جمع ہو گئی تھی اس لئے کھانے پینے میں کفایت اور جگہ کی قلت ہوئی۔ سامان رسد میں بھی کمی آئی۔ گھوڑوں کے دانے اور چارے میں تکلیف اٹھانی پڑی۔ یہ دیکھ کر سرادارن قبائل نے مجتمع ہو کر آپس میں مشورہ کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی جائے کہ چونکہ یہاں کثرت اژدحام کے باعث تکلیف ہو رہی ہے اس لئے آپ ہمیں شام کی طرف روانہ کر دیجئے۔ اس صلاح و مشورہ کے بعد یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور سلام کر کے آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔ ایک نے دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کیا کہ سلسلہ کلام کون شروع کرے۔ آخر سب سے اول قیس بن ہبیر المرادی نے عرض کیا کہ یا خلیفہ رسول اللہ آپ نے ہمیں جس کام کے لئے حکم فرمایا تھا ہم نے اس کو خداوند تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور جہاد کے شوق میں فوراً" قبول کر لیا۔ اب خدا کے فضل سے ہمارا لشکر پوری طرح تیار ہو چکا' سازو سامان سب کر لیا گیا۔ نیز آپ کا شہر گھوڑوں خچروں اور اونٹوں کے لئے تنگ اور فوج کی ضروریات کے لئے ناکافی ہونے کے باعث تکلیف دہ ہے جس کی وجہ سے لشکر کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے جنگ کی اجازت دی جائے اور اگر جناب والا کی رائے کسی اور امر کی طرف راغب ہو گئی ہے اور پہلا ارادہ منسوخ فرما چکے ہوں تو ہمیں اجازت دے دی جائے کہ ہم اپنے وطن مالوف کی طرف لوٹ جائیں۔ اسی طرح باری باری ہر ایک سردار قبیلہ نے عرض کیا۔

جس وقت آپ سب کی گفتگو سن چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے ساکنین مکہ معظمہ وغیرہ واللہ! میں تمہیں تکلیف دینا نہیں چاہتا بلکہ میرا منشاء محض تمہاری تکمیل کرنا تھا تاکہ تمہاری جمعیت پوری ہو جائے۔ عرض کیا گیا حضور کوئی قبیلہ

Marfat.com

آنے سے باقی نہیں رہا، سب آچکے، آپ خداوند تعالیٰ پر بھروسہ اور امید کر کے ہمیں روانہ کیجئے۔

## افواج اسلام کی کثرت

حضرت واقدی فرماتے ہیں کہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور پا پیادہ مع دیگر حضرات مثلاً" حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور قبیلہ اوس و خزرج کے ہمراہ مجاہدین کے لشکر کے پاس مدینہ طیبہ سے باہر پہنچے۔ لوگوں نے آپ کو دیکھ کر خوشی سے اللہ اکبر کے فلک بوس نعروں کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ تکبیر کی گونج اپنی کثرت اور زور کی وجہ سے پہاڑوں سے ٹکرائی۔ تکبیر کا جواب پہاڑوں نے تکبیر سے دیا۔ حضرت صدیق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایسے بلند مقام پر کھڑے تھے کہ آپ سب کو نظر آسکیں۔ آپ نے فوج ظفر موج پر ایک نظر ڈالی لشکر کی کثرت کی وجہ سے زمین کا چپہ چپہ بھرا ہوا نظر آرہا تھا۔ آپ کا چہرہ مبارک یہ دیکھ کر مارے خوشی کے دمکنے لگا۔ زبان مبارک پر یہ دعا جاری ہوئی۔ بار الٰہا! اپ ان لوگوں کو صبر کا مادہ عنایت کیجئے ان کی مدد فرمایئے۔ انہیں کفار کے پنجہ میں اسیر نہ کیجئے۔

## یزید بن ابو سفیانؓ اور ربیعہ بن عامر کی سرداری

دعا کے بعد سب سے پہلے آپ نے یزید بن ابی سفیانؓ کو بلا کر ایک فوجی نشان عطا کر کے ایک ہزار سواروں پر سردار مقرر کیا اور ان کے بعد ربیعہ بن عامرؓ جو قبیلہ بنی عامر میں سے حجاز میں ایک مشہور شہسوار تھے بلایا اور ان کے ماتحت بھی ایک ہزار سوار دے کر ایک نشان مرحمت کیا۔

## جنگی احکامات

یزید بن ابی سفیانؓ نے خدمت میں عرض کیا یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آپ کچھ نصائح اور وصیتیں کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ (۱) جب تم کسی مقام سے کوچ کرو تو چلنے میں ساتھیوں پر سختی نہ کرو۔ (۲) اپنی قوم اور اپنے آدمیوں کو سخت سزائیں مت دو۔ (۳) ہر کام میں مشورہ کرو۔ (۴) عدل کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ (۵) ظلم وجور سے بچو اور دور رہو۔ کیونکہ کسی ظالم قوم نے

Marfat.com

فلاح و بہبود نہیں پائی اور نہ کسی قوم پر فتح حاصل کی۔ (۶) جس وقت تم کافروں کے گروہ سے مقابلہ کرو تو پیٹھ پھیر کر مت بھاگو۔ کیونکہ جو شخص اس وقت بھاگ جاتا ہے تو جنگ کو اکھاڑ دیتا ہے۔ (۷) اور جس وقت اپنے دشمن پر فتح پالو تو صغیر سن بچوں اور عمر رسیدہ بوڑھوں' عورتوں اور نابالغوں کو قتل نہ کرنا۔ (۸) خرموں کے درختوں کے قریب نہ جانا۔ (۹) کھیتوں کو نہ جلانا۔ (۱۰) پھل دار درختوں کو نہ کاٹنا۔ (۱۱) حلال جانوروں کے علاوہ کسی جانور کو نہ ذبح کرنا۔ (۱۲) جس وقت تم دشمن سے کوئی عہد کرلو تو اس سے ہرگز نہ پھرنا۔ (۱۳) صلح جس وقت کر چکو تو صلح نامہ کی دھجیاں نہ بکھیر دینا۔ (۱۴) یاد رکھو تم ایسے لوگوں سے بھی ملو گے جو اپنے عبادت خانوں میں گوشہ نشینی اختیار کئے ہوئے ہیں اور اسی گوشہ نشینی کو اپنے زعم میں خدا کے لئے سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں اور ایسی قوم سے کوئی تعرض نہ کرنا جب کہ وہ اس خلوت و علیحدگی کو اپنے لئے بہتر سمجھیں۔ (۱۵) نیز تم ان کے عبادت خانوں کو بھی ویران نہ کرنا۔ (۱۶) اور نہ ان کو قتل کرنا۔ (۱۷) تمہیں ایک قوم اور بھی ملے گی جس کے افراد شیطان کا گروہ اور صلیب کے بندے ہیں درمیان میں سے اپنا سر منڈاتے ہیں اور ان کا منڈا ہوا سر قطا یعنی سنگ خارہ جانور کے کھر جیسا ہوتا ہے' ان لوگوں کے سر پر تلوار تیز کرنا اور تاوقتیکہ وہ اسلام نہ قبول کریں یا ذلیل ہو کر جزیہ نہ دیں اس وقت تک ان کو نہ چھوڑنا۔ اب میں تمہیں خدا کے سپرد کرتا ہوں۔

یہ کہہ کر آپ نے ان سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور ان کے بعد ربیعہ بن عامر سے مصافحہ کر کے فرمایا۔ "ربیعہ بن عامر تم بنی اصفر (رومیوں) کے مقابلہ میں اپنی شجاعت دکھلانا اور اپنی عقلمندی ظاہر کرنا' خداوند تعالی تمہیں تمہارے ارادوں میں کامیاب کریں اور ہمیں اور تمہیں سب کو بخش دیں۔"

## لشکر اسلام کی روانگی

کہتے ہیں کہ لشکر اسلام منزل مقصود کی طرف روانہ ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ مع ہمراہیوں کے مدینہ طیبہ لوٹ آئے۔

## شہنشاہ روم کی گھبراہٹ

واقدی کہتے ہیں کہ یہ خبر بعض نصرانی عربوں کے ذریعہ جو مدینہ طیبہ میں

Marfat.com

رہتے تھے' ہرقل بادشاہ روم کو پہنچی تو اس نے ارکان دولت کو جمع کر کے کہا کہ اے بنی اصفر! تم خوب سمجھ لو کہ تمہاری دولت و حشمت برباد اور خود تم ہلاکت کے قریب آ گئے ہو۔ جب تک تم اپنے دین کے احکام کے پابند اور حدود اللہ پر جو انجیل مقدس میں بتائے گئے تھے قائم رہے' اس وقت تک دنیا کے جس بادشاہ نے بھی تم پر اور تمہارے ملک شام پر لڑائی کا قصد کیا وہ خود مغلوب اور تم اس پر غالب ہوتے رہے۔ تمہیں یاد ہے کہ کسریٰ بن حرمز نے فارس کے لشکر کے ساتھ تم پر چڑھائی کی تھی مگر الٹے پاؤں بھاگا تھا۔ ترکوں نے تم پر فوج کشی کی تھی مگر ہزیمت اٹھائی تھی۔ قوم جرامقہ چڑھ کر آئی تھی اسے تم نے بھگا دیا تھا۔ اب تم نے احکام دین میں تغیر و تبدل کر دیا ظلم اختیار کر لیا جس کی وجہ سے خدا کے مجرم بن گئے اس پاداش میں خداوند تعالیٰ نے تم پر آج ایک ایسی قوم کو مسلط کر دیا جو کبھی کسی شمار و قطار میں بھی نہ تھی اور اس سے زیادہ کوئی قوم ضعیف نہ تھی جس کی طرف سے ہمارے دلوں می کبھی خیال تک بھی نہیں گزرتا تھا کہ یہ ہمارے ساتھ ہمارے ہی ملک کے اوپر ہم سے کبھی لڑیں گے۔ یہی دراصل ان کو قحط اور بھوک نے یہاں تک پہنچایا اور ان کے پیغمبر کے خلیفہ نے انہیں یہاں تک بھیجا ہے کہ وہ ہمارا ملک ہم سے چھین کر ہمیں یہاں سے نکال دیں۔ اس کے بعد ہرقل نے جو کچھ جاسوسوں کے ذریعہ سنا اور معلوم کیا تھا سب ان کے سامنے بیان کیا جس کے جواب میں ارکان دولت نے یک زبان ہو کر کہا آپ ہمیں ان کے مقابلہ کے لئے روانہ کر دیجئے وہ اپنی مراد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے انہیں ان کے نبی کے شہر میں پہنچا کر ان کے کعبہ کی جڑیں تک اکھاڑ پھینکیں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔

## رومیوں سے پہلی جنگ

## رومیوں کا آٹھ ہزار کا لشکر

واقدی کہتے ہیں کہ ہرقل نے جب ان کے چہروں کو بشاش اور ان کی تدابیر کو احتیاط و حزم کے ساتھ ملاحظہ کیا اور مستعد پایا تو آٹھ ہزار سوار جو نہایت جانباز اور بہادر تھے منتخب کر کے ان پر چار سردار بہت بڑے ماہرین فن میں سے سمجھے جاتے تھے مقرر کئے۔ (۱) باطلیق۔ (۲) اس کا بھائی جرجیس۔ (۳) والی شرطہ لوقابن شمعان۔ (۴) حاکم غزہ و عسقلان ملیا۔

Marfat.com

## رومی لشکر کی روانگی

یہ چاروں بہادر شجاعت و درایت میں ضرب المثل تھے' انہوں نے زرہیں پہنیں سامان درست کیا' زینت دکھلائی۔ لاٹ پادری نے ان کے حق میں فتح و نصرت کی دعائیں مانگیں کہ اے اللہ! جو ہم میں سے حق پر ہو اس کی مدد کرنا۔ گرجاؤں میں جو خوش بودار چیز جلائی جاتی ہے اس کی انہیں دھونی دی گئی۔ معمودیہ کا پانی تبرکا ان پر چھڑکا گیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے خود انہیں رخصت کیا۔ راستہ بتلانے کی غرض سے نصرانی عرب آگے آگے ہوئے۔

## سردار لشکر اسلام کی جنگی تدابیر

واقدی فرماتے ہیں کہ یاسر بن حصین کا بیان ہے کہ حضرت یزید بن ابی سفیانؓ رومی لشکر سے تین روز قبل مع اپنی فوج کے مقام تبوک پہنچ چکے تھے۔ چوتھے روز اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ تھا کہ آگے بڑھیں کہ دور سے انہیں گرد اڑتی دکھلائی دی۔ یہ دیکھ کر مسلمان ہوشیار ہو گئے۔ حضرت یزید بن ابی سفیانؓ نے ایک ہزار لشکر ربیعہ بن عامر کی سرکردگی میں دے کر ایک کمین گاہ میں چھپا دیا اور ایک ہزار کو لے کر سامنے ہو گئے۔ لڑائی کے لئے صفیں مرتب کیں چند نصائح بیان کیں' خداوند تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کیا اور فرمایا یاد رکھو خداوند تعالیٰ جل جلالہ' نے تم سے مدد کا وعدہ کیا ہے اکثر جگہ فرشتوں کی فوج بھیج کر تمہاری مدد کی۔ قرآن شریف میں فرمایا۔ **کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين** (اکثر مرتبہ بہت چھوٹی جماعت بہت بڑی جماعت پر خدا کے حکم سے غالب آجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے)

ہمارے آقا و مولا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے ہیں **الجنته تحت ظلال السيوف** کہ جنت تلواروں کے سایہ تلے ہے۔ بہادران اسلام میں سب سے پہلا لشکر جو شام میں جہاد کے لئے بنی اصفر کے مقابلہ پر آیا ہے وہ تمہارا ہی ہے۔ اب جو مسلمانوں کے لشکر تم سے آکر ملیں گے اس کے اصل تم ہی شمار ہو گے۔ دوسرے لشکر محض ملنے والے یا مدد معاون ہوں گے۔ تمہیں بھی چاہیے کہ تم وہی کر کے دکھلاؤ جو تمہاری طرف سے مسلمانوں کا گمان ہے۔ دشمن تمہارے مقابلہ پر ہے اس لئے احتیاط رکھو کہ وہ تمہارے قتل کی امید کریں۔ تم خداوند تعالیٰ کی مدد کرو۔ باری تعالیٰ تمہاری مدد فرمائیں گے۔

Marfat.com

## دونوں لشکروں کا آمنا سامنا

حضرت یزید بن ابی سفیان ابھی یہ نصائح کر ہی رہے تھے کہ سامنے سے رومیوں کی فوج کے پیش رو اور اس کے پیچھے خود فوج پہنچ گئی۔ عربوں کو کم دیکھ کر سمجھے کہ بس اتنی ہی فوج ہے۔ اپنی زبان میں نہایت کرخت آواز کے ساتھ آپس میں کہنے لگے جو تمہارے ملک پر قبضہ کرے حرمت کی پردہ دری اور تمہارے بادشاہوں کے قتل کا ارادہ سے آئے ہیں گھیر لو' صلیب سے مدد چاہو تاکہ وہ تمہیں مدد دے اور ایک دم حملہ کر دیا۔

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بڑی ہمت و جرات کے ساتھ حملہ کا جواب دیا' لڑائی شروع ہو گئی دیر تک لڑائی رہی' رومی اپنی کثرت کی وجہ سے غالب آگئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ ہم نے مسلمانوں پر قبضہ کر لیا اچانک ربیعہ بن عامرؓ مع اپنی فوج کے تکبیر کے نعرے لگاتے اور اپنے آقا و مولا سید البشر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر زور زور سے درود پڑھتے عربی گھوڑوں پر سوار بادل کی طرح گرجتے ہوئے نمودار ہوئے۔ آپ نے اس زور سے حملہ کیا کہ توحید کا علم لہرانے لگا۔

## رومی کافر بھاگ گئے

رومیوں نے جس وقت اس کمین گاہ سے آنے والے لشکر کو دیکھا تو ان کی ہمتیں ٹوٹ گئیں اور ان کے دلوں میں خداوند تعالیٰ نے ایسا رعب ڈال دیا کہ ان کے پیر اکھڑ گئے اور بھاگ پڑے۔

## رومیوں کا سالار لشکر مارا گیا

ربیعہ بن عامرؓ کی نظر باطیق پر پڑی جو اپنے لشکر کو لڑائی کی ترغیب و تحریص دلا کر انہیں جنگ پر آمادہ کر رہا تھا۔ آپ نے قیافہ سے معلوم کیا کہ سالار لشکر معلوم ہوتا ہے یہ سوچ کر آپ نے نہایت بہادری اور دلیری کے ساتھ ایک ایسا نیزہ مارا کہ اس کے تمام پہلو کو چیرتا ہوا دوسری طرف نکل گیا۔ باطیق بے ہوش ہو کر گرا۔ رومیوں نے جب اس کی یہ حالت دیکھی بے تحاشا بھاگے اور میدان غلامان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہات رہا۔

Marfat.com

## اس جنگ میں دو ہزار دو سو دشمن قتل ہوئے

اس لڑائی میں مسلمانوں کے ہاتھ سے خداوند تعالیٰ نے دو ہزار دو سو رومیوں کو تہہ تیغ کرایا اور ایک سو بیس مسلمان جو اکثریت قبیلہ سکاسک کے تھے شہید ہوئے۔

## رومی سردار کا واویلا اور لشکر کفار کی واپسی

شکست خوردہ رومیوں سے مخاطب ہو کر جرجیس بولا کہ میں کس منہ سے بادشاہ ہرقل کے پاس حاضر ہوں گا؟ سخت افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں کی تھوڑی سی فوج نے کس دلیری اور بہادری کے ساتھ ہمارے بڑے بڑے سورماؤں کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ ہمارے خون سے زمین رنگ دی۔ لاشوں کے تودے لگا دیئے میں اس وقت تک نہیں لوٹ سکتا جب تک کہ بھائی کا بدلہ نہ لے لوں یا میں بھی اسی سے جا ملوں۔ رومی یہ سن کر ایک دوسرے کو سرزنش اور ملامت کرنے لگے۔ شرمندگی کو دور کرنے کے لئے پھر لوٹے۔ ایک جگہ خیمے نصب کر کے سامان درست کیا۔ لڑائی کا نہایت زور کے ساتھ اہتمام کیا۔

## رومی عیسائیوں کا قاصد

جب رومی سب سامان درست ہو گیا اور پڑاؤ کو نہایت مستحکم و مضبوط کر چکے تو ایک نصرانی عرب کو جس کا نام قدح بن واثلہ تھا بلا کر کہا کہ تو مسلمانوں کے لشکر میں ان سے جا کر کہہ کہ وہ اپنے لشکر میں سے ایک زیرک عقلمند اور تجربہ کار کو ہمارے پاس بھیج دیں تاکہ ہم اس سے دریافت کریں کہ وہ یہاں آنے سے کیا مقصد رکھتے ہیں۔

قدح بن واثلہ ایک تیز سبک رو گھوڑے پر سوار ہو کر مسلمانوں کے لشکر میں آیا۔ قبیلہ اوس کے چند شخصوں نے اپنے لشکر کی طرف ایک اجنبی کو آتے دیکھ کر دریافت کیا کہ یہاں آنے سے کیا غرض ہے۔ قدح نے جواب دیا کہ ملکی معاملات اور آپ کے یہاں آنے کا مقصد دریافت کرنے سے غرض ہمارے سردار لشکر آپ کے ایک عقلمند اور تجربہ کار شخص کو بلاتا ہے۔

## حضرت ربیعہ کی روانگی

حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں جاؤں گا۔ حضرت

Marfat.com

یزید بن ابی سفیان نے فرمایا کہ ربیعہ تمہارا جانا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ تم نے کل کی لڑائی میں ان کے ایک بڑے عہدیدار کو قتل کیا تھا۔ آپ نے کہا باری تعالی قرآن شریف میں فرماتے ہیں۔ **قل لن یصیبنا الا ماکتب اللہ لنا ھو مولانا** یعنی اے رسول! آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں کوئی مصیبت نہیں پہنچتی مگر وہی جو خداوند تعالی نے ہمارے لئے لکھ دی ہے اور وہ خداوند تعالی ہمارے ساتھ ہیں۔ نیز میں آپ اور تمام مسلمانوں کو اس کی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ حضرات کی تمام توجہ میری طرف رہے۔ اگر رومی میرے ساتھ کوئی بے وفائی یا فریب کاری کریں اور اس وجہ سے میں ان پر حملہ آور ہو جاؤں تو تم بھی ان پر معاً" حملہ کر دو۔

یہ کہہ کر آپ گھوڑے پر سوار ہوئے اور تمام مسلمانوں کو سلام کر کے دشمن کی طرف چل دیئے۔ جس وقت آپ حریف کے خیموں کے قریب پہنچے تو قدح بن واثلہ نے کہا کہ بادشاہ کے لشکر کی تعظیم کیجئے اور گھوڑے سے اتر لیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایسا شخص نہیں ہوں کہ عزت چھوڑ کر ذلت اختیار کروں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں اپنا گھوڑا دوسرے کے سپرد کر دوں۔ میں سوائے خیمہ کے دروازہ کے اور کسی جگہ نہیں اتروں گا۔ اگر آپ کو یہ منظور نہیں ہے تو میں لڑنے جاتا ہوں' کیونکہ آپ لوگوں نے ہی ہمیں بلایا ہے ہم نے آپ کے پاس کسی طرح پیغام نہیں بھیجا۔

قدح بن واثلہ نے یہ تمام قصہ رومیوں سے جا کر بیان کیا۔ انہوں نے آپس میں مشاورت کی اور کہا کہ یہ عربی لوگ قول کے بہت پکے اور بات کے سچے ہوتے ہیں' جس طرح وہ آنا چاہے آنے دو۔ چنانچہ آپ اسی طرح گھوڑ پر سوار خیمہ تک تشریف لے گئے اور خیمہ کے قریب پہنچ کر گھوڑے سے اترے اور گھوڑے کی باگ ہاتھ میں تھامے ہوئے زمین پر دوزانو بیٹھ گئے۔

جرجیس نے کہا برادر عربی! تم ہمارے نزدیک بہت ہی کمزور تھے ہمارے دل میں کبھی اس کا شبہ بھی نہیں گزرتا تھا کہ تم ہم سے کسی وقت لڑو گے اور ہم پر کبھی چڑھ کے بھی آؤ گے۔ اب تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟ آپ نے فرمایا ہماری یہ خواہش ہے کہ تم ہمارا دین قبول کر لو اور جو کلمہ ہم پڑھتے ہیں تم بھی وہی پڑھو اور اگر یہ منظور نہیں ہے تو ہمیں جزیہ دیا کرو۔ اور اگر اس میں بھی کسی طرح کا پس و پیش ہے تو یاد رکھو تلوار سب سے اچھا فیصلہ کرتی ہے" جرجیس نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے اور اس میں کونسا امر مانع ہے کہ تم ملک فارس پر چڑھائی کرو اور ہم

Marfat.com

سے صلح اور دوستی رکھو۔ آپ نے فرمایا ملک فارس کی نسبت چونکہ تمہارا ملک ہم سے قریب ہے اور خداوند تعالیٰ احکم الحاکمین نے ہمیں حکم دیا ہے کہ۔ **قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة** (یعنی جو کفار تم سے قریب ہیں ان سے لڑو اور چاہیئے کہ وہ تمہیں زیادہ قوی پائیں)

جرجیس نے کہا کہ کیا تم پر کوئی کتاب بھی نازل ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں جیسے تمہارے نبی پر انجیل مقدس نازل ہوئی تھی۔ (اس طرح سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک نازل ہوا ہے)۔

## کافروں کا لالچ دینا

اس نے کہا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم ہم سے اس شرط پر صلح کر لو کہ ہم تمہارے ہر ایک آدمی کو ایک دینار اور ایک اونٹ غلہ اور تمہارے سردار کو سو دینار اور دس اونٹ غلہ اور تمہارے خلیفہ کو ایک ہزار دینار اور سو اونٹ غلہ دے دیں اور ہمارے آپ کے درمیان ایک صلح نامہ اس مضمون کا مرتب ہو جائے کہ نہ تم ہم سے کبھی لڑو اور نہ ہم تم سے کبھی جنگ جو ہوں۔

## آپ کا جواب

آپ نے فرمایا ایسا کبھی نہیں ہو سکتا' میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اول تو اسلام' دوسرے جزیہ اور تیسرے تلوار ہے اور بس' اس نے کہا کہ ہم سے یہ تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ مذہب تبدیل کر کے مسلمان ہو جائیں۔ کیونکہ ہم اپنے دین سے بہتر کسی مذہب کو نہیں دیکھتے اور جزیہ سے بہتر مر رہنا ہے۔ بس بہتر یہی ہے کہ ہم مر رہیں' تم ہم سے زیادہ جنگ جو نہیں ہو کیونکہ ہماری فوج میں اولاد بطارقہ اور عمالقہ مرد میدان تلوار اور نیزہ کے ماہرین موجود ہیں۔ اس کے بعد جرجیس نے دربان کو حکم دیا کہ صقیلہ نامی پادری کو بلا کر لائے تاکہ اس بدوی (حضرت عامر بن ربیعہؓ) کے ساتھ مناظرہ کیا جائے۔

## حضرت ربیعہ بن عامرؓ سے ایک پادری کا مناظرہ

واقدی کہتے ہیں کہ ہرقل بادشاہ روم نے اس فوج کے ساتھ ایک پادری روانہ کیا تھا جو اپنے دین کا عالم ہونے کے ساتھ ساتھ مناظرہ میں بھی بہت ماہر تھا۔ چنانچہ وہ آیا اور جرجیس نے اس سے کہا کہ اے ہولی فادر (بزرگ باپ) آپ

Marfat.com

اس شخص سے ان کے دین کے متعلق کچھ دریافت کر کے ہمیں بتائیے۔ مقید نے حضرت ربیعہ بن عامرؓ سے دریافت کیا کہ اے عربی بھائی! ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی عربی ہاشمی قریشی پیدا کرے گا جس کی علامت اور شناخت یہ ہو گی کہ اس کو اللہ تعالیٰ آسمانوں پر بلاوے گا کیا تمہارے نبی کے ساتھ ایسا ہوا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہاں ہمارے حضور سرور کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باری تعالیٰ جل شانہ نے آسمانوں پر بلایا اور خود اپنی کتاب مجید میں اس کے متعلق فرمایا کہ۔ **سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ** (پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو رات رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصی تک جس میں ہم نے خوبیاں رکھی ہیں تاکہ ہم ان کو اپنی نشانیوں میں سے دکھلاویں۔

پادری نے کہا ہماری کتابوں میں یہ بھی موجود ہے کہ اس نبی اور اس کی امت پر ایک ماہ کے روزے فرض ہوں گے اور اس مہینہ کا نام رمضان ہو گا۔

آپ نے فرمایا یہ بھی ٹھیک ہے ہم پر ایک مہینہ کے روزے بھی فرض کئے گئے ہیں اور اس کو قرآن شریف میں اس طرح بیان کیا ہے **شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن** یعنی رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن شریف نازل کیا گیا۔ دوسری جگہ ارشاد ہے **کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم**۔ یعنی تمہارے اوپر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے کہ تمہارے سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔

اس کے بعد پادری نے پوچھا کہ ہم نے اپنی کتاب میں یہ بھی پڑھا ہے کہ اگر ان کی امت میں سے کوئی شخص ایک نیکی کرے گا تو اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیوں کا ثواب لکھا جائے گا اور اگر ایک بدی کرے گا تو اس کے نامہ اعمال میں ایک ہی بدی لکھی جائے گی۔ آپ نے فرمایا ہماری کتاب میں اس کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ **من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا ومن جاء بالسیئۃ فلایجزی الامثلھا**۔ جس کا ترجمہ بعینہ وہی ہے۔ (جس کا پادری نے ذکر کیا ہے)۔

پادری نے پھر سوال کیا کہ ہمارے یہاں لکھا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی امت کو ان کے نبیؐ پر درود بھیجنے کا حکم دے گا۔ آپ نے فرمایا اس کے متعلق خداوند تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔ **ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یا**

Marfat.com

**ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما" (اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں' اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم بھی درود و سلام بھیجو)**

پادری جس وقت یہ جوابات سن چکا تو بہت متعجب ہوا اور سردار لشکر سے کہنے لگا کہ حق اسی قوم کے ساتھ ہے۔

## دوسرا سردار بھی ٹھکانے لگا دیا

اس گفتگو کے بعد ایک دربان نے جرجیس سے کہا کہ یہ وہی بدوی ہے جس نے کل تیرے بھائی کو قتل کیا تھا۔ جرجیس یہ سن کر آگ بگولہ ہو گیا اور مارے غصہ کے آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ چاہا کہ آپ پر حملہ کرے' مگر آپ فوراً" سمجھ گئے جلدی سے بجلی کی طرح اٹھے قبضہ شمشیر قبضہ میں لے کر جرجیس کے اس زور سے ایک ہاتھ مارا کہ وہ زمین پر گرا۔ رومی آپ پر حملہ آور ہوئے۔ آپ گھوڑے پر سوار ہو کر **ہل من مبارز** کا نعرہ لگائے ہوئے مقابل بن گئے۔

## پھر جنگ شروع ہو گئی

حضرت یزید بن ابی سفیانؓ نے جب اس طرح رن پڑتا ہوا دیکھا تو آپ نے پکار کر کہا مسلمانو! تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کے ساتھ اعداء دین نے غداری کی تم بھی فوراً" حملہ کر دو۔ یہ سنتے ہی مسلمانوں نے حملہ کر دیا۔ ایک فوج دوسری فوج کے ساتھ بالکل مل گئی تھی۔

## کافروں کی تمام فوج ماری گئی

رومی بڑے استقلال کے ساتھ لڑ رہے تھے کہ اچانک مسلمانوں کی ایک دوسری فوج جو بہ سرکردگی حضرت شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی علیہ وسلم آ رہی تھی دکھلائی دی۔ مسلمانوں نے جس وقت عین لڑائی میں اپنے بھائیوں کو آتے دیکھا تو حوصلہ بڑھ گیا اور اس زور سے حملہ کیا کہ رومیوں میں گھس کر تمام کے سروں کو تلوار کی بھینٹ چڑھا دیا۔

اس لڑائی میں آٹھ ہزار رومیوں میں سے ایک شخص بھی زندہ نہیں بچا تھا۔ تبوک چونکہ شام سے زیادہ فاصلہ پر تھا اس لئے عربوں نے تعاقب کر کے سب کو قتل کر دیا تھا۔ اس کے بعد مسلمانوں نے ان کا مال' تاتاری گھوڑے' خیمے' ڈیرے اور تمام خزانہ قبضہ میں کیا اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالی

Marfat.com

عنہ سے مع ان کے ہمراہیوں کے ملاقات کی' سلام و نیاز کے بعد ایک جگہ پڑاؤ کیا۔

حضرت شرحبیل نے غنیمت کے مال کے متعلق حضرت یزیدؓ اور حضرت ربیعہؓ سے مشورہ کیا۔ دونوں حضرات نے متفق اللفظ ہو کر فرمایا کہ غنیمت کا تمام مال جو ہم نے رومیوں سے حاصل کیا ہے حضرت صدیق اعظم خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کر دیا جائے تاکہ اس مال کو دیکھ کر مسلمانوں کے دل میں جہاد کا شوق پیدا ہو اور مسلمان جوق در جوق اس طرف آویں۔ چنانچہ یہی رائے بہتر سمجھی گئی اور سوائے اسلحہ اور سامان جنگ کے شداد بن اوس کو پانچ سو سواروں کے ساتھ تمام مال و اسباب دے کر خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بھیج دیا گیا تاکہ اس سے مسلمانوں کو تقویت حاصل ہو اور باقی لشکر ارض تبوک میں ٹھہر گیا تاکہ مسلمانوں کا آنے والا لشکر ان سے یہاں آکر مل جائے۔

## فتح کی خوشخبری

شداد بن اوس یہ اسباب لے کر مدینہ طیبہ پہنچے۔ پھر سردار دو جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر سلام پڑھا۔ اس کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کے بعد فتح کی خوشخبری سنائی۔ رومیوں کے متعلق تمام قصہ بیان کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سجدہ شکر ادا کیا اور اس کو فال نیک تصور فرما کر اس مال غنیمت سے مسلمانوں کا ایک دوسرا لشکر مرتب فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے ایک خط اہل مکہ مکرمہ کے نام ارسال فرمایا جس میں جہاد کی ترغیب دی گئی تھی جو حسب ذیل ہے۔

## مزید افواج اسلام جمع کرنے کے لئے
## حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اہل مکہ کے نام مکتوب

بسم اللہ الرحمان الرحیم یہ خط ابوبکر عبد اللہ عتیق بن قحافہ کی طرف سے تمام اہل مکہ مکرمہ اور اس کے مضافات والوں کے نام ہے۔

Marfat.com

السلام علیکم۔ حمد وصلوۃ کے بعد! میں نے مسلمانوں کی طرف سے ان کے دشمنوں پر جہاد کرنے اور ملک شام فتح کرنے کا تہیہ کر لیا ہے' اس لئے آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ باری تعالیٰ جل مجدہ کے فرمان واجب الاذعان کے پورا کرنے کی طرف فوری توجہ کیجئے۔ باری تعالیٰ فرماتے ہیں "تم (جہاد میں) جایا کرو (خواہ تھوڑے سامان سے (ہو) خواہ زیادہ سامان سے (ہو) اور اپنے مال اور جانوں کے ساتھ خداوند تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو' یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم واقف ہو" یہ آیت تمہارے یہاں (مکہ) ہی نازل ہوئی تھی اس لئے تم ہی پر زیادہ حق ہے' جو شخص اس کو سچ کر دکھائے اور اس کے حکم کو نافذ کر دے وہی سب سے زیادہ بہتر ہے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرے گا اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی مدد فرمائیں گے اور جو شخص اس کام سے اپنے آپ کو علیحدہ رکھے گا اللہ تبارک و تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں' تم جنت عالیہ کی طرف جس کے خوشہ انگور عنقریب ملنے والے ہیں اور جس کو خداوند تعالیٰ نے مجاہدین و مہاجرین اور انصار وغیرہ کے لئے تیار کی ہے دوڑو۔ **حسبنا اللہ و نعم الوکیل**

## مزید افواج کی آمد

آپ نے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہرلگائی اور عبداللہ بن حذافہؓ کو دے کر روانہ کیا۔ انہوں نے مکہ مکرمہ پہنچ کر ایک کرخت آواز سے پکارا۔ لوگ ان کے پاس آئے اور انہوں نے وہ خط نکال کر سب کے سامنے پڑھا۔ اس کو سن کر سہیل بن عمروؓ حارث بن ہشامؓ اور عکرمہ بن ابی جہلؓ کھڑے ہوئے اور یک زبان ہو کر کہنے لگے ہم نے اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو سچ مان لیا۔ حارث بن ہشامؓ اور عکرمہ بن ابو جہلؓ نے کہا "قسم ہے خداوند تعالیٰ کی ہم دین خدا کی مدد و اعانت سے کبھی پیچھے نہیں رہ سکتے۔ آخر کب تک ہم ان لوگوں سے جو ہم سے پہلے سبقت کر چکے پیچھے پڑے رہیں' یہ صحیح ہے کہ جو اشخاص ہم سے قبل پہل کر چکے وہ اپنے منزل مقصود کو پہنچ گئے اور ہم ان سے اس نعمت عظمیٰ میں موخر رہے مگر کم از کم ہمارا نام ان سے ملنے والوں کی فہرست میں تو لکھا جانا چاہیے۔

Marfat.com

آخر عکرمہ بن ابی جہلؓ اپنی قوم یعنی بنی مخزوم سے چودہ آدمی لے کر نکلے اور سہیل بن عمرؓ بنی عامر کے چالیس جوانوں کے ساتھ جن میں حارث بن ہشامؓ بھی شامل تھے تیار ہو کر آئے۔ ان کے علاوہ مکہ مکرمہ کے بہت سے آدمی ان کے ہمراہ ہوئے اور یہ پانچ سو نفر کی ایک جماعت تیار ہو کر مدینہ طیبہ کی طرف چل دی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط قوم ہوازن اور ثقیف کے نام بھی تحریر فرمایا تھا اس قوم کے بھی چار سو آدمی مدینہ شریف کی طرف چلے۔ راستہ میں اہل مکہ بھی مل گئے اور کل نو سو سوار جن میں سے ہر ایک شخص کا قول یہی تھا کہ میں تن تنہا نو سو سواران رومی کا مقابلہ کر سکتا ہوں مدینہ طیبہ کی طرف چلے جس وقت مدینہ طیبہ میں پہنچے بقیع میں پڑاؤ کیا۔ حضرت صدیق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطلاع پہنچی۔ آپ نے حکم بھیجا کہ جس جگہ آپ لوگوں نے پڑاؤ کیا ہے وہاں سے جس جگہ تمہارے دوسرے بھائی یعنی شرحبیل بن حسنہؓ اور یزید بن ابی سفیانؓ اور ربیعہ بن عامرؓ ٹھہرے ہوئے ہیں چلے جاؤ۔ اس وقت یہ تمام حضرات جرف میں قیام پذیر تھے ہم نے وہاں پہنچ کر بیس روز قیام کیا دوسرے وفود ہم سے آ آکر ملتے جاتے تھے۔

ابو عامر کہتے ہیں چار سو آدمی حضرموت سے بھی آئے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط اسید بن سلمہ کلابی اور بنی کلاب کے نام بھی ارسال فرمایا تھا جس میں جہاد روم کے لئے دعوت دی گئی تھی۔ یہ لوگ جمع ہوئے اور ضحاک بن سفیان بن عوفؓ نے کھڑے ہو کر ایک تقریر کی اور قوم کلاب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اے حضرات بنی کلاب آپ تقویٰ کو اپنا شعار بنائیے اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لئے تیار ہو جائیے۔"

یہ سن کر ایک بوڑھا شخص جو چند مرتبہ ملک شام کی سیر کر آیا تھا کھڑا ہوا اور کہا ضحاک! تو ہمیں ایک ایسی قوم سے لڑنے کی ترغیب دیتا ہے جن کے پاس عزت اور سامان جنگ اور بے شمار گھوڑے موجود ہیں۔ اہل عرب میں اتنی طاقت کہاں ہے کہ وہ باوجود قلت تعداد اور گرسنگی اور ضعف کے ان کا مقابلہ کر سکیں۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فتوحات فوج کی زیادتی اور سامان حرب کی کثرت پر نہ تھی بلکہ اعلاء کلمتہ اللہ کے لئے تھی جس کے لئے آپ مبعوث فرمائے گئے تھے غالبا" آپ حضرت کو یاد ہو گا کہ جنگ بدر (کبریٰ) میں آپؐ کے ساتھ کل تین سو تیرہ آدمی تھے جنہوں نے ان قریش کے ساتھ کہ جن کے پاس بہت سا لشکر' سامان حرب گھوڑے اور بہت زیادہ اسلحے تھے مقابلہ کیا اور اسی پر کیا منحصر ہے جب تک آپؐ دنیا میں تشریف فرما رہے فتح برابر آپؐ کے پیر چومتی رہی اور نصرت ہمیشہ پا بر کاب رہی صلی اللہ علیہ وسلم۔

نیز آپؐ کے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھئے۔ جس وقت آپ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ نے خود اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ مرتدین کو کس طرح تلوار سے مغلوب کر دیا۔ آپ یاد رکھیے جب تک قبیلہ حمیر اور قبیلہ طے کی طرح مسلمانوں کی امداد نہیں کرو گے اس وقت تک خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں کی آنکھ میں عزیز نہیں ہو سکتے۔ میں تمہیں خداوند تعالی کی قسم دیتا ہوں کہ تم عرب میں اپنی قوم کو ذلیل مت کراؤ' تمہارے پاس بہ نسبت دوسرے عربوں کے زیادہ گھوڑے اور اونٹ موجود ہیں' نیز تعداد لشکر اور اسلحہ میں بھی تم ان سے بڑھے ہوئے ہو' تم خداوند تعالی جل مجدہ سے ڈرو اور خلیفہ رسول اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سامنے فورا" سر تسلیم خم کر لو"

واقدی فرماتے ہیں کہ جس وقت بنی کلاب نے حضرت ضحاک کی یہ گفتگو سنی تو آنکھیں کھل گئیں۔ چلنے میں عجلت کی' اونٹوں پر علاوہ بار برداری کے خود بھی سوار ہوئے۔ عربی گھوڑے ساتھ لئے اور مدینہ طیبہ کے قریب پہنچ کر اسلحہ زیب تن کر کے اور گھوڑوں پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ اسی وقت لشکر اسلام ملک شام کی طرف روانہ کرنے کے لئے باہر نکلے تھے' آپ سے ملاقات ہوئی جس وقت آپ نے بنو کلاب کو دیکھا آپ ان کی آمد سے بہت خوش ہوئے اور ان کو حکم دیا کہ یہ بھی مسلمانوں کے لشکر میں شامل ہو جائیں۔ آپ نے ایک فوجی نشان ان کے لئے تیار کرا کر ضحاک بن ابی سفیان کے سپرد فرمایا۔ حضرت ضحاک کچھ گھوڑے اور اونٹ لائے تھے۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے حضور میں اس غرض سے پیش کئے کہ غزوہ روم میں کام آسکیں۔ حضرت صدیق اعظمؓ نے جب ان گھوڑوں کو دیکھا تو

Marfat.com

چونکہ تمام گھوڑے گرے تھے۔ آپ بہت زیادہ خوش ہوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ فرماتے تھے "**خیل الیمن مجملتہ طلقہ**" یعنی یمن کے گھوڑے چکلیان تیز ہوتے ہیں۔

## تمام افواج اسلام کے امیر حضرت ابو عبیدہؓ

کہتے ہیں کہ لشکر کے جمع ہونے سے ایک ہنگامہ اور شور برپا ہو گیا اور اولاد مہاجرین و انصار آکر شامل ہو گئے تھے اور جرف میں ایک بڑا بھاری لشکر جمع ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ اس تمام لشکر پر حضرت امین الامتہ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو کمانڈر انچیف (تمام فوج کا افسر) بنا دوں

## عمرو بن عاصؓ کی فوج کی روانگی

اس کے بعد آپ نے عمرو بن عاص بن وائل السہمیؓ کو بلا کر علم ان کے سپرد فرمایا اور کہا مکہ مکرمہ' ثقیف' طائف' ہوازن' بنی کلاب اور حضر موت کی فوجوں پر تمہیں امیر مقرر کرتا ہوں۔ تم فلسطین پہنچ کر ابو عبیدہؓ کو لکھو کہ اگر تمہیں کمک کی ضرورت ہو تو میں موجود ہوں' تم کوئی کام ابو عبیدہ کے مشورہ کے بغیر مت کرنا۔ اب تم رخصت ہو جاؤ خداوند تعالیٰ جل مجدہ تمہارے اور ان کے ارادوں میں برکت عطا فرمائیں۔

حضرت عمرو بن عاصؓ نے فوج کو کوچ کا حکم دیا' فوج آپ کے زیر کمان تھی' مکہ مکرمہ کے باشندوں کا دستہ آگے آگے تھا اور اس کے پیچھے بنو کلاب' اصناحی' ہوازن اور ثقیف کے علی الترتیب رسالے تھے۔ مہاجرین و انصار کا لشکر اس لئے ٹھہر گیا تھا کہ وہ ابو عبیدہ بن جراح کی سرکردگی میں جانے والا تھا عمرو بن عاصؓ نے اپنے لشکر ہراول کا سردار سعید بن خالدؓ کو مقرر کیا تھا۔

## عمرو بن عاصؓ کے لئے جنگی احکام

(۱) "خداوند تعالیٰ سے ظاہر و باطن میں ڈرتے رہنا۔ (۲) خلوت میں اللہ سے شرم کرنا کیونکہ وہ تیرے اعمال ہمیشہ دیکھتے رہتے ہیں۔ (۳) تم یہ خود جانتے ہو کہ میں نے تمہیں تم سے بہتر اور بزرگ و باعزت لوگوں پر حاکم مقرر کیا ہے۔ آخرت کے لئے کام کرو' اپنے اعمال سے اپنے مولا یعنی باری تعالیٰ کو خوش رکھو۔ (۴)

Marfat.com

اپنے ساتھیوں پر باپ جیسی شفقت کرو۔ (۵) چلنے میں جلدی اور بھاگ دوڑ مت کرو۔ (٦) ساتھیوں کے خبر گیر رہو ان میں ہر طرح کے لوگ موجود ہیں ضعیف و ناتواں بھی ہیں اور تم کو دور کا سفر در پیش ہے۔ اللہ صاحب تبارک و تعالی اپنے دین کے ناصر ہیں اس کو تمام ادیان پر قوت دیں گے اگرچہ مشرکین کو یہ ناگوار معلوم ہو۔ (۷) جس وقت تم اپنے اس لشکر کو لے چلو تو جس راستہ سے یزید بن ابی سفیانؓ ربیعہ ابن عامرؓ اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالی عنہم گئے ہیں اس راستہ کو مت جاؤ بلکہ ایلہ کے راستہ سے جاؤ انشاء اللہ تعالی فلسطین پہنچ جاؤ گے۔ (۸) وہاں پہنچ کر مخبر اور جاسوس مقرر کر کے ابو عبیدہ کے تمام حالات معلوم کرتے رہنا۔ (۹) اگر وہ اپنے دشمنوں پر ظفریاب اور فتح مند ہوں تو تم فلسطین میں ہی دشمنوں سے لڑنا۔ (۱۰) اور اگر انہیں تمہاری امداد اور کمک کی ضرورت ہو تو ان کی کمک کے واسطے یکے بعد دیگرے سہیل بن عمرؓ عکرمہ بن ابی جہلؓ حارث بن ہشامؓ اور سعید بن خالدؓ کے زیر کمان لشکر روانہ کرتے رہنا۔ (۱۱) اور جس کام پر میں تمہیں مقرر کرتا ہوں اس میں کسی طرح کی سستی اور تغافل نہ کرنا' کاہلی سے جس قدر ممکن ہو بچنا۔ (۱۲) دشمن کی زیادہ فوج دیکھ کر یہ نہ کہنا کہ ہمیں ابو بکر بن قحافہؓ نے دشمن کے ایسے نرغے میں پھانس دیا اور اتنی بڑی فوج کے مقابلہ میں بھیج دیا کہ جس سے لڑنا ہماری قوت سے باہر ہے۔ کیونکہ عمرو! تم بہت جگہ دیکھ چکے ہو کہ بسا اوقات ہم باوجود کم تعداد کے مشرکین کی بے شمار فوجوں سے لڑ پڑے ہیں۔ واقعہ جنگ خیبر بھی تمہیں یاد ہو گا اور مسلمانوں کی فتح بھی آنکھوں کے سامنے پھرتی ہو گی۔ (۱۳) اے عمرو! مہاجرین و انصار اہل بدر تمہارے ساتھ ہیں ان کی تعظیم و تکریم کرنا' ان کے حقوق کو پہچاننا' ان پر اپنی حکومت کے گھمنڈ سے کسی طرح کی تعدی نہ کرنا۔ (۱۴) نہ اپنے دل مین کسی طرح کا تکبر کرنا کہ مجھے ابو بکرؓ نے چونکہ ان پر حاکم مقرر کر دیا ہے لہٰذا میں ان سے بہتر ہوں۔ (۱۵) نفس کے فریبوں سے بچنا۔ (۱٦) اپنے آپ کو مثل ان کے ایک سپاہی سمجھنا۔ (۱۷) جس وقت کوئی کام در پیش ہو ان سے مشورہ کیا کرنا۔ (۱۸) نماز سب سے بڑی چیز ہے اس کا خاص انتظام رکھنا۔ (۱۹) جس وقت نماز کا وقت ہو فوراً اذان کہلانا۔ (۲۰) کوئی نماز بغیر اذان کے نہ پڑھنا۔ (۲۱) جس وقت تمام لشکر اذان کو سن چکے تب آکر نماز پڑھنا۔ (۲۲) لشکر میں سے جو حضرات تمہارے ساتھ با جماعت نماز ادا کریں گے تو بہت

Marfat.com

افضل ہو گا اور جو شخص اپنی قیام گاہ پر خیمے میں ہی پڑھ لے گا اس کو بھی نماز کا پورا ثواب ہو گا۔ (۲۳) ایلچیوں کی بات خود سننا دوسرے پر نہ ٹالنا۔ (۲۴) دشمن سے ہمیشہ ڈرتے رہنا۔ (۲۵) اپنے ساتھیوں کو قرآن شریف کی تلاوت کی تاکید کرتے رہنا۔ (۲۶) محافظ اور نگہبان باری باری سے مقرر کرنا۔ (۲۷) پھر تم ہمیشہ ان پر محافظ رہنا۔ (۲۸) رات کو اپنے ہمراہیوں کے ساتھ زیادہ بیٹھنا۔ (۲۹) جب کسی کو کوئی سزا دو تو زیادہ سختی نہ کرنا۔ (۳۰) اتنی مہلت اور ڈھیل بھی نہ دینا کہ خود تجھ پر ہی دلیر اور شیر ہو جاویں۔ (۳۱) جب تک ممکن ہو کسی کے درے نہ لگانا کیونکہ خوف ہے کہ وہ بھاگ کر دشمن سے جا ملے اور تمہارے مقابلے پر اس کو کمک پہنچا دے۔ (۳۲) کسی شخص کے راز کی پردہ دری نہ کرنا اور محض ظاہری باتوں پر اکتفا کرنا۔ (۳۳) اپنے کام میں کوشش کرنا۔ (۳۴) دشمن سے مقابلے کے وقت خداوند تعالیٰ کی تصدیق کرنا۔ (۳۵) بات میں ہمیشہ وصیت کو مقدم رکھنا۔ (۳۶) ساتھیوں کو اس بات کی تاکید رکھنا کہ وہ کسی کام میں غلو اور زیادتی نہ کریں۔ (۳۷) اور اگر کریں تو انھیں اس کی سزا دینا۔ (۳۸) جس وقت اپنے ساتھیوں کو نصیحت کرو تو مختصر نصیحت کرنا۔ (۳۹) اپنے نفس کی اصلاح کرنا تاکہ تمہاری رعایا کی اصلاح رہے۔ رعیت کی بہ نسبت بادشاہ اپنے فعل و عمل میں باری تعالیٰ سے زیادہ مقرب ہوتا ہے۔ (۴۰) میں نے تمہیں تمہارے اہل عرب ساتھیوں پر حاکم مقرر کیا ہے لہٰذا ہر ایک قبیلہ اور ہر ایک گروہ کی قدر و منزلت پہچاننا مہربان باپ کی طرح ان سے سلوک کرنا۔ (۴۱) کوچ کے وقت تمام لشکر کی خبر رکھنا۔ (۴۲) کچھ لشکر ہراول کے طور پر مقرر کر کے آگے آگے رکھنا۔ (۴۳) اور جن پر زیادہ اعتماد ہو ان کو اپنے پیچھے حفاظت کے لئے رکھنا۔ (۴۴) جس وقت دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو صبر کرنا۔ (۴۵) استقلال رکھنا، پیچھے نہ ہٹنا تاکہ تمہاری بزدلی اور ضعف و عاجزی نہ ظاہر ہو۔ (۴۶) قرآن شریف کے پڑھنے کی ساتھیوں کو تاکید رکھنا کہ بالالتزام پڑھیں۔ (۴۷) زمانہ جاہلیت وغیرہ کے ذکر و اذکار سے ساتھیوں کو روکنا کیونکہ اس سے آپس میں دشمنی پیدا ہوتی ہے۔ (۴۸) دنیا کی زیب و زینت سے اعراض کرنا حتیٰ کہ تم ان لوگوں سے جو تم سے پہلے حالت غربت میں انتقال کر چکے ہیں جاملو جن کی مدح و تعریف قرآن شریف میں موجود ہے ایسے لوگوں میں اپنے آپ کو شریک کرنا۔ باری تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **وجعلنا هم آئمة يهدون بامرنا**

Marfat.com

**واو حینا الیھم فعل الخیرات و اقام الصلوۃ و ایتاء الزکاۃ وکانوالنا عابدین۔** (اور ہم نے ان کو پیشوا بنایا کہ وہ ہمارے حکم کی ہدایت کرتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں میں نیک کام اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کے احکام ڈال دیئے ہیں اور وہ ہمارے لئے عاجزی کرنے والے ہیں)

ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت عمرو بن عاصؓ کو یہ نصائح کر رہے تھے اس وقت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہیں موجود تھے۔ ان نصائح کے بعد آپ نے فرمایا۔

"بس اب خداوند تعالیٰ کی برکت اور مدد کے ساتھ رخصت ہو جاؤ' میں تمہیں خداوند تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ کے راستہ میں جہاد کرو' کافروں سے لڑو' جو شخص خداوند تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہے اس کی باری تعالیٰ ضرور مدد فرماتے ہیں۔"

## نو ہزار کا لشکر

حضرت عمرو بن عاصؓ کی سرکردگی میں جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں یہ نو ہزار لشکر فلسطین کی طرف چل دیا۔

## تمام افواج اسلام کا سپہ سالار

اگلے روز حضرت صدیق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے فوجی نشانات تیار کرائے اور ان کو تمام افواج اسلامیہ کا سپہ سالار مقرر کر کے حکم دیا کہ اپنے لشکر کو لے کر جابیہ کی طرف روانہ ہو جائیں اور فرمایا اے امین الامت جو نصائح میں نے عمرو بن عاصؓ کو کئے ہیں انہیں تم سن چکے ہو' میں اب تمہیں رخصت کرتا ہوں۔ ابو عبیدہؓ یہ سن کر رخصت ہوئے۔

## خالد بن ولیدؓ کا نو سو سواروں کا لشکر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت انہیں رخصت کر کے واپس تشریف لائے تو آپ نے خالد بن ولید المخزومی کو بلا کر قبیلہ لخم وجذام پر حاکم مقرر فرمایا اور ایک لشکر زحف (جو ہر وقت جنگ کے لئے تیار رہنے والا اور جنگجو قسم کا ہو تیار کیا) جو نو سو سواروں پر مشتمل تھا آپ کے ساتھ روانہ

Marfat.com

کیا اور سیاہ رنگ کا ایک نشان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا آپ کو دے دیا۔ یہ نو سو سوار وہ تھے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ اکثر لڑائیوں میں اپنی جاں بازی کا ثبوت دے کر خراج تحسین وصول کر چکے تھے۔

اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے خالد بن ولید کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"اے ابو سلیمان! میں نے تمہیں اس تمام لشکر پر حاکم مقرر کیا ہے تم ملک ایلہ اور فارس کی طرف یہ لشکر لے جاؤ مجھے خداوند تعالی کی ذات پاک سے امید ہے کہ وہ ان ممالک کو تمہارے ہاتھ سے فتح کرائیں گے اور انشاء اللہ تعالی العزیز تمہاری نصرت و اعانت کریں گے۔"

یہ کہہ کر آپ نے انہیں رخصت فرمایا اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے عراق کی طرف رخ کیا۔

جس زمانہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ لشکر اسلام کی ترتیب اور فوج کی روانگی کا سامان فرما رہے تھے اس وقت یہ روم کے تاجر بھی مدینہ میں آئے ہوئے تھے۔ ایلہ اور فلسطین کے متعلق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت عمرو ابن عاص کو جو احکام فرمائے تھے انہوں نے بھی سنے تھے۔ ہرقل بادشاہ روم سے جا کر انہوں نے یہ خبر نیز حالات جنگ تبوک جس میں مشرکین کو شکست ہوئی تھی سب بیان کر دیئے۔ ہرقل نے تمام ارکان دولت، ماہرین فن حرب اور پادریوں کو جمع کر کے انہیں اس خبر سے مطلع کیا اور کہا۔

"اے بنی اصفر! یہ وہی معاملہ اور قصہ ہے جس کی خبریں مدت سے تم کو دیا کرتا تھا، اس نبی کے اصحاب یقیناً" یہ میرا تاج و تخت چھین لیں گے اور وہ وقت بہت قریب ہے جب وہ اس ملک کے مالک ہو جائیں گے۔ تبوک میں جو تمہاری فوج تھی وہ کاٹ ڈالی گئی۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلیفہ (رضی اللہ تعالی عنہ) نے تمہاری طرف لشکر روانہ کر دیا ہے اسے عنقریب پہنچا ہی سمجھو۔ اس وقت مناسب یہی ہے کہ تم خود دار بن جاؤ، اپنے دین اور شریعت اہل و عیال اور جان و مال کی حفاظت کے واسطے دل کھول کر لڑو۔ اگر اس وقت تم سستی کر گئے تو یاد رکھو کہ عرب قوم تمہارے ملک کی مالک اور مال پر قابض ہو جائے گی۔"

یہ سن کر تمام تبوک کے مقتول کو یاد کر کے رونے لگے۔ ہرقل ان کا رونا

Marfat.com

دیکھ کر بولا مرد ہو کر روتے ہو' اس کو چھوڑو' رونا عورتوں کا کام ہے تمہیں چاہئے کہ اجنادین کے مقام پر اپنی فوج جمع کرو۔ ہرقل کے وزیر نے کہا ہماری خواہش ہے کہ آپ ہمارے سامنے ان لوگوں کو بلا کر جنہوں نے آپ کو اس بات کی خبر دی ہے' دریافت کریں۔ ہرقل نے حکم دیا اور ایک سپاہی ایک نصرانی کو جو قوم لخم سے تھا لے کر حاضر ہوا۔ ہرقل نے دریافت کیا کہ تجھے مدینہ (طیبہ) چھوڑے ہوئے کتنے دن ہوئے؟ اس نے کہا پچیس روز۔ ہرقل نے کہا مسلمانوں کا سردار کون شخص ہے؟ نصرانی نے جواب دیا کہ سردار عرب کا نام ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ انہوں نے ایک لشکر مرتب کر کے تمہارے ملک کی طرف روانہ کر دیا ہے میں نے ان لوگوں کو اچھی طرح دیکھا ہے بڑے چست و چالاک مستعد اور مضبوط آدمی ہیں۔ ہرقل نے کہا کہ تو نے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بھی دیکھا ہے یا نہیں؟ اس نے کہا ہاں دیکھا ہے انہوں نے تو خود مجھ سے ایک چادر چار درہم کو خرید کر اپنے شانوں پر ڈالی تھی' وہ ایک معمولی آدمی کی طرح بلا کسی امتیاز اور فرق کے صرف دو کپڑوں کے اندر بازاروں میں پھرتے رہتے ہیں۔ لوگوں کے حقوق کی نگرانی کر کے کمزور شخصوں کا حق قوی لوگوں سے دلاتے رہتے ہیں۔ ہر معاملہ میں قوی اور ضعیف ان کی نگاہ میں یکساں ہیں۔

اس کے بعد ہرقل نے کہا اچھا ان کا حلیہ بیان کرو۔ کہا کہ ان کا قد لانبا گندم گوں رنگ' رخسارے ہلکے اور پتلے ہیں۔ انگلیوں کے جوڑ کشادہ اور آپ کے اگلے دانت نہایت خوبصورت ہیں۔ ہرقل یہ سن کر ہنس پڑا اور کہا کہ یہ تو وہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلیفہ ہیں جو ہم نے اپنی کتابوں میں لکھا دیکھا ہے کہ آپ کے بعد امر خلافت ایسے ایسے شخص کے سپرد ہو گا۔ نیز ہماری کتابوں میں یہ بھی موجود ہے کہ اس شخص کے بعد جو دوسرا شخص منصب خلافت پر قائم ہو گا وہ سیاہ چشم' دراز قد' گندمی رنگ' شیر ببر کے مانند ہو گا اور اس شخص کے ہاتھ میں فتح اور دشمنوں کی جلا وطنی ہو گی۔ نصرانی بولا کہ ایسے شخص کو بھی میں نے ان کے ہمراہ دیکھا ہے اور وہ کسی وقت ان سے جدا نہیں ہوتا ہے۔

ہرقل نے کہا کہ مجھے کامل یقین ہو گیا۔ میں نے پہلے ہی رومیوں کو سمجھایا تھا اور فلاح و بہبود کی دعوت دی تھی' مگر میری ایک نہ سنی اور اطاعت سے انکار کر دیا اب رومی بہت جلد سوریہ سے نکال دیئے جائیں گے۔

Marfat.com

اس کے بعد ہرقل نے سونے کی ایک صلیب بنوا کر سردار لشکر روبیس نامی کو دے کر کہا کہ میں اپنے تمام لشکر پر تجھے حاکم مقرر کرتا ہوں تو بہت جلد افواج اسلام تک پہنچ کر فلسطین کو ان کے قبضہ اور تصرف سے روک دے کیونکہ یہ ایک بہت خوب صورت فراخ شہر ہے بلکہ ہماری عزت اور سلطنت اسی کی بدولت ہے۔ روبیس اسی روز لشکر کو مرتب کر کے اجنادین کی طرف روانہ ہو گیا۔

## عمرو بن عاصؓ کے لشکر کا حال

واقدی فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت عمرو بن عاص ایلہ کو ہوتے ہوئے فلسطین پہنچے آپ کے تمام جانور کمزور اور لاغر ہو گئے تھے۔ آپ نے ایک نہایت سر سبز مقام دیکھ کر پڑاؤ کیا اور اونٹ گھوڑوں کو چرنے چھوڑ دیا جس کی وجہ سے ان کی تھکن اور لاغری جاتی رہی۔

## دشمن کے لشکر کی تعداد

ایک روز مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم نے جمع ہو کر لڑائی کے متعلق مشورہ شروع کیا تھا کہ اچانک عامر بن عدیؓ جو ایک برگزیدہ اور بزرگ مسلمان تھے پہنچے اور چونکہ اکثر ان کے عزیز و اقارب شام میں رہتے تھے جن کے پاس یہ اکثر آیا جایا کرتے تھے' اس لئے یہ شام کے شہروں اور راستوں سے خوب واقف تھے اور اس وقت بھی آپ وہیں سے تشریف لا رہے تھے۔ مسلمانوں نے آپ کو دیکھ کر حضرت عمرو بن عاص کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت عمرو بن عاص نے ان کا چہرہ متغیر دیکھ کر فرمایا۔ عامر! کیا بات ہے؟ کیوں گھبرائے ہوئے ہو؟ آپ نے جواب دیا کہ میرے پیچھے پیچھے رومیوں کا ایک لشکر جو نہایت عمدہ گھوڑوں پر سوار ہے (اپنی باقی ماندہ فوج کے لئے راستہ بنانے کے لئے) کانٹے اور درختوں کو کھینچتا اور کاٹتا چلا آرہا ہے۔

حضرت عمرو بن عاص نے فرمایا تم نے تو مسلمانوں کے دلوں میں کفار کا رعب بھر دیا۔ ہم اللہ تعالی جل جلالہ سے ان کے مقابلہ میں مدد مانگتے ہیں۔ یہ بتلاؤ کہ تم نے ان کی کس قدر فوج کا اندازہ لگایا ہے؟ عامر نے جواب دیا کہ یا امیر! میں نے ایک بہت بلند پہاڑ پر چڑھ کر ان کے لشکر کا اندازہ کیا تھا۔ وادی الاحمر جو فلسطین میں ایک بہت بڑا مقام ہے ان کے نشانوں' نیزوں اور صلیبوں سے پٹا پڑا تھا

Marfat.com

میری رائے میں ایک لاکھ آدمیوں سے وہ کسی طرح کم نہیں۔ مجھے اسی قدر معلوم ہو سکا ہے اور بس' اس کے بعد انہوں نے اس کی معافی چاہی جس سے مسلمانوں کے گھبرا جانے کا اندیشہ تھا۔

## حضرت عمرو بن عاص ؓ کا مشورہ اور لشکر سے خطاب

حضرت عمرو بن عاص نے یہ سن کر مسلمانوں سے کہا "ہم خداوند تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں۔ کیونکہ طاقت و قوت سب اسی بزرگ و برتر کے قبضہ میں ہے" پھر آپ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا۔

"لوگ! میں اور آپ امر جہاد میں برابر ہیں خدا کے دشمنوں کے مقابلہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے استعانت چاہو اور اپنی شریعت اور دین کے واسطے دل کھول کر لڑو' جو شخص ہم میں سے قتل ہو گیا وہ شہید ہو گیا اور جو باقی رہا وہ سعید ہو گیا۔ جو کچھ تمہاری رائے ہو اس سے بھی مجھے اطلاع دو۔ یہ سن کر ہر شخص نے اپنی عقل کے موافق جو رائے صائب تھی بیان کی۔

## حضرت ابن عمر کی رائے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم ہے خدا کی! میں ان کے مقابلہ اور کفار کے قتل سے کبھی باز نہیں آسکتا اور نہ میری تلوار میان میں جا سکتی ہے جس کا دل چاہے میدان جنگ میں ٹھہرے اور جس کا دل چاہے لوٹ جائے مگر یاد رہے کہ جو شخص نیک کام سے بھاگے گا خداوند تعالیٰ سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتا۔

## ابن عمرؓ ہزار سوار کے سالار

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان مکہ کا قول اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ تقریر سن کر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا اے ابن فاروق جو میری خواہش تھی وہ تم نے پوری کر دی اور جو میرے دل میں تھا وہ گویا تم نے اپنی زبان سے ادا کر دیا۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری سرکردگی میں کچھ جوان دے کر بطور ہراول کے اپنے لشکر سے آگے روانہ کردوں تاکہ تم حریف کے لشکر کی حرکت اور اس کے سکون کی اطلاع اور اس بات کی خبر دیتے رہو کہ ہم کس طرح اور کون سے طریقہ سے دشمن کے ساتھ لڑ سکتے ہیں۔ حضرت

Marfat.com

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آپ کا جو ارادہ ہے آپ پورا کریں میں اپنے نفس کے متعلق بخیل نہیں ہوں کہ اس کو خداوند تعالیٰ کی راہ میں صرف نہ کر سکوں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نشان بنا کر انہیں مرحمت فرمایا اور ایک ہزار سوار بہادر ان قوم بنی کلاب' طائف اور ثقیف سے ان کی ماتحتی میں دے کر روانگی کا حکم دیا۔

## رومیوں کے دس ہزار کے لشکر سے مقابلہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر باقی صحابہ دن اور تمام رات چلتے رہے۔ صبح کے وقت اچانک آپ کو ایک غبار اٹھتا ہوا دکھلائی دیا۔ آپ نے اپنے لشکر سے فرمایا کہ یہ غبار اور گرد لشکر جیسی معلوم ہوتی ہے میرا گمان ہے کہ یہ رومیوں کا ہراول ہے یہ کہہ کر آپ نے توقف کیا اور تمام لشکر کو اسی جگہ ٹھہرا دیا۔ بادیہ اعراب کی ایک قوم نے کہا کہ آپ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم جا کر دیکھ آویں کہ یہ گرد و غبار کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تک ہمیں پوری تحقیق نہ ہو جائے کہ کیا معاملہ ہے اس وقت تک ایک کا دوسرے سے جدا ہونا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ وہ غبار قریب پہنچ گیا اور اس کے پھٹنے پر معلوم ہوا کہ رومیوں نے اپنے لشکر کے آگے دس ہزار سوار ہراول کے طور پر ایک بطریق کی سرکردگی میں روانہ کئے ہیں تاکہ لشکر اسلام کی خبریں اس تک پہنچتی رہیں۔

## ہزار مسلمانوں کی دس ہزار سے جنگ

عبداللہ بن عمرؓ نے یہ دیکھ کر اپنے لشکریوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"تم انہیں مہلت نہ دو بلکہ ان پر ٹوٹ پڑو' آخر تمہارے ہی مقابلے کے لئے تو آئے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر تمہاری امداد فرمائیں گے۔ یاد رکھو بہشت تلواروں کے سایہ میں ہے"

یہ سنتے ہی بہادران اسلام نے اس زور سے تکبیر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھی کہ شجر و حجر اور چارپایوں نے اس کا جواب دیا اور تکبیر کے بعد فوراً حملہ کر دیا سب سے پہلے حملہ کرنے والے عکرمہ بن ابو جہل تھے اور ان کے بعد سہیل بن عمرو پھر ضحاک بن ابو سفیان نے حملہ کیا اور آپ نے للکار کر پکارا۔ ان

Marfat.com

کے بعد مہاجرین و انصار حملہ آور ہوئے اور آخر دونوں لشکر مل گئے تلوار اور نیزوں نے اپنا کام کرنا شروع کیا۔

## رومی سپہ سالار کا قتل

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اثناء جنگ میں میں نے ایک رومی سوار کو جو بہت بڑے ڈیل ڈول کا تھا دیکھا کہ وہ لشکر کے دائیں بائیں گھوڑا دوڑائے پھرتا تھا میں نے دل میں خیال کیا کہ سپہ سالار افواج روم یہی شخص معلوم ہوتا ہے حالانکہ لڑائی کی وجہ سے اس کے چہرے پر گھبراہٹ اور بزدلی چھا رہی تھی اور وہ اپنے بھاری بھرکم جسم ہونے کی وجہ سے مست اور غضب ناک اونٹ کی طرح پھر رہا تھا۔ میں نے اس پر حملہ کر دیا اور اپنے نیزے کو اس کی طرف بڑھایا نیزے کی وجہ سے اس کا گھوڑا پیچھے ہٹا۔ میں نے فوراً نیزہ روک لیا۔ یہ دیکھ کر اس پر میرے متعلق یہ وہم سوار ہوا کہ یہ بھاگنا چاہتا ہے یہ سوچ کر اس نے مجھ پر حملہ کر دیا میں نے نیزہ علیحدہ کر کے تلوار سونت کر اس کے نیزے پر ماری جس کی وجہ سے اس کے نیزے کا پھل کٹ کر گر گیا اور اس کے ہاتھ میں محض ایک لاٹھی جیسی چیز رہ گئی۔ میں نے ایک دوسرا تلوار کا ہاتھ مارا۔ خدا کی قسم! مجھے خیال ہوا کہ میں نے اپنی تلوار ایک پتھر پر مار دی ہے اور اس کے جھنکار کی آواز میرے کانوں میں پہنچی اور مجھے یہ ڈر ہوا کہ کہیں تلوار نہ ٹوٹ گئی ہو مگر تلوار بدستور باقی تھی اور خدا کا دشمن شدت ضرب سے مذبوح تھا۔ میں نے ایک اور ہاتھ مارا اور اس کے شانہ کی رگ کو کاٹ کر دو کر دیا۔ آخر حریف گر پڑا اور میں نے اس کی زرہ اتار لی۔ مشرکین نے جس وقت اپنے سپہ سالار کو گرا اور مرا ہوا دیکھا گھبرا گئے اور مسلمان چستی اور چالاکی کے ساتھ ان کو قتل کرنے لگے۔

## جنگ کے نتائج

ضحاک بن ابو سفیانؓ اور حارث بن ہشامؓ کو شاباش ہے جو محض خوشنودی خدا کے لئے لڑ رہے تھے۔ اثناء جنگ میں ایک سخت مصیبت میں گرفتار ہو گئے مگر تھوڑی ہی دیر میں خداوند تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ بہت سے مشرکین قتل ہوئے اور اکثر گرفتار کر لئے گئے' بہادران اسلام جمع ہوئے اور مال غنیمت اکٹھا کر کے آپس میں کہنے لگے کہ عبداللہ بن عمر کا حال نہ معلوم ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے

Marfat.com

ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا (یعنی آیا زندہ ہیں یا شہید کر دیئے گئے) بعض نے کہا کہ قتل ہو گئے ایک نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ گرفتار ہو گئے۔ بعض نے کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو کچھ بھی کیا ہو گا عبداللہ بن عمر کے ساتھ ان کے زہد اور عبادت کی وجہ سے اچھا ہی کیا ہو گا ایک نے کہا کہ اگر عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ہاتھ سے جاتے رہے تو یہ تمام فتح ان کے ایک بال کے برابر بھی نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں ان کی یہ سب گفتگو ایک ٹیلے کے پیچھے کھڑا سن رہا تھا جس وقت تمام گفتگو سن چکا تو میں نے زور سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا اور اپنے علم کو ہلاتا ہوا ان کے سامنے آیا جس وقت مسلمانوں نے میرا علم ہلتے ہوئے دیکھا تو میری طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا اے امیر! آپ کہاں تھے؟ میں نے جواب دیا کہ میں سپہ سالار کفار کے مقابلے میں مشغول تھا۔ تمام لوگوں نے مجھے دعائیں دیں اور کہا کہ یہ فتح اور نصرت تمام آپ کی برکت کا نتیجہ ہیں اور خداوند تعالیٰ نے آپ کی ہی بدولت یہ فتح عنایت کی ہے میں نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ آپ حضرات کی ہی خوش قسمتی ہے۔

اس کے بعد مسلمانوں نے تمام مال غنیمت جس میں گھوڑے اسلحہ اور مال تھا جمع کیا اور چھ سو قیدی گرفتار کئے گئے۔ مسلمانوں کی طرف سے کل حسب ذیل سات آدمی شہید ہوئے۔

(۱) سراقہ بن عدی (۲) نوفل بن عامر (۳) سعید بن قیس (۴) سالم مولی عالم بن بدر الیربو لوعی (۵) عبداللہ بن خویلد المازنی (۶) جابر بنؓ راشد الحضرمی (۷) اوس بن سلمتہ الھوازنی۔

مسلمانوں نے ان کی لاشوں کو سپرد خاک کر دیا اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

یہ لشکر شاداں و فرحاں حضرت عمرو بن عاص کی فوج کی طرف لوٹا اور آپ سے تمام سرگذشت بیان کی۔ آپ سن کر بے حد خوش ہوئے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمت و نصرت پر شکریہ ادا کیا۔ پھر آپ نے قیدیوں کو بلا کر دریافت کرایا کہ آیا تم میں سے کوئی شخص عربی جانتا ہے؟ شام کے تین آدمی عربی زبان جانتے تھے' انہوں نے اقرار کیا۔ آپ نے ان سے ان کے لشکر اور سپہ سالار لشکر کے متعلق

Marfat.com

چند باتیں دریافت کیں۔ انہوں نے کہا اے گروہ عرب! روبیس کو ہرقل نے ایک لاکھ فوج دے کر آپ کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا ہے اور ہدایت کی ہے کہ کسی شخص کو ایلہ میں داخل نہ ہونے دے۔ روبیس نے اس شخص کو جس سے آپ حضرات کا مقابلہ ہوا ہراول بنا کر آپ کی طرف بھیجا تھا۔ روبیس کی فوج بہت جلد راتوں رات پہنچا چاہتی ہے اور چونکہ روبیس مملکت روم میں اہل عرب کے مقابلہ کے لئے فرد واحد ہے اس سے بہتر فنون حرب میں اور کوئی دوسرا شخص نہیں ہے لہٰذا وہ تمہیں سب کو ہلاک کر دے گا۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا مجھے امید ہے کہ باری تعالیٰ جل مجدہ اس کے ہمراہی کی طرح اس کو بھی قتل کر دیں گے۔

اس کے بعد آپ نے ان پر اسلام پیش کیا۔ مگر کوئی شخص اسلام نہ لایا۔ آپ نے مسلمانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا رومی لشکر بدلہ لینے کے لئے چل دیا ہے اور عنقریب شام تک پہنچا چاہتا ہے۔ ان قیدیوں کو چھوڑنا گویا اپنے سر پر بلا لینا ہے لہٰذا ان سب کو قتل کر دیا جائے۔

## کافر لشکر کی حالت

ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اس رات ہم نے اسی جگہ پڑاؤ رکھا۔ صبح کو کوچ کیا تو تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ سامنے سے لشکر آتا ہوا دکھائی دیا۔ نو صلیبیں تھیں۔ ہر صلیب کے ماتحت دس ہزار سوار تھے جس وقت دونوں لشکر قریب ہوئے تو ہم نے روبیس کو دیکھا کہ ایک مست ہاتھی کی طرح اپنی فوج کو ترتیب دے کر اپنے لشکر کو جنگ پر آمادہ کر رہا ہے۔

## لشکر اسلام کی ترتیب

حضرت عمرو بن عاصؓ بھی فوج کی ترتیب کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے اس طرح ترتیب کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے اس طرح ترتیب دی کہ میمنہ پر ضحاک بن ابوسفیان ؓ کو اور میسرہ پر سعید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر کیا اور ساق پر حضرت ابوالدرداء ؓ کو کھڑا کیا اور آپ خود قلب پر مہاجرین و انصار کے ساتھ رہے اور آپ نے تمام مسلمانوں کو قرآن شریف کی تلاوت کے لئے فرمایا اور کہا یاد رکھو خداوند جل مجدہ تمہیں ایک نیک کام میں آزماتے ہیں تمہیں چاہئے کہ تم بلاؤں پر صبر اور ثواب کی طرف رغبت اور جنت کی خواہش کرو۔ اس کے بعد آپ نے طریقہ حرب پر صف بندی کی۔

Marfat.com

## سپہ سالار کفار کی بوکھلاہٹ

روبیں نے دور سے ہمارے لشکر پر ایک نگاہ ڈالی اور دیکھا کہ ایسے طریقہ سے ترتیب اور صف بندی کی گئی ہے کہ باگ سے باگ اور رکاب سے رکاب ملی ہوئی ہے اور گویا کہ تمام فوج ایک مضبوط قلعہ ہے ہر لشکری قرآن شریف پڑھتا ہے ان کے گھوڑوں کی پیشانی سے نور چمکتا ہے۔ یہ دیکھ کر اس نے مسلمانوں کی فتح اور اپنی ہزیمت اور عجز کا پتہ لگا لیا اور اس بات کو اچھی طرح سمجھ گیا کہ میرے تمام لشکر کے دل میں میری طرح سے مسلمانوں کا رعب بیٹھ گیا ہے۔ یہ سوچ کر اس نے مسلمانوں کے لشکر کا انتظار کیا کہ یہ کیا کرتا ہے اور خود کا تکبر جاتا رہا۔

## سعید بن خالدؓ کی بہادری

ابوالدرداءؓ کہتے ہیں کہ لشکر اسلام میں سے سب سے اول جو شخص لڑائی کے لئے نکلا وہ سعید بن خالد بن سعید یعنی حضرت عمرو بن عاص کے بھتیجے تھے۔ انہوں نے نکل کر "ہل من مبارز" کا نعرہ لگایا اور زور سے چلا کر کہا کوئی ہے جو مشرکین میں سے میرے مقابلے کے لئے نکلے پھر خود ہی دشمن کے میمنہ اور میسرہ پر حملہ کر دیا۔ بہت سے آدمیوں کو قتل کر ڈالا اور بڑے بڑے بہادروں کو پچھاڑ دیا' پھر دوبارہ حملہ کیا' صفیں چیر ڈالیں تمام لشکر میں ہلچل مچا دی۔ آخر دشمنوں نے جمع ہو کر آپ پر ہلہ بول دیا اور آپ شہید کر دیئے گئے جس سے مسلمانوں کو سخت رنج پہنچا اور خصوصا" حضرت عمرو بن عاص کو بہت بڑا ملال ہوا۔ آپ نے کہا افسوس صد افسوس واللہ سعید تم نے راہ خدا میں خوب جان فروشی دکھلائی۔ مسلمانوں سے مخاطب ہو کر آپ نے فرمایا۔

"بہادرو! تم میں سے کون سا بہادر ہے جو میرے ساتھ اس حملہ میں جو میں اب کرنے والا ہوں شریک ہو' تاکہ میں اپنی قسمت آزمائی کر سکوں اور سعید بن خالد کا حال (جہاں وہ گئے ہیں جا کر) دیکھوں۔ ضحاک بن ابوسفیانؓ ذوالکلاع حمیری' عکرمہ بن ابوجہلؓ حارث بن ہشامؓ معاذ بن جبلؓ ابوالدرداءؓ عبداللہ بن عمرؓ واصید بن وارمؓ نوفلؓ سیف بن عبادا لحضریؓ سالم بن عبیدؓ اور مہاجرین اہل بدر وغیر ھم نے فورا جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں۔"

Marfat.com

## اور جنگ شروع ہو گئی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں ہم ستر جوان تھے ہم نے اس زور سے حملہ کیا کہ ہم دشمن کے بالکل قریب پہنچ گئے۔ مگر چونکہ وہ ایک لوہے کہ پہاڑ معلوم ہوتے تھے۔ انہوں نے ہمارے اس حملہ کی کچھ پرواہ نہ کی۔ جس وقت ہم نے ان کے اس استقلال کو دیکھا تو ایک نے دوسرے سے چیخ کر ہا ان کی سواریوں کو کاٹ ڈالو کیونکہ اس کے سوا ان کی ہلاکت کی کوئی دوسری تدبیر نہیں معلوم ہوتی۔ چنانچہ ہم نے ان کے گھوڑوں کے پیٹ میں نیزے بھونک دیئے جس کی وجہ سے ان کے گھوڑے گرے اور انہوں نے ہم پر حملہ کیا ہم نے بھی حملہ کا جواب دیا بلکہ تمام افواج اسلام پل پڑی۔ ہماری فوج ان کے لشکر میں ایسی معلوم ہوتی تھے جیسے سیاہ اونٹ پر سفید' نشان ہمارا شعار تھا **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یارب انصر امت محمد** (اے رب آپ امت محمد ﷺ کی مدد فرمایئے)

ابو الدرداء کہتے ہیں کہ ہم لڑائی میں اس قدر منہمک ہوئے کہ اشعار رجزیہ بھی نہ پڑھ سکے۔ اس قدر گھسان کی لڑائی تھی کہ ہم حملہ کر رہے تھے مگر ہمیں یہ خبر نہیں تھی کہ ہماری ضرب کسی مسلمان پر پڑتی ہے یا کسی کافر پر مسلمان برابر بڑھتے رہے اور حالانکہ ان کی فوج بہت تھوڑی تھی مگر بڑی ثابت قدمی سے لڑے۔ انہوں نے اپنا کام خدا کے بھروسہ اور اس کی قدرت کے سپرد کر دیا تھا۔ مسلمانوں کا ہر ایک سپاہی ہاتھ سے تلوار مارتا تھا اور دل سے **اللھم انصر امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم علی من یتخذ معک شریکا**" (اے اللہ امت محمد ﷺ کو ان لوگوں پر جو آپ کے ساتھ دوسروں کا شریک کرتے ہیں فتح دے) پڑھتا تھا۔

## فرشتوں کی آمد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ زوال کے وقت تک برابر لڑائی ہوتی رہی' ہوا چل رہی تھی اور فوجیں لڑ رہی تھیں۔ مجھے جو دعاء رسول اللہ ﷺ نے سکھلائی تھی میں اسے پڑھ رہا تھا اچانک میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی دیکھا تو اس میں چند دروازے کھلے اور ان میں سے بہت سے سوار سفید لباس سبز نشان لئے ہوئے جن کی نوکیں چمک رہی تھیں نکلے ایک منادی

Marfat.com

فتح کی بشارت دے رہا تھا کہ اے امت محمد ﷺ خداوند تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس مدد پہنچ چکی ہے میں نے کہا کہ نبی ﷺ کی دعا کی برکت سے فتح ہو گی۔

## رومیوں کا انجام

قسم ہے رب کعبہ کی کہ تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ میں نے دیکھا کہ رومی سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے اور مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا۔ منادی نے فتح کی آواز دی مسلمانوں کے گھوڑے چونکہ دشمن کے گھوڑے سے زیادہ تیز رو اور پویہ کرنے والے تھے۔ اس لئے فلسطین کی لڑائی میں ہم نے دس ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ قتل کر دیئے۔ رات تک ہم نے ان کا پیچھا کیا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو اس فتح سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور چونکہ مسلمانوں نے دشمن کا تعاقب کیا تھا (اور اب تک واپس نہیں ہوئے تھے) اس لئے آپ کا دل ہمارے ساتھ تھا۔

حضرت عمرو بن عتاب کہتے ہیں کہ اس وقت میں نے حضرت عمرو بن عاص کو دیکھا کہ علم آپ کے ہاتھ میں تھا اور نیزہ شانے پر ڈال رکھا تھا۔ آپ ہاتھ ملتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے جو شخص میرے پاس لوگوں کو لوٹا لاوے گا اللہ جل شانہ اس کے گمشدہ کو اس کے پاس لوٹا لاویں گے۔ آپ یہ فرما ہی رہے تھے کہ اہل عرب واپس آئے آپ نے ان کا استقبال کیا اس وقت آپ کہتے جاتے تھے جنہوں نے باری تعالیٰ کی رضا کی طلب میں محنت و مشقت اٹھائی ہے انہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کو راضی کر لیا۔ کیا آپ لوگوں کو یہ فتح جو باری تعالیٰ نے عنایت فرمائی تھی کافی نہیں تھی جو آپ نے دشمنوں کا تعاقب کیا مسلمانوں نے جواب دیا ہمارا مقصود اس تعاقب سے غنیمت نہیں تھا بلکہ جہاد تھا۔

## ۱۳۰ مسلمان شہید ہو گئے

بہرحال جب مسلمان واپس آئے تو انہیں کوئی فکر اور کسی قسم کا غم نہیں تھا مگر جس وقت ایک نے دوسرے کو دیکھنا شروع کیا تو ایک سو تیس آدمی مفقود الخبر معلوم ہوئے جن میں سیف بن عباد الحضرمی، نوفل بن دارم، سالم ابن رویم، اصبہب بن شداد اور بعیض یمنی اور بادیہ مدینہ طیبہ کے کچھ لوگ شامل تھے۔ حضرت عمرو بن عاص کو ان کے مفقود الخبر ہونے کا سخت رنج ہوا۔ پھر آپ نے کچھ دل میں غور کر کے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے ساتھ کوئی بھلائی کرنا

Marfat.com

چاہتے ہیں اور اے عمرو! تو اس کا انکار کرتا ہے۔ اس کے بعد لڑائی کی وجہ سے جو نمازیں قضا ہو گئی تھیں۔ اذان اور تکبیر کے ساتھ آپ نے ان کو ادا کرایا جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو حکم دیا تھا۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! آپ کے پیچھے جماعت سے بہت کم لوگ نے نماز پڑھی بلکہ لوگ چونکہ تھک رہے تھے اس لئے اکثر نے اپنی اپنی قیام گاہ پر نماز ادا کی۔ مال غنیمت بھی بہت کم جمع ہوا۔ آخر خیموں میں پڑ کر سو گئے۔

صبح ہوئی تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اذان پڑھی۔ اس کے بعد نماز پڑھائی اور حکم دیا کہ مال غنیمت جمع کیا جائے اور شہیدوں کے لاشے میدان جنگ میں سے اکٹھے کئے جائیں۔ چنانچہ لوگوں نے لاشوں کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر جمع کرنا شروع کیا اور ایک سو تیس شہید جمع کئے گئے۔

## سعید بن خالدؓ کی لاش

حضرت سعید بن خالدؓ کی لاش بھی تلاش کی گئی مگر باوجود تلاش کے نہ ملی۔ حضرت عمرو بن عاص نے خود تلاش کرنا شروع کیا تو ایک جگہ سے دستیاب ہوئی جو گھوڑوں کے سموں سے اس قدر روندی گئی تھی کہ تمام ہڈیاں چور چور اور سارا چہرہ پاش پاش ہو رہا تھا آپ یہ دیکھ کر بہت روئے اور فرمایا۔

"اے سعید! خداوند ارحم الراحمین تم پر رحم فرمائیں میں نے اللہ جل جلالہ سے وعدہ کیا تھا اور تم نے اس وعدہ کو پورا کر دیا"

اس کے بعد آپ نے انہیں بھی شہداء کی لاشوں میں شریک کر دیا اور دفن کرنے کا حکم فرمایا۔ اور تمام مسلمانوں نے شہداء کی نماز جنازہ ادا کی۔ یہ تمام باتیں قبل از جمع کرنے مال غنیمت کے ہوئیں۔ پھر آپ نے غنیمت کے متعلق حکم دیا۔ تمام مال آپ کے پاس حاضر کیا گیا۔ آپ نے فتح جنگ کی خبر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی۔

## فتح کی خبر حضرت ابوعبیدہ کے نام

بسم اللہ الرحمان الرحیم

منجانب عمرو بن عاص، بخدمت شریف امین الامت حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں ان کے نبی ﷺ پر درود بھیجتا ہوں۔ میں فلسطین پہنچا' رومیوں کے ایک لاکھ لشکر سے جو روبیں نامی سردار کے ماتحت تھا مقابلہ ہوا۔ ہمیں خداوند تعالی نے اس پر فتح بخشی۔ گیارہ ہزار رومی جنگ میں مارے گئے۔ اللہ جل شانہ نے فلسطین کے ایک سو تیں آدمی شہید ہونے کے بعد جن کو اللہ جل جلالہ نے شہادت کے باعث اکرام بخشا میرے ہاتھ پر فتح کرنے میں' میں یہیں فلسطین میں مقیم ہوں' اگر آپ کو ضرورت ہو تو میں حاضر خدمت ہوں تمام مسلمانوں سے سلام فرما دیجئے۔ والسلام علیک ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

ابو عامر دوسی کے ہاتھ آپ نے اس خط کو روانہ کیا' وہ لے کر چلے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اس وقت تک حدود شام میں تشریف فرما تھے مگر شام میں داخل نہیں ہو سکے تھے البتہ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم کے بموجب اپنے لشکر کو متفرق کر دیا تھا۔ ابو عامر دوسی جس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے خط پڑھا اور فوراً" سجدہ شکر ادا کیا۔

اس کے بعد ابو عامر نے کہا واللہ! اس فتح میں اچھے اچھے نیک لوگ شہید کر دیئے گئے۔ ان میں سعید بن خالد بن سعید بھی ہیں۔ سعید مرحوم کے والد چونکہ یہاں موجود تھے جس وقت آپ نے اپنے لڑکے کے متعلق سنا گھبرا گئے اور اسی گھبراہٹ میں آپ کی چیخ نکل گئی اور بہت افسوس کیا۔ آپ کا رونا دیکھ کر تمام مسلمان رو اٹھے۔ حضرت خالد (والد سعید مرحوم) نے فوراً" گھوڑا تیار کیا اور سوار ہو کر فلسطین جانے کا ارادہ کیا تاکہ اپنے بیٹے سعید کی قبر کی زیارت کریں۔

## حضرت ابوعبیدہؓ کا جواب حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام

بسم اللہ الرحمان الرحیم

چونکہ تم محکوم ہو اگر تمہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ رہنے کا حکم دیا تھا تو یہاں آجاؤ اور اگر وہیں رہنے کا حکم فرمایا تھا تو وہیں رہو۔ تمام مسلمانوں کو سلام کہہ دینا والسلام علیک ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

## خالد بن سعیدؓ اور عمرو بن عاصؓ کی ملاقات

آپ نے یہ خط لفافہ میں بند کر کے حضرت خالد بن سعید کو دیا۔ خالد ابو عامر

Marfat.com

دوسی کے ساتھ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے لشکر میں آئے۔ حضرت خالد نے حضرت عمرو بن عاص کو سلام عرض کر کے روتے روتے وہ خط دیا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ان کی طرف بڑھے اور ان سے مصافحہ کیا۔ عزت سے بٹھلایا' ان کے لڑکے کی تعزیت کی' صبر دلایا۔ اس کے بعد خالد بن سعید نے لوگوں سے دریافت کیا کہ آیا تم نے دیکھا تھا کہ سعید نے اپنے نیزے اور تلوار کو کفار کے خون سے سرخ کیا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا۔ ہاں سعید بڑی بہادری سے لڑے اور خوب جہاد کیا۔ انہوں نے کسی طرح کی کمی نہیں اٹھا رکھی تھی۔ پھر آپ نے ان کی قبر دریافت کی۔ پھر قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا اے بیٹا! خداوند تعالیٰ تمہارے متعلق مجھے صبر عنایت کریں اور مجھے تم سے ملادیں۔ ان للہ وانا الیہ راجعون! واللہ! اگر مجھے خداوند تعالیٰ نے طاقت و ہمت بخشی تو میں تمہارا بدلہ ضرور لوں گا۔ مجھے باری تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ تمہیں اجر و ثواب عنایت کریں گے۔

## خالد بن سعید کی جنگ

پھر آپ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں سریہ (یکہ تازہ) کے طور پر کافروں کی تلاش میں نکلوں۔ شاید کچھ مال غنیمت ہاتھ آئے یا دشمن کے کچھ سپاہی مل جاتے جن کو میں قتل کر کے بدلہ لے لوں۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا ماں جائے بھائی! لڑائی تو سر پر موجود ہے جس وقت ایسا اتفاق ہو کہ دشمن سامنے آجائے تو خوب دل کھول کر لڑنا اور دشمن کے کسی فرد کو نہ چھوڑنا۔ خالد نے کہا میں قسمیہ عرض کرتا ہوں کہ میرے ساتھ کوئی ہو یا نہ ہو مگر میں ضرور جاؤں گا۔

یہ کہہ کر آپ نے سامان حرب درست کیا اور ارادہ کیا کہ تنہا چل دیں۔ مگر قوم حمیر کے تین سو جوان گھوڑوں پر سوار ہو کر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ حضرت خالد کے ہمراہ ہمیں جانے کی اجازت مرحمت فرماویں۔ آپ نے اجازت دے دی۔ یہ تمام حضرات اسی روز چل کھڑے ہوئے ایک میدان میں پہنچ کر انہوں نے ارادہ کیا کہ یہاں پڑاؤ کر کے گھوڑوں کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا جاوے اور پھر راتوں رات چلیں تو بہتر ہو

Marfat.com

اچانک حضرت خالد کی نگاہ ایک بلند پہاڑی کے اوپر چند سن رسیدہ لوگوں پر پڑی۔ آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا میں نے چند عمر رسیدہ لوگوں کو اس اونچی پہاڑی کے درہ میں دیکھا ہے۔ میرا گمان ہے کہ وہ دشمن کے جاسوس ہیں ایسا نہ ہو کہ حریف ہمارے اوپر آگرے۔ مسلمانوں نے جواب دیا کہ یہ لوگ پہاڑی کی چوٹی پر ہیں اور ہم کھلے میدان میں' ہم ان کے پاس کس طرح پہنچ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اچھا جب تک میں لوٹ کے نہ آؤں تم یہیں ٹھہرے رہو۔

یہ کہہ کر آپ گھوڑے سے اترے' تہبند باندھا' تلوار حمائل کی' کندھے پر ڈھال ڈالی اور فرمایا یہ سمجھ لو کہ ان لوگوں نے ابھی تک ہمیں نہیں دیکھا۔ اگر دیکھ لیتے تو یہاں نہ ٹھہرتے جو شخص اپنی جان خدا کے راستہ میں صرف کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ جس طرح میں کروں وہ بھی اسی طرح کرے۔ یہ سن کر دس آدمی آپ کے ساتھ ہوئے اور اسی طرح تیار ہو کر پہاڑی کی طرف چل دیئے۔ یہ لوگ (جاسوس) اپنی جگہ ابھی موجود تھے کہ یہ پہنچ گئے ان کے پاس پہنچ کر حضرت خالد نے بلند آواز سے فرمایا ان لوگوں کو پکڑ لو' خداوند تعالیٰ تمہاری ہمتوں میں برکت دیں۔ مسلمان جھپٹے اور دو شخصوں کو قتل اور چار کو گرفتار کر لیا۔ حضرت خالدؓ نے ان کے متعلق سوال کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم دیر القفیع اور جامعہ اور کفر العزیزہ کے رہنے والے ہیں۔ عرب جس وقت سے ہمارے ملک پر چڑھ کے آئے ہیں ہم سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ اکثر آدمی بھاگ کر قلعوں میں پناہ گزین ہو گئے ہیں۔ ہم امن لینے کے لئے یہاں آگئے تھے۔ کیونکہ یہ پہاڑی بھی بہت زیادہ محفوظ ہے اس کی چوٹی پر اس عرض سے چڑھے تھے تاکہ کچھ حالات معلوم ہوں مگر آپ لوگوں نے ہمیں گرفتار کر لیا۔

حضرت خالدؓ نے دریافت کیا رومیوں کا لشکر کہاں تک پہنچ گیا ہے؟ انہوں نے کہا اجنادین کے مقام تک آچکا ہے اور بادشاہ فلسطین کی طرف سے روانہ کیا گیا ہے تاکہ بیت المقدس کی حفاظت کرے۔ اجنادین میں تمام لشکر مع مفرورین کے جمع ہوا ہے اور ایک سردار رسد لینے کے واسطے ہمارے یہاں آیا تھا اس نے چوپاؤں اور خچروں کو بار برداری کے لئے اکٹھا کیا ہے مگر اسے ڈر ہے کہ کہیں اہل عرب ان پر نہ آپڑیں۔ ہمیں محض اتنی ہی خبر ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ انہوں نے رسد کے لئے آج ہی کوچ کیا ہے۔ حضرت خالدؓ نے سن کر فرمایا رب کعبہ کی

Marfat.com

قسم وہ تو مال غنیمت ہے۔ آپ نے دعا کی کہ الٰہا العالمین ان لوگوں پر ہماری مدد فرمائیے۔

پھر آپ نے ان سے سوال کیا کہ وہ کون سے راستہ سے جاویں گے؟ انہوں نے کہا اسی راستہ سے جس میں تم موجود ہو کیونکہ کشادہ راستہ یہی ہے اور رسد انہوں نے ایک ریت کے ٹیلے کے قریب جس کو تل بنی سیف (بنی سیف کا ٹیلہ) کہتے ہیں جمع کر رکھی ہے۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ تمام باتیں سن کر فرمایا اچھا تم دین اسلام کے متعلق کیا کہتے ہو؟ اور کیا اعتقاد رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو دین صلیب سے واقف ہیں اور بس۔ ہم زراعت پیشہ لوگ ہیں ہمارے قتل کرنے میں آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت خالد نے چاہا کہ ان کو چھوڑ دیا جائے۔ مگر بعض حضرات کی رائے ہوئی کہ انہیں اس شرط پر رہائی دی جاوے کہ یہ ہمیں رسد کے مقام تک پہنچا دیں۔ انہوں نے اس بات کو قبول کر لیا اور آگے آگے چلے۔ جس وقت عین راستہ پر پہنچے تو حضرت خالد نے کسی کو بھیج کر اپنے ان تمام آدمیوں کو جنہیں میدان میں چھوڑ آئے تھے بلا لیا۔ جس وقت تمام آدمی جمع ہو گئے تو سرعت کے ساتھ چلے اور وہ چاروں آدمی راستہ بتلاتے جاتے تھے۔ جس وقت رسد کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ رومی رسد کو جانوروں پر لاد رہے ہیں اور ٹیلے کے گرد چھ سو سوار موجود ہیں۔ حضرت خالد نے دیکھ کر مسلمانوں سے فرمایا۔ یاد رکھو کہ خداوند تعالیٰ نے دشمن پر تم سے نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اور جہاد تم پر فرض کیا ہے۔ دشمن تمہارے سامنے موجود ہے تم ثواب کی رغبت اور کوشش کرو اور جو کچھ باری تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اس کو گوش ہوش سے سنو فرماتے ہیں۔ **ان اللّٰہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا" کانھم بنیان مرصوص** (اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ان کے راستہ میں صف باندھ کر مقابلہ کرتے ہیں گویا کہ وہ ایک عمارت ہیں جس میں سیسہ پلایا گیا ہے)

میں اب دشمن پر حملہ کرتا ہوں تم بھی کرو اپنے ساتھیوں سے تم میں کوئی آگے نہ بڑھنے پائے یہ کہہ کر آپ نے حملہ کر دیا اور آپ کے ساتھ قوم حمیر بھی حملہ آور ہو گئی۔

حذافہ بن سعید کہتے ہیں کہ جس وقت ہم نے رومیوں کو اپنے مقابلے کے

Marfat.com

واسطے آتے دیکھا تو جو کاشت کار اور غلام وغیرہ ان کے چوپاؤں کے ساتھ تھے بھاگ کھڑے ہوئے اور رومی ایک گھنٹہ تک مقابلہ میں ڈٹے رہے ذوالکلاع الحمیری نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہا۔ اے آل حمیر! آسمانوں کے دروازے کھل گئے جنت تمہارے واسطے آراستہ ہوگئی حوریں انتظار کرنے لگیں"

یہ یہیں تک کہنے پائے تھے کہ حضرت خالد بن سعید رومیوں کے سردار کے پاس پہنچ گئے اس کو اس کی زرہ حشمت اور سواری سے معلوم کر لیا۔ وہ اس وقت اپنی فوج کو جنگ کی ترغیب دے رہا تھا۔ آپ اس کی طرف بڑھے اور اس زور سے ڈانٹا کہ دشمن مرعوب ہوگیا۔ آپ نے کہا میں نے سعید کا بدلہ لے لیا۔ یہ کہہ کر ایک زور سے نیزہ مارا جس کی وجہ سے وہ ایک لوہے کی دیوار کی طرح گر پڑا۔ حضرت خالد کا کوئی سپاہی ایسا نہیں رہا جس نے ایک نہ ایک رومی سوار کو قتل نہ کیا ہو۔

## جنگ کا انجام

حذافہ بن سعید کہتے ہیں کہ ہم نے تین سو بیس سوار قتل کئے باقی شکست کھا کر بھاگے۔ مال و اسباب خچر تاتاری گھوڑے اور سامان رسد سب چھوڑ گئے، ہم نے خداوند تعالیٰ کے حکم سے سب پر قبضہ کیا۔ حضرت خالدؓ نے ان کاشت کاروں سے وعدہ پورا کر کے ان کو چھوڑ دیا۔ خالد اس مال غنیمت کو لے کر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹ کر آئے۔ آپ کو ان کی سلامتی اور مسلمانوں کے صحیح و سالم لوٹنے اور مال غنیمت کے ملنے سے بہت زیادہ خوشی ہوئی۔ آپ نے ایک خط حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو اس لڑائی کے متعلق اور ایک خط حضرت خلیفۃ المسلمین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں فتح و نصرت بلکہ رومیوں کے تمام حالات جنگ مندرج کر کے عامر دوسی کے ہاتھ روانہ کئے۔

جس وقت عامر دوسی حضرت صدیقؓ کی خدمت اقدس میں پہنچے تو حضور خلیفۃ المسلمین نے وہ خط تمام مسلمانوں کو پڑھ کر سنایا۔ مسلمان بہت خوش ہوئے۔ فرط خوشی سے تہلیل و تکبیر کی آواز گونج اٹھی۔

Marfat.com

# حضرت ابو عبیدہ کی معزولی اور
# حضرت خالد بن ولید امیر افواج اسلام

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ کے متعلق دریافت کیا۔ عامر دوسی نے جواب دیا کہ وہ ابھی تک حدود شام میں پڑاؤ کیے ہوئے ہیں۔ اندر ملک میں اس وجہ سے داخل نہیں ہو سکے کہ انہوں نے سنا ہے کہ بادشاہ ہرقل نے اجنادین میں بے شمار لشکر جمع کیا ہے اور مسلمان اس سے خوف زدہ ہیں کہ کہیں ہم پر دشمن نہ غالب ہو جائے۔ یہ سن کر آپ سمجھ گئے کہ ابو عبیدہ کمزور اور نازک طبیعت کے آدمی ہیں۔ رومیوں کے ساتھ مقابلہ کی صلاحیت وہمت نہیں رکھتے۔ لہٰذا ان کی جگہ حضرت خالد بن ولید المخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر کر دینا چاہیے آپ نے اس کے متعلق مسلمانوں سے مشورہ کیا۔ سب نے جواب دیا کہ واقعی آپ کی رائے زیادہ مناسب ہے آپ نے حضرت خالد بن ولید کو حسب ذیل خط تحریر فرمایا۔

## حضرت ابو بکرؓ صدیق کا حضرت خالد بنؓ ولید کے نام مکتوب

بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ از طرف عبد اللہ عتیق بن ابو قحافہ بجانب خالد بن ولید! السلام علیکم۔ میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ان کے نبی ﷺ پر درود بھیجتا ہوں۔ میں تمہیں مسلمانوں کے لشکر پر سپہ سالار مقرر کر کے رومیوں سے جنگ کا حکم دیتا ہوں تم اللہ عزوجل کی مرضی ڈھونڈنے اور خدا کے دشمنوں کے قتل کرنے میں جلدی کرو اور جن لوگوں نے خداوند تعالیٰ کے راستہ میں دل کھول کر جہاد کیا ہے تم بھی ان میں شامل ہو جاؤ۔ اس کے بعد یہ آیت لکھی۔ **یا ایھا الذین امنواھل ادالکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم** (اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتلاؤں جو تمہیں سخت عذاب سے نجات دیدے)

Marfat.com

میں تمہیں ابو عبیدہ نیز اس کی فوج پر حاکم مقرر کرتا ہوں۔ والسلام علیکم۔

حضرت خالدؓ نے حضرت ابو عبیدہ کو ان کی معزولی اور اپنے شام آنے کی اطلاع دی اور لکھا۔

"حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے افواج اسلام پر سردار مقرر فرمایا ہے جب تک میں آپ کے پاس نہ پہنچ جاؤں اس وقت تک آپ اپنی جگہ سے حرکت نہ کریں۔ والسلام علیکم!

عامر بن طفیل حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا خط لے کر جناب حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔ آپ خط پڑھ کر ہنسے اور فرمایا الحمد للہ اللہ جل جلالہ اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو میں بسر وچشم قبول کرتا ہوں۔ پھر تمام مسلمانوں کو آپ نے اپنی معزولی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے سپہ سالار اعظم افواج اسلام مقرر ہونے کی اطلاع دی۔

## جنگ بصرہ

## شرحبیل بن حسنہ کی بصرہ کی جنگ

انہی ایام میں آپ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکردگی میں چار ہزار سوار دے کر ان کو بصرہ کی طرف روانہ کر چکے تھے جنہوں نے وہاں پہنچ کر خیمے بھی نصب کر دیئے تھے۔

بصرہ کا حاکم اس وقت روماس نامی ایک شخص تھا جو خود بادشاہ اور رومیوں کے نزدیک ایک نہایت بلند مرتبہ آدمی سمجھا جاتا تھا۔ یہ حاکم کتب سابقہ اور حالات ما فیہا کا عالم اور نہایت ڈیل ڈول کا شخص تھا شام کے دور دراز شہروں سے رومی اس کے جثہ کو دیکھنے اور حکمت و نصائح کے کلام سننے کی غرض سے اس کے پاس آیا کرتے تھے بصرہ کی آبادی اس وقت بارہ ہزار آدمیوں پر مشتمل تھی اور خوب آباد تھا۔ اہل عرب حجاز اور یمن سے یہاں تجارت کے لئے آیا کرتے تھے۔ ایک خاص وقت اور موسم میں روماس کے لئے لوہے کی ایک کرسی بچھائی جایا کرتی تھی جس پر یہ بیٹھ جاتا اور لوگ اس کے جسم کو دیکھتے اور اس کے علم سے مستفید ہوا کرتے تھے۔

جس وقت حضرت شرحبیل بن حسنہ نے بصرہ پر فوج کشی کی تو یہی موسم

Marfat.com

تھا اور لوگ کثرت سے اس کے پاس موجود تھے کہ اچانک حضرت شرحبیل بن حسنہ کی فوج کی آمد سے بصرہ میں ایک شور و غوغا اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ جلدی سے گھوڑے پر سوار ہوا۔ قوم کو زور سے آواز دی۔ سب نے متفق ہو کر اس کی آواز کا جواب دیا۔ اس نے کہا باتیں کرنا چھوڑو تاکہ میں مسلمانوں کی فوج دیکھ آؤں' ان کی باتیں سنوں اور ان کا مطلب معلوم کروں۔

یہ کہہ کر حضرت شرحبیل بن حسنہ کے لشکر کے پاس آکر آواز دی اے قوم عرب! میں بصرہ کا حاکم روماس ہوں اور تمہارے سردار سے ملنا چاہتا ہوں۔ جس وقت حضرت شرحبیل بن حسنہ تشریف لائے تو ان سے کہا آپ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہم جناب محمد رسول اللہ ﷺ جو نبی امی توریت و انجیل کی پیشین گوئی کی موافق مبعوث ہوئے ہیں ان کے صحابی ہیں۔ اس نے کہا کہ انہوں نے کیا کام کیا؟ آپ نے فرمایا باری تعالیٰ جل مجدہ نے ان کی روح قبض کر کے ان کے واسطے وہ جگہ تفویض کر دی جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی بہترین جگہ تھی اس نے کہا ان کی جگہ پر کون شخص مقرر ہوا؟ آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عبداللہ عتیق ابن ابی قحافہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانشین ہوئے ہیں۔

روماس نے کہا "مجھے اپنے دین کی قسم! میں خوب جانتا ہوں کہ تم حق پر ہو اور یقیناً" تم شام اور تمام عراق پر قابض ہو جاؤ گے ہم تم سے یہ مہربانی کا برتاؤ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم کم آدمی ہو اور ہماری جمعیت بہت زیادہ ہے۔ بہتر ہے کہ تم اپنے ملک کی طرف لوٹ جاؤ ہم تم سے کسی طرح کا تعرض نہیں کریں گے۔ عربی بھائی! ابوبکر میرے دوست اور رفیق ہیں اگر وہ موجود ہوتے تو مجھ سے کبھی نہ لڑتے۔

آپ نے فرمایا دین کے متعلق اگر خود ان کے بیٹے اور بھتیجے بھی ہوں تو وہ ان کی بھی کبھی رعایت نہیں کر سکتے تاوقتیکہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ ان کو کسی طرح کا ذاتی اختیار نہیں ہے وہ خود مکلف ہیں اور ہمیں باری تعالیٰ جل مجدہ نے تم سے جہاد کا حکم فرمایا ہے تین امور میں سے جب تک ایک بات کا فیصلہ نہ ہو جائے اس وقت تک ہم کبھی نہیں جا سکتے۔ اول یہ کہ تم اسلام میں داخل ہو جاؤ ورنہ جزیہ دو ان میں سے ایک بات بھی منظور نہ ہو تو پھر لڑائی کے لئے تیار ہو

Marfat.com

جاؤ۔

روماس نے جواب میں کہا۔ "مجھے اپنے دین اور ایمان کی قسم! اگر میرے قبضہ میں ہوتا میں تم سے کبھی نہ لڑتا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم حق پر ہو۔ مگر یہ رومی قوم مجتمع ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں ان کے پاس لوٹ کر انہیں سمجھاؤں اور ان کا عندیہ معلوم کروں۔

حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بہت اچھا ذرا جلدی کیجئے۔ کیونکہ ہم آپ سے جو ایک دفعہ کہہ چکے ہیں یعنی جنگ یا جزیہ یا اسلام وہ ہم کر کے ہٹیں گے۔

روماس اپنی قوم کے پاس گیا اور ان کو جمع کر کے کہا اے حاملین دین نصاری اور اے بنی ماء معمودیہ! تمہیں یاد رکھنا چاہیے کہ تمہارے ممالک میں اہل عرب کا آنا تمہارے اموال کو لوٹنا تمہارے سرداروں اور بہادروں کو قتل کرنا جو خود تمہاری کتابوں میں تحریر ہے اس کا وقت یہی ہے اور وہ زمانہ اب قریب آگیا ہے۔ تمہارے پاس نہ روبیں کے برابر لشکر اور نہ خود تم روبیں جیسے بہادر ہو فلسطین کے میدان میں عرب کے ایک چھوٹے سے دستہ نے اسے قتل کر دیا اس کے بہادروں کو مار ڈالا اور باقیوں کو ہزیمت دے کر بھگا دیا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ ایک شخص جس کا نام خالد بن ولید ہے ہم پر عراق کی طرف سے چڑھا چلا آرہا ہے۔ ارکہ' سخنہ' تدمر اور حوران اس نے فتح کر لئے ہیں اور وہ بہت جلد یہاں پہنچ جاوے گا میرے نزدیک یہی بہتر اور مناسب ہے کہ ہم اس عرب قوم کو جزیہ دے کر اپنے آپ کو ان کی حفاظت میں دے دیں اور اس طرح اس بلا کو اپنے سر سے ٹال دیں" جس وقت اس کی زبان سے اس کی قوم نے یہ الفاظ سنے آگ بگولا ہو گئے۔ اس کے قتل کا ارادہ کر لیا مگر اس نے یہ حالت دیکھ کر فورا" کہنا شروع کیا کہ میں تو مذہب کے متعلق تمہاری حمیت اور غیرت دیکھنا چاہتا تھا ورنہ میں تو تمہارے ساتھ اور ان کے مقابلے میں سب سے پہلا جانے والا شخص ہوں۔

واقدی فرماتے ہیں کہ رومی یہ سن کر جنگ کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اپنے لشکر کا شمار کیا۔ سابری زرہیں پہنیں اور حملہ کا ارادہ کیا۔ شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر اپنے لشکر کو حسب ذیل تلقین کی۔ خداوند تعالی آپ حضرات پر رحم فرماویں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے

Marfat.com

اور خداوند تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب خون کا وہ خطرہ ہے جو اللہ کے راستہ میں گرے اور وہ آنسو ہے جو خدا کے خوف سے جاری ہو۔ دشمن سے دل کھول کر لڑو۔ تیروں سے چھلنی کر دو اور تیروں کو مل کر ایک ساتھ چھوڑو تاکہ ضائع نہ جائیں پھر یہ آیت پڑھی۔ **یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الاوانتم مسلمون** اے ایمان والو! اللہ سے جیسا اسے ڈرنے کا حق ہے ڈرو اور تم نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو) یہ کہہ کر آپ نے حملہ کر دیا اور آپ کے ساتھ تمام مسلمانوں نے ہلہ بول دیا۔

ماجد بن رویم العبسی کہتے ہیں کہ میں بھی حضرت شرحبیل کے اس لشکر میں موجود تھا۔ دشمن نے بارہ ہزار جوانوں کے ساتھ یہ سمجھ کر کہ اب بازی لے لیں گے ہم پر حملہ کر دیا۔ ہم ان کے مقابلے میں ایسے تھے جیسے سیاہ اونٹ کے پہلو پر تل جتنی سفیدی (یا جیسے اژدر پر سفیدی) ہم نے اس جنگ میں اس شخص کی طرح جو موت اور سفر آخرت کے وقت صبر کر لیتا ہے صبر کر لیا تھا دوپہر تک لڑائی ہوتی رہی۔ دشمن برابر سمجھتا رہا کہ وہ فتح حاصل کر لے گا میں نے اس حالت میں حضرت شرحبیل کو دیکھا کہ آپ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ **یاحی یا قیوم یابدیع السموات والارض ذوالجلال والا کرام اللھم انک قدوعد تناعلی لسان نبیک بفتح الشام وفارس اللھم انصر من یوحدک علی من یکفربک اللھم انصرنا علی القوم الکافرین** (اے ہمیشہ زندہ' قائم رہنے والے اور اے آسمان و زمین کے بنانے والے اور اے بزرگی و اکرام والے اے الہا العالمین! آپ نے فتح شام اور فارس کا وعدہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے۔ اے اللہ! جو آپ کی وحدانیت کا قائل ہے کافر کے اوپر اس کی مدد کیجئے اور اے خداوند قوم کافرین پر ہمیں نصرت بخش دیں)

خدا کی قسم! حضرت شرحبیل نے اپنی دعا کو ابھی ختم نہیں کیا تھا کہ مدد پہنچ گئی۔ دشمن نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا تھا اپنے دل میں یہ طے کر چکا تھا کہ اب فتح ہوئی۔ اچانک حوران کی طرف سے ایک اندھیری رات کی طرح گردوغبار اٹھتا ہوا دکھلائی دیا۔ جس وقت ہمارے قریب آیا تو اس میں پیش روگھوڑے دکھلائی دیئے۔ پھر نشان اور جھنڈے معلوم ہونے لگے۔ ہماری طرف دو سوار بڑھتے نظر آئے۔ ایک سوار زور سے آواز دے کر کہہ رہا تھا

Marfat.com

شرحبیل! اللہ تعالی کے دین کی نصرت مبارک ہو۔ میں مشہور شہسوار خالد بن ولید ہوں۔ دوسرے کی زبان پر جاری تھا میں عبدالرحمان بن ابوبکر صدیقؓ ہوں پھر قوم لخم اور قبیلہ' جذام پہنچ گئے۔ ان کے پیچھے تمام لشکر آگیا نشان جس کا نام رایۃ العقاب تھا اور جس کو جناب رافع بن عمیرۃ الطائی لئے ہوئے تھے دکھلائی دیا۔ منھم اجمعین۔

## بصرہ کی جنگ کی کمان خالد بن ولیدؓ کے ہاتھ میں

واقدی کہتے ہیں کہ جس وقت رومیوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کی للکار سنی تو ان کے حوصلے پست ہو گئے۔ مسلمانوں نے آپس میں ایک دوسرے کو سلام کیا۔ شرحبیل بن حسنہ نے جس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا شرحبیل! کیا تمہیں خبر نہیں تھی کہ یہ ایک خاص موسم ہے اس میں اہل شام' حجاز اور اہل عراق جمع ہوتے ہیں۔ رومیوں کے لشکر اور سردار آتے ہیں۔ پھر نہ معلوم کیوں تم نے اپنے آپ کو مع ساتھیوں کے اس جگہ پھنسا دیا۔ حضرت شرحبیل نے کہا کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالی عنہ کے حکم کے مطابق میں نے ایسا کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ابوعبیدہ ایک سیدھے سادے خدا ترس مسلمان ہیں لڑائی کے ہتھکنڈوں اور موقع کی نزاکت و چالاکیوں سے واقف نہیں ہیں۔ پھر آپ نے فوج کو آرام کرنے کا حکم دیا فوج نے پڑاؤ کیا اور ہر لشکری نے ایک دوسرے کی غم خواری اور ہمدردی کی۔

دوسرے روز بصرہ کے لشکر نے جنگ کی آمادگی ظاہر کی۔ آپ نے اپنی فوج ظفر موج سے فرمایا بصرہ کے لوگ یہ سمجھ کر کہ ان کے گھوڑے اور آدمی سفر کی منزل سے چکنا چور ہیں ہماری طرف بڑھ رہے ہیں۔ تم بھی خداوند تعالی کی برکت و نصرت پر بھروسہ کر کے تیار ہو جاؤ۔ مسلمان مسلح ہو کر گھوڑوں پر سوار ہو گئے۔ آپ نے میمنہ پر رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور میسرہ پر ضرار بن الازور بن طارق کو جو ایک کمسن اور بہادر شخص تھے اور جن کی ہوشیاری و شجاعت کے کارنامے جگہ جگہ مشہور تھے کھڑا کیا۔ پیدل پلٹن پر عبدالرحمان بن حمید الجمحی کو سردار بنایا۔ لشکر زحف کے دو ٹکڑے کئے ایک پر مسیب بن تجبہ کو حاکم کر کے تمام لشکر کے ایک طرف کھڑا کیا اور دوسرے ٹکڑے پر مذعور بن غانم کو سردار بنا کر دوسری جانب

Marfat.com

مقرر کردیا اور فرمایا جس وقت میں حملہ کا حکم دوں تو تم فوراً گھوڑوں کو کودا کر حملہ کر دینا۔

## والی بصرہ روماس کی سپہ سالار سے ملاقات

آپ اور جناب حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ لشکر کو تلقین وصیتیں اور نصائح کرنے کے لئے باقی رہ گئے۔ چاہا کہ حملہ کریں اچانک رومیوں کی فوج کی صفیں چریں ان میں سے ایک قوی ہیکل خوش پوش سوار جس کے بدن پر سونے چاندی اور حریر یا قوت چمک رہے تھے نکلا' دونوں لشکروں کے درمیان میں کھڑا ہو کر عربی زبان میں ایک بدوی کی طرح کہنے لگا "اے گروہ عرب! میں بصرہ کا سردار ہوں اور میرے مقابلے میں تمہارے سردار کے سوا کوئی نہ نکلے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے۔ اس نے کہا کیا آپ سردار ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں مسلمان میرے متعلق ایسا ہی سمجھتے ہیں اور یہ میری سرداری اور امارت اسی وقت تک ہے جب تک میں اللہ تعالی کی اطاعت پر قائم ہوں۔ اگر میں باری تعالی کی آج نافرمانی کر جاؤں تو پھر ان پر میری امارت بالکل نہیں رہ سکتی۔

روماس نے کہا میں شاہان روم میں ایک بادشاہ اور عقلاء روم میں ایک عقلمند شخص ہوں۔ حق کسی صاحب بصیرت اور اہل علم پر مخفی نہیں رہ سکتا۔ میں نے کتب سابقہ اور اخبار مافیہا میں پڑھا اور علم ملحمہ میں دیکھا ہے کہ اللہ تبارک و تعالی ایک نبی قریشی ہاشمی جن کا نام محمد (ﷺ) ہو گا مبعوث کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ہمارے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نے پوچھا کیا ان پر کوئی کتاب بھی نازل ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اس کتاب کا نام قرآن شریف ہے' اس نے پوچھا کیا تمہارے اوپر شراب حرام کر دی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں جو شخص شراب پئے ہم اس پر حد جاری کرتے ہیں اور جو زنا کا مرتکب ہو اس کو درے مارتے ہیں اور اگر زانی شادی شدہ ہو تو سنگسار کر دیتے ہیں۔ اس نے دریافت کیا کیا تمہارے اوپر نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ آپ نے کہا۔ ہاں دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس نے کہا کیا تم حج کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا کیا تم پر جہاد فرض ہوا ہے آپ نے فرمایا اگر جہاد فرض نہ ہوتا تو تمہارے سے آکر کیوں لڑتے۔ اس نے کہا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ آپ

Marfat.com

لوگ حق پر ہیں' میں آپ حضرات سے محبت رکھتا ہوں' میں نے اپنی قوم کو آپ سے ڈرایا تھا تاکہ وہ آپ سے محفوظ رہے مگر اس نے انکار کر دیا۔ میں قوم سے بہت ڈرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ **اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھدان محمداً" عبدہ ورسولہ** پڑھو۔ تاکہ اس کے پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہم تم دونوں ایک دوسرے کے نفع اور نقصان میں شریک ہو جائیں۔

اس نے جواب دیا کہ میں مسلمان ضرور ہو جاتا مگر مجھے خوف ہے کہ میری قوم کے لوگ مجھے قتل اور میرے حرم کو قید نہ کر دیں۔ البتہ میں ان کے پاس جاتا ہوں اور ڈرا دھمکا کر ترغیب دیتا ہوں شاید خداوند تعالی انہیں راہ راست پر لے آویں۔

آپ نے فرمایا۔ اگر تم میرے سے بغیر قتال اور جنگ کئے چلے گئے تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچا دیں گے۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ میں تم پر حملہ کرتا ہوں تم بھی میرے اوپر حملہ کرو تاکہ تم پر تہمت نہ لگ سکے اور اپنی قوم کے پاس چلے جاؤ۔

کہتے ہیں کہ پھر ایک نے دوسرے پر حملہ کیا اور لشکریوں کو فن حرب کے خوب کرتب دکھلائے۔ حتی کہ روماس نے آپ سے کہا کہ مجھے پر زور سے حملہ کیجئے تاکہ میں میدان سے بھاگ پڑوں۔ بادشاہ نے میری مدد اور کمک کے لئے ایک سردار دریحان نامی بھیجا ہے۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ آپ کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچاوے۔ آپ نے فرمایا خداوند جل و اعلی اس پر مجھے غلبہ اور فتح عنایت کریں گے۔ پھر آپ نے روماس پر شدید سے حملہ کیا۔ روماس مقابلے سے بھاگا اور اپنی قوم میں جا چھپا۔ آپ نے تعاقب چھوڑ دیا۔ جس وقت روماس اپنی قوم کے پاس پہنچا تو لوگوں نے تمام حال دریافت کیا۔

اس نے کہا اے قوم! عرب بڑے چست و چالاک آدمی ہیں تم ان کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتے۔ یہ یقینی امر ہے کہ وہ شام بلکہ تمام قلمروئے روم کے مالک ہو جائیں گے۔ تم خدا سے ڈرو عربوں کی اطاعت قبول کر لو۔ اہل ارکہ تدمر اور حوران کی طرح ان کے امان میں آجاؤ میں تمہاری بھلائی اور بہبودی کا خواہاں ہوں۔

قوم نے جس وقت روماس کی زبان سے یہ الفاظ سنے اسے ڈانٹا' زجر و توبیخ

Marfat.com

کی چاہا کہ قتل کر دیں بلکہ اگر بادشاہ کا خوف دامن گیر نہ ہوتا تو وہ فوراً" اسے موت کے گھاٹ اتار دیتے۔ کہنے لگے جا گھر میں بیٹھ رہ، عربوں سے ہم خود نمٹ لیں گے روماس کی چونکہ یہ عین خواہش تھی وہ گھر چلا گیا اور دل میں کہنے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ حضرت خالد بن ولید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فتح دے دیں تو میں بھی آپ کے ساتھ اپنے اہل و عیال کو لے کر جہاں آپ تشریف لے جائیں گے چلا جاؤں گا۔

اہل بصریٰ نے روماس کے چلے جانے کے بعد دریحان کو اپنا حاکم مقرر کیا اور کہا جس وقت ہم مسلمانوں کی لڑائی سے فارغ ہو جاویں گے تو تمہارے ساتھ بادشاہ کی خدمت میں چل کر روماس کی معزولی اور تمہاری تقرری کے متعلق عرض کریں گے کیونکہ تم روماس کی نسبت زیادہ بہادر اور عقلمند ہو۔ دریحان نے کہا تمہارا اس سے مقصد اور ارادہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ تم مسلمانوں کے لشکر پر حملہ اور ان کے سردار سے مقابلہ کرو۔ اگر تم نے ان کے امیر کو مار لیا تو باقی تمام لشکر بھاگ جائے گا۔

## حضرت عبدالرحمانؓ بن ابوبکرؓ اور دریحان کا مقابلہ اور بصریوں کی شکست

کہتے ہیں کہ دریحان نے زرہ پہنی اور اسلحہ لے کر میدان میں آیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو اپنے مقابلہ کے لئے طلب کیا۔ حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے کہا آپ سردار لشکر ہیں اور لشکر کا میدان میں جمے رہنا سردار کے ساتھ ہوتا ہے، دشمن کے مقابلے کے لئے میں جاتا ہوں۔ عبدالرحمان میدان میں پہنچے۔ آپ نے دریحان پر حملہ کیا۔ نبرد آزمائی شروع ہوئی۔ مشرقین کے لشکریوں کی گردنیں ابھریں اور فنون حرب کے تماشے دیکھنے لگیں۔ ابھی بہت کم عرصہ ہوا تھا کہ دریحان نے محسوس کیا کہ وہ زیادہ مقابلے کی تاب نہیں لا سکتا، اس لئے بھاگا اس کا گھوڑا چونکہ حضرت عبدالرحمان کے گھوڑے سے زیادہ تیز تھا آپ کے ہاتھ نہ آیا اور اپنے لشکر میں جا گھسا۔

اہل بصرہ نے حریف کے مقابلے سے بھاگ آنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے جواب دیا کہ مجھے پر بڑی سختی کے ساتھ حملہ کیا گیا تھا۔ میرے قدم نہ جم سکے

Marfat.com

اس لئے پشت دے کر بھاگ آیا۔ البتہ تم سب مل کر حملہ کرو۔ یہ سن کر لشکر کے دل میں بزدلی چھا گئی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کو فورا تاڑ گئے آپ نے اور آپ کے ساتھ عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ قیس بن ہبیرہ' شرحبیل ابن حسنہ' رافع بن عمیرۃ الطائی' میب بن نجبہ الفزاری' عبدالرحمان بن حمیدا لجمی اور تمام مسلمانوں نے ایک دم حملہ کر دیا۔ اہل بصری نے جن کے لئے اب تاب مقابلہ کے سوا اور کچھ نہیں تھا جس وقت مسلمانوں کے حملے کو دیکھا آگے بڑھے لڑائی شروع ہوئی۔ رومیوں کے سرخاک و خون میں گرنے لگے۔ شہر پناہ پر ناقوس بجنے لگا پادریوں نے شور و غوغا برپا کیا لاٹ پادریوں نے آسمان سر پر اٹھایا اور کفر کے کلمے کہنے لگے۔

حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ دعا پڑھنی شروع کی۔ **اللھم ان ھولاء الارجاس یبتھلون الیک بکلمه کفرو یدعون معک الھا اخر' لااله الاانت ونحن نبتھل الیک بلا اله الا انت وبحق محمد صلی الله علیه واله وسلم ان نصرت ھذا الذین علی اعدائک الکافرین** (الہا! یہ ناپاک قوم کلمہ کفر کے ساتھ آپ کی طرف رجوع کرتی ہے اور آپ کے ساتھ ایک دوسرے معبود کو پکارتی ہے حالانکہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم آپ کی طرف محض کلمہ توحید کے ساتھ رجوع کرتے ہیں' آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور طفیل سے اس دین مبین کی قوم کی کافروں پر مدد فرمایئے)

## بصریوں کا انجام

حضرت شرحبیل یہ دعا پڑھ رہے تھے اور مسلمان آپ کی دعا پر آمین آمین کہہ رہے تھے۔ پھر ایک بارگی زور سے ہلہ کیا۔ دشمن نے خیال کیا کہ قلعہ گر پڑا جس سے دشمن کے پیر اکھڑ گئے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ زمین لاشوں سے پٹ گئی۔ شہر پناہ کے دروازے پر پہنچ کر بے خودی میں ایک نے دوسرے کو قتل کر ڈالا قلعے میں گھس کر اس کے دروازے اور برجوں میں پناہ لی۔ نشان اور صلیبوں کو بلند کیا اور قلعہ بند ہو گئے۔ بادشاہ کو اس واقعہ کی اطلاع دینے اور کمک طلب کرنے کی ٹھان لی۔

عبداللہ بن رافع کہتے ہیں کہ بصری جس وقت شہر پناہ کی دیواروں پر چڑھ

Marfat.com

گئے تو ہم نے ان کا تعاقب چھوڑ کر لشکر کا شمار کیا۔ بعض لشکریوں کو مفقود دیکھ کر میدان کا رزار میں لاشوں کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہمارے دو سو تیس آدمی جن میں اکثر قوم بجیلہ اور ہمدان سے تھے کام آئے ہیں۔ نیز رؤسا میں سے بدر بن حملہ جو بنی ثقیف کے حلیف تھے اور علی بن رفاعہ' مازن بن عوف' سہل بن ناشط' جابر بن مرارہ' ربیع بن حامد اور عباد بن بشر بھی شہید ہوئے ہیں۔ لشکر نے مال غنیمت حاصل کیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے شہداء پر نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے دفن کا حکم فرمایا۔

## روماس کا مسلمانوں کی مدد کرنا

ایک پہر رات گزرنے کے بعد عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما معمر بن راشد' مالک اشتر نخعی اور لشکر زحف کے سو نوجوانوں نے اپنے فوج کے چاروں طرف گشت لگانا شروع کیا۔ یہ حضرات پہرہ دے رہے تھے کہ اچانک گھوڑے بھڑکے' کنسریاں کھڑی کیں اور ہنہنانے لگے جس کی وجہ سے مسلمان ہوشیار ہو گئے۔ ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا۔ ایک کمبل پوش شخص آتا ہوا دکھائی دیا۔ حضرت عبدالرحمانؓ اس کی طرف جھپٹے اور چاہا کہ پکڑ لیں۔ مگر اس نے کہا ذرا تحمل کیجئے' میں حاکم بصرہ ہوں۔ آپ نے اسے پکڑ کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آگے لا کھڑا کیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر پہچان لیا اور ہنسے۔ اس نے کہا اے امیر! میری قوم نے مجھے دھتکار دیا اور کہا کہ گھر میں بیٹھ رہ ورنہ قتل کر دیا جائے گا۔ میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا میرا مکان شہر پناہ کی دیوار سے چونکہ بالکل متصل ہے۔ رات کی تاریکی میں میں اپنی اولاد اور صغیر سن بچوں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اپنے چیدہ چیدہ اور بھروسے کے چند جوان روانہ کر دیں تاکہ وہ شہر پر قابض ہو جائیں۔ آپ نے یہ سن کر سجدہ شکر ادا کیا اور حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم اپنی سرکردگی میں سو نوجوان منتخب کر کے روماس کے ہمراہ چلے جاؤ۔

## روماس کی جنگی تدبیر

ضرار بن ازور کہتے ہیں کہ جو سپاہی شہر میں داخل ہوئے تھے ان میں میں بھی تھا جس وقت ہم روماس کے مکان پر پہنچے اس نے ہمارے واسطے خزانہ کا دروازہ کھول دیا۔ اسلحہ تقسیم کئے اور کہا رومیوں کا لباس پہن لو۔ ہم نے ان کا لباس پہن لیا اور شہر کے ہر چہار طرف پچیس پچیس سوار کھڑے کر دیئے۔ حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ

Marfat.com

تعالی عنہ نے فرمایا! جس وقت تم ہماری تکبیر کی آواز سنو فوراً" تکبیر کہنا۔ ضرار کہتے ہیں کہ ہمیں جن جن مقامات پر متعین کیا گیا تھا وہاں پہنچ کر حملہ کے لئے تیار کھڑے ہو گئے۔

واقدی فرماتے ہیں کہ مجھے معتبر راویوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبدالرحمان ابن ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے دستہ کے سواروں کو متعین کرنے کے بعد خود بھی زرہ پہنی اور روماس نے بھی ایک زرہ پہن کر حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک تلوار پیش کی جس کو آپ نے اپنے اسلحہ اور لباس میں شامل کر لیا۔ روماس حضرت عبدالرحمان رضی اللہ تعالی عنہ کا ہاتھ میں ہاتھ لے کر آپ کو اس برج کی طرف جس میں دریحان اور اس کے ساتھی رہتے تھے لے چلا۔ جس وقت یہ حضرات برج کے قریب پہنچے تو دربان اور محافظوں نے مزاحمت کی۔ دریحان نے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو؟ روماس نے جواب دیا میں سردار روماس ہوں۔ دریحان بولا تیرے منحوس قدم یہاں کیوں آئے اور یہ تیرے ساتھ دوسرا شخص کون ہے؟ روماس نے کہا کہ یہ میرے ایک دوست ہیں۔ تمہاری ملاقات کا اشتیاق رکھتے تھے اس نے کہا بدبخت! یہ آخر ہیں کون؟ روماس نے جواب دیا یہ حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ عبدالرحمان ہیں اور اس لئے تشریف لائے ہیں کہ تیری (ناپاک) روح کو دوزخ کے گڑھے میں دھکیل دیں۔

## دریحان کا قتل

دریحان نے جس وقت روماس کی زبان سے یہ الفاظ سنے چاہا کہ جھپٹ کر حملہ کر دے مگر گھبرا گیا اور اس کے دل نے یاوری نہ کی۔ حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیقؓ نے اس سے پہلے فوراً" تلوار سونت کر اس کے شانے پر اس زور سے ماری کہ دریحان کٹ کر گر گیا۔ آپ نے تلوار کا وار کرتے ہوئے زور سے تکبیر کہی۔ روماس نے اس تکبیر کا جواب دیا۔ دستہ اور رسالہ کے مسلمانوں نے جس وقت تکبیر کی آواز سنی بصرہ کے چاروں طرف تکبیر کا نعرہ بلند کیا جس کی گونج نے پتھروں' پہاڑوں' درختوں پرندوں اور خدا رسیدہ لوگوں کو اپنا ہم آہنگ وہم نوا بنا لیا۔ صالحین کی زبانوں پر شکریہ کے الفاظ جاری ہوئے۔ انہوں نے کہا ہمارے معبود اور اے ہمارے آقا کیا ہی اچھا اور طیب ہے آپ کا ذکر' اور حقیقتاً" نہیں ادا کر سکتے ہم آپ کا شکریہ۔ ہم نے سن لیا ہے کلمہ توحید' کو اور پہچان لیا ہے اہل تحمید اور تمجید کو۔

Marfat.com

## بصری امان مانگنے لگے

کہتے ہیں کہ جس وقت مجاہدین کی تکبیروں سے اطراف بصرہ گونج اٹھا اور ان کی تلواروں نے رومیوں کا خون پینا شروع کیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ اور آپ کی فوج ظفر موج نے تکبیروں کی آواز پر لبیک کہی شہر میں داخل ہو گئے جس وقت اہل بصرہ نے اپنے شہر کو تلوار کے زور سے فتح ہوتا دیکھا۔ تمام باشندگان نے شور و واویلا کیا۔ عورتوں اور بچوں نے آہ و بکا' جوانوں نے نالہ و فریاد شروع کی امان امان کی آوازیں (لفون لفون) چہار اطراف سے آنے لگیں۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہ کیا کہتے ہیں؟ روماس نے عرض کیا امان طلب کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا فورا تلواریں میان میں کرلی جائیں یہ سنتے ہی تلواریں حمائل ہو گئیں۔ صبح تمام اہل بصرہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کاش! اگر ہم آپ کے ساتھ صلح کر لیتے تو اس حالت اور نوبت کو نہ پہنچتے۔ آپ نے فرمایا جو کچھ قسام ازل نے تقسیم کر دیا وہ بغیر ملے نہیں رہ سکتا اور جو کچھ تقدیر میں لکھ دیا وہ بغیر ہوئے نہیں ٹل سکتا۔ اہل بصرہ نے پوچھا کہ آپ نے کس کی رہبری اور کون سے شخص کی مخبری سے ہمارے شہر کو فتح کیا۔ آپ کو روماس کا نام بتلاتے ہوئے شرم آئی مگر روماس نے فورا" کھڑے ہو کر کہا خدا اور خدا کے رسول کے دشمنو! جس شخص نے اللہ تبارک و تعالی کی مرضی حاصل کرنے اور تم سے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے یہ کام کیا ہے وہ میں ہوں۔ انہوں نے روماس سے کہا کیا تو ہمارے مذہب میں نہیں رہا؟

روماس نے کہا "اہا! میں صلیب اور اس کی پرستش کرنے والوں کا منکر ہوں۔ مجھے ان میں شامل نہ کرنا میں نے برضاؤ رغبت خود اللہ تبارک و تعالی کو رب مان لیا' دین اسلام کو قبول کر لیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول تسلیم کر لیا۔ کعبہ شریف کو قبلہ' قرآن کریم کو امام' اور مسلمانوں کو اخوان بنا لیا"

قوم یہ سن کر آگ بگولا ہو گئی' اپنے شر کے شراروں سے روماس کو جھٹلانا چاہا۔ روماس اس کو تاڑ گئے اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے' میرا ارادہ ہے کہ میں اس جگہ قیام نہ کروں بلکہ جہاں آپ تشریف لے جائیں وہاں آپ کے ہمراہ چلوں۔ جس وقت اللہ تبارک و تعالی آپ کے ہاتھ سے اسے فتح کر دیں اور تمام شام پر آپ کا تسلط قائم ہو جائے تو وطن چونکہ ایک مالوف چیز ہے اور ہر شخص مادر وطن کی آغوش میں رہنا فطرتا" پسند

Marfat.com

کرتا ہے اس وقت پھر لوٹ آؤں۔

لجیجہ بن مفرح فرماتے ہیں کہ روماس ہمارے ساتھ ہر معرکہ میں شریک رہے۔ دشمنوں کے ساتھ شدید مقابلہ کیا اور جہاد فی سبیل اللہ میں دل کھول کر کام کیا۔ حتی کہ باری تعالی نے شام پر فتح دی اور بموجب درخواست ابوعبیدہ بن جرح رضی اللہ عنہ' حضرت عمر فاروق خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ نے (اپنے زمانہ خلافت میں) اس کو بصرہ کا گورنر مقرر فرمایا۔ یہ بہت تھوڑے دنوں وہاں کی حکومت کر کے اپنے ایک لڑکے کو جو اس کی یاد تازہ کراتا رہے چھوڑ کر راہی ملک بقا ہو گیا۔

## حضرت خالدؓ بن ولید کا حضرت ابو بکر صدیقؓ کے نام مکتوب

"جناب کے حکم بموجب میں شام کی طرف چلا۔ خداوند تعالی نے تدمر' ارکہ' حوران' سخنہ اور بصرہ میرے ہاتھ سے فتح کرا دیا میں آج جب کہ آپ کو یہ عریضہ لکھ رہا دمشق جانے کا ارادہ رکھتا ہوں خداوند تعالی جل مجدہ سے مدد چاہتا ہوں۔ تمام مسلمانوں کی خدمت میں سلام کہہ دینا والسلام علیک ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"

## شہنشاہ روم کی گھبراہٹ

جس وقت ہرقل کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت خالد ارکہ' تدمر حوران' سخنہ اور بصرہ کو فتح کر کے دمشق کی طرف بڑھ رہے ہیں تو اپنے تمام سرداروں کو جمع کر کے کہنے لگا۔ اے بنی اصفر! میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا اور اول ہی اس اندیشہ کو ظاہر کیا تھا مگر تم نے ایک نہ سنی اور انکار کرتے رہے۔ اب اہل عرب حوران' تدمر' ارکہ' سخنہ اور بصرہ کو فتح کر کے ربوہ یعنی دمشق کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ اگر اس کو فتح کر لیا تو نہایت رنج و افسوس کا مقام ہے کیونکہ شام میں وہی ایک جگہ ہے جو جنت شام کہلانے کی مستحق ہے' دمشق کی طرف فوج روانہ ہو چکی ہے جو مسلمانوں کے لشکر سے دو چند ہے۔ مگر میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم میں وہ کون شخص ہے جو مقابلے کے لئے نکلے اور مرد میدان بن کر ان کو ہزیمت دیدے میں ایسے شخص کو ان مقبوضات کا جو مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں۔ محصول اور مالگذاری معاف کر دوں گا اور ان مقبوضات کو اسی شخص کے تصرف اور قبضہ میں دے دوں گا۔

Marfat.com

## دشمن کا پانچ ہزار کا لشکر

کلوس بن حنا سردار نے جو شام کے پہلوانوں اور بہادروں میں ایک مشہور پہلوان تھا اور جس کی بہادری اور شجاعت عسکر فارس کے مقابلے میں جب کہ قیصرو کسریٰ نے شام پر لشکر کشی کی تھی ظاہر ہو چکی تھی کہا میں مسلمانوں کے مقابلہ میں تنہا کافی ہوں انہیں مار کر بھگا دوں گا۔ بادشاہ نے اسے سونے کی ایک صلیب دی اور پانچ ہزار لشکر اس کے ساتھ کیا اور کہا صلیب کو اپنے آگے رکھنا یہی تجھے مدد دے گی۔

کلوس اس صلیب کو لے کر اسی روز انطاکیہ سے چل پڑا جس وقت حمص میں پہنچا تو اس کو اسلحہ اور آدمیوں سے پٹا ہوا پایا۔ اہل حمص کو جس وقت اس کے آنے کی خبر پہنچی اس کی ملاقات کے لئے نکلے۔ آگے آگے پادریوں اور رہبانوں کو کیا ان کے سامنے عود و عنبر کی تبخیر کی انجیل ان کے سینوں سے لگائی جس وقت یہ اس کے قریب پہنچے سب سے پہلے لشکر کے سامنے تقدیس بیان کی۔ کلوس پر معمودیہ کا پانی چھڑکا فتح کی دعا مانگی کلوس ایک رات دن یہاں قیام کر کے شہر جوسیہ کی طرف روانہ ہوا۔ اہل جوسیہ نے بھی باشندگان حمص کی طرح اس کا استقبال کیا اس کے بعد بعلبک پہنچا۔ یہاں کے مردوزن جن کا چہرہ غبار آلود اور بال پریشان تھے آئے۔ کلوس نے ان کی یہ حالت دیکھ کر سبب پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ عربوں نے ارکہ' تدمر اور حوران' بصرہ فتح کر لیا ہے اور سنا ہے کہ وہ دمشق لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

## حضرت خالد کی کامیابیاں

کلوس نے کہا مجھے خبر ملی ہے کہ عرب اس وقت جابیہ کے مقام پر ہیں۔ مجھے تعجب ہے کہ انہوں نے شہر اور قلعوں کو کس طرح فتح کر لیا۔ انہوں نے کہا سردار! یہ صحیح ہے کہ اہل عرب جابیہ میں ہیں اور انہوں نے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کی' مگر ایک شخص جس کا نام خالد بن ولید ہے اور جس نے یہ مقامات فتح کئے ہیں وہ عراق سے آیا ہے اس نے کہا اس کے ساتھ کتنا لشکر ہو گا انہوں نے کہا ڈیڑھ ہزار اس نے کہا مجھے اپنے دین کی قسم میں اس کا سر کاٹ کے اپنے نیزے پر لٹکاؤں گا۔ اس کے بعد یہاں سے رخصت ہو کر دمشق کی طرف چلا۔

## عیسائیوں کے دو افسروں میں سرد جنگ

جو صوبہ دار یا گورنر ہرقل کی طرف سے دمشق پر متعین تھا اس کا نام عزرائیل

Marfat.com

تھا۔ رومیوں کے نزدیک اس کی قدر و منزلت بہت زیادہ تھی۔ اس کے ماتحت تین ہزار سوار اور پیادے رہا کرتے تھے۔ جس وقت کلوس دمشق میں پہنچا تو حکام اور رؤسائے دمشق نے اس کا استقبال کیا اور بادشاہ کا وہ فرمان جس میں اسے مسلمانوں کے مقابلے کے واسطے مقرر کیا گیا تھا اس کے سامنے پڑھا۔ کلوس نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا میں تمہاری طرف سے ان کے ساتھ لڑوں گا۔ تمہارے شہر سے تمہارے دشمنوں کو بھگادوں گا۔ مگراس میں یہ ایک شرط ضروری ہے کہ تم عزرائیل کو اپنے شہر سے نکال دو تاکہ میں تن تنہا اس کام کے لئے رہ جاؤں اور اکیلا دشمنوں کو بھگا دوں۔ انہوں نے کہا جناب ایسے وقت میں جبکہ دشمن سر پر پڑا ہو ہم اس کام کو کس طرح کر سکتے ہیں؟ کہ ایک سردار کو نکال دیں، بلکہ ایسے وقت میں اگر دس سردار بھی میسر آجائیں تو ہم ان کو بطیب خاطر منظور کر سکتے ہیں تاکہ عربوں کے ساتھ ان کی مدد سے مقابلہ کر سکیں۔

عزرائیل نے یہ کیفیت سن کر کہا جس وقت اہل عرب یہاں آجائیں اور ان سے مقابلہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک علیحدہ علیحدہ ایک ایک روز ان کے مقابلے کے لئے نکلے، جو شخص ان کو ہزیمت دیدے شہر اسی کے قبضہ اور تصرف میں رہے جہاں دیدہ اور تجربہ کار لوگوں نے اس رائے کو پسند کیا اور اسی بات پر فیصلہ بھی ہو گیا عزرائیل کلوس کی طرف سے اور کلوس عزرائیل کی جانب سے بغض و عداوت لے کر اپنی اپنی فرودگاہ کی طرف واپس چلے گئے۔

## حضرت خالد کی جنگی ترتیب

رفاعہ بن مسلم اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر میں موجود تھا جس وقت حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غوطہ کے مقام میں دیر کے قریب پڑاؤ کیا تو اچانک رومیوں کی فوج جونڈیوں کی طرح منتشر تھی آتی ہوئی دکھلائی دی۔ جس وقت حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ نے دیکھا تو مسلیمہ کذاب والی زرہ پہنی، اپنے عمامہ سے کمر کو باندھا اس کے پلوں کو لٹکایا۔ مسلمانوں کو آواز دی اور فرمایا۔

لوگو! خداوند تعالیٰ تم پر رحم فرمادیں یہ دن ایک ایسا دن ہے جو آج کے بعد کبھی نہیں آنے کا، یہ دشمنوں کا لشکر جو سواروں اور بہادروں پر مشتمل ہے تمہارے پاس آپہنچا ہے ان میں سے کوئی زندہ نہ جانے پائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے کام آؤ وہ تمہاری مدد فرمائیں گے مدد اور نصرت صبر کے ساتھ ہیں جن لوگوں کی جانیں باری تعالیٰ نے خرید کرلی ہیں تم بھی ان ہی لوگوں میں سے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **ان اللہ اشتری من**

Marfat.com

**المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنہ یقاتلون فی سبیل اللّٰہ** (اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان مومنین کی جانیں اور مال جنت کے عوض خرید لئے ہیں جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں)

یاد رکھو! تمہارے مسلمان بھائی' حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چل پڑے ہیں اور عنقریب تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔

لوگوں نے یہ سن کر فوراً" گھوڑوں کو آراستہ کیا سوار ہوئے اور دشمن کے مقابلے میں جا کھڑے ہوئے رومی جو ایک دم حملہ کرنا چاہتے تھے رکے دونوں لشکر مقابل میں کھڑے ہوئے حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اپنی فوج کو ترتیب دی میمنہ پر رافع بن عمیرۃ الطائی 'میسرہ پر میسب بن نجبہ الفزاری 'داہنے بازو پر شرحبیل بن حسنہ اور بائیں بازو پر عبدالرحمان بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو متعین کیا اور ساقہ پر سالم ابن نوفل مقرر ہوئے اور قلب کی کمان خود ہاتھ میں لی۔ جس وقت قواعد جنگ پر لشکر کو آراستہ فرما چکے تو آپ نے ضرار بن ازور کو حکم دیا کہ تم جہاد میں اپنے باپ اور قوم کی سنت پر چلو۔ اللہ کے دین کی اعانت کرو' باری تعالیٰ تمہاری مدد فرمائیں گے سب سے پہلے تم ہی پیش قدمی کرو۔ اپنے حملہ سے دشمن کے دل میں رعب ڈال دو اپنی شجاعت سے ان کے لشکر کو پراگندہ اور منتشر کر دو۔

## حضرت ضرارؓ کی بہادری

ضرار جو اس وقت میلے کپڑے پہنے پرانا عمامہ باندھے ایک لاغر بچھیری پر جو ہوا سے باتیں کرتی تھی سوار تھے جھپٹے اور اس جوش و خروش سے حملہ کیا کہ دشمن کی صفوں میں کھلبلی ڈال دی اور چاروں سواروں کو جو قوم میں بہترین مرد شمار ہوتے تھے تیغ کے گھاٹ اتار دیا۔ اس کے بعد پیادوں پر پلٹے اور چھ سورماؤں کو موت کے چنگل میں پھنسا دیا۔ اگر رومی آپ پر تیروں کی بارش اور پتھروں کا مینہ نہ برساتے تو کبھی آپ مقابلہ سے نہ پھرتے۔ جس وقت آپ اپنے لشکر میں واپس آئے تو حضرت خالد اور تمام مسلمانوں نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔

## حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیقؓ کی بہادری

پھر حضرت عبدالرحمان نے زرہ پہنی' طاقت آزمائی کے ارادے سے نکلنا چاہا۔ حضرت خالد بن ولید نے فرمایا ابن صدیق! اپنے حملہ سے دشمن کے دل میں رعب ڈال

Marfat.com

دینا ان کی صفوں کو چیر کر رکھ دینا خداوند تعالیٰ تمہاری طاقت میں برکت عطا فرماویں گے۔ آپ نے بھی حضرت ضرار بن ازور کی طرح حملہ کیا۔ دشمنوں کو قتل کیا اور خوب لڑے۔

## حضرت خالد بن ولید کی شجاعت

آپ لوٹے تو (بہادر اسلام سیف اللہ) حضرت خالد بن ولید المخزومی نے خود ایک حملہ کیا اور نیزہ بازی کے وہ کرتب دکھلائے' بہادری اور شجاعت کے وہ بھرپور ہاتھ مارے کہ رومی ششدر و حیران رہ گئے۔ کلوس نے جس وقت آپ کو دیکھا آپ کے رنگ و ڈھنگ دیکھ کر سمجھ گیا کہ سپہ سالار افواج اسلامیہ یہی شخص ہے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم کر لیا کہ میرا سازو سامان علامت سرداری اور وہ صلیب جو میرے سر میں لگی ہوئی ہے انہیں دیکھ کر یہ میرے اوپر ہی حملہ کرنا چاہتا ہے۔ یہ سوچ کر پیچھے ہٹا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جس وقت دیکھا کہ ایک سپہ سالار مقابلہ سے پیچھے ہٹنا چاہتا ہے چاہا کہ حملہ کر دیں مگر چند رومی سردار آگے بڑھے آپ کو ڈانٹا اور تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ آپ نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی برابر بڑھتے رہے۔ آپ کا گھوڑا ایک بجلی تھا جو صفوں میں چاروں طرف کوندرہا تھا۔ آپ اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے جب تک دس رومیوں کو قتل نہ کر دیا۔ آپ دوبارہ پھر پلٹے اور لڑائی کے جوہر پہلے سے بھی زیادہ دکھلائے۔ ھل من مبارز کا نعرہ لگایا' آواز دی کہ کوئی مقابلے کو نکلے! مگر کسی نے جواب نہ دیا۔ آپ نے کہا میرے مقابلے میں دو دو آجاؤ مگر پھر بھی کوئی نہ نکلا۔ آپ نے چار سے لڑنے کی خواہش کی۔ آخر میں دس تک کہہ دیا مگر کسی نے جواب تک نہ دیا آپ نے کہا تف ہے تم پر میں اکیلا اور تن تنہا کھڑا ہوں باوجودیکہ میرے لشکر کا ہر سپاہی فن حرب میں میرے برابر ہے۔

## کلوس اور عزرائیل کا لڑائی کے متعلق جھگڑا

واقدی کہتے ہیں کہ آپ کے اس کلام کو ان میں سے کوئی سمجھا تھا اور کوئی نہ سمجھا تھا کہ عزرائیل کلوس بن حنا کے پاس جا کے کہنے لگا۔ کیا بادشاہ نے تجھے سپہ سالار لشکر نہیں بنایا کیا عربوں سے لڑنے کے لئے نہیں بھیجا تھا۔ رعایا کی حفاظت اور شہر کی صیانت اس وقت تیرے ذمے ہے۔ کلوس نے کہا میرے سے اس بات کا تو زیادہ مستحق ہے کیونکہ شہر کا پہلا حاکم تو تو ہی ہے تجھے اس بات کا زعم ہے کہ میں بادشاہ ہرقل کے حکم کے بغیر یہاں سے نکل سکتا ہوں مگر اب عربوں کے مقابلے کے لئے کیوں تیار نہیں ہوتا؟ اس نے جواب دیا کہ میرے اور تیرے درمیان یہ معاہدہ اور شرط ہو چکی ہے کہ ایک روز تو

Marfat.com

مقابلے کے لئے نکلے اور ایک روز میں جاؤں۔ آج تو لڑائی میں جا کر نبرد آزمائی کریں کل نکلوں گا۔ کلوس نے کہا میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اس شہر میں مجھ سے پہلے تو آیا ہے اسی لئے پہلے لڑائی میں بھی تو ہی جا۔ میں کل کی لڑائی میں حصہ لے لوں گا۔ آخر اس بات میں مخاصمت بڑھ گئی تو تو میں میں ہونے لگی۔ گفتگو نے طول کھینچا۔ لوگوں نے اس بات پر فیصلہ کرنا چاہا کہ دونوں کے نام قرعہ ڈالا جائے جس کا نام قرعہ میں نکلے' آج مسلمانوں کے مقابلے کو وہی شخص نکلے مگر کلوس نے کہا نہیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ متفقہ حملہ کریں تاکہ ہماری ہیبت قائم رہے اور آپس میں تفریق نہ کریں۔ عزرائیل نے کہا مجھے اس سے کچھ مطلب نہیں جس طرح چاہو کرو۔

کہتے ہیں کہ کلوس کو اس بات کا اندیشہ لاحق تھا کہ اگر بادشاہ کو ان معاملات کی خبر پہنچ گئی تو اپنی مصاحبت سے علیحدہ کر کے قتل کا حکم دیدے گا۔ اس لئے قرعہ اندازی پر راضی ہو گیا۔ قرعہ میں کلوس کا نام نکلا۔ عزرائیل نے کہا میدان میں جیسا کہ سپہ سالار افواج اسلامیہ نے شجاعت دکھلائی ہے تو بھی اسی طرح دکھلا جس وقت میں مقابلے کو نکلوں گا اس وقت دونوں فریق یہ دیکھ لیں گے کہ ہم دونوں میں سے کون سا زیادہ شہوار اور بہادر ہے۔

## کلوس کی بدحواسی

واقدی کہتے ہیں کہ اس وقت کلوس نے زرہ پہنی' گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اپنی تمام توجہ اور قوت میری طرف منعطف رکھنا اگر مجھے مقابلے میں مغلوب دیکھو تو فوراً" اعانت کے لئے پہنچ کر حملہ کر کے میری جان بچا لینا۔ انہوں نے جواب دیا کہ تیری باتوں سے پہلے ہی بزدلی ٹپکتی ہے شاید ہی تو بچ کر آوے کلوس نے کہا جس کے مقابلے کے لئے میں جا رہا ہوں وہ ایک بدوی شخص ہے میری اور اس کی گفتگو اور بول چال میں بہت زیادہ مغائرت ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سے کچھ کلام کروں احتیاط کرنا بھی ایک مضبوط زرہ پہن لینا ہے اس لئے اگر ایک شخص ترجمان کی حیثیت سے میرے ساتھ چلا چلے تو بہت مناسب ہے۔

## کلوس مع جرجیس خالد بن ولیدؓ کے سامنے

ایک نصرانی جرجیس نامی جو نہایت عقلمند بہادر اور فصیح شخص تھا اس نے وعدہ کیا کہ اس کام کو میں انجام دوں گا چنانچہ وہ اس کے ساتھ ہوا کلوس نے راستہ میں اسے

Marfat.com

مخاطب کر کے کہا کہ حریف عربوں میں نہایت ہی جری اور بہادر سپہ سالار ہے' اگر جنگ میں تو مجھے عاجز اور مغلوب دیکھے تو میری مدد کرنا میں اس کے صلہ میں تجھے اپنا مصاحب اور وزیر بنالوں گا مگر میرا یہ راز کسی پر ظاہر نہ ہو۔ میں لڑائی میں کسی قدر دیر لگا کر مکرو فریب سے واپس چلا آؤں گا۔ کل جس وقت اس کے مقابلے کے لئے عزرائیل نکلے گا یقیناً قتل ہو گا اور اس کی طرف سے مجھے اسی وقت اطمینان کا سانس نصیب ہو گا۔ جرجیس نے کہا میں فن حرب سے بالکل ناواقف ہوں البتہ بات چیت اور گفتگو سے مدد دے سکتا ہوں سو میں حتی المقدور جہاں تک ممکن ہو گا فریب دہی میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ اگر تجھے یہ بات منظور نہیں ہے تو اس پر خوب غور و فکر کر کے مجھے جواب دے۔ اس نے کہا افسوس! تیری خواہش ہے کہ مجھے دشمن کے حوالے کر دے۔ جرجیس نے کہا اور تیرا یہ منشا ہے کہ اپنی آئی میں مجھے بھینٹ چڑھا دے۔ بھلا تو ہی انصاف کر اگر میں مارا گیا تو تیرا انعام و اکرام' عطاؤ بخشش میرے کس کام آوے گا؟ کلوس یہ سن کر خاموش ہو گیا اور آگے بڑھا یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ گیا۔ مسلمانوں نے جس وقت ان دونوں کو دیکھا رافع بن عمیرۃ الطائی نے چاہا کہ بڑھ کر کلوس پر حملہ کر دیں مگر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں روکا اور فرمایا تم اپنی جگہ کھڑے رہو میں دین کا خادم موجود ہوں۔

## جرجیس کی لن ترانیاں

واقدی کہتے ہیں کہ کلوس جس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب پہنچا تو اپنے مصاحب جرجیس سے کہنے لگا کہ تو ان سے پوچھ کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟ نیز انہیں ہمارے سطوت و جبروت سے ڈرا اور کثرت لشکر کی خبر دے کر دھمکا۔ ان کا عندیہ معلوم کر کہ ان آخر کیا منشا ہے؟ جرجیس آگے بڑھا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اے اعرابی! میں تم سے ایک مثال بیان کرتا ہوں' وہ یہ کہ ہماری تمہاری مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پاس بکریوں کا ایک گلہ تھا اس پر اس نے چرانے کے لئے ایک بزدل کم ہمت غیر شکاری کو مقرر کر دیا۔ شیر گلہ کی گھات میں لگا اور چرواہے کی کم ہمتی سے فائدہ اٹھا کر روزانہ ایک ایک بکری لے جانے لگا۔ بکریاں ختم کے قریب پہنچ گئیں اور شیر کے منہ خون لگ چکا تھا اس لئے وہ روز کا عادی ہو گیا۔ مالک کو جس وقت

Marfat.com

چرواہے کی سستی اور بزدلی کا حال معلوم ہوا تو اس نے اسے موقوف کر کے اس کی جگہ ایک جوان اور بہادر شخص کو جو تمام تمام رات گلہ کے گرد گھومتا تھا مقرر کر دیا۔ عادت مستمرہ کے مطابق شیر پھر آیا' چرواہے نے جو اپنا بھالا (نیزہ) لئے ہوئے تاک میں بیٹھا تھا اچانک شیر پر حملہ کر دیا اور مار ڈالا۔ اس کے بعد بکریوں کے پاس پھر کوئی درندہ آکر نہیں بھٹکا۔

یہی حال تم لوگوں کا ہے ہم نے تمہارے معاملات میں محض اسی لئے سستی سے کام لیا تھا کہ تمہاری قوم نہایت ضعیف اور تنگی بھوکی اور مزدور قوم تھی' کھانے کو چینا جو' زیتون کا تیل اور چوڑنے کو چھواروں کی گٹھلی میسر آتی تھی جس وقت ہمارے علاقہ میں آئے ہماری غذائیں کھائیں اور ہم پر ہی شیر ہو گئے۔

بس جہاں تک پہنچنا تھا پہنچ چکے اور جو کچھ کرنا تھا کر گزرے۔ اب بادشاہ نے تمہارے مقابلہ کے لئے ایک ایسے شخص کو روانہ کیا ہے جو کسی طرح انسانوں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا اور نہ کبھی کسی معرکہ میں بڑے بڑے بہادروں کی پرواہ کرے ہے جس کے متعلق میں تم سے تذکرہ کر رہا ہوں یہ وہی شخص ہے جو میرے برابر کھڑا ہوا ہے تمہیں چاہیے کہ اس سے احتراز کرو تاکہ تمہاری حالت اس شیر جیسی نہ ہو جائے جس کو اس نوجوان چرواہے نے مار ڈالا تھا اس نے از روئے شفقت و مہربانی تم سے کچھ گفتگو کرنے کے متعلق مجھے حکم دیا ہے۔ لہذا میں دریافت کرتا ہوں کہ یہاں آنے سے تمہارا منشاء اور غرض کیا ہے اور کیا چاہتے ہو تم ایک ایسے دریا میں تیرنے کے لئے آئے ہو جس کی موجیں تھپیڑے مار مار کر غرق کر دیتی ہیں اور اگر اس کا پانی پی لیا جائے تو حلق میں پھنس کر رہ جاتا ہے اگر سپہ سالار لشکر اسلامیہ تم ہی ہو تو اپنے دل نیز تمام لشکر سے قبل اس کے کہ یہ شیر تم پر حملہ آور ہو اور اپنے زبردست چنگل سے تمہیں پھاڑ ڈالے صلاح و مشورہ کر لو۔

## خالد بن ولیدؓ کا دندان شکن جواب

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جس وقت اس کی یہ چرب بیانی اور فصاحت و بلاغت سن لی تو آپ نے فرمایا خدا کے دشمن ہم پر مثالیں کستا ہے یاد رکھ واللہ! لڑائی میں ہم تمہیں ایسا سمجھتے ہیں جیسا شکاری جال میں چڑیوں کو کہ وہ جال میں چاروں طرف پکڑتا پھرتا ہے' نہ ان کی کثرت سے گھبراتا ہے نہ قبضہ سے کسی کو چھوڑتا ہے ہمارے شہر اور قحط کے متعلق

Marfat.com

جو تو نے بیان کیا یہ واقعی سچ ہے مگر باری تعالیٰ جل مجدہ نے اب اسے بہتر بدل سے بدل دیا چینا کے بجائے گیہوں' میوہ جات' گھی اور شہد عنایت فرمایا۔ یہ ملک ہمارا ہے ہمارے رب نے ہمیں بخشا ہے اور اس کا وعدہ اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کیا ہے باقی تیرا یہ کہنا کہ کیا چاہتے ہو' سو ہم تین باتوں کے خواہاں ہیں۔ (۱) اسلام۔ (۲) جزیہ۔ (۳) جنگ۔ تاوقتیکہ احکم الحاکمین جو خیر الحاکمین ہے کوئی حتمی فیصلہ نہ کر دیں۔ رہا یہ امر کہ یہ بدکردار شخص ایسا ہے اور ویسا ہے تو یاد رکھ یہ جرجیس ہمارے نزدیک ذلیل سے ذلیل اور مردک سے بدتر مردک شخص ہے۔ اگر یہ سلطنت کا رکن اور پیش پیش ہے تو ہم اسلام کے خادم اور رکن۔ تدمر' ارکہ' حوران' سخنہ اور بصرہ کے مالک اور بادشاہ ہیں اور میرا نام خالد بن ولید ہے"

## جرجیس کی بدحواسی

جس وقت جرجیس نے آپ کا کلام (بلاغت نظام) سنا چہرہ متغیر ہو گیا اور لڑکھڑا کر پیچھے ہٹ آیا کلوس نے یہ دیکھ کر کہا سخت افسوس ہے کہ تو نے اول تو شیر کی طرح حملہ کیا اور پھر خوف زدہ ہو کر پیچھے لوٹ آیا۔ جرجیس نے جواب دیا کہ مجھے اپنے دین کی قسم! میں اسے اوباش آدمیوں سے سمجھا تھا یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ ایک حملہ آور مینڈھا اور قتل کر دینے والا شہسوار ہے۔ یہ ایک ایسی قوم کا سردار اور حاکم ہے جس نے دنیا کو شر سے بھر دیا۔ اس لئے تو ہی اس پر پہل اور استقدام کر کے اپنی بہادری کے جوہر دکھلا۔

## خالد بن ولید کا کلوس سے مقابلہ اور اس کی گرفتاری

کلوس نے جس وقت حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا نام سنا اپنی زین پر اس پتے کی طرح جو تیز ہوا میں ہلتا ہے تھر تھر کانپنے لگا اور جرجیس سے کہا کہ اس سے کہو لڑائی کل پر موقوف رکھی جائے۔ جرجیس نے کہا کہ میں کہے دیتا ہوں مگر مجھے یقین نہیں کہ اسے منظور کر لیں گے اس کے بعد جرجیس آپ کی طرف دیکھ کر کہا اے اپنی قوم کے سردار! میرا ساتھی کہتا ہے کہ ان سے کہو کہ یہ اپنے لشکر میں لوٹ کر اپنے آدمیوں سے مشورہ کر لیں۔ آپ نے فرمایا بے وقوف مجھے دھوکہ دینا چاہتا ہے حالانکہ میں لڑائی کی جڑ اور فن حرب کی جان ہوں میرے سے جان بچا کر بھاگ جانا بہت مشکل ہے اس کے بعد آپ نے اپنا نیزہ سنبھالا اور اس کی انی جرجیس کی طرف کی تو جرجیس کی زبان بند ہو گئی اور بیساختہ بھاگا آپ نے جس وقت اسے بھاگتے دیکھا' کلوس کو جنگ کے لئے آواز دی اور حملہ کر دیا۔ کلوس پیچھے

Marfat.com

ہنتا ہنتا اپنے لشکر کے قریب پہنچ گیا۔ مگر آخر آپ نے دبا لیا۔ کلوس نے بھی مجبوراً" جوابی حملہ کیا اور اب حریفوں میں بھی نیزہ بازی شروع ہوئی جس کی چنگاریاں آگ کے شعلوں سے بھی زیادہ بھڑک رہی تھیں۔ عین لڑائی میں کلوس نے چاہا کہ بھاگ پڑوں آپ تاڑ گئے۔ گھوڑے کو مہمیز کیا باگ سے باگ ملا دی اور اس کے قریب پہنچ کر اس کے نیزے کو بے کار کر دیا پھر ایک چھوٹے تطبیرہ کو دائیں سے بائیں کی طرف گھوما کر حلق کے اوپر نہایت شدت سے مارا اور **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** (تمام طاقت و قوت اللہ ہی کے لئے ہیں) پڑھ کر اپنی طرف کھینچ کر زین سے اٹھا لیا۔ مسلمانوں نے جس وقت آپ کی یہ بہادری اور شجاعت دیکھی زور زور سے تکبیروں کی آواز بلند کی۔ مشرکین کے دل کانپ اٹھے۔ بہادر ان اسلام حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی طرف دوڑے۔ آپ کے قریب پہنچے تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کلوس کو ان کے حوالہ کیا اور فرمایا اس کی مشکیں مضبوط کس دو۔

## خالد بن ولیدؓ دوبارہ میدان جنگ میں

اس کے بعد آپ اپنے گھوڑے سے اتر کر شہری یعنی اس گھوڑے پر جو آپ کو حاکم تدمر نے ہدیہ میں دیا تھا سوار ہوئے اور ارادہ کیا کہ رومیوں پر حملہ کر دیں۔ مگر حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا کہ آپ اس رومی سردار کے ساتھ مقابلہ کرنے میں تھک چکے ہیں آپ استراحت فرمادیں اور مجھے جنگ کی اجازت بخشیں۔ آپ نے فرمایا راحت و آرام عالم آخرت کے لئے ہے' آج جو شخص جتنی محنت کرے گا' کل قیامت میں اتنا ہی آرام پاوے گا۔ یہ کہہ کر آپ نے فرمایا خدا حافظ اور پھر میدان جنگ کی طرف چل دیئے۔

## جرجیس کی بدحواسی

جس وقت جرجیس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے خوف سے بھاگ کر رومیوں کے پاس پہنچا ہے تو تھر تھر کانپ رہا تھا لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہ تجھے کس نے کھایا اور تیرے پیچھے ایسی کیا چیز دوڑی آرہی ہے کہ جو تو اس قدر پریشان ہے؟ اس نے جواب دیا کہ موت اور ایسی موت جس سے مقابلہ نہیں ہو سکتا اور ایسا شیر جس کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ وہ مسلمانوں کا سپہ سالار اپنی قوم کا سردار جو میدان کارزار کی طرف اپنے پروردگار کی قسم کھا کر چلا ہے۔ ہم جہاں اور جس جگہ بھی جا کر چھپیں وہ ہمارے قتل میں کوتاہی

Marfat.com

نہیں کر سکتا۔ میں بہت کوشش اور دوڑ دھوپ کر کے جان بچا کر لایا ہوں۔ بہتر یہی ہے کہ قبل اس کے کہ وہ اپنی فوج کے ساتھ ہم پر حملہ آور ہو ہم اس سے صلح کر لیں۔ رومیوں نے یہ کہہ کر کہ بدبخت کیا یہ کچھ کم بات تھی کہ تو شکست کھا کر بھاگا تھا' جو اب تو نے ہمارے دلوں میں رعب ڈالنا شروع کر دیا چاہا کہ قتل کر دیں مگر جس وقت کلوس گرفتار ہو گیا تو عزرائیل کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ اب بادشاہ کا مصاحب گرفتار ہو چکا ہے اس نے اپنے طرف سے کوئی کمی نہیں کی۔ تمہاری آپس میں یہ شرط طے ہو چکی تھی کہ ایک روز جنگ کے لئے وہ نکلے ایک روز تو لہٰذا اس بدوی کے مقابلہ کے لئے اب تو جا اور اسے قتل کر دے اس نے جواب دیا کہ تمہیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یہ شخص خالد اگر قتل ہو گیا تو کوئی دوسرا عربی شخص اس کے قائم مقام ہو جاوے گا اور اگر میں قتل ہو گیا تو تم سب بغیر چرواہے کی بکریوں کی طرح رہ جاؤ گے۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ سب مل کر ایک متفقہ حملہ کرو انہوں نے کہا یہ تو ہم قیامت تک بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ اس طرح تو ہزاروں جانیں قربان اور ہزارہا عورتیں بیوہ ہو جائیں گی۔

## دشمن لشکر کی بزدلی

ان میں ابھی باہم یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ کلوس کے آدمی جو اس کے مصاحبین میں سے تھے چیختے چلاتے عزرائیل کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ تیرا مرتبہ بادشاہ کے نزدیک کلوس کے برابر نہیں تھا۔ تیرے اور اس کے مابین یہ شرط ہو چکی تھی اس نے اپنی شرط کو پورا کر دیا۔ وہ چونکہ اب گرفتار ہو چکا ہے اس لئے اب حملے اور مقابلے کے لئے تجھے تیار ہو جانا چاہیے۔ ورنہ پھر ہمارا اور تیرا مقابلہ ہے۔ عزرائیل نے جواب دیا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ میں اس بدوی سے ڈر گیا اور اول مقابلے کے لئے نہ نکلا اب میں میدان جنگ میں جا رہا ہوں دونوں حریفوں کے آدمی دیکھ لیں گے کہ ہم میں کون سا زیادہ بہادر شہسوار اور مرد میدان شخص ہے۔

## عزرائیل اور حضرت خالدؓ کی باہمی گفتگو

عزرائیل سامان جنگ سے تیار ہوا' زرہ پہنی اور ایک تیز گھوڑے پر سوار ہو کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے واسطے نکلا۔ جس وقت آپ کے قریب پہنچا کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ عربی بھائی! ذرا میرے نزدیک ہو جاؤ مجھے تم سے چند باتیں کرنی ہیں (یہ ملعون عربی زبان خوب جانتا تھا) جس وقت آپ نے اس کی زبان سے یہ کلمات سنے غصہ میں بھر گئے اور فرمایا

Marfat.com

خدا کے دشمن تو ہی آگے آجا تاکہ میں تیرا سر توڑ دوں۔

عزرائیل نے جواب دیا کہ عربی بھائی لو! میں ہی آتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ قریب ہو گیا آپ سمجھ گئے کہ اس کے دل میں خوف بیٹھ چکا ہے اس لئے آپ نے حملہ کرنے میں توقف فرمایا۔ عزرائیل نے قریب ہو کر کہا کہ عربی بھائی اپنی قوم اور لشکر کے ہوتے ہوئے تم بنفس نفیس کیوں میدان جنگ میں آتے ہو۔ اگر تم یہاں کام آگئے تو تمہارا لشکر بغیر چرواہے کی بکریوں جیسا رہ جائے گا۔ آپ نے فرمایا خدا کے دشمن! تو نے ابھی میرے دو سپاہیوں کے ہاتھ نہیں دیکھے کہ تیرے لشکریوں پر کیسے بھرپور پڑے تھے۔ اگر میں انہیں منع نہ کرتا تو بعون اللہ تیرے تمام لشکر کا صفایا کر کے رکھ دیتے۔ میرا ہر لشکری فیصلہ موت کو غنیمت اور زندگی کو بیکار محض سمجھتا ہے اس کے بعد آپ نے دریافت کیا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ کیا تم نے میرا نام نہیں سنا میں سواروں کا شہسوار' ترکی جیش اور جرامقہ فوج کو موت کے گھاٹ اتارنے والا شخص ہوں۔ آپ نے فرمایا اور تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا ملک الموت کے ہمنام میرا نام عزرائیل ہے۔ یہ سن کر آپ ہنسے اور فرمایا خدا کے دشمن! تیرا اہم آپ تیرا مشتاق ہے تاکہ وہ تجھے دوزخ تک پہنچاوے اس لئے یاد کر رہا ہے۔ اس نے دریافت کیا۔ تمہیں تمہارے دین کی قسم یہ فرمایئے کہ تم نے کلوس کے ساتھ کیا کیا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ سامنے مشکیں کسا ہوا بیٹھا ہے اس نے کہا وہ اس قوم میں ایک آفت کا پرکالا تھا اس کو قتل کرنے سے کس نے منع کر دیا۔ آپ نے فرمایا میں اس وجہ سے رک گیا تھا کہ دونوں کو اکٹھا ہی قتل کر دوں گا۔ عزرائیل نے کہا کہ آیا یہ ممکن ہے کہ ایک ہزار مثقال سونا' دس ریشمی جوڑے جوڑا اور پانچ گھوڑے مجھ سے لے کر اسے قتل کر کے اس کا سر مجھے دیدو۔ آپ نے فرمایا یہ تو اس کے خون کا عوض ہے اپنی قتل کرائی کیا دے گا؟ یہ سن کر عزرائیل آگ بگولا ہو گیا اور کہا کہ بتلاؤ کیا لو گے؟ آپ نے فرمایا ذلت و خواری کی حالت میں تیرا جزیہ خود تیرا سر ہو گا۔

## عزرائیل اور حضرت خالدؓ کی جنگ

عزرائیل نے کہا۔ عربی بھائی! جتنی ہم تمہاری عزت و تکریم کرتے ہیں اتنی ہی تم ہماری توہین اور تذلیل کے درپے اور چرب زبانی زیادہ کرتے جاتے ہو اب سنبھلو میں حملہ کرتا ہوں۔ آپ یہ سن کر شعلہ جوالہ کی طرح بھڑکے اور حملہ کر دیا۔ عزرائیل بھی حملہ روکتا ہوا آگے بڑھا۔ دیر تک دونوں حریف لڑتے رہے' عزرائیل ایک ایسا جرنل تھا کہ جس کی بہادری اور شجاعت کے کارنامے شام کے بچہ بچہ کی زبان پر جاری تھے۔ اس

Marfat.com

نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے اپنے دین کی قسم! اگر میں تمہیں گرفتار کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں لیکن از روئے شفقت و ہمدردی میرا ارادہ ہے کہ میں تم سے نیز تمہارے تمام لشکر سے صلح کر لوں۔ بہتر یہی ہے کہ تم خود میری قید میں آجاؤ اور لوگ دیکھ لیں کہ میں نے تمہیں گرفتار کر لیا ہے۔ اس کے بعد میں تمہیں اس شرط پر رہا کر دوں گا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ اور جتنے ممالک تم نے فتح کئے ہیں انہیں ہمارے حوالے کر دو۔

آپ نے فرمایا۔ دشمن خدا ہم سے ایسی توقع اور امید رکھتا ہے باوجودیکہ ہماری جماعت وہ جماعت ہے کہ جس نے تدمر' حوران' سخنہ اور بصرہ کو فتح کر لیا' اور ہمارا لشکر وہ لشکر ہے کہ جس نے جنت کے بدلے میں اپنی جانوں کو خدا کے ہاتھ فروخت کر دیا' اور فوج وہ فوج ہے جس نے دار فنا' پر دار بقاء کو اختیار اور دنیا پر آخرت کو ترجیح دے دی ہے۔ تجھے ابھی معلوم ہوا جاتا ہے کہ ہم دونوں میں سے کون سا اپنے مد مقابل پر فتح پاتا اور اس کے ممالک کو فتح کر کے اپنے حکمران کا سکہ جماتا ہے۔

یہ کہہ کر آپ نے پہلے سے زیادہ شجاعت دکھلائی' شدت کے ساتھ حملہ کیا۔ فنون حرب کے وہ جوہر دکھائے کہ دشمن کے چھکے چھوٹ گئے اور ہمہ دانی گرفتاری و اسیری کے دعوے کے بجائے ندامت وانفعال کا پسینہ آگیا اور خوشامد کے لہجہ میں یہ کہتے ہی بنی کہ عربی بھائی! آپ مذاق کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری دل لگی اور مذاق تلوار کی ضرب ہے تاکہ اس کی وجہ سے میرا رب مجھ سے خوش ہو جائے۔ لے ہوشیار ہو میں پھر وار کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر تلوار چمکی بڑھی مگر ہاتھ اوچھا پڑا اور دشمن اس وار سے بچ گیا۔ آپ کے دبدبہ اور صولت سے حریف کانپ اٹھا اور سمجھ گیا کہ مقابل پر فتح پانا لوہے کے چنے چابنا ہے۔ یہ سوچ کر وہ بھاگا اور آپ نے اس کا تعاقب کیا۔

عامر کہتے ہیں کہ میں فوج کے قلب میں دونوں حریفوں کا تماشہ دیکھ رہا تھا جس وقت عزرائیل بھاگا ہے' چونکہ اس کا گھوڑا آپ کے گھوڑے سے زیادہ تیز تھا اس لئے آپ اس کا پیچھا نہ دبا سکے۔ اس نے جس وقت مڑ کر آپ کو دیکھا تو آپ چونکہ پیچھے رہ گئے تھے وہ بے وقوف یہ سمجھا کہ یہ بدوی مجھ سے خوف کھا گیا ہے۔ یہ سوچ کر اپنے دل میں خیال گیا کہ کیوں نہ انہیں گرفتار کر لوں اور کس لئے نہ اس جگہ کھڑا ہو کر اس کے آنے کا منتظر رہوں۔ ممکن ہے مسیح مجھے فتح دے اور اس کے مقابلے میں میری اعانت کرے۔ اس خیال نے اکھڑے ہوئے قدم پھر جما دیئے۔

اب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کے قریب تھے آپ کا گھوڑا پسینہ پسینہ ہو رہا تھا اور اس

Marfat.com

میں تھکن کے آثار نمایاں تھے جس وقت آپ اس کے قریب پہنچے دشمن نے للکار کر کہا اعرابی یہ نہ سمجھنا کہ میں خوف کھا کر بھاگا تھا بلکہ تمہارے لشکر سے دور لا کر تمہارے پکڑنے کا ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا یہ بات تو خداوند عالم الغیب ہی خوب جانتا ہے اس نے کہا عربی بھائی اب بھی اپنے آپ پر رحم کھا لڑائی مول لے کر اپنی جان جوکھوں میں نہ ڈال اور خود کو میرے حوالے کر دے اور اگر موت ہی کی تمنا ہے تو میں قابض ارواح ہوں' ملک الموت عزرائیل ہوں ابھی تو تیرے پاس بھیجے دیتا ہوں۔

آپ نے فرمایا۔ خدا کے دشمن میرے گھوڑے کے پیچھے رہ جانے سے تیرے منہ میں پانی بھر آیا ہو گا۔ یاد رکھ! اگر میرا گھوڑا تھک گیا تو پا پیادہ ہو کر' اگر تو نہ بھاگا تو تجھے قتل کر دوں گا یہ کہہ آپ گھوڑنے سے کود پڑے تلوار کو حرکت دی اور شیر ببر کی طرح جھپٹے۔ جس وقت عزرائیل نے آپ کو پا پیادہ دیکھا اور زیادہ حوصلہ بڑھ گیا اور آپ کے گرد گدھ اور چیل کی طرح منڈلانے لگا اور چاہا کہ بڑھ کر آپ کو تلوار سے زیر کر لے مگر آپ سنبھلے' طرح دی اور للکار کر سامنے ہوئے اور اس قوت کے ساتھ حضرت خالد بن ولیدؓ نے عزائیل کے گھوڑے پر تلوار کا ایک ہاتھ مارا کہ گھوڑا کٹ کر زمین پر آ رہا۔

## عزرائیل کی گرفتاری اور حضرت ابو عبیدہؓ کی آمد

دشمن اپنے لشکر کی طرف بھاگا آپ نے یہ کہتے ہوئے تعاقب کیا کہ خدا کے دشمن تیرا ہم نام تجھ پر غصہ ہو رہا ہے اور چاہتا ہے کہ تیری جان نکال لے تو تیار ہو جا۔ یہ کہہ کر آپ اس کی طرف بڑھے اور جھک کر زمین سے اوپر اٹھا لیا۔ ارادہ تھا کہ تلوار کا ایک ہاتھ مار دیں۔ مگر جس وقت رومیوں نے اپنے سپہ سالار کو شیر اسلام کے پنجہ میں دیکھا چاہا کہ دفاعی حملہ کر کے چھوڑا لیں کہ اچانک مسلمانوں کا ایک لشکر موحدوں کی ایک فوج بہ سرکردگی امین الامت حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح رضی اللہ عنہ آپہنچی جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایک قاصد بصری سے آپ کے پاس بھیجا تھا جو آپ کو راستہ میں ملا اور آپ اس کے ہمراہ اس وقت جبکہ عزرائیل کے ساتھ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مصروف پیکار تھے پہنچے' اہل دمشق نے جس وقت مسلمانوں کا لشکر آتا ہوا دیکھا مرعوب ہو گئے حملہ کرنا چھوڑ دیا اور آپ نے عزرائیل کو گرفتار کر لیا۔

## حضرت ابو عبیدہؓ اور خالد بن ولیدؓ کی ملاقات

جس وقت حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب پہنچے تو

Marfat.com

آپ نے ارادہ کیا کہ گھوڑے سے اتر کر پاپیادہ ہو جائیں۔ مگر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے آپ کو قسم دے کر منع کر دیا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے بہت محبت فرمایا کرتے تھے۔ ایک نے دوسرے کو بڑھ کر سلام کیا۔ اس کے بعد حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا! خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم نامہ کے آنے سے کہ جس میں مجھ پر تمہاری سرداری کے متعلق حکم تھا' مجھے بے حد خوشی حاصل ہوئی اور تم یقین جانو کہ میرے دل میں تمہاری طرف سے کوئی خیال نہیں گزرا کیونکہ میں خود جانتا ہوں کہ جنگ فارس اور عرب میں تم نے کیا کیا کارہائے نمایاں کر کے دکھائے ہیں۔

## دونوں جرنیل صحابہ کی باہمی محبت و احترام

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا اور آپ کے خلاف کبھی دم نہیں مار سکتا۔ واللہ اگر خلیفہ اور امام وقت کی اطاعت کا حکم نہ ہوتا تو میں کبھی آپ کے تقدم فی الاسلام اور آپ کو رسول اللہ ﷺ کے خاص صحابی ہونے کو دیکھتے ہوئے ہرگز اس عہدے کو قبول نہ کرتا۔ اس کے بعد دونوں نے مصافحہ کیا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا گھوڑا پیش کیا گیا۔ آپ اس پر سوار ہو کر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان دونوں جرنیلوں کی گرفتاری اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی فتح و نصرت کی باتیں کرتے ہوئے چلے جس وقت دیر کے پڑاؤ کے قریب پہنچے تو دونوں حضرت گھوڑوں سے نیچے اتر آئے۔ مسلمانوں نے آپس میں ایک دوسرے پر سلام مسنون بھیجا۔

## کافروں کی بوکھلاہٹ اور مسلمانوں کا متفقہ حملہ

جس وقت دوسرا روز ہوا مسلمانوں نے لشکر کو آراستہ کیا اہل دمشق بھی تیار ہو کر نکلے۔ آج رومیوں کی کمان بادشاہ کے داماد تومانامی سردار کے ہاتھ میں تھی جو ایک معتمد افسر تھا جس وقت رومی میدان جنگ میں آئے تو حضرت خالد نے حضرت ابو عبیدہ سے کہا کہ اس قوم کے دل میں مسلمانوں کا رعب بیٹھ چکا ہے۔ کل یہ اچھی طرح ذلیل و خوار ہو چکے تھے۔ نیز ان دو سرداروں کی گرفتاری نے انہیں کمزور بھی کر دیا ہے بس ہمیں چاہئے کہ ہم اور آپ ان پر ایک متفقہ حملہ کر دیں۔ آپ نے جواب دیا کہ بہت بہتر میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ چنانچہ مسلمانوں نے متفقہ طور پر زور سے تکبیر کی آواز بلند کی ان کی تکبیروں سے غوطہ اور حوالی غوطہ گونج اٹھا۔ تکبیر کے ساتھ ساتھ حملہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اس زور شور کے ساتھ ہلہ کیا کہ دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے

Marfat.com

کفار ذلیل و خوار ہوئے اور دوست اپنے مولا سے سرخرو ہو کر جہاد کے نشہ میں مست راضی برضائے جبار ہوئے۔

## حملہ کا نتیجہ

عامر بن طفیل کہتے ہیں کہ اس حملہ میں ہمارے ایک ایک آدمی نے دس دس رومیوں کو تہہ تیغ کیا۔ لڑائی کو ابھی ایک گھنٹہ ہی گزرا تھا کہ دشمن کے پیر اکھڑ گئے ہم نے دیر سے باب شرقی تک تعاقب کیا اہل دمشق نے جس وقت اپنے لشکر اور سپاہیوں کی یہ بزدلی دیکھی، شہر کا دروازہ تاکہ ایسے کم ہمت سپاہی اندر نہ گھسنے پائیں بند کر لیا قیس بن ہبیرہ کہتے ہیں کہ ہم نے دروازے پر پہنچ کر بعض کو قتل اور بعض کو گرفتار کیا اور اپنے مقام پر لوٹ آئے۔

# جنگِ دمشق

## مسلمانوں کا محاصرہ دمشق

یہاں آکر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہؓ سے کہا کہ میری رائے ہے کہ میں باب شرقی کا محاصرہ کرلوں اور آپ باب جابیہ کو محاصرہ میں لے لیں۔ آپ نے کہا واقعی تمہاری رائے بہت زیادہ صائب ہے۔

## افواج اسلام کی تعداد

حجاز، یمن، حضرموت، ساحل عمان، طائف اور حوالی مکہ سے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں جو فوج آئی تھی اس کی کل تعداد ۳۷ ہزار تھی اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے زیر کمان فلسطین کے مقام پر نو ہزار سوار اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں پندرہ سو جوان عراق سے یہاں آئے تھے اس لئے تمام مسلمانوں کی فوج کی تعداد علاوہ اس فوج کے جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں بھرتی کی تھی اور جس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر آوے گا کل ساڑھے سینتالیس ہزار تھی، اس میں سے نصف حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہمراہ لے کر باب شرقی کا محاصرہ کیا اور نصف حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہی جس سے انہوں نے باب جابیہ پر پڑاؤ کیا اہل دمشق نے جس وقت یہ حالت دیکھی نہایت درجہ مرعوب ہو گئے۔

## کلوس اور عزرائیل کا قتل

پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کلوس اور عزرائیل کو طلب فرما کر ان کے سامنے اسلام

Marfat.com

پیش کیا مگر ان کم بختوں نے چونکہ انکار کر دیا تھا اس لئے آپ نے حضرت ضرار بن ازور کو حکم دیا کہ انہیں قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ انھوں نے ان کو موت کے حوالے کر دیا۔

واقدی کہتے ہیں کہ مجھے معتبر راویوں سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت ضرار بن ازورؓ نے عزرائیل کو اور رافع بن عمیرۃ الطائیؓ نے کلوس کو قتل کیا تھا۔

## دمشقیوں کا خط اور ہرقل کی گھبراہٹ

جس وقت اہل دمشق کو ان کے قتل کی خبر پہنچی بادشاہ ہرقل کے پاس ایک خط جو اپنی ہزیمت اور دونوں جنرلوں کے قتل پر مشتمل تھا لکھا۔ نیز اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ اہل عرب نے باب شرقی اور جابیہ کا محاصرہ کر رکھا ہے اور وہ مع اپنی عورتوں اور بچوں کے یہاں آئے ہوئے ہیں اکثر زرخیز علاقے اور شہر فتح کر لئے ہیں ہماری یا تو خبر لیجئے ورنہ ہم اس شہر کو ان کے حوالے کرنے پر مجبور ہوں گے۔ قاصد کو یہ خط دے کر رات کے وقت ایک رسی میں باندھ کر شہرپناہ کی دیوار سے اتار دیا ہرقل اس وقت انطاکیہ میں مقیم تھا جس وقت یہ خط پڑھا رونے لگا ہاتھ سے خط پھینک دیا اور اعیان مملکت کو جمع کر کے اس طرح مخاطب ہوا۔

"یا بنی اصفر! میں نے تمہیں پہلے ہی ان عربوں کی طرف سے متنبہ کیا تھا' ان کی بہادری سے شروع ہی میں ڈرایا تھا اور اول ہی خبردار کیا تھا کہ ایک نہ ایک دن یہ لوگ ضرور میرے اس تاج و تخت کے مالک ہو کے رہیں گے مگر افسوس تم نے میری بات کو مذاق اور میری اس گفتگو کو لامعنی خیال کیا اور الٹے میرے قتل کے درپے ہو گئے اب یہ چینا' جو اور چھوہارے کھانے والے عربی لوگ خشک اور قحط زمین سے نکل کر فواکہات' پھلدار' کثیر الاشجار اور سرسبز و شاداب ملک تک پہنچ گئے ہیں اور ان کو ہمارے ملکوں کی آب و ہوا بہت زیادہ پسند آ گئی ہے۔ ان کو اب سوائے عزم قوی اور سخت معرکہ آرائی کے یہاں سے کوئی نہیں نکال سکتا۔ اگر مجھے کسی قسم کی عار اور شرم نہ ہوتی تو میں ترک شام کر کے قسطنطنیہ چلا جاتا اور یا خود اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے لئے ان کے مقابلے کے لئے نکل کھڑا ہوگا"

## صحابہ کے مقابلہ کے لئے دروان کا انتخاب

ارکان سلطنت اور اعیان مملکت متفق اللسان ہو کر کہنے لگے اہل عرب کی جارحانہ

Marfat.com

حالت ابھی اس حالت کو نہیں پہنچی کہ حضور بنفس نفیس خود میدان کارزار میں تشریف لے جائیں بلکہ والی حمص دروان نامی جو ہم میں سب سے زیادہ بہادر اور فنون حرب میں ہم سب سے زیادہ ماہر ہے نیز عسکر فارس کے مقابلے میں جبکہ اہل فارس نے ہم پر چڑھائی کی تھی جناب خود اس کی شجاعت دیکھ چکے ہیں مقابلے کے لئے روانہ کردیں۔

## دروان کے دعوے

بادشاہ نے والی حمص کو بلا کر مقابلے کے لئے کہا۔ دروان والی حمص نے جواب دیا کہ اگر مجھے آپ کی ناراضگی اور غصہ کا خوف نہ ہوتا تو میں اہل عرب سے لڑنے کے لئے کبھی تیار نہ ہوتا کیونکہ آپ نے مجھے تمام امرائے روم کے پس پشت ڈال دیا اور ہر ایک سردار سے آخر میں رکھا۔ بادشاہ نے کہا تمہارے مؤخر رکھنے اور سب کے بعد اس کام کے واسطے تجویز کرنے میں میری یہی مصلحت تھی کہ دراصل تم ہی میری تلوار اور پشت پناہ ہو۔ تمہیں چاہئے کہ فی الفور اس کام کے لئے تیار ہو جاؤ میں بارہ ہزار رومیوں پر تمہیں سردار مقرر کرتا ہوں۔ جس وقت .علبک کے مقام پر پہنچو تو جو لشکر اجنادین کے پڑاؤ پر موجود ہے اسے ارض بلقا اور جبال سوداء پر متفرق طور سے متعین کر کے یہ حکم دے دینا کہ وہ عمرو بن عاص کے کسی فرد کو خالد بن ولید کے لشکر میں شامل نہ ہونے دیں۔ دروان نے کہا مجھے بسرو چشم منظور ہے۔ میں آپ کو تب تک منہ نہیں دکھلا سکتا جب تک خالد بن ولید اور اس کے ساتھیوں کا سر لے کر آپ کے پاس نہ آؤں۔ اس کے بعد یہاں سے حجاز پر لشکر کشی کروں گا اور تاوقتیکہ مکہ اور مدینہ کی اینٹ سے اینٹ نہ بجادوں (خاکمت بدہن۔ مترجم) آپ کے پاس نہیں آسکتا۔

بادشاہ نے کہا قسم ہے انجیل مقدس کی! اگر تو نے اپنے اس وعدہ کو ایفاء اور قول کو پورا کر کے دکھلایا تو میں ان تمام ممالک کو جو عربوں نے فتح کر لئے ہیں تجھے جاگیر میں بخش دوں گا اور ساتھ ہی ایک وصیت دستاویز کے طور پر لکھ دوں گا کہ میرے بعد تجھے ہی یہاں کا بادشاہ تسلیم کر لیا جائے۔

جس وقت تمام سامان درست ہوا اور تمام فوج مکمل ہو چکی تو بادشاہ خود مع ارکان دولت کے جسر حدید تک رخصت کرنے کے لئے آیا۔ دروان' بادشاہ سے رخصت ہو کر معرات سے ہوتا ہوا حماۃ پہنچا' یہاں سے اس نے ایک قاصد کے ذریعہ اجنادین کی فوج کو حکم دیا کہ تمام راستوں اور گھاٹیوں پر پہرہ رکھیں اور عمرو بن عاص ؓ اور ان کی فوج

Marfat.com

کو خالد بن ولیدؓ تک نہ پہنچنے دیں اور اپنے تمام ماتحت افسروں اور رسالداروں کو جمع کر کے یہ کہا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ میں ان عربوں پر ان کی غفلت میں چھاپہ ماروں اور سب کو قید لوں۔ اس ترکیب سے کوئی شخص ان میں سے نہیں بھاگ سکتا۔ اس رائے کو سب نے پسند کیا اور یہ راتوں رات سلمیہ اور وادی الحیات کے راستہ سے چل پڑا اس وقت حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ نے دمشق کا محاصرہ کر رکھا تھا۔

## دروان سے نمٹنے کے لئے حضرت ضرارؓ کا انتخاب

دمشق کے محاصرہ کے دوران دور سے بہت بڑا گردو غبار اٹھتا ہوا دکھائی دیا تو مسلمان سمجھ گئے کہ دمشق والوں کے لئے رومیوں کی مدد پہنچ گئی ہے تو اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے غازی اسلام حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے باب شرقی پر اپنا لشکر مسلح کر کے گھوڑے کو مہمیز کیا اور پویہ کرتے ہوئے باب جابیہ پر تشریف لائے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی اور کہا یا امین الامت! میری رائے نہیں ہے کہ ہم آگے بڑھ کر حملہ کریں کیونکہ اہل دمشق خالی جگہ دیکھ کر یہاں اپنا قبضہ کر لیں گے۔ آپ نے کہا پھر کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بہتر صورت یہ ہے کہ ہم اپنے لشکر میں سے ایک جری' شجیع' بہادر اور فنون حرب کے ماہر شخص کو منتخب کر کے مقابلے کے لئے روانہ کریں۔ اگر وہ ان سے مقابلے کی طاقت اور فتح کی کچھ امید دیکھے تو حملہ کر دے ورنہ ہمارے پاس لوٹ آئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا کہ یا امین الامت! ہماری فوج میں ایک ایسا شخص ہے جو موت سے نڈر' فن حرب کا ماہر اور بہادروں سے بازی لے جانے والا ہے اور جس کے باپ اور چچا بھی جہاد میں شہید ہو چکے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے ضرار بن ازور بن سنان بن طارق' حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ! تم نے ایسے شخص کو منتخب کیا جو واقعی ہمہ صفت موصوف تجربہ کار اور مشہور سیرت سپاہی ہے۔

## دس ہزار کے مقابلہ کیلئے پانچ سو جانبازوں کی روانگی

چنانچہ مجاہد اعظم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ باب شرقی سے لوٹے اور حضرت ضرار بن ازور کو طلب فرمایا۔ آپ حاضر ہوئے تو سلام علیک کی اور حکم سننے کے منتظر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ ابن ازور میرا ارادہ ہے کہ میں تم کو پانچ سو ایسے جانباز سوار دے کر جنہوں نے اپنی جانیں جنت کے عوض باری تعالیٰ جل سجدہ کے ہاتھ فروخت کر دی ہیں اور

Marfat.com

جنہوں نے عالم جاودانی کو دار فانی پر اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دے دی ہے۔ دشمن کے مقابلہ کے لئے روانہ کروں۔ اگر تم اپنے مقابلے کی طاقت اور لڑائی کی ہمت دیکھو تو مقابلے کے لئے ڈٹ جانا ورنہ واپس چلے آنا۔ حضرت ضرارؓ نے کہا "یا ابن ولید! وافرحاہ! آپ نے آج میرے دل کو اتنا خوش کیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا تھا بلکہ اگر آپ اجازت دے دیں تو میں اکیلا تن تنہا اس کام کو انجام دے سکتا ہوں" آپ نے فرمایا مجھے اپنی جان کی قسم واقعی تم اتنے ہی چست و چالاک اور بہادر ہو' مگر باری تعالیٰ جل مجدہ نے دیدہ دانستہ ہلاکت میں پڑنے سے منع فرمایا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ جن بہادروں کو میں نے تمہارے ساتھ جانے کے لئے منتخب کیا ہے ان کو اپنے ہمراہ لئے جاؤ۔ تو آپ ان کو لے کر ایک کمین گاہ میں بیت لہیا کے قریب ہی چھپ گئے۔ اس وقت حضرت ضرار برہنہ بدن ہاتھ میں لانبا نیزہ لئے ہوئے عربی گھوڑے پر سوار رومیوں کے لشکر کی ناک میں کھڑے تھے۔

## حضرت ضرار کے لشکر پر حملہ اور بہادری کے کارنامے

حضرت واقدی سلامتہ بن خویلد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ضرار بن ازور کے دستہ میں اس وقت میں بھی موجود تھا۔ آپ ننگے بدن لانبا نیزہ لئے ہوئے عربی گھوڑے پر سوار شوق شہادت میں کھڑے ہوئے تھے۔ جس وقت رومیوں کا لشکر آپ کے قریب پہنچا' سب سے پہلے آپ دشمن پر جھپٹے' نعرہ تکبیر بلند کیا اور اچانک حملہ کر دیا۔ مسلمانوں نے آپ کی تکبیر کا زور سے استقبال کیا اور اس طرح سے تکبیریں کہیں کہ مشرکین کے قلوب کانپ اٹھے اور دلوں میں رعب چھا گیا۔ میں نے حضرت ضرار بن ازور کی طرف دیکھا کہ آپ اسی ہیئت سے (یعنی برہنہ تن) نیزہ لئے ہوئے عربی گھوڑے پر سوار) رومیوں کے مقدمتہ الجیش نیں گھوڑا دوڑائے پھر رہے ہیں۔ دوران چونکہ اسی مقدمتہ الجیش میں تھا' صلیبیں اور علم ایک دوسرے میں مربوط اس کے سر پر متعین جانباز بہادر جو اس کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانے والے تھے اس کا حلقہ کئے ہوئے تھے۔ آپ نے سمجھ لیا کہ سپہ سالار لشکر یہی ہے۔ یہ سوچ کر آپ نے اس مقدمتہ الجیش کے سپاہیوں کے ساتھ ہل من مبازر کہا اور نہایت بے جگری کے ساتھ قلب لشکر پر حملہ کر دیا جو سوار علم لئے ہوئے تھا اس کے ایک ایسا جچا تلا نیزہ مارا کہ سینہ سے پار ہو گیا علم (جھنڈا) اس کے ہاتھ سے گرا اور وہ گھوڑے سے نیچے آرہا پھر آپ دوسری طرف پلٹے

Marfat.com

اور رسالہ کے میمنہ پر حملہ کر کے ایک کا کام تمام کر گئے۔ قلب پر پڑنے ہی کو تھے کہ دوران نے جس کے سر پر ایک سبزے گھوڑے کا سوار ایک صلیب جواہر نگار اٹھائے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اس سوار کے ایک برچھا مارا کہ پہلو کو چیرتا ہوا انتڑیوں تک پہنچ گیا۔ اس کی صلیب زمین پر گری اور لڑکھڑا کر جہنم میں پہنچ گیا دروان نے جب صلیب کو زمین پر پڑے دیکھا اپنی ہلاکت کی دلیل سمجھ کر چاہا کہ گھوڑے سے اتر کے اٹھا لے مگر چند مسلمانوں نے فورا" گھوڑوں سے اتر کر اس کے اٹھانے کے لئے حلقہ کر لیا جس کی وجہ سے دروان نہ اٹھا سکا۔

## دروان کی فرار کی کوشش

حضرت ضرار حالانکہ جنگ میں مشغول تھے مگر آپ نے اسی حالت میں فرمایا یا معاشر المسلمین نہ صلیب میرا حق ہے نہ تمہارا' لہٰذا اس کے اٹھانے کی طمع نہ کرو' میں جس وقت اس رومی کتے اور اس کی فوج سے نبٹ لوں گا خود اٹھا لوں گا' دروان عربی زبان سمجھتا تھا' جس وقت اس نے یہ کلمات سنے قلب لشکر سے نکل کے چاہا کہ بھاگ جاؤں مگر اس کی فوج کے افسروں نے بڑھ کے کہا سپہ سالار کہاں بھاگتے ہو؟ اس نے کہا میں اس شیطان سے ڈر کے بھاگتا ہوں کتنا کریہ المنظر ہے کیا تم نے کبھی کوئی اس سے زیادہ بدصورت اور خوفناک شخص بھی دیکھا ہے۔

## حضرت ضرارؓ کا تعاقب کرنا

حضرت ضرار نے جس وقت اسے رخ پھیرتے ہوئے دیکھا فورا" سمجھ گئے کہ بھاگنا چاہتا ہے آپ نے زور سے مسلمانوں کو آواز دی نیزہ سیدھا کر کے گھوڑے کو مہمیز کیا اور قریب تھا کہ اسے دبا لیں کہ رومیوں نے چلا چلا کر آپ کی طرف گھوڑوں کی باگیں پھیر دیں آپ اس وقت یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

(ترجمہ اشعار) موت حق ہے میں اس سے کہاں بھاگ سکتا ہوں۔ جنت الفردوس جہنم سے بہتر ہے' یہ میری شہادت ہے اے حاضرین ! تم گواہ رہنا اور یہ میرے تمام کارنامے رب بشیر کی رضاجوئی کے لئے ہیں۔

آپ نے اشعار پڑھتے پڑھتے جو رومی آپ کی طرف بڑھ کر آتے تھے حملہ کر دیا رومی حملہ سے منتشر ہوئے آپ دروان کی تلاش میں آگے بڑھے رومیوں نے پیچھے سے پھر بڑھنا شروع کیا اور رفتہ رفتہ آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا آپ ہر چہار طرف سے

Marfat.com

حملہ روکتے تھے، جس موذی کے سینے پر آپ کا بھالا پڑتا وہی دم توڑ دیتا اور جو سورما آپ کے قریب ہوتا وہی زمین پر آ رہتا اسی طرح آپ نے رومیوں کے اکثر بہادروں کو خاک و خون میں لوٹا دیا اور بڑے بڑے جانبازوں کو موت کی نیند سلا دیا۔ آخر آپ نے مسلمانوں کو آواز دی۔ **ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاکانھم بنیان مرصوص۔** " اللہ تبارک و تعالیٰ ان لوگوں کو دوست رکھتے ہیں جو اس کے راستے میں صف باندھ کے گویا کہ وہ سیسہ پلائی ایک عمارت ہیں جنگ کرتے ہیں۔

## حضرت ضرار کی گرفتاری

ابھی تک مسلمان آپ کی طرف متوجہ نہیں ہوئے تھے کہ رومیوں کا لشکر حضرت ضرارؓ کی طرف شور و غل کرتا ہوا بڑھا مسلمان بھی ان کی طرف چلے اور زور سے معرکہ آرائی شروع ہو گئی حمران بن وردان حضرت ضرار تک پہنچ گیا اور آپ کے زور سے ایک تیر مارا جو آپ کے بائیں بازو میں لگا آپ کا ہاتھ سست پڑ گیا اور درد کرنے لگا تو حضرت ضرارؓ بپھرے ہوئے شیر کی طرح جھپٹے نیزہ سنبھال کے حمران کے سینے پر تان کے مارا جو دل کو چیرتا ہوا پار نکل گیا جس وقت آپ نے نیزہ کھینچ کر باہر نکالنا چاہا تو چونکہ نیزہ کا پھل پیٹھ کی ہڈی توڑتا ہوا مہروں سے بھی تجاوز کر گیا تھا بغیر پھل کے نکالا جس وقت رومیوں نے آپ کا نیزہ خالی دیکھا تو پل پڑے اور چاروں طرف سے گھیر کر شیر کو قابو میں کر لیا۔

## رافع بن عمیرہؓ کی سرداری میں صحابہ کرام کی جنگ

اصحاب رسول اللہ ﷺ نے جس وقت آپ کو گرفتار دیکھا تو بے حد شاق گزارا۔ ایک دفاعی حملہ کیا تاکہ آپ کو چھوڑا لیں نہایت شدت کے ساتھ حملہ کیا لیکن ناکام رہے۔ اب مسلمانوں کے پیر اکھڑ چکے تھے چاہا کہ واپس ہو جائیں مگر حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی نے روکا اور کہا۔

" حافظو ! اور اے قرآن کے حاملو ! کہاں جاتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں جو خدا کے دشمنوں سے ڈر کے بھاگتا ہے وہ خدائے قہار کے قہر و غضب میں مبتلا ہو جاتا ہے جنت کے اکثر دروازے مجاہدین صابرین کے واسطے کھلے ہوئے ہیں دین کے حاملو ! صبر کرو صبر اور ان صلیب کے بندوں پر حملہ کر دو، یاد رکھو ! اگر تمہارا سپہ سالار اور سردار گرفتار ہو گیا ہے تو خداوند تعالیٰ جل مجدہ، تو زندہ ہیں جو تمہیں دیکھ رہے ہیں اور تم سے آگے چلنا والا سردار میں موجود ہوں۔"

Marfat.com

یہ سنتے ہی مسلمان سمٹے' اکڑے ہوئے پاؤں جمے اور آپ کے زیر کمان ہو کر حملہ آور ہوئے بہت سے آدمیوں کو قتل کیا اور اکثر سرداروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

## بعض صحابہ کرام کی شہادت کی خبر

کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جب حضرت ضرار کی گرفتاری اور مسلمانوں کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپ کو بے حد صدمہ ہوا آپ نے فرمایا کہ رومی کتنے ہیں؟ مخبر نے جواب دیا بارہ ہزار سوار آپ نے فرمایا واللہ ! مجھے یہ خبر نہیں تھی کہ دشمن کی تعداد اس قدر زیادہ ہے ورنہ میں کبھی اپنی قوم کو ہلاکت کی طرف نہ روانہ کرتا آپ نے پھر دریافت کیا کہ رومیوں کی فوج کا جنرل کون ہے؟ کہا والی حمص دروان ہے اور حضرت ضرار بن ازور نے اس کے لڑکے ہمدان کو قتل بھی کر دیا ہے آپ نے فرمایا

**لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

اس کے بعد آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص کو بھیج کر مشورہ طلب کیا۔ انہوں نے مستشیر کو کہلا بھیجا کہ جس آدمی پر تمہیں زیادہ اعتماد ہو اس کی ماتحتی میں کچھ فوج باب شرقی پر چھوڑ کر تم دشمن کے مقابلے میں چلے جاؤ۔ مجھے امید ہے کہ تم انہیں چکی کی طرح دل دو گے اور ہر شخص کو چکی میں رکھ کر مل دو گے آپ نے یہ سن کر فرمایا واللہ ! میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو خدا کے راستہ میں اپنی جان دینے میں بخل کرتے ہیں میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ کو آپ نے ایک ہزار سوار دے کر فرمایا تم یہیں رہو اپنی جگہ کو نہ چھوڑنا خدا سے مدد مانگنا اور اسی پر بھروسہ کرنا حضرت میسرہ نے کہا مجھے بسرو چشم منظور ہے۔

## خالد بن ولیدؓ کی مقابلہ کیلئے روانگی

اس کے بعد آپ نے فوج کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ بس اب گھوڑوں کی باگیں چھوڑ دو' بھالے سنبھال لو اور جس وقت دشمنوں کے قریب پہنچو تو ایک متفقہ حملہ کر دو' ممکن ہے کہ ہم ضرار کو چھڑا لینے میں اگر وہ زندہ ہیں کامیاب ہو جائیں اور اگر خدا نخواستہ دشمنوں نے ان کو جلدی کر کے شہید ہی کر دیا ہے تو انشاء اللہ العزیز ہم ان کا بدلہ ضرور بالضرور لیں گے اور مجھے ذات باری تعالیٰ سے امید واثق ہے کہ ہمیں وہ حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق صدمہ نہیں دیں گے (یعنی زندہ رہائی پاویں گے)

Marfat.com

## حضرت ضرارؓ کی بہن کے جنگی کارنامے

حضرت خالد رضی اللہ عنہ رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے اپنے لشکر کے آگے آگے چل رہے تھے کہ اچانک آپ نے کمیت' قد آور' کوتاہ گردن گھوڑے پر ایک سوار جس کے ہاتھ میں ایک چمکدار لانبا نیزہ اور جس کی وضع وقطع' شکل وشباہت سے دانائی باگیں کاٹنے اور پھیرنے سے شجاعت ٹپکتی تھی دیکھا جو باگیں ڈھیلی چھوڑے زین پر پوری طرح جمے ہوئے زرہ کے اوپر سیاہ کپڑا پہنے سبز عمامہ کا پٹکا کمر سے باندھے ہوئے ہے جس کو اس نے اپنے سینے سے پشت تک ڈال رکھا تھا فوج کے آگے آگے شعلہ جوالہ کی طرح جا رہا تھا جس وقت آپ نے اسے اس شان وشوکت کے ساتھ جاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا کاش کہ میں اس سوار سے واقف ہوتا کہ یہ کون ہے؟ واللہ ! یہ شخص نہایت دلیر اور بہادر معلوم ہوتا ہے۔ یہ سوار چونکہ سب سے آگے آگے مشرکین کے گروہ کی طرف جا رہا تھا آپ بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔

واقدی کہتے ہیں کہ حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی رضی اللہ عنہ نہایت استقلال اور بہادری کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے جب انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو اپنی کمک کے لئے آتے دیکھا اور لشکر کے پہنچتے ہی اس سوار کو جس کی ہم ابھی تعریف وتوصیف کر چکے ہیں رومیوں پر اس طرح گرتے دیکھا جس طرح باز چڑیا پر' اس کا ایک حملہ تھا جس نے ان کے لشکر میں تہلکہ ڈال دیا۔ کشتوں کے پشتے لگا دیئے اور بڑھتے بڑھتے وسط لشکر روم میں گھستا چلا گیا' وہ کوندتی ہوئی بجلی تھی کہ "آناً فاناً" میں چند جوانوں کے سروں پر گرتی ہوئی چمکی دو چار کو بھسم کر کے پانچ سات کے بدن پر گر کے پھر اسی جگہ نمودار ہوئی اس سوار کا نیزہ جس وقت وسط لشکر میں سے نکلا خون آلود دل میں قلق واضطراب چہرے سے افسوس وناامیدی ظاہر ہو رہی تھی یہ اپنی جان کو چونکہ معرض ہلاکت میں ڈال چکا تھا اس لئے دوبارہ پلٹا اور بڑھ کے اس بے جگری کے ساتھ نڈر ہو کر حملہ کیا لوگوں کو کاٹتے لشکر کو چیرتے ہوئے بہادروں کی صفوں میں کھلبلی ڈال دی اور رومیوں میں بڑھ کے اپنے لشکریوں کی نظروں سے غائب ہو گیا مگر اس کا قلق واضطراب ہی ترقی پر تھا۔

رافع بہ عمیرۃ الطائی اور ان کے عسکریوں کا خیال تھا کہ یہ خالد ہیں اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے سوا ایسے کارہائے نمایاں کون کر سکتا ہے؟ یہ اسی خیال میں تھے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کے ہمراہ آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ حضرت رافع بن عمیرہ الطائی

Marfat.com

نے زور سے چلا کر کہ اے دلیر ! یہ سوار جو اپنی جان کو خدا کے راستہ میں بے خوف و خطر پیش کر رہا ہے اور خدا کے دشمنوں کو بے دریغ قتل کر رہا ہے کون ہے؟ آپ نے فرمایا خدا کی قسم ! میں اس سے خود ناواقف اور اس کی شجاعت ' دلیری اور جرات سے خود حیران ہوں۔ حضرت رافع نے کہا اے امیر ! یہ عجیب شخص ہے کہ رومیوں کے لشکر میں گھس جاتا ہے اور دائیں بائیں نیزے مار مار کر لوگوں کو گرا دیتا ہے حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمانو ! حمایت دین کے لئے متحد ہو جاؤ اور ایک متفقہ حملہ کر دو۔

یہ سنتے ہی بہادران اسلام نے باگوں کو درست کیا۔ نیزوں کو سنبھالا اور صف بندی کر کے کھڑے ہو گئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ صف کے آگے کھڑے ہوئے' ارادہ تھا کہ دشمن پر حملہ کریں کہ اچانک وہی سوار جو خون میں لت پت اور جس کا گھوڑا پسینے میں غرق تھا رومیوں کے قلب لشکر سے شعلہ جوالہ کی طرح نکلا' رومیوں کا اگر کوئی سپاہی اس کے قریب آ جاتا تو پشت دے کر بھاگ جاتا تھا اور یہ تن تنہا رومیوں کے کئی کئی آدمیوں کے ساتھ لڑتا تھا۔ یہ دیکھتے ہی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی جمعیت کے ساتھ حملہ کر دیا اور جو رومی اس سوار پر حملہ کر رہے تھے ان کی تیزی حملہ سے اس کو بچایا اور اس طرح یہ سوار مسلمانوں کے لشکر میں آ ملا۔

مسلمانوں نے اس کی طرف غور سے دیکھا۔ گویا وہ گلاب کے پھول کی ایک ارغوانی پنکھڑی تھی جو خون میں رنگی ہوئی تھی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے آواز دی اور کہا اے شخص! تو اپنی جان کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور اپنے غصہ کو اس کے دشمنوں پر صرف کیا ہے۔ تمہیں باری تعالیٰ جل مجدہ جزائے خیر عنایت کریں۔ بہتر ہو کہ تو اپنے نقاب کو کھول دے تاکہ معلوم ہو سکے کہ تو کون ہے؟

کہتے ہیں کہ اس سوار نے ان کے کہنے کی کچھ پرواہ نہیں کی اور قبل اس کے کہ آپ سے مخاطب ہو لوگوں میں جا گھسا' اہل عرب نے چاروں طرف سے چیخنا اور کہنا شروع کیا کہ خدا کے بندے! امیر افواج اسلامیہ تجھے آواز دیتا اور مخاطب کرتا ہے مگر تو اس سے اعرض کرتا اور بھاگتا ہے' تجھے چاہئے کہ اس کے پاس جا کر اپنے نام حسب اور نسب کا پتہ دے تاکہ تیرے عہدے میں ترقی اور مرتبہ میں سربلندی حاصل ہو مگر سوار نے ان کی بات کا بھی کچھ جواب نہ دیا۔

جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اس سوار کے متعلق کچھ معلوم نہ ہو سکا تو آپ خود بہ نفس نفیس اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا سخت افسوس کی بات ہے کہ میرا

Marfat.com

نیز تمام مسلمانوں کے دل تیرے حالات معلوم کرنے کے لئے بے چین ہیں اور تو اس قدر بے پرواہ! تو کون ہے؟ آخر آپ کے بے حد اصرار پر نقاب کے اندر سے نسوانی زبان میں اس سوار نے اس طرح کہنا شروع کیا اے امیر! میں آپ سے کسی نافرمانی کے باعث اعراض نہیں کر رہی ہوں بلکہ مجھے آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے شرم مانع ہے کیونکہ میں دراصل ایک پردے کی بیٹھنے والیوں اور حجاب میں زندگی گزارنے والیوں میں سے ہوں' مجھ سے اصل میں یہ کام میرے دردِ دل نے کرایا ہے اور میرا رنج ہی مجھے یہاں تک کھینچ لایا ہے۔ آپ نے فرمایا تم کون ہو؟ اس نے کہا ضرار جو قیدی ہیں میں ان کی بہن خولہ بنت ازور ہوں' قبیلہ مذحج کی چند عرب عورتوں میں بیٹھی ہوئی تھی کہ دفعتاً" مجھے ضرار کی گرفتاری کی خبر ملی' میں فوراً" سوار ہو کر یہاں پہنچی اور جو کچھ کام کیا وہ خود آپ کے سامنے ہے۔

کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا دل یہ سن کر بھر آیا۔ آپ رونے لگے اور فرمایا ہمیں سب کو متفقہ حملہ کرنا چاہیے۔ مجھے خداوند تعالیٰ جل مجدہ کی ذات والا صفات سے امید ہے کہ ہم تمہارے بھائی تک پہنچ کر ان کو چھوڑانے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ حضرت خولہ نے کہا میں اس حملہ میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ سب کے پیش پیش رہوں گی۔

## حضرت خولہ اور مسلمانوں کی اجتماعی جنگ

عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب تھا کہ خولہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے آگے سے حملہ کیا اور ان کے ساتھ ہی تمام مسلمان حملہ آور ہو گئے۔ خولہ بنت ازور کے حملہ نے رومیوں کا قافیہ تنگ کر دیا اور ان پر ان کا حملہ اتنا گراں گزرا کہ آپس میں سرگوشیاں ہونے لگیں کہ اگر تمام اہل عرب اسی سوار کی طرح بہادر اور جری ہیں تو ہم ان کے مقابلے کی تاب نہیں لا سکتے۔ جس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی جمعیت کے ساتھ حملہ کیا تو رومیوں کے چھکے چھوٹ گئے۔ قدموں میں لغزش آ گئی' قریب تھا کہ پاؤں اکھڑ جائیں مگر وردان نے یہ حالت دیکھ کر پکارنا شروع کیا اے قوم سنبھلو! ثابت قدم رہو اگر تم نے ثابت قدمی دکھلائی تو یاد رکھو مسلمان اب بھاگے اور تمام اہل دمشق تمہاری مدد کو اب آئے۔ یہ سنتے ہی رومی پھر ڈٹ گئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو لے کر اس بے جگری کے ساتھ

Marfat.com

حملہ کیا کہ رومیوں کے قدم اب کسی طرح نہ جم سکے اور لشکر تتر بتر ہو کر متفرق ہو گیا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ وروان تک پہنچ جاؤں مگر چونکہ بڑے بڑے جانباز اور ماہرین حرب اس کے چاروں طرف حلقہ کئے ہوئے تھے اس لئے آپ اس تک نہ پہنچ سکے۔ مسلمان بھی متفرق ہو گئے اور جو مسلمان جس رومی کے پاس تھا وہ وہیں لڑنے لگا۔ حضرت رافع بن عمیرہ الطائی اس جنگ میں نہایت بہادری سے لڑے۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کا یہ حال تھا کہ رومیوں کے دستے کے دستے چیرتی قلب میں گھس کر دائیں بائیں مارتی چلی جاتی تھیں' ان کی آنکھیں بھائی کو چاروں طرف تلاش کرتی جاتی تھیں۔ زور زور سے چلا چلا کر پکارتی اور یہ اشعار پڑھتی جاتی تھیں۔

(ترجمہ اشعار) ضرار کہاں ہیں میں آج انہیں نہیں دیکھتی اور نہ انہیں میرے اقرباء اور میری قوم دیکھتی ہے۔ اے میرے اکلوتے اور ماں جائے بھائی' میرے عیش کو تم نے مکدر کر دیا اور میری نیند کو کھو دیا۔"

کہتے ہیں کہ ان کے یہ اشعار سن کر تمام مسلمان رونے لگے۔ لڑائی برابر ہوتی رہی اور باوجود تلاش کے حضرت ضرار کا کہیں سراغ نہ ملا۔ اب آفتاب ڈھل چکا تھا۔ دونوں لشکر متفرق ہوئے مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا اور ان گنت رومی کھیت رہے۔ ہر ایک فوج اپنی اپنی قیام گاہ پر پہنچی۔ مسلمانوں کی فتح سے رومیوں کے دل ٹوٹ چکے تھے اور ارادہ تھا کہ بھاگ جائیں مگر وروان کے خوف نے انہیں یہاں روک رکھا تھا۔

## حضرت ضرار کی جدائی میں ان کی بہن کا غم

جس وقت مسلمان اپنی فرودگاہ پر پہنچے ہیں تو حضرت خولہ بنت ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہر ایک سپاہی سے اپنے بھائی کے متعلق دریافت کرنا شروع کیا مگر کسی فرد بشر نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے ضرار کو قیدی یا مقتول دیکھا ہے۔ جب انہیں بھائی کی طرف سے بالکل ناامیدی ہو گئی تو یہ رونے لگیں اور نہایت یاس کی حالت میں اس طرح پھوٹ پھوٹ کر بیان کرنے لگیں۔"ماں جائے بھائی! کاش مجھے یہ خبر ہوتی کہ آیا جنگل میں تمہیں ڈال دیا یا کہیں ذبح کر ڈالا' تمہاری بہن تم پر قربان افسوس مجھے یہی خبر ہو جاتی کہ میں تم سے کبھی پھر ملوں گی یا نہیں بھائی! واللہ! تم نے اپنی بہن کے دل میں ایک ایسی سلگتی ہوئی چنگاری چھوڑی ہے جس کے شرارے کبھی ٹھنڈے نہیں ہو سکتے۔ تم اپنے والد جو کافروں کے قاتل تھے ان سے جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے سامنے جا ملے۔ میری طرف سے تمہیں

Marfat.com

قیامت تک سلام پہنچتا رہے۔

یہ نوحہ وزاری سن کر حضرت خالد بن ؓ اور تمام مسلمان رونے لگے۔

## حضرت ضرارؓ کی گرفتاری کی اطلاع

حضرت خالد بن ولید ؓ کا ارادہ ہوا کہ اسی وقت دوبارہ حملہ کر دیا جائے۔ لیکن اتفاق سے آپ نے چند سوار رومی لشکر کے میمنہ سے نکلتے ہوئے دیکھے کہ گھوڑوں کی باگیں چھوڑے ہوئے اس طرح سرپٹ چلے آرہے ہیں کہ گویا وہ تعاقب کرنا چاہتے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ فوراً" لڑائی کے لئے مستعد ہو گئے۔ بہادران اسلام تیار ہو کر آپ کے گرد جمع ہوئے۔ جس وقت یہ سوار مجاہدین کے قریب پہنچے ہتھیار ڈال دیئے اور پیادہ پا ہو کر لفون لفون (امان امان) پکارنے لگے۔ حضرت خالد ؓ نے مسلمانوں سے فرمایا۔ ان کے امان مانگنے کو قبول کرو اور انہیں میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ جس وقت وہ حاضر کئے گئے تو آپ نے فرمایا تم کون لوگ ہو؟

انہوں نے کہا ہم دروان کی فوج کے سپاہی اور حمص کے رہنے والے ہیں' ہمیں کامل یقین ہو گیا ہے کہ ہم آپ سے جنگ میں کسی طرح تاب مقابلہ نہیں لا سکتے اور ہم اپنے اندر اتنی طاقت و قوت نہیں رکھتے کہ آپ سے برسرپیکار ہو سکیں' اس لئے بہتر ہو کہ آپ ہمیں اور ہماری اہل و اولاد کو امان بخشیں اور جن جن ممالک سے آپ کی مصالحت اور معاہدہ ہو چکا ہے ہمیں بھی انہی میں شمار کریں۔ صلح کے معاوضہ میں جتنا مال آپ طلب کریں گے ہم دینے کو تیار ہیں اور جس قرار داد اور اصول پر ہماری اور آپ کی صلح ہو گی ہمارے ملک کے دوسرے باشندے بھی سرمو ان سے تجاوز نہیں کر سکتے۔"

آپ نے فرمایا جس وقت ہم تمہارے شہر میں پہنچ جائیں گے صلح وہاں ہو گی یہاں نہیں ہو سکتی۔ البتہ تم اس وقت تک ہمارے ساتھ رہو' جب تک خداوند تعالیٰ جل مجدہ ہمارے اور دشمن کے درمیان کوئی فیصلہ جو ان کو منظور ہو نہ کر دیں۔ اس کے بعد آپ نے انہیں حراست میں لے لینے کا حکم نافذ فرمایا اور ان سے دریافت کیا کہ ہمارے جس بہادر نے تمہارے سردار کے لڑکے کو قتل کیا تھا اس کے متعلق تمہیں کچھ علم ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا شاید آپ انہیں دریافت کرنا چاہتے ہیں جو ننگے بدن تھے اور جنہوں نے ہمارے اکثر آدمیوں کو قتل اور ہمارے سردار کو اس کے بیٹے کے قتل کا داغ مفارقت دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میں انہیں کو پوچھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جس وقت وہ گرفتار

Marfat.com

ہو کے دروان کے پاس پہنچے ہیں تو اس نے انہیں سو سواروں کی معیت میں خچر پر سوار کر کے حمص کی طرف روانہ کر دیا تھا تاکہ وہاں سے انہیں اپنی شجاعت دکھلانے کی غرض سے ہرقل کے پاس بھیج دیا جائے۔

## ضرارؓ کی رہائی کیلئے ان کی بہن اور فوجی دستہ کی روانگی

یہ سن کر آپ بہت خوش ہوئے اور حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی کو بلا کر آپ نے فرمایا۔ رافع! تم یہاں کے راستوں اور گھاٹیوں سے خوب واقف ہو تمہاری ہی تدبیر اور تجویز سے ہم نے ارض ساوہ وغیرہ جیسے چٹیل میدان آسانی کے ساتھ طے کئے تھے جس وقت تم نے اونٹوں کو پیاسے رکھ کر پانی پلا کر ان کا منہ باندھ دیا تھا اور ہم روزانہ دس اونٹ ذبح کر کے ان کا گوشت خود کھاتے اور ان کے پیٹ کے اندر سے جو پانی نکلتا تھا وہ ہم گھوڑوں کو پلا دیتے تھے حتیٰ کہ ہم اور ہماری فوج ارکہ کے مقام تک پہنچ گئی تھی۔ تم لوگوں میں چونکہ زیادہ تجربہ کار اور اہل تدابیر میں فرد واحد ہو اور ضرار سو سواروں کی حراست میں حمص کی طرف روانہ کر دیئے گئے ہیں اس لئے لشکر میں سے جن لوگوں کو تم پسند کرتے ہو اپنے ساتھ لے لو اور اس دستے کے تعاقب میں روانہ ہو جاؤ۔ مجھے امید ہے کہ تم انہیں قریب ہی کہیں پکڑ کے ضرار کو چھوڑا لو گے اگر تم سے یہ کار نمایاں ہو گیا تو واللہ! نہایت درجے خوشی کا مقام اور ایک بہت بڑی مہم کی کشود کاری سرانجام پا جائے گی۔

حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ خدمت بسرو چشم قبول ہے یہ کہہ کر آپ نے چیدہ چیدہ سو سوار منتخب کئے اور قریب تھا کہ آپ چل پڑیں۔ مگر حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جس وقت اس مسرت خیز خبر کی اطلاع ہوئی کہ حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بھائی کی طلب اور رہائی کے لئے جا رہے ہیں تو سنتے ہی ان کے دل میں خوشی کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ ہتھیار لگائے اور سوار ہو کر حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ایہا الامیر! میں جناب کو حضرت محمد خیرا لبشر ﷺ کا واسطہ دے کر ایک سوال کرتی ہوں کہ جو دستہ جناب روانہ کر رہے ہیں مجھے بھی اس کے ہمراہ جانے کی اجازت بخشیں تاکہ میں بھی ان کی کوئی مدد کر سکوں۔ یہ سن کر آپ نے حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ تم ان کی شجاعت و بہادری سے خوب واقف ہو انہیں بھی ساتھ لے لو۔

Marfat.com

## حضرت ضرارؓ کی رہائی

حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی نے انہیں بطیب خاطر اپنے ساتھ لیا اور چل دیئے۔

حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے پیچھے پیچھے چل رہی تھیں اور دستہ فوجی قواعد کے ماتحت قدم بڑھاتا ہوا آگے آگے چلا جا رہا تھا جس وقت یہ سلیمہ کی سڑک پر پہنچے ہیں تو حضرت رافع نے ادھر ادھر دیکھا اور کسی فوج یا دستہ کے گزرنے کی کوئی علامت یا گھوڑوں کے پوڑوں (سموں) کا کوئی نشان نہ دیکھ کر آپ نے اپنے جوانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا دوستو! تمہیں خوش ہونا چاہئے کہ دشمن ابھی یہاں تک نہیں پہنچا ہے یہ کہہ کر آپ ؓ نے اپنے رسالہ کو وادی حیات میں چھپا دیا یہ ابھی کمین گاہ میں چھپے ہی تھے کہ دور سے گرد و غبار اڑتا ہوا دکھلائی دیا۔ آپ نے دستہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جوانان اسلام! ہوشیار ہو جاؤ۔" مسلمان تیار ہی تھے کہ وہ قریب پہنچ گئے' انہوں نے ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے درمیان میں لے رکھا تھا اور یہ مجاہد حسب ذیل اشعار پڑھتا جاتا تھا:۔

(ترجمہ اشعار) اے مخبر! میری قوم اور خولہ کو یہ خبر پہنچا دے کہ میں قیدی اور مشکیں بندھا ہوا ہوں' شام کے بے دین اور کافر میرے گرد ہیں اور تمام کے تمام زرہ پہنے ہوئے ہیں۔ اے دل تو غم و حزن اور حسرت کے مارے مرجا' اور اے میرے جوانمردی کے آنسو میرے رخسار پر بہہ جا۔ کیا تو جانتا ہے کہ میں پھر ایک دفعہ اپنے اہل اور خولہ کو دیکھوں گا اور میں اس عہد کو یاد دلاؤں گا جو ہمارے اندر تھا۔

حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ اشعار سنتے ہی کمین گاہ سے جواب دیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ جل مجدہ نے تمہاری دعاؤں کو قبول کر لیا۔ تمہاری گریہ و زاری کو سن لیا۔ میں ہوں تمہاری بہن خولہ۔ یہ کہہ کر انہوں نے زور سے تکبیر کہی اور حملہ کر دیا۔ حضرت رافع ؓ نیز دوسرے مسلمان بھی تکبیر پڑھ کر حملہ آور ہو گئے۔

حمید بن سالم کہتے ہیں کہ میں بھی اس وقت اس جماعت میں تھا جس وقت ہم نے تکبیر کے نعرے لگائے ہیں تو الہام الٰہی کی بدولت ہمارے گھوڑے بھی خوشی میں آکر زور زور سے ہنہنانے لگے ہمارے ایک ایک سوار نے رومیوں کے ایک ایک سوار کو آگے رکھ لیا اور ابھی ایک گھنٹہ بھی گزرنے نہیں پایا تھا کہ ہمارا ہر سپاہی اپنے حریف کو موت کے گھاٹ اتار چکا تھا۔ خداوند تعالیٰ جل مجدہ نے حضرت ضرار ؓ کو رہائی دلوائی

Marfat.com

اور ہم نے رومیوں کے گھوڑوں اور اسلحہ پر قبضہ کرلیا۔

رافع بن قادم التنوخی کہتے ہیں کہ ہم ابھی ان سو سواروں سے لڑنے میں مشغول تھے کہ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کو چھڑایا' مشکیں کھولیں اور سلام کیا۔ حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کو شاباش دی۔ مرحبا کہا اور ایک خالی گھوڑے پر جو دوڑتا ہوا پھر رہا تھا سوار ہو گئے۔ ہاتھ میں ایک پڑا ہوا نیزہ لیا اور حسب ذیل شکریہ کے اشعار پڑھنے لگے۔

(ترجمہ اشعار) یا رب! میں آپ کا شکر ادا کرتا ہوں' آپ نے میری دعا قبول فرمائی۔ میرا رنج دور کر دیا اور میری بے چینی کو ہٹا دیا۔ آپ نے میری تمناؤں کو آرزو کرنے سے پہلے پوری کر دیا اور مجھے میری بہن سے ملادیا۔ میں اب اپنے دل کو اپنے دشمنوں سے تسکین دوں گا۔ (یعنی ان کو قتل کروں گا)۔

## رومیوں کی گرفتاری اور مسلمانوں کی فتح

واقدی کہتے ہیں کہ حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی کا یہ دستہ حضرت ضرار رضی اللہ تعالی عنہ کو چھڑانے کے بعد مال غنیمت اور گھوڑے جمع کرنے میں مصروف ہی تھا کہ اچانک رومی حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے ہزیمت کھا کر بھاگے اور گھبراہٹ میں کچھ اس طرح پاد ہوا ہوئے کہ اگلوں نے پچھلوں کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھا حضرت رافع رضی اللہ عنہ رومیوں کو بھاگتے ہوئے آتا دیکھ کر فوراً" سمجھ گئے اور آپ نے ایک ایک کو جو آتا رہا گرفتار کرنا شروع کر دیا۔

کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت رافع بن عمیرہ الطائی کو روانہ کر دیا تھا اور دروان اور اس کی قوم پر آپ نے ایک ایسا سخت حملہ کیا تھا جیسا کہ کوئی شخص طلب شہادت اور حصول سعادت کے لئے ہتھیلی پر جان رکھ کر کیا کرتا ہے۔ مسلمانوں نے بھی جان توڑ کر کوشش کی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رومی فوراً" دم دبا کر بھاگے دروان بھاگنے والوں کے آگے آگے تھا۔ مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا' مال گھوڑے اور اسلحہ قبضے میں کئے اور تعاقب کرتے کرتے وادی حیات میں جہاں حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی اور حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ تشریف رکھتے تھے پہنچ گئے۔ حضرت ضرار کو مبارک باد دی اور حضرت رافع کی تعریف اور شکریہ ادا کیا۔ یہاں سے شاداں و فرحاں دمشق کی طرف لوٹے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو فتح کی خوشخبری سنائی اور دمشق کی فتح کا کامل

Marfat.com

# جنگ اجنادین

کہتے ہیں کہ جس وقت دروان کی ہزیمت اور اس کے لڑکے کے قتل کی خبر شاہ ہرقل کو پہنچی ہے تو اسے اپنی زوال مملکت کا یقین ہو گیا اور اس نے دروان کو حسب ذیل خط لکھا۔

"مجھے خبر ملی ہے کہ ننگے بھوکے عربوں نے تجھے شکست دے دی اور تیرے بیٹے کو قتل کر ڈالا نہ مسیح نے اس پر رحم کیا نہ تجھ پر۔ اگر میں یہ نہ جانتا کہ تو نہایت شہسوار' نیزہ باز اور شمشیر زن ہے تو میں تجھے فوراً" قتل کر دیتا۔ خیر اب جو ہوا سو ہوا' میں نے اجنادین کی طرف نوے ہزار فوج روانہ کی ہے' تجھے اس کا سردار مقرر کرتا ہوں تو ان کے پاس چلا جا اور فوج کو ساتھ لے کر اہل دمشق کی مدد کو پہنچ جا۔ کچھ فوج فلسطین بھیج دے تاکہ جو عرب وہاں موجود ہیں وہ ان سے لڑے۔ نیز جو اہل عرب فلسطین میں ہیں ان کے اور جو دمشق میں ہیں ان کے درمیان میں بھی اسی طرح وہ فوج حائل ہو جائے گی۔ تجھے چاہئے کہ تو اپنے دین اور اپنے ساتھیوں کی مدد کرے"

دروان نے جس وقت یہ خط پڑھا اس کی ڈھارس بندھی غم غلط ہوا سامان سفر درست کر کے اجنادین پہنچا اور یہاں رومیوں کو نہایت طمطراق علم اور ملیوں سے لیس پایا۔ وہ اس کے استقبال کو نکلے' بیٹے کے قتل کی تعزیت کی۔ دروان نے خیمہ میں پہنچ کر بادشاہ کا فرمان سنایا۔ جس کو رومیوں نے بخوشی منظور کر لیا اور جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔

## افواج اسلام کا اجنادین میں اجتماع

جس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ دروان کو ہزیمت دے کر باب شرقی پر تشریف لائے ہیں تو وہاں حضرت عباد بن سعید جنہیں حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بصرہ سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کیا تھا آئے اور انہوں نے آکر اطلاع دی کہ نوے ہزار رومی اجنادین کی طرف روانہ کئے گئے ہیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ یہ سن کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ کر کہا یا امین الامت! یہ عباد بن سعید الحضرمی ہیں' انہیں شرحبیل بن حسنہ نے اس غرض سے روانہ کیا ہے کہ وہ مجھے اس بات سے مطلع کر دیں کہ اجنادین میں

Marfat.com

ہرقل نے نوے ہزار فوج بھیجی ہے اور اس پر وردان سپہ سالار مقرر کیا ہے لہٰذا میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ اس میں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے ابو سلیمان! ہمارے خاص خاص بہادر اور سپہ سالار مختلف جگہوں اور مقاموں میں بٹے ہوئے ہیں۔ مثلاً" شرحبیل بن حسنہ بصرہ میں' معاذ بن جبل حوران ہیں' یزید بن ابی سفیان بلقاء میں' نعمان بن مغیرہ تدمر میں' عمرو بن عاص فلسطین میں۔ اس لئے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ ہم انہیں سب کو لکھ دیں کہ وہ ہمارے پاس چلے آویں۔ اس کے بعد دشمن پر متفقہ حملہ کریں نصرت و اعانت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اس مشورہ کے بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ تم فوراً" اپنی فوج کو لیکر اجنادین کے مقام پر آجاؤ ہم تمہیں وہاں پر ملیں گے والسلام۔

اس کے بعد آپ نے اسی مضمون کے چند خطوط ہر ایک سردار کے پاس جن کا ہم ابھی ذکر کر چکے ہیں روانہ کئے اور کوچ کا حکم دے دیا۔ خیموں کو اونٹوں پر لادا' مال غنیمت اور بکریوں کو چلتا کیا۔

واقدی کہتے ہیں کہ غازی اسلام حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جو خطوط امراء اسلام یعنی حضرت شرحبیل بن حسنہ' حضرت معاذ بن جبل' حضرت یزید بن ابوسفیان اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے نام ارسال فرمائے تھے جس وقت ان حضرات کے پاس پہنچے ہیں تو انہوں نے فوراً" اپنے بھائی مسلمانوں کی اعانت اور مدد کیلئے اپنی اپنی فوجوں اور جمعیت کو اجنادین کی طرف کوچ کا حکم دے دیا اور ہر سردار اپنے ماتحت لشکر کے ہمراہ اجنادین پہنچ گیا۔

حضرت سفینہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم کہتے ہیں کہ میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہمراہیوں میں تھا ہم اجنادین میں کچھ ایسے وقت اور اس طریقے سے پہنچے کہ تمام جمعیتوں اور فوجوں کی آمد ایک ہی وقت یعنی جمادی الاول سنہ ۱۳ھ کی کسی شروع ماہ کی کوئی ایک ہی تاریخ ہوگئی۔ مسلمانوں نے مل کر آپس میں السلام علیکم کی۔ میں نے رومیوں کا بے شمار لشکر پڑا دیکھا۔ جس وقت ہم ان کے اتنے قریب ہوگئے کہ وہ ہمیں دیکھ سکیں تو انہوں نے ہمیں دیکھ کے اپنا سازوسامان اور لشکر کا شمار کرنا شروع کیا۔ سوار اور پیادوں کی صف بندی کی اور ہمارے دکھلانے کے واسطے اجنادین کے میدان میں اپنی صفوں کو دور تک پھیلا دیا۔ حریف کی اس وقت یہاں نوے صفیں تھیں اور ہر صف میں ایک ہزار جوان موجود تھے۔

Marfat.com

حضرت ضحاک بن عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عراق بھی گیا وہاں کسریٰ کا لشکر اور جرامقہ کی فوجیں بھی دیکھیں۔ مگر واللہ میں نے رومیوں کا سا لشکر عظیم اس کی تعداد اور اس قدر اسلحہ نہیں دیکھے تھے۔ ہم نے ان کے مقابلے کیلئے یہیں ڈیرے ڈال دیئے۔ اگلے روز ابھی پوری طرح دن بھی نہیں نکلا تھا کہ رومیوں نے ہماری طرف بڑھنا شروع کیا جس وقت ہم نے انہیں سوار ہوتے دیکھا تو ہم بھی ہوشیار ہو گئے اور تیاری شروع کر دی۔

## حضرت خالد بن ولید کا افواج اسلام سے خطاب

حضرت خالد رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہو کر ہماری صفوں میں تشریف لائے اور فرمایا مسلمانو! یاد رکھو جس قدر فوج تمہارے مقابلے کیلئے آج موجود ہے تم اس کے بعد کبھی نہیں دیکھنے کے۔ اگر باری تعالیٰ جل مجدہ' نے اسے تمہارے ہاتھ سے شکست دے دی تو پھر کبھی بھی کوئی قیامت تک ان کے عوض تمہارے مقابلے پر نہیں آسکتا۔ تمہیں چاہئے کہ جہاد میں جان توڑ کوشش کرو۔ خدا کے دین کی آبرو رکھو اور اس کی مدد کرو۔ جنگ سے پشت دے کر بھاگنا دوزخ میں گرنا ہے اس لئے اس سے احتیاط رکھو۔ شانہ (کاندھا) سے شانہ ملا کر کھڑے ہو جاؤ۔ تیغوں کو حرکت دیتے رہو اور جب تک میں حکم نہ دوں حملہ مت کرو۔ ہمتوں کو قوی اور ارادوں کو مضبوط رکھو۔

## دروان کا اپنی فوجوں کو خطاب

واقدی کہتے ہیں کہ مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جس وقت جنرل دروان نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ کے لئے مجتمع اور حملہ کے واسطے آمادہ اور تیار دیکھا تو اپنے ماتحت کرنل اور سرداروں کو جمع کر کے کہنے لگا۔ یا بنی اصفر! یاد رکھو بادشاہ ہرقل کو تم پر بہت ناز اور بھروسہ ہے۔ اگر تم ہزیمت کھا گئے تو پھر کوئی شخص تمہاری جگہ عربوں کے مقابلے کے لئے نہیں نکل سکتا۔ عرب تمہارے شہروں پر قبضہ کر لیں گے' مردوں کو قتل عورتوں کو قید کر دیں گے۔ تمہیں چاہئے کہ پامردی کے ساتھ لڑو اور ایک متفقہ حملہ کر دو۔ یاد رکھو! تم ان سے تین گنے ہو۔ تمہارے ہر تین شخصوں کے مقابلے میں ان کا محض ایک آدمی ہے۔ صلیب سے مدد چاہو وہ تمہیں ضرور مدد دے گی۔

## کافر فوج کی جاسوسی کیلئے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کی روانگی

کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا

Marfat.com

بہادران اسلام! تم میں وہ کون شخص ہے جو رومیوں کے پاس جاکر معلوم کر کے ان کی تعداد' چال ڈھال اور سازو سامان کی ہمیں اطلاع دے حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ نے کہا اس کام کیلئے اے امیر میں تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا واللہ اس کام کیلئے تم ہی موزوں ہو مگر ضرار! جس وقت تم دشمن کے پاس پہنچ جاؤ تو احتیاط رکھنا اور نفس پر مغرور ہو کر اپنی جان کو خواہ مخواہ نرغہ میں نہ پھنسانا کیونکہ باری تعالیٰ فرماتے ہیں **ولا تلقوا بایدیکم الی التهلكة** (کہ دانستہ اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو) حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کی باگ پھیری اور وہاں پہنچ کر نہایت طمطراق' سازو سامان' خیمے خودوں اور نیزوں کی چمک ملاحظہ فرمائی اور پرندوں کے پروں کی طرح ان کے نشانوں کے پھریرے اڑتے دیکھے۔

## حضرت ضرار نے مقابلہ میں نکلنے والے تیس سواروں کو قتل کر دیا

دروان جو مسلمانوں کی فوج اور ان کے طور و طریق کو گہری نظر سے دیکھ رہا تھا اس کی نظر اچانک حضرت ضرار رضی اللہ عنہ پر پڑی۔ اپنے چند سرداروں سے کہا کہ میں نے ایک سوار کو آتے ہوئے دیکھا ہے اور مجھے غالب یقین ہے کہ وہ اپنی قوم میں کوئی معزز سردار ہے۔ پس تم میں کوئی ہے جو اسے گرفتار کر لائے۔ یہ سن کر فوج میں سے تیس جوان نکلے اور حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کی طرف چلے۔

جس وقت آپ نے انہیں اپنی طرف آتے دیکھا تو آپ نے پشت دے کر چلنا شروع کیا۔ یہ آپ کے پیچھے بطور تعاقب کے چلے اور یہ سمجھے کہ یہ مقابلے سے بھاگ نکلا۔ مگر آپ کا یہ ارادہ تھا کہ انہیں ان کی جمعیت سے دور کر کے پھر مقابلہ کیا جائے۔ جب یہ اپنی فوج سے دور چلے آئے تو آپ نے گھوڑے کی راس ان کی طرف پھیری۔ برچھا سنبھالا اور اس زور سے ایک سوار پر گرے کہ وہ برچھا کھاتے ہی جان توڑتا نظر آیا۔ فوراً ہی دوسرے پر پلٹے اور شیر ببر کی طرح حملہ آور ہو کر بیچ میں گھسے چلے گئے اور ان کے اندر پہنچ کر اس زور سے ایک ڈانٹ پلائی کہ دلوں میں رعب ڈالتی چلی گئی۔ رومی بھاگے اور آپ یکے بعد دیگرے ایک ایک کو گراتے ان کے پیچھے بھاگے۔ حتیٰ کہ آپ نے انیس شخصوں کو گرا لیا۔ جس وقت تعاقب کرتے کرتے رومیوں کے لشکر کے قریب پہنچے تو آپ لوٹے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آکر انہیں اس سب واقعہ کی

Marfat.com

اطلاع دی۔

آپ نے فرمایا کیا میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اپنی طاقت پر گھمنڈ نہ کرنا اور نہ ان پر کوئی حملہ کرنا۔ حضرت ضرارؓ نے کہا رومی مجھے پکڑنا چاہتے تھے۔ مجھے اپنے خدا سے خوف معلوم ہوا کہ وہ مجھے بھاگتا ہوا دیکھے۔ لہٰذا میں نے خالصتہ" للہ پورے اخلاص کے ساتھ حملہ کر دیا۔ اسی لئے باری تعالیٰ نے یقینی طور پر میری مدد فرمائی۔ واللہ اگر مجھے آپ کی ملامت کا خوف نہ ہوتا تو میں جب تک رومیوں کے تمام لشکر پر حملہ نہ کرلیتا کبھی واپس نہ آتا۔ ایہا الامیر! آپ یقین جانیں کہ یہ تمام لشکر ہمارے لئے مال غنیمت ہے۔

## لشکر اسلام کی ترتیب

کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید ؓ نے اپنے لشکر کے چار حصے کئے۔ میمنہ' میسرہ' قلب اور ہراول' ہراول کے پھر دو حصے فرمائے۔ ہراول ایسر میمنہ کی کمان حضرت معاذ بن جبل ؓ کے سپرد کی' میسرہ پر سعید بن عامر کو مقرر کیا۔ ہراول ایمن پر نعمان بن مقرن کو اور ہراول ایسر پر شرحبیل بن حسنہ کو سردار بنایا۔ چار ہزار سوار حضرت یزید بن ابی سفیان کے ماتحت دے کر ان کو ساق لشکر پر مامور کیا تاکہ وہ اس لشکر سے حرم اور بال بچوں کی نگہداشت کریں۔

## جنگی ہدایات

آپ نے فرمایا تمہیں خداوند تعالیٰ جزائے خیر عنایت فرمائیں۔ یہ کہہ کر آپ مسلمانوں کی صفوں میں چلے آئے یہاں آکر آپ نے گھوڑے کو مہمیز کیا پھر آپ نے صفوف میں چکر لگایا' جہاد کی ترغیب دی اور بلند آواز سے فرمایا یا معاشر المسلمین! خداوند تعالیٰ کی مدد کرو' وہ تمہاری مدد فرمائیں گے۔ جنگ میں ثابت قدم رہو' حرم' اولاد اور اپنے دین کی حفاظت و صیانت کیلئے جانیں دے دو اور دل کھول کر لڑو۔ یاد رکھو! یہاں نہ تمہارے لئے کوئی جائے پناہ قلعہ ہے کہ اس کی طرف بھاگ پڑو گے نہ کوئی کمینگاہ اور خندقیں ہیں کہ ان میں چھپ رہو گے۔ تم شانے سے شانہ ملالو' شمشیروں کو میان سے کھینچ لو اور جب تک میں حکم نہ دوں حملہ نہ کرو۔ تیروں کے چلانے میں اس قاعدے کو ملحوظ رکھو کہ جس وقت وہ تمہاری کمانوں سے نکلیں تو ایک کمان سے نکلتے ہوئے معلوم ہوں۔ اگر اس طرح اکٹھے اور ایک ساتھ ٹڈی دل کی طرح تیر چلائے جائیں گے تو ممکن ہے کہ کوئی تیر نشانے پر بیٹھ جائے (قرآن شریف میں ہے)

Marfat.com

**واصبروا و صابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔**

"ثابت قدم رہو' مقابلہ میں مضبوطی دکھلاؤ اور ٹھہرے رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو' شاید تم فلاح کو پہنچ جاؤ۔"

نیز یاد رکھو کہ تمہارا مقابلہ اس جیسی جماعت کے حمایت کرنے والوں' دلاوروں اور امراء سے پھر کبھی نہیں ہوگا۔

کہتے ہیں کہ مسلمان آپ کی یہ تقریر سن کر بہت خوش ہوئے۔ تلواریں ننگی کر لیں۔ کمانوں کا چلہ چڑھایا' تیروں کو سیدھا کیا اور حرب و ضرب کے لئے تیار ہو گئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ قلب لشکر میں پہنچے اور وہاں حضرت عمرو بن عاص' عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق' قیس بن ہبیرہ' رافع بن عمیرۃ الطائی' مسیب بن نجبہ' ذوالکلاع' ربیعہ بن عامر اور چند ایسے ہی حضرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ آپ نے یہاں توقف فرمایا۔

اس کے بعد آہستہ آہستہ فوج کو لے کر دشمن کی طرف بڑھے۔

جس وقت دروان نے مسلمانوں کا لشکر اور ان کی آمد دیکھی تو خود بھی اپنی فوج کو لے کر آگے بڑھا۔ اس کے سپاہیوں سے تمام طول و عرض میں زمین پٹی پڑی تھی' عیسائی سب طرف سے آ آکر جمع ہوئے اور ملیبوں' جھنڈوں اور کفر کی آوازوں سے اپنے لشکر کا اظہار کیا۔ جس وقت دونوں لشکر میدان جنگ میں پہنچ گئے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان کی فوج کی یہ حرکت اور پیش قدمی دیکھ کر بلند آواز سے فرمایا مسلمانو! جنت تیار ہے' دوزخ کے دروازے بند ہیں۔ رحمت کے فرشتے بالکل قریب ہیں۔ حوریں بناؤ سنگار کئے تمہارے انتظار میں ہیں' تمہیں دائمی زندگی مبارک ہو۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

**ان اللہ اشتری من المومنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة یقاتلون فی سبیل اللہ۔**

تحقیق اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کی جان اور مال خرید لیا اس عوض پر کہ ان کے واسطے بہشت ہے یہ لڑتے ہیں اللہ کے راستہ میں۔"

پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے حملہ میں برکت عنایت فرمائیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ معاذ! ذرا صبر کرو تاکہ میں لوگوں کو کچھ وصیتیں کردوں۔ یہ کہہ کر آپ نے صفیں مرتب کیں اور فرمایا مونڈھوں سے مونڈھے

Marfat.com

ملالو اور یاد رکھو کہ یہ لشکر تم سے دو چند ہے۔ عصر کے وقت تک لڑائی کو طول دیتے رہو کیونکہ وہ وقت ایسا وقت ہے جس میں ہمارے نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے دشمنوں پر فتح پائی ہے۔ لڑائی میں پشت دے کر بھاگنے سے بہت زیادہ احتیاط رکھو کیونکہ باری تعالیٰ جل مجدہ تمہیں ہمیشہ دیکھتے رہتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ کی برکت اور اعانت پر حملہ کرو۔"

## حضرت ضرارؓ نے پہلا حملہ کر کے تیس کافر مار ڈالے

کہتے ہیں کہ جب دونوں لشکر مقابلے میں ڈٹ گئے تو ارمن قوم کے لوگوں نے تیر پھینکنے شروع کئے جس کی وجہ سے چند آدمی قتل اور بعض سپاہی مجروح ہو گئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے چونکہ اپنے لشکر کو حملہ سے منع کر رکھا تھا' مسلمان جب قتل اور زخمی ہونے لگ تو حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اب ہمیں کس بات کا توقف ہے؟ اللہ جل جلالہ ہمیں دیکھ رہے ہیں' ان کے انوار کی تجلیات ہمیں منور فرماتی رہی ہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کے دشمن یہ گمان کرلیں کہ ہم ان سے ڈر کر بزدل ہو گئے یا سستی چھا گئی آپ ہمیں جلدی حملہ کا حکم دیں۔ اگر وقت کا انتظار ہے تو اتنے میں ہم میں سے چند جوان نکل کر ان کے مقابلے کے لئے چلے جاویں اور حملے کے وقت تک لڑائی کو طول دیتے رہیں پھر وقت آنے پر ہم سب حملہ کر دیں۔ آپ نے فرمایا ضرار! اس کام کیلئے بھی تم ہی موزوں ہو۔ آپ نے کہا واللہ! میرے دل میں اس سے زیادہ کسی چیز کی محبت نہیں۔ یہ کہہ کر آپ نے زرہ پہنی' زرہ نما نقاب منہ پر ڈالا۔ ہاتھی کے کھال کا پاکھر اپنے گھوڑے پر باندھا۔ رومیوں جیسا لباس اس قوم سے مخفی رہنے کے لئے زیب تن فرمایا اور گھوڑے پر سوار ہو کر اس کی باگ کو دشمن کی طرف پھیر دیا۔ وہاں پہنچے تو برچھا سنبھال کے رومیوں کی صفوں میں گھس گئے اور حملہ کر دیا۔ دشمنوں نے تیر برسانے اور پتھر پھینکنے شروع کئے مگر خدا کے اس بندے تک ایک نہ پہنچا یہ برابر صفیں پھاڑتے اور دلیروں کو کاٹتے چلے جارہے تھے اور یہ ایک ایسا جان توڑ حملہ تھا کہ آپؓ نے بیس جوان پیدل اور سوار کاٹ کر پھینک دیئے۔

## ایک جگادری کا ضرارؓ کے مقابلے میں نکل کر مارا جانا

حسان بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کے مقتولین کو گن رہا تھا جس وقت آپ کسی پیدل یا سوار کو قتل کرتے تھے تو میں شمار کر لیا کرتا تھا۔ اس حملہ میں

Marfat.com

کل مقتولین کی تعداد تیس تھی۔ ظریف بن طارق یربوعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ کے اس حملہ نے فوج میں کھلبلی مچا دی۔ آپ کی شجاعت' بہادری اور مردانگی نے انھیں حیرت میں ڈال دیا۔ اس کے بعد آپ نے سر سے خود اتار کے پھینک دیا اور فرمایا یا بنی اصفر! میں ضرار بن ازور ہوں کل تمہارا رفیق تھا اور آج مخالف ہوں۔ میں ہی قاتل حمران بن دروان ہوں۔ یاد رکھو جس نے رحمٰن کے ساتھ کفر کیا ہے اس کے لئے ایک بلائے بے درماں ہوں اور تمہارا فنا کرنے والا ہر جگہ اور ہر آن ہوں۔ فوجیوں نے آپ کی یہ گفتگو سن کر آپ کو پہچان لیا اور الٹے پاؤں بھاگے۔ آپ کا جوش ترقی پر تھا' آپ ان کے پیچھے چلے۔ ادھر سے قوم بطارقہ' اراجیہ' ہرقلیہ اور مذبحہ نے یکے بعد دیگرے پے در پے آپ کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ یہ دیکھ کر آپ پیچھے ہٹ گئے۔ دروان نے دریافت کیا یہ کون سا بدوی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ وہی ہے جو کبھی ننگے بدن نیزہ لے کر چلا آتا ہے کبھی نیزے بغیر آوارد ہوتا ہے۔ کبھی نیزہ لے کر آموجود ہوتا ہے دروان نے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کا ذکر سن کر ایک ٹھنڈی سانس کھینچی اور کہا میرے کنبہ کا کم کرنے والا اور میرے لڑکے کا قاتل یہی شخص ہے' میری دلی خواہش ہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ جو شخص میرا بدلا اور میرا عوض اس سے لے گا جو کچھ وہ مانگے گا اسے دوں گا۔ اراجیہ کے ایک بہادر نے یہ سن کر جلدی سے کہا اس خدمت کیلئے میں موجود ہوں روای کہتا ہے کہ یہ والی طبریہ تھا' ہلال بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں فوج کے میمنہ میں تھا۔ میرے بائیں طرف روماس والی بصرہ تھے۔ ان کی زبانی سناوہ کہتے تھے کہ اگرچہ میں اس کے نام سے واقف نہیں مگر دراصل جوڑ یہی برابر کا ہے۔

بہر حال یہ شخص دروان سے کہنے لگا کہ آپ کا بدلہ میں لوں گا اور گھوڑے پر سوار ہو کر چلا۔ حضرت ضرار پر حملہ کیا تین گھنٹے سے زیادہ تک دونوں بہادر فن حرب کے جوہر دکھلاتے رہے۔ آخر حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے نیزے کا ایک ایسا جچا تلا ہاتھ مارا کہ زرہ کو پھاڑتا ہوا اپنا کام کر گیا اور دشمن اوندھے منہ آرہا۔ دروان یہ دیکھ کر کہنے لگا یہ بھی اسے پکڑ کے نہ لایا اگر لے بھی آتا اور میں خود اپنی آنکھ سے دیکھ بھی لیتا اس وقت بھی اپنی نظر کی غلطی بتلاتا اور کبھی یقین نہ کرتا اور یقین بھی کس طرح کروں کہیں انسان بھی جن کے ساتھ لڑ سکتا ہے۔ اب میں اپنے سوا کسی دوسرے شخص کو نہیں دیکھتا کہ اس بدصورت سے لڑے۔

Marfat.com

## جنگ ضرارؓ وا صطفان والی عمان

دروان یہ کہہ کر تاتاری گھوڑے سے اترا' زرہ پہنی' ایک دوسری زرہ جس میں موتی ٹکے ہوئے تھے بدن پر ڈالی حضرت ضرار کے مرعوب کرنے کیلئے تاج سر پر رکھا۔ عربی گھوڑے پر سوار ہوا اور قریب تھا کہ چل پڑے فورا" والی عمان جنرل دریحان جو قوم اروحانیہ سے تھا اور جس کا نام اصطفان تھا آیا اور رکاب کو بوسہ دے کر کہنے لگا ایہا الصاحب! اس بدبخت سے آپ کا بدلہ لینے کیلئے میں تیار ہوں۔ اگر میں اسے قتل کردوں یا گرفتار کرلاؤں تو کیا آپ اس کے عوض میں اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کردیں گے؟ دروان نے کہا ایسی صورت میں میں اسے تیری نظر کردوں گا اور وہ تیری ہو کر رہے گی۔ میں اپنے اس قول پر امرائے شام اور خاصان ملک ہرقل کو گواہ کرتا ہوں۔ ان سے زیادہ غالبا" تجھے کسی اور معتبر گواہوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اصطفان یہ سن کے آگ بگولے کی طرح نکلا اور حضرت ضرار رضی اللہ عنہ پر حملہ آور ہو کے کہنے لگا بدبخت! یہ لے (یعنی حضرت ضرارؓ کی طرف اشارہ کرکے) جس کے اندفاع کی مجھ میں طاقت نہیں ہے' حضرت ضرار رضی اللہ عنہ رومی زبان ہونے کی وجہ سے سوائے اس کے کچھ نہ سمجھ سکے کہ ہوشیار ہو جائیں۔ چنانچہ آپ نے بھی تیار ہو کے ایک جوابی حملہ کیا۔ اصطفان ایک سونے کی صلیب چاندی کی زنجیر میں گردن میں ڈال کر نکلا تھا اسے بوسے دینے لگا۔ آپ فورا" سمجھ گئے کہ یہ صلیب سے مدد چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تو صلیب سے میرے مقابلے میں اعانت و مدد طلب کرتا ہے تو میں اس ذات والا صفات سے جو قریب مجیب ہے اور جو دعا کرنے والے کے خود قریب آجاتی ہے' تیرے مقابلے میں مدد و اعانت چاہتا ہوں۔

یہ کہہ کے آپ نے حملہ کردیا۔ دونوں نے فن حرب کے دروازے کھول دیئے حتیٰ کہ لوگ بے قرار ہوگئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے چلا کر فرمایا یا ابن ازور! یہ سستی کیسی؟ یہ تغافل کیا؟ یہ لڑائی میں طول کیا معنی؟ حالانکہ دوزخ تمہارے حریف کے انتظار میں ہے اور عزوجل تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ بزدلی سے بچو اور مردانہ وار حملہ کرو۔ یہ سن کر آپ کے دل میں جوش پیدا ہوا' زین پر بیٹھے بیٹھے کانپنے لگے اور دشمن پر حملہ کردیا کہتے ہیں کہ رومی چلا چلا کر اصطفان کو بہادری کی امنگ دلا رہے تھے اور یہ دونوں حریف پوری حرب و ضرب کے ساتھ کارزار میں مشغول تھے حتیٰ کہ سورج میں بھی گرمی آگئی اور وہ بھی آگ برسانے لگا۔ دونوں حریف پسینے پسینے ہوگئے' گھوڑوں میں دم تک باقی نہ رہا۔ اصطفان نے آپ کی طرف اشارہ کیا کہ گھوڑوں کو چھوڑ دیں اور پیدل ہو کر لڑیں۔ آپ

Marfat.com

نے گھوڑے پر رحم کھا کر اترنے کا قصد ہی کیا تھا کہ اچانک ایک سوار جو اصطفان کا غلام تھا خالی پیٹھ یعنی بغیر سوار کا ایک گھوڑا ساتھ لئے آتا دیکھا' اسے دیکھتے ہی آپ نے گھوڑے سے چلا کر فرمایا جس کو لوگوں نے بھی سنا کہ تو تھوڑی سی دیر میرے نیچے اور چست و چالاک رہ ورنہ سرور دو جہان محمد رسول اللہ ﷺ کی قبر شریف کے پاس جا کر تیری شکایت کروں گا۔

گھوڑا یہ سن کر ہنہنایا اور ٹاپیں بھرنے لگا۔ حضرت ضرار رضی اللہ عنہ اس غلام کی طرف جھپٹے اور اس کے پاس پہنچ کر نیزے سے اس کا کام تمام کر دیا اور اس خالی زین گھوڑے پر خود سوار ہو گئے۔ اپنے گھوڑے کو مسلمانوں کی طرف چھوڑ دیا جو ان میں جا ملا پھر آپ اصطفان کی طرف لپکے۔ جس وقت اس نے دیکھا کہ انہوں نے غلام کو قتل کر دیا اور اس گھوڑے پر سوار ہو گئے تو اپنی ہلاکت کا یقین کر لیا اور یہ سمجھ گیا کہ اب لامحالہ یہ میرے قتل کے درپے ہیں۔ حضرت ضرار رضی اللہ عنہ اس کے بشرہ اور بوکھلا پن کو دیکھ کر فوراً" سمجھ گئے کہ دشمن مغلوم ہوا چاہتا ہے۔ ارادہ کیا کہ حملہ کریں مگر اچانک آپ نے رومی سواروں کا ایک دستہ اپنی طرف آتے دیکھا کیونکہ دروان نے جب اصطفان کو مغلوب اور قریب بہ ہلاکت دیکھا تو وہ یہ سمجھ گیا تھا کہ اگر اس کی مدد نہ کی گئی تو یہ کوئی دم کا مہمان ہے۔ اس لئے اس نے اپنی فوج کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ یہ شیطان میرے کلیجہ کے ٹکڑے کو تو کھا چکا ہے اگر میں نے آج اسے قتل نہ کیا تو گویا میں نے خود اپنی جان کو معرض ہلاکت میں ڈال دیا۔ اب یہ ضروری ہے کہ اس کے مقابلے کے لئے میں خود نکلوں۔ اگرچہ دیگر رؤسا اور امراء مجھے اس کمزور بدوی کے مقابلے میں جانے کے لئے ننگ و عار اور عیب کے ساتھ یاد کریں مگر مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔

کہتے ہیں کہ بطارقہ' قیاصرہ اور ہرقلیہ کے قبیلے اس وقت تک اس کے پاس سے علیحدہ نہ ہوئے جب تک اس نے ان سے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لئے صلیب نہ اٹھوا لی۔ اس عہد و پیمان کے بعد قبیلہ مذبحہ کے دس آدمی جو سب کے سب زرہ پوش تھے' پیروں میں لوہے کے موزے' بازوؤں پر لوہے کے بازو چڑھائے ہوئے ہاتھوں میں فولاد کے عمود اٹھائے ہوئے اس کے ساتھ ہوئے اور یہ زرہ میں ملبوس تاج سر پر رکھے آگ کے شعلہ کی طرح ان کے آگے آگے چلا۔ اصطفان نے جو حضرت ضرار رضی اللہ عنہ سے طوعاً" و کرہاً" مجبوری سے لڑ رہا تھا ان کے طرف دیکھا۔ یقینی ہلاکت کے بعد ذرا دم میں دم آیا۔ بزدلی کے بعد حرب و ضرب کا پھر شوق چرایا اور حضرت ضرارؓ سے چیخ کر کہنے

Marfat.com

لگا لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ مگر آپ نے اس کی طرف التفات نہ کیا اور نہ آنے والے سواروں سے مرعوب ہوئے البتہ ان کے مقابلہ کے لئے تیار ہو کر کھڑے ہو گئے۔ آپ اسی حالت میں تھے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بھی ان سواروں کو آتے اور ان کے افسر کے سر پر تاج چمکتے ہوئے دیکھا اور فرمایا کہ تاج بادشاہوں کے سر پر ہوا کرتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ فوج کا کمانیر ہے اور ہمارے آدمی پر خروج کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے آدمی کی نصرت و اعانت کرنی چاہئے۔ آپ نے اپنی فوج کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ تم میں سے بھی دس آدمی نکلنے چاہئیں تاکہ پلہ برابر رہے۔ اس کے بعد آپ چیدہ اور منتخب دس آدمیوں کو لے کر نکلے۔ گھوڑوں کی باگیں میدان کارزار کی طرف کیں اور چل دیئے۔

ادھر رومی حضرت ضرار رضی اللہ عنہ تک پہنچ گئے۔ آپ نہایت اولوالعزمی اور جوانمردی کے ساتھ مقابلے میں ڈٹ گئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پہنچنے تک برابر نہایت پامردی کے ساتھ ان سب کا مقابلہ کرتے رہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پہنچ کر زور سے پکار کر فرمایا ضرار! تمہیں بشارت ہو تمہیں جبار نے سعادت عطا کر دی ہے۔ کفار سے کسی طرح کا خوف و ہراس نہ کرنا۔ حضرت ضرار نے جواب دیا کہ باری تعالیٰ کی طرف سے نصرت و اعانت قریب نہیں ہے۔

کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے چاروں طرف سے ان کا احاطہ کر لیا اور انہیں بیچ میں لے کے ایک ایک سپاہی کی طرف ایک ایک مسلمان نے رخ کیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے دروان کو ہل من مبارز کہا۔ حضرت ضرار اپنے حریف سے نیزہ آزمائی کر رہے تھے مگر ان کے حریف اصطفان کا برا حال تھا' بازو شل ہو چکے تھے' ہاتھوں میں لرزہ آ گیا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر اور بھی اوسان خطا ہو گئے۔ خوشی رنج سے بدل گئی اور بھونچکا ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ گھوڑا بے حس و حرکت ہو گیا۔ حضرت ضرار رضی اللہ عنہ اس کی گھبراہٹ اور بزدلی فوراً سمجھ گئے۔ آپ نے نیزہ سے حملہ کیا۔ اصطفان نے خود کو موت کے پنجہ میں دیکھ کر اپنے آپ کو گھوڑے سے گرا دیا اور اٹھ کے بے تحاشا بھاگا۔ آپ بھی فوراً گھوڑے سے اتر کر پیچھے بھاگے اور کچھ دور جا کر جب قریب ہوئے تو ہاتھ سے نیزہ پھینک دیا۔ دونوں میں کشتی ہونے لگی۔ ایک نے دوسرے کے مونڈھے پکڑ لئے اور معرکہ آرائی شروع ہو گئی۔ خدا کا دشمن اصطفان پتھر کی چٹان کی طرح نہایت بھاری بھرکم آدمی تھا اور حضرت ضرار رضی اللہ عنہ بہت زیادہ نحیف الجثہ اور پتلے دبلے شخص تھے مگر باری جل مجدہ نے آپ کے اندر قوت و دانائی کوٹ کوٹ

Marfat.com

کر بھر دی تھی۔

دیر تک قوت آزمائی ہوتی رہی' آخر آپ نے کمر بند پر ہاتھ مارا اور ناف کے قریب سے کمربند پکڑ کے زمین سے اٹھا کر دے پٹکا۔ اصطفان نے دروان سے چیخ چیخ کر مدد چاہی اور رومی زبان میں کہنے لگا اے سردار! مجھے اس مصیبت سے جس میں میں پھنس گیا ہوں نجات دلاؤ ورنہ میں ہلاک ہوا۔

دروان نے وہیں سے چیخ کے جواب دیا کہ بدبخت! اور مجھے ان درندوں سے کون نجات دلائے؟ ان دونوں کی یہ یاوہ گوئی اور بکواس کو جو یہ دونوں آپس میں کر رہے تھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بھی سنا' یہ سن کر آپ اور زیادہ حملہ کے لئے مضطرب ہوئے اور دروان پر حملہ کر دیا۔ ادھر حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے اپنے مغلوب حریف کا ارادہ کیا۔ ان دونوں کا تماشہ دونوں طرف کے لشکری اچھی طرح دیکھ رہے تھے۔ رومیوں نے یہ دیکھ کر شور و واویلا مچانا شروع کیا۔ ادھر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ حضرت ضرارؓ حریف کے سینے پر چڑھ کے بیٹھ گئے۔ اصطفان آپ سے پوری طرح ڈر رہا تھا اور اونٹ کی طرح بڑبڑا رہا تھا۔ ہر ایک سپاہی دوسرے کی مدد و اعانت کرنے سے بالکل مجبور تھا حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے تلوار ہاتھ میں لی اور دشمن خدا کے سینے پر رکھ کر حلق کی طرف کو کھینچ لی اس وقت اس نے اتنا شور مچایا کہ آسمان سر پر اٹھا لیا۔ دونوں طرف کا لشکر اس کی شور و فغان کو سن رہا تھا۔ آخر اس کی چیخ و پکار سے تمام رومی لشکر دوڑ پڑا۔

جس وقت حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف لشکر کو آتے دیکھا اور خود کو خواہ مخواہ مصیبت میں پھنستے معلوم کیا تو آپ نے سوچا کہ اگر میں یہاں ٹھہرا تو سوائے اس کے کہ گھوڑوں کے سموں اور پوڑوں سے روند ڈالا جاؤں اور کیا فائدہ ہے۔ یہ سوچ کر آپ نے تکبیر کہی اور دشمن کا سر کاٹ کے اس کے سینہ سے اتر آئے۔ آپ تمام کے تمام خون سے بھرے ہوئے تھے زور سے تکبیر کہی اور مسلمانوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور حملہ کرنے کے لئے چل دیئے۔

## دونوں لشکروں کا آمنا سامنا

ادھر رومی جیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا ہے حملہ کی غرض سے آگے بڑھے اور ان کے میمنہ نے حضرت معاذ بن جبل پر اور میسرہ نے حضرت سعید بن عامر پر حملہ کر دیا۔ ارمنی قوم اور عربوں کے فریقین کی طرف سے تیروں کا مینہ برسانا شروع کر دیا اور اس

Marfat.com

قدر تیر برسائے کہ ان کی کثرت سے سورج کا منہ چھپا دیا۔ حضرت سعید بن زید بن عامر (عمرو) بن نفیل رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا یا معاشر الناس! تم اپنی موت کو یاد کرو سامنے خدائے جبار کے' اور جنگ سے پیٹھ دے کر نہ مستوجب بنو عذاب نار کے۔ دین کی حمایت و حفاظت کرنے والو! اور اے قرآن کی تلاوت کرنے والو! صبر سے کام لو صبر سے۔ آپ کے ان لفاظ نے لوگوں میں نئی طرح کی روح پھونک دی خوشی' جرات اور پیش قدمی کے لئے پہلے سے زیادہ شوق ابھار دیا۔

## پہلے روز کی جنگ کا نتیجہ

کہتے ہیں کہ دونوں فریق خوب گھمسان کی لڑائی لڑے حتیٰ کہ عصر کا وقت آیا۔ اب دونوں فریق جدا جدا ہو گئے۔ دونوں طرف سے سپاہی کام آئے مگر مشرکین کے مقتولین کی تعداد بہت زیادہ رہی۔ اجنادین کی پہلی جنگ میں جو مسلمان شہید ہوئے وہ حسب ذیل ہیں:

سلمہ بن ہشام مخزومی' نعمان عدوی' ہشام بن عاص تیمی' ہبان (ہبار) بن سفیان' عبداللہ بن عمرو دوسی' ذر بن عوف نمری' راعب بن رہین خزرجی' قادم بن مقدام زہری' ذوالیسار بن خزرجہ تمیمی' حرام بن سالم غنوی' سعید بن عاص ابی لیلا الکلابی' حادم بن بشر لسکی' امیہ بن حبیب بن یسار بن احد بن عبداللہ بن عبدالدر' مرہف ابن واثق برجوجی' محلی بن حنظلہ ثقفی' عدی بن میار اسدی' مالک بن نعمان طائی' سالم بن طلحہ غفاری اور بارہ آدمی اور عوام الناس میں سے جن کا مجھے نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اس طرح گویا کل شہداء کی تعداد تیس نفوس پر مشتمل تھی۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

واقدی کہتے ہیں کہ رومی اس معرکہ میں تین ہزار کے قریب کام آئے جن میں دس والیان ملک بھی شامل تھے جن کی تفصیل یہ ہے:

مارس بن مناف والی ریاست عمان' مرتش بن لبنا حاکم حمین و دیر الحرب و نوئی' دمدر بن قالا رئیس جولان جس کی حدود ریاست کہف اور رقیم تک تھی' لاون بن جنتہ صاحب جبل السواد و عاملہ' مذارعون بن روحس امیر غزہ و عسقلان' بخاء بن عبدالمسیح گورنر حلحول' جرفیاس بن جرون ملک یانا و رملہ' مرونس عامل ارض بلقاء' کورک نائب سلطنت نابلس اور ایک بادشاہ ارض عواصم جس کا نام معلوم نہیں ہوا۔

Marfat.com

فوجوں کے پلٹ جانے کے بعد جس وقت دروان اپنی فرودگاہ پر پہنچا تو چونکہ اس کا دل مسلمانوں کی شجاعت اور استقلال سے مرعوب ہو چکا تھا اس لئے اس نے اپنے بہادروں اور سپہ سالاروں کو جمع کر کے ان سے مشورہ لینے کی غرض سے کہا اے حاملان دین مسیح! تم ان عربوں کے متعلق کیا رائے رکھتے ہو؟ میرے نزدیک تو یہ غالب ہونے' مغلوب نہ ہونے والے لوگ ہیں۔ میں ان کی تلواروں کو تیز اور کاٹنے والی اور تمہاری شمشیروں کو کند' ان کے گھوڑوں کو دم دار اور صابر' تمہارے گھوڑوں کو ہانپنے کانپنے والے' ان کے بازوؤں کو سخت اور تمہارے کو ست دیکھ رہا ہوں' ساتھ ہی اس قوم کو تم سے زیادہ اپنے رب کا فرمانبردار اور دل سے تصدیق کرنے والا جانتا اور سمجھتا ہوں۔ تم ظلم و تعدی اور اپنی فریب کاری کو خیرباد کہہ کر رہو گے۔ ہاں بہتر طریق یہ ہے کہ تم اپنے دلوں کا زنگ دھو ڈالو اور صدق دل سے گناہوں کا اقرار کر کے اپنے رب کی طرف متوجہ ہو کر توبہ کرو۔

اگر تم نے ایسا کیا تو سمجھ لو کہ فتح تمہارے قدم چومے گی اور اگر انکار کیا تو ہلاکت کے گڑھے میں گر پڑو گے کیونکہ خداوند تعالیٰ نے ہم پر ایک ایسی قوم کو جسے ہم کبھی شمار و قطار میں نہ لاتے تھے اور نہ کبھی ہم نے آج تک اس کا ذکر کیا تھا اور نہ ہمارے دلوں میں کبھی ان کی طرف سے کوئی کسی طرح کا خیال پیدا ہوتا تھا۔ اس لئے کہ یہ خود چرواہے' غلام' بھوکے ننگے تھے۔ ایک عقوبت شدید اور بلائے عظیم کے لئے مسلط کر دیا ہے۔ انہیں حجاز کے قحط' سختی اور بلاؤں نے ہماری طرف روانہ کیا۔ یہاں آ کر انہوں نے تمہارے شہروں کی نعمتیں اور میوہ جات کھائے جو اور چینا کی روٹی کے بجائے عمدہ گیہوں کی روٹیاں دیکھیں۔ سرکہ اور شربت کی جگہ شہد' گھی' تازہ مسکہ' انجیر' انگور اور عمدہ عمدہ نادر اشیاء میسر آئیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تمہاری عورتوں' ماؤں اور اہل و عیال کو قید کر لیا۔ نہ معلوم تم نے اپنی عورتوں کی اس بے حرمتی اور بلائے عظیم پر کس طرح سے صبر کر لیا۔"

کہتے ہیں کہ اس کی اس تقریر کو سن کر رومیوں میں کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا تھا جو چیخ کر نہ رویا ہو اور جس نے کف افسوس نہ ملا ہو۔ ہر ایک شخص غصہ میں بھر گیا اور اس غیظ و غضب میں ان کی زبانوں سے نکلا' ہم آخر دم تک لڑیں گے اور جب تک ہم میں ایک متنفس بھی موجود ہے لڑائی کو برقرار رکھیں گے۔ عرب قوم ہے یہ بہادری اور شجاعت کبھی نہیں ہو سکتی ہم انہیں تلواروں سے قتل کر دیں گے' نیزوں سے بیندھ لیں

Marfat.com

گے' تیروں سے چھان دیں گے اور جن باتوں کا آپ نے ذکر کیا ہے ہرگز نہ ہونے دیں گے۔ دروان یہ سن کر بے حد خوش ہوا۔ قوم اور روسائے بطارقہ (یعنی بڑے بڑے بہادروں) کو مشورے کے لئے زور سے آواز دی اور کہا بادشاہ ہرقل کی فوج نے میری تقریر کا جو کچھ جواب دیا ہے وہ آپ حضرات نے سنا۔ قوم میں سے ایک شخص نے جواب دیا اے دروان! تو ان عوام لوگوں کی بات پر بھروسہ نہ کر اور یہ سمجھ کہ تو ایسی قوم کے ساتھ الجھا ہے جن سے کسی طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ کیا تو نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا کہ ان میں کا ایک شخص ہمارے تمام لشکر پر حملہ آور ہو جاتا ہے اور ہماری جمعیت اور کثرت سے کسی طرح نہیں گھبراتا اور جب تک ہم میں سے چند آدمیوں کو قتل نہیں کر دیتا واپس نہیں جاتا۔ ان کے نبی نے جو کچھ ان سے کہہ دیا ہے وہ ان کے دل میں ایک راسخ عقیدہ کی طرح اتر گیا ہے کہ اگر انہوں نے ہم میں سے کسی کو قتل کر دیا تو وہ دوزخ میں چلا گیا اور ان میں سے کوئی قتل ہو گیا تو کھلا جنت میں پہنچ گیا۔ موت اور حیات ایسی قوم کے نزدیک برابر ہے ہم میں سے اب تک ایک خلق کثیر قتل ہو چکی ہے اور ان کے چند آدمی کام آئے ہیں سو میں تیرے واسطے ایسی قوم سے کوئی امید کی صورت نہیں دیکھتا۔ البتہ اگر تو کسی ترکیب سے ان کے سردار تک پہنچ جائے اور اس کو قتل کر دے تو پھر یہ سب کے سب خود ہزیمت کھا کے بھاگ پڑیں گے مگر ان کے سردار تک پہنچنا بھی کسی حیلہ اور مکر کا محتاج ہے۔

## خالد بن ولیدؓ کو دھوکہ سے قتل کرنے کی سازش

دروان یہ سن کر کہنے لگا ان میں سے کون سا حیلہ چل سکتا ہے؟ حیلہ اور فریب تو خود ان کے ساتھ مخصوص ہے۔ یہ سردار پھر بولا اور کہنے لگا کہ اس کی ایک ترکیب ہے کہ تو باہم گفتگو اور سوال و جواب کے لئے اسے بلا جس وقت تم دونوں علیحدہ کسی جگہ میں تنہا ہو جاؤ تو تو جلدی کر کے اس کا گلا دبا لے اور اپنے ان آدمیوں کو جنہیں پہلے ہی سے اس کام کے لئے گھات میں بٹھا دیا ہو آواز دے۔ دروان نے کہا میں کسی ترکیب اور طریقے سے اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے کہ وہ نہایت بہادر اور سخت آدمی ہیں ان تک پہنچنا نہایت مشکل امر ہے۔

دوسرے یہ کہ نہ میں ان سے بات کر سکتا ہوں نہ ان کا شکار مجھ سے ہو سکتا ہے بطریق (سردار) پھر بولا اچھا میں ایک ایسی بات بتلاتا ہوں اگر تو نے وہ کر لی تو تو ان کے

Marfat.com

سردار تک پہنچ جاوے گا اور تجھے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا' وہ یہ کہ تو اپنے دس نہایت بہادر عسکری اپنے جانے سے قبل ایک کمین گاہ میں چھپا کے بٹھا دے پھر اسے بلا اور اسی جگہ کے قریب جہاں وہ دس سپاہی چھپے ہوں بات چیت اور گفتگو کے بہانے سے اسے لے کر بیٹھ جا اور باتوں میں منہمک کر لے۔ جب تیری طرف سے اسے پورا اطمینان ہو جائے تو ایک دم اس کے اوپر حملہ کر دے اور ان آدمیوں کو چیخ کے آواز دے لے تاکہ وہ جلدی سے تیرے پاس آ کے اس کا تکا بوٹی کر کے بانٹ لیں اور تو ان کی تکلیف دہی سے فارغ ہو جائے اس طرح سے اس کے باقی ساتھی خود ہی متفرق ہو جاویں گے حتیٰ کہ دو تک بھی ایک جگہ جمع نہ ہو سکیں گے۔

دروان یہ ترکیب سن کر بہت خوش ہوا اس کے چہرے پر فرحت و انبساط کی ایک لہر دوڑ گئی اور کہنے لگا یہ ترکیب واقعی بہت اچھی ہے اوز میری بھی یہی رائے ہے مگر یہ کام رات کو ہو سکتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ صبح ہونے تک ہم اپنے کام سے فارغ ہو کر بیٹھ رہیں۔ یہ کہہ کر دروان نے شامی نصاریٰ میں سے ایک حمص کے باشندے داؤد نامی کو بلایا اور کہا مجھے معلوم ہے کہ تم اعلیٰ درجے کے فصیح البیان' خطیب' جری اور صاحب برہان شخص ہو تمہاری حجت اور دلیل فلاح کو پہنچانے والی اور حریف کے بیان کو غلط کر دینے والی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان عربوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ کل تک وہ جنگ کو موقوف رکھیں۔ نیز یہ بھی کہو کہ کل صبح بہت سویرے ان کا سردار ہمارے پاس آئے تاکہ میں خود بنفس نفیس اس کے پاس جاؤں اور صلح کے متعلق کچھ گفتگو کروں۔ ممکن ہے کہ ہمارے ان کے مابین صلح ہو جائے اور جو کچھ وہ مال و متاع کا ارادہ رکھتے ہیں ہم انہیں دے دیں۔

داؤد نے کہا تف ہے تجھ پر بادشاہ نے لڑائی کا حکم دیا ہے اور تو اس کے خلاف کرتا ہے تو نے عربوں سے مصالحت کی تو دنیا تجھے ہی ڈرپوک اور بزدل کے لقب سے ملقب کرے گی۔ مجھ سے قیامت تک یہ نہیں ہو سکتا کہ میں عربوں سے صلح کے متعلق گفتگو کروں۔ اگر بادشاہ نے سن پایا کہ صلح کی گفتگو میں درمیانی شخص میں تھا تو فوراً" قتل کر دے گا۔ دروان نے کہا تجھ پر بڑا افسوس ہے۔ ہم نے دراصل ایک فریب گانٹھا ہے اور میں اس طریقے سے اصل میں ان کے سردار تک پہنچنا چاہتا ہوں تاکہ اسے قتل کر دوں تو یہ قوم منتشر ہو جائے۔ پھر انہیں تلوار کے گھاٹ اتار دوں۔ اس کے بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو فریب گانٹھا تھا اس سے بیان کیا۔

Marfat.com

داوُد اسے سن کر کہنے لگا وردان! باغی، مکار اور فریبی ہمیشہ اور ہر کام میں ذلیل اور خوار ہوا کرتا ہے بہتر یہ ہے کہ تو مرد میدان ہو کر جمعیت کے ساتھ لڑے اور جو ارادہ کر لیا ہے اس کو ترک کر دے۔ وردان یہ سن کر غصہ میں بھر گیا اور کہا کہ میں تجھ سے اس کام میں مشورہ نہیں لیتا بلکہ حکم دیتا ہوں کہ میرا پیغام پہنچا دے اور جو میں کہتا ہوں وہ کر اور خواہ مخواہ کی لڑائی چھوڑ۔

داوُد نے کہا بہت بہتر اور یہ کہہ کر چل دیا مگر دل نے اس کی اس بات کو قبول نہ کیا۔ وہ خود بخود کہنے لگا کہ وردان نے شاید اپنے بیٹے کے پاس جانے کا ارادہ کر لیا ہے جو ایسی باتیں کرتا ہے، یہ چل کے مسلمانوں کے لشکر کے قریب جا کر کھڑا ہوا اور زور سے آواز دے کر کہا یا معاشر العرب! کیا خون ریزی اور قتل پر بس نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ تم سے اس کے متعلق سوال کریں گے ہم ایک امر پر متفق ہو گئے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ اس کی بدولت صلح ہو جائے گی۔ تمہارے سردار کو چاہئے کہ وہ میرے پاس آئے تاکہ میں جس غرض سے آیا ہوں اس کے سامنے بیان کروں یا اپنے بجائے کسی ایسے دوسرے شخص کو بھیجے کہ جو کچھ میں اس سے کہوں وہ اس تک پہنچا دے۔ یہ ابھی اپنی بات پوری بھی نہیں کرنے پایا تھا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ شعلہ جوالہ کی طرح زرہ پہنے ہاتھ میں نیزہ لئے جس کو ایک نہایت اعلیٰ درجے کے گھوڑے کے دونوں کانوں کے درمیان میں رکھ رکھا تھا نکلے۔ بوڑھے داوُد نصرانی نے جب آپ کی طرف دیکھا تو کہنے لگا یا عربی! ذرا توقف کیجئے نرمی برتے میں جنگ کے لئے حاضر نہیں ہوا اور نہ میں فوجی شخص ہوں نہ میں شمشیر زن اور نیزہ بازی کا خواہاں ہوں بلکہ میں قاصد ہوں اور چاہتا ہوں کہ جو پیام لے کر آیا ہوں پہنچا دوں اور جو میں کہوں وہ آپ سن لیں۔ نیزے کو آپ ذرا دور رکھیں تاکہ میں آپ سے کچھ کہہ بھی سکوں۔

## داوُد نصرانی اور حضرت خالدؓ کی گفتگو

آپ نے نیزہ کو ہٹایا اور زین کی قربوس (کوبہ) میں رکھ کے اس کے قریب ہوئے اور فرمایا تو اپنا کام پورا کر اور جو پیام لایا ہے اسے بیان کر مگر راستی اور سچائی کو مدنظر رکھنا تاکہ تو اس سے فائدہ اٹھا سکے کیونکہ جو سچ کہتا ہے وہ بھلائی کے دروازے تک پہنچ جاتا ہے اور جھوٹا ہمیشہ قعر ضلالت کے گڑھے میں پڑ کر خود کو ہلاک کر دیتا ہے۔

داوُد نے کہا اعرابی! آپ سچ فرماتے ہیں، میں اس غرض سے حاضر ہوا ہوں کہ

Marfat.com

ہمارا سردار اور سپہ سالار خون ریزی کو برا سمجھتا ہے اور آپ حضرات کے ساتھ لڑائی نہیں رکھتا۔ اب تک فریقین میں سے جتنے لوگ قتل ہو چکے ہیں اسے ان کا بہت زیادہ حزن و ملال ہے۔ اس لئے اس کی رائے ہے کہ آپ حضرات کے کچھ مال دیکر خونریزی کا سدباب کر دے اور ایک عہدنامہ جس پر آپ اور آپ کے معززین اصحاب کے دستخط ثبت ہوں اس مضمون کا مرتب کرلیں کہ آپ اور آپ کے ساتھی کو اس کے بعد ہم سے کسی قسم کا تعارض نہیں ہو گا۔ نہ آپ حضرات ہمارے شہروں اور بلدیات سے کوئی غرض رکھیں گے' نہ ہمارے قلعوں سے کچھ سروکار ہوگا۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو ہمیں آپ کے قول پر پورا پورا اعتماد اور جناب کے افعال پر پوری رضا مندی ہو گی۔ اس کی یہ بھی خواہش ہے کہ اس بقیہ دن میں بھی لڑائی موقوف رکھی جائے اور جس وقت صبح نمودار ہو تو آپ اکیلے تن تنہا تشریف لے جا کر عہد و مواثیق پر جو آپ دونوں سرداروں کے مابین ہوں غور و فکر فرمائیں اور بحث و تمحیص کے بعد دفعات مرتب کرلیں۔ اس طریقے سے شاید اللہ تعالٰی کوئی بھلائی کی صورت نکال دیں اور یہ خونریزی بند ہو جائے۔

آپ یہ تمام گفتگو سن کے دیر تک غور و فکر کرتے رہے۔ پھر فرمایا دروان کے دل میں جو بات ہے اور جس کی غرض سے تجھے بھیجا ہے اگر اس کے اندر کسی قسم کا حیلہ اور مکروفریب پوشیدہ ہے تو تمہیں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ مکرو حیلہ تو اللہ کی قسم ہمارے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے' شاید اس فن میں ہمارے برابر کوئی شخص پیدا کیا گیا ہو۔ وہ ایسی باتیں کر کے خود موت کے منہ میں جانا چاہتا ہے اور دغا' مکرو فریب کی بدولت اپنی اور اپنی تمام جمعیت کے بیخ کنی کر کے اپنی آرزوؤں کا خون کرنا چاہتا ہے۔ ہاں اگر اس کا یہ قول حق و صداقت پر مبنی ہے تو میں تمہارے بدوں اسلام قبول کرنے یا جماعت رؤساء اور اولاد کی طرف سے جزیہ ادا کرنے کے کسی تیسری بات پر مصالحت نہیں کر سکتا۔ رہا مال سو مجھے اس کی خواہش نہیں ہے۔ ہاں البتہ مال اسی طریقے پر لے سکتا ہوں جس کا میں نے ابھی تذکرہ کیا ہے کہ ہر سال کے شروع میں بطور جزیہ کے مال دیا جائے۔ داؤد جسے حضرت خالدؓ کی گفتگو ناگوار معلوم ہوتی تھی کہنے لگا تمہاری خواہش ہی کے مطابق ہو جائے گا مگر جس وقت تم دونوں حضرات ایک جگہ بیٹھ کر گفتگو کرو گے تو آپ کے مابین تصفیہ ضرور ہو جائے گا۔ اچھا میں اجازت چاہتا ہوں۔

Marfat.com

## داؤد نے دروان کا حیلہ فاش کر دیا

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی گفتگو سن کے داؤد ڈر گیا اور اس کے قلب میں آپ کا رعب چھا گیا۔ خود ہی خود دل میں کہنے لگا عربی سچ کہتا ہے اور خدا کی قسم میں جانتا ہوں دروان قتل ہو کر رہے گا اور اس کے بعد ہمارا بھی نمبر ہے۔ بہتری اسی میں ہے کہ میں عربی سے سچی سچی بات کہہ کے اپنے اور اپنی اولاد کے لئے امان مانگ لوں۔ یہ سوچ کے آپ کی طرف پھر متوجہ ہوا اور کہنے لگا عربی بھائی! مجھے میرے سردار نے جو کچھ تلقین کیا تھا اس میں سے ایک بات آپ سے کہنا بھول گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا وہ کیا؟ اس نے کہا آپ کو ہوشیار رہنا چاہئے اور اپنی جان کی حفاظت کرنی چاہئے کیونکہ دروان نے دراصل آپ کے لئے ایک مکر گانٹھا ہے۔ اس کے بعد اس نے تمام قصہ بیان کر دیا اور کہا کہ میں اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے آپ سے امان مانگتا ہوں۔

آپ نے فرمایا اگر تو قوم سے مخبری نہ کرے اور کسی قسم کا عہد و پیان کر کے غداری نہ کرے تو تیرے' تیری اہل' اولاد اور مال کے لئے امان ہے۔ داؤد نے کہا اگر میں غداری کرتا تو تمام قصہ کیوں بیان کرتا؟ آپ نے فرمایا رومیوں کے ان دس آدمیوں کی کمین گاہ کے لئے کون سی جگہ تجویز ہوئی ہے۔ داؤد نے کہا لشکر کے دائیں طرف ریگ کے ٹیلے کے قریب پھر اس نے اجازت چاہی اور چلا گیا۔

اس کے بعد آپ نے حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی' مسیب بن نجبہ الفزاری' معاذ بن جبل' ضرار بن ازور' سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی' سعید بن عامر بن جریج' ابان بن عثمان بن سعید' قیس بن ہبیرہ' زفر بن سعید بیاضی اور عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہم کو بلایا جس وقت یہ حضرات حاضر ہوئے تو آپ نے رومیوں کے حیلہ اور مکر کے متعلق ان کو اطلاع دی اور فرمایا کہ تم سب دائیں ٹیلے کی جانب نشیب میں جا کر چھپ جانا اور جس وقت میں تمہیں آواز دوں تو میری آواز کے ساتھ فورا" نکل کے ایک ایک شخص کو ایک ایک دبا لینا اور دشمن خدا دروان کو میرے لئے چھوڑ دینا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں اسے کافی ہوں گا۔

حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے کہا یا امیر! یہ معاملہ زیادہ نازک اور پیچیدہ معلوم ہوتا ہے۔ سرحد سے تجاوز کر چکا ہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں یہ قوم دروان کو آپ کے مقابلے میں جانے سے منع کر دے اور پھر تمام کے تمام آپ پر ٹوٹ پڑیں اور خدانخواستہ آپ کو کسی طرح کا نقصان پہنچ جائے۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ہم اسی وقت دشمن کی کمین گاہ کی طرف چل پڑیں اور اگر ہم انہیں وہاں سوتا ہوا دیکھیں تو صبح سے پہلے ہی ان

Marfat.com

سے فارغ ہو لیں اور ان کی جگہ ہم خود چھپ کر بیٹھ جائیں۔ صبح جس وقت دروان اور آپ تنہا ملاقات کریں تو ہم بغیر کسی لڑائی اور فتنہ و فساد کے نکل آویں۔ آپ یہ سن کر ہنسے اور فرمایا اگر یہ ممکن ہو تو ایسا ہی کرو۔ ان دس آدمیوں کو جو اس وقت تمہارے ہم نشین ہیں ساتھ لو میں تمہیں ان پر سردار مقرر کرتا ہوں اور باری تعالیٰ جل مجدہ کی ذات والا صفات سے امید کرتا ہوں کہ وہ تمہیں تمہارے اداروں میں کامیاب کریں گے اور اگر یہ کام ہو گیا تو نہایت خوشی کا مقام اور فال نیک ہے۔

حضرت ضرار رضی اللہ عنہ یہ کہہ کر کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ان تک پہنچنے کی قوی امید رکھتا ہوں۔ لشکر سے جدا ہوئے ان سب حضرات نے ننگی تلواریں ہاتھوں میں لیں' حضرت خالد رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانوں کو السلام علیکم کیا۔ دعاؤں کی التجا کی اور اس وقت ایک تہائی رات گزری تھی کہ چل دیئے۔

## دھوکہ باز نصرانیوں کا انجام

یہ حضرات جس وقت اس ٹیلے کے قریب پہنچے تو حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے انہیں ٹھہرنے کو کہا اور فرمایا تاوقتیکہ میں رومیوں کی کوئی خبر تمہارے پاس نہ لاؤں یہیں کھڑے رہنا۔ آپ نے کپڑے اتارے تلوار ہاتھ میں لی اور آہستہ آہستہ پہاڑ اور ریت کے ٹیلوں کی آڑ میں ہوتے ہوئے چلے۔ جس وقت آپ موقع پر پہنچے تو چونکہ رومی تمام دن کے تھکے ہارے تھے نیز کسی دشمن کے حملہ کرنے اور کسی مقابل سے مقابلہ کرنے سے بھی بالکل مطمئن تھے اس لئے مزے کی نیند لے رہے تھے۔ آپ کا ارادہ ہوا کہ انہیں موت کی نیند سلا دیں۔ مگر پھر آپ نے سوچا ممکن ہے کہ قتل کے وقت اضطراب کی حالت میں ایک' دوسرے کو جگا دے۔ یہ سوچ کے آپ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہیں خوشخبری ہو کہ جس کام کے ارادے سے تم یہاں آئے تھے وہ موجود ہے اور جس کا تمہیں ڈر تھا وہ مفقود ہے۔ تلواریں برہنہ کر لو اور ان کے پاس پہنچ کے جس طرح چاہو قتل کر دو۔ ایک ایک شخص ایک ایک کو بانٹ لے اور اپنی تمام ضربات کو ایک کر کے سب ایک دم مارنا اور حتی المقدور اپنی آوازوں کو نہ ظاہر ہونے دینا۔ انہوں نے کہا بہت بہتر۔ یہ کہہ کر انہوں نے زرہوں کو اتار دیا' تلواریں میان سے باہر کیں۔ حضرت ضرار ان کے آگے ہوئے اور یہ سب آپ کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔

جس وقت یہ رومیوں کے قریب پہنچے تو ان کے اسلحہ ان کے سرہانے رکھے

Marfat.com

ہوئے تھے۔ مسلمان متفرق ہوئے اور ایک ایک آدمی ایک کے پاس کھڑا ہو گیا۔ تلواروں کو بلند کر کے ان کی گردنیں' منہ اور پیٹوں پر اس زور سے مارا کہ تلوروں کی ضربوں نے جگانے کی بجائے ان کا تکا بوٹی کر کے رکھ دیا۔ پھر ان کے ہتھیار اور سامان کو اپنے قبضہ میں کیا اور حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں مبارک ہو یہ پہلی فتح ہے اور باری تعالیٰ سے ہمیں امید ہے کہ وہ اپنا وعدہ تمام کا تمام پورا فرمائیں گے اور ہماری فتح ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز۔

تمام حضرات نے اپنے رب کی مدد ہی پر تعریف کی اور تمام رات اس کا شکریہ ادا کرتے رہے اور نصرت و اعانت مانگتے رہے۔ حتیٰ کہ صبح کی سفیدی نے رات کی سیاہی سے منہ نکالنا شروع کیا۔ روشنی نمودار ہوئی۔ یہ حضرات مجتمع ہوئے اپنے کپڑے نکال دیئے اور رومیوں کا لباس زیب تن کر لیا۔ رومال کا دہان بند بنا کر باندھ لیا اور اس خوف سے کہ شاید کوئی شخص دروان کا بھیجا ہوا نہ آ جائے اور بنا بنایا کام خراب نہ ہو جائے' چھپ کر بیٹھ گئے۔ مقتولین کو ایک پشتہ کے نشیب میں رکھ کر اوپر سے مٹی پھیر دی اور کامیابی کی امید میں اسلحہ لے کر بیٹھ گئے۔

جس وقت فجر کا وقت ہوا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی لشکر کو آئین حرب پر مرتب کیا۔ سرخ کپڑے زیب تن فرمائے اور زرد عمامہ باندھا۔ اسی طرح رومیوں نے صف بندی کی' ہتھیار لگائے اور پھر اور صلیبیں بلند کیں۔ مسلمان تیاری میں ہی تھے کہ رومیوں کے قلب لشکر میں سے ایک سوار نکل کے کہنے لگا یا معاشر العرب! جو کل ہمارے تمہارے مابین معاہدہ ہو چکا تھا وہ کیا ہوا؟ کیا وہ توڑ دیا گیا؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ یہ سن کر نکلے اور فرمایا ہمارا شیوہ غداری نہیں ہے۔ سوار نے کہا دروان چاہتا ہے کہ آپ اس کے پاس جا کے کچھ بات چیت کریں تاکہ معلوم ہو سکے کہ آپ اور وہ کس امر پر متفق ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم لوٹ کے اسے اطلاع دو اور اس سے کہو کہ میں ابھی بغیر کسی سستی اور خوف کے آ رہا ہوں۔ اس نے پہنچ کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا جواب سنایا۔ خدائی دشمن اسی وقت زرہ پہن نمائش ٹیپ ٹاپ' کتیلے جڑاؤ گلوبند' گلے میں ڈال' ٹوپی سر پر رکھ اور تاج لگا کے چل دیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے اس شان و شوکت کے ساتھ دیکھ کر فرمایا۔ یہ تمام چیزیں مسلمانوں کے لئے مال غنیمت ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس کے بعد آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا میرا غالب گمان ہے کہ ضرار

Marfat.com

مع اپنے ساتھیوں کے دشمنوں تک ضرور پہنچ گئے ہوں گے جس وقت آپ مجھے حملہ کرتے دیکھیں تو آپ بھی مع لشکر کے حملہ کر دیں۔ پھر آپ نے مسلمانوں کو سلام کیا اور تشریف لے گئے۔

## دروان اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی گفتگو

جس وقت خدا کے دشمن دروان نے آپ اور آپ کے لباس کو دیکھا تو بہت متعجب ہوا اور سمجھا کہ وہ میری ہی پاس آ رہے ہیں۔ یہ سمجھ کے وہ ٹیلے کے قریب ہو گیا۔ جس وقت آپ اس کے نزدیک پہنچے تو وہ خچر سے اتر پڑا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بھی گھوڑے سے اتر آئے اور یہ دونوں ٹیلے کے قریب ہی بیٹھ گئے۔ دروان نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے حملہ کے خوف سے تلوار کو ہاتھ میں ہی رکھا۔ آپ اس کے سامنے بیٹھے اور فرمایا جو کچھ کہنا چاہتا ہے کہہ مگر سچ بولنا' طریقہ حق کو اختیار کرنا اور یہ سمجھ لینا کہ تو ایسے شخص کے سامنے بیٹھا ہے جو کسی کے مکر و حیلہ کی ذرہ برابر پرواہ نہیں کرتا اور نہ کسی کے فریب کی طرف پلٹتا ہے کیونکہ وہ خود ان کی اصل اور مکر و فریب کے قلعوں کا ستون ہے۔ بہرحال جو کہنا ہے کہہ۔ دروان نے کہا خالد! اس وقت معاملہ میرے تمہارے درمیان ہے جو کچھ تمہارا ارادہ اور خواہش ہے اس وقت مجھ سے بیان کر دو۔ لوگوں کی خونریزی سے باز آؤ اور یہ یاد رکھو کہ جو کچھ تمہارے افعال و اعمال اور لوگوں کا قتل و خون ہے خداوند تعالیٰ کے یہاں اس کی تم سے باز پرس ہو گی۔ اگر تمہیں دنیا کی خواہش اور ہمارے مال و منال کی ضرورت ہے یا ہم سے کچھ لینا چاہتے ہو تو چونکہ تم ہمارے نزدیک سب سے زیادہ کمزور' ضعیف' قحط زدہ ملکوں کی ذلیل ترین زندگی بسر کرنے والے اور لاغری کی وجہ سے مر جانے والے لوگ ہو اس لئے میں بطور صدقہ اور خیرات کے دے دینے میں تمہارے لے بخل سے کام نہیں لوں گا۔ اب جو تمہیں منظور ہو کہو اور ہم سے تھوڑی ہی رقم پر قناعت کر لو۔

آپ نے یہ سن کر فرمایا نصرانیت کے کتے اللہ عزو جل نے ہمیں تمہارے صدقات سے مستغنی اور تمہارے اموال کو ہمارے لئے حلال کر دیا ہے کہ ہم اسے آپس میں تقسیم کر لیں اور تمہاری عورتوں اور بچوں کو ہمارے واسطے جائز کر دیا ہے۔ ہاں اگر تم یہ پڑھ لو کہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** (صلی اللہ علیہ وسلم) تو تم ہمارے بھائی ہو لیکن اگر اس کا انکار کرو تو ذلت و خواری کی حالت میں پھر ہمارے تمہارے درمیان سب سے بہتر

Marfat.com

فیصلہ کرنے والی تلوار ہے۔ باری تعالیٰ ہم تم میں سے جسے چاہیں فتح دیں۔ ہمارے پاس تمہارے واسطے جو تو سن رہا ہے یہی ہے اگر اس کا انکار ہے تو لڑائی موجود ہے اور واللہ ہمیں لڑائی کی خواہش بہت زیادہ ہے۔ باقی تیرا ہماری جماعت کو سب سے زیادہ ضعیف اور کمزور کہنا سو خدا کی قسم! تم ہمارے نزدیک کتے کے برابر ہو۔ ہمارا ایک آدمی تمہارے ہزاروں آدمیوں کو بھی کمزور سمجھتا ہے۔ تیری یہ باتیں اس قسم کی نہیں جیسی کہ ہمارے ساتھ اب تک ہم سے صلح کرنے والوں نے کی ہیں اور اگر مجھے میرے لشکر اور قوم سے دور اور علیحدہ دیکھ کر ایسی باتیں کرتا ہے یا مجھے اکیلا سمجھ کر دل میں کچھ اور گدگدی اور لہر اٹھتی ہو تو لے جو تیرے جی میں آوے کر میں موجود ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ تجھے کافی ہوں گا۔

دروان حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو سن کر کمین گاہ کے آدمیوں پر بھروسہ کر کے بغیر تلوار سونتے ایک جست لگا کے اٹھا اور بڑھ کر آپ کے دونوں بازو پکڑ لئے۔ آپ بھی جوابی حملہ کے لئے اس کی طرف بڑھے اور اسے لپٹ کے اس کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ کی ایک ضرب دی اور ایک نے دوسرے کو خوب مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا۔ دروان نے اپنے آدمیوں کو للکار کر آواز دی اور کہا کہ جلدی دوڑو۔ صلیب نے عرب کے سردار کو میرے قبضہ میں کر دیا ہے۔ یہ ابھی پورا کہنے بھی نہیں پایا تھا کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ٹیلے کے قریب بیٹھے تھے اس کی آواز کو سنا پرانے کپڑوں اور ان زرہوں کو جو یہ اس وقت پہن رہے تھے اتار پھینکا اور تلواریں سونت سونت کر عقاب کی طرح اس کی طرف جھپٹے اور حتی المقدور جلدی پہنچنے کی کوشش کی۔ اسلام کا وہ بہادر جو سب سے پہلے سوائے ازار کے ننگے بدن ہاتھ میں تلوار قبضائے شیر ببر کی طرح گونجتا اور دھڑکتا ہوا پہنچا وہ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے حضرات آپ کے پیچھے پیچھے۔

## دروان کی حضرت خالد بن ولید کے ہاتھوں قتل ہونے کی اپیل

یہ حضرات اس ہیئت سے اس کی طرف بڑھ رہے تھے اور یہ انہیں دیکھ کر سمجھ رہا تھا کہ یہ میرے ہی آدمی ہیں حتیٰ کہ جس وقت یہ اس کے پاس پہنچے اور ان کے آگے آگے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کو جو اس کی طرف بھیڑیئے کی طرح جست کرتے تلوار کو نچاتے اور حرکت دیتے آ رہے تھے دیکھا تو یہ کانپ اٹھا بازو سست پڑ گئے اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ میں تمہیں تمہارے معبود کا واسطہ دے کر یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھے تم ہی قتل

Marfat.com

کرنا۔ اس شیطان کی صورت سے چونکہ مجھے نفرت ہے اس لئے اس سے نہ قتل کروانا۔
آپ نے فرمایا تیرا قاتل یہی ہے وردان اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ میں یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ آپ تلوار کو جنبش دیتے' شیر کی طرح ڈکارتے اس کے پاس پہنچ گئے۔

اس کے قریب پہنچ کے آپ نے فرمایا خدا کے دشمن! جو مکر تو نے اصحاب رسول ﷺ کے لئے گانٹھا تھا وہ کیا ہوا؟ یہ کہہ کر آپ نے اس کی طرف تلوار چمکائی' حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کے آپ کو منع کیا اور فرمایا ضرار! ذرا ٹھہرو اور تاوقتیکہ میں تمہیں حکم نہ دوں جلدی نہ کرو۔ اس وقت اصحاب رسول ﷺ جو حضرت ضرار کے پیچھے پیچھے تھے وہ بھی اپنی تلواروں کو ہلاتے اور جنبش دیتے ہوئے پہنچ گئے اور ہر ایک نے اس کے قتل میں بڑھ کے جلدی کرنی چاہی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی روکا اور فرمایا اپنی اپنی جگہ اطمینان سے کھڑے رہو اور جب تک میں حکم نہ دوں اسے مہلت دو۔

## قتل وردان از حضرت ضرار رضی اللہ عنہ

وردان نے جب یہ سختی اور نیا منظر دیکھا تو اس کے دل میں اس قدر دہشت ہوئی کہ کانپ کے زمین پر گر پڑا اور انگلی سے اشارہ کر کے امان امان پکارنے لگا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ امان کا وہی شخص مستحق ہوتا ہے اور اسی شخص کو امان دی جاتی ہے جو اس کا اہل ہو اور تو ایک ایسا شخص ہے کہ تو نے ہم سے صلح کے متعلق ظاہر کیا اور دل میں مکروفریب بھرے رکھا حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ بہتر مصلحتیں جاننے والے ہیں۔
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ سن کر حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے اسے اب بالکل مہلت نہ دی اور اس کے شانے کی ہڈی پر زور سے تلوار ماری' اچک کے اس کے سر پر سے تاج اتارا اور کہا کہ جو شخص کسی چیز کو جلدی بڑھ کے اٹھا لے اس کی ملکیت کا وہی شخص زیادہ مستحق ہے۔ یہ دیکھ کے مجاہدین کی تلواریں بڑھیں اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے سرخرو ہو گئیں اور حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کے کپڑوں کو مال غنیمت تصور کر کے قبضہ میں لے لیا۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے قوم! رومیوں کا لشکر چونکہ اپنے سپہ سالار کا منتظر اور چشم براہ ہو گا اس لئے مجھے خوف ہے کہ وہ کہیں تم پر نہ ٹوٹ پڑیں لہٰذا بہتر ہے کہ وردان کا سر فوراً" کاٹ لو۔ ان رومیوں کا جو پرانا لباس تمہارے پاس موجود ہے اسے پہن لو اور ان کے مقابلے کے واسطے تیار ہو جاؤ۔ جب تم

Marfat.com

ان کے قریب پہنچ جاؤ تو تکبیر کے نعرے لگا کر حملہ کر دو تمہاری تکبیروں کو سن کر تمام مسلمان حملہ کر دیں گے۔

## مسلمانوں کا کافروں پر حملہ کرنا

مسلمانوں نے اپنے مقتول کا لباس اتار کر انہی کی زرہ پہنیں اسلحہ زیب تن کئے اور رومیوں کی طرف چل دیئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت ضرار رضی اللہ عنہ انکے آگے آگے ہوئے۔ وردان کا سر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی تلوار کی نوک پر تھا۔ جس وقت یہ ٹیلے کی آڑ سے دونوں لشکروں کے سامنے آئے تو رومیوں کے لشکر کی طرف چلے۔ ان کے ادھر مڑنے اور چلنے سے رومیوں کو مغالطہ ہوا اور انہوں نے وردان کے سر کو حضرت خالد کا سر اور مسلمانوں کو اپنے ساتھی سمجھ کر خوشی کے نعرے مارنے شروع کئے تاڑیاں پیٹیں (تالیاں بجائی)' ملیوں کا از راہ تفاخر اظہار کرنا شروع کیا اور شور وغل سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ مسلمانوں نے جب یہ حالت دیکھی تو گھبرا گئے اور یہ خوف ہوا کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ شاید کسی مصیبت میں پھنس گئے۔ بعض نے دعا مانگنی شروع کی۔ بعض نے خوف کھایا' بعض رونے لگے اور بعضوں نے چیخنا شروع کر دیا۔ جس وقت حضرت خالد رضی اللہ عنہ رومیوں کی صفوں کے قریب پہنچے تو آپ نے وردان کا سر ہاتھ میں لے کر اونچا کیا اور دکھلا کے زور کی آواز کے ساتھ فرمایا خدا کے دشمنو! یہ تمہارے سپہ سالار وردان کا سر ہے اور میں خالد بن ولید صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یہ کہہ کے آپ نے اسے ہاتھ سے پھینک دیا اور تکبیر کہہ کے رومیوں کی صفوں پر حملہ کر دیا۔ آپ کے بعد حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھ کے حملہ کیا اور مسلمان بھی تکبیروں کی آوازیں بلند کر کے حملہ آور ہو گئے۔

ادھر ان کا حملہ دیکھ کے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو مخاطب کر کے آواز دی حفاظت اور حمایت دین کے علمبردارو! حملہ کر دو۔ یہ کہہ کر آپ نے حملہ کر دیا اور آپ کے حملہ کے ساتھ ہی تمام لشکر نے ہلہ بول دیا۔ رومیوں نے جب اپنے سردار سپہ سالار کا سر دیکھا اور یقین ہو گیا کہ مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا تو وہ دم دبا کر بھاگے مگر تلوار نے انہیں چاروں طرف سے گھیر گھیر کر قتل کرنا شروع کر دیا۔ پتھر' اینٹ اور ڈھیلے کے نیچے غرض جہاں بھی پایا لوہا چٹائے بغیر کہیں نہ چھوڑا۔ ظہر کے اول وقت سے عصر کے وقت تک تلوار برابر کام کرتی رہی۔ رومی پریشان اونٹوں کی طرح بالکل متفرق ہو گئے۔

حضرت عامر بن طفیل دوسی کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھا

Marfat.com

اس وقت میری سواری میں دمشق کے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا تھا۔ ہم نے مشرکین کا تعاقب کیا جس وقت ہم تعاقب میں دعرکی سڑک تک پہنچے تو ہمیں دور سے ایک غبار اٹھتا ہوا دکھائی دیا۔ ہم سمجھے کہ ہرقل بادشاہ نے شاید رومیوں کی مدد کے لئے کوئی لشکر روانہ کیا ہے۔ یہ سمجھ کر ہم ہوشیار ہو گئے۔ جس وقت وہ غبار ہمارے قریب پہنچا تو ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری مدد اور کمک کے لئے یہ لشکر روانہ کیا ہے۔ چونکہ رومیوں کے شیرازہ کے پریشان اجزاء اسی طرف کو منتشر ہوئے تھے جدھر سے یہ لشکر آ رہا تھا اس لئے رومیوں کا جو سپاہی ان سے ملتا رہا اسے یہ قتل اور اس کے مال کو مال غنیمت میں شمار کرتے رہے۔

## فتح اجنادین

اجنادین کے مقام میں رومیوں کی نوے ہزار فوج تھی اس روز کے معرکے میں پچاس ہزار سے زائد قتل ہوئی تھی کم کسی صورت سے نہیں ہو سکتی۔ لڑائی کے گردوغبار میں بعض نے خود آپس میں ہی دوسروں کو قتل کر ڈالا۔ باقی ماندہ مفرور ہو گئے۔ جن میں سے بعض نے قیساریہ کا رخ کیا اور بعض دمشق کی طرف چلے گئے۔ مسلمانوں کے اتنا مال غنیمت ہاتھ آیا کہ آج تک اس سے پہلے کبھی کسی دوسری لڑائی میں ہاتھ نہیں آیا تھا سونے چاندی کی صلیبیں اور زنجیریں بے حساب ہاتھ آئیں۔

## جنگِ دمشق

## حضرت خالد کی دمشق روانگی

رافع بن عمیرہ کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فتح اجنادین کا عریضہ روانہ کیا تھا۔ اس کے بعد ہی آپ نے فوراً" دمشق کی طرف کوچ کر دیا تھا۔ اہل دمشق نے جس وقت اپنے دلیروں اور شجاعوں کے قتل، اپنے لشکر نیز جو ہرقل نے اجنادین میں روانہ کیا تھا اس کی ہزیمت کی خبر سنی تو خوف کے مارے قلعہ بند ہو گئے۔ گاؤں اور قریوں کے باشندے اپنے اپنے دیہات اور بستیوں کو چھوڑ کر دمشق میں پناہ گزین ہوئے۔ قلعہ کا سامان درست کیا۔ تلواریں ڈھال اور نیزے اور منجنیق شہر پناہ کی دیواروں پر نصب کیں۔ نشانات اور صلیبوں کو گاڑا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ یہاں اس وقت پہنچے جب یہ بالکل محفوظ ہو چکے تھے۔۔ آپ کے لشکر کے ساتھ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ دو دو ہزار لشکر اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عامر بن ربیعہ ایک ایک ہزار فوج لے

Marfat.com

کر پہنچ گئے۔ انکے بعد ہی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی دو ہزار کی جمعیت لے کر آوارد ہوئے۔ اہل دمشق نے جس وقت مسلمانوں کی فوج ظفر موج کو امنڈتے ہوئے دریا کی طرح اپنی طرف آتے دیکھا تو انہیں اپنی ہلاکت کا کافی یقین ہو گیا۔

## حضرت خالد بن ولیدؓ کی دمشق پر لشکر کی ترتیب

واقدی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ باب جابیہ پر پہنچ گئے تو آپ نے اپنی فوج کو لڑائی کا حکم فرمایا۔ اس کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفیان کو بلا کر ہدایت کی کہ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر باب الصغیر پر چلے جاؤ۔ اپنی قوم اور آدمیوں کی حفاظت رکھنا۔ اگر شہر میں سے کوئی تمہارے مقابلے کو نکلے اور تم اپنے اندر تاب مقابلہ نہ پاؤ تو فوراً" مجھے اطلاع دے دینا۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کو پہنچوں گا۔ اس کے بعد حضرت شرحبیل بن حسنہ کو بلا کر فرمایا تم باب توما پر متعین ہو جاؤ اور احتیاط رکھو۔ اس دروازے کا حاکم توما نامی سنا ہے بہت ہوشیار اور دلاور آدمی ہے۔ اپنی قوم کا سردار اور بادشاہ ہرقل کے نزدیک اپنی شجاعت اور دلیری کی وجہ سے بہت محبوب ہے اور اسی وجہ سے ہرقل نے اس سے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی۔ اگر وہ تم پر حملہ آور ہو تو مجھے خبر کر دینا۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری کمک کروں گا۔

حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میرے سپاہیوں کے اندر ایسا کوئی شخص نہیں ہے جس پر اس کا حیلہ چل سکے۔ پھر آپ نے حضرت عمرو بن عاص کو بلا کر حکم دیا کہ تم باب فرادیس پر فروکش رہو وہاں سے کسی طرح حرکت نہ کرنا۔ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ وہاں بردراہ قوم جمع ہیں۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے حضرت قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ تم اپنے لشکر کے ساتھ باب الفرج پر چلے جاؤ آپ وہاں چلے گئے۔

اور دمشق کا باب مرتش بند رہتا تھا کیونکہ اس پر لڑائی نہیں ہوا کرتی تھی اسی وجہ سے اس کو عرب میں باب السلامتہ کہا جاتا تھا۔

اس انتظام کے بعد آپ خود بہ نفس نفیس باقی ماندہ لشکر کو لے کر باب شرقی پر ٹھہرے اور حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر دو ہزار کا لشکر دیا اور فرمایا کہ تم بطور طلیعہ (ہراول) کے کام کرو۔ اپنے لشکر کے ہمراہ شہر کے چاروں طرف گشت لگاتے

Marfat.com

رہو۔ اگر کوئی مشکل کام پیش آجائے یا رومیوں کے کہیں جاسوس نظر پڑ جائیں تو مجھے فوراً" مطلع کر دینا میں جو کچھ اس وقت مناسب سمجھوں گا کروں گا۔

چنانہ حضرت ضرار ایک بپھرے ہوئے شیر اور غضب ناک چیتے کی طرح منزل مقصود کی طرف چلے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ باب شرقی پر رہے۔ آپ کی فوج نے رومیوں پر حملہ کیا۔ ادھر رومیوں نے عہد کر لیا کہ جب تک ہم میں کا ایک فرد بھی باقی ہے لڑائی کو بدستور باقی رکھیں گے۔ عورتوں اور اولاد کو ان کے ہاتھ نہ آنے دیں گے۔ یہ سوچ کر انہوں نے بھی تیر چلانے شروع کئے اور طرفین سے منجنیق تیر اور پتھروں کی اس قدر بارش ہوئی کہ طرفین کے اکثر آدمی زخمی ہو گئے دن بھر مسلمان لڑتے رہے' رات ہوئی تو دونوں فریق جدا ہوئے اور مسلمانوں کا ہر سردار اپنے اپنے دروازہ اور مقام پر متعین رہا اور ساری رات صبح کی لڑائی کے لئے نہایت مستعدی اور انتظار کے ساتھ گزار دی' بار باری سے اپنی فوج کی نگہبانی کرتے رہے' حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ تمام رات پورے لشکر کے گرد چکر اور گشت لگاتے رہے کہ دشمن اچانک نہ آپڑے اور شب خون مار دے۔

## دوسرے دن کی جنگ

دوسرے دن کی جنگ میں صحابہ کرام اپنے جسموں کو ڈھالوں سے محفوظ کر کے پاپیادہ ہی دشمن کی طرف بڑھے۔ اور حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ باب صغیر سے' قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ باب کیسان سے' رافع بن عمیرۃ الطائی رضی اللہ عنہ باب شرقی سے' شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باب توما سے اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ باب الفرادیس سے چلے۔ اور اب ایک نے دوسرے کو لڑائی کے لئے پکارا۔ تیر اندازوں نے تیر چلائے۔ قلعہ والوں کی طرف سے بھی تیر برسنے شروع ہو گئے' منجنیق سے ڈھیلے آنے لگے کہ مسلمان اس بلاء پر جو قلعہ والوں کی طرف سے نمودار ہوئی نہایت صبر و استقلال سے ڈٹے رہے۔

## حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ کی شہادت

مسلمان اس قدر سختی اور جانکاہی کے ساتھ لڑے کہ اس سے پہلے کبھی کسی لڑائی میں اس زور کے ساتھ نہیں لڑے تھے۔ ملعون توما نے بھی نہایت بے جگری کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اس کے آدمیوں نے پتھراؤ اور تیروں کا لگاتار مینہ برسانا شروع کر دیا جس سے بہت سے مسلمان مجروح ہو گئے۔ مجروحین میں حضرت ابان بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے

Marfat.com

کہ ان کے ایک مسموم تیر (زہر میں بجھا ہوا) آکر لگا۔ انہوں نے اگرچہ اسے نکال لیا اور زخم پر اپنا عمامہ ہی باندھ لیا تھا مگر انہوں نے اس کے زہر کا اثر اپنے بدن میں محسوس کیا اور یہ الٹے گر پڑے۔ ان کے بھائیوں نے انہیں سنبھالا لشکر میں اٹھا کر لائے اور ارادہ کیا کہ عمامہ کھول کر علاج کریں۔ مگر حضرت ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھولنے سے منع کیا اور فرمایا کہ اگر اس کو کھول دیا گیا تو میرا دم اسی وقت کھولنے کے ساتھ ہی ساتھ نکل جاوے گا۔ خدا کی قسم! جو کچھ میں باری تعالیٰ سے مانگتا اور امید کرتا تھا وہ مجھے مل گیا' مسلمانوں نے ان کی خواہش کے خلاف اس زخم کو کھولنا شروع کر دیا۔ ابھی یہ کھولنے بھی نہ پائے تھے کہ حضرت ابان نے آسمان کی طرف آنکھ اٹھائی انگلی سے اشارہ کیا اور کہا **اشهدان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله هذا ماوعد الرحمان وصدق المرسلون** (نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' یہ وہ (انعام) ہے جس کا وعدہ رحمان نے کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا) آپ کے منہ سے ابھی یہ جملہ پورا نہیں نکلا تھا کہ روح اس قفس عنصری کو چھوڑ کر عالم بالا میں چلی گئی۔ خداوند خالی ان پر رحم کریں (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

## زوجہ ابان کی شجاعت

آپ کی شادی ابھی اجنادین کے مقام میں جنابہ ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ سے ہوئی تھی جن کے ہاتھ اور سر سے شب عروسی کی مہندی اور عطر تک کا اثر ابھی زائل نہیں ہوا تھا یہ ایک شجیع اور دلیر خاندان کی خاتون اور پاپیادہ لڑنے والی عورتوں میں سے تھیں جس وقت انہوں نے اپنے شوہر کی شہادت کے متعلق سنا تو نہایت گھبراہٹ کے ساتھ لٹکتے ہوئے دامنوں میں الجھتی اور ٹھوکریں کھاتی ہوئی ان کی لاش کے پاس آکر کھڑی ہو گئیں۔ انہیں دیکھ کر ثواب کی امید میں صبر کر کے سوائے اس جملہ کے اور کچھ زبان سے نہیں نکلنے دیا کہ آپ کو جو عطا ہوا وہ مبارک ہو۔ آپ رب العالمین کے جوار رحمت اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کے پاس چلے گئے اس خداوند عالم کے پاس جس نے ہمیں ملایا تھا پھر جدا کر دیا۔ میں تمہاری چونکہ مشتاق ہوں خدا کی قسم! اس قدر جہاد کروں گی کہ تم سے مل جاؤں۔ کیونکہ نہ میں نے تمہیں اچھی طرح دیکھا اور آرام برتا اور نہ تم نے۔ خدا کو یہی منظور تھا کہ میں نامراد رہوں۔ میں نے اپنے اوپر حرام کر لیا ہے کہ تمہارے بعد مجھے کوئی مس کرے۔ میں نے اپنی جان کو خداوند تعالیٰ کے راستہ میں وقف کر دیا

Marfat.com

ہے۔ میں تم سے بہت جلد ملوں گی اور مجھے امید ہے کہ یہ کام بہت ہی جلدی ہو جائے گا۔
کہتے ہیں کہ ان سے زیادہ صبر کرنے والی عورت کوئی دیکھنے میں نہیں آئی۔ اس کے بعد ان کی تجہیز و تکفین کی گئی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو سپرد خاک کر دیا گیا ان کی قبر مشہور ہے۔ حضرت ام ابان منفا قبر کے پاس بالکل نہیں ٹھہریں بلکہ سیدھی خیمہ میں آئیں اسلحہ سے مسلح ہوئیں۔ ڈھاٹا باندھا تلوار ہاتھ میں لی اور ہیئت بدل کے حضرت خالد بن ولید ﷜ کو بغیر خبر کئے مسلمانوں کے ساتھ لشکر میں شامل ہو گئیں۔ لوگوں سے دریافت کیا کہ میرے شوہر کون سے دروازے پر شہید ہوئے؟ انہوں نے کہا توما نامی دروازے پر جو ہرقل بادشاہ کے داماد کے نام سے مشہور ہے اور اسی نے تمہارے شوہر کو قتل کیا ہے۔ تو آپ حضرت شرحبیل بن حسنہ کی فوج کی طرف روانہ ہوئیں اور اس میں مل کر نہایت سختی سے لڑیں۔ آپ نہایت اچھی تیر انداز تھیں۔

حضرت شرحبیل بن حسنہ ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے اس روز باب توما پر توما کے سامنے ایک شخص کو صلیب اٹھائے اور اپنے لشکر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دیکھا اور وہ چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ اے خدا! تو صلیب کو اور اس شخص کو جس نے صلیب کی طرف پناہ لی ہے مدد دے۔ اے اللہ! ان پر اس کا غلبہ ظاہر کر اور اس کو بلند مرتبہ کر۔ حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ابھی اس کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ دفعتاً" ام ابان نے ایک ایسا تیر چلایا کہ خطا کئے بغیر نشانہ پر جا لگا۔ اسی وقت وہ صلیب اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گری میں نے خود اس کے چمکتے ہوئے جواہر دیکھے۔ مسلمانوں میں کا ہر شخص اس کے اٹھا لینے کے لئے اپنے بدن کو ڈھالوں سے چھپا کر دوڑا۔ پتھروں کی بارش ہونے لگی۔ ہمارے آدمیوں نے صلیب کے اٹھانے کے لئے اس قدر سبقت کی کہ ایک دوسرے پر گرتا پڑتا چلا جا رہا تھا کہ پہلے میں ہی اٹھاؤں۔

## ہرقل کے داماد توما کا جنگ کے لئے نکلنا

خدا کے دشمن توما نے جب صلیب اٹھا لینے کے لئے مسلمانوں کی اس قدر کثرت اور عجلت دیکھی تو اسے اپنی ذلت و خواری کا احساس ہوا اور سمجھ لیا کہ اب ہلاکت قریب ہے اس کا کفر اس وقت اور تیز ہوا اور اسے یہ سخت ناگوار گزرا پھر اس نے دل میں غور کیا کہ بادشاہ کو اس کی خبر ضرور ہو گی کہ صلیب اعظم مجھ سے چھین لی گئی اور کچھ دنوں

Marfat.com

کے لئے اس کے مالک مسلمان ہو گئے یہ سوچ کر اس نے کمر کسی تلوار اور سپر ہاتھ میں لی اور اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا جسے میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ساتھ چلے اور جسے بیٹھنا ہے بیٹھ جائے۔ میں اب ضرور مقابلہ کو نکلوں گا اور دشمن کو دفع کر کے اپنے دل کو آرام دوں گا۔ یہ کہہ کر وہ بہت پھرتی سے نیچے اترا۔ دروازہ کھول دینے کا حکم دیا اور دروازہ کھلتے ہی سب سے پہلے میدان میں نکلا۔ رومی چونکہ اس کی شجاعت مردانگی دانشمندی اور شدت حملہ سے خوب واقف تھے اس لئے بعض تیر کمان اور بعض ڈھال اور تلوار لئے ہوئے ٹڈی دل کی طرح اس کے پیچھے پیچھے نکل پڑے۔

کہتے ہیں کہ مسلمان صلیب کے لوٹنے میں مشغول تھے کہ رومی چیختے چلاتے دروازے سے باہر آئے۔ شور و غوغا بلند ہوا۔ مسلمانوں میں سے ایک نے دوسرے کو متنبہ کیا اور جب رومیوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو صلیب حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی اور خود ان کے مقابلے میں ڈٹ گئے۔ دشمن کی طرف بڑھے اور اگرچہ دروازہ کے اوپر سے تیر اور پتھر کافی مقدار میں برس رہے تھے مگر پھر بھی رومیوں پر پل پڑے۔

حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے آواز سے کہا یا معاشر المسلمین! دروازہ کے سامنے سے پیچھے ہٹ کر لڑو تاکہ دشمن کے پتھر اور تیروں سے محفوظ ہو جاؤ۔ یہ سن کر مسلمان پیچھے ہٹے اور اس طرح دشمن کے شر سے محفوظ ہو گئے جس وقت یہ پیچھے ہٹے تو خدا کے دشمن توما نے دائیں بائیں لڑتے مارتے ان کا تعاقب کیا۔ بہادران رومی اس کا حلقہ کئے ہوئے تھے اور یہ ایک مست اونٹ کی طرح جھوم رہا تھا۔ حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے جب اس کی یہ حالت اور مشرکوں کا غلبہ دیکھا تو اپنی قوم کو خطاب کر کے کہنے لگے۔ معاشر الناس! بہشت کے طلب کرنے کے لئے اپنی موت کو بھول جاؤ۔ اپنے خالق کو راضی کر لو اور یاد رکھو وہ بھاگنے یا پیٹھ دکھانے سے راضی نہیں ہوتا بڑھو حملہ کرو اور ان میں گھس جاؤ۔ خداوند تعالیٰ برکت دیں گے۔

کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے یہ سنتے ہی اس بے جگری کے ساتھ حملہ کیا کہ ایک جماعت دوسری میں گھس گئی۔ تلواروں نے اپنا کام شروع کیا پتھر اور تیروں نے نشان باندھا۔ سپر منہ پر آئی۔ ادھر رومیوں کو شہر میں خبر پہنچی کہ توما مسلمانوں کے مقابلے کے لئے نکلا ہے۔ صلیب اعظم اس کے ہاتھ سے مسلمانوں کے قبضہ میں چلی گئی۔ یہ سنتے ہی لوگ نکلنے شروع ہوئے۔ رومیوں کی جماعت بڑھ گئی۔ خدا کا دشمن توما دائیں بائیں دیکھتا

Marfat.com

اور اپنی قوم کو صلیب کی تلاش اور اس کے حصول کی ترغیب دیتا جاتا تھا کہ دفعتہ" اس نے اسے حضرت شرحبیل بن حسنہ ﷺ کے پاس دیکھا۔ دیکھتے ہی بے صبری کے عالم میں تلوار نکال کر آپ کی طرف بڑھا اور چلا کے کہنے لگا کہ بس اب صلیب ڈال دو اس کی وجہ سے ہی تم پر بلا نازل ہوئی ہے۔

## توما کا حضرت ام ابانؓ کے تیر سے زخمی ہو کر گرنا

کہتے ہیں کہ حضرت شرحبیل بن حسنہ ﷺ نے جس وقت اسے اچانک اپنی طرف آتے دیکھا تو صلیب کو ہاتھ سے پھینک کر تلوار ہاتھ میں لی۔ سپر سینہ کے برابر کی اور مقابلے میں ڈٹ گئے۔ توما نے آپ پر پوری طرح حملہ کیا مگر جس وقت صلیب کو زمین پر پڑے دیکھا تو اپنے آدمیوں کو آواز دی اور وہ اس کی کمک کے لئے آموجود ہوئے۔ ادھر حضرت ام ابان رضی اللہ تعالی عنہ نے جس وقت حضرت شرحبیل بن حسنہ ﷺ پر توما کو حملہ کرتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا کہ یہ اپنے نفس کو ذلیل کرنے والا کون شخص ہے؟ مسلمانوں نے کہا یہی ہے وہ بادشاہ کا داماد اور آپ کے شوہر کا قاتل۔ ام ابان ضنا یہ سنتے ہی اس کی طرف جھپٹیں اور جس وقت اس کے قریب پہنچیں تو تیر کو چلہ پر چڑھا کر چاہا ہی تھا کہ چھوڑ دیں رومی ان کے قریب پہنچ گئے۔ ارادہ کیا کہ انہیں گزند پہنچائیں مگر آپ نے اس کی کچھ پرواہ نہیں کی اور **بسم اللہ وعلی برکۃ رسول اللہ** کہہ کر نشان پر تیر چھوڑا۔ توما قریب تھا کہ حضرت شرحبیل بن حسنہ ﷺ کے پاس پہنچ جائے کہ اوپر سے یہ تیر آیا جو اس کی دائیں آنکھ میں اترتا چلا گیا۔ تیر کھاتے ہی یہ چلاتا ہوا پیچھے مڑا۔ ادھر حضرت ام ابان نے دوسرے تیر کا ارادہ ہی کیا تھا کہ کچھ رومی ان کی طرف لپکے اور بعض نے خدا کے دشمن توما کو ڈھالوں کی پناہ میں لے لیا۔ مسلمان بھی یہ دیکھ کر حضرت ام ابان کی حفاظت کے لئے اس طرف بڑھے اور جس وقت یہ دشمنوں کے شر سے محفوظ ہو گئیں تو پھر حسب ذیل رجزیہ اشعار پڑھ پڑھ کر تیر برسانے لگیں۔ (ترجمہ اشعار) اے ام ابان! تو اپنا بدلہ لے اور ایک پہنچنے والا حملہ کر۔ تیرے تیروں سے رومیوں میں شور ہو گیا ہے۔ میں نے قسم کھالی ہے کہ میں اب لڑائیوں سے ہی بات کروں گی۔ میں اب تمہیں چھوڑ کر عیش نہیں کروں گی۔

انہوں نے یہ اشعار پڑھتے ہوئے پھر ایک تیر مارا جو ایک رومی کے سینے پر لگا۔ وہ چکرا کے زمین پر گرا تو ایک پھر اس کی گردن پر پڑا۔ رومی اوندھا ہوا اور مر گیا۔ خدا کا

Marfat.com

دشمن توما پہلا تیر کھاتے ہی اونٹ کی طرح بلبلاتا اور چلاتا ہوا بھاگا۔ دروازے کے قریب آیا اور اس میں گھس گیا۔ حضرت شرجبیل بن حسنہ ﷺ نے یہ دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے چلا کر کہا تم پر سخت افسوس ہے کہ رومی کتا بھاگ نکلا۔ کتوں کی طرف بڑھو ممکن ہے کہ تم ان تک پہنچ جاؤ۔

یہ کہہ کر آپ نیز آپ کی جماعت ان کی طرف دوڑی اور ان کو مارتے مارتے دروازے تک ہٹاتی چلی گئی مسلمان جس وقت دروازے کے قریب ہوئے تو ان پر اوپر سے پتھر اور تیر برسنے لگے۔ مسلمان پیچھے لوٹے اور علاوہ کپڑا' ہتھیار اور صلیبیں لوٹ لینے کے تین سو رومیوں کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ خدا کا دشمن آنکھ میں اسی طرح تیر لئے ہوئے دروازے میں داخل ہو گیا اور جس وقت یہ اندر داخل ہوا تو فورا" دروازہ بند کر لیا گیا۔ معززین اور روسائے قوم اس کے گرد جمع ہوئے۔ حکماء نے تیر نکالنے کی تدابیر سوچیں اور چاہا کہ اسے پکڑ کر کھینچ لیں مگر وہ کسی تدبیر سے نہ نکل سکا۔ توما شدت درد سے چیخ رہا تھا اور کوئی تدبیر اس کے نکلنے کی سمجھ میں نہ آتی تھی۔ آخر تیر کا گز جو لکڑی کا تھا کاٹ دیا گیا اور پیکان آنکھ میں رہنے دیا گیا۔ پٹی باندھنے کے بعد گھر چلنے کے لئے کہا مگر یہ دروازے کے اندر اسی جگہ بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے بعد درد میں سکون ہوا تو قوم نے پھر مکان پر جانے کا اصرار کیا اور کہا کہ اس بقیہ دن میں اگر آپ گھر میں آرام کریں تو بہت بہتر ہے۔ افسوس! آج ہم پر دو مصیبتیں نازل ہوئی ہیں۔ پہلی مصیبت صلیب اعظم کا ہاتھ سے نکل جانا اور دوسرے مصیبت آپ کی آنکھ میں تیر لگنا اور یہ دونوں مصیبتیں اس قوم کے ہاتھ سے ہمیں پہنچیں۔ اب ہم اچھی طرح جان گئے ہیں کہ اس قوم کا نہ کوئی مقابلہ کر سکتا ہے اور نہ کوئی آدمی ان کی اس آتش حرب میں قدم رکھ سکتا ہے۔ ہم نے آپ سے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ جو کچھ یہ ہم سے مانگیں انہیں دے دلا کر ان سے صلح کر لینی چاہیے۔

## توما آگ بگولا ہو گیا

توما یہ سن کر آگ بگولا ہو گیا اور کہنے لگا کہ اے بدبختو! اتنا تو سوچو کہ صلیب اعظم جاتی رہی۔ میری آنکھ کو صدمہ پہنچا عزیز و اقارب مارے گئے پھر بھی میں ان غلاموں کی طرف سے غفلت کروں اور دانستہ طور پر بے خبری برتوں۔ کیا میری اس غفلت کی اطلاع سستی اور عجز کی خبر بادشاہ تک نہیں پہنچے گی۔ مجھے ہر حال میں ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔

Marfat.com

میں یقیناً" ان سے اپنی صلیب واپس لوں گا اور اپنی ایک آنکھ کے عوض ان کی ہزار آنکھیں پھوڑ کر رہوں گا تاکہ بادشاہ کو معلوم ہو جائے کہ میں نے ان سے اپنا بدلہ لے لیا ہے۔ میں حال ہی میں ان کے ساتھ ایک ایسا مکر اور ایک ایسی چال چلوں گا کہ کسی طرح ان کے سردار کے پاس پہنچ جاؤں اس کے بعد ان کی جماعت کو مار کر بھگادوں گا۔ جو کچھ انہوں نے ہم سے لوٹا ہے سب لوٹا لوں گا اور اکٹھا کر کے بادشاہ کے پاس چلتا کر دوں گا۔ اس کے بعد بھی میری آتش انتقام فرو نہیں ہو گی بلکہ میں ایک لشکر تیار کر کے بار برداری کا سامان اور زادراہ ساتھ لے کے حجاز اور بادشاہ ابوبکر پر چڑھائی کروں گا وہاں پہنچ کر ان کے آثار کو مسمار، ملکوں کو تباہ و برباد، گھروں کو کھنڈر اور مسجدوں کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا اور ان کے شہروں کو اس قابل کردوں گا کہ اس میں گوہ، گھونس اور دوسرے وحشی جانور رہنے لگیں۔

یہ کہہ کر یہ دروازے کے اوپر چڑھا اور آنکھ پر پٹی باندھے تاکہ اس کے لوگوں کے دلوں میں سے مسلمانوں کا رُعب نکل جائے انہیں جنگ کی ترغیب دینے لگا اور کہا گھبراؤ مت! اہل عرب سے جو تمہیں تکلیف پہنچی ہے اس کی چنداں پرواہ مت کرو، صلیب ضرور انہیں بھگا کے رہے گی۔ اگر تمہیں اس کا یقین نہ ہو تو میں ذمہ دار اور ضامن ہوتا ہوں لوگوں کو اس کے کہنے سے ڈھارس بندھی اور وہ پھر ایک دفعہ دل کھول کر لڑنے لگے۔ ادھر مسلمانوں نے بھی خوب ڈٹ کے ان کا مقابلہ کیا۔

## توما کا شبخون مارنے کے لئے لشکر کو ترتیب دینا

اس کے بعد توما نے کچھ آدمی باب جابیہ پر متعین کئے اور کچھ باب شرقی پر اور ان سے کہہ دیا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ مسلمانوں کا سردار خالد بن ولید تمہارے دروازوں سے بہت دور ہے۔ ان دروازوں پر محض چند ذلیل اور غلام شخص متعین ہیں۔ انہیں تم غلہ کی طرح پیس دینا اور کھانے کی طرح ہضم کر لینا۔ ایک دوسرا گروہ اس نے باب فرادیس پر جہاں حضرت عمرو بن عاص متعین تھے روانہ کیا اور ایک جماعت باب کیسان پر جہاں حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کھڑے تھے بھیجا اور خود تمام بہادروں، دلیروں اور شجاعان دمشق کے ساتھ اپنے دروازے پر رہا۔ جن جن شخصوں کی شجاعت اور بہادری سے یہ واقف تھا سب کو اپنے ساتھ لیا اور اپنی قوم سے کہنے لگا میں اپنے دروازے پر ایک ایسے شخص کو متعین کرتا ہوں جو ناقوس بجادے گا۔ یہ ناقوس

Marfat.com

میرے اور تمہارے درمیان میں گویا ایک علامت ہو گی اور میں ناقوس کے بجتے ہی دروازے سے نکلوں گا تم بھی اسی وقت فوراً" نکل جانا اور دشمن پر ایک دم ٹوٹ پڑنا اس وقت مسلمان سوتے ہوں گے یا بعض بیٹھے ہوں گے تم انہیں اتنی مہلت ہی نہ دینا کہ وہ اپنے ہتھیاروں تک بھی پہنچ سکیں بلکہ تلوار لے کر چاروں طرف سے سونت کے رکھ دینا اور جس کو جس حالت میں پاؤ تہ تیغ کر دینا۔ اگر تم نے یہ کام سچائی' راست بازی اور صدق دل سے کر لیا تو مجھے امید اور کامل یقین ہے کہ وہ آج ہی رات تتر بتر ہو جائیں گے اور ان کا شیرازہ ایسا منتشر ہو گا کہ پھر قیامت تک نہیں بندھ سکتا۔ قوم یہ سن کر بہت خوش ہوئی اور اپنے اپنے دروازے کی طرف چل دی۔ جہاں جو شخص متعین کیا گیا تھا پہنچا اور اس انتظار میں بیٹھ گیا کہ کب ناقوس بجے اور میں مسلمانوں کی طرف دوڑوں۔

کہتے ہیں کہ توما ملعون نے ایک نصرانی شخص کو ناقوس پر متعین کیا اور کہا کہ تو ایک ناقوس لے کر اس دروازے پر چڑھ جا جس وقت دیکھے کہ یہ دروازہ کھلا ہے اسی وقت آہستہ آہستہ اس طرح کہ ہماری ہی قوم سن سکے ناقوس بجانا شروع کر دے اس نے اسے منظور کیا اور ایک بڑا سا ناقوس لے کر دروازے پر چڑھ بیٹھا۔ توما نے ہندی تلوار ہاتھ میں لی' جرمقیہ کی سپر کندھے پر رکھی۔ لوہے کے جوشن پہنے کسرویہ خود جو ہرقل نے اسے تحفہ میں بھیجا تھا اور جس پر سونے چاندی کا کام تھا اور تیغ بران تک جس پر اثر نہیں کرتی تھی' سر پر رکھا اپنے لشکر کے ایک ٹکڑے کو جو زرہیں خود عمود اور تلواروں سے مسلح تھا ساتھ لیا اور دروازے پر آکر ٹھہر گیا۔ جس وقت یہاں تمام فوج جمع ہو گئی تو اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ یا قوم! دروازہ کھلتے ہی پھرتی چالاکی اور سرعت کے ساتھ دشمن تک پہنچ جاؤ اور جس قدر جلد ممکن ہو حملہ کر دو۔ اگر کوئی شخص تم سے امان طلب کرے تو سوائے ان کے سردار کے اور کسی آدمی کو امان مت دو۔ اگر کسی کے پاس صلیب اعظم دیکھو تو فوراً" اس کے پاس پہنچ کر اس سے چھین لو۔ اور اگر کسی بھی ایسے شخص کے پاس نظر آئے جو تم سے دور ہو تو مجھے آواز دے لو تاکہ میں اس تک پہنچ کر اسے لے سکوں۔ سب نے بخوشی اسے منظور کر لیا۔

اس کے بعد اس نے ایک آدمی کو بلایا اور اس سے کہا کہ اوپر جا کر ناقوس والے سے کہہ دے کہ وہ ناقوس کو بجا دے۔ یہ کہہ کر اس نے دروازہ کھولا ساتھ ہی ناقوس بجا اور اس زور سے بجا کہ اس کی آواز کے مقابلے میں کوئی دوسری آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ فوراً" تمام دروازے کھلے اور چاروں طرف سے لوگ مسلمانوں کی طرف دوڑ پڑے

Marfat.com

معلون توما بھی لپکا۔ اصحاب رسول اللہ ﷺ چونکہ قوم کے مکرو فریب سے بے خبر تھے اس لئے سو رہے تھے ان کا اقبال چونکہ نیند سے دور تھا۔ بعض مسلمانوں نے ناقوس کی آواز سنی۔ ایک نے دوسرے کو بیدار کیا آوازیں دیں اور یہ سوئے ہوئے شیر بپھرے ہوئے شیر کی طرح چھلانگیں مار کے کھڑے ہو گئے اب جب تک ان کے پاس دشمن پہنچے یہ حملے کے لئے تیار تھے۔ آخر دشمن ان تک پہنچا۔ یہ اگرچہ حملہ آور ہوئے مگر بے ترتیب تھے اور اس پر طرہ یہ کہ رات اندھیری' تلواروں نے اپنا کام کرنا شروع کیا۔ حضرت خالد بھی نہایت عجلت کے ساتھ تلواروں کو حرکت دیتے شیر غران کی طرح راستہ طے کر رہے تھے حتی کہ آپ باب شرقی پر پہنچے اسی وقت رومیوں کا وہ گروہ جو اس دروازے پر متعین تھا۔ حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی اور آپ کے ساتھیوں پر آکر حملہ آور ہوا تھا اور یہ بھی نہایت بامردی اور استقلال کے ساتھ ان کا مقابلہ کر رہے تھے تلواریں چمک چمک کر اور بڑھ بڑھ کر اپنا کام کر رہی تھیں۔ ڈھالوں پر لگنے سے جھنکار کی آوازیں پیدا ہو رہی تھیں اور دروازوں کی پشت سے چلانے کی صدائیں بلند تھیں۔ مسلمانوں کی آوازیں تکبیروں کے ساتھ گونج رہی تھیں اور جوں جوں مسلمان ان کے مقابلے کے لئے بیدار اور ہوشیار ہوتے جاتے تھے۔ توں توں یہ قوم شہرپناہ کے اوپر سے دھمکاتی چیختی اور چلاتی تھی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پہنچتے ہی ایک حملہ کیا اور زور سے بلند آواز کے ساتھ اپنی قوم کو مخاطب کر کے ندا دی۔ یا معاشر المسلمین! تمہیں خوشی اور مبارک ہو کر رب العالمین کی طرف سے تمہارے پاس ایک فریاد رس پہنچ گیا ہوں میں ہوں خالد بن ولید اور میں ہوں ایک سوار قاتل قوم پلید' یہ کہہ کر آپ نے پھر آپنے ساتھیوں کے ساتھ رومیوں پر حملہ کیا۔ بہت سے آدمیوں کو مار ڈالا۔ اکثر دلیروں کو چکرا کے گرا دیا یہ سب کچھ تھا مگر آپ کا دل حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اور ان کی فوج کے پاس تھا آپ ان کی آوازیں اور فریاد وفغان سن رہے تھے۔ رومی نصاری اور یہود کی آوازیں بھی بلند تھیں۔

## مسلمانوں کا بے جگری سے مقابلہ کرنا

راوی کہتا ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حضرت شرحبیل کی طرف سے یہ ڈر ہوا کہ توما ملعون ان ہی کے دروازے پر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ انہیں کسی طرح کا گزند پہنچ جائے۔ کہتے ہیں کہ حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالی عنہ کو اس معرکہ میں زیادہ دقت پیش آئی جس کی وجہ یہ ہوئی کہ ملعون توما چونکہ سب سے پہلے اس دروازے

Marfat.com

سے باہر آیا تھا اور اس کے دروازے پر آپ اور آپ کی جمیت متعین تھی اس لئے سب سے پہلے اس کے ساتھ آپ ہی کو مقابلہ کرنا پڑا مسلمانوں نے بھی نہایت اولوالعزمانہ صبر کیا۔ نہایت سختی اور بے جگری سے مقابلہ میں ڈٹے۔ توما دائیں بائیں صفوں کو چیرتا پھاڑتا لڑتا پھر رہا تھا اور اس کی زبان پر یہ جاری تھا کہ کہاں ہے وہ تمہارا سردار جس نے مجھے تیر سے زخمی کیا ہے؟ میں سلطنت کا ایک رکن ہوں۔ میں صلیب کا ایک خیرخواہ اور اس کا ایک مددگار ہوں اسے لاؤ اور میرے سپرد کرو تاکہ میں اسے لے کر تمہارے مقابلے سے لوٹ جاؤں۔

حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اس کے یہ الفاظ سنے اور چونکہ وہ بہت سے مسلمانوں کو زخمی کر چکا تھا اس لئے آپ اس کی طرف چلے اور فرمایا "میں ہوں تیرا مقابل اے بدخواہ اور لعین، میں تیری قوم کو قتل کرنے والا ہوں، اور میں ہوں اپنی قوم کا سردار، میں ہوں تیری صلیب کا لینے والا اور میں ہوں کاتب وحی رسول اللہ"۔ توما یہ سن کر شیر کی طرح جست بھرتا ہوا آپ کی طرف مڑا اور کہنے لگا میں تمہیں کو چاہتا تھا اور تمہاری خواہش رکھتا تھا۔ یہ کہہ کر محض آپ ہی کے مقابلے کے لئے سب سے الگ ہو گیا اور آپ پر حملے کرنے لگا۔ آپ بھی ڈٹے رہے۔ دیر تک دونوں طرف سے زدوکوب اور معرکہ آرائی ہوتی رہی اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ کسی نے ایسی مدت ہائے مدت سے نہیں دیکھی تھی حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اس کی بہادری دیکھ کر گھبرا گئے لڑائی نے طول کھینچا اور یہ دونوں حریف نصف رات تک برابر اسی زور آزمائی میں لگے رہے ہر مسلمان اپنے مد مقابل سے مقابلہ کر رہا تھا۔ حضرت ام ابان بنت عتبہ رضی اللہ عنہا، حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ساتھ تھیں دور نہیں ہوتی تھیں۔ اس رات آپ نے مردوں سے زیادہ صبر و استقلال دکھایا۔ آپ برابر تیر چلا رہی تھیں اور ہر تیر اپنے نشانے پر لگتا تھا حتیٰ کہ آپ نے بہت سے رومیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ وہ چونکہ مردوں کی طرح تیر چلا رہی تھیں اس لئے رومی انہیں بھی مرد سمجھ رہے تھے۔ آپ نے اس قدر تیر چلائے کہ آپ کے پاس سوائے ایک تیر کے اور کوئی تیر باقی نہ رہا۔ آپ اس تیر کو لئے ہوئے دائیں بائیں رومیوں کو دیکھ رہی تھیں۔ رومی تیر کے خوف کے سبب آپ سے دور دور رہتے تھے۔ مگر اچانک ایک رومی آپ کے پاس آیا اور آپ نے چلہ پر چڑھا کر نشانہ کر کے جو تیر مارا تو تیر اس کے سینے میں تھا۔ موت اگرچہ اس کے سر پر منڈلا رہی تھی مگر اس نے اپنی قوم کو مدد کے لئے پکارا اور خود بھی حملہ آور ہوا۔ رومی

Marfat.com

اس کی اعانت کے لئے دوڑے۔ آپ چونکہ نہتی ہو چکی تھیں اس لئے آپ رومیوں کے ہاتھ میں گرفتار ہو گئیں اور وہ رومی جس کے سینے میں تیر لگا تھا ملک عدم کو روانہ ہو گیا۔

## حضرت شرحبیل بن حسنہ کی مدد

کہتے ہیں کہ شرحبیل بن حسنہ ؓ کو اس قدر دقت پیش آئی جو کسی دوسرے مسلمان کو اس قدر نہیں آئی تھی مگر آپ نے نہایت صبر اور بہادری کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا اور موقع پا کے نہایت زور کے ساتھ تلوار کا ایک ہاتھ مارا مگر توما نے اسے ڈھال پر لیا شدت ضرب کی وجہ سے آپ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ دشمن خدا کے حوصلے بڑھے اور یہ سمجھ کر کہ اب پکڑا' پھروار کرنے لگا۔ اچانک مسلمانوں کے دو سوار جن کے پیچھے مسلمان سواروں کا ایک دستہ چلا آرہا تھا اس طرف بڑھے انہوں نے حضرت ام ابان ؓ کو دیکھا کہ آپ فریاد کر رہی ہیں اور ایک رومی سوار آپ کے دونوں ہاتھ پکڑے ہوئے لئے چلا جارہا ہے۔ یہ دونوں سوار جن میں ایک حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے حضرت ابان بن فتحان ؓ تھے اس سوار کی طرف چلے' اسے قتل کر کے حضرت ام ابان کو چھڑایا۔ پھر شرحبیل بن حسنہ ؓ کی مدد کو دوڑے۔ توما انہیں دیکھ کر شہر کی طرف بھاگ گیا۔

## حضرت ابوعبیدہ کے مقابلہ میں آنے والے سب قتل ہوئے

واقدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت تمیم بن عدی سے جو اس وقت فتوحات شام میں موجود تھے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر میں تھا مسلمانوں کے سرداروں میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ سے زیادہ اس معرکہ میں کوئی سردار نہیں لڑا۔ میں اس وقت حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کے خیمہ میں تھا' آپ خیمہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور مسلمانوں یہ خیمہ فاصلے پر گڑا ہوا تھا اچانک آپ نے چیخنے اور چلانے کی آواز سنی۔ دروازہ کھلا اور مسلمانوں کی طرف رومیوں کو دوڑتے دیکھا۔ آپ نے نماز کو مختصر کیا اور فرمایا **لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم** اس کے بعد مسلح ہوئے فوج کو مرتب کیا جس وقت تمام مسلمان زرہیں اور اسلحہ سے مسلح ہو گئے تو آپ میدان کی طرف چلے مسلمانوں کو آپ نے للکارتے اور ہل من مبارز کا نعرہ لگاتے ہوئے دیکھا۔ آپ ان کے دائیں بائیں کو ہوتے ہوئے آگے بڑھے دروازہ کی طرف رخ کیا وہاں پہنچے تو آپ نے نیز آپ کے ساتھیوں نے تکبیر کی آوازیں بلند کیں۔

Marfat.com

مشرکین کے یہ آواز سن کر چھکے چھوٹ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ مسلمان کمک کے لئے ایک بڑی بھاری جماعت لے کر ہم پر آگرے یہ سوچتے ہی دروازے کی طرف بھاگے ان کا سردار جرجی بن کے آگے آگے تھا مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا اور تلواروں کے وہ جوہر دکھلائے کہ انہیں ہانکتے ہانکتے دروازے کے نزدیک کر دیا۔ دروازہ کے قریب پہنچتے ہی تیر اور پتھروں کی بارش ہونے لگی مگر مسلمانوں نے باوجود تیروں کی بوچھاڑ اور پتھروں کی بھرمار کے ان کا تعاقب نہ چھوڑا اور برابر بڑھتے چلے گئے آخر رومیوں کو احساس ہوا کہ ہمارے یہ پتھر اور تیر رومیوں ہی پر نہ پڑیں کہ وہ بھی دیوار کے قریب ہیں۔ اس لئے ان کی بارش موقوف ہوئی۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ موقع اچھا دیکھا اور آپ کے ساتھیوں نے پھر بے دریغ قتل کرنا شروع کر دیا۔

واقدی کی تحقیق کے مطابق حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں جس قدر رومی تھے خواہ وہ بچہ تھا یا بڑا تھا تلوار کے بھینٹ چڑھ گئے تھے اور آپ کے مقابلین میں سے کوئی متنفس زندہ بچ کر نہیں نکلا تھا حتیٰ کہ ان کا سردار جرجی بن قالا بھی کام آگیا تھا۔

## خالدؓ اور ضرارؓ کے مقتولین

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی اس بے جگری کے ساتھ لڑے تھے کہ اس سے پہلے ایسی معرکہ آرائی دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔ آپ اسی طرح جنگ آزمائی کر رہے تھے کہ خون میں لت پت حضرت ضرار رضی اللہ عنہ آپ کو آتے ہوئے دکھلائی دیئے۔ آپ نے پوچھا کیا حال ہے کس طرح گزری؟

انہوں نے جواب دیا ایہا الامیر! آپ کو بشارت ہو کہ میں جناب کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا ہوں جس وقت میں نے یہ شمار کر لیا ہے کہ مجھ تن تنہا شخص نے ڈیڑھ سو آدمیوں کو قتل کر دیا ہے میرے آدمیوں اور سپاہیوں نے تو اس قدر مارے ہیں جن کا کوئی شمار نہیں ہو سکتا۔ میں نے اول ان لوگوں کی سختی کو برداشت کیا جو باب صغیر سے حضرت یزید بن سفیان کی طرف نکلے تھے۔ اس کے بعد اپنے گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا تمام سرداران کی اعانت کرتا رہا۔ میں نے اکثر رومیوں کو قتل کر ڈالا اور اپنی قوم کی حتی المقدور خوب خدمت کی" حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ پھر تمام جمع ہو کر حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ کے کاموں کا شکریہ ادا کیا۔

Marfat.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ برابر باب شرقی پر جنگ میں مشغول رہے اور چونکہ رومیوں کے ہاتھ سے اس دروازے پر حضرت خالد بن سعید حضرت عمرو بن عاص کے بھائی ایک مسموم تیر کے لگنے سے شہید ہو گئے تھے جنہیں آپ نے بعد از نماز جنازہ دروازے شرقی اور باب توما کے مابین دفن کر دیا تھا اس لئے آپ نے جنگ میں نہایت سختی کر رکھی تھی۔

## حضرت خالد کی فوج کا دمشق کو فتح کرنا

کہتے ہیں کہ باب شرقی کے متصل شہر پناہ کی دیوار کے پاس ایک پادری یوشا بن مرقس جو حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب ملاحم سے واقف رہتا تھا۔ اس نے ایک روز اس کتاب میں لکھا ہوا دیکھا تھا کہ یہ ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ہاتھ سے فتح ہو گا اور ان کا دین تمام ادیان پر غالب ہو کر رہے گا۔ اس نے اس روز یعنی دو شنبہ کے دن گیارہویں جمادی الثانی ۱۳ھ کو اہل و عیال سے خفیہ اپنے گھر میں نقب لگائی اور دیوار پناہ کے پاس گڑھا کھودا اور اس میں پڑ کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا آپ سے جس طرح آیا تھا بیان کیا اور اپنے اہل و عیال کے لئے امان چاہی۔ آپ نے امان دے دی اور قوم حمیر سے سو مسلمان مسلح کر کے اس کے ساتھ کر دیئے اور ان سے کہہ دیا کہ جس وقت تم شہر میں داخل ہو جاؤ تو آوازیں بلند کرنا اور تمام آدمی دروازے کے قریب پہنچ کر قفل توڑ کے زنجیریں کاٹ کر پھینک دینا تاکہ ہم شہر میں داخل ہو جائیں۔

کہتے ہیں کہ یہ حضرات کعب بن ضمرہ یا مسعود کی سرکردگی میں روانہ ہوئے۔ یوشا بن مرقس جس طرح آیا تھا انہیں لے کر اندر داخل ہوا۔ جس وقت یہ حضرات اس کے گھر میں پہنچے تو نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے تیار ہو کر تکبیروں کی آواز بلند کرتے اور نعرے لگاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھے۔ رومیوں کے جو لوگ دروازے پر لڑ رہے تھے تکبیروں کی آواز سن کر جان بلب ہو گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی شہر میں گھس گئے۔ یہ سمجھنا تھا کہ ہاتھوں میں سے خود بخود اسلحہ گر گئے۔ اسلام کے یہ فرزند اور توحید کے علمبردار نعرے لگاتے ہوئے دروازے کی طرف جھپٹے اور حضرت کعب بن ضمرہ نے قفل کو توڑ کر زنجیروں کو کاٹ کر پھینک دیا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس طرح مسلمانوں کو لے کر دمشق میں داخل ہو گئے۔ مسلمانوں نے رومیوں کو تہ تیغ کرنا

Marfat.com

شروع کیا۔ رومی چاروں طرف بھاگتے تھے مگر پناہ نہیں ملتی تھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ برابر رومیوں کو قتل کرتے اور ان کی اہل و عیال کو گرفتار کرتے چلے جا رہے تھے حتی کہ اسی طرح یہ قتل عام کنیسہ مریم تک پہنچا۔ اور دمشقیوں کو شکست ہوئی اور دمشق فتح ہو گیا۔

# قلعہ ابوالقدس کی جنگ

## حضرت عبداللہ بن جعفر کی سرکردگی میں پانچ سو صحابہ کی روانگی

سپہ سالار افواج اسلام حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی طرف مخاطب ہو کے فرمایا کہ کلیسا کی طرف جانے کے لئے تم میں کون شخص اپنی خدمت پیش کر سکتا ہے تو حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالی عنہ کود کر کھڑے ہوئے اور کہا یا امین الامت آپ جس لشکر کو مرتب کر کے روانہ کرنے والے ہیں اسی میں کام میں سب سے پہلا سپاہی ہوں آپ ان کی اس آمادگی اور اولوالعزمی سے نہایت خوش ہوئے اور ان کے ساتھ جانے کے لئے شہسواران موحدین کا ایک دستہ جو پانچ سو سواروں پر مشتمل تھا منتخب کر کے ایک سیاہ رنگ کا فوجی علم ان کے سپرد کیا اور فرمایا یا ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد کے بیٹے) میں تمہیں اس دستہ کا سردار مقرر کرتا ہوں اس گروہ اور دستہ میں بعض اہل بدر بھی شامل تھے اور منجملہ دیگر اشخاص کے حسب ذیل حضرات بھی شرف شمولیت رکھتے تھے۔

حضرت ابوذر غفاری۔ عبداللہ بن ابی اوفی۔ عامر بن ربیعہ۔ عبداللہ بن انیس جہنی۔ عبداللہ بن ثعلبہ۔ عتبہ بن عبدالسلمی واثلہ بن اسقع۔ سہل بن سعید۔ معد بن مالک سہمی۔ عبداللہ بن بشر سلمی۔ سائب بن زید۔ انس بن صعصعہ۔ محمد بن ربیع ابن سراقہ۔ عمرو بن نعمان العتمر یہ بدری تھے۔ سالم بن قانع یہ بھی بدری تھے۔ جابر بن مسروق ربعی بدری تھے۔ قارع بن خرعل بدری تھے۔ ناجی بن معاذ اسلمی بدری تھے۔ ان کے علاوہ اور حضرات سادات بھی موجود تھے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔

جس وقت آپ کے جھنڈے کے نیچے پانچ سو ایسے سوار جو غزوہ بدر نیز دوسرے معرکوں اور سخت لڑائیوں میں شامل ہوئے تھے اور جن سے معرکہ کارزار میں نہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے کا وہم اور نہ فرار ہونے کا گمان ہو سکتا تھا جمع ہو گئے اور آپ نے چلنے

Marfat.com

کا قصد کر لیا تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ابن عم رسول اللہ ﷺ قلعہ ابوالقدس کے بازار قائم ہونے کے پہلے ہی روز رومیوں پر اقدام اور فوج کشی کر دینا اس کے بعد آپ نے انہیں رخصت کیا اور یہ حضرات روانہ ہو گئے۔

راہبر ہمارے آگے آگے چل رہا تھا کہ اچانک ہم ایک پر فضا جنگل میں جہاں پانی اور درختوں کی بہتات تھی پہنچے۔ راہبر نے وہاں پہنچ کر ہمیں مشورہ دیا کہ آپ حضرات یہیں چھپے ہوئے بیٹھے رہیں میں وہاں پہنچ کر رومیوں کی خبر لے آؤں۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تجھے جلدی واپس آجانا چاہیے' راہبر سرعت کے ساتھ روانہ ہوا اور حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جمعیت کو لے کر ایک پوشیدہ مقام میں چھپ رہے۔ یہاں ہم نے کھانا کھایا سامان درست کیا اور جس وقت کچھ رات گزر گئی تو حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود بہ نفس نفیس مسلمانوں کی حفاظت اور نگہداشت اپنے ذمے لی۔

## کافروں کی جنگی پوزیشن

تمام شب آپ پہرہ دیتے رہے۔ صبح صادق کے ظہور پر بارگاہ ایزدی میں مسلمانوں نے اٹھ اٹھ کر حاضری دی نماز کے بعد رہبر کے انتظار میں بیٹھے اور جب اس کے آنے میں دیر ہوئی تو سو سو طرح کے گمان اس کی طرف جانے لگے اس کے وہاں رک جانے سے قلق اور مکرو فریب کرنے سے خوف پیدا ہوا۔ شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالا راہبر کی نسبت بدگمان ہوئے تو تمام مسلمان سوائے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اس کو کسی آنے والے شر کا پیش خیمہ سمجھنے لگے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں راہبر کی طرف نیک گمان رکھنا چاہیے اور اس کی طرف سے کسی مکرو فریب کا خوف نہ کرنا چاہیے۔ دیر ہونے کی کوئی خاص وجہ ہے جو تمہیں بہت جلدی معلوم ہو جائے گی یہ سن کر مسلمانوں کی تسکین ہوئی۔ اتنے میں راہبر بھی پہنچ گیا۔ ہم اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے سمجھے کہ یہ ہمیں چلنے کے لئے کہے گا مگر وہ مسلمانوں کے وسط میں کھڑا ہوا اور ہمیں مخاطب کر کے کہنے لگا اے محمد ﷺ کے صحابیو! مجھے مسیح علیہ السلام کی قسم! میں نے قلعہ ابوالقدس کے بازار کے متعلق جو کچھ آپ حضرات سے بیان کیا تھا وہ بالکل صداقت پر مبنی اور خیانت سے از سرتاپا مبرا تھا حصول غنیمت کی مجھے بالکل توقع اور امید ہے مگر اس غنیمت اور آپ حضرات کے مابین ایک مانع حائل ہو گیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر

Marfat.com

طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایسا کون سا مانع پیش آیا گیا ہے۔ اس نے کہا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر جس کی موجوں کی آوازیں دور دور تک جاتی ہیں وہ یہ ہے کہ میں جس وقت بازار میں رومیوں کے قریب پہنچا خرید و فروخت شروع ہو چکی تھی' حامل دین نصاریٰ مجتمع تھے مگر زیادہ تر لوگ نیز پادری' راہب' امراء اور سرداران لشکر قلعہ ابوالقدس کے گرد جمع تھے اس لئے میں بھی ان کے قریب چلا گیا تاکہ ان کے ایک جگہ جمع ہونے کا سبب معلوم کر سکوں انہی کے پاس چلا گیا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ والی طرابلس نے اپنی بیٹی کا نکاح رومیوں کے کسی شہزادے کے ساتھ کر دیا ہے اور اس لڑکی کو یہاں اس غرض سے لائے ہیں کہ اپنے دین کی رسم کے بموجب اس راہب کے سامنے اس کی طرف سے قربانی کر دی جائے۔ اس لڑکی کے گرد بہادران روم اور نصرانی عربوں کے مسلح سوار محض آپ حضرات کے خوف اور ڈر سے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ارض شام میں مسلمان موجود ہیں اس قدر جمع ہیں کہ یا معاشرالمسلمین! میری دانست میں آپ حضرات کا ان کی طرف پیش قدمی کرنا کسی خطرے سے خالی اور قرین مصلحت نہیں ہے نیز جبکہ وہاں ایک خلق کثیر کا جم غفیر اور ہر شریف و امیر سب ہی موجود ہیں' ایسا کرنا بالکل بعید از صواب ہے۔

## پچیس ہزار کافر اور پانچ سو صحابہ

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمہاری رائے میں وہ کتنے لوگ ہوں گے؟ اس نے کہا رومی' ارمنی' مصر کے قبطی' یہودی' شامی' اہل سودا' بطارقہ اور متنصرہ کے عوام الناس جو بازار میں ہیں بیس ہزار سے زائد اور جو فوجی سامان حرب و ضرب سے مستعد ہیں ان کی تعداد پانچ ہزار سوار کے قریب ہو گی جن کے مقابلے کی طاقت آپ حضرات کسی طرح نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ اول تو ان کے شہر قریب ہیں اگر وہ اپنی کمک طلب کریں گے تو فوراً پہنچ جائے گی دوسرے آپ کی جمعیت کم اور طرح (کمک) بہت دور ہے

## مسلمانوں کی ہمت

واقدی رحمتہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مسلمان یہ سن کر مذبذب ہو گئے معاملہ نہایت اہم معلوم ہوا' ارادہ منسوخ کر کے لوٹ چلنے کا تہیہ کر لیا۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا معاشرالمسلمین! آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟ مسلمانوں

Marfat.com

نے جواب دیا قرآن عزیز میں ہے کہ تم اپنے آپ کو معرض ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم حضرات امیر ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں واپس چلے چلیں۔ اللہ تعالی ہمارے اجر و ثواب کو کسی طرح ضائع نہیں فرمائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالی عنہ نے مسلمانوں کی یہ گفتگو سن کر فرمایا۔ لیکن مجھے خوف ہے اگر میں ایسا کروں گا تو باری تعالی جل مجدہ مجھے بھاگ جانے والوں میں تحریر کر دیں گے۔ میں بغیر کسی عذر خاص کے بارگاہ ایزدی میں پیش کئے کبھی نہیں لوٹ سکتا۔ جو شخص میری مدد کرے گا اور مجھے طاقت پہنچائے گا اس کا اجر و ثواب باری تعالی جل مجدہ کے پاس ہے اور جو شخص لوٹ جاوے گا اس سے کوئی بازپرس نہیں ہوگی اور نہ وہ کسی عتاب کا مستحق ہے۔ مسلمان حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالی عنہ کے یہ الفاظ سن کر اور آپ کی خداوند تعالی کے راستہ میں یہ جاں بازی دیکھ کر شرمائے آپ کی رائے سے اتفاق کیا اور ایک متفقہ آواز سے کہنے لگے آپ کا جو ارادہ ہے آپ وہی کیجئے تقدیر کے سامنے تدبیر کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

یہ سن کر آپ بہت خوش ہوئے زرہ پہنی خود سر پر رکھا، کمر مضبوط باندھی اور اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ کی تلوار حمائل کی گھوڑے پر سوار ہوئے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور جانبازان اسلام کو تیاری کا حکم فرمایا بہادروں نے زرہیں زیب تن کیں ہتھیار لگائے اور اپنے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر راہبر سے کہنے لگے کہ تو ہمیں دشمن تک پہنچادے (انشاء اللہ تعالی العزیز) تو بہت جلدی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فداکاروں سے تعجب میں ڈال دینے والے کارنامے ملاحظہ کرے گا۔

## مسلمانوں کی جنگی تدبیر

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رات بھر اسی جگہ باری تعالی جل مجدہ سے نصرت و اعانت کی دعائیں مانگتے رہے صبح ہوئی تو حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالی عنہ نے نماز صبح پڑھائی۔ ادائے صلوۃ کے بعد آپ فرمانے لگے۔ حملہ اور غارت کے متعلق آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟ حضرت عامر بن عمیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر شرف قبولیت ہو تو میں اپنی رائے کا اظہار کروں۔ مسلمانوں نے کہا فرمایئے آپ نے کہا میری رائے میں اس قوم کو اتنی مہلت دینی چاہیے کہ وہ خرید و فروخت میں لگ جائیں۔ اپنا مال و اسباب دکھانے کی غرض سے باہر رکھ دیں اور جب وہ اس میں محو ہو جائیں تو پھر اچانک اور

Marfat.com

غفلت کے وقت ان پر جا پڑیں مسلمانوں نے اس رائے کو پسند کیا موقع کے منتظر ہوئے اور جب بازار لگنے کا وقت آگیا تو تلواریں میان سے باہر کیں کمانوں کو چلوں پر چڑھایا نیزوں کو تانا اور تیار ہو گئے حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ برچھا لے کر ان کے آگے کھڑے ہوئے آفتاب اپنی کرنوں کے بھالوں کو لے کر جب میدان دنیا میں آیا تو حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی فوج کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے سو سو سواروں کے پانچ دستہ کر کے ہر ایک دستہ کی باگ ڈور ایک ایک تجربہ کار سردار کے ہاتھ میں دے دی اور فرمایا تم میں کا ہر ایک دستہ بازار کی ایک طرف اپنے لئے مقرر کرے مال غنیمت کے حاصل کرنے میں مطلق توجہ نہ کرے البتہ تلواروں کی سر اور گردنوں سے تواضع کرتا رہے اور بس یہ کہہ کر آپ علم لئے ہوئے آگے بڑھے جس وقت رومیوں کے قریب پہنچے تو انہیں ان کی کثرت کی وجہ سے زمین پر چیونٹی دل کی طرح پھیلا ہوا پایا۔

## مسلمانوں کا حملہ اور خطرناک ترین جنگ

ایک خلق کثیر کلیسا کو گھیرے ہوئے تھی اور وہ راہب صومعہ سے سر نکالے لوگوں کو وعظ و نصیحت اور ان کے مذہب کے احکام کی تلقین کر رہا تھا۔ یہ لوگ ٹکٹکی باندھے اس کی طرف دیکھ رہے تھے والی طرابلس کی لڑکی راہب کے پاس صومعہ میں تھی' امراء' سلاطین اور ان کی اولاد ریشمی اور دیباج کے ملا (سونے کے کام کے) کپڑے پہنے' ان پر زرہ' جوشن اور خوب چمکدار خود لگائے اپنے پاس راہب کے آنے کے منتظر تھے۔ نیز احتیاطاً" انہوں نے اپنی چادریں علیحدہ کر دی تھیں گویا کہ وہ پہلے ہی سے کسی چیخ و پکار کے سامنے آنے یا کسی کے پیچھے سے اچانک حملہ کر دینے والے کے انتظار میں تھے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلیسا' راہب اور صومعہ کو حلقہ میں کرنے والوں اور ان کے ماحول پر ایک نظر ڈالی تو معاملہ اہم اور نازک دکھائی دیا مگر اپنے ساتھیوں سے فرمایا اے اصحاب رسول اللہ ﷺ! دیکھتے کیا ہو حملہ کر دو باری تعالیٰ جل مجدہ تمہاری مدد فرمائیں گے۔ اگر غنیمت اور خوشی حاصل ہو گئی تو فتح' سلامتی اور راہب کے صومعہ کے پاس ہمارا اور آپ کا اجتماع ہے ورنہ پھر وہ جنت ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے اور میرے چچا کے بیٹے جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ سے حوض کوثر کے پاس ملاقات۔ یہ کہہ کر آپ نے نیزہ کو حرکت دی رومیوں کی طرف بڑھے آپ کے سو

Marfat.com

سوار آپ کے ساتھ تھے جن میں زیادہ تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور سابق الایمان لوگ شامل تھے آپ مجمع عظیم اور جم غفیر کی طرف جھپٹے اور ان میں گھس کر کبھی تلوار اور کبھی نیزہ سے لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارنے لگے۔ مسلمان بھی آپ کے پیچھے پیچھے حملہ کر رہے تھے رومیوں نے مسلمانوں کی تہلیل اور تکبیروں کی آوازیں سن کر یہ یقین کر لیا کہ مسلمانوں کی فوج نے آدبایا یہ پہلے ہی منتظر بیدار اور ہوشیار بیٹھے تھے بازاری اپنے ہتھیاروں کی طرف دوڑے تاکہ مسلمانوں سے اپنے جان و مال کی حفاظت کر سکیں انہوں نے تلواریں میان سے باہر کیں شکاری شیر کی طرح مسلمانوں پر جھپٹے اور صاحب علم کی طرف یلغار کرتے ہوئے چلے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نشان کے سوا چونکہ مسلمانوں کے پاس کوئی اور نشان نہیں تھا اس لئے چاروں طرف سے آپ ہی کو گھیر لیا۔ اب لڑائی پورے زور پر تھی غبار بلند ہو رہا تھا۔ مسلمان چونکہ سیاہ اونٹ کے سفید تل کے برابر تھے اس لئے چاروں طرف سے گھرے ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے دستہ کے جوان ایک دوسرے کو سوائے تکبیر اور تہلیل کی آواز کے نہیں پہچانتے تھے۔ ہر شخص اپنی جان کے سوا دوسرے سے بالکل بے خبر تھا۔

## ایسی جنگ کبھی نہیں دیکھی

حضرت ابو ہبیرہ بن عبدالعزیز بن ابی قیس رضی اللہ عنہ جو سابق الایمان اور صاحب ہجرتین ہیں فرماتے ہیں میں جنگ حبشہ میں حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اور غزوہ بدر، احد اور حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں میں نے کہا تھا کہ ایسے معرکے کبھی دیکھنے میں نہ آویں گے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو مجھے اس سانحہ فاجعہ سے نہایت سخت صدمہ گزرا اور میں آپ کی وفات کے بعد مدینہ منورہ میں نہ ٹھہر سکا مکہ مکرمہ چلا آیا اور وہیں اقامت اختیار کر لی۔ جہاد سے علیحدہ رہنے اور شریک نہ ہونے کی وجہ سے میرے اوپر خواب میں عتاب کیا گیا۔ میں روانہ ہو کر شام آیا۔ میری بیوی ام کلثوم بنت سہل بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم میرے ساتھ تھیں۔ یہاں آکر جنگ اجنادین، سریہ خالد بن ولید بہ تعاقب توما وہربیس اور سریہ عبداللہ بن جعفر میں شریک ہوا اور قلعہ ابوالقدس میں میں حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ میں یہ جنگ ابوالقدس دیکھ کر پچھلے تمام غزوات کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے واقع ہوئے تھے بھول گیا۔

Marfat.com

اس جنگ کا واقعہ یہ ہوا کہ ہم نے ان کی اس جماعت کثیر پر حملہ کرتے ہوئے یہ سمجھا تھا کہ ان کے سوا کمین گاہ میں کوئی اور فوج محفوظ نہیں ہو گی۔ مگر توقع کے خلاف ایک بڑا بھاری محفوظ لشکر نکل پڑا۔ یہ محفوظ لشکر نہایت قد آور، مہیب اور سر سے پیر تک زرہوں میں ملبوس اور ایسے لشکریوں پر مشتمل تھا جن کے حملہ کے وقت ان کی آوازوں اور ان کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے میدان جنگ گونج اٹھتا تھا جس وقت یہ لشکر مسلمانوں کی طرف بڑھا ہے تو میں نے دیکھا کہ مسلمان اس میں چھپ گئے ہیں، محض مسلمانوں کی تکبیر کی آوازیں کبھی کبھی سن لیتا تھا اور جب وہ بند ہو جاتی تھیں تو سمجھ لیتا تھا کہ مسلمان کام آچکے کچھ دیر کے بعد میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ میں علم بلند دیکھا میں بہت خوش ہوا آپ نشان لئے ہوئے نہایت بے جگری کے ساتھ مشرکوں کو قتل کر رہے تھے۔ میں نے ایسا کمسن مجاہد اس بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ چنانچہ لڑائی نے طول کھینچا اور اس کے سنداد کے ساتھ ساتھ اس کے شعلے بڑھنے لگے اس کی گرد آسمان تک پہنچی اور اس کی آگ کے شرارے نکل نکل کر اور اسے تیز کرتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار کے آدمی آپ کے گرد تھے اور ان سب کو رومیوں نے چار طرف سے اپنے حلقہ میں لے رکھا تھا عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ اگر دائیں جانب حملہ کرتے تھے تو میں بھی دائیں جانب حملہ کرتا تھا اور اگر آپ بائیں سمت رجوع کرتے تھے تو میں بھی آپ کی متابعت کرتا تھا ہمارے بہادر برابر جانبازی کے ساتھ اپنی تلواروں کے جوہر دکھلاتے رہے حتی کہ ہمارے بازو شل شانے سن اور ہاتھ ست پڑ گئے معاملہ نازک اور صبر کرنا دشوار ہو گیا آخر کار تھکن اور ہاتھ پیروں کی سستی نے مجبور کر دیا آفتاب نے الوداع کہا حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی تلوار کند پڑ گئی اور قریب تھا کہ آپ کا گھوڑا آپ کے نیچے سے بے دم ہو کر گر پڑے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک جگہ کھڑے ہو کر دم لیا مسلمانوں نے آپ کا نشان دیکھ کر اس کی طرف آنا شروع کیا۔ ہر ایک مسلمان مشرکین کے قتل کے سبب خستہ بازو اور چکنا چور ہو رہا تھا حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زرہ آپ کے بدن پر تنگ ہو گئی یعنی آپ کو اس معاملہ کی وجہ سے اپنے اوپر نہیں بلکہ مسلمانوں کی حالت پر بہت زیادہ ملال ہوا۔ آپ نے باری تعالیٰ جل مجدہ سے التجا کی مالک عرش و فرش پر بھروسہ کیا آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اے وہ مبارک ذات جس نے اپنی خلق کو اچھی خلقت پر مخلوق کیا

Marfat.com

بعضوں کو بعضوں کے ساتھ آزمائش میں ڈالا اور اس ابتلاء کو ان کے واسطے آزمائش قرار دیا میں آپ سے آپ ہی کے بندہ محمد ﷺ کے جاہ و مرتبہ کے طفیل یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ ہمارے اس کام میں برکت دیجئے اور اس بلا سے نجات کا راستہ بتلا دیجئے۔

## حضرت ابوذر غفاریؓ کے حملے

یہ دعا کر کے آپ پھر میدان جنگ کی طرف چلے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے جھنڈے کے نیچے لڑنا شروع کیا۔ خدا بھلا کرے جناب حضرت ابوذر غفاریؓ کا کہ آپ نے محض خوشنودی جل مجدہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے کی اس روز نہایت مدد اور اعانت کی اور ان کے سامنے جہاد میں بے انتہا کوشش فرمائی حضرت عمرو بن ساعدہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری کو دیکھا کہ آپ باوجود کبر سنی کے بڑھ بڑھ کر رومیوں میں تلوار چلا رہے تھے اور اپنی قوم میں آملتے تھے اور پھر حملہ کرتے وقت اپنا نام لے لے کر کہ میں ابوذر ہوں رومیوں میں گھس جاتے تھے مسلمانوں نے بھی ان کے قدم بقدم یہی کام کرنا شروع کیا حتی کہ حملہ کرتے کرتے ان کے کلیجے منہ کو آگئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ ہماری قبروں کی جگہ یہی میدان ہے۔

## حضرت خالدؓ کا مدد کے لئے روانہ ہونا

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جس وقت آپ کی یہ ہنگامہ آرائی اور رومیوں کے ساتھ اس قدر لڑائی دیکھی تو دل میں خیال کیا کہ عنقریب آپ کسی مصیبت کا شکار ہونے والے ہیں۔ یہ خیال کر کے میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی طرف چلا اور بجلی کی طرح تیزی کے ساتھ آپ کے پاس پہنچا آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا ابن رضی! کیا فتح کی خوش خبری لائے۔ میں نے کہا آپ بہت جلدی حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہ کی مدد کے لئے کمک روانہ کیجئے۔ اس کے بعد میں نے تمام قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا **انا للہ و انا الیہ راجعون** اس کے بعد اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہا ابو عبیدہ! اگر عبداللہ ابن جعفر اور ان کے ساتھی تیرے علم کے ماتحت ہو کر ہلاک ہو گئے تو نہایت رنج و افسوس کا مقام ہے اور پھر جب کہ تیری امارت میں یہ سب سے پہلی جنگ ہے (کیونکہ ان سے پہلے تمام افواج اسلام کے سپہ سالار اعظم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو حضرت عمرؓ ان کو معزول کر کے حضرت ابوعبیدہؓ کو سپہ سالار اعظم مقرر فرمایا تھا۔۔۔۔ امداد اللہ)

Marfat.com

اس کے بعد آپ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ابو سلیمان میں تمہیں خداوند تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم حضرت عبداللہ بن جعفر کی مدد کے لئے چلے جاؤ۔ میں اس کام کے واسطے تمہیں ہی سب سے زیادہ لائق' تیار اور اس کا اہل سمجھتا ہوں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم! میں اس کے لئے بالکل تیار ہوں' محض آپ کے حکم کا منتظر تھا انشاء اللہ العزیز بہت جلد ان سے جا ملوں گا۔ آپ نے فرمایا میں تم سے کہتا ہوا شرماتا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ! اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی لڑکے کو بھی میرے اوپر سردار مقرر کر دیتے تو میں اس کی اطاعت سے بھی کبھی انحراف نہیں کر سکتا تھا۔ چہ جائیکہ آپ مجھ سے قدیم الایمان اور سابق الاسلام ہیں اور آپ نے اسلام لانے والوں کے ساتھ ساتھ سبقت اور ایمان لانے والوں کے دوش بدوش سرعت سے کام لیا ہے۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ میں آپ کی مخالفت کروں اور معاندانہ قدم لے کر آگے بڑھوں۔ نیز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام امین رکھا تھا پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ میں آپ سے سبقت کر جاؤں اور کس طرح آپ کے مرتبہ تک پہنچ جاؤں خدا کی قسم! میں نے مسلمانوں کے ہمراہ مل کر مدت تک شمشیر زنی کی ہے۔ اب میں آپ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اپنے آپ کو ذات باری تعالیٰ جل مجدہ کے راستہ میں قید اور وقف کر دیا ہے۔ میں بہت جلدی انشاء اللہ العزیز حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنی جان بازی کا ثبوت پیش کر دوں گا۔ خدا کی قسم! میں نے کبھی امارت کی خواہش اور سرداری کی پرواہ نہیں کی۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانوں کو آپ کی یہ گفتگو بے حد پسند آئی۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ابو سلیمان! اب تم فوراً" چلے جاؤ اور اپنے مسلمان بھائیوں سے جا ملو۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ شیر ببر کی طرح اٹھے۔ اسباب کے پاس گئے۔ جنگ یمامہ میں مسلیمہ کذاب کو جو زرہ آپ کو ملی تھی زیب بدن کی' تاج خود سر پر لگایا' تلوار حمائل کی' گھوڑے کی پیٹھ پر جم کر بیٹھے اور لشکر زحف کی طرف للکار کر فرمایا۔ شمشیر زنی کی طرف چلو۔ فوجوں نے جلدی جلدی عملی جواب دینا شروع کیا اور ان عقابوں کی طرح جو بازو دبا کر زمین پر ایک دم اتر آئیں تیزی کے ساتھ اطاعت کے لئے دوڑے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نشان ہاتھ میں لیا۔ حرکت دی' پاؤں گھوڑے کی رکاب میں مرکوز کیا اور جس وقت لشکر تیار ہو کے آپ کے گرد جمع ہو گیا تو آپ مسلمانوں کو سلام کر کے عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ کی راہبری میں رخصت ہو گئے۔

Marfat.com

رافع بن عمیرۃ الطائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بھی اس روز خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے لشکر میں موجود تھا ہم نے چلنے میں بے انتہا عجلت کی اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے واسطے زمین کی طنابیں کھینچ کر رکھ دیں۔ غروب آفتاب کے قریب ہم نے رومیوں پر طلوع کیا۔ کافر ٹڈی دل کی طرح چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کو درمیان میں لے رکھا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن انیس! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے کو کہاں اور کس طرف تلاش کروں۔ ابن انیس نے کہا انہوں نے اپنے ساتھیوں اور لشکریوں سے وعدہ فرمایا تھا کہ سب راہب کے کلیسا کے پاس جمع ہوں گے یا بہشت میں ملیں گے۔

## حضرت عبداللہ بن جعفر کے لشکر کی حالت زار

یہ سن کر آپ نے کلیسا کی طرف نظر دوڑائی' اسلامی نشان حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیکھا' مسلمان اس وقت عجیب حالت میں تھے۔ کوئی متنفس ایسا موجود نہیں تھا جو زخمی نہ ہو۔ ہر شخص حیات فانیہ سے ناامید ہو کر حیات جاودانی کے شوق میں سرشار نظر آتا تھا۔ رومی چاروں طرف سے ان پر بڑھ چڑھ کر نیزہ بازی اور شمشیر زنی کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ساتھیوں سے کہہ رہے تھے مسلمانو بڑھو اور ان مشرکین کو لے لو۔ اس ذلیل گروہ کے مقابلے میں استقلال اور صبر سے کام لو۔ یاد رکھو اللہ جل جلالہ و عم نوالہ تمہیں دیکھ رہے ہیں اور ارحم الراحمین تم پر تجلی فرما رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اس آیت کو تلاوت کیا:

**کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللّٰہ واللّٰہ مع الصابرین**

"اکثر جگہ تھوڑی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آجاتی ہے' اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

## حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا حملہ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا یہ صبر اور دشمنوں کی جنگ میں ان کا یہ استقلال دیکھ کر صبر نہ ہو سکا۔ اسلامی پرچم کو حرکت دی اور اپنی فوج سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اس بدبخت اور قبیح قوم کو آگے رکھ لو۔ اس کے خون سے اپنی تلواروں کی پیاس بجھا کر انہیں سرخ رو کر لو' اور اے فتح اور فلاح کی طرف پیش قدمی کرنے والو حاجت برآری کی خوشخبری سن لو۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے سپاہی اس سختی اور مصیبت میں مبتلا تھے کہ

Marfat.com

اچانک مسلمانوں کی فوجیں اور موحدوں کا لشکر جو تمام لوہے میں غرق تھا' تیز چنگل عقابوں اور حملہ آور شیروں کی طرح نکلا۔ آوازوں کا شور بلند ہوا۔ گھوڑوں کی ہنہناہٹ نے میدان میں گونج پیدا کر دی۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے آدمی یہ دیکھ بہت گھبرائے۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ دشمن کا تازہ دم لشکر آ پہنچا۔ یہ سمجھ کر اب انہیں اپنی ہلاکت اور ہزیمت کا کامل یقین ہو گیا۔ یہ آنے والی جمعیت کی طرف دیکھنے لگے۔ جس وقت اسے اپنی ہی طرف آتے دیکھا تو گھبراہٹ اور وحشت اور زیادہ ہو گئی۔ خیال کیا کہ دشمن کا یہ لشکر کمین گاہ میں محفوظ ہو گا جو اب نکل رہا ہے۔ یہ سمجھ کر اب انہیں اور شاق گزرا۔ قریب تھا کہ صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے اور ہلاکت کا پلہ اس کی جگہ آ جائے' مشرکین برابر بڑھ رہے تھے میدان آگ کا شعلہ بن رہا تھا' تلوار چمک رہی تھی' سر دھڑا دھڑ گر رہے تھے زمین لاشوں سے پٹ گئی تھی' مسلمان ان کے ہاتھوں میں گویا قید تھے۔ جنگ پورے شباب پر تھی' شمشیر بجلی کی طرح ادھر ادھر کوندتی پھرتی تھی کہ ایک منادی نے ندا اور ہاتف نے صدا بلند کی۔ غالب مغلوب اور مغلوب غالب ہو گئے۔ اے حاملان قرآن! تمہارے پاس صلیب کے بندوں کے مقابلے میں رحمان کی طرف سے مدد و نصرت آ گئی ہے۔ مسلمانوں کے کلیجے اس وقت منہ کو آ رہے تھے۔ تیغ بران بڑھ بڑھ کر اپنا کام کر رہی تھی کہ آنے والی فوج کے ہراول میں سے شیر کی طرح ڈکارتا اور بپھرے ہوئے ببر کی طرح گونجتا ہوا ایک سوار جس کے ہاتھ میں ہلال کی طرح چمکتا ہوا ایک نشان تھا' آگے بڑھا مسلمانوں کو مخاطب کیا اور بلند آواز سے کہا قرآن کے حاملو! تمہیں کافروں کو ہلاک کرنے والی مدد مبارک ہو۔ میں خالد بن ولید ہوں۔ مسلمانوں نے جو اس وقت گویا دریا کی موجوں میں ڈوب کر تنکے کے سہارے کے محتاج تھے۔ اس آواز کو سن کر تکبیر تہلیل کے نعروں کے ساتھ اس آواز کا استقبال کیا۔ ان کی سخت آوازوں کی گونج بجلی کی کڑک اور زیر و زبر کر دینے والی آندھی کی طرح میدان جنگ کی فضا میں دوڑ گئی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لشکر زحف کے ساتھ جو آپ سے کسی وقت جدا نہیں ہوتا تھا ایک حملہ کیا اور تلوار کو رومیوں کے سروں پر رکھ دیا۔

عامر بن سراقہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان کا یہ حملہ ایسا تھا جیسے شیر کا بکریوں پر' انہوں نے رومیوں کو مار مار کر دائیں بائیں متفرق کر کے رکھ دیا۔ رومیوں نے بھی نہایت ثابت قدمی سے ان کا مقابلہ کیا اور اپنے جان و مال کی حفاظت برابر کرتے رہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ چاہتے تھے کہ کسی طرح میں حضرت عبداللہ ابن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Marfat.com

کے پاس پہنچ جاؤں۔ مسلمان اس آنے والی مدد اور لشکر سے بالکل بے خبر تھے۔ حتیٰ کہ انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی آواز جس میں وہ اپنے حسب و نسب کی بزرگی اور فخر کا اظہار کر رہے تھے سنی۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے بھی اس آواز کو سنا تو آپ نے اپنے سپاہیوں سے فرمایا کہ دشمن کو لے لو۔ اب آسمان سے تمہاری مدد پہنچ گئی ہے یہ کہہ کر آپ نے ایک حملہ کیا اور آپ کے ساتھ ہی آپ کے ساتھیوں نے بھی۔

## حضرت خالد بن ولید اور حضرت عبداللہ بن جعفر طیار کی ملاقات

واثلہ بن اسقعؓ کہتے ہیں کہ ہم اپنی جانوں سے مایوس اور ناامید ہو چکے تھے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے مدد و نصرت نازل ہوئی۔ ابھی رات نے اپنی تاریکی اور ظلمت کے ساتھ تسلط نہیں جمایا تھا کہ ہم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ نشان آپ کے ہاتھ میں تھا' مشرکوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ہانکتے چلے آ رہے تھے۔ مسلمان رومیوں کو قتل اور قید کرتے آگے بڑھ رہے تھے۔ خداوند تعالیٰ جل مجدہ حضرت ابوذر غفاری' ضرار بن ازور اور میسب بن نجبتہ الفزاری رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جزائے خیر عنایت کریں کہ ان کی تمام مساعی محض خوشنودی باری تعالیٰ کی وجہ سے تھیں جنہوں نے شانوں سے شاہ ملا کر تلواروں کو جنبش دی اور رومیوں کو چاروں طرف سے قتل کر کے رکھ دیا۔ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ' عبداللہ بن جعفر بن طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک پہنچ گئے۔ آپ نے ان کی طرف دیکھا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زرہ کی آستینوں نیز آپ کے تمام بدن پر اونٹ کی کلیجی جیسے خون کے لوتھڑے جمے ہوئے تھے۔ حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ کر کہا یا ابن عم رسول اللہ خداوند تعالیٰ مجدہ آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائیں۔ شکر ہے کہ آپ نے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ کا بدلہ لے کر اپنے زخم دل پر تسلی کے مرہم کا کسی قدر پھایہ رکھ لیا۔ چونکہ اندھیرا ہو چکا تھا۔ نیز حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ پر ڈھاٹا باندھ رکھا تھا اس لئے آپ نے انہیں نہیں پہچانا اور فرمایا مجھ سے مخاطب کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا میں ہوں ضرار' صحابی رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا تم ہماری مدد و نصرت کو آئے ہو مرحبا جزاک اللہ۔

عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات بات کر ہی رہے تھے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مع لشکر زحف کے آپ کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کا شکریہ ادا کیا اور جزائے خیر کی دعا مانگی۔ اس کے

Marfat.com

بعد آپ نے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا ضرار! چونکہ والی طرابلس کی لڑکی اور اس کا مال و متاع اس کلیسا کے قریب ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت کرنے والے رومی اور بڑے بڑے بہادر جنرل جو لوگوں کو اس کے پاس جانے سے روکتے اور باز رکھتے ہیں اس کے گرد جمع ہیں آیا تم اس طرف چل کر میرے ساتھ حملہ کر سکتے ہو؟ حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا وہ لوگ کہاں ہیں آپ نے فرمایا کیا تمہیں وہ اس طرف نظر نہیں آئے؟ انہوں نے ابھر کر نظر اٹھا کے دیکھا تو دلیران رومی مسلح حاکم طرابلس کی لڑکی کو چاروں طرف سے حلقہ میں لئے ہوئے محافظت کر رہے تھے۔ آگ روشن تھی' صلیبیں آگ کے شعلوں کی طرح چمک رہی تھیں اور وہ لوگ دیوار آہنی کی طرح اس کے چاروں طرف سد سکندری بنے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا خداوند تعالیٰ آپ کو نیک راستہ کی توفیق عطا فرماویں۔ آپ ماشاء اللہ بہت اچھے ہادی ہیں' آپ پہلے حملہ کریں تاکہ میں بھی آپ کے حملہ کے ساتھ حملہ کروں۔

## حضرت ضرار کی ایک سورما سے خوفناک جنگ

کہتے ہیں کہ ایک طرف سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اور دوسری جانب سے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے اور تیسری طرف سے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا۔ مسلمان بھی ان کی متابعت میں رومیوں کی طرف جھپٹے۔ رومیوں اور مشرکین کی جماعتوں کو پامال کرنا شروع کیا۔ یہ بھی اپنی حفاظت میں مشغول تھے۔ ان میں سے زیادہ بے جگری کے ساتھ لڑنے والا ایک بطریق والی طرابلس تھا۔ یہ قوم سے آگے بڑھا اور اونٹ کی طرح کلمات کفر بڑبڑاتا اور شیر کی طرح دھاڑتا حملے کرتا ہوا حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف چلا اور بے دھڑک آپ پر حملہ کر دیا۔ آپ اس گھبرو کے ڈیل ڈول' جسامت' گھوڑے کی زین سواری' شدت ضرب' جست اور لڑائی میں اس کا حزم و احتیاط دیکھ کر بہت متعجب ہوئے۔ آپ نے بھی اپنے بچاؤ کے لئے طرح دی اور یہ بھی اپنے بچاؤ میں کوشش کرنے لگا۔ دونوں سپاہی اپنے اپنے مقابل اور حریف کے زیر کرنے کی فکر میں تھے۔ کافر سختی سے آپ پر حملے کر رہا تھا اور اس نے اپنے مقابلے کے لئے صرف آپ ہی کو چن لیا۔ آپ لڑتے لڑتے اپنی فوج سے دور ہو گئے اور ان کے سامنے سے ہٹ کر دور چلے گئے تاکہ اسے لڑائی اور حرب کا ایک چکمہ دے کر زیر کر لیں۔ بطریق مع اپنے ساتھیوں کے آپ کی طرف بڑھا اور چاہا کہ آپ پر حملہ کر دے مگر آپ نے یہ دیکھ کر

Marfat.com

ایک فراخ اور کشادہ جگہ کی طرف گھوڑے کو دوڑانے اور پھیرنے کا اچھا موقع تھا گھوڑے کی باگ موڑ دی اور اس کے عرض میں جا کر کھڑے ہوئے مگر ظلمت شب (رات کی اندھیری) کی وجہ سے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور منہ کے بل آ رہا' آپ بھی زین سے زمین پر گرے۔ کھڑے ہو کر چاہا کہ گھوڑے کو پکڑ لیں مگر فرصت نے ہاتھ نہ دیا اور کوئی صورت اس کے پکڑنے کی ممکن نہ ہو سکی۔ آپ اسی جگہ پاپیادہ کھڑے ہو گئے۔ تلوار اور ڈھال ہاتھ میں تھی جہاد میں پوری کوشش صرف کرنے لگے۔ نہایت جانبازوں کی طرح استقلال اور صبر سے کام لیا۔ بطریق گرز آہنی لے کر آپ کی طرف بڑھا' قریب ہو کے حملہ کیا مگر آپ نے اس کا وار خالی دیا اور بپھرے ہوئے شیر کی طرح اس کی طرف جھپٹے تلوار سے حملہ کیا۔ ادھر اس کا گھوڑا تیزی کر کے الف ہو کر اوندھے منہ زمین پر گرا۔ آپ نے جھٹ دوسرا وار کیا جو گھوڑے کی آنکھ پر لگتا ہوا اس کی گردن تک پہنچا۔ بطریق زین سے زمین پر آیا۔ رکابوں میں چونکہ پیر موجود تھے اس لئے جلدی سے کھڑا نہ ہو سکا۔ آپ قبل اس کے کہ کوئی اس کا حمایتی پہنچے بہت جلدی اور سرعت کے ساتھ اس کے پاس پہنچے۔ شہ رگ پر تلوار ماری مگر اوچھی پڑنے کی وجہ سے بے کار رہی اسے اگرچہ اپنی ہلاکت کا یقین ہو چکا تھا مگر اس نے اٹھنا چاہا' آپ فوراً" اس کی طرف جھپٹے اور باوجودیکہ وہ بہت زیادہ ضخیم و شحیم تھا مگر آپ نے ایک دم اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا اور سینہ پر چڑھ بیٹھے۔ یمن کا بنا ہوا جو خنجر آپ کے پاس موجود تھا جس کو آپ اپنے سے علیحدہ نہیں کرتے تھے میان سے نکالا اور اس کے سینے میں بھونک دیا۔ جو سینے سے ناف تک چیرتا ہوا چلا گیا۔ دشمن تڑپ کر ٹھنڈا ہو کے دوزخ کی طرف سدھارا پھر آپ اٹھے جھٹ کر اس کے گھوڑے کو جو سونے اور چاندی کے بیش قیمت زیوروں سے آراستہ تھا پکڑا اور سوار ہو گئے۔ تکبیر کا نعرہ مارا اور رومیوں پر حملہ کر کے انہیں ادھر ادھر متفرق کر دیا۔ آپ ادھر اس کام سے فارغ ہوئے ادھر حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیر کو فتح کر کے اس پر نیز اس کی تمام چیزوں پر قابض ہو گئے۔ مگر جب تک حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ دشمن کے تعاقب سے لوٹ کر نہ آئے اس وقت تک کلیسا کی کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا۔

Marfat.com

# جنگ قنسرین

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے شیراز والوں سے صلح کر کے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگوں کو ہرقل کے متعلق کچھ علم ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں اس کے سوا کچھ خبر نہیں کہ والی قنسرین نے بادشاہ کو لکھ کر آپ حضرات کے مقابلے کے لے کمک طلب کی ہے اور بادشاہ نے اس کی درخواست پر بنی غسان اور نصرانی عربوں پر جبلہ بن ایہم غسانی کو سپہ سالار بنا کر اور جنرل عمودیہ کو دس ہزار کی جمعیت دے کر ادھر روانہ کر دیا ہے۔ یہ تمام لشکر جسر حدید (لوہے کا پل) پر پڑا ہوا ہے۔ ایہاالامیر! آپ کو اس سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا حسبنا اللہ و نعم الوکیل ہمیں اللہ کافی وافی ہیں۔

## کافروں سے مسلمان غلاموں کی جنگ

سعید بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس اس وقت ایک نہایت شریف مہجع نامی غلام تھا جو میرے ساتھ کئی مرتبہ لڑائیوں میں شامل ہوا تھا۔ یہ نہایت جری اور بہادر شخص تھا۔ لڑائی میں دل کھول کر لڑتا تھا۔ جس وقت وہ کسی معرکہ یا تاخت و تاراج میں یا لکڑیاں چننے جایا کرتا تھا تو تن تنہا اور اپنے ساتھیوں سے دور دور رہا کرتا تھا اور ڈھلواسی کی لڑائی نہایت عمدہ لڑا کرتا تھا۔ اس شیرز کے پڑاؤ میں بھی وہ غلاموں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک روز لکڑیوں کو گیا ہوا تھا۔ معمول کے خلاف اس نے اس روز دیر کر دی' میں (حضرت سعید بن عامر) گھوڑے پر سوار ہو کے اس کی تلاش میں نکلا۔ اس کو ڈھونڈھ ہی رہا تھا کہ اچانک ایک شخص دکھلائی دیا۔ میں اس کی طرف بڑھا تو وہ میرا وہی غلام تھا اس کا سر زخمی تھا چہرے پر خون بہہ رہا تھا۔ تمام بدن خون سے شرابور تھا اور ہر ہر قدم پر گر گر پڑتا تھا۔ میں نے اس کے پاس پہنچ کے وجہ دریافت کی اور کہا کہ مہجع کیا آفت آئی کیا ہوا؟ اور ادھر کیا بلا ہے؟ اس نے کہا حضور! ہلاکت اور بربادی۔ میں نے ذرا ڈانٹ کے دریافت کیا کہ آخر کیا ہوا؟ بجائے اس کے کہ وہ کچھ جواب دے اوندھے منہ گر پڑا اور تھوڑی سی دیر بھی نہ کھڑا ہو سکا۔ میں نے اس کے چہرے پر پانی چھڑکا جس سے اسے ہوش آیا اور کہنے لگا حضور! آپ اپنے بچاؤ کی فکر کیجئے ورنہ آپ بھی میری طرح آنے والی قوم کے پنجہ ظلم میں گرفتار ہو جائیں گے۔ میں نے کہا کون قوم اور کیسی قوم؟ اس نے کہا میرے آقا! واقعہ یہ ہے کہ میں غلاموں کی ایک جماعت کے ساتھ لکڑیاں لینے گیا تھا۔ ہم جنگل میں دور نکل گئے تھے لوٹنے کا ارادہ ہی تھا کہ اچانک ہزار سواروں کا ایک رسالہ جس کے تمام سپاہی عرب تھے اور جن کی گردنوں میں سونے چاندی کی

Marfat.com

صلیبیں لٹکی ہوئی اور نیزے رکابوں میں تھے دکھلائی دیا۔ جس وقت ان سواروں نے ہمیں دیکھا تو ہماری طرف جھپٹے اور قتل کے ارادے سے ہمیں گھیر لیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم بھی ان کی طرف بڑھ کے حملہ کرو۔ مگر انہوں نے مجھے یہ جواب دیا کہ بے وقوف! ہمیں ایسوں کے ساتھ لڑنے کے لئے کہتا ہے جن کا ہم کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور نہ ان کے مقابلے کی طاقت رکھتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ لڑنے سے ہم ان کے ہاتھ میں قید ہو جائیں۔ میں نے کہا خدا کی قسم! میں تو بغیر لڑے بھڑے اور پوری طرح زور آزمائی کئے کبھی ان کی قید میں نہیں جا سکتا۔ میری یہ کوشش دیکھ کے آخر وہ بھی پکے ہو گئے اور ہم ان کے ساتھ لڑنے لگے ہم نے بھی انہیں قتل کیا اور ہمارے بھی دس آدمی شہید ہو گئے۔ دس زندہ گرفتار کر لئے گئے۔ میرے زخم چونکہ کاری لگا تھا میں گر پڑا اور جس وقت وہ چلے گئے میں اٹھ کر ادھر کو چلا آیا جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

## دشمن کے جاسوس اور سعید بن عامرؓ کی گرفتاری

حضرت سعید بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ واللہ! مجھے اس غلام کی یہ مصیبت سن کر بڑا رنج ہوا اور اپنے پیچھے اسے سوار کر کے اپنے پڑاؤ کی طرف چل دیا۔ اچانک باد صرصر کی طرح خراٹے بھرتا ہوا آبشار سے تیزی کے ساتھ گرتے ہوئے پانی کی طرح سواروں کا ایک دستہ پیچھے سے نمودار ہوا اور لمبے لمبے نیزوں کے ساتھ یہ کہتے ہوئے کہ ہم بنی غسان ہیں ہم لشکر صلیب اور گروہ رہبان ہیں مجھے گھیر لیا۔ میں نے زور سے جوابی آواز دی اور کہا کہ میں صحابی محمد مختار ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم)، ان میں سے بعض میری طرف بڑھے اور ارادہ کیا کہ مجھ پر تلوار اٹھائیں مگر میں نے تلوار اٹھانے والے کی طرف مخاطب ہو کر زور کے ساتھ کہا بدبخت! اپنے ہی قوم کے آدمی کو قتل کرتا ہے۔ یہ سن کر اس نے دریافت کیا کہ تم کن لوگوں میں ہو؟ میں نے کہا معزز قوم خزرج سے ہوں۔ یہ سن کے اس نے تلوار کو روک لیا اور کہا مسیح کی قسم! تمہیں ہمارے سردار جبلہ نے بلایا ہے۔ میں نے کہا جبلہ مجھے کہاں سے جانتا ہے؟ جو بلایا ہے؟ اس نے کہا وہ دراصل ایک یمنی شخص کو جو محمدؐ بن عبداللہ کا صحابی ہو، بلاتا ہے۔ پھر کہنے لگا یا تو تم اپنی خوشی سے چلو ورنہ زبردستی لے چلوں گا۔ میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ میرے ساتھ میرا غلام بھی تھا۔ ہم ایک بہت بڑے لشکر کے پاس پہنچے جہاں بہت بڑا سامان تھا۔ جھنڈے نصب تھے، صلیبیں گڑ رہی تھیں۔ میں ان سواروں کے ساتھ ساتھ بڑھتا بڑھتا جبلہ بن ایہم کے خیمے تک پہنچ گیا۔

Marfat.com

یہ ایک سونے کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا روی ریشمین لباس پہن رکھا تھا۔ سر پر موتیوں کی لڑی پڑی ہوئی تھی اور گلے میں یاقوت کی ایک صلیب لٹک رہی تھی۔ میں جس وقت اس کے سامنے جا کر کھڑا ہوا تو اس نے سر اٹھا کے مجھے دیکھا اور کہا تم کون ہو؟ عربوں میں سے ہو؟ میں نے کہا یمنی ہوں۔ اس نے کہا کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے کہا میں حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن حارثہ بن ثعلبہ بن امرء القیس بن ازور بن عوف بن مالک بن زید بن کہلان بن سباء کی اولاد ہوں۔ اس نے کہا ان دونوں لڑکوں میں سے جو اپنی ماں کی طرف منسوب ہیں کس کی اولاد میں سے ہو؟ میں نے کہا خزرج بن حارثہ جو محمد بن عبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے انصار میں سے ہیں ان کی اولاد میں ہوں۔ جبلہ نے کہا میں بھی تمہاری قوم غسان میں سے ہوں۔ میں نے کہا شاید تو اس قبیلہ میں سے ہے جو اپنی ماں کی طرف منسوب ہے۔ اس نے کہا ہاں میں جبلہ بن ایہم ہوں جو اسلام سے پھر گیا ہوں تاکہ ظلم نہ کر سکوں۔ تمہارے سردار عمر (رضی اللہ عنہ) اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ مجھ جیسا آدمی اس دین کا ناصر و مددگار ہوتا' حتیٰ کہ ایک ادنیٰ اور حقیر شخص کے عوض میں مجھ سے قصاص لینے لگے حالانکہ میں یمن (ہمدان) کا بادشاہ اور قبیلہ بنی غساں کا سردار ہوں۔ میں نے کہا جبلہ! اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا حق تیرے حق سے زیادہ واجب ہے۔ باقی رہا ہمارا دین سو اس کا قیام اور بقاء نیز اس کی استواری محض انصاف اور حق پر ہے اور حضرت عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ سوائے خداوند تعالیٰ جل مجدہ کے کسی سے نہیں ڈرتے اور حق بات کہنے اور کرنے میں کسی لومتہ لائم کی پرواہ نہیں کرتے۔

اس کے بعد جبلہ نے میرا نام دریافت کیا۔ میں نے کہا سعید بن عامر انصاری' اس نے کہا سعید! بیٹھ جاؤ' میں بیٹھ گیا۔ پھر کہنے لگا تمہیں حرمت عرب کی قسم! سچ کہنا جہاں سے تم آئے ہو وہاں کیا کام کرتے تھے؟ میں نے کہا سچ کو کہیں آنچ نہیں۔ میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی فوج میں سپاہی ہوں اور ہمارا ارادہ حلب اور انطاکیہ پر چڑھائی کا ہے۔ اس نے کہا کہ بادشاہ نے مجھے نیز اس سردار والی عمودیہ کو امیر قنسرین کی مدد کے لئے روانہ کیا ہے کیونکہ اس نے اس صلح نامہ کو جو تمہارے ساتھ کیا تھا فریب کر کے توڑ دیا اور اسی کے انتظار میں ہم یہاں پڑے ہیں کہ وہ یہاں آئے تو ہم اس سے مل کر کام شروع کر دیں۔ اب تم اپنے سردار ابو عبیدہؓ بن جراح کے پاس جا کر ان کو ہماری تلواروں سے ڈرا دو اور کہو کہ جس راستہ سے آئے ہو اسی سے لوٹ جاؤ اور بادشاہ کے کسی شہر سے تعرض نہ کرو کیونکہ اب ہم اس کی مدد پر ہیں اور جو شام کے ممالک تم نے چھین لئے

Marfat.com

ہیں ہم وہ بھی بہت جلدی واپس لے لیں گے۔

## دشمن فوجوں کی مسلمانوں کو خبر

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس گفتگو کے بعد اپنے گھوڑے پر سوار ہوا' اپنے غلام کو اپنے پیچھے بٹھایا اور مسلمانوں کے لشکر کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہاں پہنچ کر جس وقت لوگوں نے مجھے دیکھا تو لپک کر دریافت کرنے لگے کہ عامر! تم کہاں چلے گئے تھے یہاں تو تمہارے متعلق تشویش پیدا ہو گئی تھی۔ میں سیدنا حضرت ابوعبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ کے خیمے میں آیا اور آپ سے اپنا اور جبلہ بن ایہم کا تمام قصہ دہرا دیا تو آپ نے صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع فرما کر مشورہ لیا اور کہا کہ اس میں آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟ کہ امیر قنسرین کے ساتھ ہم نے حالانکہ ایفائے عہد کیا مگر اس نے ہمارے ساتھ غداری کی۔

## دس ہزار سے لڑنے والے دس صحابہ کا انتخاب

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ باغی اور غدار ہمیشہ گرا کرتا ہے۔ اگر اس نے ہمارے ساتھ مکرو فریب کیا ہے تو اللہ جل جلالہ بھی اس کی گھات میں ہیں ہم اس سے زیادہ انشاء اللہ العزیز اس کے ساتھ بہت ہی جلدی مکر کر کے دکھلا دیں گے۔ میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دس آدمیوں کو جو بمنزلہ دس ہزار کے ہیں ساتھ لے کر اس کے پاس جاتا ہوں۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو سلیمان! یہ کام تمہیں سے ہو گا جو جس کام کے لئے ہے اسے وہی بخوبی انجام دے سکتا ہے۔ تم اپنے ساتھ جن جن کو چاہو صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے دس آدمیوں کو لے لو۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت عیاض بن غانم اشعری' عمرو بن سعد الیشکری' سہیل بن عامر' رافع بن عمیرۃ الطائی' سعید بن عامر انصاری' عمرو بن معد یکرب' عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق' ضرار بن ازور' میسب بن نجبہ الفزاری اور قیس بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا فرداً" فرداً" نام لے کر پکارنا شروع کیا کہ کہاں ہیں؟ عیاض بن غانم اشعری اور کہاں ہیں عمرو بن سعد وغیرہ وغیرہ۔ یہ حضرات لبیک لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائیں تم تیار ہو جاؤ۔ یہ سنتے ہی انہوں نے زرہیں پہنیں اور تمام اسلحہ سے لیس ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے بھی جنگ یمامہ کے روز مسلیمہ کذاب کی جو زرہ آپ کے ہاتھ لگی تھی زیب تن کی' نیزہ

Marfat.com

ہاتھ میں لیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے غلام مسمی ہمام کو حکم دیا کہ وہ ساتھ چلے تاکہ وہ معاملات جو مجھ سے حیرت اور تعجب انگیز واقع ہوں ان کو ملاحظہ کرے۔ بہرحال آپ اپنے دس جانبازوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے آپ کے لئے فتح و نصرت کی دعائیں مانگنا شروع کیں۔

## حضرت خالد بن ولیدؓ کا دس بہادروں کو لیکر خفیہ طور سے جبلہ کے لشکر کی طرف جانا

کچھ دور نکل جانے کے بعد آپ نے حضرت سعید بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا سعید! کیا جبلہ بن ایہم نے تم سے یہ کہا تھا کہ مجھ سے والی قنسرین ملنے آوے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ کہا تھا۔ آپ نے فرمایا تو پھر تم ہمیں اس راستہ پر لے چلو جو جبلہ کے لشکر کی طرف جاتا ہے تاکہ ہم کسی کمین گاہ میں چھپ کر بیٹھ رہیں اور جس وقت والی قنسرین ادھر سے گزرے تو ہم اسے اس کے ساتھیوں سمیت موت کے گھاٹ اتار دیں اور اسے اس کے مکر کی پوری پوری سزا دے دیں۔

یہ سن کر سعید بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ جبلہ بن ایہم کے لشکر کی طرف رخ کر کے آگے آگے تیزی کے ساتھ چلنے لگے۔ چونکہ ان کا یہ سفر رات کے وقت تھا جس وقت یہ حضرات قوم کے قریب پہنچ گئے تو رات کی تاریکی میں آگ کی روشنی دکھلائی دی اور ساتھ ہی لشکر کی آواز کانوں میں آنے لگی۔ حضرت سعید بن عامر انصاری اپنے ساتھیوں کو لے کر والی قنسرین کی آمد کے راستہ میں کسی محفوظ جگہ میں بیٹھ گئے۔ رات بھر اس کے آنے کا انتظار رہا مگر کوئی شخص نہ آیا حتیٰ کہ رات کی ظلمت کو پھاڑ کر سپیدہ صبح نے آنا شروع کیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہیں کمین گاہ میں اپنے سواروں کو نماز پڑھائی۔ ابھی نماز سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ جبلہ بن ایہم حاکم عمودیہ اور نصرانی عربوں کا لشکر جو عواصم اور قنسرین کی طرف جا رہا تھا ان کے سامنے سے گزرنا شروع ہوا۔ مسلمانوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا آپ اس لشکر کو جو ریگ' ڈھیلوں' کانٹوں اور درختوں کی تعداد میں ہماری طرف آ رہا ہے دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب باری تعالیٰ جل مجدہ کی نصرت ہمارے ساتھ ہو گی تو ان کی یہ کثرت اور ان گنت تعداد ہمارا کچھ نہیں کر سکتی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں۔ تم اس لشکر میں مل جاؤ اور اس طریقہ سے ملو کہ گویا اس کے لشکری ہو حتیٰ کہ ہم والی قنسرین تک پہنچ جائیں۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ کو جو

Marfat.com

کچھ منظور ہو گا ہو کر رہے گا۔ یہ سن کر یہ حضرات اس لشکر میں شامل ہو گئے اور اس طریقہ سے کہ یہ بھی اسی لشکر کے ہیں۔ یہ بالکل چپ اور خاموش تھے کسی کے ساتھ بات چیت نہیں کرتے تھے۔

## والی قنسرین کی گرفتاری اور جنگ

حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس وقت ہم قنسرین کی حدود میں پہنچے تو ہمیں عواصم اور قنسرین کے شہر دکھلائی دینے لگے۔ پھر اچانک والی قنسرین استقبال کے لئے آتا ہوا دکھلائی دیا جس کے آگے آگے صلیب تھی اور پادری اور بشپ انجیل پڑھتے ہوئے چلے آ رہے تھے۔ کلمہ کفر سے ان کی آوازیں بلند تھیں۔ ایک دوسرے سے ملا ہوا تھا والی بطریق اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھا تاکہ جبلہ بن ایہم اور حاکم عمودیہ کو سلام کرے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ادھر سے بڑھ کر اس کے سامنے ہوئے۔ آپ کے ساتھی آپ کے گرد حلقہ کئے ہوئے تھے۔ جس وقت آپ اس کے بالکل سامنے میں ہو گئے تو والی قنسرین نے سلام کیا کہ مسیح تمہیں سلامت اور صلیب تمہیں باقی رکھے۔ آپ نے فرمایا کم بخت! ہم بندگان صلیب نہیں ہیں بلکہ ہم محمد حبیب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنا ڈھاٹا کھولا اور زور سے پکار کر فرمایا **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ** خدا کے دشمن میں ہوں خالد بن ولید میں ہوں مخزومی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی۔ یہ کہہ کر فورا" آپ نے اس پر ہاتھ ڈال دیا اور پکڑ کر زین سے اٹھا لیا۔ آپ کے ساتھی تلواریں لے کر لشکریوں پر پل پڑے۔ شور و فریاد کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ دشمنوں نے کلمہ کفر سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ مسلمانوں نے کلمہ توحید کی آوازیں بلند کیں۔ جبلہ بن ایہم اور حاکم عمودیہ نے مسلمانوں کی تکبیر اور تہلیل کی آوازیں سنیں تو وہ بھی جنبش میں آئے۔ انہوں نے جس وقت مسلمانوں کی تلواروں کو برہنہ اور نیزوں کو راست دیکھا تو اپنی فوجوں کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثاروں کی طرف بڑھے اور انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جس وقت اس بلا کو جو ان پر نیز ان کے ساتھیوں پر نازل ہوئی تھی دیکھا اور والی قنسرین ان کے قبضہ میں تھا جس کی قسمت کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں تھی تو ان کو اس بات کا خوف لاحق ہوا کہ کہیں یہ میرے ہاتھ سے نہ نکل جائے اور اس کے قتل کرنے سے قبل مجھ پر کوئی حادثہ نہ ہو جائے۔

Marfat.com

## خالد بن ولیدؓ کی تلوار والی قنسرین کی گردن پر

یہ سوچ کر آپ نے اس کے قتل کرنے کے لئے تلوار اٹھائی۔ والی قنسرین یہ دیکھ کر ہنسا' آپ کو اس کی اس وقت کی ہنسی سے بہت تعجب ہوا۔ فرمانے لگے کم بخت! تجھے ہنسی کس نے دلائی؟ اس نے کہا میں اس لئے ہنستا ہوں کہ تم اور تمہارے ساتھی تو اب قتل کر ہی دیئے جائیں گے تم میرے مار ڈالنے کا ارادہ کرتے ہو؟ اگر تم مجھے چھوڑ دو تو یہ بہتر ہے تاکہ میں تمہیں نہ قتل ہونے دوں۔ آپ نے یہ سن کر ہاتھ روک لیا اور اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے زور سے چلا کر فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابیو! میرے چاروں طرف رہو' میری حمایت کرتے رہو میں تمہاری مدد کرتا رہوں گا اور اس بلا پر جو تم پر نازل ہو رہی ہے صبر کرو جن لوگوں نے تمہیں گھیر رکھا ہے انہیں زیادہ مت سمجھو کیونکہ سب سے دہشت ناک چیز جس سے تم ڈرتے ہو قتل اور موت ہے اور یہی دونوں چیزیں خداوند تعالیٰ کی راہ میں میری اور تمہاری خواہش اور آرزو ہیں۔ واللہ! میں نے کئی مرتبہ شوق شہادت میں اپنی جان کو خداوند تعالیٰ کے راستہ میں پیش کیا ہے تاکہ میں جام شہادت کا مزہ چکھ سکوں۔ تم اس بات کو یاد رکھو خداوند تعالیٰ تم پر رحم فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا راستہ صاف اور کھلا ہوا ہے گویا کہ تم اس تک پہنچ ہی گئے ہو اور اپنے رب کے دربار میں شرف باریابی حاصل کر چکے ہو اور ایسے گھر میں پہنچ گئے ہو کہ جہاں کا رہنے والا نہ بوڑھا ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے پاس کبھی فرشتہ اجل آتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا۔

**لا یمسھم فیھا نصب وماھم منھا بمخرجین** "نہ ان کو وہاں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ صحابہ آپ کی یہ تقریر سن کر آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے دائیں جانب اور حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں سمت اور آپ کا غلام ہمام آپ کی پشت پر اور باقی تمام مسلمان آپ کے گرد ہوئے۔ والی قنسرین کو آپ نے اپنے غلام کے ہاتھ میں دیا اور تاکید کی کہ اسے مضبوط پکڑے رہے اور اپنی جگہ سے نہ ہلے۔

## دشمنوں کو بادشاہ قنسرین کے قتل کا خوف

کہتے ہیں کہ جبلہ بن ایہم جس کی گردن میں سونے کا طوق تھا جس میں جواہرات کی صلیب لٹکی ہوئی تھی' ریشمین کپڑے پہنے ہوئے ان پر زرہ زیب بدن کئے سر پر خود

Marfat.com

لگائے اور اس خود پر سونے کا خود رکھے جواہر کی صلیب اس پر آویزاں کئے ہاتھ یں ایک بہت بڑا نیزہ سنبھالے جس کا پھل سورج کی طرح چمکتا تھا قوم غسان کے نصرانی عربوں کا لشکر لئے ہوئے مسلمانوں کی طرف بڑھا۔ حاکم عمودیہ ایک مضبوط چٹان (یا برج) کی طرح اس کے ساتھ ساتھ تھا جس کے چاروں طرف قوم مدلجہ کے بے دین سپاہی تھے اور ان تمام کے گرداگرد ان کا لشکر چھایا ہوا تھا۔ حاکم عمودیہ نے جس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے والی قنسرین کو زین سے اٹھا کر اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے کسی طرح نہیں چھوڑتے تھے تو اسے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں آپ عجلت میں اسے قتل نہ کر دیں۔ یہ سوچ کر یہ جبلہ بن ایہم کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ عرب لوگ آدمی نہیں شیطان (دیو) معلوم ہوتے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس عربی اور اس کے گیارہ ساتھیوں کو ہماری فوج کے گھوڑوں اور اتنے بڑے لشکر کے سواروں نے چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے مگر انہیں کچھ پرواہ نہیں اور باوجود ان سب باتوں کے وہ ہمارے ایک ساتھی کو بھی پکڑے ہوئے ہیں وہ ان کے پاس قید ہے اور اپنے ہاتھوں سے اسے کسی طرح نہیں چھوڑتے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اسے کہیں قتل نہ کر دیں۔ بادشاہ کو وہ بہت زیادہ عزیز ہے اس لئے تمہیں اس عربی کے پاس جا کر استدعا کرنی چاہئے کہ تم ہمارے اس ساتھی کو چھوڑ دو تاکہ ہم بھی تمہاری جانوں کو چھوڑ دیں۔ جس وقت وہ ہمارے ساتھی کو یہ سن کر چھوڑ دیں گے تو پھر ہم ان پر حملہ کر کے ان کو تہ تیغ کر دیں گے۔

## حضرت خالد بن ولیدؓ اور جبلہ بن ایہم کی باہم گفتگو

حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رومیوں اور نصرانی عربوں کے لشکر کے اندر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے چاروں طرف کھڑے ہوئے تھے۔ ہمیں چونکہ ذات باری تعالیٰ جل مجدہ پر پورا پورا بھروسہ تھا اس لئے ہمیں دشمن کی فوج سے کسی قسم کا خوف و ہراس نہیں تھا۔ اچانک جبلہ بن ایہم ہماری طرف آیا اور چیخ کے کہنے لگا تم کون لوگ ہو؟ آیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابہ میں سے ہو یا تابعین عربوں میں سے' اس سے پہلے کہ تمہیں نشانہ ہلاکت بنایا جائے مجھے اس بات کا جواب دے دو۔ ہماری طرف سے جواب دینے اور گفتگو کرنے والے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ فوراً اسے مخاطب کر کے کہنے لگے کہ ہم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابہ میں سے ہیں ہم اہل قبلہ ہیں' ہم اہل اسلام ہیں' ہم صاحب اکرام و انعام ہیں۔ اگر تیری مراد ہمارے نسب

Marfat.com

اور قبیلے معلوم کرنے ہیں تو ہم چند متفرق قبیلوں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے ہمارے دلوں کو ایک کر دیا ہے اور ہمارے سب کے واسطے ایک کلمہ مقرر کر دیا ہے جس پر ہم سب مجتمع ہیں وہ کلمہ یہ ہے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**

جبلہ آپ کا یہ کلام سن کر بے حد غصہ ہوا اور کہنے لگا اے عرب کے جوان! کیا تم ان عربوں کے سردار ہو۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ان کا اسلامی بھائی ہوں اور یہ میرے ایمانی بھائی ہیں۔ جبلہ نے کہا تم محمد بن عبداللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کون سے صحابی ہو یعنی کیا نام ہے؟ آپ نے فرمایا میں بنی مخزوم کا مشہور سردار خالد بن ولید رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہوں اور یہ شخص جو میری دائیں طرف ہیں یہ عبدالرحمان بن ابوبکرؓ ہیں اور میرے بائیں طرف یمن کے بزرگ اور بلند قبیلہ طے کے فرزند حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی ہیں۔ میں نے ہر ایک قبیلے سے اس قبیلہ کا سب سے زیادہ بہادر اور شجیع آدمی ایک ایک اپنے ساتھ لے لیا ہے۔ اس لئے تو ہماری قلت کو دیکھ دیکھ کر ہمیں حقیر مت سمجھ اور اپنی کثرت پر خوش اور نازاں مت ہو۔ لڑائی میں تم ہمارے سامنے چڑیوں جیسی وقعت رکھتے ہو جو اپنے اپنے آشیانوں اور گھونسلوں میں دبکی ہوئی بیٹھی ہوں' شکاری آ کر ان پر جال ڈال دے اور سب دو چار کے سوا جو ذرا بڑی بڑی اور تیز ہوں جال میں پھنس جائیں۔

جبلہ آپ سے یہ سن کر اور زیادہ آگ بگولا ہو گیا اور کہنے لگا خالد! ابھی ابھی جس وقت تمہیں ہمارے نیزوں کے پھل چاروں طرف سے گھیر لیں گے اور تم اور تمہارے ساتھی اسی میدان میں وحشی درندوں کے لقمے بن جائیں گے اور صبح سے شام تک وہ تمہیں چیرتے پھاڑتے رہیں گے تو تمہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ تمہارا یہ کلام تمہارے لئے ہی فال بد ہو گیا۔

آپ نے فرمایا ہماری تو یہ عین خوشی ہے۔ ہمیں ایسی باتوں سے رنج نہیں ہوتا۔ اب تو بیان کر کہ صلیب کے عربی بندوں میں سے تو کون ہے؟ اس نے کہا میں بنی غسان کا سردار اور یمن کا بادشاہ جبلہ بن ایہم ہوں۔ آپ نے فرمایا تو ہی ہے اسلام سے پھرنے والا (مرتد) گمراہی' ذلالت اور تاریکی کی طرف جانے والا۔ اس نے کہا نہیں بلکہ ذلت اور رسوائی پر عزت کو ترجیح دینے والا۔ آپ نے فرمایا بلکہ اپنے نفس کو زیادہ ذلیل کرنے والا اس کو خوار و سبک کرنے والا کیونکہ بزرگی و کرامت اس دار شقاء اور فناء سے وراء الوراء اس دار بقاء میں ہے جہاں کل سب کو جانا ہے۔ جبلہ بن ایہم نے کہا بنی مخزومی بھائی! زیادہ

Marfat.com

باتیں نہ بناؤ تمہاری نیز تمہارے ساتھیوں کی سلامتی اور بقاء اسی سردار کے ساتھ وابستہ ہے جو تمہارے ہاتھوں میں گرفتار ہے کیونکہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ اگر میں نے تم پر حملہ کر دیا تو ایسا نہ ہو کہ تم میرے حملہ کرنے سے قبل اسے قتل کر دو۔ بادشاہ کے نزدیک چونکہ یہ زیادہ مقرب ہے اور نسب میں بھی اس سے قریب ہے اس لئے تم اسے چھوڑ دو تاکہ میں بھی اس کے سبب سے تمہاری جان بخشی کروں۔ تم لوگ تعداد میں بہت ہی کم ہو اور ہماری تعداد بہت زیادہ ہے۔

آپ نے فرمایا کہ میں اسے بغیر قتل کئے نہیں چھوڑ سکتا اور نہ مجھے اس کی پرواہ ہے کہ اس کے قتل کے بعد تم میرے ساتھ کیا سلوک کرو گے؟ باقی تیرا یہ کہنا ہے کہ میں باوجود اپنی کثرت تعداد کے تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے لڑائی میں کوتاہی کر رہا ہوں کسی طرح انصاف پر مبنی نہیں ہے۔ ہمیں خود معلوم ہے کہ ہم کل بارہ آدمی ہیں اور تمہارے اس قدر بہتات ہے کہ ہمیں تمہارے گھوڑوں کی باگوں' نیزوں کی نوکوں اور تلواروں کی باڑوں نے چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ ہاں اگر انصاف ہے تو ایک ایک سوار ایک ایک کے مقابلے میں آتا رہے۔ اگر تم نے ہمیں مار ڈالا تو یہ تمہارا سردار موجود ہے اور نہایت آسانی سے تمہارے ہاتھ آ جائے گا اور اگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں تم پر غلبہ دے دیا کیونکہ مدد و نصرت اور غلبہ اسی کے دست قدرت میں ہے جسے چاہیں عنایت کریں تو چونکہ تم خود اس سردار سے پہلے داعی اجل کو لبیک کہہ لو گے اس لئے اس کا قتل ہونا تمہیں کچھ بھی ناگوار نہیں ہو گا۔

جبلہ نے یہ سن کر اپنا سر جھکا لیا اور یہ تمام گفتگو اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا جواب سنانے کے لئے حاکم عمودیہ کے پاس چلا گیا۔ حاکم عمودیہ یہ جواب سن کر نہایت برہم ہوا اور اپنی تلوار کو میان سے کھینچ لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کی یہ حرکت دیکھ کر سمجھ گئے کہ میان سے تلوار سونت کر کھڑا ہونا لڑائی کا گویا ارادہ کرنا ہے مگر جس وقت حاکم عمودیہ لڑائی کے ارادہ سے آپ کی طرف بڑھا تو جبلہ نے اسے منع کر دیا اور اسے صلیب کے نیچے کھڑا کر کے خود آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا مخزومی بھائی! تمہارے قول کے بموجب لڑائی بے شک انصاف کو چاہتی ہے مگر یہ بنی اصفر رومی گبرو بھیڑ بکری کی طرح ہیں کسی بات کو نہیں سمجھتے۔ میں نے اپنی اور تمہاری تمام گفتگو ان سے بیان کر دی ہے۔ وہ میدان میں نکل کر لڑنے کو راضی ہو گئے ہیں۔ تم میں سے جس شخص کو میدان میں نکل کر لڑنا منظور ہو وہ آگے بڑھے۔

Marfat.com

## حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیقؓ کا جنگ کے لئے نکلنا

حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی کا بیان ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے میدان میں نکل کر (مدمقابل کو بلانے) کا نعرہ لگانا چاہا مگر حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو روکا اور کہا یا ابا سلیمان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بڑھاپے کی قسم! میرے سوا اس قوم کے مقابلے کے لئے کوئی نہ نکلے۔ میں حتی المقدور جان توڑ کوشش کروں گا۔ ممکن ہے کہ میں اپنے والد ماجد جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جا ملوں۔ آپ نے ان کا یہ ارادہ دیکھ کر شاباش دی اور فرمایا خداوند تعالیٰ جل مجدہ تمہارے مقام کو بلند اور تمہارے افعال کو مشہور فرمائیں۔

یہ سن کر حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ساتھیوں کے بیچ میں سے نکلے۔ آپ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار تھے جو آپ کے حصہ میں جنگ اجنادین کے غنائم میں سے آیا تھا۔ یہ گھوڑا نصرانی عربوں کی قوم بنی لخم اور جذام کے گھوڑوں میں سے تھا جو ناپ میں پورا گھوڑا تھا۔ حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوہے میں غرق اور دوہری زرہ پہن رہے تھے۔ ہاتھ میں ایک پورا نیزہ تھا۔ آپ نے گھوڑے کی تیزی کم کرنے کے لئے اول رومی اور نصرانی عربوں کے لشکر کے اندر اپنے گھوڑے کو ایک کاوا دیا جس وقت اس کی تیزی کم ہوئی تو میدان کارزار میں پہنچ کر **ھل من مبارز** کا نعرہ لگایا اور با آواز بلند فرمایا یا بنی اصفر! ذرا سنبھل کے آنا میں صدیق کا بیٹا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے یہ رجزیہ اشعار پڑھنے شروع کئے:

(ترجمہ اشعار): میں بڑے مرتبہ والے عبداللہ (حضرت ابوبکر صدیقؓ) کا بیٹا ہوں جو نہایت بزرگی اور کمال کے آدمی تھے، میرے والد نہایت آزاد اور صادق المقال تھے جنہوں نے اس دین کو اپنے کاموں سے نہایت آراستہ کر دیا ہے۔

## آپ نے رومیوں کے پانچ شہسوار قتل کر دیئے

رافع بن عمیرۃ الطائی رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ آپکے مقابلے کے لئے رومی بہادروں کے اندر سے علی الترتیب یکے بعد دیگرے پانچ سوار نکلے۔ آپ نے محض ایک ایک حملے کے اندر پانچوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ رومیوں کے جس وقت پانچ سوار کام آگئے تو پھر ان کے مقابلے کے لئے نکلنا موقوف ہوگئے۔ آپ نے رومیوں کے

Marfat.com

قلب لشکر پر حملہ کرنا چاہا مگر جبلہ بن ایہم طیش کھاتا ہوا آگے بڑھا اور آپ کے قریب ہو کر کہنے لگا لونڈے! تو بہت زیادہ حد سے بڑھ گیا ہے لڑائی کے حدود سے تجاوز کرتا چلا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا بغاوت اور بے وفائی ہماری عادتوں میں داخل نہیں ہے جبلہ بن ایہم نے کہا کیوں نہیں حالانکہ تو نے ہماری لاشوں سے میدان کو پاٹ دیا میں اس واسطے نہیں آیا کہ تیرے ساتھیوں کو تیری اعانت اور مدد سے باز رکھوں کیونکہ ہمارا کوئی ہمراہی جب تیرے مقابلہ کے لئے نکلتا ہے تو تیرے ساتھیوں میں سے کوئی نہ کوئی تیری مدد کو پہنچ جاتا ہے اور یہ شریف اور منصف مزاج لوگوں کی عادت سے بہت دور ہے۔

## ابن صدیق کا جبلہ بن ایہم غسانی بادشاہ کو مقابلہ کا چیلنج

حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ سن کر ہنسے اور فرمایا ابن ایہم! کیا مجھے دھوکہ دینا چاہتا ہے؟ حالانکہ میں حضرت نبی کریم ﷺ کے چچا کے بیٹے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تعلیم یافتہ اور (فنون سپہ گری) میں ان کا شاگرد ہوں' میں بہت سی لڑائیوں اور اکثر میدان کارزار میں ان کے ہمراہ رہا ہوں۔ جبلہ نے کہا میں دھوکہ دینا نہیں چاہتا بلکہ حق بات کہہ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو خود اور تیرے ساتھ تیرا کوئی اور ساتھی دونوں اکٹھے میرے مقابلہ کو نکلو اور دونوں ایک ساتھ مجھ پر حملہ کرو میں (انشاء اللہ العزیز) نہایت دلیری سے دونوں کا مقابلہ کروں گا۔

جب جبلہ بن ایہم نے دیکھا کہ یہ کسی طرح میرے مکرو فریب میں آنے والے نہیں ہیں تو ان کی جرات' نیزی بازی' پھرتی' چالاکی اور پھر اس پر ان کی کم سنی سے بہت زیادہ متعجب ہوا اور بلند آواز سے کہنے لگا لڑکے! ہو سکتا ہے کہ تو ہماری طرف (عقیدت) کا ہاتھ بڑھائے اور میں تجھے معمودیہ کے پانی کے اندر غوطہ دوں اور تو وہاں سے اس طرح گناہوں سے پاک ہو کر نکلے جس طرح بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے پھر تو صلیب اور انجیل کے گروہ میں داخل ہو کر دین مسیح علیہ السلام میں شامل ہو جائے' بادشاہ کا مقرب بنے اور اس کے انعام و اکرام سے مالا مال ہو جائے۔ میں اپنی لڑکی کی تجھ سے شادی کر دوں۔ پھر تو میرے لڑکے کی مانند ہو جائے اپنی وراثت تجھے تقسیم کر دوں اور بہت زیادہ انعام و اکرام تیرے ساتھ کرتا رہوں۔

میں نے جو کچھ تجھ سے کہا ہے اس پر بہت جلدی کاربند ہو جاتا کہ ہلاکی سے بچ کر نجات کی طرف آ جائے اور دوامی عیش و آرام میں بسر ہونے لگے۔ جس وقت آپ

Marfat.com

نے یہ تمام تقریر سن لی تو فرمایا **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمداً عبدہ و رسولہ** کم بخت مردود کے بچے! مجھے ہدایت سے ضلالت کی طرف' ایمان سے کفرو جہالت کی طرف کھینچتا ہے۔ میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کے رگ و ریشہ میں اسلام اور قلب میں ایمان گھر کر چکا ہے جو رشد و ہدایت' گمراہی و ضلالت میں تمیز کرتے اور دونوں کے فرق کو بخوبی جانتے اور پہچانتے ہیں۔ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے نبی برحق محمد ﷺ کی تصدیق کر چکا ہوں جو شخص اللہ جل جلالہ کے ساتھ کفر کرتا ہے میں اس کا پورا پورا دشمن ہوں لے اب لڑائی کے لئے ہوشیار ہو جا اور ان مکرو فریب کی باتوں کو علیحدہ رکھ تاکہ میں تیرے ایک ایسا جچا تلا ہاتھ رسید کروں کہ تیری موت تجھے یاد کرتی ہوئی تیرے پاس بہت جلدی چلی آئے اور میں تجھے خاک و خون میں ملا دوں اور پھر اہل عرب تجھ جیسے کافر اور صلیب کے بندے کو اپنی طرف منسوب کرنے میں تکلیف نہ اٹھائیں۔

## جبلہ اور صدیق اکبرؓ کے بیٹے کی جنگ

جبلہ آپ کی یہ باتیں سن کر جل بھن گیا اور حملے کے ارادہ سے نیزہ سنبھال کر ان کی طرف جھپٹا اور چاہا ہی تھا کہ وار کر دے مگر آپ نے داؤں کاٹ کے وار خالی کر دیا اور نہایت زور و شور کے ساتھ خود بھی حملہ آور ہو گئے۔ دونوں حریفوں میں نیزہ بازی ہونے لگی اور فن حرب کے جوہر آ آ کے ان کے قدموں پر لوٹنے لگے۔ نیزہ کی یہ لڑائی دیر تک ہوتی رہی۔ حتیٰ کہ حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کے بازو نیزہ کے کرتب دکھلاتے دکھلاتے اس کے اٹھانے سے ست پڑ گئے۔ آپ نے اسے ہاتھ سے پھینک دیا اور تلوار سونت کر مقابلہ میں ڈٹ گئے۔ دونوں حریفوں میں پھر ایک گھمسان کا رن پڑا۔ آخر آپ نے نہایت پھرتی کے ساتھ بڑھ کر اس کے نیزہ پر اس زور سے تلوار ماری کہ نیزہ کٹ کے دور جا پڑا۔ جبلہ نے باقی ماندہ نیزہ ہاتھ سے پھینک کر اپنی اس تلوار کو میان سے کھینچا جو قوم عاد باقی ماندہ یادگار قوم کندہ کی تلواروں میں سے تھی جو ایک چمکتی ہوئی بجلی تھی اور جس پر پڑتی تھی اسے کاٹ کر ہی چھوڑتی تھی۔ اس تلوار کو لے کر اس نے اپنی پوری قوت کے ساتھ آپ پر حملہ کیا۔

حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ واللہ ہم جبلہ کے ساتھ لڑائی میں حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا استقبال اور اس صغر سنی میں ان کا اس کے

Marfat.com

ساتھ داؤ پیچ خصوصاً" جبکہ وہ بغیر کسی معین و مددگار کے پہلے پانچ شخصوں سے لڑ چکے تھے دیکھ دیکھ کر بہت زیادہ تعجب کر رہے تھے۔ لڑائی نازک صورت اختیار کرتی چلی جاتی تھی۔ آخر ایک دفعہ دونوں بہادروں کی تلواریں ساتھ ہی اٹھیں اور نہایت ضرب کے ساتھ دونوں جانبازوں پر پڑیں مگر حضرت عبدالرحمان نے کسی قدر سبقت کی۔ آپ کی تلوار کو اس نے ڈھال پر لیا مگر یہ ڈھال کو کاٹتی ہوئی خود تک پہنچ گئی اور چونکہ یہ دھار پر رکھی ہوئی تھی (یعنی صیقل شدہ تھی) اس لئے دوہری ہو گئی۔ جبلہ کے اس سے پورا زخم آیا جس سے خون بہنے لگا۔ ادھر جبلہ کی تلوار آپ کے اوپر پڑی جو زرہ کو کاٹتی ہوئی آپ کے شانے (مونڈھے) کو زخمی کر گئی۔ آپ نے اگرچہ تلوار کی ضرب کو محسوس کر لیا لیکن اسی قرینے اور طریقہ سے کھڑے رہے کہ گویا آپ کو کسی قسم کا صدمہ نہیں پہنچا۔ پھر فوراً" ہی گھوڑے کو پیچھے پھیر کر اس کی باگیں چھوڑ دیں حتیٰ کہ آپ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور اپنے تمام ساتھیوں کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا کوئی ضرب پہنچ گئی ہے۔ آپ نے کہا ہاں پہنچ گئی ہے اور کھول کر دکھلائی۔ مسلمانوں نے انہیں گھوڑے سے اتارا اور زخم کو مضبوط باندھ دیا۔

## حضرت خالد بن ولید کا میدان جنگ میں جانا

اس کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا صدیق کے بیٹے مجھے معلوم ہے کہ جبلہ نے تمہیں تلوار کی ضرب کے ساتھ مجروح کر دیا ہے مجھے تمہارے باپ کی بیعت کی اور ان کے صدق کی قسم! جس طرح اس نے تمہیں زخمی کر کے ہمارے دلوں کو صدمہ پہنچایا ہے اسی طرح میں بھی اس کو اس کے بدلے میں رنج پہنچا کر رہوں گا یہ کہہ کر آپ نے اپنے غلام ہمام کو زور سے آواز دی کہ اس بددین کو میرے پاس لاؤ ہمام قنسرین کے بادشاہ کو آپ کے پاس لایا آپ نے فوراً" تلوار سے اس کی گردن اڑا دی۔

## دس صحابہ کی تیس ہزار رومیوں سے جنگ

رومیوں نے جب اپنے سردار کا سر اس طرح کٹتا ہوا دیکھا تو انہیں بے حد قلق ہوا جبلہ بن ایہم غصہ میں بھر گیا اور مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا تم نے بدعہدی اور بے وفائی کی اس لئے قتل کے مستوجب ہو گئے یہ کہہ کر اس نے نصرانی عربوں اور رومیوں کو لڑائی پر ابھارا اور کہنے لگا کہ ان میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑو۔ رومی سب سے آگے ہوئے صلیب کو سامنے کیا اور حملے کے لئے تیار ہو گئے۔ حضرت خالد

Marfat.com

بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیکھ کر ہمام کو آواز دی اور فرمایا ہمام! تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حفاظت کرنا اور جو شخص ان پر حملہ کرے اس کے حملے کو روکتے رہنا۔ اس کے بعد آپ اپنے ساتھیوں کی طرف مخاطب ہوئے اور کہا تم میں سے کوئی شخص تنہا نکل کر حملہ آور نہ ہو بلکہ تمام آدمی میرے گرد جمع رہو میں کسی قسم کی جلدی نہیں کرتا' مدد ونصرت باری تعالیٰ جل مجدہ کی طرف سے ہے آپ کے فرمان کے بموجب تمام صحابہ آپ کے گرد جمع ہو گئے ان میں سے ہر شخص زندگی سے مایوس اور نا امید ہو چکا تھا رومیوں اور نصرانی عربوں نے مل کر مسلمانوں پر حملہ کیا' مسلمان بھی نہایت ثابت قدمی سے مقابلہ میں ڈٹ گئے اور نہایت زور وشور کے ساتھ لڑائی شروع ہو گئی۔

## دس صحابہ کی جان بازی

حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! جس وقت رومیوں کا ریلا ہماری طرف آتا تھا اور ان کی سواریوں کی کثرت سے ہم پر ازدحام ہوجاتا تھا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بہ نفس نفیس اپنی تلوار کے زور سے اسے متفرق کر کے رکھ دیتے تھے۔ اسی طرح ہمارے اور ان کے درمیان معرکہ ہوتا رہا ہمیں کوئی راستہ جان بچانے کا نظر نہیں آتا تھا حتیٰ کہ ہمیں پیاس محسوس ہونے لگی اور گرمی اور پسینے کی شدت سے دم نکلنے لگا۔

حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جس وقت اس طرح عرصہ حیات کو تنگ دیکھا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ابو سلیمان! معلوم ہوتا ہے کہ قضا سر پر منڈلا رہی ہے۔ آپ نے کہا واللہ یا ابن عمیرۃ بالکل سچ کہتے ہو کیونکہ میں آج اپنے کلاہ مبارک کو جس سے آڑے وقت میں بڑی برکت ہوا کرتی تھی بھول آیا ہوں ممکن ہے کہ اس امت کی قضا نے ہی اس کو فراموش کرایا ہو۔

لڑائی نے نازک صورت اختیار کی' صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے لگا' زندگی سے موت قریب دکھلائی دینے لگی۔ جام شہادت پینے کا وقت نزدیک آ گیا۔ لڑائی کے شعلے بھڑک بھڑک کر اٹھنے لگے تو تلواریں چمک چمک کر سروں پر پڑنے لگیں' سپاہی کٹ کٹ کر گرنے لگے' مشرکین کی نعشوں سے زمین پٹ گئی۔ خدا کے چند نام لیوا کافروں کے نرغے میں اس طرح تھے جیسے ان کے ہاتھ میں قیدی' تثلیث کے بندے جان توڑ کوشش کر رہے تھے۔ شمشیریں بڑھ بڑھ کر اپنا کام کر رہی تھیں کہ اچانک ایک منادی

Marfat.com

نے ندا دی اور ایک ہاتف نے پکار کر کہا بے ڈر ذلیل ہو گیا اور خوف کرنے والا مدد پا گیا۔ اے حاملان قرآن! تمہارا مقصد رحمان کی طرف سے تمہارے پاس آگیا اور صلیب کے بندوں کے مقابلے میں تمہاری نصرت و اعانت کی گئی۔ اس وقت دل بلیوں اچھل رہے تھے' کلیجے منہ کو آ رہے تھے۔ تیغ براں چاروں طرف اپنا کام کر رہی تھی۔ ہر شخص اپنے مقابل کے مقابلے میں استقلال دکھلا رہا تھا۔ مسلمان ہر طرف سے گھرے ہوئے تھے اور اگرچہ ان پر پیاس کی شدت تھی مگر ہر ایک نے اپنے حریف کو کتے کے ٹھیکرے میں پانی پلا رکھا تھا۔

## حضرت ابو عبیدہؓ کو خواب میں مسلمانوں کی مدد کا حکم

حضرت اسحاق بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ اجنادین وغیرہ کی ہر ایک لڑائی میں میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ کے ساتھ رہا ہوں۔ قنسرین اور حلب کے میدانوں میں بھی آپ کے لشکر میں موجود تھا میں نے جہاد میں ہر جگہ مدد و نصرت غلبہ اور بہتری ہی دیکھی ہے۔ شیرز کے پڑاؤ میں ہم ایک روز پڑے ہوئے تھے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ اپنے خیمے میں رونق افروز تھے کہ دفعتاً" آپ مسلمانوں کو آواز دیتے ہوئے اپنے خیمے سے باہر آئے۔ آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔ **النفیر النفیر! یا معاشر المسلمین لقد احیط بفرسان الموحدین** یعنی چلو اے مسلمانو چلو بہادران اسلام گھر گئے ہیں۔ مسلمان لبیک کہتے ہوئے ہر چہار طرف سے آپ کی طرف دوڑے اور دریافت کرنے لگے کہ حضرت کیا ہوا؟ آپ نے کہا میں ابھی سو رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جھڑک کر جگایا اور سختی کے لہجہ میں فرمانے لگے۔

**یا ابن الجراح اتنام عن نصرة القوم الکرام فقم والحق بخالد فقد احاط به اللئام فانک تلحق به انشاء اللّٰه بمشیة رب العالمین**

"اے ابن جراح! کیا تم بزرگ قوم کی نصرت کئے بغیر پڑے سو رہے ہو اٹھو اور خالد سے جا ملو کیونکہ مردود قوم نے انہیں گھیر لیا ہے۔ انشاء اللہ مشیت ایزدی سے تم ان سے جا ملو گے"

## بے تاب تیز رو مجاہد خاتون

مسلمان یہ سنتے ہی (بے تابانہ) اپنے ہتھیاروں کی طرف دوڑے' زرہیں پہن' اسلحہ لگا' بے زین کے گھوڑوں پر سوار ہو کر حضرت خالد بن ولید ؓ اور آپ کے

Marfat.com

ساتھیوں کی طرف جلدی جلدی دوڑنے لگے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار لشکر کے آگے آگے چلے جا رہے تھے کہ اچانک آپ کی نگاہ ایک سوار پر پڑی جو گھوڑا سرپٹ دوڑائے تمام لشکر سے آگے اڑا چلا جا رہا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر چند سواروں کو حکم دیا کہ گھوڑے بڑھا کر اس سوار سے جا ملیں مگر چونکہ یہ سوار ہوا سے باتیں کرتا چلا جا رہا تھا اس لئے کوئی سوار اس تک نہ پہنچ سکا۔ جب تمام گھوڑے اس کا پیچھا دباتے دباتے ہانپنے لگے اور دم چھوڑ گئے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ یہ کوئی فرشتہ ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے لشکر کی رہبری کے لئے بھیجا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ جب ہمارے گھوڑے اس کے پیچھے بھاگتے بھاگتے تھک گئے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس سوار کو آواز دی اور فرمایا کہ اے دوڑنے والے سوار اور اے بہادر اور جری شخص! ارحم الراحمین تجھ پر رحم فرمائیں ذرا آہستہ آہستہ چل اور سبک روی کو کام میں لا۔ یہ سن کر وہ سوار کھڑا ہو گیا۔ آپ جس وقت اس کے پاس پہنچے تو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ سوار حضرت ام تمیم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ نے انہیں پہچان کر ان سے فرمایا تمہیں کیا ہوا تم کیوں ہمارے آگے آگے دوڑی چلی جا رہی ہو؟ انہوں نے کہا ایہا الامیر! میں نے جس وقت آپ کی آواز سنی کہ خالد دشمنوں کے نرغے میں پھنس گئے تو میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ ان کے پاس تو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے معنبر موجود ہیں وہ کبھی بھی دشمنوں سے کسی طرح مغلوب ہونے والے نہیں ہیں تو اچانک میری نگاہ جو اس خیال سے پھر کے آپ کے کلاہ مبارک پر جس میں وہ کاکل مشکیں موجود ہیں پڑی تو میں فوراً" سمجھ گئی کہ آپ آج اسے یہیں بھول گئے ہیں۔ میں اسے لے کر جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں بعجلت تمام آپ کے پاس پہنچانا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا ام تمیم! تمہارا یہ کام محض خوشنودی باری تعالیٰ کے لئے ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں اس کی جزائے خیر عنایت فرمائیں گے۔

حضرت ام تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں قبیلہ مذحج کی عورتوں کی جماعت کے ساتھ چل رہی تھی ہمارے گھوڑے پرندوں کی طرح ہوا میں اڑ رہے تھے۔ حتیٰ کہ ہم ایک لڑائی کے میدان میں جہاں غبار اڑ رہا تھا پہنچے' یہاں نیزوں کی نوکیں اور تلواروں کی دھاریں ہر چہار طرف ستاروں کی طرح چمک رہی تھیں مگر مسلمانوں کی کوئی

Marfat.com

آواز کان میں نہیں آتی تھی۔ ہم نے اسے برا سمجھا اور کہا کہ دشمن مسلمانوں پر غالب آ چکے ہیں۔ اسی وقت حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ امیر لشکر نے تکبیر کے نعروں کے ساتھ حملہ کر دیا انہی کے ساتھ تمام مسلمان بھی حملہ آور ہو گئے۔

## افواج اسلام کا حملہ

حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی زندگی سے بالکل مایوس ہو چکے تھے کہ ہم نے اچانک تکبیر اور تہلیل کی آوازیں سنیں اور سمجھ لیا کہ باری تعالیٰ جل مجدہ نے ہمارے لئے کمک بھیج دی ہے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ مسلمانوں نے چاروں طرف سے مشرکوں کو گھیر گھیر کر مارنا شروع کر دیا۔ تلواریں بڑھ بڑھ کر کافروں کے سر توڑنے لگیں۔ آوازیں بلند ہوئیں اور ایک شور بپا ہو گیا۔

## بہادر خاتون کی حضرت خالد سے ملاقات

حضرت مصعب بن محارب یشکری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے صلیب پرستوں کو دیکھا کہ انہوں نے (دم دبا دبا کے) بھاگنا شروع کر دیا تھا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ اپنی زین پر نہایت ثابت قدمی کے ساتھ چاروں طرف نظریں دوڑا رہے تھے تاکہ معلوم کر سکیں کہ یہ آوازیں کس کی ہیں اور کہاں سے آ رہی ہیں؟ آپ یہ معلوم کرنے کی کوشش ہی کر رہے تھے کہ ایک سوار گرد و غبار سے نکل کر رومیوں کو چیرتا پھاڑتا ہماری طرف آتا دکھلائی دیا حتیٰ کہ ان تمام رومیوں کو جو ہمارے گرد تھے مار مار کر ہمارے پاس سے میدان صاف کر دیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فوراً اس کی طرف بڑھے اور دریافت کیا اے بہادر اور شیر دل سوار تو کون ہے؟ اس نے کہا ابا سلیمان! میں ہوں آپ کی زوجہ ام تمیم' میں جناب کا وہ کلاہ مبارک لے کر حاضر ہوئی ہوں جس سے آنجناب باری تعالیٰ جل مجدہ کی طرف توسل ڈھونڈتے اور جس کی وجہ سے درگاہ رب العزت سے مدد و نصرت طلب کیا کرتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبول کرتے اور دراجابت تک پہنچاتے ہیں اب آپ اسے لیجئے۔ خدا کی قسم! اسی شدنی امر کے لئے آپ اسے بھول آئے تھے جسے آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ کہہ کر انہوں نے اسے پیش کیا۔

Marfat.com

## حضرت خالد کا حملہ

حضرت ام تمیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جس وقت میں نے آپ کو وہ کلاہ شریف دے دیا تو حضور پرنور جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے گیسوئے مبارک سے ایک کوندتی ہوئی بجلی کی طرح نور چمکنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کی قسم! حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس ٹوپی کو اپنے سر پر رکھا ہی تھا کہ آپ نے ایک ہی حملے کے اندر دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیئے اور اگلی صفوں کو مار مار کر پچھلی صفوں میں جا ملایا۔ مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ ایک نہایت جان توڑ حملہ کیا ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ رومیوں نے پیٹھ پھیر پھیر کر بھاگنا شروع کر دیا۔ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ زخمیوں اور قیدیوں کی قطاریں بندھ گئیں۔ اصحاب محمد ﷺ کے ہاتھ سے ان پر ہر طرف سے ہلاکت چھا گئی۔ سب سے پہلے بھاگنے والوں میں جبلہ بن ایہم تھا اور اس کے پیچھے پیچھے نصرانی عرب۔

کہتے ہیں کہ جب علمبرداران توحید' صلیب پرستوں کے تعاقب سے واپس آئے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوئے' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نیز آپ کے تمام ساتھیوں نے مسلمانوں اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور خدائے توانا و برتر کا شکریہ ادا کر کے کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو آپ کا تمام بدن گلاب کا ایک پھول بنا ہوا تھا (یعنی خون آلود تھا) آپ نے ان سے مصافحہ کیا فتح پر مبارک باد دی اور فرمایا یا ابا سلیمان! تم نے سوزش دل کو بجھالیا اور اپنے مولا کریم کو راضی کر لیا۔

## جنگِ بعلبک

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حمص کا محاصرہ کرنے کے لئے فرمایا اور انہیں یہاں چھوڑ کر خود بعلبک کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ جس وقت اس کے قریب پہنچے تو یہاں سوداگروں کا ایک بہت بڑا قافلہ جن کے پاس خچر نیز دوسرے چوپائے اور تجارتی مال تھا اور جو ساحل سے اتر کر بعلبک جا رہا تھا نظر پڑا۔ آپ نے اسے دیکھ کر دریافت فرمایا یہ کون لوگ اور کیسا مجمع ہے؟ لوگوں نے کہا کچھ معلوم نہیں کہ کون لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کی خبر لانی چاہئے۔ چند سوار فوراً" اس طرف گئے اور یہ خبر لائے کہ یہ ایک رومیوں کا قافلہ ہے جو مال و متاع لئے جا رہا ہے۔

شداد بن عدی تنوخی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس قافلے کے پاس زیادہ تر شکر تھی جس کو یہ سوداگر بعلبک والوں کے لئے لائے تھے۔ یہ سن کر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

فرمایا کہ بعلبک ہمارے لئے دار الحرب ہے ہمارے ان کے مابین کوئی معاہدہ نہیں اس لئے یہ مال غنیمت کا مال ہے جو باری تعالیٰ جل مجدہ نے تمہارے واسطے بھیجا ہے اسے ان سے لے لو۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے شداد بن عدی تنوخی سے روایت کی ہے کہ یہ سن کر ہم نے اس قافلے کو گھیر لیا۔ اس میں شکر' قند' پستے اور انجیروں کے چار سو بورے تھے وہ لے لئے اور اہل قافلہ کو گرفتار کر لیا۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان قافلے والوں کو قتل نہ کرو بلکہ فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دو۔ چنانچہ ہم نے سونا' چاندی' کپڑے اور جانور فدیہ میں لے لئے۔ شکر میں ہم نے گھی اور روغن زیتون ملا کر عصیدہ اور فالوذج (فالودہ) تیار کیا۔ وہیں مسلمانوں نے آپس میں (بطور تفریح کے) نیزہ بازی کی اور رات بھر قافلہ کے گرد جمع رہے۔ صبح ہوئی تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بعلبک کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا۔ قافلے کے کچھ آدمی چونکہ بھاگ گئے تھے انہوں نے اہل بعلبک کو قافلے کے تمام حالات سے مطلع کر دیا تھا۔

## ہربیس کا مقابلہ کے لئے نکلنا

یہاں ہربیس نے جو ایک نہایت شجیع اور بہادر جنرل تھا مسلمانوں کے لشکر کی خبر سن کر تمام آدمیوں کو جمع کر کے مسلح ہونے کا حکم دیا اور اپنی فوج کو ساتھ لے کر قافلے کے چھڑانے کے ارادے سے مسلمانوں کی طرف چل پڑا۔ اسے یہ خبر نہیں تھی کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اپنا لشکر لئے ہوئے یہیں آ رہے ہیں۔ ٹھیک دوپہر کے وقت راستہ میں دونوں کا مقابلہ ہو گیا اور دونوں جمعیتوں کے آدمیوں میں سے ایک نے دوسرے کو دیکھا۔ ہربیس کے ساتھ علاوہ ان دیہاتی اور بازاری لوگوں کے جنہوں نے اس کا ساتھ دیا تھا سات ہزار باقاعدہ فوج بھی تھی۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے ہراول نے جس وقت اسے دیکھا تو بلند آواز سے کہنا شروع کیا **النفیر النفیر**' یعنی دشمن کی طرف چلو' دشمن کی طرف چلو۔ اسی وقت شہ سواران اسلام اس طرف دوڑے' بہادروں نے اقدام کیا نیزے سنبھالے' تلواریں سونتیں اور اس طرف متوجہ ہو گئے۔ ہربیس نے بھی فوجی قاعدہ کے مطابق صفیں مرتب کیں اور اپنے لشکر کو آراستہ کر کے کھڑا کر دیا مگر اس کی فوج کے بعض افسروں نے اس سے دریافت کیا کہ ان عربوں کے ساتھ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اس نے کہا میں ان کے ساتھ لڑوں گا تاکہ انہیں ہماری طرف آنکھ اٹھانے کی

Marfat.com

جرات اور ہمارے ملکوں کی طرف آنے کی ہمت نہ ہو اور وہ کسی وقت ادھر کا رخ نہ کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تک نہ دمشق والے ان کا کچھ کر سکے نہ اجنادین کی فوجیں کچھ بگاڑ سکیں اور نہ فلسطین کے لشکر ان کی تاب لا سکے۔ بہتر یہی ہے کہ تو ان سے خواہ مخواہ لڑائی مول نہ لے اور (چپکا چپکا) پیچھے ہٹ چل کل جو والی قنسرین' حاکم عمودیہ اور نصرانی عربوں کے ساتھ معاملہ پیش آیا ہے اور ان پر جو کچھ گزری ہے اس سے یہ اہل علبک بے خبر نہیں ہیں کہ اس گروہ نے ان تمام کے دانت کھٹے کر کے رکھ دیئے اور انہیں بادل نخواستہ ان کے مقابلہ سے بھاگنا ہی پڑا۔ مناسب یہی ہے کہ اس تکبر اور غرور کو علیحدہ رکھ کر اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان بچا کر واپس شہر ہی میں چلا چل اور اپنی اس پہلوانی کے گھمنڈ میں مت آ۔

## ہربیس کی جنگ کے لئے آمادگی

ہربیس نے کہا میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا کہ ان غریبوں اور فقیروں سے ڈر کر بھاگ جاؤں۔ نیز مجھے خبر ملی ہے کہ ان کی اکثر جمعیت ان کے سابق سردار خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ حمص میں پڑی ہوئی ہے۔ یہ تو بہت تھوڑے سے آدمی ہیں جنہیں حضرت مسیح (علیہ السلام) نے ہمارے لئے مال غنیمت کر کے بھیجا ہے۔ سردار یہ سن کے کہنے لگا میں اس معاملے میں آپ کی کبھی متابعت نہیں کر سکتا اور نہ اپنے ساتھیوں کو اس مکر و فریب میں مبتلا کر کے انہیں ضائع کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ شہر کی طرف واپس ہو گیا۔ جس وقت اس نے اپنے گھوڑے کی باگ شہر کی طرف موڑی تو بہت سے آدمی اس کے ساتھ شہر کو لوٹ گئے۔ ہربیس آمادہ جنگ ہوا اور لڑائی کے لئے مسلمانوں کی طرف بڑھنے لگا۔

## مسلمانوں کا حملہ

یہ دیکھ کر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی فوج کی صف بندی کی اور مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہنے لگے لوگو! خداوند تعالیٰ ہمیشہ تم پر نظر عنایت رکھیں سمجھ لو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر جگہ تمہاری مدد و نصرت فرما کر تمہاری تائید کی ہے اور اسی لئے تم نے اس قوم کے اکثر لشکروں کو شکست و ہزیمت دے کر پسپا کر دیا ہے۔ یہ شہر جو اس وقت تمہاری آماجگاہ بنا ہوا ہے ان شہروں کے درمیان میں واقع ہے جسے تم نے اپنے بل بوتے سے فتح کیا ہے۔ نیز اس شہر کے باشندے بہ نسبت دیگر شہروں کے زیادہ خوشحال

Marfat.com

اور تعداد و قوت میں بہت زیادہ ہیں تم تکبر و غرور سے دور رہو اور اس بات کا خیال رکھو کہ کس بے دین سے لڑ رہے ہو؟ خدا کے دشمنوں سے دل کھول کر لڑو اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے دین و اسلام کی مدد کرو تاکہ باری تعالیٰ جل مجدہ تمہاری نصرت و اعانت فرمائیں' بڑھو اور بڑھ کے دشمنوں کو لے لو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہارے ساتھ ہیں جو ہر طرح سے تمہاری مدد فرمائیں گے۔ یہ کہہ کر آپ نے ایک ہلہ بول دیا اور آپ کے ساتھ تمام مسلمان بھی پل پڑے۔

## ہربیس کا فرار

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی قسم! ہم نے گھوڑوں کو دوڑا کر حملہ کیا ہی تھا کہ رومی پہلے ہی حملے کی ہی تاب نہ لا کر شہر کی طرف بھاگ پڑے۔ ہربیس کے ایک نہ دو اکٹھے ہی سات زخم آئے اور وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر شہر پناہ کی طرف بھاگا۔ جس سردار نے اسے منع کیا تھا وہ ملا تو اس نے (بطور تمسخر) دریافت کیا کہ عربوں کی وہ غنیمت جو تو لوٹ کے لایا ہے کہاں ہے؟ اس نے کہا مسیح (علیہ السلام) تجھے غارت کریں' میرے ساتھ مذاق کرتا ہے' حالانکہ عربوں نے میرے آدمیوں کو مار ڈالا اور میرے اتنے زخم آئے ہیں۔ اس نے کہا کیا میں نے تجھے پہلے منع نہیں کیا تھا تو اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان کو برباد کر کے رہے گا۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بعلبک کی طرف چلے۔ جس وقت آپ شہر کے قریب پہنچے تو شہر پناہ کا دروازہ بند پایا۔ لوگ دہشت زدہ تھے اور انہوں نے شہر کو مضبوط اور مصئون کر رکھا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ رومی پسپا ہو کر جس وقت شہر کو الٹے تو اپنے تمام مویشیوں کو جمع کر کے شہر کا دروازہ بند کر لیا تھا اور ٹڈی دل کی طرح شہر پناہ کی دیواروں پر چڑھ کے چاروں طرف پھیل گئے تھے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے شہر کی یہ مضبوطی' دیواروں کی بلندی' شہر پناہ کی بندش' آدمیوں کی کثرت اور سردی کی شدت جو اس شہر میں ہمیشہ گرمی سردی کی فصلوں میں سردی ہی سردی رہا کرتی تھی دیکھ کر صائب اور صاحب الرائے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کر کے مشورہ لیا کہ مجھے ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟ تمام نے یہی رائے دی کہ شہر کو محاصرہ میں لے کر انہیں رسد وغیرہ سے روک دیا جائے۔ اس صورت میں یہ خود تنگی میں پڑ جائیں گے۔ مگر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی رائے اس تجویز کے خلاف ہوئی۔ آپ نے

Marfat.com

کہا مجھے یہ معلوم ہے کہ شہر میں اس قدر آدمی ہیں کہ تل دھرنے کو جگہ نہیں اور مجھے یہ بھی خبر ہے کہ شہر کی آبادی اتنے ازدحام کی متحمل نہیں ہو سکتی مگر باوجود ان کی اس قدر تعداد کے مجھے امید ہے کہ اگر جنگ ہوئی تو باری تعالیٰ جل مجدہ ہمیں ان پر مدد دیں گے اور اس شہر کو مسلمانوں کے ہاتھ سے فتح کرا دیں گے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیشہ اپنے نیک بندوں اور صالح شخصوں کو اپنی زمین کا وارث بنایا کرتے ہیں۔ قرآن شریف میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

**ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون**

"ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے"

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا ابن جبل! تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ شہر والے تنگی اور ضیق میں ہیں؟ اور وہاں ان کی تعداد اتنی ہے کہ وہ اس میں سما نہیں سکتے؟ حضرت معاذ بن جبل نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین! کسی طرح نہیں سما سکتے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے امیر المومنین! سب سے پہلے مسلمانوں کی فوج میں سے جس شخص نے گھوڑا دوڑا کر رومیوں کا مقابلہ کیا ہے وہ میں ہوں۔ میں جس وقت شہر کی چار دیواری اور سفید قلعہ (قلعہ بیضا) کے پاس پہنچا تو میں نے چاہا کہ میں ان کی اگلی صفوں میں جا ملوں تاکہ اس قوم اور ان کے شہر کے مابین حائل ہو جاؤں مگر (افسوس) میرے پاس کوئی مسلمان نہ پہنچ سکا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ رومی پانی کی رو کی طرح شہر کے ہر دروازے سے گھسے چلے جا رہے ہیں حتیٰ کہ شہر شہر والوں نیز دیہات کے لوگوں سے کھچا کھچ بھر گیا۔ اس کے علاوہ ان کے جانور اور مویشی ان پر مستزاد ہیں۔ آدمیوں کی کثرت سے ان کے آوازیں شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح سنائی دیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا معاذ! واقعی تم نے سچ کہا اور خوب مشورہ دیا۔ واللہ میں تمہاری رائے کو پسند کرتا ہوں اور باری تعالیٰ جل مجدہ سے مدد و نصرت طلب کر کے توفیق کی درخواست کرتا ہوں۔

مسلمانوں نے ایک دوسرے کی حفاظت اور نگہبانی کرتے ہوئے یہ رات پوری کی۔ صبح ہوئی تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے باشندگان بعلبک کے نام حسب ذیل خط لکھا۔

Marfat.com

# باشند گان بعلبک کے نام حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از طرف سردار لشکر اسلام و خلیفہ امیر المومنین ابو عبیدہ بن جراح عامل شام، بطرف باشند گان بعلبک! امابعد! اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی کے لئے حمد ہے اور انہی کا احسان ہے کہ انہوں نے مومن بندوں کو کافروں کے لشکر پر غلبہ دے کر ان کے لئے شہروں کو فتح کر دیا اور گمراہوں اور فسادیوں کو ذلیل کر کے بھگا دیا۔ ہمارا یہ خط دراصل ایک معذرت نامہ ہے جو اس لئے روانہ کیا جاتا ہے کہ ہم تمہارے چھوٹوں اور بڑوں کو پہلے ہی سے اطلاع دے دیں کیونکہ ہم ایک ایسی قوم ہیں کہ ہمارے دین میں ظلم اور بے وفائی نہیں بتلائی گئی اور نہ ہم ان لوگوں میں سے ہیں کہ غدر اور بے وفائی کر کے تمہارے ساتھ خواہ مخواہ نہیں لڑنا چاہتے تاوقتیکہ تمہارا عندیہ اچھی طرح معلوم کر لیں۔ لہٰذا اگر تم اہل شہر کی طرح صلح اور امان میں داخل ہونا چاہتے ہو تو ہم تم سے مصالحت کر لیں گے اور اگر ہماری ذمہ داری میں آنا چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنی ذمہ داری میں لے لیں گے اور اگر ان باتوں سے انکار ہے تو پھر ہمارا تمہارا فیصلہ حرب و قتال کے سوا کچھ نہیں۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت لکھی:

**انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب و تولی** "یعنی تحقیق وحی کی گئی ہم پر اس امر کی کہ اس شخص پر عذاب ہے جس نے تکذیب کی اور پیٹھ پھیری" اس کا جواب جلد تحریر کیا جائے۔ والسلام علی من تبع الہدیٰ

اسے ملفوف کر کے آپ نے ایک معاہدی کے سپرد کیا اور فرمایا کہ باشند گان بعلبک سے اس کا جواب لے کر آئے۔ اس کے معاوضہ میں بیت المال سے بیس درہم عطا کئے جائیں گے کیونکہ میں کسی سے بغیر بخشش دیئے کوئی کام نہیں لیتا۔ یہ معاہدی اس خط کو لے کر شہر پناہ کے پاس آیا اور ان کی زبان میں انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا کہ میں ان عربوں کا قاصد ہوں جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں۔ انہوں نے ادھر سے ایک رسی لٹکا دی اور اس نے اس کو جس وقت اپنی کمر سے باندھ لیا تو اسے اوپر کھینچ لیا گیا۔ رومی اسے ہربیس کے پاس لے گئے اس نے اسے سلام کر کے وہ خط پیش کیا۔ ہربیس نے اپنی فوج کے تمام سرداروں اور فن حرب کے ماہروں کو جمع کر کے سنانا شروع کیا۔

Marfat.com

## جنگ کے متعلق شہریوں کی کشمکش

بہرحال ہربیس نے اپنی قوم کے سامنے اس خط کو پڑھ کر ان کا مشورہ طلب کیا اور رائے دریافت کی۔ اہل مشورہ میں سے ایک سردار نے کہا میری رائے میں ہمیں عربوں سے نہ لڑنا چاہئے کیونکہ ہم ان کے مقابلہ کی طاقت ہی نہیں رکھتے۔ اگر ہم نے ان سے مصالحت کرلی تو یاد رکھئے ارکہ' تدمر' حوران' بصرہ اور دمشق والوں کی طرح ہم بھی امن' فراخی اور فارغ البالی کی زندگی بسر کرنے لگیں گے اور کسی طرح کا خوف باقی نہیں رہے گا لیکن اگر ہم نے ان سے لڑائی مول لے لی اور جنگ کی آگ میں کود پڑے تو پھر ہمارے بہترین بہترین آدمی مارے جائیں گے' بچے غلام بنیں گے اور عورتیں قید ہو جائیں گی۔ اس لئے میں تو یہی کہتا ہوں کہ لڑائی سے صلح ہی بہتر ہے۔

ہربیس یہ سن کر کہنے لگا کہ مسیح (علیہ السلام) تجھ پر رحم نہ کریں' میں نے تیرے سے زیادہ بزدل ہی نہیں دیکھا۔ مجھے تیرے اوپر سخت افسوس ہے بھلا تو نے کیا سوچ کر ہمیں کہہ دیا کہ ہم اپنے آپ کو ان اوباش عربوں کے سپرد کردیں۔ خصوصاً" جبکہ میں بذات خود ان کی زور آمائی' جنگ اور میدان میں ان کا حرب و ضرب دیکھ چکا ہوں۔ میں نے ان کے محض میمنہ پر حملہ کیا تھا اگر کبھی میسرہ پر کردیتا تو انہیں بھگا کے چھوڑتا۔ اس نے کہا جی ہاں ان کا میسرہ اور قلب تو آپ سے بہت ڈر رہا تھا۔ غرض اس تو تو میں میں کے بعد اہل بعلبک دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک فرقہ صلح چاہتا تھا اور ایک جنگ کا طالب تھا۔ ہربیس نے وہ خط چاک کرکے معاہدی پر پھینک دیا اور اپنے غلاموں سے کہا کہ اسے شہر کے باہر اسی جگہ پہنچا دو جس جگہ سے یہ یہاں آیا تھا۔ چنانچہ رسی میں باندھ کر اسے لٹکا دیا گیا اور یہ وہاں سے چل کر مسلمانوں کے لشکر میں آملا۔ یہاں آکے اس نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے تمام قصہ کہہ دیا اور یہ بھی کہا کہ قوم میں سے اکثر نے لڑائی کے خیال کو ترک کردیا ہے۔

## مسلمانوں کا شہر پر حملہ

آپ نے مسلمانوں کی طرف مخاطب ہو کے فرمایا اب ان لوگوں پر سختی کرنی چاہئے۔ یاد رکھو کہ یہ شہر تمہارے صوبوں اور شہروں کے درمیان واقع ہے۔ اگر یہ اسی طرح انہی لوگوں کے ماتحت رہا تو جن لوگوں نے تم سے صلح کرلی ہے ان کے لئے ایک وبال جان ہو جائے گا نیز نہ تم ادھر سے سفر کرسکتے ہو نہ کوئی دوسرا کام انجام پا سکتا ہے۔

یہ سن کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہتھیار لگائے اور شہرپناہ کی

Marfat.com

طرف چل دیئے۔ اہل .علبک بھی ان کی طرف متوجہ ہوئے اور تیروں و پتھروں سے ان کی تواضع کرنے لگے۔ ہربیس کے واسطے ایک تخت قلعہ کے برجوں میں سے نحلہ کی طرف ایک برج کے پاس بچھایا گیا۔ اس کے زخموں پر ایک پٹی باندھی گئی۔ زرہ کے اوپر ہتھیار لگائے' سر پر جواہر کی ایک صلیب رکھی اور اس شان و شوکت کے ساتھ اس تخت پر بیٹھا کہ اس کے چاروں طرف قوم ازادرہ' اراجیہ' اروحانیہ اور دیر جانیہ کے سردار جو زرہوں میں ملبوس اور اسلحہ سے مسلح اور جن کی گردنوں میں سونے اور جواہرات کی صلیبیں لٹکتی اور ہاتھوں میں تیرو کمان تھے کھڑے تھے۔

## شہری دیہاتیوں کو شہرپناہ سے باہر پھینکنے لگے

حضرت عامر بن وہاب یشکری کہتے ہیں کہ میں جنگ .علبک میں موجود تھا مسلمان شہرپناہ کو گھیرے کھڑے تھے' رومیوں کی طرف سے ان پر ٹڈی دل کے پھیلاؤ کی طرح تیروں کی بارش ہو رہی تھی۔ عرب کے بعض لوگ نہتے بھی تھے۔ جن پر تیر آ آ کے پڑ رہے تھے۔ میں نے رومیوں کی ایک ایسی جماعت بھی دیکھی جو شہرپناہ کی دیواروں سے چڑیوں کی طرح خندق میں آ آ کے گر رہی تھی۔ میں ان گرنے والوں میں سے ایک شخص کی طرف تلوار لے کر لپکا تاکہ اسے موت کے گھاٹ اتار دوں مگر اس نے مجھے دیکھتے ہی لفون لفون (امان امان) پکارنا شروع کیا۔ ہم اس لفظ کے معنی اب خوب سمجھ گئے تھے کہ یہ رومی لوگ لڑائی میں اس لفظ سے امان چاہتے ہیں۔ میں نے فوراً" کہا بدبخت! تجھے امان ہے مگر یہ بتلا کہ شہرپناہ سے تجھے ہماری طرف کس نے پھینک دیا؟ اس نے اس کا رومی زبان میں کچھ جواب دیا مگر میں اسے نہ سمجھ سکا اس لئے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے خیمہ کی طرف اسے کھینچ لایا اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت! کسی ایسے آدمی کو بلایئے جو ان رومیوں کی زبان سمجھتا ہو کیونکہ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ یہ قوم آپس میں ہی ایک دوسرے کو ہماری طرف پھینک رہی ہے۔ آپ نے اپنے ترجمان کو بلایا اور حکم دیا کہ اس سے گفتگو کرے اور یہ معلوم کرے کہ رومی ایک دوسرے کو کیوں پھینک رہے ہیں؟

چنانچہ مترجم نے دریافت کیا کہ کم بخت تمہیں امان دی جاتی ہے سچ سچ بیان کر کیا قصہ ہے؟ اس نے کہا بات اصل یہ ہے کہ میں ایک دیہاتی شخص ہوں' ہم لوگوں نے جس وقت آپ کے متعلق یہ سنا کہ قنسرین سے وہ ادھر کا رخ کرنا چاہتے ہیں تو چونکہ ہم دیہاتوں کے لئے سوائے شہر میں پناہ لینے کے کوئی اور دوسرا موقع ایسا نہیں ہے جہاں ہم

Marfat.com

پناہ گزن ہو جائیں۔ اس لئے ہماری ایک بہت بڑی جماعت اس شہر میں چلی آئی۔ ہمیں اس کے متعلق ذرا علم نہ تھا کہ یہاں لشکر کے زیادہ ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ بھیڑ اور مجمع ہو رہا ہے۔ ہمارے پہنچتے ہی اس قدر ازدحام ہو گیا کہ کہیں تل دھرنے کو جگہ نہ رہی۔ گلی کوچے آدمیوں سے پٹ گئے۔ یہ دیکھ کر ہمارے کچھ آدمی شہر پناہ کی دیواروں پر چڑھ گئے اور چونکہ کوئی جگہ ایسی باقی نہیں رہی تھی جہاں آدمی نہ ہوں اور ہم وہاں بسرام کر لیں۔ آخر ہم نے برجوں اور شہر پناہ ہی پر اپنا بستر لگایا اور بیٹھ رہے۔ جس وقت آپ حضرات نے ان پر بلہ کیا اور اس ہلے کا جواب انہوں نے دینا شروع کیا تو ہم ان کے پیروں میں آ آ کے روندے جانے لگے۔ جب آپ کی طرف سے ان پر سخت حملہ ہوا اور تیر بھی جانے لگے تو ان لوگوں نے ہمیں دھکیل دھکیل کر آپ کی طرف پھینکنا شروع کر دیا۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا باری تعالیٰ جل مجدہ کی ذات والا صفات سے قوی امید ہے کہ وہ ان لوگوں کو ہماری غنیمت میں لائیں گے۔

کہتے ہیں کہ لڑائی کے شعلے بھڑکنے لگے۔ لڑائی کی چکی نے لوگوں کو پیسنا شروع کر دیا۔ چیخ و پکار کی آوازیں بلند ہوئیں۔ رومیوں نے شہر پناہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تیر' پتھر اور منجنیق (ڈھلواسی) کی بارش اس قدر ہوئی کہ کوئی مسلمان شہر پناہ تک نہ پہنچ سکا۔

## سردی کی شدت

غیاث الدین بن عدی طائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس پہلی روز کی جنگ میں ہمارے بارہ آدمی کام آئے۔ دشمن کی فوج بہت زیادہ قتل کر دی گئی اور جو لوگ فصیل سے گر گر کر مر گئے وہ علیحدہ رہے۔ آخر کار مسلمان اپنی قیام گاہ کی طرف پلٹے۔ سردی کی شدت کی وجہ سے کسی شخص کو سوائے آگ جلانے اور تاپنے (سینکنے) کے کھانا کھانے یا پانی پینے تک کی فرصت نہیں ہوتی تھی۔ آخر تمام رات تاپتے تاپتے نمبروار پہرہ دیتے دیتے اور تہلیل و تکبیر کے ساتھ آواز لگاتے لگاتے صبح کی نماز کے بعد حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک شخص نے منادی کی کہ میں ہر مسلمان کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ کوئی شخص تاوقتیکہ وہ گرم گرم اور تازہ تازہ کھانا تیار کر کے نہ کھائے لڑائی کے لئے نہ نکلے تاکہ بر سر میدان دشمنوں کے مقابلہ میں ضعف نہ محسوس ہو۔

Marfat.com

## اہل ۔علبک کا خوش فہمی سے حملہ کرنا

ہم یہ سنتے ہی کھانا پکانے کے انتظام میں مشغول ہو گئے۔ اہل ۔علبک ہمارے اس خلاف امید توقف کو ہماری عاجزی اور کمزوری پر محمول کر کے پیش دستی کے لئے آمادہ ہو گئے۔ ہربیس نے رومیوں سے پکار کر کہا کہ خداوند مسیح (علیہ السلام) تم میں برکت عنایت کریں بڑھو اور انہیں آگے دھر لو۔ یہ سنتے ہی دروازے کھل گئے اور سوار اور پیادے ہر طرف سے ہماری طرف بڑھنے لگے۔ مسلمانوں میں سے بعض نے اپنے پکانے کا بندوبست کیا ہی تھا۔ بعض کلیجے پکا رہے تھے' بعض پکا چکے تھے کہ ایک منادی نے پکار پکار کر کہنا شروع کیا۔ اللہ کے شیرو! قبل اس کے کہ یہ قوم تم پر آپڑے اور ہلہ بول دے' تم فوراً" جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ۔

## رومیوں کی قتل سے تواضع

حمران بن اسد حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے روغن زیتون اور نمک سے سالن (ترکاری) تو پہلے بنا کر رکھ دیا تھا۔ کلیجہ ابھی پکا ہی رہا تھا کہ چلو چلو کی آواز کان میں آئی۔ میں نے جھٹ پٹ (فوراً") آگ میں سے کلیجہ نکال کر چلو چلو کی آواز پر کان دھرے۔ کلیجہ میں سے ایک ٹکڑا توڑ کر روغن زیتون کے سالن میں لگا کے جلدی سے منہ میں رکھ ہی لیا اور فوراً" اٹھ کے عجلت میں خیمہ کا ایک ستون ہاتھ میں اٹھا کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر رومیوں پر حملہ کردیا۔ خدا کی قسم! (جلدی اور گھبراہٹ میں) مجھے ہوش نہیں تھا اور نہ یہ خبر تھی کہ میں کیا کر رہا ہوں حتیٰ کہ میں رومیوں کے لشکر کے بیچ میں گھسا چلا گیا کیونکہ وہ بھی بغیر آندھی اندھیرا دیکھے بڑھے ہی چلے آ رہے تھے۔ اب میری آنکھ کھلی تو میں نے اس خیمہ کی چوب سے رومیوں کے سروں کی تواضع کرنی شروع کی اور عمود (چوب خیمہ) مارتے مارتے سر توڑ کے رکھ دیئے حتیٰ کہ رومی بھاگ کھڑے ہوئے میں نے مسلمانوں کی طرف دیکھا تو ان کے تمام سوار متفرق ہو رہے تھے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنا نشان بلند کر رکھا تھا اور مسلمان اس کی طرف پروانہ وار دوڑ رہے تھے۔ مشرکین ہمارے لشکر کے بالکل درمیان میں تھے اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ پکار پکار کر کہہ رہے تھے جوانان عرب! آؤ آج کا دن وہ دن ہے کہ اس کے بعد پھر ایسا دن نہیں آنے کا' ہمتوں کو بلند کرو اور اس قوم کو آگے دھر لو۔ خوف' بزدلی اور ضعف کو علیحدہ رکھ دو۔ ایسا نہ ہو کہ مورخ کو تمہاری تاریخ میں لکھنا پڑے یا مشہور اور زبان

Marfat.com

زدعوام ہو جائے کہ ۔علبک والے عربوں پر غالب آ گئے اور ان کے اہل و عیال کو پکڑ لے گئے۔

## اس روز کی جنگ کا نتیجہ

مطرف بن عبداللہ تمیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بھی اس ۔علبک کی لڑائی میں موجود تھا ہمارے قبیلے بنی تمیم کے اکثر آدمی پیدل تھے۔ ایک پکارنے والے نے ہمیں پکار کر کہا یا تمیم! ہم نے اپنی جانوں کو سب سے پہلے رومیوں کے مقابلہ میں پیش کیا ہے' ہر ایک نے اپنے قبیلہ کو بلانا شروع کیا ہر قبیلہ اپنے سردار کی طرف دوڑا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے رومیوں کا زور و شور اور مسلمانوں کا ان کے مقابلہ میں صبر اور استقلال دیکھ کے رومیوں کے سواروں پر ہلہ بول دیا اور شجاعان عرب کے چند شہ سواروں کے ساتھ انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ آپ کے ہمراہ منجملہ دیگر بہادروں کے حضرت عمرو بن معدی کرب زبیدی' عبدالرحمان بن ابی بکر صدیق' ربیعہ بن عامر' مالک اشتر نخعی' ضرار بن ازور اور ذوالکلاع الحمیری رضی اللہ عنہم اجمعین' خداوند تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عنایت کریں شامل تھے۔ انہوں نے اپنی جان پر کھیل کر وہ وہ کام کئے جو لکڑی آگ میں کرتی ہے۔ یہ نہایت سخت جانبازی سے لڑے اور ایک نیک امتحان میں پار اتر گئے۔ آخر رومیوں نے ان حضرات کے مقابلے کی تاب نہ لا کر دوسری طرف کا رخ کیا۔ مسلمانوں کی حرم اور اولاد تو ان کے ہاتھ نہ لگی البتہ مال اسباب' کپڑے' غلہ اور کھانا لے کر شہر کی طرف پلٹے اور دروازوں کے قریب پہنچ کر شہر میں داخل ہوئے اور دروازے بند کر لئے۔ مسلمان یہ دیکھ کر اپنے خیموں کی طرف پلٹے' آگ روشن کی۔ شہیدوں کو دفن کیا اور زخموں کی مرہم پٹی کرنے لگے۔ آج کی لڑائی میں جو جانبازان اسلام کام آئے وہ آٹھ آدمی اور سات غلام تھے۔ کچھ رات گزر جانے کے بعد سرداران لشکر اسلام اور امیران قبیلہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضرت! آج جو اس قوم بدکردار کی وجہ سے ہمیں روز بد دیکھنا نصیب ہوا ہے وہ تو آپ ملاحظہ فرما چکے' اب جناب نے خداوند تعالیٰ جل جلالہ آپ کو جزائے خیر عنایت کریں۔ اس کے تدارک کی کیا تجویز اور آئندہ کے لئے کیا لائحہ عمل تیار کیا ہے؟

## اگلے روز کے لئے جنگی تدبیر

آپ نے فرمایا یہ باری تعالیٰ کی طرف سے ہمارے اوپر ایک امتحان تھا جو ہو

Marfat.com

گزرا۔ اللہ جل جلالہ نے ان لوگوں کے جو شہید ہو گئے مراتب بلند کئے ہیں کل چونکہ تم سے نکل کر پھر یہ قوم لڑے گی اس لئے میری رائے یہ ہے کہ تم اپنے خیموں، خرگاہوں اور جماعتوں کو لے کر شہر سے ایک میل پیچھے ہٹ جاؤ تاکہ گھوڑے دوڑانے اور اپنے حریموں کی نگہداشت کرنے کا موقع مل سکے۔ باقی مدد و نصرت خداوند تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد آپ نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی رضی اللہ عنہ کو بلا کر ایک نشان مرحمت کیا اور ان کو پانچ سو سوار اور تین سو پیدل پر سردار مقرر کر کے یہ حکم دیا کہ وہ میدان میں جا کر باب جبلی پر اپنی خدمات انجام دیں اور اس بات کی نگہداشت رکھیں کہ کہیں مسلمان متفرق، منتشر اور پراگندہ نہ ہو جائیں۔ رومیوں کو حتی المقدور مسلمانوں سے علیحدہ اور باز رکھیں اور مسلمانوں کی برابر حفاظت کرتے رہیں۔ انہوں نے سر تسلیم خم کر کے عرض کیا انشاء اللہ تعالیٰ میں ہر طرح کوشش کروں گا باقی طاقت و قوت اللہ توانا و برتر کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کو بلا کر ایک جھنڈا ان کے ہاتھ میں دے کر ان کی ماتحتی میں تین سو سوار اور دو سو پیدل دیئے اور فرمایا کہ ضرار باب شام پر چلے جاؤ اور بنی اصفر کے مقابلہ میں اپنی شجاعت کے جوہر دکھلاؤ۔ انہوں نے بھی آپ کے حکم کو بسرو چشم قبول کیا اور روانہ ہو گئے۔

صبح سویرے نور کے تڑکے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اندھیرے اندھیرے مسلمانوں کو نماز پڑھائی۔ آفتاب نے نیلے نیلے گنبد سے سر نکال کر جھانکنا شروع کیا تو رومیوں نے شہر کے دروازوں میں سے بڑا دروازہ جس پر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ پڑے ہوئے تھے کھولا۔ لوگ باہر نکلنے شروع ہوئے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی فوج کی صف بندی کی۔ آپ شہر میں سے نکلنے والوں کی کثرت دیکھ رہے تھے اور لڑائی کے متعلق اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرتے جاتے تھے۔

## رومی مرنے مارنے پر تل گئے

رومی اپنے سردار ہربیس کے گرد آ آ کے جمع ہو رہے تھے اور وہ ان سے کہہ رہا تھا یا معاشر النصرانیہ! دین نصرانیہ کے ان علمبرداروں نے جو تم سے پہلے تھے دراصل ان عربوں کی لڑائی میں بزدلی سے کام لیا تھا البتہ تم نے اب اپنی جانوں کو مسیح (علیہ السلام) کے لئے وقف کر دیا ہے۔ تم ہی اصل میں دین مسیح کی نگہبانی کرنے اور صحیح معنی میں اہل و عیال اور وطن کی حفاظت کرنے والے ہو۔ یہ سن کر اس کے بڑے بڑے سردار کہنے

Marfat.com

لگے کہ آپ اطمینان رکھیں۔ ہم جب تک ان عربوں سے نہیں لڑے تھے اور ان کے ان کے بازوؤں کو نہیں آزمایا تھا اس وقت تک ان سے ڈرتے رہے۔ اب ان کی حقیقت اور ان کی بہادریوں کا راز ہم پر منکشف ہو گیا ہے اور جتنے یہ بہادر ہیں ہمیں سب معلوم ہو گیا ہے۔ لڑائی کے وقت یہ ہم سے زیادہ صابر اور سخت نہیں ہیں۔ بعض تو ان میں سے ایسے ہیں کہ تن ڈھانپنے کے چیتھڑے کے سوا ان کے پاس کوئی ہتھیار بھی نہیں۔ بعضوں کے پاس رنگے ہوئے چمڑے کی پوستین ہے بعضے تو کچے چمڑے کا ہی استر پہن رہے ہیں جس سے ان کی محتاجگی کے بسترے اور ذلت کے لحافوں' رضائیوں کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔ ایک ہم ہیں کہ ہمارے پاس عمدہ عمدہ جوشن' خوبصورت زرہیں اور بہترین خود موجود ہیں۔ علاوہ اس کے ہم جان بازی کے ساتھ لڑتے اور جان پر کھیل کے میدان میں جنگ میں اپنے جوہر دکھلاتے ہیں اور ہم سب نے مسیح (علیہ السلام) پر جان قربان کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

## مسلمانوں کو حضرت ابو عبیدہ کا ہمت دلانا

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے جب رومیوں کی اس قدر کثرت دیکھی تو بلند آواز سے مسلمانوں کی طرف مخاطب ہو کے فرمان لگے یا معاشر المسلمین! ہمت نہ ہار بیٹھنا ورنہ ہوا اکھڑ جائے گی۔ تمہاری ہیبت ان کے دلوں سے نکل جائے گی اور یہ تمام جگہ مشہور ہو جائے گا کہ اہل بعلبک نے عربوں کو مار مار کے بھگا دیا۔ ہر بات میں صبر کرو اللہ تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہیں۔ مسلمانوں نے جواب دیا امیر المومنین! آپ مطمئن رہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنی جانیں لڑا دیں گے اور جہاں تک ہو گا کوششیں صرف کر دیں گے۔

## رومیوں کا زبردست حملہ

کہتے ہیں کہ پہلے دن کی جنگ دیکھ کر رومیوں کے حوصلے بہ نسبت مسلمانوں کے بلند ہو گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے ایک سخت حملہ شروع کر دیا۔

## جنگ کی خطرناک حالت

حضرت سہیل بن صباح عیسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بعلبک کی لڑائی میں میں بھی موجود تھا۔ دوسرے دن بہت زیادہ مضبوطی اور دلاوری کے ساتھ انہوں نے ہم پر حملہ کیا اور پہلے دن سے زیادہ تیار ہو کر نکلے۔ میں اس روز زخمی تھا۔ میرے داہنے بازو میں ضرب

Marfat.com

آ رہی تھی جس کی وجہ سے میں ہاتھ کو حرکت نہیں دے سکتا تھا اور نہ کسی طرح تلوار اٹھا سکتا تھا۔ میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر کوئی بددین تلوار لئے تیری طرف بڑھا تو تو کسی طرح اپنی حفاظت نہیں کر سکتا۔ یہ سوچ کر میں پا پیادہ ہوا اور گھوڑے سے اتر کر اپنے ساتھیوں سے علیحدہ ہو کے پہاڑ کی ایک بلندی پر چڑھ گیا یہاں چونکہ میں دونوں لشکروں سے اونچا بیٹھا ہوا تھا اس لئے لڑائی کا منظر بالکل سامنے تھا۔ رومی بڑھ بڑھ کر عربوں پر حملے کر رہے تھے۔ مسلمان چلا رہے تھے النصر النصر (مدد مدد) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ مدد و نصرت کا وعدہ فرماتے جاتے تھے۔ مسلمانوں کے قبیلے اور گروہ اپنی اپنی بڑائی اور فخر بیان کر رہے تھے۔ میں پہاڑ پر ایک پتھر کے پیچھے بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ تلواریں خود اور ڈھالوں پر چھن چھن پڑ رہی تھیں۔ شمشیر کی ہر ضرب سے چنگاریاں (پتنگے) اڑ اڑ کے آگ جھڑتی ہوئی دکھلائی دے رہی تھی۔ دونوں فریق ایک دوسرے سے مل گئے تھے اور ایک گھمسان کا رن پڑ رہا تھا۔

## اللہ کی مدد

میں نے یہ سماں دیکھ کر اپنے دل میں کہا کہ مسلمانوں کے سردار کے ساتھ جب اس طرح رن پڑ رہا ہے اور وہ ایک ایسی جنگ میں گھرا ہوا ہے تو سعید بن زید اور ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ان بند دروازوں پر رہنا چندے فائدہ بخش نہیں ہو سکتا۔ ارض شام میں ہمارے یہ اصول مقرر تھا کہ اگر ہم کسی وقت آپس میں اکٹھے اور جمع ہو جانا چاہتے تھے تو رات کو آگ اور دن کو دھواں کر دیا کرتے تھے اس لیے میں فوراً درختوں کے پاس جا کے لکڑی توڑ توڑ کر جمع کرنے لگا اور ایک دوسرے پر لکڑی رکھ کے چقماق سے آگ لے کر اور چھوٹی چھوٹی لکڑیوں میں پہلے آگ لگا کے پھر سوکھی لکڑی پر ہری (سبز) لکڑی رکھ دی جس کی وجہ سے دھواں اٹھنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد دھواں اس قدر بلند ہوا کہ آسمان سے باتیں کرنے لگا۔ حتیٰ کہ حضرت سعید بن زید ان کے ساتھیوں نیز حضرت ضرار بن ازور اور ان کے ہمراہیوں نے بھی اسے دیکھا اور اس کے دیکھتے ہی ایک نے دوسرے کو پکارنا شروع کیا کہ خداوند تعالیٰ تم پر رحم فرماویں جلدی چلو اور اپنے سردار کی خبر لو۔ یہ دھواں کسی بڑی علت اور مہتم بالشان کام کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ ہم سب گھوڑے کودا کودا کر ایک جگہ جمع ہو جائیں۔

چنانچہ یہ تمام حضرات گھوڑوں پر سوار ہو کے اس وقت پہنچے جب لڑائی اپنے

Marfat.com

پورے شباب پر تھی' تلواریں چمک رہی تھیں سر کٹ کٹ کر گر رہے تھے۔ باوجود سردی کی شدت کے لوگ پسینہ میں شرابور ہو رہے تھے' مسلمانوں پر عرصہ میدان تنگ ہو رہا تھا' استقلال کا دامن قریب تھا کہ ہاتھ سے چھوٹ جائے آفتاب خوب بلند ہو گیا تھا ہر طرف گھبراہٹ اور بے چینی پھیل رہی تھی' کلیجے منہ کو آ رہے تھے' شمشیر بر آن بڑھ بڑھ کر اپنا کام کر رہی تھی۔ لڑائی کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ ہر شخص اپنے مقابل کے مقابلہ میں استقلال دکھا رہا تھا کہ مشرکین پر بلا کے آثار نمودار ہوئے اور ہاتف غیب نے زور سے ایک آواز لگائی **یا حملة القرآن جاء کم النصر من الرحمٰن و نصر تم علی عبدة الصلبان** یعنی اے حاملان قرآن! تمہارے پاس رحمان کی طرف سے مدد آ گئی اور صلیب کے بندوں کے مقابلہ میں تمہاری مدد کی گئی۔ حضرت سعید بن زید اور حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے سواروں کے آگے آگے نیزے تانے تلواریں میان سے نکالے گھوڑوں کو سرپٹ ڈالے جبکہ رومیوں کو اپنی فتح کا یقین ہو چکا تھا ظاہر ہوئے' مسلمانوں کے پرچم ہوا میں لہرائے موحدوں کے لشکر فوجی نشان میدان کارزار میں اڑانے لگے تو انہیں ان آنے والوں کے حالات معلوم کرنے کے لئے پیچھے مڑ کر دیکھنا پڑا۔ اب ان کی آنکھ کھلی کہ غنیم ہمارے اور ہماری عورتوں اور بچوں اور اولاد کے مابین حائل ہو گیا بجائے فتح کے نعروں کے آہ و واویلا کی آوازیں بلند ہوئیں اور خدا کے دشمنوں کے دل میں یہ یقین ہو گیا کہ مسلمانوں کی کمک پہنچ گئی اور ہمارے سردار نے ہمارے ساتھ مکروفریب کیا۔ ان کے سردار نے ان کی جب یہ سستی دیکھی تو انہیں ایک ڈانٹ پلا کے کہنے لگا کم بختو! شہر کی طرف نہ لوٹو اور میدان سے پیٹھ دے کر گھروں کی طرف نہ بھاگو' مسلمانوں کا لشکر تمہارے اور شہر کے مابین حائل ہو گیا ہے' یہ بھی عربوں کی ایک فطرت اور چالاکی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ رومی یہ سنتے ہی ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے تمام کے تمام اپنے سردار کے گرد جمع ہو گئے اور یہ انہیں لے کر بائیں سمت ایک پہاڑ کی طرف چلا۔

## کافروں کا گھیراؤ

حضرت سعید بن زید اور ضرار بن ازور رضی اللہ عنہما اپنے اپنے دستوں کو لئے شہر پناہ کی دائیں جانب سے چونکہ آ رہے تھے اس لئے حملہ کرتے ہوئے ان کے پیچھے ہوئے اور تعاقب کرتے کرتے رومی جس پہاڑ کی کھوہ میں جو ایک نہایت محفوظ جگہ تھی پناہ لینا

Marfat.com

چاہتے تھے اس پہاڑ تک پہنچ گئے۔ رومی جس وقت اس کھوہ یا حصار میں پناہ گزین ہو گئے تو چونکہ ان کا تعاقب کرنے والے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فورا" اپنے پانچ سو سواروں کے دستہ کے ساتھ انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔

ادھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے جس وقت رومیوں کو ہزیمت کھا کر بھاگتے اور اپنی جانوں کو بچا کے پہاڑ کی طرف لے جاتے دیکھا تو آپ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے بلند آواز سے فرمایا معاشر المسلمین! خبردار کوئی شخص ان کا تعاقب نہ کرے اور اپنی فوج سے کوئی سپاہی متفرق اور جدا نہ ہو، ممکن ہے کہ رومیوں نے دانستہ ہزیمت کھا کر تمہارے فریب دینے کے واسطے فرار اختیار کیا ہو کہ جس وقت تمہاری جماعت کا شیرازہ بکھر جائے اور تمہاری جمعیت متفرق ہو جائے تو پھر اچانک لوٹ کر تم پر ہلہ کر کے ایک ایک شخص کو جام شہادت پلا دیں۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے چونکہ آپ کی یہ آواز نہیں سنی تھی اگر سن لیتے تو کبھی تعاقب نہ کرتے اس لئے یہ برابر بڑھتے چلے گئے اور انہیں یہ یقین رہا کہ تمام مسلمان میرے ساتھ اسی طرح بڑھتے چلے آ رہے ہیں حتیٰ کہ دشمن جس وقت کھوہ (پہاڑ کی گھاٹی) میں پناہ گزین ہو گیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے اس گروہ کے قلع و قمع کرنے کا ارادہ کر لیا ہے جس وقت تک تمام مسلمان یہاں تک نہ پہنچ جائیں اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ان کے متعلق کوئی حکم صادر نہ فرمائیں اس وقت تک ان کو اسی طرح چاروں طرف سے گھیرے رہو اور اس طریقہ سے محاصرہ رکھو کہ کوئی شخص بچ کر نہ نکل سکے۔

اس کے بعد آپ نے ایک معزز مسلمان کے ہاتھ میں پانی خدمت سپرد کی اور کہا کہ آپ اس وقت تک میری قائم مقامی کریں جب تک میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے متعلق ان کا عندیہ اور رائے معلوم کر کے نہ آؤں۔ آپ نے اپنے ساتھ بیس سواروں کا ایک دستہ لیا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے انہیں دیکھتے ہی فرمایا! **انا للہ و انا الیہ راجعون** سعید! مسلمان کیا ہوئے؟ تم نے اپنے ساتھیوں کو کیا کیا۔ انہوں نے عرض کیا حضور! مبارک ہو انہوں نے دشمن کا محاصرہ کر رکھا ہے اور سب بخیر وعافیت زندہ و سلامت ہیں۔ اس کے بعد تمام قصہ بیان کیا اور عرض کی آپ کا جب کوئی سپاہی میرے پاس نہ پہنچ سکا تو میں خود جناب کا حکم لینے کے لئے اور مسلمانوں کی خیرو عافیت معلوم کرنے کے واسطے خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ نے کہا خدائے منعم کا لاکھ

Marfat.com

لاکھ شکر ہے جنہوں نے انہیں ان کے گھروں سے ہزیمت دے کر بھگا دیا اور ان کی جگہ سے ان کے پیر اکھاڑ دیئے۔

پھر آپ نے فرمایا **اللہ اکبر و ما توفیقی الا باللہ** خدا کی قسم! جس وقت رومی ہمارے لشکر پر آپڑے تھے اور انہوں نے حملہ کر دیا تھا تو میں نے اپنے دل میں کہا تھا کہ کاش! کوئی سعید اور ضرار کو پکار کر کہہ دیتا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر آجائیں یا پہاڑ پر کوئی چڑھ کر دھواں ہی کر دیتا کہ وہ اسے دیکھ کر آجاتے۔

## کافروں کا مسلمانوں کو گھیر لینا

اچانک ایک شخص پہاڑ سے اتر کر چلانے لگا چلو چلو اپنے مسلمان بھائیوں کی خبر لو انہیں رومیوں نے گھیر لیا ہے اور وہ نہایت ضیق اور سختی میں مبتلا ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ہربیس ملعون نے جب مسلمانوں کی تعداد کم دیکھی تو اپنی قوم کو مخاطب کر کے چلانے لگا مسیح کے پرستارو! دوڑو دوڑو اور اس چھوٹی سی جماعت کو جو تمہیں گھیرے ہوئے ہے لے لو اور قتل کر دو پھر خوشی سے شہر میں داخل ہو جاؤ۔ اگر تم نے انہیں تلوار کے گھاٹ اتار دیا تو عربوں کی تعداد کم پڑ جاوے گی اور یہ تمہارے شہر کا محاصرہ چھوڑ کے بھاگ جاویں گے۔

مصعب بن عدی تنوخی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ .علبک میں میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی جمعیت میں شامل تھا ہم نے ہربیس اور اس کے ساتھیوں کو اس حصار میں پانچ سو سواروں کے ساتھ محاصرہ میں لے رکھا تھا ہمیں رومیوں کی کسی بات کا علم اس وقت تک نہیں ہوا جب تک وہ چاروں طرف سے دوڑ دوڑ کے ہم پر نہ گرنے لگے۔ ہم نے ایک دوسرے کو پکارنا شروع کیا اور ہم سب ایک جگہ جمع ہو گئے۔ خدا کی قسم! میں شام کی اکثر لڑائیوں میں شامل رہا ہوں مگر میں نے ان لوگوں سے زیادہ سخت کسی کو نہیں دیکھا جو .علبک کے سردار کے ساتھ جمع تھے یہ لوگ نہایت ثابت قدم اور تمام رومیوں سے زیادہ لوہے کے مقابلے میں ڈٹ کر لڑنے والے تھے۔ واللہ انہوں نے ایک دم ہم پر ہجوم کر دیا اور ہماری طرف بڑھے چلے آئے۔ حتیٰ کہ بجائے اس کے کہ ہم نے ان کا محاصرہ کر رکھا تھا الٹا انہوں نے ہمیں گھیر لیا ہمارا اس دن کا شعار اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو کرنے کی یہ علامت تھی کہ **الصبر یعقبہ الظفر** یعنی صبر کے بعد ہی فتح ہوتی ہے ہم نہایت بے جگری سے مقابلہ کر رہے تھے۔ یہ حرب ہمیں نہایت کرب و بلا معلوم ہو

Marfat.com

رہی تھی۔

## مسلمانوں کا مدد کو پہنچنا

ہم نے اچانک ایک بلند آواز جو پہاڑ سے ٹکرا رہی تھی سنی' ایک کہنے والا کہہ رہا تھا اور ایک منادی زور زور سے ندا کر رہا تھا۔ **اما من رجل یھب نفسہ للہ تعالٰی ولرسولہ ویستنصر المومنین فانھم بالقرب منا ولا یعلمون ما نزل بنا** یعنی کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اللہ تبارک و تعالٰی اور ان کے نبی برحق محمد رسول اللہ ﷺ کے واسطے اپنی جان ہبہ کر کے مسلمانوں سے ادھر چلنے کے لئے کہہ دے کہ وہ ہم سے حالانکہ یہیں قریب ہیں مگر انہیں خبر نہیں کہ ہم پر کیا بلا نازل ہو رہی ہے"

میرے پاس اس وقت ایک نہایت صبا رفتار گھوڑا تھا جو بجلی کی طرح ادھر سے ادھر کوند کر جا پڑتا تھا۔ یہ آواز سن کر میں نے گرم کرنے کے لئے اسے ہنٹر کا ایک ہاتھ رسید کیا۔ ہاتھ کا کھانا تھا کہ گھوڑا ہوا ہو گیا اور باوجود اس کے کہ میں نے رومیوں کے دو تین آدمیوں کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا تھا کوئی رومی میرے گھوڑے کے گرد کو بھی نہ پہنچ سکا۔ گھوڑے کا اس وقت یہ حال تھا کہ پتھر کی بڑی بڑی چٹانیں کودتا پھاندتا بجلی کی طرح میری رانوں سے نکلا جا رہا تھا حتیٰ کہ یہ ہوا کو چیرتا پھاڑتا مسلمانوں کے لشکر تک اسی طرح چلا گیا۔ میں نے قریب پہنچ کے مسلمانوں کو پکار پکار کر کہنا شروع کیا چلو چلو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے میری آواز سن کر تیر اندازوں کو پکارا۔ عربی کمان لئے ہوئے آپ کے پاس سو تیر انداز جمع ہو گئے۔ آپ نے انہیں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے سپرد کر کے فرمایا کہ قبل اس کے کہ دشمن تمہارے ساتھیوں پر دراز دستی کرے ان میں فورا" جا ملو۔ اس کے بعد آپ نے حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کو آواز دی اور فرمایا کہ تم اپنے بھائی سعید کی مدد کے لئے پہنچ جاؤ۔ یہ بھی پہاڑ کی طرف روانہ ہو گئے جس وقت مسلمان یہاں پہنچے ہیں اس وقت رومیوں نے صحابہ رسول اللہ ﷺ کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔

## کافروں کا دوبارہ گھیراؤ

ابو زید بن ورقہ بن عامر زبیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بھی ان پہاڑ والے مسلمانوں میں شامل تھا' رومیوں نے ہر طرف سے ہمیں گھیر رکھا تھا ہم بھی نہایت استقلال کے ساتھ ان کے مقابلے میں ڈٹ رہے تھے اور بڑے بڑے بہادروں کی طرح جان توڑ حملوں کو برداشت کر رہے تھے۔ ہمارے ستر آدمی زخمی اور شہید ہو کر زمین پر گر

Marfat.com

پڑے تھے۔ رومی بڑھ بڑھ کر حملے کر رہے تھے۔ غرض ہمارے لئے یہ وقت نہایت کٹھن اور یہ لڑائی سخت جان گداز ہو رہی تھی کہ ہم نے تکبیر و تہلیل کی آوازیں سنیں اور النفیر النفیر کے فلک بوس نعرے ہمارے کانوں میں آنے لگے۔ حتیٰ کہ اسلام کے لہراتے ہوئے پرچم جس وقت ہماری نظروں کے سامنے اڑنے لگے تو رومی دم دبا دبا کے اسی پہاڑ کے کھوہ میں پھر بڑھنے لگے۔ ہم ہلہ کر کے ان کے تعاقب میں ہوئے اور ان کی پچھلی صفوں کے آدمیوں کا صفایا کرنا شروع کر دیا۔ اکثر تو مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے۔ آخر یہ پٹتے پٹاتے حصار میں گھس گئے اور اس طرح انہوں نے پھر اپنی جان کو بچا لیا۔ ہم نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا اور اب ان کی اتنی بھی مجال نہیں تھی کہ ہمارے تیر کے خوف سے سر ابھار کر ہی دیکھ لیں۔

## فتح بعلبک

اس طرح سے جب ہربیس اور اہل بعلبک مسلمانوں کے گھیرے میں آ کر مجبور ہو گئے تو صلح کے ذریعہ سے اپنی جان بچائی اور اس طرح سے بعلبک مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا۔

# جنگ رستن

## شہر فتح کرنے کا عجیب ڈھنگ

ثابت بن علقمہؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کی فوج میں حمص کے پڑاؤ کے اندر میں بھی موجود تھا۔ جس وقت آپ نے یہاں سے کوچ کر کے رستن پر چھولداری اور خیمے نصب کئے تو آپ نے صائب اور صاحب الرائے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو مشورہ کے لئے طلب کیا اور فرمایا کہ یہ شہر نہایت مضبوط اور قلعہ بند ہے بغیر کسی حیلہ اور مکر کے اس کا فتح ہونا بہت زیادہ مشکل معلوم ہوتا ہے میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے بیس آدمیوں کو بیس صندوقوں میں جن میں اندر کی طرف قفل لگتے ہوں بند کر کے ان کی کنجیاں تمہیں دے دوں جس وقت تم شہر میں پہنچ جاؤ تو اللہ کا نام لے کر شہر والے مشرکوں پر ایک دم ٹوٹ پڑو پھر تمہاری مدد و اعانت کر دی جائے گی۔

حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا اگر آپ کا یہی ارادہ ہے تو قفل باہر ہونے چاہئیں (تاکہ کسی طرح کا شبہ نہ گزرے) اور نکلنے کے لئے صندوقوں کی تلی میں اس قسم کی چٹخنی

Marfat.com

لگادی جائے کو جو انہیں کھولنے میں روک نہ سکے۔ اس ترکیب سے جس وقت ہمارے آدمی دشمن کے قلعے میں پہنچ جائیں تو تمام کے تمام ایک ساتھ ہی نکل پڑیں اور نعرہ تکبیر بلند کریں تکبیر کے نعروں پر ان کی اعانت موقوف ہوگی' جس وقت یہ نعرے بلند کریں گے ان کی اعانت کے لئے فوج روانہ کردی جائے گی۔ آپ نے فرمایا یہ بالکل ٹھیک ترکیب ہے۔ اس کے بعد آپ نے رومیوں کے کھانے کے صندوق منگا کران کے نیچے کے تختوں کو توڑ کے ان میں چٹخنی لگوائیں اور جب یہ مکمل ہوگئے تو ان میں سب سے پہلے سبقت کرنے والے حسب ذیل حضرات تھے۔

ضرار بن زور۔ میسب نجبہ الفزاری۔ ذوالکاع حمیری۔ عمرو بن معدیکرب زبیدی۔ مرقال ہاشم بن عتبہ قیس بن ہبیرہ عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق۔ عبدالرحمان بن مالک اشتر۔ عوف بن سالم۔ عامر بن کاکل فزاری۔ مازن بن عامر' ربیعہ بن عامر۔ عکرمہ بن ابوجہل۔ عتبہ بن عاص۔ اصید بن سلمہ۔ دارم بن فیاض عبسی۔ سلمہ بن جلیب۔ فارع بن حرملہ۔ نوفل بن جرعل۔ جندرب بن سیف رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے ان سب حضرات پر سردار مقرر فرمایا تھا۔ ان تمام صندوقوں کو رومیوں کے سپرد کر دیا گیا۔ نقیطاس نے ان سب صندوقوں کو قصرامارت میں اپنی بیوی ماریہ کے محل میں رکھ دیا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فوج کو کوچ کرنے کا حکم فرمایا اور ایک گاؤں میں جس کا نام سوید (سودیہ) تھا پہنچ کر پڑاؤ کیا۔ جب کسی قدر رات چلی گئی اور ظلمت نے دنیا والوں پر پردہ ڈال دیا تو آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لشکر زحف کے ہمراہ مجاہدین کی مدد کے لئے روانہ فرمایا۔ آپ رستن کے پل کے قریب ہی ابھی پہنچے تھے کہ شہر میں تہلیل و تکبیر کی آوازیں گونجتی ہوئی سنائی دیں۔

ان مجاہدین صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ اس طرح قصہ پیش آیا کہ جب ان صندوقوں کو جن میں یہ حضرات مقفل تھے رومیوں کے سپرد کر دیا گیا اور رومیوں کے سردار نے انہیں اپنی بیوی کے محل سرا میں رکھ دیا تو یہ عربوں کے چلے جانے کے شکریہ میں اپنے سرداروں کو لے کر کنیسہ کی طرف چلا گیا۔ تاکہ وہاں پہنچ کر نماز شکریہ ادا کرے۔ انجیل کے پڑھنے کی آوازیں کنیسہ کے درودیوار سے بلند ہوئیں تو ماریہ کے محل سے ٹکراتی ہوئی توحید پرستوں کے کانوں میں بھی پہنچیں۔ انہوں نے صندوقوں کے پٹ الٹ کے اسلحہ لگائے اور لڑائی کے لئے چاق و چست ہو کے ماریہ کی طرف

Marfat.com

بڑھنا شروع کیا۔ اس کے پاس پہنچے۔ شہر کی کنجیوں کا مطالبہ کیا جس وقت اس نے دے دیں تو تکبیر و تہلیل کے فلک بوس نعرے مارتے اور اپنے آقائے دو جہاں محمد ﷺ پر درود و سلام پڑھتے ہوئے اس کیسہ پر جہاں انجیل کے دورے ہو رہے تھے جا پڑے۔

رومی چونکہ نہتے تھے مقابلے کی تاب نہ لا سکے اور شہر کے دروازوں کی طرف بے سرو سامانی کی حالت میں بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں کے اس چھوٹے سے دستہ کے نو عمر سپہ سالار حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ربیعہ بن عامر' اصید بن سلمہ' عکرمہ بن ابو جہل' عتبہ بن عاص اور فارع بن حرمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو شہر کے دروازوں کی کنجیاں دیں اور فرمایا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) اور اللہ اکبر کی آوازیں لگاتے ہوئے شہر کے دروازے کھول دو۔ تمہارے مسلمان بھائی شہر کے چاروں طرف تمہاری مدد کے لئے تیار ہیں۔ یہ باب قبلی کی طرف جسے باب حمص بھی کہتے ہیں بڑھے اور تکبیر و تہلیل کے نعروں کے ساتھ اسے کھول دیا دروازہ کے کھلتے ہی گویا باب اجابت کھل گیا۔ چاروں طرف سے ان کی آوازوں کا استقبال فلک شگاف نعروں کے ساتھ ہونے لگا اور اللہ اکبر کی آوازوں کے ساتھ ساتھ توحید کے فرزند اسلامی فوج کے قائد اعظم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنا لشکر لئے ہوئے شہر میں داخل ہو گئے۔ تثلیث کے بندوں نے جب توحید کے نعرے سنے تو سمجھ لیا کہ ہم مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے۔ سوائے قیادت میں آجانے کے کسی طرح خون آشام تلواروں کو میان میں کرانے کی کوئی ترکیب سمجھ میں نہ آئی تو یہ الفاظ کہہ کے کہ ہم تمہارے ساتھ نہیں لڑتے۔ ہم تمہارے قیدی ہیں ہمارے ساتھ عدل و انصاف کرو۔ تم ہمیں ہماری قوم سے بھی زیادہ عزیز ہو۔ اپنے آپ کو مسلمانوں کے سپرد کر کے ان کی حراست میں آ گئے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان پر اسلام پیش کیا۔ بعض ان میں سے مسلمان ہو گئے اور اکثر اپنے دین پر ہی قائم رہے جنہوں نے جزیہ دینے کا وعدہ کر لیا۔ مگر سردار نقیطاس نے اس کا بھی انکار کیا اور کہا میں اپنے دین اور مذہب کا عوض اور بدلا دینا نہیں چاہتا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر ایسی صورت میں تجھے مع اپنے بال بچوں کے ابھی یہاں سے نکل جانا ہو گا۔ چنانچہ یہ رستن سے مع اپنے اہل و عیال کے سیدھا حمص کی طرف چلا گیا اور وہاں پہنچ کر فتح رستن کی خبر دی۔ اہل حمص یہ خبر سن کر بہت سٹ پٹائے اور انہیں سخت ناگوار گزرا اور یہ سمجھ گئے کہ اہل عرب صبح شام میں اب یہاں آکر تاخت و تاراج کیا ہی چاہتے ہیں حضرت عبداللہ ابن جعفر طیار

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس فتح رستن کی اطلاع بھیجی۔ آپ نے سن کر سجدہ شکر ادا کیا اور یمن کے ایک ہزار سپاہیوں پر حضرت بلال بن مرۃ لیشکری کو امیر لشکر مقرر کر کے رستن کی حفاظت کے لئے روانہ کر دیا۔

## لشکر اسلام کی حماۃ کی طرف روانگی

رستن پر جس وقت ہلال بن مرۃ لیشکری اور ان کے بہادروں کا پوری طرح تسلط ہو گیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے لشکر میں آملے اور مسلمانوں کا یہ فائز المرام لشکر حماۃ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اہل حماۃ نیز اہل شیرز جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں مسلمانوں کی صلح میں داخل تھے مگر اہل شیرز کے جس سردار سے مسلمانوں نے صلح کی تھی اس کا انتقال ہو چکا تھا اور ہرقل بادشاہ نے اس کے بجائے ایک سرکش اور ظالم سردار کو جس کا نام نکس تھا مامور کر کے یہاں بھیج دیا تھا اس نے اس صلح کو فسخ کر دیا اور اہل شیرز کو اپنے پنجہ ظلم میں گرفتار کر کے انہیں کافی مزہ چکھا دیا۔ یہ مقدمات قتل میں رشوتیں لیتا۔ مال چھینتا اور در پردہ کھانے پینے کی چیزوں کے خوب عطیات قبول کیا کرتا تھا۔ جس وقت حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو راستہ میں نقض صلح کی خبر پہنچی تو آپ نے سواروں کا ایک دستہ ان کی طرف بھیج دیا تاکہ ان سے پہلے وہاں پہنچ کر تاخت و تاراج کر دے۔ چنانچہ ان نے وہاں پہنچ کر ان کے شہر کو لوٹنا شروع کر دیا جس سے شیرز والوں میں ایک ہنگامہ پیدا ہو گیا۔ سردار نکس ان کی شور و فریاد اور آہ و غوغا سن کر اپنے قلعہ سے باہر نکلا۔ رؤسا اور معززین شہر کو جمع کیا اور ان کے وسط میں بیٹھ کر کہنے لگا باشندگان شیرز! تم جانتے ہو کہ ملک ہرقل نے مجھے تمہاری حفاظت نیز شہر اور تمہارے مال و اموال اور بال بچوں کی نگہداشت کے لئے تم پر مامور کیا ہے۔ اس لئے میرا فرض ہے کہ میں ہر طرح سے تمہاری حفاظت و صیانت کے فرض کو بجا لاؤں۔ یہ کہہ کر اس نے اسلحہ خانے کا دروازہ کھولا اور ہتھیار تقسیم کر کے لڑائی کا حکم دے دیا۔

رومی اسی تقسیم میں تھے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مع لشکر زحف کے یہاں پہنچ گئے اور ان کے مقابلے میں چھاؤنیاں ڈال دیں۔ آپ کے بعد حضرت یزید بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ اپنی جماعت کے ساتھ آئے اور ان کے بعد سردار لشکر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی اپنے تمام لشکر کے ہمراہ تشریف لائے اہل شیرز مسلمانوں کا یہ لاؤ لشکر دیکھ کر سہم

Marfat.com

گئے۔ عقلیں جاتی رہیں۔ آنکھیں چندھیا گئیں اور مبہوت ہو کر رہ گئے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اہل شیرز کے نام ایک یادداشت حسب ذیل الفاظ میں روانہ کی۔

## حضرت ابوعبیدہؓ کا مکتوب اہل شیرز کے نام

بسم اللہ الرحمان الرحیم

امابعد۔ باشندگان شیرز! تمہارا قلعہ .علبک اور رستن کے قلعوں سے زیادہ مضبوط نہیں اور نہ تمہاری فوج ان کی فوجوں سے زیادہ بہادر ہے۔ اس لئے میرا یہ مکتوب پڑھتے ہی تم میری اطاعت کر کے ہماری قیادت میں داخل ہو جاؤ اور مخالفت پر کمربستہ نہ ہو ورنہ یہ مخالفت وبال ہو کر تم پر نازل ہو گی۔ ہمارا عدل اور حسن سیرت تمہیں معلوم ہو چکے ہیں۔ لہٰذا ممالک شام کے ان لوگوں کی طرح جو ہماری صلح میں داخل ہو کر ہماری اطاعت کر چکے ہیں تم بھی داخل ہو جاؤ۔ والسلام

یہ یادداشت ایک معاہدی شخص لے کر ان کے پاس گیا۔ یہ اسے لے کر سردار نکس کے پاس پہنچے اس نے اسے پڑھا اور اچھی طرح اس کا مطلب سمجھ کے اہل شیرز کی طرف متوجہ ہو کے کہنے لگا۔ آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا واقعی عرب اپنے قول میں نہایت سچے ہیں۔ ہمارا قلعہ رستن' .علبک' دمشق اور بصرہ کے قلعوں سے زیادہ مستحکم اور مضبوط نہیں ہے اور اسی طرح آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ اہل حمص کتنے بہادر' جری اور شجیع واقعہ ہوئے ہیں مگر باوجود اس کے کہ انہوں نے ان سے صلح کر لی ہے۔ ایسے ہی اہل فلسطین' ان کا شہر اور باشندگان اردن اور ان کا قلعہ ہے۔ مگر ان کی بھی ان کے سامنے کچھ نہ چلی۔ ان سب باتوں کو دیکھتے ہوئے اہل شیرز ان کا کیا بگاڑ سکتے ہیں اور پھر جب کہ ان کا قلعہ بھی نہایت کمزور واقع ہوا ہے۔ اب اگر آپ صلح کی گفت و شنید کے متعلق انکار کریں گے تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ آپ ہمیں دانستہ ہلاکت کے دہکتے ہوئے الاؤ میں دھکا دینا چاہتے ہیں نکس یہ سنتے ہی غصہ کی آگ میں جل گیا۔ اہل شیرز کو گالیاں دیں اور اپنے غلاموں کو ان پر حملہ کرنے کا حکم دیدیا۔ اہل شیرز بھی یہ دیکھ کر آگ بگولا ہو گئے اور ننگی تلواریں لے لے کے اس کے غلاموں پر پل پڑے۔ فریقین میں جنگ وجدل قائم ہو گیا۔ مسلمانوں نے یہ دیکھ کر بارگاہ رب العزت میں دعا کی' الٰہی! انہیں انہی کی جنگ میں ہلاک کر دے۔ دیر تک یہ لڑائی جاری رہی۔ آخر اہل شیرز غالب آئے اور اپنے سردار کو مع اس کے غلاموں کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

Marfat.com

## فتح شیرز

اس کے بعد ان میں سے چند آدمی غیر مسلح ہو کر حضرت ابوعبیدہ بن جرح رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے حاضر ہو کر اول آپ کو سلام کیا اور پھر اس طرح عرض کرنے لگے ایہا الامیر! ہم نے آپ حضرات کی محبت میں اپنے سردار کو قتل کر ڈالا ہے۔ آپ نے فرمایا خداوند جل و علی تمہارے چہروں کو روشن اور تمہارے رزقوں میں برکت عنایت کریں۔ آپ لوگوں نے ہمیں حرب و ضرب کی آفات سے نجات دے دی۔ اس کے بعد آپ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ ان کی حسن اطاعت آپ لوگوں کی محبت میں اپنے سردار کا قتل نیز ان کا تمہاری اطاعت و قیادت میں داخل ہو جانا آپ حضرات نے دیکھ ہی لیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس قوم کے ساتھ حسن مراعات کر کے ان پر انعام و اکرام کا دروازہ کھول دوں۔ مسلمانوں نے عرض کیا۔ آپ کی رائے میں جو آئے کیجئے۔ واقعی اگر ان کے ساتھ اعانت کی گئی تو دوسرے ممالک اور شہروں کو بھی باری تعالی جلد فتح کر دیں گے۔

آپ اہل شیرز کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہیں خوش ہونا چاہیے میں تم پر کسی طرح کا جبر و اکراہ روا رکھنا نہیں چاہتا جو شخص خوشی سے ہمارے دین میں داخل ہونا چاہے اس کے لئے وہی حقوق ہیں جو ہمارے واسطے ہیں اور ان پر وہی فرائض عائد ہوتے ہیں جو ہم پر۔ نیز دو سال کا خراج ان پر معاف ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے ہی مذہب پر رہنا چاہے تو اسے جزیہ ادا کرنا ہو گا۔ اور ایک سال کا خراج اس پر معاف ہے۔

رومی یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ ہم بسرو چشم آپ کی اطاعت قبول کرتے ہیں۔ یہ ہمارے سردار کا قصر امارت ہے آپ چونکہ اس کے زیادہ حقدار ہیں اس لئے ہم ہدیہ کے طور پر آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اس کے اندر جو کچھ مال و متاع برتن اور آدمی ہیں وہ سب آپ کی ملک ہیں۔ آپ انہیں اپنے تصرف میں جس طرح چاہیں لا سکتے ہیں۔

## افواج اسلام کی حمص کی طرف روانگی

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس فتح کا سب مال و اسباب جمع کر کے خمس (پانچواں حصہ) خود رکھ لیا اور باقی تمام سامان مسلمانوں پر برابر برابر تقسیم فرما دیا اور منادی کرادی کہ یا معاشر المسلمین! تمام فتوحات سے زیادہ آسانی کے ساتھ رب العزت

Marfat.com

نے تمہارے ہاتھ سے اس شہر کو فتح کرا دیا ہے۔ اب اہل حمص تمہاری ذمہ داری اور عہد سے نکل چکے ہیں اور جو مواثیق تم نے ان کے ساتھ کی تھیں وہ پوری ہو چکی ہیں اس لئے حمص کی طرف لوٹ چلو۔ خداوند تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عنایت فرمائیں گے۔

چنانچہ ایک دستہ بطور مقدمتہ الجیش کے آپ کے آگے آگے جارہا تھا۔ جس وقت یہ دستہ شہر کے قریب پہنچا ہے تو اہل حمص عربوں کے آنے سے اس وقت تک بے خبر تھے۔ اس نے پہنچتے ہی تاخت و تاراج کرنا شروع کر دیا۔ رومی شہر کی طرف لوٹے اور یہ کہتے ہوئے کہ مسیح کی قسم! عربوں نے بدعہدی کی۔ دروازے بند کر لئے۔ مسلمانوں کا لشکر بھی پہنچ گیا اور اس نے حمص کو چاروں طرف سے گھیر کے اس کی رسد بند کر دی اور چاروں طرف اس کے گرد ڈیرے ڈال دیئے۔ حمص کے اکثر آدمی اس وقت تجارت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ بعض رسد کے سامان اور بعض متفرق کاموں کے واسطے دور دراز نکلے ہوئے تھے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے غلاموں کو بلا کر ہدایت کی کہ وہ متفرق راستوں عام شاہراہوں اور چھپی ہوئی گھاٹیوں میں مامور رہیں اور ہر وہ شخص جو غلہ یا مال تجارت حمص کی طرف لے کر لوٹتا ہو اس کو گرفتار کر کے میرے پاس فوراً" لے آئیں۔

غلاموں نے اسی طرح کرنا شروع کیا۔ مریس والی حمص پر یہ بات نہایت شاق گزری

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے سپہ سالاروں' نوجوانوں اور حرب کے مشاقوں کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ تم لڑائی کے کیل کانٹے سے لیس ہو جاؤ اور ہتھیاروں کو سنبھال لو۔ ان لوگوں کے پاس نہ سامان خوراک ہے اور نہ کوئی کمک جو لڑائی کے وقت ان کی مدد کر سکے۔ تم اللہ تبارک و تعالیٰ پر بھروسہ کرو انہی سے استعانت طلب کر کے میدان عمل میں اتر آؤ۔ مسلمانوں نے یہ سن کر ہتھیار لگائے۔ نیزے سنبھالے اور شہر پناہ نیز اس کے دروازوں کی طرف دوڑ پڑے۔

## لشکر کفار کی تیاری

والی حمص مریس نے لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا جو اس کا حکم پاتے ہی سربکف ہو کر اس کے سامنے آکھڑا ہوا اس نے اس لشکر میں سے اولاد زراوزہ عمالقہ کے پانچ ہزار جوان جن کی وہاں کوئی برابری نہیں کر سکتا تھا منتخب کئے۔ ان میں ایک ہزار قبیلہ ملبجہ ملکیہ کے آدمی بھی شامل تھے انہیں منتخب کر کے اس نے اپنے دادا جرجیس کا اسلحہ خانہ کھولا اور اس میں سے انہیں زرہ' جوشن' تلواریں' خود تیر کمانیں اور لٹھ

Marfat.com

(لاٹھیاں) تقسیم کئے لڑائی پر ترغیب دیکر ان کے دلوں میں جوش بھرا اور ہرقل بادشاہ کی فوجوں کی مدد اور کمک کا وعدہ کر کے انہیں لڑائی کے لئے پوری طرح تیار کر دیا۔ اس کے بعد پادریوں اور رہبانوں کو بلا کر کہا کہ آپ حضرات خشوع و خضوع کے ساتھ مسیح (علیہ السلام) سے دعا کریں کہ وہ عربوں پر ہمیں فتح بخشے۔

کہتے ہیں کہ یہ پادری اور رہبان ایک بہت بڑے کنیسہ میں جس کا نام کنیسہ جرجیس داخل ہوئے۔ عبادت کے مزامیر سامنے رکھے خلوص دل کے ساتھ کلمہ کفر کی مناجات شروع کی اور مسیح (علیہ السلام) کے حضور میں آہ و زاری کے ساتھ تمام رات روتے چیختے اور چلاتے رہے۔ صبح ہوئی تو مریس کنیسہ میں آیا۔ اس کے بعد اپنے گھر میں آیا جہاں اس کے سامنے سور (خنزیر) کا بھونا ہوا گوشت پیش کیا گیا۔ جس وقت یہ اسے کھا چکا تو ایک سونے چاندی کی صراحی میں شراب لائی گئی اور اس نے اس کو اس کثرت سے پیا کہ اس کی آنکھیں نشہ میں بالکل مخمور ہو گئیں۔ اس کے بعد اس نے ریشمی کپڑا جس میں اون اور چرم کا دوہرا حاشیہ لگا ہوا تھا پہنا۔ اس کے اوپر سونے کی زرہ پہنی، گردن میں یاقوت کی صلیب لٹکائی ہندی تلوار (مہند) گلے میں حمائل کی اور ایک نہایت عمدہ گھوڑے پر سوار ہو کے قصر امارت سے نکل کر باب رستن کی طرف چلا۔ بڑے بڑے رومی جانباز اور فوجی افسر اس کے جلوس میں شریک ہوئے حمص کے تمام دروازے کھول دئے گئے اور رومیوں کا ایک جم غفیر اور اہل حمص کی ایک خلقت کثیر اپنے اپنے نشانوں اور صلیبوں کو لئے ہوئے شہر سے باہر نکلی۔ مریس پانچ ہزار رومیوں کا لشکر لئے ہوئے ان کے آگے آگے ہوا اور یہ زرہ پوش اس کے پیچھے پیچھے شہر سے باہر نکلے کر مریس نے انہیں باقاعدہ کھڑا کیا اور ان کی صفیں مرتب کر کے خود ان کی کمان ہاتھ میں لی۔ یہ صفیں آہنی دیوار یا پتھر کی چٹانیں تھیں جو ہلائے نہیں ہلتی تھیں۔ انہوں نے اپنے مال اور اولاد کے واسطے سر ہتھیلیوں پر رکھ لیا تھا اور کوئی قوت انہیں اس وقت مرعوب نہیں کر سکتی تھی۔

## مسلمانوں پر مصیبت کا دن

مسلمان یہ دیکھ کر ان کی طرف جھپٹے اور آناً فاناً میں انہیں ٹڈی دل کی طرح چاروں طرف سے گھیر گھیر کر ایک سخت حملہ کر بیٹھے۔ مگر رومی اس وقت پتھروں کی سلیں یا پہاڑوں کی چٹانیں تھیں جو کسی طرح ہلائے نہیں ہلتی تھی۔ انہیں اس وقت نہ کسی مصیبت کا خیال تھا اور نہ آنے والی بلا کا فکر۔ مسلمانوں کے حملہ کرتے ہی مریس نے اپنی

Marfat.com

قوم کو للکارا اور چیخ چیخ کر انہیں مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے ابھارا۔ اب کیا تھا رومی بڑھے اور مسلمانوں پر ایک دم آگرے۔ پیدل فوج نے تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دی رومی سواروں نے نیزے اور تلواروں سے کام لیا۔ کشتوں کے پشتے لگ گئے اور اس قدر زور کا گھمسان پڑا کہ آخر مسلمانوں کو الٹے پاؤں پیچھے لوٹنا پڑا۔

سپہ سالار افواج اسلامیہ جناب حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے لئے مسلمانوں کا قتل' ان کا زخمی ہونا نیز ہزیمت کھا کر پیچھے بھاگنا ایسا امر نہیں تھا جو شاق نہ گزرتا آپ کو سخت صدمہ ہوا اور ایک درد بھری آواز میں چیخ چیخ کر پکارنا شروع کیا۔ حاملان قرآن! دشمن کی طرف لوٹو لوٹو اور میرے ساتھ ہو کر انہیں خداوند تعالیٰ تمہارے کاموں میں برکت عنایت فرمائیں لے لو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے۔ یہ بھی اور دنوں جیسا اللہ تبارک و تعالیٰ کا دن ہے۔ مسلمان یہ سن کر دشمن کی طرف پلٹے اور ایک غضب ناک حملہ کر کے دشمن پر گر پڑے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بنی مخزوم کی ایک جماعت لے کر آگے بڑھے اور نیزوں کے ساتھ بیندھنا اور تلواروں کے ساتھ کاٹنا شروع کر دیا۔ ان کے مقابلے میں یونانی کٹ کٹ کر گرنے لگے اور ایک پل میں کھڑے ہوئے کھیت کی طرح گاجر اور مولی ہو کر رہ گئے۔ مسلمانوں نے تلواریں ہاتھ میں لیں اور رومیوں پر بڑھتے چلے گئے۔ حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ بنی عبس کے ایک دستہ کو لے کر تکبیر و تہلیل کے نعرے بھرتے ہوئے دشمن کی طرف چلے اور اس زور کا ریلا دیا کہ دشمن ہٹتا ہٹتا شہرپناہ تک ہٹتا چلا گیا۔ یہاں پہنچ کر رومیوں نے اپنی زبان میں کچھ بڑبڑانا شروع کیا جس کے سنتے ہی رومی ٹڈی دل کی طرح پھر امنڈے اور مسلمانوں پر اس بری طرح سے گرے کہ انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ سوار ان کے مقابلے پر ہوئے' پیدل فوج نے تیروں سے ترکش خالی کرنے شروع کئے۔ ڈھال اور زرہوں کے اندر بدنوں کو چھپایا اور باقی لٹھ بند اپنے حربے ہلاتے ہوئے سر پھوڑنے کو تیار ہو گئے۔

## حضرت خالد بن ولید اور رومی سردار کی جنگ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ جو اس لڑائی میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالے عنہ کے حکم کے موافق نشان لئے تھے اور جن کی ماتحتی اور کمان میں آج کی جنگ ہو رہی تھی۔ یہ دیکھ کر نشان کو حرکت دیتے ہوئے آگے بڑھے اور اپنے ہمراہیوں کو بلند آواز سے فرمایا خداوند جل وعلا تمہارے اندر برکت کریں دشمن پر سختی اور

Marfat.com

شدت کے ساتھ حملہ کرو۔ خدا کی قسم ایسے تو دین و دنیا دونوں میں غنیمت ہے۔ آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے اور آپ نے اپنے جانبازوں کو سبق جان ستانی دینا شروع کیا ہی تھا کہ اچانک رومیوں کا ایک بڑا سردار جو ایک نہایت عمدہ زرہ پہنے ہوئے تھا شیر کی طرح غراتا ہوا آپ کی طرف بڑھا اور پورے جوش و خروش کے ساتھ آپ پر حملہ کر دیا آپ بھی سنبھلے' وار خالی دیا ایک تلوار لے کر اس زور سے ماری کہ دشمن کی خود پر پڑ کر اس کا پھل دور جاکر گرا اور صرف دستہ آپ کے ہاتھ میں رہ گیا' مشرک یہ دیکھ کر کہ آپ خالی ہاتھ ہیں آپ کی طرف بڑھا آپ بھی اس کا ارادہ معلوم کر کے اس کی طرف چلے دونوں گھوڑوں کی رکابیں ملیں ایک دوسرے کے بازو آپس میں ملاقی ہوئے اور دونوں نے چاہا کہ اپنے اپنے حریف کو زین سے اٹھالیں مگر آپ کا ہاتھ سخت پڑا اسے حرکت ہوئی اور دشمن زین سے اکھڑ گیا آپ نے اسے سینے سے لگا کر اس زور سے دبایا کہ اس کی ہڈی پسلی پس کر وہیں رہ گئیں۔ مگر اس حالت میں بھی اس نے تلوار کا وار کرنا چاہا۔ آپ نے اسی کی تلوار چھین کے اس کے ایک ایسا ہاتھ سید کیا کہ دشمن ہمیشہ کے لئے ٹھنڈا ہو گیا۔ تلوار میں سے تڑپ تڑپ کر چنگاریاں برسنی شروع ہوئیں اور اس کا سر آپ نے اپنی زین کی قربوس پر رکھ کر ہل من مبارز کا نعرہ مار کر بنی مخزوم کو جنگ کی ترغیب دینی شروع کی۔

## مسلمانوں کا کافروں پر ٹوٹ پڑنا

بنی مخزوم اپنے سردار کی یہ صدا سن کر دشمن پر ٹوٹ پڑے اور بڑھتے لشکر بڑھتے کے قلب کو چیرتے ہوئے اس کے وسط تک پہنچ گئے حضرت خالد بن ولید ﷺ دائیں بائیں مارتے اور بلند آواز سے نعرے لگاتے جاتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا صحابی خالد بن ولید ہوں' میں ایک بہادر شہ سوار اور قاتل قوم پلید ہوں' جنگ کے شرارے بلند ہو رہے تھے اور قتال شدید ہل من مزید کے نعرے لگا لگا کر دہکتی ہوئی آگ کو اور بڑھا رہا تھا سورج بھی یہ جان گسل نظارہ دیکھتا دیکھتا وسط آسمان میں آگیا اور اس طرح اس نے بھی اپنی تیز تیز کرنوں سے میدان کارزار کو آتش کدہ بنا کر رکھ دیا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زرہ دھوپ سے گرم ہو گئی تو میدانِ قتال سے باہر تشریف لائے بنی مخزوم آپ کے ساتھ ساتھ تھے۔ زرہوں سے خون بہہ رہا تھا، ہاتھوں پر جم گیا تھا اور بدن اُن کے گویا ارغوان کے

Marfat.com

ٹکڑے ہیں جن کے چہرے گل لالہ کی طرح ایک عجیب شان سرخ روئی پیش کر رہے تھے۔ شہسوار بنی مخزوم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس دستہ کے آگے حسب ذیل اشعار جن میں شان رجز کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی پڑھ رہے تھے۔

(ترجمہ اشعار) لڑائی کے دن رومی جماعت پر ہلاکت نازل ہو گی جس وقت میں اس روز لڑائی کے شعلے بلند دیکھوں گا۔ نیزہ' شمشیر بران اور صیقل شدہ تلوار کو تو لڑائی میں آگ کے شعلے برساتے ہوئے دیکھے گا۔ حتی کہ رومی ہلاک ہو کے ہمارے مقابلے سے دم دبا کر بھاگیں گے اور نیزے اور تلواریں ان پر پڑتی ہوں گی ہم سے میدان جنگ میں رومی ہمیشہ ملتے رہے اور ہم نے انہیں ہر جگہ خاک و خون میں لوٹتے ہوئے چھوڑا ہے۔

آپ یہ اشعار بار بار پڑھ رہے تھے کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو آواز دی یا ابا سلیمان! باری تعالیٰ جل مجدہ جزائے خیر عنایت کریں تم نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کا پورا پورا حق ادا کر دیا۔ حضرت مرقال بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے رومیوں کی کچھ سستی اور غفلت معلوم کر کے اپنی قوم بنی زہرہ کو آواز دی اور روم کے میمنہ پر حملہ کر دیا۔ حضرت میسرہ بن مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنی قوم کی جمعیت لے کر آپ کے ساتھ ہو گئے اور رومیوں کے میمنہ پر قتل عام شروع ہو گیا۔ موت ان کے سر پر کھڑی ہوئی تماشہ دیکھ رہی تھی اور یہ جانباز ان اسلام برابر صفیں کاٹتے چلے جاتے تھے۔ حضرت قیس بن ہیرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کو لے کر رومیوں کے میسرہ کی طرف چلے اور وہاں پہنچ کر تلواروں کے جوہر دکھلا دکھلا کے دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتارنے لگے۔

حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ جن کے ساتھ بنی مخزوم کی ایک جان فروش جماعت تھی رومیوں پر دوسری طرف سے گرے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ حملہ آور ہو گئے۔ انہوں نے نیز ان کے ساتھیوں نے شہادت کا انتظار شروع کیا بلکہ شدت جنگ میں اپنی اپنی شہادتوں کا یقین کر لیا۔

## عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ کی بہادری اور شہادت

حمص کی لڑائی میں سب سے زیادہ لڑنے اور قوت بازو دکھلانے والے بنی مخزوم تھے۔ خصوصاً" حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ کہ آپ بڑھ بڑھ کر لڑائی میں قدم رکھتے تھے اور تیروں کی بوچھاڑ میں سینہ سپر ہو کر اپنی بہادری کے جوہر دکھلا رہے تھے حتی کہ ان سے

Marfat.com

کہا گیا کہ خدا کے لئے اپنی جوانی پر رحم کیجئے اور اس طرح بے دھڑک دشمنوں میں نہ گھسے چلے جائیے۔ مگر آپ نے انکار کیا اور فرمایا دوستو! میں جب بتوں کی طرف سے اسی طرح لڑا کرتا تھا تو آج اللہ کی اطاعت میں کیوں نہ اسی طرح لڑوں اور پھر جبکہ میں اپنے سامنے ایسی حوروں کو اپنا مشتاق دیکھ رہا ہوں کہ اگر ان میں سے دنیا والوں پر کوئی اپنی ایک کلائی کھول دے تو اہل دنیا چاند سورج سے بے نیاز ہو جائیں۔ نیز میں ان میں سے ایک حور کو اس شان سے دیکھ رہا ہوں کہ اس کے ہاتھ میں ریشمی دستار اور زرو جواہر کا سہرا ہے اور وہ مجھ سے کہہ رہی ہے کہ تم ہمارے عقد اور ملنے کے لئے جلدی سے کام لو۔ ہمارے رسول اکرم محمد رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بالکل سچا وعدہ کیا تھا اس کے بعد آپ نے حسب ذیل اشعار پڑھنے شروع کئے۔

(ترجمہ اشعار) میں نے حوروں کو دیکھا کہ وہ اپنے دامن کھینچ رہی ہیں اور نور ان کے لباس سے ٹپک رہا ہے۔ جو شخص ان کے لباس کو دیکھ لے گا وہ یاد کیا کرے گا۔ اے رب کریم آپ مجھے ان کے دیدار سے محروم نہ کیجئے۔"

یہ اشعار آپ نے پڑھ کر تلوار کو پھر حرکت دی اور مشرکین میں گھستے چلے گئے۔ آپ برابر بڑھ رہے تھے کہ رومیوں نے ان کے حسن صبر اور لڑائی کے فنون دیکھ کر تعجب کرنا شروع کیا۔ مریس آپ کے مقابلہ کے لئے آگے بڑھا اور اس کے پاس ایک چمکتا ہوا تیز آلہ تھا اس نے اسے حرکت دی اور اس زور سے آپ کے مارا کہ آپ کا قلب چیرتا ہوا پشت کی طرف نکل گیا۔ آپ چکرا کے نیچے گرے اور آپ کی روح ہاتھوں ہاتھ جنت کی طرف چلی گئی۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون۔)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ چچا زاد بھائی کا یہ حال دیکھ کر آپ کی طرف دوڑے۔ نعش کے سرہانے کھڑے ہو کر روئے اور فرمایا کاش! حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ میرے چچا کے لڑکے کا خاک و خون میں لوٹتا دیکھ لیتے تاکہ انہیں معلوم ہو جاتا کہ جس وقت ہم دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں تو نیزوں کی نوکوں پر کس جانبازی کے ساتھ سوار ہو جاتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جنگ اسی ہولناک منظر کو پیش کرتی رہی حتی کہ رات کی تاریکی نے مقتول کی نعشوں کو چھپانے کے لئے اپنا سیاہ پردہ ڈالنا شروع کیا۔ رومی شہر کی طرف لوٹے اور انہوں نے دروازے بند کر کر کے شہر پناہ کی دیواروں سے حفاظتی کام شروع کر دیا۔ مسلمان اپنے ڈیرے خیموں کی طرف پلٹے اور تمام رات پہرہ دے دے کر رات بسر کی۔ صبح ہوئی تو بارگاہ خداوندی کی حاضری دے کر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں

Marfat.com

کو مخاطب کر کے فرمایا یا معاشر المسلمین! اگر اس قوم نے تمہیں روک دیا تو کیا حرج ہے؟ دل کیوں توڑ دیئے۔ ہزیمت اگر ہو گی تو کیا ڈر ہے کیوں ان سے خوف کھایا۔ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ تمہاری پوری پوری حفاظت اور کامل صیانت فرمائیں گے۔ اگر تمہاری دلی تمنا یہی ہے کہ رومی شہر کے باہر تمہارے قبضہ میں آجاویں تو ایسا ہی ہو گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیشہ ان کے سرداروں پر تمہیں مظفر و منصور فرمایا اور ان کے قلعوں اور شہر پناہوں کو ایک دم میں تمہارے ہاتھوں سے فتح کرا کے رکھ دیا۔ پھر یہ کیسی بزدلی کوتاہی اور کمی؟ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہارے ہر حال سے مطلع ہیں۔

## مسلمانوں کی جنگی چال

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا سردار! بات دراصل یہ ہے کہ یہ رومی شہ سوار نہایت دلیر بہادر اور شیر آدمی ہیں ان میں بازاری اور بزدلے نہیں ہیں کہ لڑائی میں کسی طرح کی کوتاہی کر سکیں۔ آپ خود جانتے ہیں کہ وہ کس طرح نڈر ہو کر ہمارے مقابلے کے لئے نکلے تھے۔ آپ نے فرمایا پھر اے ابا سلیمان! اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عنایت کریں تمہاری کیا رائے ہے؟ آپ نے کہا ایہا الامیر! میری رائے یہ ہے کہ ہم اپنے اونٹ خچر وغیرہ چھوڑ کر ذرا پیچھے ہٹ جاویں اور اس طرح اس قوم کو ایک میدان میں لے آویں ہمارے ہٹنے سے یہ ہمارا تعاقب کریں گے اور جس وقت یہ شہر پناہ سے دور ہو کر ہم سے قریب ہو جائیں گے تو پھر ایک دم ہم ان پر ٹوٹ پڑیں گے اور اپنے بھالوں کی نوکوں پر انہیں رکھ رکھ کر ان کی پٹیوں کو توڑ دیں گے۔ آپ نے فرمایا ابو سلیمان! واقعی تمہارے رائے بہت صائب ہے ہم اسی طرح کریں گے۔

کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے آپس میں طے کر لیا کہ اپنے ڈیرے خیموں کو چھوڑ چھوڑ کر آج رومیوں کے لئے میدان ذرا وسیع کیا جائے گا۔ آفتاب نے جب اپنی حکومت دنیا کے تمام حصوں پر شروع کر دی تو رومیوں نے دروازے کھول کے جنگ کی تیاری شروع کی۔ عربوں نے اس میں تقصیر دکھلائی اور خوف و ہلاکت ان پر ظاہر کر کے اپنا پلہ کمزور کر لیا۔ جس وقت سورج کی کرنیں چمکنے لگیں۔ شعاعیں پھیل پھیل کر نیزوں اور تلواروں کی طرح آب دار نظر آنے لگیں۔ جنگ نے اپنی اصلی حالت اختیار کی تو رومیوں نے مسلمانوں کو کمزور دیکھ کر انہیں ہاتھوں ہاتھ صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دینا چاہا اور آگے بڑھے عربوں نے یہ دیکھ کر محاذ کو چھوڑ کے ہزیمت کھانی شروع کی اور پیچھے ہٹنے

Marfat.com

ہٹتے میدان جنگ سے پشت دے کر بھاگ پڑے۔

حضرت سراقہ بن قادم نخعی جو فتوحات شام میں موجود رہے ہیں بیان کرتے ہیں کہ جس وقت ہم ہزیمت کھا کر محاذ چھوڑ کے بھاگے تو رومیوں نے ہمارا تعاقب کیا۔ مریس پانچ ہزار لشکر لے کر ہمارے پیچھے چلا۔ یہ لشکر نہایت سخت اور جانباز تھا۔ ہم شکست کھا کے اس طرح بھاگے کہ گویا زرعہ یا جوسیہ کے میدان میں جا کر پناہ لیں گے' رومی بہادر اور ان کے سردار چونکہ برابر بڑھے چلے آ رہے تھے اس لئے وہ ہم تک پہنچ گئے۔ بعضوں نے ہمارے ان مال و اسباب کو جو ہم چھوڑ کر بھاگے تھے طمع کی وجہ سے لوٹنا اور غارت کرنا شروع کر دیا۔

## صحابہ کا کافروں پر پلٹنا

اہل حمص لوٹ مار میں مشغول تھے اور مریس اپنی فوج لئے ہوئے مسلمانوں کے تعاقب میں بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ جس وقت رومی اس تدبیر سے پوری طرح میدان میں نکل آئے تو سپہ سالار اعظم جناب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے فرمایا بہادرو! پھاڑنے والے درندوں اور مار مار کر گرا دینے والے عقابوں کی طرح پلٹ پڑو۔ مسلمان یہ سنتے ہی ٹوٹنے والے ستاروں کی طرح پلٹے اور بپھرے ہوئے شیروں کی طرح غراتے ہوئے ان کی طرف لپکے۔ مریس اور اس کی جمعیت کو گھیر کر چاروں طرف سے ایک متدیر حلقہ میں آنکھ کی سیاہی کی طرح لے لیا۔ رومی ان کے وسط میں اژدر پر سفیدی یا سیاہ بیل کے سفید تل کی طرح نظر آنے لگے۔ رومیوں نے کمانوں پر چلے چڑھائے۔ مسلمانوں نے نیزے ہاتھ میں لئے اور انہیں سنبھال سنبھال کر کر گسوں کی طرح منڈلاتے ہوئے شیر ببر کی مانند ان کی طرف جھپٹے اور دائیں بائیں نیزوں کے ہاتھ دکھلا دکھلا کے ان کی جمعیت کو توڑ کے پھینک دیا۔

عطیہ بن قہر زبیدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ رومی ہمارے اس طرح پلٹنے اور میدان میں جم کر لڑنے سے ہماری طرف بڑھے اور حملہ کر دیا۔ لڑائی کا بازار اب پوری طرح سے گرم ہو گیا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس وقت ایک سرنگ گھوڑے پر سوار تھے اور مسلا جوشن جو فتح .علبک کے وقت والی .علبک نے آپ کو ہدیہ میں دیا تھا پہنے ہوئے' سرخ عمامہ جو آپ لڑائی میں ہمیشہ لگایا کرتے تھے لگائے ہوئے وسط لشکر سے آگے بڑھے۔ آپ جوش و خروش میں مست ہاتھی کی طرح جھومتے

Marfat.com

اور بپھرے ہوئے شیر کی مانند ڈکارتے ہوئے میدان میں آئے' تلوار سونت کر ہاتھ میں لی اور میان سے کھینچ کر حرکت دی یہ بجلی کی طرح چمکی اور برق کی مانند دکی۔ شعلے اڑا اڑ کر خرمن ہستی کو تباہ کرنے لگے اور رومی اس کی آتش فشانی کو دیکھ دیکھ کر مرنے سے پہلے دم توڑنے لگے۔ آپ نے قہرمانی آواز سے للکار کر فرمایا۔ جس شخص نے اپنی تلوار ننگی کر لی ارادے کو مضبوط بنا لیا اور دشمنوں کے قتل میں پوری مستعدی سے کام لیا رحمان و رحیم اس پر رحم فرمائیں۔ یہ سنتے ہی مسلمانوں نے تلواریں سونت لیں اور رومیوں پر اس طرح جا پڑے جیسے شکار پر پرندے۔

حضرت معاذ بن جبل ﷺ پانچ سو سواروں کا ایک دستہ لے کر مال و اسباب کی طرف متوجہ ہوئے اور ان رومیوں پر جو انہیں لوٹنے میں مشغول تھے ٹوٹ پڑے رومی اس میں اس قدر منہمک تھے کہ جب انہیں نیزوں کی نوکوں نے چاروں طرف سے آگ کے شعلوں کی طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا تب انہیں معلوم ہوا کہ دشمن ہم پر آگرا' ادھر حضرت معاذ بن جبل ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا جوانان عرب! ایسا نہ ہو کہ رومیوں کا کوئی آدمی ہمارا مال و اسباب لے کر شہر میں گھس جائے پہلے دروازوں پر قبضہ کر لو۔ یہ سنتے ہی کچھ مسلمان دروازوں کی طرف دوڑے رومیوں نے جو مسلمانوں کا مال و اسباب اٹھائے ہوئے تھے یہ حال دیکھا تو مال و اسباب پھینک کر لڑائی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہاں بھی ہنگامہ قتل برپا ہو گیا مگر رومی تاب مقابلہ نہ لا سکے کچھ قتل ہوئے اور کچھ بھاگ پڑے۔

## فتح حمص

صہیب بن سیف فزاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ واللہ! مرلیس کے پانچ ہزار سپاہیوں میں سے ایک ہزار بھی بھاگ کر نہیں بچے۔ زیادہ سے زیادہ سو آدمی اس کے بچ کر بھاگے ہوں گے کہ ہم نے دروازوں تک ان کا تعاقب کرنا شروع کیا۔ اب ان پر سخت مصیبت نازل ہو رہی تھی اور پوری طرح کٹ کٹ کر گر رہے تھے۔ شہر میں چونکہ عواصم وغیرہ کے لوگ تھے اور یہاں کے عوام الناس دروازوں سے باہر نکل آئے تھے اس لئے ان پر سخت مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ رہا تھا۔ سعید بن زید ﷺ کہتے ہیں کہ فتح حمص کے روز میں بھی موجود تھا اور میں سب سے زیادہ اس بات کا حریص ہو رہا تھا کہ مقتولین کی تعداد معلوم کر سکوں۔ میں نے پانچ چھ ہزار مقتولین کا سوائے ان لوگوں کے جو زخمی اور قیدی تھے اندازہ لگایا اور ان کی اس قدر تعداد معلوم کر کے حضرت ابو عبیدہ بن جراح ﷺ کو

Marfat.com

خوشخبری دی۔

جس وقت لڑائی کے شعلے ٹھنڈے ہو گئے تو مسلمانوں نے مال غنیمت کے کپڑے زرہیں تاتاری گھوڑے مال و اسباب جمع کر کے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے بیت المال کے لئے اس کا پانچواں حصہ (خمس) نکال کے باقی تمام مسلمانوں پر تقسیم فرمادیا۔

کہتے ہیں کہ قتل اور دار وگیر کی وجہ سے مقتولین کے ورثاء میں شہر کے اندر آہ وواویلا اور شور و فریاد کی چیخیں اٹھنے لگیں۔ رؤسا اور مشائخ شہر نے رہبان اور پادریوں سے حمص کے بارے میں مسلمانوں کے سپرد کر دینے کے متعلق گفتگو کی۔ رؤسا اور ان کے علمائے دین کے صلاح ومشورہ کے بعد حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے شہر کے سپرد کر دینے نیز آپ کی ذمہ داری اور امان میں آنے کے لئے درخواست کی۔ آپ نے ان سے صلح کرلی اور وعدہ فرمایا کہ تاوقتیکہ ہمارے اور ہرقل کے مابین کچھ تصفیہ یا فیصلہ کن جنگ نہ ہو جائے اس وقت تک ہم تمہارے شہر میں داخل نہیں ہونے کے' تم اب سے ہماری امان اور صلح میں ہو اہل حمص نے مسلمانوں کی تعظیم و تکریم کی غرض سے انہیں اپنے یہاں ٹھرانا اور رسد دینا چاہا مگر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا اور کوئی مسلمان واقعہ یرموک سے پہلے تاکہ رومیوں کے دلوں میں مسلمانوں کا عدل اور نیک خواہی مربوط ہو جائے حمص میں داخل نہیں ہوا۔

جریر بن عوف بہ سلسلہ روات حضرت نجار رحمتہ اللہ تعالی علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ مریس کے قتل کے بعد جب اہل حمص سے صلح ہو گئی تو اہل شہر نے باہر نکل نکل کر اپنے مقتولین کو دفن کیا مسلمانوں نے بھی شہداء صحابہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تفتیش کی جن کی مجموعی تعداد دو سو پینتیس تھی یہ تمام شہداء قوم حمیر اور ہمدان سے تعلق رکھتے تھے البتہ ان میں سے تیس آدمی اہل مکہ مکرمہ میں سے تھے جن میں سے بعض کے نام حسب ذیل ہیں۔

حضرت عکرمہ بن ابوجہل' صابر بن جری' ریس بن عقیل' مروان بن عامر' منہال بن عامر' سلمی بن عم عباس' جمیع بن قادم' جابر بن خویلد رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

Marfat.com

# جنگ یرموک

## افواج روم کا اجتماع

شہنشاہ ہرقل کو خبر پہنچی کہ مسلمانوں نے حمص' دمشق اور شیرز کو فتح کر لیا ہے نیز وہ ہدایا جو والئی حمص کے لئے روانہ کئے گئے تھے وہ بھی انہوں نے راستہ میں ہی چھین لئے ہیں یہ سن کر اسے سخت رنج ہوا اور وہ ان فوجوں کا جو اقصائے بلا د روم سے اس نے اپنی مدد کے لئے طلب کی تھیں انتظار کرنے لگا تھوڑے ہی دنوں کے بعد اس کے پاس اس قدر لشکر جمع ہو گیا کہ اس کا طول انطاکیہ سے لے کر رومتہ الکبریٰ تک مسلسل چلا گیا تھا اس نے اس میں سے ایک لشکر مرتب کر کے قیساریہ یعنی ساحل شام کی طرف روانہ کیا تاکہ وہ صور' اعکار' طرابلس' بیروت اور طبریہ کی حفاظت کر سکے دوسرا بیت المقدس کی جانب اس کی حفاظت کی غرض سے بھیجا اور خود قوم ماہان ارمنی کی جو ملک ارمن کی قیادت میں تھی انتظار کرنے لگا والئی ارمن نے مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے اس قدر فوج جمع کی تھی کہ کسی دوسرے بادشاہ نے اتنی تیار نہیں کی تھی آخر کچھ دنوں کے بعد والئی ارمن بھی اپنی جمعیت کو لے کر ملک ہرقل کی طرف چلا اور جس وقت یہ قریب پہنچ گیا تو ملک ہرقل خود بہ نفس نفیس ارباب دولت کے ساتھ اس کے استقبال کے لئے نکلا

## قبل از اسلام افواج روم کی شوکت

ہرقل تمام افواج کے سربراہوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم سے ایک سوال کر کے اس کا جواب لوں۔ کیا آپ حضرات مجھے اس کا جواب دے سکتے ہیں؟ والیان ملک اور اعیان سلطنت نے کہا کہ آپ جو چاہیں دریافت کر سکتے ہیں۔

اس نے کہا اس زمانے میں تمہارے برابر کسی کی تعداد نہیں۔ عربوں سے مدد اور کمک کے اعتبار سے تم بڑھے ہوئے ہو فوجیں تمہاری زیادہ ہیں۔ شجاعت' بطالت' ڈیل ڈول میں تم ان سے زائد ہو۔ قوت و عظمت میں وہ تمہاری برابری نہیں کر سکتے۔ پھر یہ شکست پر شکست اور ہزیمت پر ہزیمت کیسی؟ حالانکہ تم وہی ہو کہ جن کی سطوت اور دبدبہ سے ترک' فارس اور جرامقہ کانپا کرتے تھے اور تمہاری حرب و ضرب سے ان کے بدنوں میں لرزہ پڑ جایا کرتا تھا۔ تمہاری طرف انہوں نے کئی مرتبہ رخ کیا مگر ہمیشہ منہ کی کھا کر انہیں تمہارے مقابلہ میں بھاگنا ہی پڑا۔ اب کہاں گئی تمہاری وہ عظمت اور کہاں چلی گئی وہ شان و شوکت اور کیا ہوئی وہ سطوت۔ عرب وہ عرب جو ایک ضعیف الخلقت اور ننگی

Marfat.com

بھوکی قوم تھی۔ جس کے پاس نہ آدمی تھے نہ ہتھیار وہ غالب آگئے' بصرہ اور حوران میں تمہیں مار کر ناک چنے چبوا دیئے۔ اجنادین' دمشق' بعلبک اور حمص میں گھس کر مغلوب کر دیا۔

کہتے ہیں کہ بادشاہ کے یہ الفاظ سن کر سب خاموش ہو گئے اور کسی سے اس کا جواب نہ بن پڑا۔

## افواج روم کی تقسیم

پھر روم کے ان سرداروں نے شاہ ہرقل سے کہا کہ اب ہماری مدد کے لئے اس وقت اتنا لشکر جمع ہو گیا ہے کہ دنیا کے کسی بادشاہ کے پاس اتنا کبھی جمع نہیں ہوا۔ نیز ہم خود عربوں سے لڑیں گے اور کار زار جنگ میں پورے استقلال کے ساتھ کام کریں گے۔ ممکن ہے کہ عیسی (علیہ السلام) ہماری مدد کریں اور اگر ہم مغلوب ہی ہو گئے تو ہماری نجات ہو جائے گی۔ آپ عزم بالجزم کر کے پہلے جسے آپ چاہیں ہراول بنا کر روانہ کر دیجئے۔ پھر ہمیں حکم دیجئے ہم عربوں کی طرف بڑھیں گے۔

بادشاہ یہ سن کر بہت خوش ہوا اور ارادہ کیا کہ روم کے پانچ بادشاہوں کے زیر کمان یہ لشکر روانہ کیا جائے چنانچہ سب سے اول اس نے سنہرے ریشمی کپڑے کا ایک نشان جس کے سر پر جواہر کی ایک صلیب لگی ہوئی تھی تیار کر کے قناطیر (قناطر) والئی روس کے سپرد کیا اور ایک لاکھ قوم صقالیہ وغیرہ کے جوان اس کے ماتحت کر کے اسے خلعت دی اور پٹکا اس کی کمر میں باندھ کر روانگی کے لئے تیار کر دیا۔ اس کے بعد رو پہلے ریشمی کا ایک جھنڈا جس کے سرے پر سبز زبرجد کی صلیب لٹکائی گئی تھی اور جس میں سونے کے دو شمسے (یعنی آفتاب کی شکل کے دو نشان) لگے ہوئے تھے بنا کے جرجیر والئی عموریہ و انگورہ (ملوریہ) کے سپرد کیا اور پٹکا اور خلعت عنایت کر کے ایک لاکھ رومی قوم فرادنہ نیز تمام اقوام روم اس کے سپرد کئے۔ تیسرا پھریرا دستری الملون کا جس پر سونے کی صلیب تھی دیر جان والئی قسطنطنیہ کو اس کی کمان میں ایک لاکھ مغل' فرنگی اور قلن دے کے پٹکے اور خلعت کے ساتھ دیا' دیباج سیاہ کا چوتھا علم قوریر کے لئے تیار کیا اور اس کو بھی ایک لاکھ دوقس' ارمن اور مغلیہ کی فوج دے کے اس کے سپرد کر دیا۔ پانچواں نشان جو درو جواہر سے مرصع تھا اور جس میں سونے کا دستہ اور یاقوت احمر کی صلیب لٹکی ہوئی تھی ماہان (باہان) والئی ارمن کو جسے بادشاہ اس کی شجاعت اور تدبیر کی وجہ سے بہت زیادہ عزیز رکھتا

Marfat.com

تھا اور یہ عساکر فارس اور ترکوں کو چند مرتبہ شکست دے چکا تھا دیا گیا جس وقت بادشاہ نے اس کے واسطے نشان تیار کیا تو خود اپنے کپڑے خلعت میں دیئے پٹکا (کمر بند) کمر سے باندھ کے وہ گلو بند جو سوائے بڑے بڑے بادشاہوں کے اور کوئی نہیں پہن سکتا اسے پہنایا اور کہا باہان! میں تجھے اس تمام لشکر کا سپہ سالار اعظم (کمانڈر انچیف) مقرر کرتا ہوں' تیرے سامنے کسی کا حکم نہیں چلنے کا بلکہ یہ تمام کمانڈر تیرے حکم کے ماتحت ہوں گے۔ اس کے بعد قناطیر' جرجیر' دیر جان اور قوریر کو جو اس لشکر کے دوسرے سردار تھے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

تمہاری فوجیں اور صلیبی نشان باہان کے علم کے ماتحت ہوں گے تم کوئی کام بغیر اس کی صلاح و مشورہ کے نہیں کر سکتے بلکہ ہر کام کے لئے اس کی منظوری حاصل کرنی ہو گی۔ عرب کو جہاں کہیں وہ ہوں تلاش کر کر کے انہیں ان کے کیفر کردار کا مزہ چکھا دو۔ بزدلی کو پاس نہ آنے دو اور اپنے دین قدیم اور شرع مستقیم کے لئے ان سے خوب دل کھول کر لڑو جانے کے لئے چار راستے مقرر کر لو۔ ایک راستہ اتنی وسعت نہیں رکھ سکتا کہ تم اس میں سما سکو۔ نیز ایک ساتھ چلنے سے زمین اور اس کے باشندے تمام ہلاک ہو جاویں گے۔ اس کے بعد اس نے جبلہ بن ایہم غسانی کو خلعت دے کر نصرانی عرب' قوم غسان' لخم' جذام اور عاملہ اس کی کمان میں دیئے اور کہا کہ تم ہراول (مقدمتہ الجیش) پر رہو۔ کیونکہ ہر چیز اپنی جنس سے مغلوب ہوا کرتی ہے اور لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے۔ پھر پادریوں کو حکم دیا کہ انہیں معمودیہ کے پانی میں نہاؤ' قربانی کرو اور ان پر نماز جنازہ پڑھو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

## دس لاکھ رومیوں کا لشکر

راشد بن سعید حمیری ﷜ بیان کرتے ہیں کہ میں فتوحات شام میں شروع سے آخر تک رہا ہوں مجھے لشکروں کی تعداد معلوم کرنے کا بہت شوق تھا جس وقت عساکر روم یرموک کے میدان میں ہمارے بالکل قریب پہنچ گئے تو میں نے ایک اونچی جگہ پر چڑھ کر ان کے نشانات شمار کئے جن کی تعداد بیس نشان تھے۔ یرموک کے میدان میں جب رومی پڑاؤ کر چکے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح ﷜ نے روماس والئی بصرہ کو ان کی تعداد معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا۔ آپ اپنا لباس تبدیل کر کے ایک دن رات ہم سے غائب رہے جس وقت آپ آئے تو ہم حضرت ابوعبیدہ بن جراح ﷜ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے

Marfat.com

ان سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا ایہا الامیر! ان کے آپس میں تذکرہ تھا کہ ہماری تعداد دس لاکھ ہے۔ اب میں نہیں جانتا کہ آیا وہ یہ تعداد اس غرض سے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے جاسوس ان کی یہ تعداد سن کر ہم سے اتنی بیان کریں اور ہم کثرت تعداد کو سن کر ان سے خائف ہو جائیں یا واقعی ان کی یہی تعداد ہے۔ آپ نے فرمایا رواس! تمہیں تو ان کے متعلق اچھی طرح معلومات ہیں رومیوں کے ہر نشان کے نیچے کتنی فوج ہوا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر نشان کے ماتحت پچاس ہزار لشکر ہوا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر! تم دشمنوں پر فتح مندی کی خوشخبری دیدو اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

**کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ واللہ مع الصابرین** (اکثر جگہ تھوڑی سی جماعت اللہ تبارک و تعالی کے حکم سے بہت بڑی جماعت پر غالب ہو گئی اور اللہ تبارک و تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں) نوٹ۔ چونکہ پچاس ہزار کے ہر لشکر کو ایک ایک نشان حاصل تھا اور یہ کل بیس نشان تھے جن کا مجموعہ دس لاکھ فوج بنتی ہے۔

## حضرت خالدؓ بن ولید کی رائے

حضرت ابوعبیدہ کے مشورہ طلب کرنے پر کہ افواج اسلام کو کفار کی فوجوں کے مقابلہ کے لئے کہاں پڑاؤ کرنا چاہیے؟ حضرت خالد بن ولیدؓ نے فرمایا اے امیر! آپ اس بات کو یاد رکھیں اگر آپ یہیں اقامت گزیں رہیں تو آپ خود اپنے دشمنوں کی اپنے مقابلے میں اعانت کریں گے۔ کیونکہ یہ جابیہ قیساریہ سے قریب ہے اور قیساریہ میں ہرقل کا بیٹا قسطنطین چالیس ہزار کی جمعیت لئے پڑا ہے نیز باشندگان اردن آپ کی ہیبت اور خوف کی وجہ سے بھاگ بھاگ کر اسی کے پاس پناہ لے رہے ہیں اور ان کی جمعیت بھی وہاں کافی ہو گئی ہے اس لئے میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ یہاں سے اس طریقہ سے کوچ کیجئے کہ گویا ہم دشمن کا استقبال کر رہے ہیں۔ آپ اذرعات کو پس پشت چھوڑ کر یرموک کے میدان میں پڑاؤ کیجئے وہاں امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کمک اور مدد بھی دار الخلافہ کے قریب ہونے کی وجہ سے پہنچتی رہے گی اور آپ دشمن کے مقابلہ میں ایک ایسے وسیع میدان میں بھی ہوں گے کہ جہاں گھوڑوں کو کودا کودا کر ہر طرح دشمن کے روندنے میں آسانی ہو گی۔

Marfat.com

## افواج کی روانگی میں اردن کے کافروں سے مقابلہ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس مشورہ کے بعد فوج کو کوچ کرنے کا حکم دیا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے اس لشکر کو جو عراق سے آپ کے ہمراہ آیا تھا یعنی لشکر زحف جس کی تعداد اس وقت چار ہزار تھی بلا کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے سپرد کر کے آپ کو ہدایت کی کہ آپ اس لشکر کو لے کر مسلمانوں کی حفاظت کے لئے بطور ہراول کے آگے آگے چلیں۔ حضرت خالد بن ولید نے اس لشکر کو لے کر مسلمانوں کی جمعیت سے پہلے کوچ کرنے کا حکم دیا۔ آپ کے بعد حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی تمام جمعیت نے چلنا شروع کیا لشکر کی آوازیں دو دو فرسخ تک پہنچیں اور رومیوں کی جو جماعت اردن میں مقیم تھی اس نے بھی سنیں' انہیں گمان پیدا ہوا کہ ملک ہرقل کی فوجوں کی خبریں سن کر یہ لوگ حجاز کی طرف بھاگ پڑے ہیں۔ یہ خیال کر کے انہیں حرص دامن گیر ہوئی اور غارت کے ارادہ سے ان کی طرف چل پڑے۔

چونکہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہراول دستہ میں تھے اس لئے آپ ہی سے مڈبھیڑ ہو گئی آپ نے انہیں دیکھتے ہی بلند آواز سے فرمایا لوگو! یہ نصرت کی علامت ہے انہیں لے لو۔ یہ سنتے ہی تلواریں میان سے تڑپ تڑپ کر نکلنے لگیں۔ نیزے بلند ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ' مرقال' ضرار بن ازور' طلحہ بن نوفل عامری' عامر بن طفیل' زاہد بن اسد' زہیر' ابن اکال الدم' ہلال بن مرہ اور ضمرہ بن غانم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور نیز دیگر شہسواران عرب آگے بڑھے اور حملہ کر دیا۔

رومیوں میں اب کیا رکھا تھا جو تاب مقابلہ لا سکتے اور کیا تھوبڑہ تھا جو میدان میں جمتے' پشت دے کر بھاگے مسلمانوں نے قتل کرنا شروع کر دیا کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ بہت سے گرفتار کر لئے گئے اور جو بچے ان کا تعاقب کیا گیا حتیٰ کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تعاقب کرتے کرتے دریائے اردن تک بڑھتے چلے گئے جس میں رومیوں کی بہت سی جماعت ڈوب کر مر گئی۔

## مسلمانوں کا یرموک میں اقامت کرنا

اس معرکہ کے بعد آپ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے لشکر کی طرف لوٹے تاکہ اس میں شامل ہو جائیں۔ آپ اذرعات کو پس پشت چھوڑ کر یرموک کے میدان میں داخل ہو چکے تھے اور آپ نے ایک بہت بڑے ٹیلے پر جس کی اونچائی غیر معمولی تھی'

Marfat.com

مسلمانوں کی عورتوں اور بچوں کے خیمے نصب کر کے انہیں وہاں حفاظت سے رکھ کر اس کے تمام راستوں پر پہرہ لگا دیا تھا جس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قیدیوں اور مال غنیمت کو لے کر آپ کے پاس آئے تو حضرت ابو عبیدہ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا اللہ جل جلالہ' تم پر رحم فرمائیں اور جزائے خیر عنایت کریں یہ فتح و نصرت کی علامت ہے خداوند تعالیٰ تمہیں مبارک کریں۔ یہ کہہ کر آپ نے مسلمانوں کو یرموک کے میدان میں پڑاؤ کرنے کو کہا اور مسلمان لڑائی کے لئے اس طرح مستعد ہو گئے کہ گویا وہ کسی وعدہ کا انتظار کر رہے ہیں۔

## کافر فوجوں کا پڑاؤ

ہرقل شاہ روم کی تنبیہ کرنے سے اس کی فوج نے جلدی جلدی قطع مسافرت کرنا شروع کیا آخر قطع مسافرت کرتے ہوئے یہ ٹڈی دل لشکر یرموک میں پہنچے اور دیر الجبل کے مقام میں جو زیادہ (رقاد) اور جولان کے قریب تھا مسلمانوں سے نو میل کے فاصلے پر ڈیرے ڈال دیئے ان کے لشکر کا طول و عرض اٹھارہ میل کے قریب تھا۔ جب ان کا لشکر یرموک کے میدان میں ڈیرے ڈال چکا تو تمام کا تمام پہنچ گیا تو جبلہ بن ایہم غسانی کا لشکر جو ساٹھ ہزار نصرانی عربوں' غسان' لخم اور جذام پر مشتمل اور باہان کی فوج کا ہراول تھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلائی دیا۔

عطیہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! رومیوں کے اس لشکر کو سوائے اس ٹڈی دل کے جو اپنی کثرت کی وجہ سے زمین و آسمان کے کنارے ڈھک لے اور کسی چیز کے ساتھ تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔

جس وقت باہان مسلمانوں کے مقابلے پر نہر یرموک' بلد رقاد' ارض جولان اور بلد سواد پر آکر پڑا تو کچھ دنوں تک لڑنے اور مقابلہ کرنے سے رکا رہا۔

## جرجیر اور حضرت ابو عبیدہ کی گفتگو

باہان کے حکم سے افواج روم کے ایک سردار جرجیر نے ریشمی جوڑا پہنا ویر کا سربند جس میں جوہر ٹکے ہوئے تھے سر سے باندھا' اور ایک عمدہ تاتاری گھوڑے پر جس کے اوپر سونے کی زرو جواہر سے مرصع ایک زین کسی ہوئی تھی سوار ہوا اور اپنے ساتھ قبیلہ مذحجہ کے ایک ہزار سوار لے کر مسلمانوں کے لشکر کی طرف چلا۔ مسلمانوں کے لشکر کے قریب آ کے اپنے سواروں کو کھڑا کر دیا اور خود ذرا آگے بڑھ کے مسلمانوں کے لشکر کے

Marfat.com

بالکل متصل ہو کے انہیں آواز دی یا معاشر العرب! میں باہان والئی ارمن کا ایلچی ہوں۔ اگر تمہارا سردار میرے پاس آجائے تو بہت بہتر ہے تاکہ میں صلح کے متعلق ان سے کچھ گفتگو کر سکوں، ممکن ہے کہ اس طرح ہمارے اور آپ کے مابین خونریزی بند ہو کر صلح و آشتی ہو جائے، مسلمانوں نے اس کی آواز سن کر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ کو اس کی اطلاع کی آپ بہ نفس نفیس اس کے پاس تشریف لے گئے اس وقت عراق کا سفید بنا ہوا کپڑا آپ کے زیب بدن تھا سیاہ عمامہ سر پر اور گلے میں تلوار حمائل تھی۔ گھوڑے کو آپ نے مہمیز کیا اور یہاں تک بڑھے کہ دونوں کے گھوڑوں کی گردنیں آپس میں مل گئیں لوگ دور سے کھڑے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کفر کے بھائی کہہ کیا کہتا ہے؟ اور پوچھ جو کچھ پوچھنا چاہتا ہے اس نے کہا برادر عربی! تمہیں تمہارا یہ کہنا کہ ہم نے رومیوں کے لشکر کو اکثر جگہ ہزیمت دیدی مار بھگایا ان کے شہروں کو فتح کر لیا اور ان کی اکثر زمین پر قابض ہو گئے دھوکے میں نہ ڈال دے۔ اب تمہیں اس لشکر کو دیکھنا چاہیے جو اس وقت ہمارے ساتھ ہے اس میں ہر قسم کی چیز سب طرح کا غلہ اور مختلف زبانوں کے آدمی شامل ہیں۔ رومیوں اور ارمنوں وغیرہ نے آپس میں حلف کر لیا اور ان کے درمیان یہ معاہدہ طے ہو چکا ہے کہ تاوقت کہ ہمارا ایک آدمی بھی میدان میں باقی رہے گا ہم اس وقت تک مقابلہ سے ہزیمت کھا کر کبھی نہیں بھاگنے کے، تم میں اس لشکر کے مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اپنے وطن کی طرف لوٹ جاؤ اور جو کچھ ملک ہرقل کے شہروں سے فتح کر چکے ہو انہیں اپنے قبضہ میں رکھو کیونکہ بادشاہ ہرقل یہ نہیں چاہتا کہ تمہارے ساتھ جو کچھ اس نے احسان کیا ہے اسے واپس لے لے بلکہ وہ یہی چاہتا ہے کہ تم نے تین سال کی مدت میں جس قدر ممالک فتح کر لئے ہیں وہ تمہیں ہی ہبہ کر دے تم جب شام میں آیا کرتے تھے تو پا پیادہ اور ننگے بدن آیا کرتے تھے۔ اب تم نے ان تین سال کے اندر سونا چاندی اور اسلحہ کافی جمع کر لئے ہیں۔ میں جو کچھ تم سے کہتا ہوں اسے منظور کر لو ورنہ یاد رکھو ہلاک ہو جاؤ گے۔ آپ نے فرمایا تو کہہ چکا ہے یا ابھی کچھ باقی ہے اس نے کہا میں اب جواب کا منتظر ہوں۔

آپ نے فرمایا تو نے جو رومی اور ارمنی قوم کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ وہ ہزیمت کھا کر نہیں بھاگ سکتیں تو تیری سخت غلطی ہے ہمیں تو تلواروں سے ڈراتا ہے۔ یاد رکھ! ہم تلواروں سے ڈرنے والے نہیں۔ ہم تو شمشیر زنی کے لئے نکلے ہی ہیں اور ہمیں جیسا کہ ہمارے آقا ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے کامل یقین،

Marfat.com

ہے کہ ہم تمہارے بادشاہ کے خزانوں کو چھین کر تم پر فتح یاب ہو جائیں گے اور ہمارے مولائے کریم محمد ﷺ کا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہو سکتا۔ رہا رومیوں اور ارمنیوں کا یہ حلف اور معاہدہ کہ ہم میدان سے پشت دے کر نہیں بھاگ سکتے۔ سو ہماری تلواروں کی باڑیں اور نیزوں کی تیز تیز نوکیں انہیں خود مار مار کر الٹے پاؤں بھگا دیں گی۔ باقی تیرا ہمیں اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے ڈرانا اس کا تم کئی مرتبہ تجربہ کر چکے ہو اور خود دیکھ چکے ہو کہ ہماری قلت اور ضعف نے تمہاری کتنی بڑی بڑی جمعیتوں کا باوجود ان کی کثرت تعداد اور اسلحہ کے کس طرح ستھراؤ کر دیا ہے ہمیں سب سے زیادہ عزیز وہی دن ہوگا جس روز میدان حرب و ضرب میں دونوں لشکر بالمقابل ہوں گے اور یہ دیکھ لیا جائے گا کہ میدان کار زار میں کون ثابت قدم ہیں اور کس فریق کی خواہش اور تمنا قتال ہے اور کس کی فرار۔

جرجیر آپ کا یہ کلام سن کر اپنے ایک ساتھی کی طرف جس کا نام بھیل تھا مخاطب ہو کے کہنے لگا۔ بھیل! ملک ہرقل اس عرب قوم کے متعلق ہم سے زیادہ معلومات رکھتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری اور باہان کے پاس پہنچ کر آپ کی تمام گفتگو سے اسے آگاہ کر دیا۔ باہان نے کہا تو نے انہیں صلح کی دعوت نہیں دی؟ اس نے کہا مسیح کی قسم! صلح کے متعلق میں نے ان سے کچھ سلسلہ کلام شروع نہیں کیا۔ عرب چونکہ عربوں سے زیادہ رغبت رکھتے ہیں اس لئے زیادہ مناسب یہ ہے کہ تو نصرانی عربوں کو اس غرض کے لئے ان کے پاس روانہ کر دے۔

## جبلہ اور حضرت عبادہ کی گفتگو

کہتے ہیں کہ اسی وقت اس نے جبلہ بن ایہم غسانی کو بلا کر یہ ہدایت کی کہ جبلہ! تو ابھی اس قوم کے پاس جا کر اسے اپنی کثرت تعداد سے ڈرا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال اور اپنے مکرو فریب کے جال میں جس طرح ہو سکے پھنسا لے۔ جبلہ یہ سن کے مسلمانوں کے لشکر میں گیا اور آواز دی کہ معاشر العرب! تم میں سے کوئی شخص عمرو بن عامر کی اولاد سے میرے پاس آئے تاکہ میں اس کے ساتھ کچھ گفتگو کر سکوں۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس کی آواز سن کے مسلمانوں سے مخاطب ہو کے فرمایا رومیوں نے اب تمہارے ابنائے جنس کو روانہ کیا ہے تاکہ صلہ رحم اور قرابت کی آڑ میں تمہارے ساتھ کوئی مکرو فریب کر سکیں۔ تمہیں انصار میں سے کسی شخص کو جو

Marfat.com

عمرو بن عامر (انصاری) کی اولاد میں سے ہو اس کے پاس روانہ کر دینا چاہئے قبل اس کے کہ انصار میں سے کوئی شخص منتخب کیا جاتا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ جلدی کر کے اٹھے اور آپ سے عرض کرنے لگے ایہا الامیر! اس کے پاس میں جاؤں گا اور جو کچھ وہ کہے گا اس کا جواب اسے میں دوں گا۔ یہ کہہ کر یہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور جبلہ بن ایہم کے پاس جا کے کھڑے ہو گئے۔ جبلہ ایک ایسے شخص کو جس کا ڈیل ڈول نہایت بلند اور جس کا رنگ گہرا گندم گوں گویا کہ کوئی شخص قبیلہ شنوءہ کا ہے دیکھ کر بہت سٹ پٹایا اور ان کی بلندی قامت سے اس کے دل میں رعب پڑ گیا۔ کہنے لگا نوجوان! تم کن لوگوں میں سے ہو؟ آپ نے فرمایا میں اس قوم کا ہوں جس کو تو نے طلب کیا ہے یعنی میں عمرو بن عامر کی اولاد سے ہوں اس نے کہا مبارک ہو مگر یہ تو بتلاؤ کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ آپ نے فرمایا خزرج سے میں عبادہ بن صامت رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہوں۔ تجھے جو سوال کرنا ہے وہ کر لے' اس نے کہا یا ابن عم (چچا کے بیٹے) مجھے معلوم ہے کہ تمہاری جماعت کے اکثر آدمی میرے قرابت دار ہیں اس لئے میں محض انہیں کچھ مشورہ دینے اور چند نصیحتیں کرنے آیا ہوں۔ یاد رکھو جو لشکر تمہارے سامنے ہے اس کا مقابلہ تم کسی طرح نہیں کر سکتے اس کی کمک کے لئے اور بہت سا لشکر قریب ہی پڑا ہوا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ ہم نے یکے بعد دیگرے ان کے بہت سے لشکروں کو کاٹ کے پھینک دیا ہے۔ کیونکہ لڑائی دراصل ایک چلتا پھرتا سایہ یا ادھر ادھر گھومنے والا ڈول ہوتا ہے جو کسی طرف یقینی نہیں کہ ادھر ہی ٹھہرے گا' اگر یہ قوم تم پر غالب آ گئی اور تمہیں اس نے ہزیمت دے دی تو سوائے موت کے پھر تمہارا ٹھکانہ نہیں ہے لیکن اگر اس قوم کو شکست ہو گئی اور یہی قوم میدان سے پشت دے کر بھاگ پڑی' تو یہاں ان کی فوجیں ان کے شہر قلعے اور خزانے موجود ہیں تمہیں جو کچھ یہاں سے اب تک مل چکا ہے اور جتنا کچھ حاصل کر چکے ہو اتنے ہی کو غنیمت سمجھ کر چپکے چپکے اپنے شہروں کی طرف لوٹ جاؤ۔

آپ نے فرمایا ابھی اور کہنا ہے یا کہہ چکا۔ اس نے کہا اب جو کچھ تمہارے دل میں ہے تم کہہ لو۔ آپ نے فرمایا جبلہ! کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہم نے اجنادین وغیرہ میں تمہاری جماعتوں کو کس طرح پراگندہ کر کے رکھ دیا اور باری تعالیٰ جل مجدہ نے ہمیں ان نافرمانوں کے اوپر کس طرح فتح بخش دی۔ ہمیں تمہارا زور بازو معلوم ہو گیا ہے۔ اس لئے تمہاری باقی ماندہ جماعتوں کا معاملہ اب ہم پر بالکل آسان ہے۔ ہم اس بات سے خوف نہیں کرتے کہ تمہاری فوجیں ہمارے سامنے ہیں ہمارے مقابلے میں جو کچھ بھی آتا ہے ہم

Marfat.com

اس سے کبھی نہیں گھبراتے ہم دین کی مدد کے لئے ہر وقت لڑتے ہیں اور جب تک دم ہے لڑتے رہیں گے۔

یاد رکھ! لڑائی کا ہم سے زیادہ حریص دنیا میں کوئی نہیں ہے اور ہمیں سب سے زیادہ میٹھا خون رومیوں کا ہی معلوم ہوتا ہے۔ جبلہ! میں تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں تو مع اپنی قوم کے اسلام میں داخل ہو جا۔ اس طرح تجھے دین اور دنیا دونوں کی بزرگی اور شرافت حاصل ہو جائے گی ان مشرکوں کی اتباع جس میں تجھے ہلاکت و مشقت میں اپنی جان کا فدیہ دینے پڑے گا چھوڑ دے تو سادات عرب اور بادشاہ اہل عرب سے ہے اور ہمارا دین ظاہر اور غالب ہو چکا ہے لہٰذا تجھے اس طریقہ کی اتباع کرنی چاہیے جو تجھے حق تک پہنچا دے۔ بس پڑھ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اللھم صل علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔**

واقدی رحمتہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ جبلہ بن ایہم آپ کا یہ کلام سن کر آگ بگولا ہو گیا اور کہنے لگا چپ رہو میرے سامنے ایسی باتیں نہ کرو۔ میں اپنے مذہب کو ترک کرنے والا نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو سب سے پہلی لڑائی میں ہماری نیزوں کی نوکیں تیری ہی طرف پھریں گی۔ یاد رکھ اپنے آپ کو ان سے بچائے رکھنا۔ ہماری جنگ قیامت صغری سے کم نہیں ہوتی۔ اگر ہماری تلواروں کی باڑوں نے تجھے آگے رکھ لیا تو پھر ان سے بچنا کسی کے بس کی بات نہیں، میں اب بھی تجھ سے کہتا ہوں کہ تو رومیوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر علیحدہ ہو جا اور انہیں اور ہمیں آپ میں نبٹ لینے دیں وہ نسبت تیرے ہم پر زیادہ آسان ہیں لیکن اگر تجھے اس میں بھی کچھ عذر ہے اور ان کا ساتھ چھوڑنا نہیں چاہتا تو یاد رکھ جو بلائیں ان پر نازل ہوں گی وہ تیرے لئے بھی تیار ہیں۔

جبلہ بن ایہم یہ سن کر غصہ سے بے تاب ہو گیا اور کہنے لگا کیا مجھے تم اپنی تلواروں سے ڈراتے ہو۔ کیا میں بھی تمہاری طرح عربی نہیں ہوں۔ ایک آدمی کو ایک آدمی کافی نہین ہوا کرتا؟ آپ نے فرمایا ہم سمجھ گئے تو ہمارے پاس مکر گانٹھ کر لایا تھا ہمیں اس طرح نقصان میں پھنسانا چاہتا تھا ہم تم جیسے بے وقوف نہیں ہیں بدبخت! ہم باوجود قلت تعداد کے تمہارے ساتھ ہر وقت لڑنے کو تیار اور اپنے رب واحد کی توحید اور اپنے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کی سنت ادا کرنے میں سرشار ہیں۔ ہماری کمک اور پیٹھ پر ایک ایسا لشکر ہے جو اطراف عالم میں پھیل کر زمین کے اس سرے سے اس سرے تک کفر کے جھنڈوں کو زیروزبر کر دے گا اور دنیا کے تمام ظلمت کدوں میں پہنچ کر توحید کے پرچم

Marfat.com

اڑانے لگے گا۔

جبلہ نے کہا مجھے تو تمہارے عقب میں اس لشکر کے سوا کوئی دوسرا ایسا لشکر دکھلائی نہیں دیتا اور نہ کوئی ایسا معین و مددگار ہی نظر آتا ہے جو آڑے وقت میں تمہاری مدد کر سکے۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم تو جھوٹا ہے اور بالکل جھوٹا ہے۔ ہماری پشت پر ایسے ایسے جوانمرد' صاحب ہمت' دلیر اور جانباز شخص موجود ہیں جو موت کو غنیمت اور زندگی کو ہیچ سمجھتے ہیں۔ ان میں کا ہر آدمی بذات خود ایک لشکر ہے جو تن تنہا ایک بڑی بھاری فوج کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ بیوقوف! کیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ان کے دبدبہ اور سطوت کو بھول گیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور آپ کی شدت کو فراموش کر گیا؟ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور ان کی شجاعت و براعت کو نسیاً" منسیا" کر گیا۔ حضرت عباس' حضرت طلحہ' حضرت زبیر رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نیز وہ شہسواران مسلمین جو مکہ مکرمہ' طائف اور یمن وغیرہ سے آ آکر ان کے پاس جمع ہوئے ہیں انہیں اور ان کی بطالت کو نظر انداز کر گیا۔ جبلہ یہ سن کر کہنے لگا یا ابن عم! میں تو تمہارے پاس محض تمہیں نصیحت کرنے کے لئے آیا تھا اگر تمہیں میری نصیحت قبول نہیں ہے تو تم اپنی قوم سے صلح کے متعلق کہو کہ جن شرائط پر ہم ان سے صلح کرنا چاہیں تو وہ اسے قبول کر لیں۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم تین صورتوں کے سوا ہمارے مابین کبھی صلح نہیں ہو سکتی ادائے جزیہ' اسلام یا تلوار' اور تلوار ہمارے تمہارے مابین سب سے بہتر فیصلہ کرنے والی ہے واللہ اگر غدر اور بد عہدی ہمارے نزدیک کوئی بری بات نہ ہوتی تو میں ابھی ابھی تجھے اس تلوار کا مزہ چکھا دیتا۔

## جبلہ پر خوف و دہشت

جبلہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے یہ سخت سخت جواب سن کے ایسا لاجواب ہوا کہ اسے اپنے گھوڑے کی باگ پھیر کر باہان کی طرف ہی بھاگنا پڑا۔ چونکہ آپ کے کلام کی وجہ سے اس کا دل مرعوب ہو چکا تھا۔ خوف اور دہشت اس کے چہرے سے ٹپک رہے تھے۔ جس وقت یہ باہان کے پاس جا کر کھڑا ہوا ہے تو باہان نے اس کی صورت دیکھتے ہی اس سے دریافت کیا جبلہ! تیرے اوپر کیا آفت آئی؟ اور تجھے کس مصیبت نے گھیرا؟ اس نے کہا میں نے ڈرایا' دھمکایا مرعوب کرنا چاہا مگر ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ ڈرانا نہ ڈرانا ان کے نزدیک یکساں اور دھمکانا نہ دھمکانا برابر اور خوف دلانا نہ دلانا بالکل

Marfat.com

بے سود ہے۔ ان کا جواب یہی اور محض یہی ہے کہ ہماری خواہش فقط لڑائی اور ہمارا حکم سب سے بہتر حکم بس تلوار ہی ہے۔

باہان نے کہا تو پھر یہ خوف کیسا جو چہرے سے ٹپک رہا ہے' وہ اگر عرب ہیں تو تم بھی عرب ہو کیا تم ان جیسے عربی نہیں ہو؟ میں نے سنا ہے کہ وہ تو کل تیس ہزار ہیں اور تم ساٹھ ہزار ہو کیا تمہارے دو آدمی ان کے ایک آدمی کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے؟ جبلہ ذرا ہمت کر اور اپنے نصرانی عربوں کو جو تیرے بھائی بند ہیں لے کر میدان میں نکل میں تمہاری کمک پر ہوں اگر تم نے انہیں فتح کر لیا تو ان کا ملک ہمارے تمہارے مابین مشترک ہو گا۔ نیز بلاد شام کے وہ شہر جو انہوں نے فتح کر لئے ہیں تمام کے تمام تمہیں دے دیئے جائیں گے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے مقربین میں سب سے زیادہ تمہارا ہی شمار ہونے لگے گا۔

## جبلہ کی ساٹھ ہزار فوج کی مقابلہ کے لئے روانگی

واقدی رحمتہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ باہان اسے اس قسم کی ترغیب دلا دلا کر اور انعام و کرام کا لالچ دے دے کر جنگ کے لئے ابھار رہا تھا حتیٰ کہ جبلہ اس کے لئے تیار ہو گیا اور اپنی فوج اور بنو غسان لخم جذام وغیرہ کو حکم دے دیا کہ وہ جنگ کے کیل کانٹے سے لیس ہو کر تیار ہو جائیں۔ فوج یہ سنتے ہی زرہ' خود نیز تمام اسلحہ سے مسلح ہو کر حکم کی منتظر ہوئی' جبلہ نے سنہری (سونے کی) زرہ پہنی۔ شاہان یمن کی تلوار حمائل کی' ہرقل نے جو نشان اس کے واسطے بنایا تھا ہاتھ میں لیا اور اپنی ساٹھ ہزار خالص عربی فوج کو ساتھ لے کر اس کے آگے آگے مسلمانوں کی طرف چل دیا۔

## ساٹھ ہزار کافروں کے مقابلہ میں ساٹھ صحابہؓ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ کرام جبلہ کی طرف اس غرض سے روانہ کئے تھے کہ وہ جبلہ کو کسی طرح سے رومیوں کی مدد کرنے کی بجائے میدان جنگ سے واپس چلے جانے پر زور دیں مگر جب اس نے اس کا سختی سے انکار کیا تو ان حضرات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آ کے کہا کہ جبلہ لڑائی کے سوا کسی شے کے خواہشمند نہیں ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر اسے دفع کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی قسم! جبلہ ہم میں ایسے ایسے بہادر اور سپہ سالار ملاحظہ کرے گا کہ جنہیں سوائے باری تعالیٰ جل مجدہ کی

Marfat.com

خوشنودی کے اور کسی بات کی تمنا نہیں ہو گی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا معاشر المسلمین! یاد رکھو! نصرانی عرب ساٹھ ہزار ہیں اور ہم تیس ہزار مگر وہ حزب الشیطان (شیطانی لشکر) ہیں اور ہم حزب الرحمٰن ہمارا ارادہ ہے کہ ہم اتنی بڑی فوج کا مقابلہ کریں۔ اگر ہم نے اپنی تمام فوج کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا تو یہ ہماری کمزوری اور سستی پر محمول ہو گا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اپنی جماعت میں سے چند ایسے نفوس منتخب کروں جو ان تمام عربوں کا مقابلہ کر سکیں۔

حضرت ابو سفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ نے کہا ابو سلیمان! خداوند تعالیٰ آپ کو نیکی دیں آپ کی رائے بہت صائب ہے آپ اسی طرح کیجئے اور جن جن کو آپ منتخب کرنا چاہتے ہیں انہیں چن لیجئے۔ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے لشکر میں سے کل تیس آدمی جن میں سے ہر ایک دشمن کے دو ہزار سواروں کو کافی ہو اپنے ساتھ لوں اور دشمن کی تمام جمعیت پر جا پڑوں' آپ کی یہ تجویز سن کر تمام مسلمان تعجب کرنے لگے اور یہ سمجھے کہ آپ از راہ مذاق فرما رہے ہیں۔ سب سے پہلے حضرت ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا یا ابن ولید! آپ یہ مذاق میں فرما رہے ہیں یا اصل واقعہ بیان کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور اس ذات پاک کی قسم! جس کی میں شب و روز عبادت کرتا ہوں۔ میں یہ سچ سچ کہہ رہا ہوں مذاق کو میرے کلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کی یہ تجویز جناب باری تعالیٰ کے حکم کے خلاف اور اپنے پاؤں میں خود کلہاڑی مارنے کی مصداق ہو گی۔ میری رائے میں آپ کی یہ تجویز ذرا کمزور ہے اور اس میں میں آپ کی ہم نوائی کسی طرح نہیں کر سکتا۔ اگر آپ کم از کم یہ فرماتے کہ ہمارا ایک آدمی دو سو آدمیوں کا مقابلہ کرے گا تو آپ کے اس قول سے کہ ہمارا ایک سوار ان کے دو ہزار سواروں کا مقابلہ کرے گا باور بھی ہو سکتا تھا۔ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ اپنے بندوں پر بہت زیادہ مہربان ہیں۔ انہوں نے ہم پر محض اتنا فرض کیا ہے کہ ایک آدمی دو کا اور سو آدمی دو سو کا اور ایک ہزار شخص دو ہزار کا مقابلہ کریں اور آپ کہتے ہیں کہ ہمارے کل تیس آدمی ساٹھ ہزار جمعیت کے مقابلہ کے لئے نکلیں گے۔

آپ نے فرمایا ابوسفیان! تم زمانہ جاہلیت میں بڑے بہادر اور شجیع شخص تھے اسلام میں اس قدر بزدلے مت بنو اور میں جن لوگوں کو اس کام کے لئے منتخب کروں انہیں دیکھتے رہو کہ وہ کیسے مسلمان مرد اور شہسوار عرب اور پرستاران توحید ہیں جس

Marfat.com

وقت تم انہیں دیکھ لو گے تو تمہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ وہ' وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو باری تعالیٰ کے راستہ میں وقف کر دیا ہے اور سوائے باری تعالیٰ جل جلالہ کی خوشنودی کے ان کا کوئی اور منشاء نہیں ہے۔ انہی کی رضا میں لڑتے ہیں اور انہی کے راستہ میں مرد میدان ہو کر سینہ سپر ہو جاتے ہیں۔ باری تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ جب ان کے دلوں کا حال جانتے ہیں اور ان کے قلوب کا صدق معلوم ہے تو اگرچہ وہ دہکتے ہوئے انگاروں میں بھی کود پڑیں باری تعالیٰ جل مجدہ پر ان کا یہ حق ہے کہ وہ ان کی مدد فرمائیں۔

حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا یا ابا سلیمان! واقعی بات تو یہی ہے جو آپ نے فرمائی میں تو بنظر شفقت علی المسلمین (یعنی مسلمانوں پر شفقت کی نظر سے) یہ کہتا تھا۔ اگر آپ کو یہی منظور ہے تو ساٹھ ہزار نصرانی عربوں کے لئے کم از کم ساٹھ آدمی روانہ فرما دیجئے۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابو سلیمان! ابو سفیان کا مشورہ واقعی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے کہا ایہا الامیر! خدا کی قسم میرا ارادہ اس سے محض دشمنوں کے دلوں میں رعب ڈالنا تھا کہ جس وقت وہ شکست کھا کر ہمارے مقابلہ سے بھاگیں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ تمہارے مقابلہ پر کتنے مسلمان تھے وہ جواب دیں گے کہ تیس آدمی تو اسے سن کر ان کے دلوں میں رعب چھا جائے گا اور باہان سمجھ لے گا کہ ہماری کل تیس ہزار جمعیت ان کے دس لاکھ لشکر کو کافی ہو گی۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بالکل سچ ہے مگر تیس آدمی اور اپنی مدد و اعانت کے لئے لے لو آپ نے کہا اور جس کا دل چاہے وہ بھی ساتھ ہو لے۔ میں تو مسلمانوں میں سے اپنے ساتھ محض ایسے شخصوں کو منتخب کروں گا جن کے صبر' استقلال اور اقدام کو میں خود جانتا ہوں اور انہیں اپنے اس ارادہ سے پہلے مطلع کر دوں گا۔ اگر انہیں اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی محبت اور ثواب کی رغبت ہو گی تو وہ اسے منظور کر لیں گے ورنہ خالد کے پاس تو فقط اس کی جان ہے اسے ہی اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستہ اور ان کی خوشنودی میں پیش کر دوں گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جس چیز کی میں محبت رکھتا ہوں اس کی مجھے توفیق عطا فرمائیں۔

## حضرت خالد بن ولید کا جنگ کے لئے ساٹھ صحابہ کا انتخاب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جانبازان اسلام میں سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کو منتخب فرمایا۔ پھر آپ نے فردا" فردا" اس طرح آواز دینی شروع کی۔ ہاشم بن سعید طائیؓ بنی تمیم کے شہسوار کہاں ہیں؟ قعقاع بن عمرو تمیمی کہاں ہیں؟ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ خالد بن سعید بن عاص نماں ہیں؟ عمر بن عبداللہ کہاں ہیں؟ یزید بن ابوسفیان ا فعری کہاں ہیں؟ صفوان بن امیہ کہاں ہیں؟ صفوان بن فضل معطل سلمی کہاں ہیں؟ سہیل بن عمرو عامری کہاں ہیں؟ ضرار بن ازور کندی کہاں ہیں؟ ربیعہ بن عامر کہاں ہیں؟ رافع بن عمیرۃ الطائی کہاں ہیں؟ عدی بن حاتم طائی کہاں ہیں؟ یزید الخیل الابیض الرکبان کہاں ہیں؟ حذیفہ بن یمان کہاں ہیں؟ قیس بن یمان کہاں ہیں؟ قیس بن سعید خزرجی کہاں ہیں؟ کعب بن مالک انصاری کہاں ہیں؟ سوید بن عمرو بن غنوی کہاں ہیں؟ عبادہ بن صامت کہاں ہیں؟ جابر بن عبداللہ کہاں ہیں؟ ابو ایوب انصاری کہاں ہیں؟ عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیقؓ اموی کہاں ہیں؟ عبداللہ بن عمر بن خطاب عدوی کہاں ہیں؟ یزید بن خطاب کہاں ہیں؟ رافع بن سہیل کہاں ہیں؟ یزید بن عامر کہاں ہیں؟ عبیدہ بن اوس کہاں ہیں؟ مالک بن نفر کہاں ہیں؟ نفر بن حارث بن عبد کہاں ہیں؟ عبداللہ بن ظفر کہاں ہیں؟ ابولبابہ بن منذر کہاں ہیں؟ عوف کہاں ہیں؟ عابس بن قیس کہاں ہیں؟ عبادہ بن عبداللہ انصاری کہاں ہیں؟ رافع بن عجرہ (عنجرہ) جن کی والدہ ماجدہ سو سواروں سے لڑا کرتی تھیں کہاں ہیں؟ عبیدہ بن ابوعبید کہاں ہیں؟ معقب بن قیس کہاں ہیں؟ ہلال بن صابرہ کہاں ہیں؟ ابن ابوابید کہاں ہیں؟ اسید الساعدی کہاں ہیں؟ کلال بن حارث مازنی کہاں ہیں؟ حمزہ بن عمرا سلمی کہاں ہیں؟ عبید اللہ بن یزید کہاں ہیں؟ یزید بن عامر کہاں ہیں؟

جب حضرت خالد بن ولید ؓ نے مسلمانوں میں سے ساٹھ ایسے سوار منتخب کر لئے جن میں کا ہر فرد اگر تن تنہا ایک لشکر کا مقابلہ کرے تو تمام لشکر کے دانت کھٹے کر کے رکھ دے' تو آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا انصار اللہ! یہ لشکر جو تمہارے مقابلے کو آیا ہے خداوند تعالیٰ تم پر رحم فرمائیں میرے ساتھ مل کر اس پر حملہ کرنے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ یہ لوگ تم ہی جیسے عرب ہیں تم ان کو اچھی طرح جانتے اور پہچانتے ہو۔ اگر ان کے مقابلے میں تم نے صبر اور استقلال سے کام لیا تو یاد رکھو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہارے صبر کو دیکھ کر تمہاری تائید فرمائیں گے اور تم ان عربوں کو شکست دے دو گے' اور جب تم نے انہیں ہزیمت دے کر بھگا دیا تو اس تمام لشکر پر تمہارا رعب چھا جائے گا اور وہ پشت دے کر نامرادی کو ساتھ لئے ہوئے یہاں سے بھاگ جائیں گے۔

Marfat.com

انہوں نے کہا ابا سلیمان! ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ چاہے جس طرح لڑیئے واللہ ہم اپنے دشمنوں سے اللہ جل جلالہ کی ذات اور ان کی تائید و قوت پر بھروسہ کر کے ان لوگوں کی طرح جو اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کے لئے لڑتے ہیں نہایت جانبازی اور قوت کے ساتھ مقابلہ کریں گے اور طلب آخرت میں اپنی جانیں تک لڑا دیں گے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ سن کر جزائے خیر کی دعائیں دیں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تم پر رحم فرمائیں تم اپنے سازو سامان درست کرلو اسلحہ ساتھ لے لو۔ بہتر یہ ہے کہ تمہارے پاس دو دو تلواریں ہوں اور یہ لڑائی شمشیر خارا شگاف ہی کے ساتھ رہے۔ نیزہ اپنے ساتھ کوئی شخص نہ لے جائے کیونکہ نیزہ ٹیڑھا ہوتا ہے اور کبھی کبھی اپنے نشانہ سے چوک جاتا ہے۔ اسی طرح تیر کمان کی بھی ضرورت نہیں۔ تیر نشانے پر لگتا بھی ہے اور خطا بھی کر جاتا ہے۔ ہر شخص اپنے تیز رو اور اس گھوڑے پر سوار ہو جس کے اوپر انہیں پورا پورا اعتماد ہے اور آپس میں یہ وعدہ کرلو کہ ہم حضرت آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر کے پاس ملیں گے اور ہمارا ملتقی (وعدہ گاہ) وہی ہو گا۔

کہتے ہیں کہ یہ سن کر یہ تمام حضرات اپنی اپنی فرود گاہوں میں اپنا سازوسامان درست کرنے اور اپنے اہل و عیال سے رخصت ہونے کے لئے تشریف لے گئے۔

حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ بھی اپنے خیمے میں اپنا سازوسامان درست کرنے اور اپنی بہن کو سلام کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے اپنی بہن خولہ بنت ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہلے سلام کیا اور اپنی زرہ پہننے لگے۔ جس وقت آپ حرب کا سامان زیب بدن فرما چکے تو آپ سے آپ کی بہن خولہ بنت ازور رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ بھائی جان! آج آپ مجھے اس طرح رخصت فرما رہے ہیں جس طرح سے کوئی یقینی طور پر ہمیشہ کے لئے کسی کو رخصت کیا کرتا ہے۔ آپ نے جو کچھ ارادہ فرمایا ہے آخر کم از کم مجھے بھی اس کی اطلاع دے دیجئے۔ آپ نے انہیں اپنے ارادہ سے مطلع کیا اور فرمایا کہ میرا ارادہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی معیت میں دشمنوں سے لڑنے کا ہے۔

آپ یہ سن کر روئیں اور کہا بھائی جان! آپ اللہ تبارک و تعالیٰ پر پورا پورا یقین رکھنے والے ہیں ان کے دشمنوں سے ضرور لڑو۔ دشمن نہ کبھی آپ کی موت کو اگر وہ دور ہے نزدیک کر سکتا ہے اور نہ قریب کو بعید بنا سکتا ہے۔ اگر (خدانخواستہ) تم پر کوئی حادثہ آ گیا یا دشمنوں نے کسی طرح کا آپ کا بال بیکا کر دیا تو بھائی جان خدا کی قسم! خولہ کو بڑا

Marfat.com

جانکاہ صدمہ گزرے گا اور جب تک وہ دشمن سے آپ کا بدلہ لے کر آپ کے پاس نہیں پہنچ جائے گی اس وقت تک اس زمین پر کبھی آرام میسر نہیں آئے گا۔ آپ یہ سن کر روئے اور اپنا سامان حرب درست کرنے لگ گئے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے یہ ساٹھ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے اپنے اہل و عیال سے رخصت ہوئے اور تمام رات درگاہ رب العزت میں فتح و نصرت کی دعائیں مانگتے رہے اور تضرع و زاری کرتے رہے حتیٰ کہ ان کی دعاؤں نے عروس مستجاب کی شکل میں سفیدہ صبح کے ساتھ ساتھ دراجابت پر دستک دی اور اللہ اکبر کی بلند بانگ آواز نے بڑھ کر اس کا استقبال کیا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے نماز صبح پڑھائی۔ سپہ سالار اکرم اور قائد اعظم جناب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بعد از نماز سب سے پہلے لشکر سے نکل کر اسلحہ زیب بدن کئے' اپنے اہل و عیال کو رخصت کیا اور مسلمانوں کے لشکر کے آگے آگے آ کھڑے ہوئے۔ ساٹھ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ایک ایک کر کے آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ سب سے آخر میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ آپ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی فتح و نصرت کی دعائیں مانگتی چلی آ رہی تھیں۔ جس وقت آپ اپنے بھائی جناب حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس پہنچیں تو ان سے کہنے لگیں بھائی جان! رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد سے علیحدہ نہ ہونا حملہ کے وقت جو یہ کریں تم بھی کرنا اور جس طرح یہ لڑیں تم بھی اسی طرح لڑنا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت ہرگز نہ سننا۔ یہ کہہ کر آپ رخصت ہو گئیں۔ تمام صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے اپنے اہل و عیال کو الوداع کہا اور دشمن کی فوجوں کی طرف گھوڑوں کی راسیں اٹھا دیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان شیروں کے وسط میں شیر نر کی طرح چلے جا رہے تھے حتیٰ کہ نصرانی عربوں کے مقابلہ میں جا کھڑے ہوئے۔

نصرانی عرب اور بنوغسان ان گنتی کے چند مسلمانوں کو اپنے مقابلہ میں کھڑے دیکھ کر یہ سمجھے کہ یہ عربوں کے قاصد ہیں جنہیں غالباً" انہوں نے صلح کے لئے روانہ کیا ہے۔ جبلہ نے نصرانی عربوں اور بنوغسان کو للکار کر آواز دی اور مسلمانوں کے مقابلے کے لئے بھڑکا کے کہنے لگا یا آل غسان! صلیب کی مدد کے لئے دوڑو اور جن شخصوں نے ان کے ساتھ کفر کیا ہے انہیں موت کے گھاٹ اتار دو۔ بنوغسان نے یہ سنتے ہی اپنا سازو

Marfat.com

سامان درست کیا اسلحہ لگائے' صلیب بلند کی اور فوجی قاعدہ کے موافق صف بندی کر کے کھڑے ہو گئے۔ سورج بھی یہ دیکھ کر بلند ہونا شروع ہوا اس کی تیز تیز کرنیں نیزوں پر پڑیں اور ان سب کی شعاعیں زرہ' خود اور تلواروں پر چمک چمک کر آگ کے شعلوں کی طرح دہکنے لگیں اور اس طرح یہ فوج گویا ایک آتش فشاں لشکر بن گیا مسلمانوں کے مقابلے میں یہ لشکر اس انتظار میں کھڑا تھا کہ گنتی کے یہ چند مسلمان کیا کرتے ہیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے دستہ کے درمیان سے آگے بڑھے اور بلند آواز سے فرمانے لگے۔ ملبان کے بندو! رحمان کے دشمنو! اور اے قربان کے کھانے والو! حرب وطعان (لڑائی' نیزہ بازی) کے لئے نکلو اور حاملاں قرآن کے جوہر دیکھ لو۔ جبلہ آپ کا یہ کلام سنتے ہی فورا" سمجھ گیا کہ یہ قاصد نہیں بلکہ لڑنے والے ہیں بھالا ہاتھ میں لے کر یہ قلب لشکر سے نکلا۔

## ساٹھ صحابہ کی ساٹھ ہزار فوج سے جنگ

اور کہا ہمیں کون چیخ چیخ کر بلا رہا تھا اور کون لڑائی کے لئے طلب کر رہا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میدان میں آ' میں بلا رہا تھا جبلہ نے کہا ہم لڑائی کا تمام سامان درست کر چکے اور تم ابھی وہی صلح کا خواب دیکھ رہے ہو مسیح کی قسم! ہم قیامت تک صلح نہیں کر سکتے۔ تم اپنی قوم کے پاس واپس لوٹ جاؤ اور کہہ دو کہ ہمیں سوائے جنگ کے کسی چیز کی ضرورت نہیں آپ نے اس کا یہ قول سن کر اس سے تعجب کے لہجہ میں فرمایا جبلہ کیا تو ہمیں قاصد تصور کرتا ہے؟ اس نے کہاں ہاں آپ نے فرمایا ایسا خیال قیامت تک بھی نہ کرنا۔ خدا کی قسم! ہم تو جنگ کے لئے آئے ہیں اگر تم یہ کہو کہ تم ایک چھوٹی سی جماعت ہو تو اللہ جل جلالہ ہمیں تم پر فتح بخشیں گے۔ جبلہ نے کہا اے نوجوان شخص! تو نے غرور میں آکر اپنی اور اپنی قوم کے ساتھ نہایت غلطی کی کہ چند آدمیوں کو لے کر ہمارے مقابلے کے لئے نکل آیا' آپ نے فرمایا یہ خیال مت کر کہ ہم بہت کم ہیں' خدا کی قسم ہمارا ایک آدمی تیرے ایک ہزار لشکر کے مقابلے کے لئے نکلا ہے اور ہمارا باقی ماندہ تمام لشکر اس پیاسے سے اس جنگ کے لئے زیادہ بے چین ہے جو ٹھنڈے پانی کے لئے سخت مضطرب ہو۔ اس نے کہا بنی مخزومی بھائی! میں تمہیں بڑا عقل مند سمجھتا تھا اور تمہارے مقابلے کے لئے بڑے بڑے دلیروں کے بھیجنے کا ارادہ کر رہا تھا مگر میں تم سے یہ ایک عجیب بات سن رہا ہوں کہ تم ہمارے مقابلے کے لئے حالانکہ ہم سادات بنی

Marfat.com

غسان، لخم اور جذام ہیں کل ساٹھ آدمی لے کر نکلے ہو۔ اب میں ان ساٹھ ہزار سواروں کے ساتھ تم پر حملہ کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے آل غسان کو حملہ کا حکم دے دیا۔ یہ ساٹھ ہزار سوار اپنے سپہ سالار کا حکم پاتے ہی آپ اور آپ کے ہمراہیوں پر ایک دم ٹوٹ پڑے اور چاروں طرف سے حملہ کر دیا۔

## صحابہ کرام کی جان بازی

رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے صحابہ نے بھی ثابت قدمی سے اپنا کام کرنا شروع کر دیا اور دونوں طرف سے لڑائی کے شعلے نکل پڑے۔ آدمیوں کے شور وغوغا اور بہادروں کی دلدوز آوازوں کے سوا کوئی چیز سنائی نہیں دیتی تھی۔ تلواریں اپنی پوری قوتوں کے ساتھ خودوں پر پڑتی تھیں اور چھناچھن کی آوازوں کے ساتھ پیچھے لوٹ جاتی تھیں مسلمانوں اور کافروں نے یہ یقین کرلیا تھا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور ان کے تمام ساتھی اب کھیت رہے مسلمان تکبیروں کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ ان کا اپنے مسلمان بھائیوں کی وجہ سے قلق و اضطراب بڑھتا چلا جا رہا تھا اور بعض آدمی بعض سے سرگوشیاں کر رہے تھے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے نفس کے کہنے میں آ کے مسلمانوں کو ہلاک کرا دیا۔ ادھر رومیوں کی زبان پر جاری تھا کہ اگر جبلہ نے ان شہسواروں کو ہزیمت دے دی اور قتل کر دیا تو تمام عربوں کو ہم یقیناً مار کر بھگا دیں گے اور ہماری فتح یقینی ہے۔ لڑائی اسی طرح طول کھینچتی رہی اور اس کے شرارے اڑ اڑ کر دور تک خرمن ہستی کو خیر باد کہتے رہے حتیٰ کہ آفتاب اس کا نظارہ کرتا کرتا سر تک پہنچ گیا اور خاص ان بہادروں کے سر پر کھڑا ہو کے تماشا دیکھنے لگا۔

## صحابہ کرام کے جان توڑ حملے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ جل جلالہ و عم نوالہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر صدیق، حضرت فضل بن عباس، حضرت ضرار بن ازور اور حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جزائے خیر عنایت کریں کہ میں نے ان چھ اشخاص کو دیکھا کہ ان کے بازو ملے ہوئے تھے مونڈھے سے مونڈھا لگ رہا تھا۔ ایک دوسرے سے الگ ہونا نہیں جانتا تھا اور اپنے ہمراہی کی حفاظت کے لئے تمام کے تمام سینہ سپر ہو کر لڑ رہے تھے۔ بعض آدمی دائیں طرف بغیر معین و مددگار کے بھی رہ گئے تھے اور اسی طرح بائیں جانب بھی بعض

Marfat.com

کی کمک مفقود ہو گئی تھی- لڑائی کے شعلے بھڑک رہے تھے' چنگاریاں اڑ اڑ کر آگ لگا رہی تھیں' خون چاروں طرف سے بہہ رہا تھا- سوار زین سے کٹ کٹ کر گر رہے تھے- نیزے شیروں کے سینے توڑ توڑ کر دل کے پار ہو رہے تھے' موت لقمے بنا بنا کر کھا رہی تھی' تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی' تلوار چمک چمک کر بجلی طرح کوند رہی تھی' بازو ست ہو گئے تھے' ہاتھ سن ہو رہے تھے' سواروں کے مونڈھوں کی ہڈیاں اور ان کا مغز شل ہو گیا تھا مگر سستی اور تھکاوٹ کے بجائے کوشش پر کوشش ہو رہی تھی میدان کارزار میں ہل من مزید کا نعرہ بلند ہو رہا تھا- یہ چھ جانبازان اسلام نہایت پھرتی اور چالاکی سے قتل کر رہے تھے' میں بھی بڑھ بڑھ کے ان کے ساتھ حملے کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا جو مصیبت ان پر نازل ہو گی وہ مجھ تک بھی پہنچے گی حتیٰ کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے زور سے آواز دی اور فرمایا رسول اللہ ﷺ کے صحابیو! یہی میدان کارزار میدان حشر ہے خالد کی جو تمنا تھی وہ پوری ہو گئی- میدان کارزار ہماری طرف آتش کدہ بن گیا- لوگ ہجوم کر کر ہماری جانب آنے لگے اور ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا- حضرت خالد بن ولید اور حضرت مرقال بن ہاشم رضی اللہ عنہ پا پیادہ ہو گئے اور حملے پر حملے کرنے لگے- حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ انہیں پا پیادہ اور لوگوں کا ان پر ہجوم دیکھ کر ان کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہوئے اور ان کے حملہ آوروں کے حملے روک روک کر یہ آوازیں لگانا شروع کیں کتو! دور ہو جاؤ اور ان اصحاب کے سامنے سے ہٹ جاؤ ہم ہیں شہواران اسلام' یہ زبیر بن عوام ہیں اور میں ہوں رسول اللہ ﷺ کے چچا کا بیٹا فضل بن عباس-

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رب رسول اللہ کی قسم! حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے وہ حملے جو آپ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے حملہ آوروں پر آپ کے بچانے کے لئے کر رہے تھے میں گن رہا تھا آپ نے بیس حملے کئے اور ہر حملہ میں ایک ایک سوار کو گراتے رہے حتیٰ کہ آپ کے حملہ آور بھاگ پڑے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت مرقال بن ہاشم رضی اللہ عنہ رومیوں کے ایک ایک گھوڑے پر پکڑ پکڑ کے سوار ہو گئے اور پھر ایک اس زور سے حملہ کیا کہ گویا وہ ابھی تک نہیں لڑے تھے اور اب تازہ دم ہی حملہ کر رہے ہیں- تمام دن لڑائی نے یہی رنگ اختیار کیا اور آخر کشتوں کے پشتے اور خون کی سرخ ندیاں دیکھ دیکھ کے سورج بھی زرد پڑنے لگا اور قریب تھا کہ یہ مغرب کے ارغوانی دریا میں کود پڑے کہ حملہ آور شیروں نے پھر ایک بان توڑ حملہ کیا اور روباہ مزاج نصرانیوں پر پل پڑے- ادھر مسلمانوں کو اپنے بھائیوں کی وجہ سے قلق و اضطراب نے

Marfat.com

گھیرنا شروع کیا۔

## ان ساٹھ صحابہؓ کی ساٹھ ہزار فوج پر فتح

حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ نے مسلمانوں کو زور زور سے آوازیں دیں اور فرمایا اصحاب رسول اللہ ﷺ! خداوند تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عنایت کریں اپنے مسلمان بھائیوں کی خبر لو۔ میری رائے میں حضرت خالد بن ولید ؓ اور ان کے تمام ساتھی شہید ہو چکے ہیں۔ بڑھو بڑھو اور نصرانیوں پر حملہ کر دو۔ تمام مسلمانوں نے اس پر لبیک کہا اور حملہ کے لئے تیار ہو گئے مگر حضرت ابوسفیان صخر بن حرب نے کہا ایہا الامیر! انشاء اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح ہو گی اور عنقریب آپ انہیں بخیر و عافیت واپس آتا دیکھیں گے ابھی آپ جلدی نہ کریں۔ آپ نے اس پر مطلق توجہ نہ فرمائی اور حملہ کے لئے تیار ہو گئے۔ آپ کو اس وقت سخت صدمہ اور قلق ہو رہا تھا اور اپنے ان مسلمان بھائیوں کی وجہ سے جو جنگ میں شریک تھے آپ رو رہے تھے۔ قریب تھا کہ جناب حملہ کے احکام نافذ کریں کہ دفعتاً" تکبیر و تہلیل کی آوازیں گونجنے لگیں۔ اللہ اکبر کے نعروں سے فضائے آسمانی گونج اٹھی۔ **اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمداً" عبدہ و رسولہ** کی صدائیں آنے لگیں اور اس کے ساتھ ساتھ نصرانی عرب شکست کھا کر بھاگتے ہوئے اس طرح نظر آنے لگے کہ گویا آسمان سے کسی چیخنے والے نے انہیں چیخ چیخ کر بھگا دیا ہے۔ ان کا شیرازہ منتشر ہوا اور حضرت خالد بن ولید ؓ اور ان کے ساتھی شدت حرب و ضرب سے تھکے ماندے اور پیاسے وسط معرکہ سے باہر نکلے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کی تلاش اور شمار کی تو کل بیس آدمی دکھلائی دیئے سخت رنج ہوا۔ اپنے منہ پر طمانچے مارنے لگے' طمانچے مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے ابن ولید! ہائے تو نے مسلمانوں کو ہلاک کر دیا۔ کل باری تعالیٰ اور رحمٰن و رحیم اور حضرت عمر بن خطاب ؓ کو کیا جواب دے گا۔ آپ ششدر و حیران یہ الفاظ فرما رہے تھے کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ نیز دوسرے بہادران اسلام آپ کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ نے انہیں اس طرح طمانچے مارتے ہوئے اور کافروں کے درمیان سے آتا دیکھ کر ان سے فرمایا ابا سلیمان! مسلمانوں کی فتح اور کفار کی ہزیمت پر خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ آپ نے کہا ایہا الامیر! یہ صحیح ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فتح بخشی مگر افسوس کہ خوشی رنج سے بدل گئی۔

Marfat.com

انہوں نے پوچھا یہ کس طرح؟ آپ نے کہا سردار رسول اللہ ﷺ کے چالیس صحابہ جن میں حضرت زبیر بن عوام رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی کے صاحبزادے اور حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں گم ہو گئے۔ یہ کہہ کر آپ نے ایک ایک کا نام گنوانا شروع کر دیا اور چالیس حضرات کے نام گنوا دیئے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا **انا للہ و انا الیہ راجعون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** اس کے بعد فرمایا تمہارا عجب و غرور مسلمانوں کو ضرور ہلاک کر کے رہے گا۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ تمہارا یہ تکبر کچھ نہ کچھ کر کے رہے گا۔

سلامہ بن احوص سلمی رضی اللہ عنہ نے کہا ایہا الامیر! میدان کارزار میں تشریف لے چلئے جہاں مقتولین کی لاشیں پڑی ہیں ان میں اصحاب رسول ﷺ کی نعشوں کی تلاش فرمایئے۔ اگر ان کی نعشیں وہاں مل گئیں تو وہ حضرات شہید ہو گئے ورنہ پھر دو ہی صورتیں ہیں کہ مشرکین نے یا تو انہیں گرفتار کر لیا ورنہ وہ حضرات ان کے تعاقب میں بڑھتے چلے گئے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے یہ سن کے مشعلیں لانے کا حکم دیا۔ اندھیرا چونکہ زیادہ ہو رہا تھا' مقتولین کی لاشیں ایک ایک کر کے دیکھی جانے لگیں۔ نصرانی عربوں کے پانچ ہزار مقتول دکھائی دیئے جن میں ان کی فوج کے دو سردار رفاعہ بن معظم غسانی اور شلاد بن اوس بھی شامل تھے۔ مسلمان شہداء کی دس لاشیں ملیں جن میں دو انصار حضرت عامر اوسی اور حضرت سلمہ خزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اور باقی تمام دوسرے حضرات کی تھیں۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا احتمال تو یہی ہے کہ بقیہ حضرات تعاقب میں ہی بڑھتے چلے گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے یہ دعا مانگی۔

**اللھم امنن علینا بالفرج القریب ولاتفجعنا بابن عمۃ نبیک الزبیر بن العوام ولابابن عمہ الفضل بن العباس** "اے اللہ! آپ ہم پر کشود کار فرما کر احسان کیجئے اور نبی ﷺ کے پھوپھی کے بیٹے زبیر بن عوام اور آپ کے چچیرے بھائی فضل بن عباس کی وجہ سے رنج نہ دیجئے"

اس کے بعد آپ نے فرمایا معاشر المسلمین! آپ لوگوں میں سے کون کون ان نصرانی عربوں کے تعاقب میں جا کر صحابہ کی خبر لائیں گے جس کا اجر اللہ عزوجل عنایت فرمائیں گے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے جواب دیا کہ حضرت اس کام کے لئے میں حاضر ہوں میں جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا خالد! تم بہت تھک رہے ہو تم مت جاؤ۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم! میرے سوا اور کوئی نہیں جا سکتا۔ میں ضرور جاؤں گا۔ یہ

Marfat.com

کہہ کر انہوں نے حضرت حازم بن جبیر بن عدی کے جو بنی نجار کے قبیلے کے شخص تھے کے گھوڑے سے جس کا نام ہرطال تھا اور جو سواری میں تیزی کے اندر ہوا سے باتیں کیا کرتا تھا اپنا گھوڑا بدل لیا اور اس پر سوار ہو گئے۔ گھوڑے کے مالک حضرت حازم بن جبیر رضی اللہ عنہ نے آپ کو مخاطب کر کے کہا ابا سلیمان! آپ کو مبارک ہو آج آپ کی ران کے نیچے وہ گھوڑا ہے جس پر میں جنگ احد' جنگ خیبر' ذات السلاسل' تبوک اور یمامہ میں سواری کر چکا ہوں یہ وہی گھوڑا ہے جس پر غزوہ حنین کے روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور جنگ مرتدین کے دن جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سوار ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں ان دونوں بیٹوں کے ہمراہ ہو کر ان سے ضرور لڑوں گا۔

آپ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور اس کی باگیں قوم کے تعاقب میں کر کے چھوڑ دیں۔ آپ کے ساتھ مسلمانوں کی ایک جماعت بھی ہو لی۔ آپ برابر گھوڑے کو سرپٹ ڈالے چلے جا رہے تھے حتیٰ کہ جس وقت آپ دور نکل گئے تو آپ کو تکبیر و تہلیل کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ آپ اور آپ کے ساتھیوں نے بھی تکبیروں کے نعرے بلند کئے کچھ توقف کے بعد گم کردہ جانبازان اسلام آتے ہوئے دکھلائی دیئے۔ آگے آگے جناب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت مرقال بن ہاشم رضی اللہ عنہ تشریف لا رہے تھے اور پیچھے پیچھے تمام حضرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ آپ انہیں دیکھ کر بے انتہا خوش ہوئے ان کی تعظیم و تکریم کی اور سلام کے بعد حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے یا ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بات تھی اور آپ کہاں چلے گئے تھے؟ انہوں نے کہا یا ابا سلیمان! اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب مشرکین کو ہزیمت دے دی اور وہ بھاگ پڑے تو ہم نے اپنے چند آدمیوں کو غائب دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ وہ قید ہو گئے۔ یہ سوچ کر ہم نے ان کا تعاقب کیا کہ اپنے اسیروں کو چھڑا لیں مگر ہم نے انہیں ان کے ہاتھ میں جب قید نہ دیکھا تو لوٹ پڑے۔ اب یقیناً وہ شہید ہو گئے ہیں۔ آپ نے کہا وہ ضرور قید ہیں شہید نہیں ہوئے۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کو یہ کس طرح معلوم ہوا؟ آپ نے کہا کہ سوائے دس آدمیوں کی نعش کے معرکہ کارزار میں گیارہویں نعش موجود نہیں۔ پچیس آپ حضرات ہیں اور بیس ہم اس طرح کل پچپن ہوئے پانچ آدمی مفقود ہیں جو یقیناً قید ہیں۔ قید ہونے والے حسب ذیل حضرات تھے:

رافع بن عمیرۃ الطائی' ربیعہ بن عامر' ضرار بن ازور' عاصم بن عمرو اور یزید بن

Marfat.com

ابوسفیان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ مسلمانوں کو یہ سن کر سخت رنج ہوا اور وہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں لوٹ آئے۔ آپ نے حضرت زبیر بن عوام، حضرت فضل بن عباس، حضرت مرقال بن ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بخیر و عافیت لوٹتے دیکھ کر زمین ہی کے اوپر سجدہ شکر ادا کیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا معاشر المسلمین! واللہ میں نے خداوند تعالیٰ مجدہ کے راستہ میں شہادت کے لئے اپنی جان کو بہت دفعہ پیش کیا مگر افسوس کہ میں جام شہادت کا مزہ نہ چکھ سکا۔ جن مسلمانوں کی موت قریب آگئی تھی وہ چل بسے اور جو قید ہو گئے ہیں ان کی رہائی انشاء اللہ تعالیٰ میرے ہی ہاتھ سے ہو گی۔

## ساٹھ ہزار کافر فوج کی شکست

کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے یہ رات خوشی اور انبساط کے ساتھ گزاری اور چونکہ حامیان روم کو شکست فاش ہوئی تھی اس لئے وہ تمام رات پریشانی اور اضطراب میں رہے۔ باہان نے جبلہ بن ایہم غسانی کو بلا کر جنگ کی تمام کیفیت دریافت کی اور اسی کے ساتھ شکست کی وجوہات بھی دریافت کرنے لگا۔ اس نے کہا بادشاہ! ہم برابر مسلمانوں پر غالب آتے چلے جاتے تھے حتیٰ کہ رات کی ظلمت نے تمام زمین و آسمان کو گھیر لیا مگر رات کے ہوتے ہی ایک شور و غوغا بلند ہوا جس نے ہماری تمام جمعیت کو پراگندہ کر کے رکھ دیا اور ہم برابر کٹ کٹ کر گرنے لگے۔ میری رائے میں مسلمانوں کو مدد و غلبہ دینے والا اور ان کی جنگ میں تائید و نصرت کرنے والا کوئی دوسرا ہی ہاتھ ہے جسے آسمان و زمین کے معبود کا ہاتھ کہہ سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ان کی پشت پر خدا کی بے پناہ تلوار کام نہ کرتی اور ہماری ساٹھ ہزار جمعیت کے مقابلہ میں ان کے کل ساٹھ آدمی نہ نکل کے آتے۔ باہان نے کہا اگر میں تم لوگوں کو ایلچی کر کے بھیجتا ہوں تو تمہاری استدعا قبول نہیں ہوتی اور اگر مقابلہ کے لئے روانہ کرتا ہوں تو تم شکست کھا کر بھاگ آتے ہو۔ صلیب کی قسم! کل میں ان پر خود حملہ کروں گا اور انہیں مٹی میں ملا کر چھوڑوں گا۔ تمام رات یہ اسی منصوبہ میں رہا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانوں کو زک دینے کی فکریں کرتا رہا۔

Marfat.com

# حضرت خالد بن ولیدؓ کا اپنے پانچ ساتھیوں کی رہائی کیلئے باہان کے پاس روانہ ہونا

جس وقت رسول اللہ ﷺ کے پانچ جانباز رومیوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہو گئے تو صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اس کا بہت ملال ہوا۔ خصوصاً" حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سخت قلق اور اضطراب تھا۔ آپ رنج کی وجہ سے روتے تھے اور باری تعالیٰ جل مجدہ کی درگاہ میں بصد عاجزی ان کی رہائی کے لئے دعا کرتے تھے۔ ادھر وہ حضرات باہان ملعون و مغضوب کے سامنے پیش کئے گئے اور اس نے انہیں نہایت حقارت کی نظر سے دیکھا اور جبلہ بن ایہم غسانی سے دریافت کرنے لگا کہ یہ کون شخص ہیں؟ اس نے کہا یہ مسلمانوں کی فوج کے آدمی ہیں ہمارے مقابلہ کے لئے یہ ساٹھ شخص نکل کر آئے تھے جن میں سے میں نے اکثر کو قتل اور بعض کو گرفتار کر کے آپ کے سامنے حاضر کر دیا ہے۔ اب ان میں سوائے ایک شخص کے اور کوئی ایسا آدمی باقی نہیں رہا ہے جس کی فریب کاری سے ہم کسی طرح کا خوف کر سکیں' ان میں ابھی ایک ایسا شخص موجود ہے جو انہیں جنگ میں ثابت قدم رکھتا اور ان کی ہر طرح مدد کرتا رہتا ہے اس نے ارکہ' تدمر' حوران' بصرہ اور دمشق فتح کیا۔ اسی نے عساکر اجنادین کو شکست دی۔ اسی نے توما اور ہربیس کا تعاقب کر کے مرج الدیباج میں موت کے گھاٹ اتارا اور اسی نے ملک ہرقل کی بٹی کو گرفتار کیا تھا اور یہ سب کچھ اسی خالد بن ولید کی کارگزاریاں ہیں۔ باہان نے کہا سب سے پہلے میرے لئے یہی ضروری ہے کہ میں اسے کسی بہانے اور مکرو فریب سے اپنے پاس بلا کے گرفتار کر لوں اور پھر اسی کے ساتھ ان پانچوں کو بھی موت کے منہ میں دے دوں۔ اس کے بعد باہان نے ایک فاضل اور زبان عربی کے فصیح اور ماہر شخص کو جس کا نام جرجہ تھا بلایا اور کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں تمہیں ان عربوں کے پاس بھیجوں تم وہاں جا کر ان سے یہ کہو کہ آپ ہمارے پاس اپنا ایک قاصد روانہ کریں اور وہ قاصد وہ شخص ہو جس کا نام خالد بن ولید ہے کوئی دوسرا شخص نہ ہو۔ جرجہ گھوڑے پر سوار ہو کے مسلمانوں کے لشکر کی طرف چلا۔ راستہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے فرمایا کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا بادشاہ نے مجھے اپ کے پاس روانہ کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ ہمارے پاس کسی ایلچی کو بھیجیں۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور آپ کے مابین صلح کرا دیں۔ آپ نے فرمایا اس کے پاس جانے کے لئے میں خود ایلچی موجود ہوں۔ یہ کہہ کر آپ نے اسے ٹھہرنے کا حکم دیا اور آپ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس

Marfat.com

تشریف لے گئے اور تمام قصہ بیان کر کے کہنے لگے کہ میں بذات خود اس کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ابا سلیمان! باری تعالیٰ جل مجدہ تمہیں صحیح و سلامت رکھیں۔ ہو آؤ ممکن ہے کہ باری تعالیٰ انہیں یا ان کے کسی گروہ کو تمہاری وجہ سے ہدایت بخش دیں یا وہ صلح اور ادائے جزیہ پر راضی ہو جائیں اور اس طرح تمہاری بدولت دنیا خونریزی سے بچ جائے۔ ایک مسلمان کا خون اللہ عزوجل کو تمام مشرکین سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا میں اللہ عزوجل سے اس کی اعانت اور نصرت طلب کرتا ہوں۔

یہ کہہ کر آپ اپنے خیمے میں تشریف لائے' حجازی موزے پہنے' سیاہ عمامہ باندھا' چرمی پٹکا جس میں چاندی کی کڑیاں تھیں کمر سے کسا مسلیمہ کذاب کی یمنی تلوار حمائل کی اور اپنے غلام ہمام کو حکم دیا کہ وہ سرخ خیمہ جو طائفی چمڑے کا تھا اور جس میں سونے کے دو تسمے لگے ہوئے تھے جو چمکتے تھے نیز آرائش و زیبائش کے لئے چاندی کا حاشیہ تھا آپ نے اسے حضرت میسرہ بن مسروق عبسی کی زوجہ محترمہ سے تین سو دینار کو خریدا تھا ساتھ لے کر چلے۔ ہمام نے اسے ایک سبزے خچر پر لادا' سبز کپڑے اور سرخ عمامہ باندھا' یمنی تلوار ہاتھ میں لی اور چلنے کے لئے تیار ہو گیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر جو نہایت سبک رفتار اور دوڑ میں دوسرے گھوڑوں سے بازی لے جانے والا تھا سوار ہوئے اور چلنے کا ارادہ کر لیا۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابو سلیمان! اپنے ساتھ کچھ آدمی لے لو تاکہ وہ تمہاری مدد کر سکیں۔ آپ نے کہا ایہاالامیر! اگرچہ میں آپ کی اس رائے کو پسند کرتا ہوں مگر دین میں جبر کرنا جائز نہیں ہے۔ نیز مسلمانوں پر میری اطاعت فرض نہیں کہ میں انہیں لے جاؤں' باقی آپ کو اختیار ہے آپ جسے چاہیں حکم دے دیں۔ مسلمانوں نے جس وقت آپ کا یہ کلام سنا تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا یا ابا سلیمان! آپ بزرگ اور اہل فضل لوگوں میں سے ہیں۔ اللہ جل جلالہ اور ان کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کام پر جا رہے ہیں۔ آپ جس وقت ہمیں حکم دیں گے ہم اسی وقت امتثال امر کے لئے تیار ہیں یہ کوئی جبر کی بات نہیں۔ آپ جس کام کے لئے چاہیں ہمیں حکم دیں ہم اللہ تبارک و تعالیٰ اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری میں بہت جلدی اس کام کی طرف چلیں گے۔

کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر سو سوار اپنے ساتھ لینا چاہے

Marfat.com

جن میں حضرت مرقال بن ہاشم' عتبہ بن ابو وقاص زہری' شرحبیل بن حسنہ' سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی' میسرہ بن مسروق عبسی' قیس بن ہبیرہ مرادی' سہل بن عمرو عامری' جریر بن عبداللہ بجلی' قعقاع بن عمرو تمیمی' جابر بن عبداللہ انصاری' سہیل بن عامر' عبادہ بن صامت خزرجی' اسود بن سوید مازنی' ذوالکلاع حمیری' مقداد بن اسود کندی اور عمرو بن معدیکرب زبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین شامل تھے۔ آپ برابر مہاجرین و انصار میں سے اسی طرح سادات عرب کے شہسوار چنتے رہے حتیٰ کہ آپ نے سو جوان جن میں کا ہر ایک تن تنہا ایک پورے لشکر کا مقابلہ کر سکتا تھا منتخب فرمائے انہوں نے جنگی لباس پہنا' چادریں اوڑھیں' عمامے باندھے' خنجر لٹکائے' تلواریں حمائل کیں اور عمدہ عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چل پڑے' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی دائیں طرف اور حضرت مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں جانب تھے اور باقی تمام حضرات نے آپ کو اپنے حلقہ میں لے رکھا تھا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے چلنے کے وقت زور زور سے تکبیر و تہلیل کے نعرے لگائے۔ حضرت نصر بن سالم مازنی کا بیان ہے کہ جس وقت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تشریف لے جانے لگے تو میں نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا۔ آپ کے آنسو آپ کے رخسار مبارک پر بہہ بہہ کر آ رہے تھے اور آپ قرآن شریف کی ایک آیت پڑھتے جاتے تھے۔ میں نے کہا یا امیر المومنین! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا ابن سالم! واللہ یہ حضرات اس دین کے معین و مددگار ہیں۔ اگر ابوعبیدہ کی امارت میں خدانخواستہ ان میں سے کسی ایک کو بھی تکلیف پہنچ گئی تو رب العالمین کے حضور میں اور امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دربار میں میرا پھر کیا عذر ہو گا۔

## خالد بن ولیدؓ کا باہان کے پاس بطور ایلچی کے جانا

جس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور آپ کے تمام ساتھی رومیوں کے لشکر کے قریب پہنچے تو انہوں نے دشمن کے لشکر کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا۔ یہ لشکر عرض میں پانچ فرسخ (چالیس کلومیٹر) تک پڑاؤ کرتا چلا گیا تھا اور ہر طرف لوہا ہی لوہا چمک رہا تھا۔ انہوں نے زور سے آوازیں بلند کیں اور کہا **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا" عبدہ و رسولہ** جس وقت یہ آگے بڑھے تو سب سے پہلے دشمن کے طلیعہ (ہراول) میں قدم رکھا چونکہ اس کی کمان جبلہ بن ایہم کے ہاتھ میں تھی اس نے کہا تم کون ہو؟ اسے جواب دیا گیا کہ یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہیں جو باہان کے پاس بطور ایلچی

Marfat.com

کے آئے ہیں تاکہ اسے ہدایت کی طرف بلائیں۔

اس نے کہا ابھی آپ یہیں ٹھہریں تاکہ میں ملک باہان سے آپ کے آنے کی اجازت حاصل کر لوں۔ یہ کہہ کر یہ باہان کے پاس گیا اور کہا کہ خالد بن ولید سردار عرب سو ایسے آدمیوں کو ساتھ لے کر جن کا ہر ایک ایک حملہ آور شیر معلوم ہوتا ہے آپ کے پاس آئے ہیں۔ باہان نے کہا میں نے تو فقط خالد بن ولید کو بلایا تھا کسی دوسرے آدمی کو نہیں بلایا تھا۔ جبلہ یہ سن کر مسلمانوں کے پاس آیا اور کہنے لگا یا معاشر العرب! باہان نے تو تن تنہا خالد بن ولید ہی کو بلایا تھا کہ شاید گفت و شنید کے بعد ان دونوں میں کوئی صلح کی صورت نکل آئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو اپنے سردار کے پاس جا کے کہہ دے کہ خالد تن تنہا بغیر اپنے دوستوں کے کبھی نہیں آنے کا کیونکہ وہ بغیر ان کی رائے اور مشورہ کے کسی بات کا مجاز نہیں رکھتا اور ہر ایک کام میں ان کے مشورہ کا محتاج ہے۔

جبلہ یہ سن کر پھر باہان کے پاس گیا اور آپ کی گفتگو سے اسے اطلاع دی۔ اس نے کہا کہ تو انہیں آنے کی اجازت دیدے مگر جس وقت وہ میرے خیمے کے پاس آ جائیں تو انہیں گھوڑوں سے اترنے اور تلواروں کے رکھ دینے کا حکم دے دینا۔ چنانچہ جبلہ نے آ کر انہیں اجازت دی اور یہ حضرات گھوڑے بڑھا بڑھا کر اس کی طرف چلے۔ رومیوں کے سردار اور بہادران کے چاروں طرف ان کے ساتھ چل رہے تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سر جھکائے ہوئے خاموش بڑھے چلے جا رہے تھے نہ دائیں دیکھتے تھے اور نہ بائیں۔ اسی طرح آپ کے ساتھی نہایت بے فکری کے ساتھ آپ کے ساتھ ساتھ تھے۔ نہ انہیں رومیوں کی تعداد سے فکر تھا نہ سازوسامان سے ڈر اور اندیشہ حتیٰ کہ وہ باہان کے خیمے تک اسی شان و شوکت کے ساتھ برابر بڑھے چلے جا رہے تھے۔

جس وقت عین خیمے کے سامنے ہوئے تو جبلہ نے زور سے ایک آواز دی اور کہا معاشر العرب! چونکہ تم بادشاہ کے خیمے تک پہنچ گئے ہو اس لئے گھوڑوں سے اتر جاؤ اور اپنی اپنی تلواروں کو یہیں رکھ دو۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم گھوڑوں سے اتر کر پیدل ہو جائیں گے مگر تلواریں ہماری عزت اور بزرگی کی نشانیاں ہیں ہم اس عزت و تکریم کو جس کے واسطے ہمارے رسول اکرم ﷺ مبعوث ہوئے ہیں کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔ ترجمان نے آپ کے یہ الفاظ باہان سے دہرائے۔ اس نے کہا جس طرح یہ چاہیں اسی طرح انہیں اجازت دے دو۔ یہ سنتے ہی حاجبوں نے انہیں پکارا معاشر المسلمین جس طرح چاہو آ جاؤ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے یہ فدائی گھوڑوں سے اترے، پاپیادہ ہوئے اور اس شان و شوکت اور فخر و عظمت کے ساتھ اکڑتے ہوئے چلے کہ سینے نکلے ہوئے تھے۔ حمائل

Marfat.com

شدہ تلواریں کھنچتی اور رگڑتی ہوئی چلی جا رہی تھیں۔ رومیوں کی صفیں پھٹتی جاتی تھیں۔ ان کے دلاور جگہ چھوڑتے اور پیچھے ہٹتے جا رہے تھے اور یہ اللہ کے شیر بے خوف و خطر آگے بڑھتے ہوئے چلے جا رہے تھے حتیٰ کہ یہ تکیوں' مسندوں اور دیباج کے فرشوں تک پہنچ گئے۔ باہان جو اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا دکھلائی دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جس وقت یہ تکلفات اور ان کی ملکی اور دنیاوی زینت و عظمت اور فخر و مباہات کے یہ ساماں دیکھے تو اللہ عزوجل کی عظمت و بزرگی بیان کرنے لگے۔ ان کے سامنے بیٹھنے کے لئے کرسیاں پیش کی گئیں مگر انہوں نے انہیں اٹھا اٹھا کر علیحدہ رکھ دیا اور تمام کے تمام زمین پر بیٹھ گئے۔ باہان یہ دیکھ کر ہنسا اور کہنے لگا یا معاشر العرب! نہ تو تم نے ہماری بزرگی و عظمت کا اقرار کیا نہ کرسیوں پر بیٹھے نہ ہمارا ادب و احترام کیا اور اس پر طرہ یہ کہ ہمارے فرش کو پریشان اور الٹ کے رکھ دیا۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا ادب کرنے سے اللہ عزوجل کے ساتھ ادب کرنا افضل ہے اور تمہارے فرش و فروش سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرش زیادہ پاک اور اطہر ہے۔

حضرت خالد بن ولید نے اللہ کی توحید اور اثبات رسالت اور عقائد اسلام کی وضاحت کے بعد فرمایا جو شخص ہماری متابعت کرے ہمارے ساتھ شریک ہو جائے تو وہ ہمارا بھائی ہے۔ ہمارا مال و اسباب اس کا مال و اسباب ہے اس کے اوپر وہ سب کچھ فرض ہے جو ہم پر لکھ دیا گیا ہے لیکن اگر کوئی اسلام کا انکار کرے تو اس کی بریت کی صورت یہ ہے کہ وہ اپنی طرف سے ہمیں جزیہ دے اور اس طرح اپنی جان و مال اور اہل و عیال کو محفوظ کر لے لیکن اگر اسلام کا انکار کرتے ہوئے کوئی شخص جزیہ کا بھی انکار کر دے تو پھر ہمارے اور اس کے مابین فیصلہ کرنے والی تلوار ہے اور بس اللہ جل جلالہ جو سب سے بہتر حاکم ہیں جس کے حق میں چاہیں اس تلوار سے فیصلہ کرا دیں۔ ہم تمہیں بھی ان تین ہی باتوں کی طرف دعوت دیتے ہیں سب سے پہلے یہ ہے کہ تم یہ کہو **اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا" عبدہ و رسولہ** اگر یہ منظور نہیں تو اس کے بعد ہر بالغ مرد کی طرف سے سال بھر میں بطور جزیہ کے ایک دینار دینا قبول کرو کیونکہ نہ نابالغ پر جزیہ ہے نہ عورت پر اور نہ اس راہب پر جس نے اپنی زندگی صومعہ کے لئے وقف کر دی۔

باہان نے کہا **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھ لینے کے بعد آیا ہم پر کچھ اور بھی فرائض عائد ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نمازیں پڑھنا' زکوۃ دینا' روزے رکھنا'

Marfat.com

بیت الحرام کا حج کرنا' کافروں کے ساتھ جہاد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر کاربند ہونا۔ اللہ والوں سے محض خوشنودی باری تعالیٰ کے لئے محبت رکھنا اور اس کے دشمنوں سے عداوت کرنا۔ اور اگر ان کا انکار کرو گے تو جب تک اللہ جل جلالہ جسے ان کی مرضی ہو اسے اپنی زمین کا وارث نہ کر دیں اس وقت تک ہمارے اور آپ کے مابین جنگ جاری رہے گی۔

## باہان کا اسلام لانے سے انکار

باہان نے کہا آپ کی سمجھ میں جو آئے کیجئے ہم اپنے مذہب سے کبھی نہیں پھر سکتے اور نہ جزیہ دے سکتے ہیں۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ اللہ جل جلالہ کے دست قدرت میں ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہیں زمین کا وارث کر دیں میں اس کی تصدیق کرتا ہوں آپ نے یہ بالکل سچ فرمایا ہے' نہ وہ ہماری تھی نہ آپ کی بلکہ ایک دوسری قوم کی تھی ہم نے اس سے لڑ کر حاصل کر لی تھی اور اس کے مالک ہو گئے تھے۔ اب ہمارے اور آپ کے مابین جنگ ہے اللہ کا نام لے کر مقابلہ میں آ جاؤ۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم! تم ہم سے زیادہ جنگ کے خواہشمند نہیں ہو میں گویا اس وقت لڑائی کو جاری دیکھ رہا ہوں فتح و نصرت آ آ کے ہمارے قدم چوم رہی ہے۔ میں نے تجھے شکست دے دی ہے اور تو رسی میں بندھا ہوا میرے آگے آگے نہایت ذلت و حقارت کے ساتھ چلا جا رہا ہے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ معلی میں پیش کیا گیا اور انہوں نے تیری گردن مار دینے کا حکم نافذ فرما دیا ہے۔

جبلہ یہ سن کر آگ بگولا ہو گیا اور انسے سخت غصہ آیا اس کے درباری' پہرے دار' قیاصرہ اور ہر قلیہ کے بہادروں نے اس کا غصہ دیکھ کر آپ کے شہید کر ڈالنے کا تہیہ کر لیا اور اس کے حکم کے منتظر ہو گئے۔ باہان کسی قدر غصہ دبا کے کہنے لگا خالد! میں تم سے باتیں کر رہا تھا اور میرے دل میں تمہاری محبت پیدا ہو گئی تھی۔ مگر اب اس کی جگہ غضب اور غصہ نے لے لی۔ مسیح کی قسم! میں ابھی تمہارے سامنے ہی تمہارے ان پانچوں آدمیوں کو جو ہمارے یہاں قید ہیں بلاؤں گا اور ان کی گردنیں مروا دوں گا۔

آپ نے فرمایا باہان میں جو کچھ کہتا ہوں سن! تو نہایت حقیر بے حد ذلیل اور بہت کم ظرف شخص ہے۔ ان پانچوں آدمیوں کی خواہش اور تمنا ہی یہ ہے کہ ہم جام شہادت نوش کریں اور چونکہ وہ ہم میں سے ہیں اور ہم ان میں سے اس لئے ہماری بھی آرزو یہی

Marfat.com

ہے مگر یاد رکھ مستجاب الدعوات ﷺ کی ذات پاک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کی قسم! اگر تو نے انہیں قتل کر دیا تو میں بھی اس تلوار سے ابھی تیرا سر اڑا دوں گا اور ہمارا ہر ایک آدمی تیرے بہت بہت سے آدمیوں کے پرخچے اڑا کے رکھ دے گا۔

یہ کہہ کر آپ اپنی جگہ سے اچھل کے کھڑے ہو گئے اور اپنی تلوار کو فوراً میان سے کھینچ لیا۔ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے بھی آپ کا اتباع کیا اور ننگی تلواریں کر کر کے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کے فلک شگاف نعرے بلند کرنے شروع کر دیئے۔ مست ہاتھی کی طرح جھومتے تھے اور حملہ آور درندوں کی طرح گھومتے تھے۔ میدان کارزار کے گرم ہونے کا انتظار تھا اور اسی جگہ شہادت کا لبریز جام منہ سے لگا لینے کا اضطراب و انتشار تھا۔

مسلم بن عبدالحمید نے اپنے دادا رافع بن مازن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جس وقت باہان کے پاس تشریف لے گئے تھے آپ کے اس چھوٹے سے دستہ میں میں بھی آپ کے ہمراہ تھا ہم باہان کے خیمے میں تھے جس وقت ہم نے اپنی چمکتی ہوئی تلواروں کو میان سے باہر کر کے رومیوں کے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تو ہماری نظروں میں ان کے لشکر کی کچھ حقیقت نہیں تھی ہم نے یقین کر لیا تھا کہ ہمارے لئے حشر کا میدان یہی کارزار ہو گا اور ہم اسی جگہ سے اٹھائے جائیں گے۔ باہان نے جس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور ہمارے ارادوں کو اس طرح بڑھتا ہوا دیکھا اور اسے ہماری دو دم تلواروں کی نوکوں پر اپنی موت اس طرح دکھلائی دی تو چلا اٹھا اور کہنے لگا خالد! ٹھہرو جلدی نہ کرو' عجلت میں ہلاک ہو جاؤ گے۔ میں جانتا ہوں تم نے یہ کام اس وجہ سے کیا ہے کہ تم قاصد ہو اور قاصد حملہ کر لیتا ہے مگر قتل نہیں کیا جاتا۔ میں نے تم سے یہ باتیں محض تمہاری آزمائش کے لئے کی تھیں تاکہ میں تمہاری رائے معلوم کر سکوں کہ کیا ہے۔ اب میں تم سے کسی طرح کا تعارض یا مواخذہ نہیں کرتا۔ تم اپنے لشکر کی طرف لوٹ جاؤ اور کل کے لئے جنگ کی تیار کر لو جسے باری تعالیٰ جل مجدہ فتح عنایت کریں گے اسے ہی فتح ہو گی۔ آپ نے یہ سن کر تلوار میان میں کی اور فرمایا قیدیوں کے متعلق کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میں انہیں تمہاری خاطر اور بنظر بخشش چھوڑے دیتا ہوں تاکہ وہ کل جنگ میں تمہاری مدد کریں اور مسلمان لڑائی میں مغلوب نہ ہو سکیں۔ وہ ہمارا اس وقت کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ آپ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور باہان نے انہیں چھوڑ دیئے

Marfat.com

کا حکم دے دیا۔

کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور آپ کے تمام ساتھی حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے آپ کو سلام کیا۔ مسلمان اپنے بھائیوں کی رہائی سے نہایت خوش ہوئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے تمام قصہ بیان کیا اور کہا صاحب منبر اور روضہ رسول اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کے مالک کی قسم! باہان نے محض ہماری تلواروں سے ڈر کر ان کو چھوڑا ہے ورنہ وہ ایسا نہیں تھا کہ ان کو چھوڑ دیتا۔ آپ نے تمام قصہ سن کر فرمایا باہان نہایت ہوشیار اور مرد حکیم معلوم ہوتا ہے مگر شیطان اس کی عقل پر غالب ہو گیا ہے۔ اچھا تم کس شرط اور قرار داد پر اس سے علیحدہ ہوئے ہو۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا لڑائی پر اور اس پر کہ جسے چاہیں باری تعالیٰ عزاسمہ فتح بخشیں۔

## مسلمانوں کی جنگ کے لئے تیاری

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر سرداران لشکر کو جمع کیا اور بطور خطیب کے کھڑے ہو کر اللہ جل جلالہ کی تعریف کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا اور فرمایا کہ دشمن کا ارادہ کل صبح لڑائی کا ہے اس لئے تیار ہو جاؤ اور اللہ جل جلالہ پر اعتماد رکھو۔ مسلمانوں نے یہ سن کر سازو سامان درست کرنا شروع کیا۔ شہسواران اسلام نے ایک دوسرے کو جنگ کی ترغیب و تحریض دی اور ایک دوسرے کو آمادہ کرنے لگے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے لشکر زحف کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا مسلمانو! یہ سمجھ لو کہ جن کافروں کو تم نے متعدد جگہ ہزیمت دی ہے۔ انہوں نے اب اپنے تمام ملکوں اور شہروں سے فوجیں طلب کی ہیں' میں ان کے لشکر میں گیا تھا میں نے انہیں دیکھا ہے کہ وہ چیونٹی دل کی طرح تمام میدان میں پھیلے پڑے ہیں سازو سامان بھی ان کے پاس بہت ہے مگر نہ ان کے دل ہے نہ کوئی معین مددگار ہے' کیونکہ باری تعالیٰ جل مجدہ فرماتے ہیں

**ذلک بان اللہ مولی الذین آمنوا و ان الکافرین لامولی لھم** "یہ اس واسطے ہے کہ ایمان والوں کے اللہ تبارک و تعالیٰ مالک و مددگار ہیں اور کافروں کا کوئی مالک و مددگار نہیں"

کل صبح یہ لڑائی قرار پائی ہے اور ہمارے ان کے مابین یہی ایک فیصلہ کن جنگ

Marfat.com

ہو گی' تم چونکہ جوانمردی اور شدت کے اہل ہو اس لئے تم اپنی رائے سے مجھے مطلع کرو کہ تمہاری کیا رائے اور مرضی ہے؟ خداوند تعالیٰ جل جلالہ تم پر رحم فرمائیں اور جزائے خیر عنایت کریں۔ انہوں نے کہا ایہاالامیر! جنگ تو ہماری خواہش اور عین تمنا ہے اور اللہ جل جلالہ کے راستہ میں قربان ہو جانے اور اپنی جانوں کو پیش کر دینے سے بہتر اور کیا مسرت و شادمانی ہو گی۔ ہم انشاء اللہ العزیز حرب و ضرب اور نیزہ و تلوار کا مقابلہ نہایت بے جگری کے ساتھ کریں گے اور اس وقت تک کہ احکم الحاکمین جو سب سے بہتر حاکم ہیں کوئی فیصلہ نہ کر دیں اسی طرح برابر جان توڑ کوشش کرتے رہیں گے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا باری تعالیٰ تمہیں توفیق عنایت فرمائیں۔ سامان حرب سے تیار ہو جاؤ۔

کہتے ہیں کہ ابھی یہ رات گزرنے بھی نہیں پائی تھی کہ مسلمانوں نے خوشی خوشی اور جہاد کے شوق میں تمام سازو سامان حرب تیار کر لیا اور لڑائی کے کیل کانٹے سے لیس ہو کر فراغت حاصل کر لی۔ مسلمانوں کے لشکر میں کوئی شخص باقی نہیں رہا تھا جس نے اسلحہ سے مسلح ہو کر صبح کا انتظار نہ کیا ہو۔ آخر صبح ہوئی' پو پھٹی' موذنوں نے لشکر اسلام میں ہر چہار طرف اذانیں دیں۔ اللہ اکبر کے بلند بانگ نعرے فضائے آسمان میں گونج اٹھے۔ توحید کے بندے رب کعبہ کی عبادت کے لئے دوڑے اور وضو کر کر کے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ نے انہیں نماز پڑھائی اور جس وقت یہ اسلام کے فدائی نماز سے فارغ ہو گئے تو لڑائی کے لئے اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کے صف بندی کرنے لگے۔ تین صفیں اس طرح پے در پے مرتب کیں کہ پہلی صف دوسری کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔

## یرموک میں مسلمانوں کا صف بستہ ہونا

جس وقت صفیں مرتب ہو چکیں تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا ایہا الامیر! لڑائی کے متعلق آپ کیا احکام نافذ فرمانا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو لشکر کے میمنہ پر مقرر کر دو انہوں نے کہا کہ واقعی وہ اسی کے قابل ہیں۔

اس کے بعد آپ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم میمنہ پر چلے جاؤ۔ یہ اپنا نشان لے کر لشکر کے میمنہ پر کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت ابوعبیدہ

Marfat.com

بن جراح رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میسرہ پر کسے مقرر کرنا چاہئے؟ انہوں نے فرمایا کہ کنانہ بن مبارک کنانی رضی اللہ عنہ کو (یا عمرو بن معدیکرب زبیدی رضی اللہ عنہ کو واللہ اعلم ان دونوں حضرات میں سے کون سے کے متعلق فرمایا) چنانچہ آپ نے انہیں میسرہ کی طرف روانہ کر دیا۔

حضرت یوسف بن معن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت کنانہ کی شجاعت و براعت کا یہ حال تھا کہ یہ لڑائی کے فنون میں یکتا سمجھے جاتے تھے۔ اپنی بطالت و شجاعت اور شدت فراست کی وجہ سے یہ اپنے بنی کنانہ کے قبیلہ کی طرف سے تن تنہا دشمنوں کے مقابلہ میں نکلا کرتے تھے اور ان کے معاندین عرب مل کر ان کا مقابلہ کیا کرتے تھے جس وقت یہ مقابلہ میں پہنچ جایا کرتے تھے تو اپنی لڑائی بیان کر کر کے ان کو ڈانٹا کرتے تھے۔ دشمن تیز تیز گھوڑوں پر سوار ہو کے ان کی طرف بڑھتے رہتے اور یہ برابر مقابلہ کرتے ہوئے انہیں قتل کرتے رہتے تھے۔ اگر یہ ان پر کامیاب ہو گئے تو فہو المراد اور اگر دشمنوں کا غلبہ ہو جاتا تھا تو یہ گھوڑے سے اتر کر ان کے سامنے تیز دوڑا کرتے تھے اور وہ گھوڑوں کے سوار ان کی گرد تک کو بھی نہیں پہنچ سکتے تھے۔

## حضرت ابوعبیدہ کا تمام لشکر اسلام پر حضرت خالد کو سپہ سالار مقرر کرنا

واقدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے جس وقت انہیں میسرہ پر مقرر فرمایا تو انہوں نے اس کو منظور کر لیا اور یہ میسرہ پر چلے گئے۔ اس کے بعد حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ابو سلیمان! میں تمہیں تمام لشکر پر اس میں خواہ سوار ہوں یا پیدل' سردار مقرر کرتا ہوں۔ تم اپنی ماتحتی کے لئے پیدل سوار پر جسے چاہو حاکم مقرر کر دو۔ آپ نے کہا میں ابھی ان پر ایک ایسے شخص کو مقرر کرتا ہوں جس کی نظیر مسلمان نہیں پیش کر سکتے۔

اس کے بعد آپ نے حضرت ہاشم مرقال بن عتبہ بن ابو وقاص کو آواز دی اور فرمایا تمہیں جناب امیر لشکر پیدل فوج کے اوپر مامور کرتے ہیں۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاشم! اترو اور باری تعالیٰ تم پر رحم فرمائیں ان کے ساتھ مل جاؤ میں بھی اسی جگہ تمہاری موافقت کرنے والا ہوں۔

## جنگی احکامات

کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تمام صفیں مرتب کر چکے تو

Marfat.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ اب آپ تمام علمبرداروں اور سرداران لشکر کے پاس کہلا بھیجئے کہ وہ میرے ماتحت کام کریں اور جس طرح انہیں میں کہوں اس طرح لڑائی کو سرانجام دیں۔ آپ نے یہ سن کر حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کو بلا کر ہدایت کی کہ وہ تمام اصحاب رایات کے پاس جا کر اس امر کا اعلان کر دیں کہ امیر ابو عبیدہ (رضی اللہ عنہ) کا حکم ہے کہ تم تمام لوگ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی زیر کمان ہو۔ تمہیں چاہئے کہ جو کچھ وہ احکام نافذ فرمائیں تم ان پر کاربند رہو اور سرمو تفاوت نہ کرو۔ حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر تمام سرداران لشکر اور اصحاب رایات کے پاس گشت لگانا شروع کیا اور ہر ایک کو اس کی ہدایت سے آگاہ کیا حتیٰ کہ آپ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس بھی پہنچے اور انہیں بھی اس حکم سے روشناس کرایا۔

واقدی رحمتہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا حکم اصحاب رایات کے پاس پہنچا چکے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے صفوں کے درمیان میں چکر لگانا شروع کیا اور ہر ایک نشان کے پاس کھڑے ہو کر اس طرح انہیں تلقین دینی شروع کی یا اہل اسلام! صبرو استقلال' شجاعت و بہادری کی دلیل ہے اور بزدلی و نامرادی ذلت و خسران کی نشانی' صبر والے ہمیشہ غالب ہوتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس فریق کی جو حق پر ہو اور صبر کو کام میں لائے ہمیشہ نصرت و اعانت فرماتے ہیں۔ یہاں چمکتی ہوئی تلواروں کا جو مقابلہ کرتا ہے اور تیز تیز شمشیروں کی نوکوں کے سامنے جو سینہ سپر ہو جاتا ہے تو یاد رکھو جس وقت وہ ارحم الراحمین کے سامنے حاضر ہوتا ہے وہ جودو کرم اور بخشش و انعام کی سرتاپا ہستی کے مرتبہ کو بلند' اس کی عزت کو زیادہ' اس کے فعل کو ممنون اور اس کی سعی کو مشکور کرتا ہے۔ **واللہ یحب الشاکرین** آپ یہی تقریر کرتے ہوئے اور دہراتے ہوئے تمام لشکر میں گھوم گئے اور ہر ایک صاحب علم کے پاس کھڑے ہو کر انہی الفاظ سے انہیں تنبیہ کرتے رہے۔ حتیٰ کہ جس وقت آپ نے تمام لشکر کا دورہ کر لیا تو آپ نے اپنے پاس مسلمانوں میں سے بڑے بڑے بہادر اور شہ سوار جو نہایت سخت جانباز واقع ہوئے تھے جمع کئے اور لشکر زحف کے حضرات کو بھی ان میں شامل کر کے انہیں چار حصوں پر تقسیم کیا۔ ایک حصہ پر آپ نے حضرت قیس بن ہبیرہ مرادی رضی اللہ عنہ کو مقرر کر کے ان سے فرمایا تم عرب کے مشہور شہسوار ہو۔ اس دستہ پر متعین رہو اور جو میں کروں تم بھی کرتے رہو۔ دوسرے حصہ پر حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ کو اور تیسرے پر حضرت عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ کو مقرر

Marfat.com

کر کے انہیں بھی ہدایت کی' چوتھے حصہ کو جو تمام لشکر زحف پر مشتمل تھا خود اپنی کمان میں رکھا اور آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے پہلے اسلام کا یہ پرجوش لشکر سامان حرب سے آراستہ ہو کر لڑائی کے لئے بالکل تیار ہو گیا۔

## رومی لشکر کی حالت

ادھر باہان ارمنی نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ وہ حرب کے سازو سامان سے بالکل مزین ہو جائے۔ چنانچہ وہ بھی تیار ہو گئے اور انہوں نے آگے بڑھنا شروع کیا۔ مسلمانوں کا لشکر ان سے پہلے تیار ہو چکا تھا اور وہ لڑائی کے ہر کیل کانٹے سے بالکل لیس ہو چکے تھے۔ رومیوں نے جس وقت آگے بڑھ کر مسلمانوں کی صف بندی اور آراستگی دیکھی کہ گویا ان کی ہر ایک صف ایک سنگین قلعہ ہے جو ہلائے نہیں ہل سکتا۔ پرندے اس پر سایہ کر رہے ہیں۔ صفیں ملی ہوئی ہونے کی وجہ سے سیدھے سیدھے نیزوں کا ایک جال ہو کر رہ گیا ہے تو ان کے دل ڈر گئے' بدن کانپ اٹھے اور باری تعالیٰ جل مجدہ نے ان کے قلوب میں ایک رعب بھر دیا۔ آگے بڑھ کے باہان نے اپنے لشکر کو مرتب کیا۔ نصرانی عرب یعنی غسان' لخم اور جذام کے قبیلوں کے لوگ صفوں سے آگے کھڑے ہوئے اور جبلہ ایک چاندی کی صلیب جس کا وزن پانچ رطل تھا اور جس میں سونے کی پچے کاری ہو رہی تھی اور جس کے چاروں کونوں پر چار چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح جواہر لگے ہوئے تھے لے کر ان کے آگے ہوا۔ باہان نے ان کے پیچھے تیس صفیں مرتب کیں جس کی ہر ایک صف میں مسلمانوں کے تمام لشکر جتنی تعداد موجود تھی اور ہر ایک صف میں بہت زیادہ نشانات' اعلام اور ملبیس مامور کی گئی تھیں۔ باہان نے رہبانوں اور پادریوں کے ساتھ جو انجیل پڑھتے اور اسے دھونی دیتے جاتے تھے ایک چکر لگایا۔

## رومیوں کے سردار مطلہ کے مقابلہ میں روماس والی بصرہ کا نکلنا

جس وقت اس کی تمام صفیں پوری طرح سے مکمل ہو چکیں تو ان میں سے نہایت ڈول ڈول کا ایک سردار مطلہ زرہ چمکاتا ہوا نیزہ مرصع بالجواہر صلیب لئے ہوئے سبزہ گھوڑے پر سوار باہر نکلا اور مسلمانوں کے قریب آ کے رومی زبان میں کچھ بڑ بڑانے لگا۔ دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ کوئی بادشاہ کے مقربین اور رومی امراء میں سے ہے۔ مسلمان اگرچہ اس کی زبان نہیں سمجھے مگر اسے بادل کی طرح گرجتا ہوا دیکھ کر فورا" تاڑ گئے کہ یہ اپنا مقابل تلاش کرتا ہے۔ انہوں نے یہ معلوم کر کے کسی قدر توقف کیا مگر

Marfat.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ادھر سے توقف دیکھ کر چلا اٹھے اور فرمایا یہ کافر تمہیں مقابلہ کو بلاتا ہے اور تم تاخیر کرتے ہو۔ اگر تم نہیں نکلتے تو اس کے مقابلہ میں میں جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ نے آگے بڑھنا چاہا۔ آپ ابھی گھوڑے کو ایڑ لگانا ہی چاہتے تھے کہ مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک نہایت عمدہ مقابل کے گھوڑے کی طرح کے ہی ایک سبز گھوڑے پر ایک شخص ایک خوبصورت نیزہ ہاتھ میں تھامے اور لڑائی کے سازوسامان سے پوری طرح لیس ہو کے آگے بڑھا اور اپنے حریف کے مقابلے کے لئے ادھر جانے لگا۔ یہ شخص حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے کسی جانباز سپاہی کی شناخت میں نہ آیا۔ آپ نے اپنے غلام ہمام سے فرمایا کہ تو اس سوار کے پاس جا کے دیکھ آ کہ یہ کون شخص ہے اور کس گروہ اور کون سے قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے؟ ہمام یہ سن کر اس کی طرف چلے اور قریب تھا کہ وہ سوار اپنے حریف تک پہنچ جائے انہوں نے آواز دے کر کہا اے مرد خدا تم کون شخص ہو؟ سوار نے جواب دیا میں روماس والئی بصرہ ہوں۔ یہ سن کر ہمام پیچھے لوٹے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اس سے مطلع کیا۔ آپ نے حسب ذیل دعا کی:

**اللھم بارک فیہ و زدفی نیتہ** "الٰہی! ان میں برکت دیجئے اور ان کی نیک نیتی میں زیادتی فرمایئے"

## حضرت روماس والئی بصرہ کی شکست

حضرت روماس والئی بصرہ جس وقت حریف کے مقابلہ میں پہنچ گئے تو آپ نے اس سے رومی زبان میں گفتگو کی۔ اس نے کہا روماس میں نے تمہیں پہچان لیا ہے۔ تم نے اپنا مذہب چھوڑ کر اس قوم کا ساتھ کیوں اختیار کر لیا۔ آپ نے فرمایا یہ دین جس میں میں داخل ہوا ہوں نہایت ہی جلیل اور شریف دین ہے۔ جس شخص نے اس کی متابعت کی وہ سعید ہو گیا اور جس نے اس کی مخالفت کی وہ گمراہ ہو گیا۔ یہ کہہ کر آپ نے اس پر حملہ کیا۔ اس نے بھی حملے کا جواب دیا اور یہ اسی طرح ایک گھنٹہ تک برابر لڑتے رہے۔ حتیٰ کہ دونوں لشکر ان دونوں حریفوں کی بہادری پر عش عش کر اٹھے۔

آخر رومی نے انہیں ایک دفعہ غافل دیکھ کر ان کی غفلت سے فائدہ اٹھایا اور ایک نہایت کاری ضرب ماری جس کی وجہ سے آپ کے خون جاری ہو گیا۔ حضرت روماس رضی اللہ عنہ نے اس ضرب کو محسوس کیا اور جب آپ کو تکلیف معلوم ہوئی تو مسلمانوں کی طرف گھوڑے کی باگ کر کے سرپٹ گھوڑا ڈال دیا۔ حریف نے بھی نہایت تیزی کے

Marfat.com

ساتھ آپ کا تعاقب کیا اور قریب تھا کہ وہ آپ تک پہنچ جائے کہ مسلمانوں نے میسرہ اور میمنہ سے للکارنا شروع کیا جس کی وجہ سے حضرت روماس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ڈھارس بندھی اور حریف کے چھکے چھوٹ گئے اور وہ وہیں رک گیا۔ آپ مسلمانوں کے لشکر میں داخل ہوئے۔ خون آپ کے چہرے پر بہہ رہا تھا۔ مسلمانوں نے آپ کو ہاتھوں ہاتھ لیا' مرہم پٹی کی۔ آپ کے کام کا شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بخشش و انعام کا وعدہ یاد دلایا اور آپ کی سلامتی پر مبارک باد دی۔

کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت روماس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شکست کھا کر میدان سے چلے تو اس کے دل میں بڑا

تکبر پیدا ہوا اور سخت و سست کلام کر کر کے اپنے بغض و عناد کو ظاہر اور اپنے مقابلے کے لئے ہل من مبارز کا نعرہ لگانے لگا۔ حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھنا چاہا مگر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں منع کیا اور فرمایا آپ ایک بوڑھے شخص ہیں اور مد مقابل بہادر' شجیع اور نہایت ڈیل ڈول کا آدمی ہے۔ اس لئے میرے نزدیک آپ کا اپنی جگہ پر ہی قائم رہنا اس کے مقابلے میں نکلنے سے زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ بوڑھا آدمی جوان اور مضبوط شخص کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور خصوصاً جب کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان کا ایک بال بھی تمام مشرکین سے افضل و بہتر ہے۔ یہ سن کر حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ تشریف لے گئے اور حضرت عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ ان کی جگہ آگے بڑھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا عامر! تم کم سن ہو مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم اس کا مقابلہ نہ کر سکو۔ انہوں نے کہا سردار! آپ نے اس بدبخت رومی کی اتنی بہادری بیان کر دی کہ مسلمانوں کے دلوں میں اس کا رعب پڑ گیا اور یہ سخت بری بات ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میدان کے شہسوار خود لڑائی میں اپنے برابر کے جوڑ کو تاڑ لیتے ہیں اور اس کی بہادری و شجاعت اس کے چہرے سے خوب ٹپک رہی ہے تم اس کا مقابلہ کسی طرح نہیں کر سکتے اور پھر جبکہ وہ اپنی فوج میں سب سے پہلے آنے والا شخص ہے اس سے خود معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ بہادر شخص ہے کیونکہ سب سے پہلے بہادر ہی نکلا کرتے ہیں۔ اس لئے تم اپنی جگہ پر ہی ٹھہرو۔ عامر بن طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر پیچھے ہٹ گئے اور کسی طرح کی مخالفت نہ کی۔

کہتے ہیں کہ گبرو اسی طرح ہل من مبارز کا نعرہ لگاتا رہا حتیٰ کہ حارث بن عبداللہ ازدی رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے بڑھ کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور

Marfat.com

کہا کہ میں اس کے مقابلہ میں جانے کی اجازت طلب کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا مجھے اپنی جان کی قسم! تم واقعی صاحب جسارت و ہمت اور قوت و شدت ہو۔ میں تمہیں لڑائی کا ایک پھرتیلا اور چالاک جوان تصور کرتا ہوں۔ بسم اللہ کہہ کر بڑھو اور دشمن کا ناطقہ بند کر دو۔ ازدی رضی اللہ عنہ نے سامان حرب درست کر کے نکلنا چاہا مگر پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ذرا ٹھہرو میں تم سے ایک سوال کر لوں۔ انہوں نے کہا ابو سلیمان! پوچھ لو جو پوچھنا چاہتے ہو۔

آپ نے فرمایا اس سے پہلے کسی لڑائی میں تم نے کسی کا مقابلہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم نے اپنی جان کے ساتھ بہت بڑا دھوکہ کرنا چاہا۔ تم ابھی ناتجربہ کار ہو اور یہ شخص حرب میں نہایت تجربہ کار اور ہوشیار معلوم ہوتا ہے۔ میں اسے بہت غور سے دیکھ رہا ہوں اور اس کے الٹ پھیر نہایت گہری نظر سے مطالعہ کر رہا ہوں' اے بھتیجے تم اس کے مقابلہ میں مت جاؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ اسی کے مثل اس کے مقابلہ میں نکلے۔ آپ یہ کہتے جاتے تھے اور حضرت قیس بن ہبیرہ مرادی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتے جاتے تھے۔

## حضرت قیس بن ہبیرہؓ کا مقابلہ کے لئے نکلنا

حضرت قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کا روئے سخن اور چشم التفات اپنی طرف دیکھ کر کے کہا ابو سلیمان! میں سمجھ رہا ہوں آپ میری طرف اشارہ فرما رہے ہیں اور اس کام کے لئے میرے اوپر نظر انتخاب ڈال رہے ہیں میں حاضر ہوں اور جانے کے لئے تیار' آپ نے فرمایا اللہ غالب و بزرگ و برتر کا نام لے کر تیار ہو جاؤ اور اس کے مقابلے میں پہنچ جاؤ۔ تم اس کے برابر کے ہو اللہ تبارک و تعالیٰ تمہاری مدد فرمائیں گے۔

حضرت قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر گھوڑا سرپٹ ڈال دیا اور دو ایک اسے میدان کے چکر دے کر اس کی تیزی کم کر دی۔ جس وقت گھوڑا ذرا دموں سے نکل چکا تو آپ حریف کی طرف متوجہ ہوئے اور بسم اللہ و علی برکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہوئے اس کے پاس پہنچے۔ دشمن آپ کا گھوڑا پھراتا دیکھ کر فوراً" سمجھ گیا کہ یہ مسلمانوں کے لشکر میں نہایت شہسوار اور آزمودہ کار معلوم ہوتے ہیں۔ یہ سوچتے ہی یہ بھی بہت جلد آپ کی طرف متوجہ ہو گیا اور فوراً" دونوں میں نشانہ بازی شروع ہو گئی۔ حضرت قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ شمشیر خارا شگاف لے کر اس کی طرف دوڑے اور ایک تلوار کا ہاتھ رسید کیا۔ دشمن

Marfat.com

نے اسے اپنی ڈھال پر روکا مگر یہ تلوار ڈھال کو پھاڑ کر خود تک پہنچی اور اس میں رہ گئی۔ آپ نے کھینچ کر نکالنا چاہا مگر نہ نکلی۔ ادھر دشمن نے تلوار چلائی اور آپ کی شاہ رگ پر پڑی جس نے آپ کو صدمہ پہنچایا دونوں حریف ایک دوسرے سے بالکل قریب ہو گئے دشمن چونکہ سخت تنومند تھا اور چونکہ آپ نے قتال اہل ردۃ کے بعد صیام و قیام بہت فرمایا تھا اس لئے آپ بہت زیادہ لاغر اور نحیف الجثہ ہو گئے تھے اس لئے دشمن نے آپ کو آگے بڑھ کر قید کر لینا چاہا آپ نے جس وقت یہ دیکھا کہ دشمن مجھ پر غالب ہو گیا ہے تو آپ پیچھے ہٹے اور دور کھڑے ہو کر اسے غصہ کی نظر سے دیکھ کر دل ہی دل میں کچھ خدعہ حرب (لڑائی کا مکر) سوچنے لگے۔ مگر چونکہ تلوار ہاتھ سے نکل چکی تھی اس لئے یہ سوچ کر کہ مسلمانوں کے لشکر میں سے کسی کی تلوار مانگ لاؤں گھوڑے کی باگ موڑ دی اور اپنی جان سے بالکل مایوس ہو گئے۔ جس وقت آپ نے میدان سے گھوڑا لوٹایا تو دشمن نے چیختے ہوئے آپ کا تعاقب کیا۔ آپ یہ دیکھ کر آہستہ آہستہ چلنے لگے اور دل میں یہ سوچا کہ تیری مراد (شہادت) تجھے مل رہی ہے اور تو اس سے بھاگتا ہے۔

یہ سوچ کر آپ پھر اس کی طرف پلٹے' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ دیکھ کر انہیں آواز دی اور فرمایا یا قیس! میں تمہیں اللہ تبارک و تعالی اور ان کے رسول مقبول ﷺ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم اس کام کو میرے اوپر چھوڑ دو واپس آجاؤ۔ انہوں نے کہا ایہا الامیر! آپ نے مجھے بہت بڑی قسم دے دی ہے اگر میں آپ کے پاس آگیا تو کیا آپ پھر مجھے جانے کی اجازت دے دیں گے اور میرے وقت میں توسیع کر دیں گے؟ آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے کہا تو میں فرار کو اختیار کر کے صاحب نار نہیں ہونا چاہتا۔ میں میدان میں صبر و استقلال دکھلا کے اللہ تبارک و تعالی سے انعام و بخشش کا خواستگار ہوں گا یہ کہہ کر آپ نے اپنی کمر میں سے خنجر نکالا اور دشمن کی طرف چل پڑے۔

## حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق کی رومیوں سے خوفناک جنگ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس طرح بغیر تلوار کے آپ کو میدان کی طرف جاتے دیکھ کر اپنے دوستوں کی طرف خطاب کر کے فرمایا کوئی شخص ہے جو اللہ تبارک و تعالی سے ثواب کی امید رکھ کر قیس بن ہبیرہ تک میری یہ تلوار پہنچا دے حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا ابا سلیمان! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا ابن

Marfat.com

صدیق! یہ کام تم ہی سے ہو گا۔ حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار ہاتھ میں لی اور حضرت قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے۔ رومیوں نے انہیں دیکھا تو یہ سمجھے کہ یہ قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کی اعانت کو آئے ہیں اس لئے ان میں سے بھی ایک اور سردار نکلا اور یہاں آگیا۔

حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ' حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلوار دے کر کھڑے ہو گئے اور واپس نہ لوٹے آنے والے سردار نے کچھ باتیں کرنا شروع کیں جسے حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ مطلق نہ سمجھ سکے۔ آپ نے فرمایا بدبخت کیا کہتا ہے ہم کچھ نہیں سمجھتے۔ یہ سن کر رومیوں میں سے ایک ترجمان نکلا اور اس نے ان سے کہا یا معاشر العرب! کیا تم یہ نہیں کہا کرتے تھے کہ ہم نہایت منصف اور عادل ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تو اپنے ساتھی کو محض تلوار دینے آیا تھا اور اب جاتا ہوں۔ اگر تمہارے سو آدمی بھی ہمارے ایک شخص کے مقابلہ پر آجائیں تو ہمیں اس وقت بھی گراں نہیں گزرتا دیکھو تم تین آدمی ہو اور میں تنہا تمہیں کافی ہوں۔

ترجمان نے یہ اس سردار سے کہا تو وہ آپ کی یہ بات سن کر تعجب کرنے لگا اور انہیں آنکھ کے ایک کونے سے گھور گھور کر دیکھنے لگا۔ آپ نے فرمایا یا قیس! تم تھک گئے ہو ذرا ٹھہر جاؤ اور خدا کے واسطے کچھ دیر آرام کرو اور جو کچھ میں کرتا ہوں اسے دیکھتے رہو یہ کہہ کر آپ نے اس شخص کے جس سے آپ مخاطب تھے اس زور سے نیزہ مارا کہ اس کی پشت کو توڑتا ہوا باہر جا نکلا اور وہ چاروں شانے چت آرہا۔ دونوں رومی سردار یہ دیکھ کر آپ کی طرف لپکے اور آپ پر حملہ کر دیا حضرت قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر آپ کی مدد کو دوڑے مگر آپ نے انہیں منع فرمایا اور کہا قیس! میں تمہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے والد بزرگوار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم الگ رہو اور ان سے مجھے ہی نبٹ لینے دو۔ اگر میں مارا گیا تو تم ثواب میں میرے برابر ہو گے میری بہن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے میرا سلام کہہ دینا اور کہنا کہ تمہارا بھائی تمہارے باپ اور شوہر سے جا ملا ہے۔ حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر تعجب کیا اور پیچھے ہٹ گئے۔

حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نیزہ ہاتھ میں لے کے آگے بڑھے اور ان میں سے ایک کے سینے میں دے مارا۔ اس کی نوک زرہ میں پھنس گئی تو آپ نے اسے ہاتھ سے پھینک دیا اور تلوار کو میان سے سونت کر رکاب میں کھڑے ہو کر اس زور سے ایک بھرپور ہاتھ

Marfat.com

مارا کہ دشمن دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑا اور اس طرح یہ پہلا رومی جوان تہ تیغ ہو گیا۔ تیسرا گھبرو آپ کی یہ جرات و ہمت دیکھ کے مبہوت سا ہو گیا اور متحیر ہو کے آپ کی طرف دیکھنے لگا۔ حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا قیس! تم یہاں کیوں کھڑے ہو؟ یہ کہہ کر آپ نے اس سردار پر بھی حملہ کیا اور اس کے ایک ایسی تلوار ماری کہ اس کا سر دور جا گرا اور دھڑ زمین پر گرتا ہوا دکھلائی دیا۔ رومیوں نے اس منظر کو دیکھا تو آپس میں کہنے لگے یہ عرب شیطان معلوم ہوتے ہیں۔

جس وقت باہان کو اس کی اطلاع کی گئی تو وہ اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہنے لگا ہرقل بادشاہ کو اس قوم کے حالات کی بہت زیادہ اطلاع تھی مسیح کی قسم! تمہارے اندر ضرور کوئی ایسی بات ہے جس کی وجہ سے تم مغلوب ہو رہے ہو اور یہ قوم برابر فتح کرتی چلی جاتی ہے۔ اگر تم نے اپنی کثرت سے انہیں نہ پیس ڈالا تو تمہاری طرف سے کوئی ان کے مقابلہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ وہ تمہارے اوپر فتح پا کر رہیں گے اسی وقت اس کے پاس ایک سردار آیا اور وہ اس کے کان میں کہنے لگا ایہا الملک میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ کچھ آدمی جو ابلق اور سبز گھوڑوں پر سوار اور تمام اسلحہ سے مسلح تھے آسمان سے اترے اور ان عربوں کو گھیر لیا۔ ہم بھی ان کے سامنے کھڑے تھے۔ ہمارے لشکر میں سے جو نکلتا رہا وہ برابر اس کو قتل کرتے رہے۔ حتی کہ ہمارے اکثر آدمیوں کا ڈھیر کر کے رکھ دیا۔ میں نے جو کچھ خواب میں دیکھا تھا اب وہی بیداری میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کے ایک آدمی نے نکل کر ہمارے تین آدمیوں کو قتل کر کے رکھ دیا ہے میری رائے میں یہ آسمان میں ہی مقدر ہو چکا ہے کہ وہ ہم پر فتح یاب ہوں۔

کہتے ہیں کہ یہ سنتے ہی باہان کا دل بیٹھ گیا اور اس کی کمر ٹوٹ گئی اور اسے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اس خواب دیکھنے والے کو تنبیہ کر دی کہ وہ اپنا خواب کسی دوسرے سے بیان نہ کرے۔ ادھر حضرت قیس بن ہبیرہ رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے ان تینوں مقتولین کا اپنے گھوڑوں سے اتر کر سامان اور اسلحہ اتارا اور مسلمانوں کے لشکر میں پہنچ کر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے روبرو پیش کر دیا۔ آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ یہ تم دونوں ہی کا حق ہے۔ قیس بن ہبیرہ رضی اللہ تعالی عنہ تو جہاں ان کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمایا تھا اسی جگہ جا کھڑے ہوئے مگر حضرت عبدالرحمان رضی اللہ تعالی عنہ پھر میدان کارزار کی طرف پلٹے اور دونوں صفوں کے درمیان میں گھوڑے کو چکر دینے لگے اور رومیوں کے میمنہ پر پہنچتے ہی حملہ کر دیا۔

Marfat.com

میمنہ کی صفیں ان کے حملہ سے ہل گئیں اور انہوں نے ان کے دو سواروں کو موت کا راستہ دکھلا دیا۔ اس کے بعد آپ یہاں سے پلٹے اور دشمن کے قلب پر جا گرے یہاں سے اٹھے تو میسرہ پر آئے اور حملہ کرنے لگے۔ یہاں آپ پر تیروں کی بوچھاڑ ہونے لگی تو آپ گھوڑے کو ایک ایڑ بتا کے لشکر کے مقابلہ میں میدان کے اندر آکھڑے ہوئے اب آپ اپنے نام سے رومیوں کو ڈراتے اور انہیں مقابلے کے لئے بلاتے تھے حتی کہ ایک رومی سردار آپ کے مقابلے کے لئے نکلا مگر ابھی بہت تھوڑا سا ہی وقفہ گزرا تھا کہ داعی اجل کو لبیک کہتا ہوا دوزخ کی طرف چلا گیا۔ دوسرا نکلا اس کا بھی یہی حشر ہوا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جس وقت آپ کی یہ بہادری دیکھی تو دعا کی۔

**اللھم ارعہ واحفظہ فان عبدالرحمان قد اصطلی الیوم بقتال جیش الروم وحدہ**

(بار الہا! عبدالرحمان کی نگاہ رکھئے' اس کی حفاظت فرمایئے کیونکہ اسی نے آج رومیوں کے لشکر میں آگ لگائی ہے)۔

اس کے بعد آپ نے انہیں پکار کر آواز دی عبدالرحمان! تمہیں اپنے باپ کے بڑھاپے اور ان کی بیعت کی قسم! بس اب تم چلے آؤ اور لڑائی اپنے مسلمان بھائیوں پر چھوڑ دو۔ آپ یہ سن کے واپس چلے آئے۔

## یرموک میں جنگ کرنے والی بہادر صحابیات

خرام ابن غنم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے جو جنگ یرموک میں شریک تھا دریافت کیا کہ آیا میدان کارزار میں تمہارے دوش بدوش خواتین اسلام بھی رہتی تھیں انہوں نے کہا ہاں رہتی تھیں اسماء بنت ابی بکر زوجہ زبیر بن عوام' خولہ بنت ازور' نسیبہ بنت کعب' ام ابان زوجہ عکرمہ بن ابی جہل' غزنہ بنت عامر بن عاصم ضمیری مع اپنے خاوند مسلمہ بن عوف ضمری' رملہ بنت طلیحہ زبیدی' رملہ' امام' زینب' نعم' ہندہ 'عمر' لبنی وغیرھن رضی اللہ تعالیٰ عنہن خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں یہ اس طرح جان توڑ کر لڑی تھیں کہ انہوں نے اپنے پیدا کرنے والے کو خوش اور راضی کر لیا تھا۔

## جنگ یرموک کی خطرناکیاں

پہلے دن یہ جنگ یرموک محض ایک چنگاری تھی جو سلگتے سلگتے آخر میں ایک ایسی

Marfat.com

مہیب اور شعلہ زن آگ بن گئی جس کے شرارے اڑ اڑ کر خرمن ہستی کو جلا جلا کر خاک سیاہ کرنے لگے۔ اس کا ہر آنے والا دن گزرنے والے دن سے زیادہ خطرناک اور سخت آتا تھا۔

عمرو بن جریر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ پہلے یہ لڑائی کم کم تھی مگر بعد میں اس نے نہایت سختی اختیار کر لی تھی جس کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ چند ایک رومیوں کو موت کے گھاٹ اتار کر اپنے لشکر میں واپس چلے آئے تو باہان نے اپنی دس صفوں کو مسلمانوں پر ٹوٹ پڑنے کا حکم دے دیا اور انہوں نے یہ حکم سنتے ہی مسلمانوں پر ہلہ بول دیا۔ مسلمان بھی ان کی طرف بڑھے اور ایک گھمسان کا رن شروع کیا۔ کہتے ہیں کہ جس وقت تک آفتاب قبہ آسمان پر کھڑا ہوا اس لڑائی کا نظارہ دیکھتا رہا۔ اس وقت تک فریقین میں برابر لڑائی ہوتی رہی۔ حتیٰ کہ شب کی تاریکی نے آکر ان دونوں کو جدا کیا اس سے پہلے دن کی لڑائی میں فریقین کا کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا۔ رومی بھی بہت کم کام آئے تھے اور مسلمان بھی کل دس ہی شہید ہوئے تھے۔

کہتے ہیں کہ باہان جب لوٹ کر اپنی فرودگاہ میں آیا تو رومی بطارقہ' راہب' عالم اور دانش مند لوگ اس کے پاس جمع ہوئے دستر خوان بچھایا گیا کھانا چنا گیا مگر اس نے اس خواب کی دہشت کی وجہ سے جو ایک سردار نے اس سے بیان کیا تھا اس سے قطعاً" کچھ نہ کھایا۔ اس کا دل چاہتا تھا کہ میں جزیہ دے کر صلح کر لوں مگر ہرقل' امراء سلطنت اور اعیان مملکت کا خوف اسے مانع آ رہا تھا۔

باہان تمام رات اسی فکر میں رہا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آخر اس کی رائے نے یہی راہنمائی کی کہ وہ لڑائی کو موقوف رکھے۔ صبح ہوئی تو مسلمانوں نے اپنے آپ کو مسلح کیا صفوں کو ترتیب دیا اور لڑائی کے منتظر ہو گئے مگر جب رومیوں میں کچھ حرکت اور جنبش نہ دیکھی تو یہ سمجھ لیا کہ ان میں کوئی نئی بات ضرور ہے اور دشمن مغلوب معلوم ہوتا ہے۔

ادھر تمام بطارقہ نیز چاروں بادشاہ یعنی قناطر' جرجیر' دریحان اور قوریر اور تمام سرداران لشکر جنگ کی اجازت طلب کرنے کے لئے باہان کے پاس جمع ہوئے اور کہا کہ آپ ہمیں لڑائی کی اجازت دیں۔ اس نے کہا میں ایسی قوم کی طرف سے جس کا پیشہ ہی ظلم ہے کیوں نبرد آزمائی کروں۔ اگر تم اصرار ہو تو خود اپنی سلطنت کا بچاؤ اور اپنے حریم کی حفاظت کے لئے لڑو۔ انہوں نے کہا بہت اچھا آپ لڑائی ہمارے حوالے کر دیں مسیح ابن مریم کی قسم! تاوقتیکہ ہم انہیں شام سے نہ نکال دیں یا انہیں مار کر ان کا وہیں ڈھیر نہ کر

Marfat.com

دیں اس وقت تک کبھی پیچھے نہ ہٹیں گے یا وہ ہمیں قتل کر دیں گے' اس وقت کچھ ہو کر رہے گا۔ آپ ہمارے قول پر اعتماد کریں اور ہمارے ساتھ میدان کارزار تک چلیں۔ جس وقت آپ لڑائی کا قصد کریں تو ہمیں ہمارے لشکر کے ساتھ باری باری سے اجازت دیتے رہیں کہ ایک دن ہم میں سے ایک سردار اپنی جمعیت کو ساتھ لے کر لڑے اور دوسرے روز دوسرا تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ ہم میں سے کون شخص زیادہ بہادر' شجیع اور سخت ہے اور مسلمانوں کو زیادہ دیر مقابلے میں ٹھہرنے دیتا ہے یا نہیں؟ ہم اپنے تمام لڑکے بالوں اور اہل و عیال کو ایک جگہ جمع کر لیں گے۔ اگر ہم نے عربوں پر غلبہ حاصل کر لیا تو ہم انہیں ان کے خیموں کی طرف لوٹا دیں گے اور اگر ہم پر عربوں کا غلبہ ہو گیا تو وہ اپنے اپنے شہروں اور دیہات کو لوٹ جاویں گے۔ لڑائی ہمارے اور ان کے مابین ہفتہ میں پانچ دن ہو گی اور دو دن آرام کرنے کو مل جائیں گے اس طرح ہمیں امید ہے کہ ایک یا دو دن میں ہمارے ان کے درمیان کوئی فیصلہ' شکست یا فتح کا ضرور ہو لے گا۔ باہان ملعون نے کہا واقعی یہ رائے ٹھیک ہے میں بادشاہ کو بھی اس سے مطلع کئے دیتا ہوں یہ کہہ کر اس نے ملک ہرقل کو جنگ کے موجودہ حالات اور مسلمانوں کے غلبہ کا خط لکھ کر ایک سردار کے ہاتھ روانہ کر دیا۔

کہتے ہیں کہ پہلے روز کے معرکہ کے بعد ایک ہفتہ تک باہان لڑائی سے رکا رہا۔ اس عرصے میں مسلمانوں نے بھی پیش دستی نہ کی اور وہ بھی لڑائی سے رکے رہے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک جاسوس کو اس طرف روانہ کیا تاکہ معلوم کریں کہ رومیوں نے لڑائی سے کیوں کنارہ کشی اختیار کر رکھی ہے چنانچہ ایک دن رات یہ غائب رہا اور اس کے بعد آ کر اطلاع دی کہ باہان نے ایک خط ہرقل کے پاس روانہ کیا ہے اور اسے اس کے جواب کا انتظار ہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا ایہا الامیر! خدا کی قسم ہمارے خوف کے علاوہ اور کسی چیز نے لڑائی کو ملتوی نہیں کیا۔ آپ ہمیں لڑائی کے لئے اس طرف روانہ کیجئے آپ نے فرمایا خالد! جلدی نہ کرو۔

## باہان کا لشکر اسلامیہ کی طرف جاسوس روانہ کرنا

جس وقت آٹھواں دن ہو گیا تو باہان نے اپنے ساتھیوں کو لڑائی کے التواء پر نہایت افسوس اور ملال کرتے دیکھا۔ اس نے نصرانی عربوں میں سے ایک شخص کو بلا کر اس سے کہا کہ تو ان مسلمانوں کے لشکر میں جا کر ان کے حالات کو دریافت کر اور یہ معلوم کر کہ

Marfat.com

ہمارے متعلق ان کی کیا رائے ہے اور لڑائی کے بارے میں کیا ارادہ رکھتے ہیں؟ نیز ان کے کام، خصلتیں، عادات بھی معلوم کر اور یہ بھی دیکھ کہ ہمارا رعب ان کے دلوں میں جاگزین ہو گیا ہے یا نہیں؟ لخمی یہ سن کر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے لشکر میں آیا اور ایک دن رات تمام لشکر میں حالات معلوم کرتا ہوا پھرتا رہا۔ اس نے کہا کہ مسلمان نہایت بے فکر اور اطمینان کی حالت میں ہیں نہ انہیں کسی کا ڈر ہے نہ خوف، نمازیں پڑھتے ہیں قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں تسبیح کا دور ہے، نہ کوئی حدود اللہ سے تجاوز کرتا ہے نہ کوئی شخص کسی پر ظلم و ستم روا رکھتا ہے۔

## اچانک حملہ کرنے کے لئے باہان کا لشکر ترتیب دینا

باہان نے اپنے پاس تمام ملوک اور سرداران لشکر کو جمع کیا علم، نشانات اور ملیس مرتب کیں اور ایک سو ساٹھ ملیس بنا کر ایک ایک صلیب کے ماتحت دس ہزار آدمی مقرر کئے سب سے پہلی صلیب قناطر کے جو اسی کے ہم مرتبہ ایک بادشاہ تھا سپرد کی اور اسے فوج کے میمنہ پر ٹھہرنے کے لئے حکم دیا، اس کے بعد ایک صلیب جرجیر کے حوالے کی اور قوم سکلہ اور لان کو اس کے ساتھ کر کے میسرہ پر مقرر کیا۔ ایک صلیب جرجیر کے ہاتھ میں دی اور قوم ارمن، بجہ، نوبہ، روسیہ اور صقالیہ کی عنان حکومت اس کے سپرد کی۔ اس کے بعد بادشاہ کے بھانجے کے لئے ایک صلیب بنائی اور قوم فرنگ (فرنج) ہرقلیہ، قیاصرہ، برغل اور دوقس پر اس کو حاکم مقرر کیا۔ پھر جبلہ بن ایہم غسانی کو ایک صلیب دی اور نصرانی عربوں آملہ، لخم، جذام، غسان اور ضبیعہ کی کمان اس کے ہاتھ میں دے کر اسے ہراول پر مقرر کیا اور کہا کہ تم عرب ہو اور دشمن بھی عرب ہیں اور ہمیشہ لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے۔ اس سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اس نے اپنے لشکر کے پہلو میں عمدہ عمدہ جوانوں کی تیس صفیں قائم کیں کہ ہر صف اپنی پچھلی صف کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔ یہ تمام رات اسی طرح اپنے لشکر کو ترتیب دیتا رہا حتیٰ کہ فجر ہونے سے قبل پو پھٹنے سے پہلے اور صبح ظاہر ہونے سے اول اول یہ اپنے لشکر کی ترتیب اور تنظیم سے فراغت حاصل کر چکا۔

اس کے بعد اس نے ایک خیمہ کے نصب کرنے کا حکم دیا اور وہ اس کے حکم کے مطابق ایک بلند ٹیلے پر جو یرموک کی جانب تھا اور جس کے اوپر سے دونوں لشکر بخوبی نظر آتے تھے کھڑا کر دیا گیا تاکہ وہ وہاں کھڑا ہو کر دونوں لشکروں کو برابر دیکھتا رہے اس نے

Marfat.com

اپنے دائیں سمت بہادران روم میں سے جو اسلحہ سے پوری طرح مسلح تھے ایک ہزار جوان رکھے اور اسی طرح ملوک اور صاحب و یم وتخت میں سے جو ریشم کا سرخ ملا لباس پہنے ہوئے تھے اور جن کا سوائے ان کی آنکھوں کے تمام جسم چھپا ہوا تھا ایک ہزار منتخب کئے گئے اور انہیں اپنے بائیں طرف مقرر کر کے یہ ہدایت کر دی کہ وہ ہر طرح ہوشیار رہیں میں چاہتا ہوں کہ میں ان عربوں سے ایک مکر اور حیلہ کروں یہ چونکہ لڑائی کے لئے تیار نہیں ہیں اور تم سب مسلح اور آراستہ ہو اس لئے جس وقت آفتاب طلوع ہو جائے اور مسلمانوں کو تم غیر مسلح دیکھو تو تم ہر طرف سے ان پر حملہ کر دینا۔ مسلمان ہمارے لشکر کے مقابلہ میں سیاہ شتر کے سفید تل کی نسبت رکھتے ہیں اور بس۔

## مسلمانوں کے فتح و نصرت کے خواب اور ندائے غیب

حضرت علقمہ بن اسد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب باہان نے اپنی فوج کو ترتیب دیا میں اپنے لشکر میں تھا اور ہمیں اس کے متعلق کچھ خبر نہیں تھی جس وقت صبح ہوئی موذنوں نے اذانیں دیں تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو باہان کے مکر سے بالکل ناواقف تھے مسلمانوں کو نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے اور آپ نے پہلی رکعت میں سورۃ والفجر ولیال عشر پڑھنا شروع کی جس وقت آپ **ان ربک لبالمر صاد** (یعنی البتہ تیرے رب گھات میں ہیں) پر پہنچے تو ہاتف غیبی نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے حالانکہ وہ نماز میں تھے یہ کہا۔

**ظفر تم بالقوم ورب العزة ومایغنی کیدھم شیئا وما اجری اللہ ھذہ الایۃ علی لسان امیر کم الابشارۃ لکم**

تم دشمن پر فتح یاب ہو گئے۔ رب العزت کی قسم ان کا مکران کو کسی چیز سے بے نیاز نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ' نے اس آیت کو تمہارے امیر کی زبان پر محض تمہیں بشارت دینے کے لئے جاری کرایا ہے۔

مسلمانوں نے جس وقت اس آواز کو سنا تو تعجب کیا۔ دوسری رکعت میں آپ نے **والشمس وضحھا** شروع کی جس وقت اس آیت پر پہنچے۔

**فدمدم علیھم ربھم بذنبھم فسوی ھا ولا یخاف عقباھا۔**

(ان کے رب نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کیا اور ان سب چھوٹے بڑوں کو برابر کر دیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی ہلاکت کے انجام سے نہیں ڈرتے۔"

Marfat.com

تو پھر اس ہاتف غیبی نے آواز دی اور کہا **تم المقال وصح الرجز هذه علامة النصر۔** بات پوری ہو گئی' رجز صحیح ہو گئی' یہی علامت فتح کی ہے۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جس وقت نماز سے فارغ ہو چکے تو مسلمانوں سے کہنے لگے معاشر المسلمین! کیا تم نے ہاتف غیبی کی آواز سنی ہے؟ انہوں نے کہا سنی ہے اس نے یہ یہ کہا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم! یہ ہاتف مدد و نصرت کی نشانی اور فائز المرامی کی علامت ہے اللہ عزوجل کی مدد و اعانت کی تمہیں بشارت ہو۔ واللہ باری تعالی جل مجدہ تمہاری نصرت فرمائیں گے اور قرون اول کے نافرمانوں کی طرح تمہارے دشمنوں پر عذاب مسلط کریں گے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا معاشر القوم! میں نے رات ایک ایسا خواب دیکھا ہے جو دشمنوں پر نصرت اور ملاء اعلی کی طرف سے اعانت پر دلالت کرتا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے دریافت کیا اللہ سبحانہ ہمارے امیر کی شان دو بالا کریں وہ کیا خواب ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ میں گویا رومی دشمنوں کے مقابلہ میں کھڑا ہوا ہوں کہ اچانک ہمیں چند ایسے آدمیوں نے جو سفید کپڑے پہن رہے تھے اور ایسے سفید کہ میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھے تھے اور جن سے ایسا نور ٹپک رہا تھا کہ آنکھوں کو چکا چوند کئے دیتا تھا اور جو سبز عمامے باندھے زرد علم ہاتھ میں لئے سبزے گھوڑوں پر سوار تھے ہمیں گھیر لیا اور جس وقت وہ میرے چاروں طرف صف بستہ ہو گئے تو کہنے لگے آگے بڑھو دشمن سے پیش دستی کرو اور ان سے مطلق نہ ڈرو تم ان پر غالب ہو اور اللہ تبارک و تعالی تمہارے ناصر و مددگار ہیں۔ اس کے بعد تمہارے اندر سے انہوں نے چند آدمیوں کو بلایا اور اپنے پیالوں سے انہیں شراب پلائی جو ان کے اندر موجود تھی میں گویا اپنے لشکر کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ رومیوں کے لشکر میں داخل ہو گیا ہے اور جس وقت اس نے ہماری طرف دیکھا ہے تو وہ ہزیمت کھا کر بھاگ پڑا ہے۔

یہ خواب سن کر مسلمانوں نے کہا ایہا الامیر! اللہ تبارک و تعالی آپ کو نیکی بخشیں یہ ایک بشارت ہے کہ اللہ تبارک و تعالی نے ہماری آنکھوں کو اس سے ٹھنڈک اور نور بخشا ہے' قوم خولان سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا ایہا الامیر! اللہ جل جلالہ' آپ کو صالح بنائیں میں نے بھی رات ایک خواب دیکھا ہے آپ نے فرمایا انشاء اللہ تعالی وہ عمدہ اور نیک ہی ہو گا۔ باری تعالی جل مجدہ تم پر رحم فرمائیں وہ کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے دیکھا گویا ہم دشمن کے مقابلہ کے لئے نکلے ہیں اور جس وقت دشمن نے لڑائی شروع کی

Marfat.com

ہے تو آسمان سے سفید سفید چند طیور جن کے بازو (پر) سبز اور خار (چنگل) کرگس جیسے تھے اترے ہیں اور عقابوں کی طرح ان (دشمنوں) کے سر نوچنے اور توڑنے لگے ہیں اور جس وقت ان میں سے کوئی شخص ان کا مقابلہ کرتا ہے تو ایک ہی ضرب کے ساتھ اس کے ٹکڑے کر کے رکھ دیتے ہیں۔

مسلمان اس خواب سے خوش ہوئے اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تمہیں بشارت ہو اللہ جل جلالہ نے تمہاری تائید کر کے تمہیں غلبہ دیا اور وہ مقرب فرشتوں کے ذریعہ انشاء اللہ العزیز جنگ بدر کی طرح تمہاری نصرت و اعانت فرمائیں گے اور فرشتے تمہاری طرف سے ہو کے رومیوں سے لڑیں گے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے یہ بہت عمدہ اور سچا خواب ہے اس کی تعبیر مدد و نصرت ہے میں باری تعالیٰ کی ذات گرامی سے مدد و اعانت کی امید اور متقین کی فتح کی آرزو رکھتا ہوں۔

## مقابلہ میں نکلنے کے لئے مسلمانوں کی تیاری

مسلمانوں میں سے ایک شخص کہنے لگا ایہاالامیر! نہ معلوم ان گبرو کتوں کے مقابلہ سے ہمیں کس چیز نے روک رکھا ہے اور آپ لڑائی میں کس چیز کا انتظار فرما رہے ہیں حالانکہ دشمن جنگ کے طول دینے سے ہمارے ساتھ مکر کرنا چاہتا ہے اور اس نے تاخیر محض اس وجہ سے کر رکھی ہے کہ وہ اچانک کسی رات ہم پر شب خون کے ارادے سے آپڑے۔ آپ نے فرمایا واقعی یہ بات قرین قیاس سے معلوم ہوتی ہے جو تم سمجھ رہے ہو۔

حضرت سعید بن رفاعہ حمیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اسی گفتگو میں تھے کہ اچانک چاروں طرف سے شور و غل کی آوازیں بلند ہوئیں۔ ہر طرف سے چیخ و پکار کی صدائیں آنے لگیں۔ ہر شخص لڑائی کے لئے دوسرے کو بلا رہا تھا اور تیار ہونے کے لئے کہتا تھا رومی ہماری طرف بڑھے چلے آ رہے تھے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو گمان ہوا کہ کہیں مسلمان اب تک نماز فجر کی ادائیگی میں لگ رہے ہیں۔ اس لئے آپ انہیں دیکھنے کے لئے اٹھے اس رات مسلمانوں کی نگہبانی کے لئے حضرت سعید بن زید اور حضرت عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہما مامور تھے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ **النفیر النفیر** (تیار ہو جاؤ تیار ہو جاؤ) کی آوازیں لگاتے ہوئے اچانک دکھلائی دیئے اور بڑھتے بڑھتے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔ آپ کے ساتھ چند

Marfat.com

نصرانی عرب بھی تھے۔ آپ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے ایہاالامیر! باہان نے جنگ بند کر کے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا۔ اب وہ صفوں کو مرتب اور لشکر کو آراستہ کر کے ہم پر اچانک آگرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور ہم اس وقت بالکل بے سروسامان ہیں۔ یہ چند نصرانی عرب مسلمان ہونے کی غرض سے ہمارے پاس آئے ہیں اور باہان کی سختی اور مکرو حیلے کی خبر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ہماری طرف اپنے بڑے بڑے دلاوروں کو لیکر چل پڑا ہے اور ان کی رائے ہوئی ہے کہ ان کا ہر ایک بادشاہ ایک ایک روز ہم سے مع اپنی فوج کے لڑا کرے گا اور یہ صورت نہایت خطرناک ہے۔ نیز مسلمانوں نے دیکھ لیا ہے کہ رومیوں کے علم اور صلیبیں برابر ہم سے قریب ہوتی چلی جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔

## مقابلہ میں سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید کا شہسواروں کے ساتھ نکلنا

اس کے بعد آپ نے آواز دی ابو سلیمان خالد بن ولید کہاں ہیں؟ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لبیک کہتے ہوئے آئے تو آپ نے فرمایا ابو سلیمان! تم میرے ہر کام کے اہل اور لائق ہو۔ بہادر اور شجیع مسلمانوں کو ساتھ لے کر حریم کی حفاظت کے لئے جب تک مسلمان اپنے آلات حرب اور صفوف کی ترتیب سے فارغ ہوں دشمن کے مقابلے میں ڈٹ جاؤ اور انہیں اہل و عیال تک نہ آنے دو۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا بسرو چشم! یہ کہہ کر آپ نے بہادران اسلام کو آوازیں دینی شروع کیں کہاں ہیں ہاشم بن مرقال، کہاں ہیں زبیر بن عوام، کہاں ہیں عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، کہاں ہیں فضل بن عباس، کہاں ہیں یزید بن ابوسفیان، کہاں ہیں ربیعہ بن عامر، کہاں ہیں میسرہ بن مسروق عبسی، کہاں ہیں میسرہ بن قیس، کہاں ہیں عبداللہ بن انیس جہنی، کہاں ہیں ابوسفیان صخر بن حرب اموی، کہاں ہیں عمارہ دوسی، کہاں ہیں عبداللہ بن سلام، کہاں ہیں غانم غنوی، کہاں ہیں مقداد بن اسود کندی، کہاں ہیں ابوذر غفاری، کہاں ہیں عمرو بن معدی کرب زبیدی، کہاں ہیں عمار بن یاسر عبسی، کہاں ہیں ضرار بن ازور، کہاں ہیں عامر بن طفیل، کہاں ہیں ابان بن عثمان بن عفان رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین؟

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسی طرح یکے بعد دیگرے صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو آوازیں دیتے جاتے تھے اور ان حضرات کو جو بڑے بڑے سخت معرکوں میں

Marfat.com

آپ کے ساتھ ہو کر لڑے تھے نام بنام پکارتے جاتے تھے حتی کہ پانچ سو سواروں کو جن میں کا ہر ایک بذات خود ایک لشکر تھا آپ نے بلایا اور جس وقت وہ تمام آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ رومیوں کے جارحانہ حملے کی روک تھام اور استقدام کے استقبال کے لئے ان کی طرف بڑھے اور انہیں اپنے نیزوں کی نوکوں سے اسی جگہ رکھنے کی دعوت دی۔ تلواریں جو چند دنوں سے پیاسی تھیں تڑپ تڑپ کر میان سے نکلیں اور اپنی اپنی پیاس بجھانے لگیں۔

## مسلمانوں پر باہان کا اچانک حملہ اور مسلمانوں کی ترتیب افواج

حضرت ابوعبیدہ بن جراح ﷺ لشکر کی آراستگی اور صفوں کی ترتیب میں مشغول ہوئے اور فوج کو ہر طرح آراستہ کرنے لگے۔ حضرت ابوسفیان ﷺ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ﷺ کے پاس آئے اور کہا ایہا الامیر! آپ عورتوں کو حکم دے دیں کہ وہ اس ٹیلہ پر چڑھ جائیں۔ آپ نے فرمایا واقعی تمہاری رائے بہت بہتر ہے۔ چنانچہ آپ نے انہیں حکم دے دیا اور وہ اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو لے کر اس ٹیلے پر چڑھ گئیں اور اپنی نیز لڑکے لڑکیوں کی جان اس طرح محفوظ کر لی۔ آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا خواتین اسلام! خیموں کی چوبوں کو ہاتھ میں لے لو۔ پتھروں کو اپنے سامنے رکھ لو اور مسلمانوں کو لڑنے کی ترغیب و تحریص دیتی رہو۔ اگر فتح و نصرت ہمارے ساتھ رہے تو جس طرح ہو اسی طرح بیٹھی رہو۔ لیکن اگر ہزیمت کھا کے کسی مسلمان کو بھاگتا دیکھو تو چوبیں مار مار کر اس کا منہ توڑ دو۔ پھر پتھروں سے اس پر پتھراؤ کر کے اس کا ڈھیر یہیں لگا دو اپنی اولاد کو اسے دکھا دکھا کر کہو کہ اس اولاد' گھر بار اور اسلام کی طرف سے لڑ' عورتوں نے کہا ایہا الامیر آپ اطمینان رکھیں ایسا ہی ہو گا۔

واقدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ جب آپ نے ٹیلے پر عورتوں کو محفوظ کر دیا تو لشکر کی ترتیب میں مصروف ہوئے جس وقت آپ نے اپنی فوج کو میمنہ' میسرہ' قلب اور دو بازوؤں پر تقسیم کر کے صاحب نشانات لوگوں کو آگے کر دیا تو ہر ایک لڑائی کی طرف دوڑنے لگا۔ مہاجرین کا نشان زرد تھا۔ بعض سفید' اور سیاہ نشان بھی موجود تھے اسی طرح ہر ایک قبیلے کے نشانات اور علم مختلف رنگوں کے تھے آپ نے مہاجرین و انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قلب لشکر میں متعین فرمایا مسلمان لڑائی کے سامان اور اسلحہ سے بالکل مسلح ہو گئے آپ نے تمام لشکر کو تین صفوں پر مرتب کیا۔ پہلی صف میں یمن کے تیرانداز

Marfat.com

لوگ مقرر کیے دوسری میں ڈھال اور تلوار والے لوگوں کو اور تیسری میں سوار فوج کو مع ان کے سامان کے متعین فرمایا۔ پھر سواروں کو تین جماعتوں میں تقسیم کیا اور ہر ایک جماعت پر مسلمانوں میں سے تین شہ سوار یعنی حضرت غیاث بن حرملہ عامری، مسلمہ بن سیف یربوعی اور قعقاع بن عمرو تمیمی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو علی الترتیب مقرر فرمایا۔

تمام مسلمان اپنے اپنے نشانات کے نیچے جمع ہوئے اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اس علم کے نیچے جو آپ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ملک شام آنے کے وقت ودیعت فرمایا تھا کھڑے ہوئے یہ وہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زرد نشان مبارک تھا جو آنحضرت نے غزوہ خیبر کے لئے ترتیب فرمایا تھا۔

کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس رایت العقاب نامی سیاہ علم تھا۔ آپ نے پیدل پر حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو، دائیں بازو پر حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو اور بائیں بازو پر حضرت قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور جس وقت تمام صفیں مرتب ہو گئیں تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ خود بہ نفس نفیس صفوں کے بیچ میں تشریف لائے اور مسلمانوں کو لڑائی کی ترغیب دینے لگے فرمانے لگے اگر تم اللہ تبارک و تعالیٰ کی مدد کرو گے تو اللہ سبحانہ تمہاری اعانت و نصرت فرمائیں گے اور تمہارے قدموں کو لغزش سے ثابت رکھیں گے۔ صبر و استقلال کو اپنا شعار بناؤ اور ہمیشہ صبر سے کام لو۔ صبر ہی کرب و بلا سے نجات دینے والا، رب العزت کی مرضی کے مطابق اور دشمنوں کا قلع قمع کرنے والا ہے صفوں کو نہ توڑنا، نیتوں کو سالم رکھنا یاد خدا کے سوا ایک قدم بھی نہ بڑھانا اور جب تک دشمن اپنی طرف سے پہل نہ کرے اس وقت تک ہتھیار نہ اٹھانا۔ نیزے سیدھے رکھنا خود کو ڈھالوں میں چھپائے رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا کسی بات میں زبان نہ ہلانا اور جب تک میں کسی بات کا حکم نہ دوں اس وقت تک اپنی طرف سے کسی کام کی پہل اور ابتداء نہ کرنا۔ یہ کہہ کر آپ اپنے مقام یعنی قلب لشکر کی طرف واپس چلے گئے۔ اور وہیں کھڑے ہو گئے۔

## دونوں افواج کا آمنا سامنا

ادھر باہان کے مکرو فریب نے کچھ کام نہ دیا اور جس وقت رومیوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو پانچ سو سواروں کی جمعیت کے ساتھ اپنی طرف آتا دیکھا تو وہ خوف کھا کے

Marfat.com

پیچھے لوٹے اور ایک جگہ صف بستہ ہو کے کھڑے ہو گئے مسلمانوں نے بھی اپنے دستہ کو آراستہ کیا اور وہ کیل کانٹے سے لیس ہو کر کھڑے ہو گئے۔ باہان نے اپنی فوج کو مخاطب کر کے کہا کہ مسلمانوں پر حملہ کرنے سے تمہیں کس نے منع کر دیا ہے بڑھو اور ان پر حملہ کر دو۔ رومی یہ سن کر آگے بڑھے۔

## رومی افواج کی سختی

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رومیوں کا یہ جم غفیر اور فوج کثیر دیکھ کر ان پر ایک نظر دوڑائی' تلواریں چمک رہی تھیں اور ان کی جمعیت سے تیس ہزار آدمی علیحدہ ہو گئے تھے جو لڑائی کے لئے بالکل تیار تھے فوج کے میمنہ پر خندقیں کھود دی گئی تھیں اور ان میں فوجیں بٹھلا دی گئی تھیں جنہوں نے اپنے پیروں کو زنجیروں سے حفاظت کی غرض سے نیز اس نیت سے کہ کوئی لڑائی سے فرار نہ اختیار کرے باندھ لیا تھا اور ہر ایک زنجیر کے اندر دس دس آدمی مربوط تھے انہوں نے مسیح ابن مریم (علیہما السلام)' صلیب اعظم' قسیسین رہبان اور چاروں کنیسوں کی قسمیں کھا کھا کر حلف اٹھایا تھا کہ جب تک ہمارا ایک بھی آدمی میدان جنگ میں زندہ ہو گا اس وقت تک ہم کبھی بھی میدان سے قدم پیچھے نہ ہٹائیں گے۔ آپ نے یہ دیکھ کر جو لشکر زحف کے لوگوں میں سے آپ کے گرد کھڑے ہوئے تھے۔ فرمایا اس میں شک نہیں کہ آج کا دن نہایت معرکہ کا دن ہو گا۔ اس کے بعد آپ نے دعا کی۔ **اللهم ايد المسلمين بالنصر وافرغ عليهم الصبر** (بار الہا! نصرو اعانت کے ساتھ مسلمانوں کی تائید فرمائیے اور انہیں صبر عنایت فرمائیے)

دعا کے بعد آپ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا ایہا الامیر! قوم زنجیر میں مسلسل اور مربوط ہو کر شمشیرہائے بران کے ساتھ ہماری طرف چلی ہے۔ آج کا روز بلاشک نہایت صبرو استقلال کا روز ہے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ یہ سن کر مسلمانوں کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا رومیوں کی تعداد اور سامان اسلحہ آج بہت زیادہ ہے آپ لوگوں کو سوائے صبر کے اور کوئی چیز نجات نہیں دے سکتی۔ اس کے بعد آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے فرمایا ابو سلیمان! تمہاری کیا رائے ہے۔

واقدی رحمتہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ چونکہ باہان نے اپنے لشکر کے ان ایک لاکھ آدمیوں کو جن کی شجاعت و براعت ان کے شہروں میں زبان زد عوام تھی اور ثبات و استقلال میں جو شہرہ آفاق سمجھے جاتے تھے اپنے لشکر کے آگے کھڑا کیا تھا اور حضرت خالد

Marfat.com

بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان کی بہادری اور سختی ان کے چہروں سے معلوم کر لی تھی اس لئے آپ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے کہا میرے نزدیک آپ اپنی جگہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر دیں اور خود دو سو یا تین سو آدمی ساتھ لے کر حضرت سعید بن زید کی پشت پر بالکل محاذ میں کھڑے ہو جائیں تاکہ جس وقت مسلمانوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ آپ ان کے پیچھے کھڑے ہوئے ہیں۔

وہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے شرم کریں اور آپ سے نہ بھاگیں۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے آپ کے اس مشورے کو قبول فرمایا اور حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ کھڑا کر دیا۔ یہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ منجملہ ان دس حضرات میں سے ہیں جن کے متعلق باری تعالیٰ جل مجدہ نے اپنی رضا مندی کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے۔ **لقد رضی اللہ عن المومنین** حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی جگہ کھڑا کر کے یمن کے دو سو آدمی جن میں بعض مہاجرین و انصار بھی شامل تھے منتخب فرمائے اور انہیں اپنے ساتھ لے کر تمام لشکر کے پیچھے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے محاذ میں کھڑے ہو گئے۔

## دوسری دن کی جنگ کا آغاز اور نوجوان مسلمان کی بہادری

دوسرے دن کی جنگ میں جس شخص نے سب سے پہلے باب جنگ کی کنڈی کھولنے کا ارادہ کیا وہ قبیل ازو کا ایک نوجوان' نوعمر اور نہایت عقلمند لڑکا تھا۔ یہ اپنی جگہ سے آگے بڑھا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آ کر کہنے لگا۔ ایہاالامیر! میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے اور اسلام کے دشمنوں کے ساتھ جہاد کر کے اپنے دل کو تسکین اور اپنے قلب مضطر کو شفا دوں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستہ میں اپنی جان پیش کروں۔ بہت ممکن ہے کہ باری تعالیٰ جل مجدہ مجھے جام شہادت نوش کرنے سے بخش دیں۔ کیا آپ مجھے اس کی اجازت دیتے ہیں۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آپ کی کوئی حاجت اور ضرورت ہو تو آپ مجھ سے بیان کر دیں تاکہ میں اسے عرض کر دوں۔ آپ یہ سن کر رو دئے اور کہا کہ میرے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا اسلام کہہ دینا اور عرض کرنا کہ ہمارے رب ذوالجلال نے ہم سے جو وعدہ فرمایا تھا ہم نے اسے بالکل سچا پایا۔

ازدی جوان یہ سن کر گھوڑا کودا کر میدان میں آیا اور اپنے لئے حریف کو طلب

Marfat.com

کرنے لگا' رومیوں میں سے اس کے مقابلہ میں ایک کافر سامنے آیا جو سبز گھوڑے پر سوار تھا' ازدی نوجوان جس نے اپنی جان کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستہ میں وقف کر دیا تھا اسے دیکھتے ہی اس کی طرف بڑھا۔ پھر دونوں نے ایک دوسرے پر حملہ کیا مگر ازدی نوجوان نے جلدی کر کے اس کے ایک ایسا نیزہ مارا کہ یہ چکرا کے زمین پر آ رہا۔ ازدی نے اس کا گھوڑا اور اسباب اتار کر اپنی قوم میں سے ایک شخص کے سپرد کر دیا اور خود پھر میدان میں پہنچ کر ھل من مبارز کا نعرہ لگایا۔ دوسرا آدمی اس کے مقابلے کو نکلا۔ اس نے اسے بھی پہلے کے پاس پہنچا دیا۔ تیسرا آیا اسے بھی چلتا کیا اور چوتھے کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا حتیٰ کہ ایک پانچواں رومی اس کے مقابلہ میں آیا اس نے اس ازدی نوجوان کو شہید کر دیا۔ قبیلہ ازد یہ دیکھ کر غصہ میں بھر گیا اور اس نے اسی غیظ و غضب کی حالت میں رومیوں کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ رومی بھی یہ دیکھ کر ٹڈی دل کی طرح مسلمانوں کی طرف بڑھے اور ان کا ایک کنارہ مسلمانوں کے میمنہ سے نکل کر قریب ہو گیا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کے دشمن تم سے بالکل قریب ہو گئے انہیں ڈھیر کر کے رکھ دو اور یاد رکھو اللہ سبحانہ تمہارے ساتھ ہیں' صبر' صدق اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے بھروسہ پر ثابت قدم رہو اور اپنے پیروں کو استقلال کے ساتھ ایک جگہ جمالو۔

## کافروں کے حملہ کا جواب

رومیوں نے مسلمانوں کے میمنہ پر جس میں قوم ازد' مذحج' حضرموت اور خولان کے آدمی تھے حملہ کر دیا۔ یہ حملہ اگرچہ نہایت سخت تھا مگر مسلمان نہایت پامردی کے ساتھ ثابت قدم رہے اور خوب جان توڑ کر حملہ کا جواب دیا۔ رومیوں کا دوسرا دستہ بھی انہی کی طرف متوجہ ہوا انہوں نے ان کا بھی نہایت صبر جمیل کے ساتھ مقابلہ کیا اور ثابت قدمی بھی دکھلائی۔ تیسری صف بھی انہی پر آپڑی جس نے مسلمانوں کے پائے ثبات میں لغزش پیدا کر دی اور کچھ آدمی اپنی جگہ اور نشانات سے علیحدہ ہو کر لشکر کی طرف ہٹنے پر مجبور ہوئے۔ بعض نے استقلال سے کام لیا اور وہ اپنے نشان اور علم کے ماتحت برابر رومیوں سے لڑتے رہے۔ پیچھے ہٹنے والوں میں قوم زبید بھی تھی جو اس وقت میمنہ میں کھڑی ہوئی تھی۔

حضرت عمرو بن معدیکرب زبیدی رضی اللہ عنہ جو اس قوم کے سردار تھے اور جن کی

Marfat.com

بہادری و شجاعت کی وجہ سے جو انہوں نے زمانہ جاہلیت اور اسلام میں دکھائی تھی۔ ان کی قوم ان کی نہایت عزت و تکریم کرتی تھی ان کی عمر جنگ یرموک میں ایک سو دس برس کی ہو گئی تھی مگر ان کی شجاعت و براعت نے انہیں اس پیرانہ سالی میں بھی جنگ پر آمادہ کر رکھا تھا' یہ دیکھ کر کہ میری قوم نے اپنا مورچہ چھوڑ دیا ہے چلاتے ہوئے ان کی طرف بڑھے اور فرمایا اے آل زبید! اے آل زبید! دشمنوں سے بھاگتے ہو۔ موت کے پیالے پینے سے گھبراتے ہو۔ ذلت و عار کو پسند کر لیا۔ ناموس کو خیرباد کہہ دیا۔ ان کافر کتوں سے کہاں کی گھبراہٹ ہے؟ یہ کیسی بے قراری اور جلدی ہے کیا تم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجاہدین و صابرین کی حالت سے واقف ہیں اور جس وقت وہ ان کی طرف دیکھتے ہیں کہ انہوں نے میری مرضیات میں صبرو استقلال سے کام لیا ہے اور میرے احکام میں ثابت قدمی دکھلائی ہے تو وہ اعانت و نصرت سے ان کی مدد کرتے اور فتح و کامرانی سے ان کی تائید فرماتے ہیں۔ بس کہاں بھاگے جاتے ہو۔ کیا تم نے عار کو ہی پسند کر لیا اور دخول نار اور غضب جبار کے واقعی مستحق ہو گئے؟

ان کی قوم اپنے سردار حضرت عمرو بن معدیکرب زبیدی یا حجاج بن عبدا ۔غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہما علی اختلاف الروایات کا یہ کلام سنتے ہی بے تابانہ اس طرح واپس لوٹے جس طرح اونٹنی (یا اور کوئی مادہ) اپنے بچے کی طرف بھاگتی ہے اور آپ کے گرد جمع ہو گئی۔ ان کی تعداد اس وقت پانچ سو آدمیوں کی تھی جن میں سوار اور پیدل دونوں ہی تھے اور جمع ہوتے ہی ایک سخت حملہ کر دیا۔ حمیر' حضرموت اور خولان بھی ان کے ساتھ آگے بڑھے اور ایک ایسا متفقہ حملہ کیا کہ رومی پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے اور طوعا" و کرہا" اپنی جگہ چھوڑنی پڑی۔ قوم دوس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلی اور اس نے بھی رومیوں پر ہلہ بول دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے نشان کو حرکت دی اور اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ لوگو! حور العین کے معانقہ' رب العالمین کے جوار رحمت اور جنات النعیم تک پہنچنے میں جلدی کرو۔ اللہ جل جلالہ کے نزدیک میدان جہاد سے زیادہ کوئی جگہ محبوب نہیں ہے۔ یاد رکھو! اللہ تبارک و تعالیٰ نے صابروں کو ان کے غیروں پر محض اسی وجہ سے فضیلت بخشی ہے کہ وہ ایسی جگہوں میں حاضر نہیں ہوئے۔

قوم دوس آپ کے یہ الفاظ سن کر آپ کے گرد جمع ہوئی اور رومیوں پر ایک جان توڑ حملہ کر دیا۔ دونوں فریق ایک دوسرے سے دست و گریباں ہوئے اور چکی کی طرح

Marfat.com

حرب و ضرب نے انہیں متداور بنا دیا۔ رومی مسلمانوں کے میمنہ پر گرے اور انہیں ریلا دے کے ان کے قلب کی طرف دھکیلتے چلے گئے۔ مسلمانوں نے اگرچہ استقلال اور نہایت استقلال سے کام لیا۔ مگر فوراً" ہی رومیوں کی ایک اور جمعیت آ گئی اور اس نے بھی مسلمانوں کے میمنہ پر حملہ کر دیا۔ مسلمان شکست کھا کر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے۔ ان کے گھوڑے الٹے پاؤں عقب کی طرف لوٹتے جاتے اور میدان حرب کو بکریوں کی طرح جیسے کہ وہ شیر کے سامنے سے بھاگتی ہیں خالی کرتے جاتے تھے کہ عورتوں نے مسلمانوں کے گھوڑے دم کے بل ہٹتے دیکھے اور انہوں نے آپس میں چیخ کر پکارنا شروع کیا۔ عرب کی لونڈیو! مردوں کو گھیرلو شکست کھا کر بھاگنے سے روکو اور انہیں لڑائی کی طرف لوٹا دو۔

## خواتین اسلام کا مسلمانوں کو لڑائی پر آمادہ کرنا

حضرت سعیدہ بنت عاصم خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں بھی اس روز اسی ٹیلے پر موجود تھی جس وقت مسلمانوں نے اپنے میمنہ کو چھوڑ دیا تو ہمیں حضرت عفیرہ بنت غفار رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو ایک جانباز عورت تھیں' آواز دی اور کہا خواتین عرب! ان بھاگنے والے مردوں کو روک لو۔ اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا لو اور انہیں لڑائی پر ابھارتے ہوئے ان کا استقبال کرو۔ یہ سنتے ہی عورتیں آگے بڑھیں اور گھوڑوں کے مونہوں پر پتھر مار مار کر انہیں پیچھے لوٹانے لگیں۔ عاص بن منبہ کی صاحبزادی چلا چلا کر کہتی جاتی ہیں جو مرد اپنی بیوی کو چھوڑ کر بھاگے اللہ تبارک و تعالیٰ سبحانہ اسے روسیاہ کر دیں۔ تمام عورتوں نے چیخنا شروع کیا اگر تم نے ہمیں ان کافروں سے نہ بچایا تو تم ہمارے خاوند نہیں۔

## یرموک میں خواتین اسلام کی بہادری

کہتے ہیں کہ خواتین نے مسلمانوں کے میمنہ کا رخ کیا اور وہاں مسلمانوں کو شکست کھا کے بھاگتا ہوا دیکھا تو ان سے چیخ چیخ کر کہنے لگیں اللہ تبارک و تعالیٰ سے جو تمہاری حالتوں سے واقف ہیں نیز اس کی جنت سے کہاں بھاگتے ہو اور شکست کھا کے کدھر جانا چاہتے ہو۔ اس کے بعد ہند نے اپنے خاوند حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کو شکست کھا کر بھاگتے ہوئے دیکھا تو ان کے گھوڑے کے منہ پر ایک چوب مار کر کہنے لگیں ابن صخر! کہاں کو؟ لڑائی کی طرف لوٹو اور اپنی جان دے دو تاکہ تم اس تحریض و ترغیب سے پاک و صاف ہو جاؤ جو تم نے پہلے رسول اللہ کے مقابلے میں لوگوں کو دی تھی"

Marfat.com

یہ سن کر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ لڑائی کی طرف پلٹے۔ آپ کے ساتھ دوسرے بھاگنے والے بھی واپس ہوئے اور عورتیں بھی ہمراہی میں چلیں۔ میں نے دیکھا کہ عورتیں مردوں سے بڑھ بڑھ کر حملہ کر رہی تھیں اور وہ گھوڑوں کے بیچ میں لوگوں کو مارتی پھرتی تھیں۔ میں نے ان میں سے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑے کافر کی طرف جو گھوڑے پر سوار تھا چلی اور جب تک اسے مار مار کر گھوڑے سے نہ گرا دیا اس وقت تک پیچھے نہ ہٹی۔ اس کے بعد اسے یہ کہتے ہوئے قتل کر دیا کہ مسلمانوں کے ساتھ اللہ تعالٰی کی مدد کے یہی معنی ہیں۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے ایک سخت حملہ کیا اور اس حملہ سے ان کا مقصود سوائے خوشنودی رب ذوالجلال اور رضائے رسول اکرم ﷺ کے اور کچھ نہیں تھا۔ قوم ازد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہو کر نہایت شدت کے ساتھ جنگ کی اور چونکہ رومیوں کا سب سے پہلا ریلا انہی پر ہوا تھا اور انہوں نے ہی سب سے اول ان کے مقابلہ پر اپنی جانیں پیش کی تھیں اس لئے سب سے زیادہ شہادتیں انہی کے حصہ میں آئیں اور ان کی اکثر جماعت اس موقع پر کام آگئی۔

## حضرت خالد اور چھ ہزار صحابہ کی مدد

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لڑائی کا پورا زور مسلمانوں کے میمنہ پر ہو رہا تھا۔ مسلمان کبھی ہزیمت کھا کے بھاگتے تھے اور کبھی پھر لڑائی کی طرف لوٹتے تھے کبھی کچھ دیر کو مقابلہ کرتے تھے اور کبھی پیچھے ہٹ جاتے تھے حتیٰ کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ میمنہ ہٹتا ہٹتا قلب تک پہنچ گیا ہے۔ یہ دیکھتے ہی آپ نے اپنے سواروں کو آواز دی اور آپ ادھر مائل ہوئے۔ آپ کے ساتھ ہی چھ ہزار مسلمانوں کی ایک جمعیت اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرے بھرتی ہوئی متوجہ ہوئی اور رومیوں پر حملہ کر دیا اور انہیں اس قدر شکست پر شکست دی اور قتل پر قتل کیا کہ مسلمانوں کا میمنہ اور قلب ان رومیوں سے صاف ہو گیا اور مسلمان پھر اپنی اپنی جگہ (یعنی میمنہ اور قلب پر) پہنچ گئے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسی جگہ ٹھہرے اور جو رومی مسلمانوں کے قریب ہوتا رہا اسے ہی دور کرتے رہے اور اس طرح رومیوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے سامنے نہایت بری شکست کا منہ دیکھا۔ آپ نے رومیوں کے شہ سواروں کو منفرد اور پریشان دیکھ کے مسلمانوں کو پکارا یا اہل الاسلام والایمان یا حاملین القرآن! یا اصحاب محمد

Marfat.com

ﷺ! رومیوں میں کھلبلی پڑ گئی۔ شکست عظیم ظاہر ہونے لگی۔ قوم میں تم نے دیکھ ہی لیا کہ کوئی بہادر اور شجیع نہیں رہا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کی قوت اور تیزی کو توڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عنایت کریں اور حملہ کرو اور شدت و سختی کے ساتھ ان پر گر پڑو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں خالد کی جان ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں ان کے بازوؤں پر فتح بخشیں گے۔

مسلمانوں نے یہ سن کر ہر چہار طرف آوازیں دیں کہ آپ حملہ کریں ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں گے۔ آپ نے یہ سنتے ہی تلوار کو سونت لیا اور رومیوں پر جا پڑے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن حمید جمحی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس حملہ میں میں بھی شامل تھا۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ حملہ کیا۔ خدا کی قسم! رومیوں نے ہمارے سامنے میدان صاف کر دیا اور ہمیں دیکھ کر اس طرح بھاگنے لگے جس طرح بکریاں شیر کو دیکھ کر بھاگتی ہیں۔ مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا اور ہمارا یہ حملہ رومیوں کے میمنہ پر ہوا تھا۔ رومی میدان چھوڑ چھوڑ کر بری طرح بھاگنے لگے اور چونکہ یہ زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اس لئے پوری طرح جگہ نہ چھوڑ سکے۔ قوم کی حمایت اور نگہبانی میں تیر اور نیزے چلاتے تھے اور اپنی جان بچانے کی پڑی ہوئی تھی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہمارے آگے آگے تھے اور ہم پیچھے پیچھے اور برابر حملہ کرتے ہوئے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ہماری زبانوں پر یہ جاری تھا اور اس وقت کا شعار ہم نے قرار دے رکھا تھا یا محمدؐ! یا منصور امتک امتک (امت کی خبر لیجئے! امت کی خبر لیجئے) حتیٰ کہ ہم اسی طرح بڑھتے ہوئے دریجان تک پہنچ گئے جو اس وقت جواہر کی ایک صلیب لئے ہوئے اپنے اس مورچہ پر کھڑا ہوا جہاں باہان نے اسے مسلط کیا تھا۔ اس کے ساتھ اس کی فوج بھی تھی جو اپنے سردار کے حملے کا انتظار کر رہی تھی کہ یہ حملہ کرے تو ہم بھی اس کے ساتھ حملہ کریں۔

## دریجان سپہ سالار کا قتل

جس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا لشکر دریجان کے بالکل قریب پہنچ گیا تو اس کے سردار اس سے کہنے لگے ایہا الملک! کیا آپ ہمیں حملہ کرنے کا حکم نہیں دیتے کہ ہم حملہ کریں یا پیچھے کو لوٹ جائیں۔ دیکھئے عربوں کا لشکر ہم میں گھس آیا ہے۔ اس نے کہا یہ

Marfat.com

ایک بہت برا دن ہے میں اسے دیکھنا تک پسند نہیں کرتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ اس میں حاضر رہوں۔ مجھے بادشاہ نے اس جگہ کھڑا کر دیا ہے میں اس کھڑے ہونے کو بھی برا خیال کرتا ہوں۔ لو اس کپڑے سے میرا سر اور چہرہ باندھ دو تاکہ میں اس جنگ اور حرب ضرب کو بھی نہ دیکھ سکوں۔ انہوں نے ایک ریشمی رومال سے اس کا سر اور چہرہ ڈھانپ دیا۔ رومی برابر قتل ہو رہے تھے حتیٰ کہ وہ مسلمانوں کے سامنے سے شکست کھا کر بھاگے اور مسلمان دیر جان تک پہنچ گئے۔ یہ اس وقت سر بندھا ہوا تھا۔ حضرت ضرار رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے اور ایک پار ہونے والا نیزہ اس کے ایسا مارا کہ وہ ہمیشہ کے لئے چل بسا۔

## جرجیر اور قناطیر کا جھگڑا اور حملہ

واقدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کے ساتھ ایک یہ بھی حسن سلوک کیا کہ جرجیر اور قناطیر میں جھگڑا ہو گیا اور ان میں آپس میں اختلاف پڑ گیا۔ جرجیر قوم ارمن کو لئے ہوئے رومیوں کے میمنہ پر کھڑا تھا اور قناطیر میسرہ پر۔ جرجیر نے قناطیر سے کہا یہ وقت کھڑا ہونے کا نہیں ہے عربوں پر حملہ کر۔ اس نے کہا تو مجھے حملہ کا حکم دیتا ہے اور خود حملہ نہیں کرتا۔ جرجیر نے کہا میں تجھے حکم کس طرح نہ دوں میں تیرے اوپر حاکم بھی ہوں۔ اس نے کہا تو جھوٹ بکتا ہے بلکہ میں تیرے اوپر حاکم ہوں اور تو میرا محکوم ہے۔ جرجیر اس کے اس قول سے جل گیا اور اس طرح ان دونوں میں اختلاف کی ایک خلیج وسیع ہوتی چلی گئی۔ آخر جرجیر نے مسلمانوں کے میسرہ اور قلب کے مابین جہاں قوم کنانہ، قیس، خثعم، جذام، قطا، عاملہ اور غسانی کھڑی ہوئی تھی حملہ کیا اور مسلمانوں کے میسرہ کو اس کے ساتھیوں سے اس قدر ہلہ دیا کہ سوائے علمبرداروں اور چند ان نفوس کے جو ان کے گرد تھے سب کو پیچھے دھکیلتے چلے گئے۔ علمبرداروں اور ان چند نفوس نے نہایت سختی کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا۔ مگر دوسرے مسلمان جب پیچھے ہٹے تو رومیوں نے بڑھ کر ان کا تعاقب کیا اور شکست خوردہ مسلمانوں کے ساتھ اس قدر بڑھے کہ ان کے ساتھ ساتھ ان کے لشکر میں داخل ہو گئے۔ یہاں خواتین اسلام نے دوسری طرف سے ان مسلمانوں کا خیموں کی چوبوں اور پتھروں سے استقبال کیا اور چوبیں اور پتھر گھوڑوں کے مونہوں پر مار مار کر کہنے لگیں یا اہل الاسلام! ماؤں، بہنوں، بیٹوں اور بیٹیوں کو چھوڑ کر کہاں بھاگتے ہو؟ کیا ہمیں ان کافروں کے سپرد کر دینے کا ارادہ کر لیا۔

منہال دوسی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ واللہ رومیوں سے زیادہ ہم پر ہماری عورتیں سختی

Marfat.com

کر رہی تھیں آخر مسلمان ہزیمت کو خیرباد کہہ کر پھر میدان کی طرف جھپٹے اور ایک دوسرے کو نصیحت اور وصیت کرنے لگے کہ ایک دوسرے کی حمایت کرو اور صبر سے کام لو۔

## حضرت قنامہ بن اشیم کی بہادری

حضرت قنامہ بن اشیم کنانی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے آگے آگے ہوئے اور رومیوں کے مونہوں کو کبھی تلوار سے اور کبھی نیزوں سے مارنے لگے۔ حتیٰ کہ اسی طرح آپ کے تین نیزے ٹوٹ گئے۔ آپ نے پھر حملہ کیا حتیٰ کہ آپ کی تین تلواریں ٹوٹ گئیں۔ جب آپ کی تلوار ٹوٹ جاتی تھی یا نیزہ خراب ہو جاتا تھا تو آپ کہتے تھے کہ کوئی شخص ہے جو مجھے اللہ کے راستہ میں اپنا نیزہ یا تلوار عاریتا" دیدے۔ اس کا بدلہ اور جزا اللہ تبارک و تعالیٰ مرحمت فرمائیں گے۔

اس کے بعد آپ نے قبیلہ قیس کو پکار کر کہا یا معاشر قیس! اجر و صبر سے اپنا حصہ لے لو۔ دنیا میں صبر، بزرگی اور عزت ہے اور آخرت میں رحمت و فضیلت **فاصبرو اوصابرو او رابطو اواتقوا اللہ لعلکم تفلحون** "مسلمانو! صبر کرو میدان کارزار میں استقلال دکھلاؤ۔ جنگ کے لئے تیار رہو اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح کو پہنچ جاؤ۔"

یہ سنتے ہی ان کی قوم لبیک کہتی ہوئی ان کے ساتھ ہوئی اور خوشی خوشی نہایت سرگرمی کے ساتھ ان کے ہمراہ ہو کر لڑنے لگی۔ حضرت قنامہ بن اشیم کنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے قناطر اور اس کی جمعیت کے حملے کے برابر کسی کا حملہ نہیں دیکھا وہ ہم میں گھسے چلے آتے تھے اور ہم بھی ان میں گھس گئے تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ دو ہزار صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جمعیت کو لے کر ہماری طرف رجوع ہوئے اور آتے ہی رومیوں کو تلوار کے گھاٹ اتارنے لگے اور اس قدر شمشیرزنی کی کہ رومیوں کے پرے کے پرے کاٹ کر رکھ دیئے۔ مگر رومیوں کی کثرت اس قدر تھی کہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ یہ لوگ قتل ہو رہے ہیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جب کوشش بلیغ کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو لوگ آپس میں کہہ رہے تھے اللہ تبارک و تعالیٰ قنامہ بن اشیم کنانی کو جزائے خیر عنایت کریں انہوں نے ہمارے واسطے اس قدر تکلیف اٹھائی۔ آپ یہ سن کر حضرت قنامہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے پاس آئے ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور شکریہ کے بعد فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں اسلام کی طرف سے جزائے خیر عنایت فرمائیں۔ حضرت ذریعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا ٹیلے سے اتر کر آپ کے پاس یہ کہتی ہوئی آئیں۔ خالد نے کیا کیا اور آپ کے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگیں یا ابن ولید! کیا تم ہی نے لوگوں کو لڑائی سے بھاگنا سکھایا ہے۔ سپاہی اپنے سردار کے تابع ہوتے ہیں اگر سردار ثابت قدمی دکھلاتا ہے تو وہ بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور اگر سردار بھاگ جاتا ہے تو سپاہی بھی فرار ہو جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' خدا کی قسم! میں شکست اٹھانے والوں میں نہیں تھا جو شخص گرد و غبار میں ان دشمنوں سے لڑ رہا تھا وہ میں ہی تھا۔ یہ سن کر حضرت ذریعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کہنے لگیں جو شخص اپنے سردار کو ثابت قدم دیکھ کر بھاگ نکلے اللہ تبارک و تعالیٰ اس کا برا کریں۔

## حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ بن جبلؓ کی جنگ

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں باہان ملعون نے اپنے میمنہ کی طرف دیکھا کہ وہ بالکل پسپا کر دیا گیا ہے تو اس نے وہاں ایک آدمی کو بھیج کر اپنے لشکر کو ترغیب اور تحریص دی۔ اسی وقت میمنہ سے ایک رومی شہ سوار جو تمام اسلحہ سے مسلح اور ڈیل ڈول میں پہاڑ کا ایک ٹکڑا معلوم ہوتا تھا' ایک عمدہ گھوڑے پر سوار ہو کر نکلا اور دونوں صفوں کے درمیان میں آ کے گھوڑے کو ایک چکر دے کر اپنے حریف کو بلانے لگا۔ قوم ازد سے ایک نوجوان اس کے مقابلہ میں گیا مگر اس کافر نے اسے ایک ہی وار میں شہید کر ڈالا اور دوسرے حریف کا انتظار کرنے لگا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس کے مقابلہ میں نکلنے کا ارادہ کیا مگر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے انہیں منع فرمایا اور کہا معاذ! میں تمہیں رسول اللہ کی قسم دے کہتا ہوں کہ تم اپنے نشان کو لئے ہوئے یہیں کھڑے رہو۔ میرے نزدیک تمہارا نشان لئے ہوئے کھڑے رہنا تمہارے لڑائی کے واسطے نکلنے سے زیادہ مناسب ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یہ سن کر نشان لئے ہوئے کھڑے رہے اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہنے لگے معاشر المسلمین! جو شخص یہ چاہے کہ میں گھوڑے پر سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لڑوں اس کے لئے میرا یہ گھوڑا اور ہتھیار موجود ہیں۔ آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ یہ سن کر آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا حضرت! میں چاہتا ہوں یہ ابھی بہت کم سن تھے حتیٰ کہ سن بلوغ کو بھی نہیں پہنچے تھے' اول یہ مسلح ہوئے اور پھر اپنے والد کے گھوڑے پر سوار ہو کے کہنے لگے ابا جان! میں اس کافر

Marfat.com

کے مقابلہ میں جا رہا ہوں اگر میں نے اس کے مقابلہ میں صبر و استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ کا مجھ پر لاکھ لاکھ احسان ہے لیکن اگر اس نے مجھے شہید کر دیا تو میرا سلام قبول فرمایئے اور حضور اکرم ﷺ سے اگر کوئی کام ہو تو مجھ سے کہہ دیجئے۔ آپ نے فرمایا بیٹا! میرا سلام کہہ دینا اور عرض کرنا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ امت مرحومہ کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائیں۔ اس کے بعد فرمایا بیٹا! جاؤ اللہ جل جلالہ تمہیں اور ہمیں اس چیز کی توفیق عطا فرمائیں جو ان کے نزدیک محبوب اور پسند ہے۔

حضرت عبدالرحمان بن معاذ بن جبل ؓ شعلہ جوالہ کی طرح اس کی طرف بڑھے اور اس کے قریب پہنچ کر تلوار کا ایک ہاتھ رسید کیا مگر تلوار اچھل کے بے نیل و مرام واپس آئی اور گدا گدا کے رہ گئی۔ رومی بھی آپ کی طرف چلا اور آپ کے سر پر تلوار کا ایک ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار عمامہ کو کاٹتی ہوئی سر کو زخمی کر گئی اور اس سے خون بہنے لگا۔ رومی شہ سوار خون بہتا ہوا دیکھ کر یہ سمجھا کہ عربی نوجوان قتل ہو گیا اور یہ دیکھنے کے لئے یہ اپنے گھوڑے سے کس طرح گرتا ہے پیچھے ہٹا۔ آپ نے یہ دیکھ کر کہ رومی پیچھے ہٹ رہا ہے گھوڑے کی باگ پھیری اور مسلمانوں کے لشکر میں آ گئے۔ حضرت معاذ ؓ نے فرمایا بیٹا کیا ہوا؟ انہوں نے کہا رومی نے مجھے مار ڈالا۔ آپ نے فرمایا دنیا سے کیا چاہتے ہو؟ یہ کہہ آپ نے ان کا زخم باندھ دیا۔

کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمان ؓ کے چلے آنے کے بعد رومی سردار نے از راہ تکبر مسلمانوں پر تین حملے کئے مگر قوم ازد نے اسے بھگا بھگا دیا۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ نے فرمایا اس رومی کے مقابلہ کے لئے کون شخص جانا چاہتا ہے؟ یہ سن کر حضرت عامر بن طفیل دوسی ؓ جانے کے لئے تیار ہو گئے۔

## حضرت عامرؓ بن طفیل کی بہادری اور شہادت

جنگ یرموک کے دن وہ ایک شعلہ جوالہ اور کوندتی ہوئی بجلی کی طرح رومی سردار کی طرف چلے اور اس کے ایک نیزہ مارا۔ آپ کے پاس یہ نیزہ بہت سی لڑائیوں اور خصوصاً ردۃ اور یمامہ کی جنگ میں ساتھ رہا تھا مگر اس وقت لگتے ہی ٹوٹ گیا۔ آپ نے فوراً اسے ہاتھ سے پھینک کر تلوار میان سے کھینچی اور اس کو جنبش دیتے ہوئے اس کی طرف بڑھ کے شانے پر ایک ایسا ہاتھ مارا کہ جو انتڑیوں تک پہنچتا چلا گیا اور رومی سردار زمین پر آ رہا۔ آپ اس کی طرف دوڑے اور اس کا گھوڑا پکڑ کے مسلمانوں کے لشکر میں لے آئے اور اپنے بیٹے کے سپرد کر کے پھر میدان کی طرف چلے اور پہنچتے ہی رومیوں کے

Marfat.com

میمنہ پر حملہ آور ہو گئے۔ وہاں سے گھوڑے کو اڑاتا کے میسرہ پر آئے اور یہاں قوت آزمائی کر کے قلب پر آوارد ہوئے۔

اس کے بعد گھوڑے کو مہمیز کر کے نصرانی عربوں کی طرف بڑھے اور ان کے چند سوار تلوار کے گھاٹ اتار کے ہل من مبازر کا نعرہ لگانے لگے۔ جبلہ بن ایہم غسانی جو ریشمی طلائی کام کی ایک زرہ جس کے نیچے تبابعہ کی زرہوں سے ایک زرہ تھی پہن رہا تھا اور جس کے سر پر آفتاب جیسا چمکنے والا ایک خود تھا قوم عاد کی نسل کے گھوڑے پر سوار ہو کر آپ کے مقابلہ کے لئے نکلا اور کہنے لگا تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔ آپ نے فرمایا۔ دوس سے' اس نے کہا تم اہل قرابت میں سے ہو اپنی جان پر رحم کرو اور اس طمع کو چھوڑ کر اپنی قوم کی طرف ہی لوٹ جاؤ۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھے بتلا دیا ہے کہ میں فلاں شخص اور فلاں قبیلے سے ہوں۔ اب تو بھی بتا کہ تو کن عربوں میں ہے اس نے کہا میں غسان سے ہوں اور ان تمام کا سردار ہوں میرا نام جبلہ بن ایہم غسانی ہے تم نے جب اس سردار کو جو شجاعت میں جرجیر اور باہان کی نظیر تھا قتل کر دیا تو میں نے سمجھ لیا کہ تم میرے برابر ہو۔ یہ سمجھ کر اور تمہیں دیکھ کر میں تمہاری طرف نکلا ہوں کہ تمہیں قتل کر کے باہان اور ہرقل کے دربار میں سرخروئی اور بہرہ مندی حاصل کروں۔ آپ نے فرمایا تیرا اپنی قوم' ان کی شدت اور ڈیل ڈول کو بیان کرنا سو اللہ جل جلالہ محافظ ہیں ان سے بھی زیادہ اشد اور ظالموں کے ظلم کا مزہ چکھانے والے ہیں۔ رہا تیرا یہ کہنا کہ میں اپنی جیسی مخلوق کو تیرے قتل سے خوش کروں گا سو میں بھی چاہتا ہوں اور میرا بھی ارادہ ہے کہ میں تجھے قتل کر کے اپنے جہاد فی سبیل اللہ سے رب العالمین کو خوش کر کے اجر و ثواب کا متمنی ہوں۔ یہ کہہ کر آپ نے حملہ کر دیا۔

ادھر جبلہ بن ایہم غسانی نے بھی وار کیا مگر آپ کا ہاتھ اوچھا پڑا اور جبلہ کا وار اپنا کام کر گیا اور اس کی تلوار آپ کے گیسوئے معنبر سے مونڈھے تک کاٹتی چلی گئی جس کی وجہ سے آپ شہید ہو کر زمین پر گر پڑے۔ جبلہ گھوڑا کوداتا ہوا ادھر ادھر پھرنے لگا اور اپنی بہادری پر ناز اور تعجب کرتا ہوا پھر ایک جگہ کھڑے ہو کے اپنے مدمقابل کو طلب کرنے لگا۔

## حضرت جندب بن عامرؓ کی بہادری اور شہادت

حضرت عامر بن طفیل کے صاحبزادے حضرت جندب بن عامرؓ جو اپنے والد

Marfat.com

ماجد کا نشان لئے ہوئے کھڑے تھے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے ایہاالامیر! میرے والد شہید ہو گئے ہیں' میں چاہتا ہوں کہ ان کا بدلہ لوں یا انہیں کے پاس پہنچ جاؤں۔ آپ مجھ سے یہ نشان لے کر قبیلہ دوس کے جس کسی آدمی کو چاہیں دے دیں۔ آپ نے وہ نشان لے کر دوس کے ایک اور آدمی کے سپرد کر دیا اور حضرت جندب رضی اللہ عنہ جبلہ بن ایہم غسانی کی طرف چلے۔

کہتے ہیں کہ جس وقت آپ یہ اشعار پڑھتے ہوئے اس کے قریب پہنچے تو آپ نے چلا کر آواز دی کہ اے میرے والد کے قاتل کھڑا رہ میں تجھے ان کے عوض میں قتل کروں گا۔ جبلہ نے کہا تم اس مقتول کے کیا لگتے ہو؟ آپ نے کہا میں ان کا بیٹا ہوں اس نے کہا تمہیں اپنی اور اپنی اولاد کی جان ضائع کرنے پر کس نے ابھارا دیا ہے جو اس طرح قتل ہونے پر تلے ہوئے ہو حالانکہ قتل نفوس حرام ہے۔ آپ نے کہا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جان کو کٹوا دینا اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک نہایت محبوب ہے جس کی وجہ سے نفس انسانی بڑے بڑے مرتبوں تک پہنچ جاتا ہے۔ جبلہ نے کہا تم نہایت کمسن اور بچے ہو میں تمہیں قتل کرنا نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا جبکہ میں اپنے باپ کے غم میں مبتلا ہوں تو پھر کس طرح لوٹ سکتا ہوں۔ واللہ! میں کبھی نہیں لوٹ سکتا۔ میں یا اپنے باپ کا بدلہ لوں گا یا ان ہی کے پاس پہنچ جاؤں گا۔

یہ کہہ کر آپ نے حملہ کر دیا۔ جبلہ نے بھی حملہ کیا اور اس طرح دونوں حریف ایک دوسرے کے ساتھ نبرد آما ہونے لگے۔ یہاں دونوں میں تلوار چل رہی تھی ادھر دونوں لشکروں کی آنکھیں ان پر لگی ہوئی تھیں۔ جبلہ نے جب اس بچے کی شجاعت و براعت کا یہ حال دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ سختی و شدت میں جوانوں سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔ یہ سوچ کر اب یہ احتیاط سے لڑنے لگا۔ قوم غسان جو اپنے سردار کو دور سے کھڑی دیکھ رہی تھی۔ بچے کے یہ جوانوں والے ہاتھ دیکھ کر فوراً" تاڑ گئی کہ ہمارا سردار اس لڑکے کے سامنے اب ہتھیار ڈالنے ہی والا ہے اور کوئی دم میں مغلوب ہوا چاہتا ہے۔ اس لئے آپس میں کہنے لگی کہ یہ لڑکا جو ہمارے سردار سے دست و گریباں ہے نہایت شہسوار اور بہادر معلوم ہوتا ہے۔ اپنے سردار کی طرف بڑھتے رہو اور جب دشمن اس پر غالب ہو جائے تو فوراً" اس کی کمک اور مدد کے لئے اس کے پاس پہنچ جاؤ اور اسے زندہ نہ چھوڑو۔ یہ کہہ کر قوم غسان مدد کے لئے آمادہ ہو گئی تاکہ اگر ضرورت پڑے تو ہم اپنے

Marfat.com

سردار کو بچالیں۔ ادھر مسلمانوں نے حضرت جندب بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہادری اور شجاعت دیکھی تو بہت خوش ہوئے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ان کی یہ بہادری دیکھ کر روئے اور فرمایا جو لوگ اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستہ میں اپنی جان خرچ کرتے ہیں وہ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں الہ العالمین! اس کے اس فعل کو قبول فرمائیے۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بھی جنگ یرموک میں حاضر تھا۔ میں نے جندب بن عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہادر اور شریف جبکہ وہ جبلہ بن ایہم غسانی کے ساتھ لڑ رہے تھے کسی لڑکے کو نہیں دیکھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ جب موت آ جاتی ہے تو پھر نہ بہادری کام دیتی ہے نہ کثرت اسلحہ۔ جب انہیں لڑتے لڑتے زیادہ وقفہ ہو گیا تو انہوں نے جبلہ بن ایہم غسانی کے تلوار کا ایک ہاتھ مارا جس نے اسے ست کر دیا مگر جبلہ نے پلٹ کر تلوار ماری تو آپ کی روح اعلیٰ علیین کی طرف پرواز کر گئی۔ جبلہ آپ کی لاش کے چاروں طرف گھومنے لگا اور تیسرے آدمی کے انتظار میں ہوا۔ اس کی قوم نے اسے چیخ کر بلایا اور کہا آپ لوٹ آئیں آپ اپنا فرض انجام دے چکے تو یہ اکڑتا اور غرور کرتا ہوا پلٹا اور اپنی صلیب کے نیچے جا کھڑا ہوا۔ باہان نے اس کے پاس ایک آدمی بھیج کر اس کا شکریہ ادا کیا اور اسکا بہت ممنون ہوا۔

مسلمانوں کو حضرت عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے کی وجہ سے نہایت صدمہ ہوا۔ قبیلہ دوس نے آپس میں چیخ چیخ کر کہنا شروع کیا **الجنة الجنة خذو اثبار سیدکم عامر و بولده من اعداء الله** لوگو! جنت سامنے ہے جنت سامنے ہے اپنے سردار عامر اور ان کے بیٹے کا بدلہ خدا کے دشمن سے لے لو۔ قبیلہ ازد جو اس قبیلے کا حلیف تھا اس کے ساتھ ہوا اور انہوں نے غسان' لخم اور جذام پر ایک متفقہ حملہ کر دیا اور اشعار پڑھ پڑھ کر اپنے حریفوں کو تہ تیغ کرنے لگا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا لوگو! اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف چلنے میں جلدی کرو اور جنات نعیم میں جہاں حوریں تمہاری ملاقات کے لئے منتظر ہیں جلدی پہنچو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس وطن سے زیادہ محبوب وطن اور کوئی نہیں ہے۔ یاد رکھو! اللہ تبارک و تعالیٰ نے صابرین کو ان کے غیر پر اسی وجہ سے فضیلت بخشی ہے کہ وہ ان کی طرف معرکوں میں نہیں ہوتے۔ قوم ازد نے یہ سن کر قبیلہ دوس کے ہمراہ ہو کے اور تیزی کے ساتھ حملہ کیا اور ان کا شعار اور قبیلے کا نشان اور علامت یہی الفاظ تھے۔
**الجنة الجنة**

Marfat.com

## جنگ یرموک میں مسلمانوں کا شعار

واقدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ مجھ سے موسیٰ بن محمد نے عطا بن مراد سے روایت کی ہے کہ میں نے چند آدمیوں سے دریافت کیا کہ جنگ یرموک میں مسلمانوں کے لشکر کا شعار اور ان کی خاص پہچان کیا تھی؟ انہوں نے کہا کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا شعار لفظ **امت امت**' اور قبیلہ عبس کا یا آل عبس یا آل عبس' اور اہل یمن کا جس میں ہر فرقے کے لوگ شامل تھے **یا انصار اللہ یا انصار اللہ**' اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور آپ کے لشکر کا **یا حزب اللہ یا حزب اللہ**' اور دوس کا **یا آل اللہ یا آل اللہ**' اور حمیر کا **الفتح الفتح' دارم** اور سکاسک کا **الصبر الصبر**' اور بنی مراد کا **یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ انزل** تھا اور یہ تمام کے تمام جنگ یرموک میں مسلمانوں کے شعار تھے۔

## عیسائیوں سے صلیب اعظم چھین لی گئی

کہتے ہیں کہ جب قبیلہ دوس نے حملہ کیا تو اس کی متابعت ازد نے بھی کی اور یہ نصرانی عربوں کی طرف بڑھے اور حملہ آور ہو گئے۔ چاہا کہ ان سے صلیب چھین لیں۔ یہ سوچ کر ان کو چیرتے پھاڑتے صلیب تک پہنچ گئے اور وہاں پہنچ کر ایک مسلمان نے اس نصرانی کے جو صلیب لئے ہوئے تھا ایسا نیزہ مارا کہ وہ گرا اور صلیب الٹ کر زمین پر آ رہی۔ نصرانی عرب صلیب کو گرتے دیکھ کر مسلمانوں کی طرف تیزی سے بڑھے اور چاہا کہ پھر اسے واپس لے لیں مگر دوسیوں اور ازدیوں نے مار مار کر ان کا ناس کر کے رکھ دیا۔ دوسی اور ازدی چونکہ سیاہ شتر کے سفید تل کی نسبت رکھتے تھے ان کے بھی چند آدمی شہید ہوئے اور وہ ان کے بیچ سے نکل کر الگ ہو گئے۔ غسانیوں نے صلیب کے حاصل کرنے کے ارادہ سے پھر حملہ کیا اور اب اس قدر گھمسان کا رن پڑا کہ ایک خلقت کثیر قتل ہو گئی۔

جب دوسیوں اور ازدیوں نے مشرکین پر حملہ کیا تو ان کی صفیں کی صفیں ہلا کر رکھ دیں اور نہایت ذلت کی موت مارنے لگے۔ مشرکوں نے بھی ایک زبردست حملہ کیا۔ جس سے مسلمانوں کے پیر اکھڑ گئے اور اپنے مورچے چھوڑ کر ادھر ادھر پھرنے لگے۔ حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں مسلمانوں کا نشان تھا یہ نشان لئے ہوئے بھاگ پڑے۔ مسلمانوں نے انہیں آواز دی اور کہا کہ فوج کا ثابت قدم رہنا اس کے

Marfat.com

نشان پر موقوف ہے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نشان لینے کے لئے ان کی طرف دوڑے اور ان دونوں نے اس کے حاصل کرنے کی مسابقت کی۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ پہلے پہنچے اور انہوں نے ان سے علم لے کر اڑانا شروع کر دیا اور اس وقت تک برابر لڑتے رہے جب تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کے ہاتھ سے رومیوں کو شکست دے دی۔

## تیسرے روز کی جنگ کے نتائج

جنگ یرموک کا تیسرا دن مسلمانوں پر نہایت سخت آیا اور اس میں مسلمان تین دفعہ شکست کھا کے بھاگے مگر ہر مرتبہ خواتین اسلام نے چوبیں اور پتھر مار مار کر اور لڑکوں کو دکھلا دکھلا کے انہیں لڑائی کی طرف لوٹا دیا۔ میدان کارزار برابر اس طرح لڑائی کے شعلے اگلتا رہا۔ حتیٰ کہ آفتاب نے شہیدوں کا رنگ اختیار کر لیا۔ آسمان نے خون شہداء پر تاروں کی چادر ڈال دی اور صحن دنیا پر ایک نیا منظر پیش ہو گیا۔ مشرکین جن کی اکثر جمعیت قتل ہو چکی تھی رات ہونے پر اپنے ڈیروں کی طرف لوٹے اور ہتھیار بندی میں رات گزارنے لگے۔

مسلمان جن کا کم نقصان ہوا تھا مگر تیروں سے البتہ زیادہ زخمی ہوئے تھے یہ بھی اپنے خیموں کی طرف پلٹے اور رومیوں کی طرح اسلحہ بندی رہے۔

کہتے ہیں جس وقت رومی میدان سے ہٹ کر یرموک میں پہنچے تو باہان نے تمام سرداران لشکر اور افسران فوج کو جمع کیا اور انہیں زجر و توبیخ کر کے کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ تمہارا یہی حال ہو جاتا ہے اور تمہاری بزدلی' خوف اور بے صبری ان مٹھی بھر عربوں کے مقابلہ میں اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ انہوں نے اس سے معذرت کی اور کہا کل ہم ان سے دل کھول کر لڑیں گے۔ ابھی تو ہمارے بہت سے شہ سوار ان کے مقابلے کے لئے نکلے ہی نہیں کل ہم ان کے چھکے چھڑا دیں گے اور کل کا میدان آپ دیکھیں گے ہمارے ہاتھ رہے گا۔ باہان کا یہ سن کر غصہ ٹھنڈا ہوا اور اس نے انہیں حکم دے دیا کہ وہ کل کے لئے بالکل تیار رہیں۔

دونوں فریقوں نے رات بھر اپنی اپنی حفاظت کی۔ رومی چونکہ کثرت سے قتل ہوئے تھے اس لئے ان کے دل میں مسلمانوں کا رعب بیٹھ گیا اور وہ رات بھر فکر میں رہے۔ مسلمان اپنے دین قیم اور یقین واثق کی بنا پر قوی دل رہے اور ان میں کسی طرح کا

Marfat.com

ضعف محسوس نہیں ہوا۔

## کافروں کا لڑائی کے کیل کانٹوں سے لیس ہونا

کہتے ہیں کہ جس وقت صبح ہوئی تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ ابھی پوری طرح مسلمانوں نے نماز سے فرصت بھی حاصل نہیں کی تھی کہ صلیبیں اور رومیوں کے نشانات جو جھاڑ کے کانٹوں اور بن کے درختوں کی تعداد میں تھے نظر آئے اور اس شان و شوکت کے ساتھ آگے بڑھے کہ گویا وہ ابھی تازہ دم ہیں اور کسی دشمن سے اب تک ان کا مقابلہ بالکل نہیں ہوا آ کے میدان میں صفیں مرتب ہونے لگیں اور لشکر قرینے سے کھڑے ہونے لگے۔ باہان کا تخت اسی ٹیلے پر جہاں کل تھا آج بھی نصب کیا گیا تاکہ وہ لڑائی کے منظر کو اپنی آنکھ سے دیکھتا رہے۔ اس نے حکم دیا کہ لشکر بالکل تیار ہو جائے اور تاوقتیکہ مسلمان پیش دستی نہ کریں اس وقت تک ان پر حملہ نہ کیا جائے۔ چنانچہ یہ صف بندی کر کے اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو گئے۔

## لڑائی کے لئے مسلمانوں کی تیاری

افواج اسلام کے سرداروں نے جب رومیوں کو میدان کی طرف اس طرح پیش قدمی کرتے دیکھا تو ہر سردار نے اپنی ماتحت فوج کو آواز دی اور قتال کی ترغیب دے کر جنگ کی تیاری کا حکم دیا۔ مسلمان سیدھے نماز سے فارغ ہو کے گھوڑوں کی طرف دوڑے' ہتھیار لگائے اور گھوڑوں پر سوار ہو کر اپنے اپنے سردار کے جھنڈے تلے آ کھڑے ہوئے۔ ہر سردار نے اپنا اپنا مورچہ قبضہ میں کیا اور اپنی فوج کو نصیحت و وصیت کرنے کے بعد خداوند تعالیٰ کی مدد و نصرت کے نازل ہونے کا یقین دلایا۔

## چوتھے روز کی جنگ میں حضرت یزید بن ابوسفیان کی پیش قدمی

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادے یزید رضی اللہ عنہ کے پاس جن کے ہاتھ میں اس وقت علم تھا اور جو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ میدان کارزار کے لئے تیار ہو رہے تھے آئے اور فرمایا بیٹا! اگر تم نے نیک کام کیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ تمہارے ساتھ نیکی کریں گے تم تقویٰ اور صبر کو اپنے اوپر لازم کر لو اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے جتنا ہو سکے ڈرتے رہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے دین مبین اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شرح متین کی مدد کرو۔ بے صبری اور خوف سے علیحدہ رہو۔ رب قدیر نے جو کچھ مقدر کر دیا ہے وہ ضرور ہو کر رہے

Marfat.com

گا۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اولوالعزم لوگوں کا سا صبر کرو۔ اس وادی یرموک میں ہر شخص صبر کی چادر اوڑھنے والا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمہیں شکست کھا کے بھاگتا ہوا نہ دیکھیں اس سے بالکل بچتے رہو اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے غضب کی طرف نگاہ رکھو۔ حضرت یزید رضی اللہ عنہ نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ میں حتی الامکان جہاں تک میری طاقت و ہمت میں ہو گا صبر ہی کروں گا۔ میں اللہ بزرگ و برتر سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ میرے معین و مددگار ہوں یہ کہہ کر آپ نے اپنے نشان کو حرکت دی۔ ساتھیوں کو بلایا اور جو رومی ان کے متصل تھے ان پر جا گرے۔ رومیوں نے بھی ادھر سے جواب دیا اور اس طرح سے ایک معرکہ عظیم برپا ہو گیا۔

## مسلمانوں کی جانبازی

حضرت یزید بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ برابر لڑ رہے تھے حتیٰ کہ انہوں نے دشمن کے چھکے چھڑا دیئے ان کی فوج بھی ابتلائے حسنہ میں مبتلا ہو گئی۔ ان کی جنگ فوج کے قلب کی جانب سے تھی یہ اسی طرح جوانمردی اور دلیری دکھلا رہے تھے ایک رومی سردار جو نہایت سخت اور ڈیل ڈول کا تھا ایک نیزہ ہاتھ میں لئے جس میں سونے کی ایک صلیب جڑی ہوئی تھی دس ہزار رومیوں کو لے کر نکلا اور مسلمانوں کے میمنہ کی طرف جہاں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور آپ کی فوج مقرر تھی چلا اور حملہ کر دیا۔ مسلمان حملے کی تاب نہ لا کر پیچھے مڑے اور اتنے ہٹے کہ دشمن کے اوائل لشکر جو میمنہ کے قریب تھا گھسا چلا گیا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھی لوٹ لوٹ کر حملہ کرتے تھے۔ کبھی آگے بڑھ جاتے تھے اور کبھی واپس آنے پر مجبور ہوتے تھے حتیٰ کہ رومی ان پر غالب آ گئے اور ان کے میدان کو صاف کرتے کرتے اس ٹیلے تک جس پر خواتین اسلام بیٹھی ہوئی تھیں۔ مسلمانوں کو پیچھے ہٹاتے چلے گئے اور اس طرح ٹیلے کو گھیر لیا۔ ایک انصاری عورت نے یہ دیکھ کر چیخنا شروع کیا کہ کہاں ہیں اسلام کی حمایت کرنے والے اور کہاں ہیں دین کی اعانت کرنے والے؟

کہتے ہیں کہ حضرت زبیر بن عوام آشوب چشم میں مبتلا تھے اس لئے علاج کی غرض سے اپنی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ جس وقت آپ نے اس انصاریہ کا چیخنا سنا تو حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا یہ عورت کیوں چیخ رہی ہے؟ اور کہاں ہیں دین کے مددگار اور کہاں ہیں مسلمانوں کے طرفدار کیوں کہہ رہی ہے؟

Marfat.com

## حضرت زبیر بن عوام تنہا دس ہزار کے مقابلہ میں

حضرت عفرہ بنت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی کے بیٹے! مسلمانوں کا میمنہ مغلوب ہو گیا اور رومیوں نے یہاں تک پہنچ کر ہمیں گھیر لیا۔ یہ انصاریہ اسی واسطے چیخ رہی ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم! دین کا مددگار میں ہوں۔ مجھے ایسے وقت میں اللہ تبارک و تعالیٰ بیٹھے ہوئے نہیں دیکھیں گے۔ یہ کہہ کر آپ نے اس کپڑے کو جو آپ کی آنکھ پر پڑا ہوا تھا اتار کے پھینک دیا۔ گھوڑے پر سوار ہوئے چھوٹا نیزہ ہاتھ میں لیا اور یہ الفاظ کہتے ہوئے کہ میں ہوں زبیر بن عوام' میں ہوں رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کا بیٹا اور رومیوں پر حملہ کر دیا۔ آپ یہ کہتے جاتے تھے اور رومیوں پر نیزے کے بھرپور ہاتھ مارتے جاتے تھے حتیٰ کہ آپ نے انہیں مارتے مارتے الٹے پاؤں لوٹنے پر مجبور کیا اور ان کے گھوڑے اپنی دموں کے بل پیچھے ہٹنے لگے۔ حضرت لیث بن جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت زبیر بن عوام کو جزائے خیر عنایت کریں آپ نے تن تنہا بغیر کسی کی مدد کے تمام رومیوں کو پسپا کر کے رکھ دیا۔ حتیٰ کہ رومی اپنے لشکر تک ہٹتے چلے گئے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھی پھر ادھر پھرے اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے جاتے تھے لوٹو لوٹو جنت سامنے ہے' جنت سامنے ہے حزم و احتیاط سے کام لو اور اے اہل اسلام صبر کرو' صبر کرو۔ یہ کہتے ہوئے آپ کے ساتھی اور آپ نے پھر حملہ کیا اور شکست اٹھانے کے بعد رومیوں کو ہٹا کے رکھ دیا۔

## حضرت شرحبیل کی ثابت قدمی

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جرجیر ارمنی نے ارمن کی تین ہزار جمعیت کے ساتھ حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ ﷺ پر حملہ کیا۔ آپ کے ساتھی حملہ کی تاب نہ لا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور آپ کے پاس سوائے آپ کی قوم کے پانچ سو آدمیوں کے اور کوئی نہ رہا۔ آپ ارمنوں پر حملہ کرتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے یا اہل اسلام! کیا موت سے بھاگتے ہو؟ صبر کرو صبر کرو۔ یہ سن کر آپ کے ساتھی لوٹے اور ارمنوں پر حملہ کر دیا اور ان پر مار مار کے وہ مصیبت نازل کی جو آج تک کبھی ان پر نہیں آئی تھی۔ حتیٰ کہ ارمنی اپنے لشکر کی طرف لوٹے۔

## افواج اسلام کا متفقہ حملہ

حضرت قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ حضرت شرحبیل بن حسنہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے لوٹ کر اپنے مورچہ پر قبضہ کر لیا ہے تو آپ اپنے ساتھیوں کو لے کر آگے بڑھے اور اپنے شعار کے کلمات کو دہراتے ہوئے اپنے دشمن پر جا پڑے۔ آپ کا شعار اس وقت وہی تھا جو مسلمانوں نے جنگ بدر اور غزوہ احد میں اختیار کیا تھا کہ:

**یا نصر اللہ انزل یا منصور امتک امتک** "اے اللہ تیری مدد نازل ہو یا نبی ﷺ امت کی خبر لیجئے" (یہاں حضور ﷺ کو مدد کرنے کا خطاب اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرات صحابہؓ کے ان معرکوں کی اطلاع آنحضرتؐ کو دیتے تھے نہ یہ کہ حضورؐ بذات خود علم غیب رکھتے تھے یا وہاں پر حاضر ناظر تھے۔ امداد اللہ)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جس وقت ان کی یہ آواز سنی تو آپ بھی اپنی فوج کو لے کر چلے اور آپ نے رومیوں کے میمنہ پر اور حضرت قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے میسرہ پر حملہ کر دیا اور اس طرح ایک گھمسان کا رن پڑنے لگا اور رومیوں پر حملے کر کر کے انہیں پیچھے لوٹا دیا۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ حضرت ہاشم مرقال رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ جزائے خیر عنایت فرمائیں کہ انہوں نے دشمن کو مار مار کر زور سے حملہ کیا کہ انہیں پیچھے ہٹاتے ہٹاتے باہان کے خیمے تک بڑھتے چلے گئے۔ باہان ان بہادران اسلام کو دیکھ کر تخت سے کود کر بھاگا اور رومیوں کو چیخ چیخ کر آوازیں دے دے کے ان پر غصے ہونے لگا۔ رومی پھر پیچھے کو ہٹے اور جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آواز دی۔ انہوں نے آواز سنتے ہی اپنی جمعیت کے ساتھ حملہ کر دیا اور اس طرح آوازیں لگانے لگے۔ **لا الہ الا اللہ یا منصور امت یانصر اللہ انزل** آپ یہ کہتے جاتے تھے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ رومیوں کو تہ تیغ کرتے جاتے تھے اللہ تعالے نے اپنی مدد ونصرت مسلمانوں کے لئے وقف کر رکھی تھی اور مسلمان بڑھ بڑھ کے رومیوں کو مار رہے تھے کہ اچانک انہوں نے کہنے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا **یانصر اللہ انزل یانصر اللہ اقرب ایھا الناس الثبات الثبات** اللہ تبارک وتعالیٰ کی مدد نازل ہو اللہ جل جلالہ کی اعانت قریب ہو' لوگو! ثابت قدم رہو! ثابت قدم رہو!

حضرت عامر بن اسلم رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس آواز دینے والے کی طرف غور کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو اپنے بیٹے یزید رضی اللہ تعالے عنہ کے نشان کے نیچے ہیں۔ تمام سرداران افواج

Marfat.com

اسلامیہ نے رومیوں پر سختی کے ساتھ حملہ کیا اور نہایت بے جگری کے ساتھ لڑے رومیوں میں زنجیر والے لوگوں سے زیادہ کوئی ثابت قدم نہیں تھا۔ جس وقت مسلمان ان کے پاس پہنچتے تھے تو وہ اپنے مورچے پر نہایت استقلال کے ساتھ ڈٹے رہتے تھے اور حملہ آوروں کو پیچھے لوٹا دیتے تھے رومی تیراندازوں کی تعداد ایک لاکھ تھی جو قوم ارمن کے قلب میں بیٹھے ہوئے تھے اور جس وقت یہ مل کر تیراندازی کرتے تھے تو سورج ان کے تیروں میں چھپ جاتا تھا۔ اگر خداوند تعالیٰ کی مدد و نصرت مسلمانوں کے شامل حال نہ ہوتی تو مسلمان یقیناً ہلاک ہو جاتے مگر مسلمان نہایت خوشی اور سرور کی حالت میں واپس ہوئے اور رومیوں کا اتلاف جان بہت زیادہ ہوا۔

## حضرت ذوالکلاع حمیریؓ کی ایک گبرو سے جنگ۔

کہتے ہیں کہ رومی گبروؤں سے سال کے پورے کی طرف کا ایک گبرو سنہری زرہ پہنے اور طلائی خود جس میں سونے کے جڑاؤ کی ایک صلیب لگی ہوئی تھی لگائے ہوئے نکلا۔ یہ ایک عمدہ گھوڑے پر جس کے اوپر لوہے کی ایک زرہ پڑی ہوئی تھی سوار تھا ہاتھ میں نیزہ' اس نے نکلتے ہی گھوڑے کو ایک چکر دیا اور خود کو میدان میں ظاہر کر کے اپنے لئے حریف کو طلب کرنے لگا۔ مسلمان اس کے ڈیل ڈول اور جسامت کو دیکھنے لگے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مسلمانو! اس کے قدو قامت سے نہ ڈرو بہت سے لمبے تڑنگوں کا دل چڑیا کے دل سے بھی چھوٹا ہوتا ہے تم میں سے کون شخص اللہ تبارک و تعالیٰ کی استعانت کے بھروسہ پر اس کے مقابلہ میں نکلے گا؟

یہ سن کر اہل عرب کے غلاموں میں سے ایک سیاہ فام پیدل غلام ہاتھ میں تلوار اور ڈھال لئے ہوئے اس کی طرف بڑھا جب اس نے اس گبرو کے قریب ہونے کا ارادہ کر لیا تو اس کے مالک یعنی حضرت ذوالکلاع حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے آواز دی جس وقت وہ لوٹ کے آپ کے پاس آگیا تو آپ خود اس گبرو کی طرف بڑھے۔ آپ ایک نہایت شجیع اور بہادر شخص تھے۔ آپ نے گھوڑے کو چکر دے کر اس کے گرد گھومنا شروع کیا گبرو بھی گھومنے لگا یہ دونوں چونکہ نہایت عمدہ نیزہ باز تھے اس لئے نیزہ بازی کرنے لگے اور اس قدر نیزہ بازی کی کہ نیزوں سے شرارے اٹھنے لگے آخر بازو ست پڑ گئے اور یہ دونوں حریف ایک دوسرے سے کچھ دیر کے لئے جدا ہو کے پھر بڑھے اور تلواریں نکال نکال کر ایک دوسرے پر پل پڑے۔

Marfat.com

حضرت ذوالکلاع حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ایک تلوار ماری جو اوچھی پڑی ادھر حریف نے آپ کے ایک ہاتھ مارا دشمن کا بازو چونکہ قوی تھا اس لئے تلوار زرہ سے پڑی اور ڈھال سپر اور کپڑوں کو کاٹتی ہوئی آپ کے بائیں بازو کو زخمی کرتی چلی گئی زخم کاری لگا اور ہاتھ بے کار ہوگیا آپ نے جس وقت اپنے زخم کو زیادہ دیکھا تو گھوڑے کو مسلمانوں کے لشکر کی طرف سرپٹ ڈال دیا گبرو نے آپ کو اس طرح بھاگتا دیکھ کر اپنے گھوڑے کو ڈانٹ پلائی اور تعاقب کرتا ہوا آپ کے پیچھے چلا آپ کا گھوڑا چونکہ نہایت تیز تھا اس لئے آپ مسلمانوں کے لشکر میں آکر شامل ہوگئے خون زخم سے فوارے کی طرح چھوٹ رہا تھا قوم حمیر کے شہسوار آپ کے پاس جمع ہوئے اور کہا سردار! کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا بہادران حمیر! کسی لڑائی میں ہتھیاروں اور ان کی مضبوطی پر بھروسہ مت کرو ہمیشہ اللہ عزوجل کی ذات پاک پر جنگ میں توکل کیا کرو انہوں نے کہا سردار کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے اپنے اس غلام کے پاس زرہ نہ دیکھ کر ازروئے شفقت کے اسے واپس بلالیا تھا اور میں نے اپنے دل میں خیال کیا تھا کہ میں گھوڑے پر سوار بھی ہوں اور زرہ اور عمدہ اسلحہ بھی میرے پاس موجود ہیں اس لئے اس کے بجائے اس کے مقابلہ میں میں نکلوں مگر میرے ساتھ جو کچھ معاملہ پیش آیا وہ تم دیکھ ہی رہے ہو۔ اس سے پہلے کبھی بھی مجھے ایسا زخم نہیں لگا تھا اس کے بعد قوم حمیر نے آپ کا زخم باندھ دیا اور آپ اپنے نشان کے نیچے جسے آپ ہی کی قوم کا ایک شخص اٹھائے ہوئے تھا کھڑے ہوگئے۔

## کئی رومی سورماؤں کو قتل کرنے والا بہادر مسلمان

اس کے بعد آپ نے اپنے قبیلے کے لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا معاشرا لحمیر! اگر تمہارا سردار زخمی ہو کر واپس آگیا تو کیا تم میں کوئی ایسا شخص موجود نہیں ہے جو اس کا بدلا لے لے یہ سن کر ان میں سے ایک شہسوار جو یمنی نیزے اور تلوار سے مسلح تھا آگے بڑھا اور دلیرانہ گھوڑے کو اڑ بتاتا ہوا اس گبرو کے پاس پہنچا اور ایک چکر دے کے نیزے کا ایک ایسا ہاتھ مارا کہ دشمن کے سینے میں پار ہوتا چلا گیا حریف گرا اور اس کی روح دوزخ کے کسی کونے میں پہنچ گئی حمیری نے گھوڑے سے اتر کر اس کا سامان اتارنا چاہا مگر رومیوں کے ایک چھوٹے سے رستہ نے اس پر حملہ کردیا جس کی وجہ سے حمیر کا یہ شہسوار گھوڑے سے نہ اتر سکا بلکہ گھوڑا بڑھا کے ان کے مقابلہ میں آیا اور انہیں مار مار کر پیچھے

Marfat.com

لوٹا دیا۔

اس کے بعد یہ حمیری شہسوار پھر اس مقتول گبرو کے پاس آیا اور اس کا سامان اتار کے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا آپ نے وہ اسی کو دے دیا اس نے اپنی قوم کو اسے سپرد کیا اور خود پھر گھوڑا بڑھا کے میدان کی طرف چلا ایک دوسرا آدمی اس کے مقابلے میں آیا مگر اس نے فوراً" اس کو قتل کر دیا۔ تیسرا حریف بھی آیا وہ بھی تہ تیغ کر دیا گیا چوتھا دشمن نکلا جس نے اس حمیری شہسوار کو شہید کر دیا اور چاہا کہ گھوڑے سے اتر کر حمیری کا اسباب اتار لے مگر انصار کے تیر اندازوں میں سے ایک شخص نے اس کی شست باندھ کر ایسا تیر مارا کہ اس کے سینے میں گھستا چلا گیا اور اسطرح یہ رومی بھی فی النار والسقر ہو گیا۔

## والی لان سے حضرت شرحبیل کی جنگ اور حضرت ضرار کی مدد

کہتے ہیں کہ رومی یہ دیکھ کر سخت پریشان ہوئے اور مسلمانوں کی جماعت سے ڈرنے لگے۔ بعض سرداروں نے بعض کو آواز دینی شروع کی۔ یہ سردار جو اس تیر سے مارا گیا تھا رومیوں کے نزدیک بہت مرتبہ کا آدمی تھا بلکہ کہتے ہیں کہ یہ والی نابلس تھا۔ سرداروں اور بطارقہ کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر باہان نے انہیں تسکین دی۔ ملک لان جس کا نام مربوس تھا شاہانہ زرہ اور حریر کے کپڑے پہنے کمر میں جواہرات کا مرصع پٹکا باندھے آگے بڑھا اور دونوں صفوں کے درمیان میں گھوڑے کو چکر دے کے خود کو ظاہر کرنے لگا اور کہنے لگا کہ میں والئی لان ہوں میرے مقابلے کے لئے کوئی سردار ہی نکلے۔ حضرت شرحبیل بن حسنہ ؓ کاتب رسول اللہ ﷺ ہاتھ میں اسلامی پرچم لئے زرہ پہنے اور اس کے اوپر چمڑے کا کمربند (پٹکا) باندھے سبز گھوڑے پر سوار ہو کے اس کے مقابلہ میں نکلے۔ اس نے اپنی گردن سے صلیب کو نکالا اور آنکھوں پر رکھا' بوسہ دیا اور استعانت طلب کرنے لگا۔ آپ کو یہ دیکھ کر بہت غصہ آیا اور فرمانے لگے۔ کمبخت! تجھ پر تیرے ساتھیوں پر اور ان لوگوں پر جو تیرے اس قوم میں ہم نوا ہیں لعنت! یہ کہہ کر آپ نے اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے بھی آپ کے حملے کا جواب دیا اور دونوں محارب اس طرح لڑنے لگے۔ دونوں نے گھوڑوں کو چکر دیئے۔ دونوں فریقوں کی آنکھیں ان کا تماشہ دیکھنے لگیں۔ مسلمانوں نے حضرت شرحبیل بن حسنہ ؓ کے لئے دعاء کرنی شروع کی۔

Marfat.com

آپ نے جب حریف کی شدت اور سختی دیکھی تو شکست خوردہ لوگوں کی طرح میدان سے بھاگے۔ دشمن نے آپ کا تعاقب کیا۔ آپ نے کچھ دور جا کر گھوڑے کو آہستہ آہستہ کیا اور جب سمجھ لیا کہ اب بالکل قریب آ گیا ہے تو ایک دم گھوڑے کی باگ پھیر کر نیزہ ہاتھ میں لے کر پھرتی کے ساتھ اس کے سینہ پر مارا مگر دشمن نے وار خالی دیا اور بالکل صحیح و سالم رہا اور کہنے لگا یا معاشر العرب! تم اس مکرو فریب کو نہیں چھوڑتے۔ آپ نے فرمایا بے وقوف! کیا تو نہیں جانتا کہ مکرو حیلے ہی کا نام حرب ہے اور فریب ہی اس کی اصل ہے۔ اس نے کہا پھر تمہیں اس تمہارے مکر نے کیا فائدہ دیا۔

کہتے ہیں کہ یہ کہہ کر پھر دونوں حریف جنگ کے فنون آشکارا کرنے لگے اور یہاں تک لڑے کہ دونوں کی تلواریں بے کار ہو گئیں اور ان کے ٹوٹ جانے کے بعد یہ دونوں بہت بری طرح آپس میں لپٹ گئے۔ مشرک چونکہ نہایت عظیم الجثہ تھا اور آپ کثرت نماز روزہ کی وجہ سے نحیف الجسم' اس لئے اس نے اس زور سے آپ کو دبایا کہ آپ کا بند بند ست پڑ گیا اور اس نے ارادہ کر لیا کہ آپ کو زین سے اٹھا کر قتل کر دے۔ دونوں فریق انہیں دیکھ رہے تھے۔ ضرار بن اضور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! یہ دیکھ کر غصہ سے میرے بدن میں آگ لگ گئی اور میں نے اپنے دل میں کہا ضرار! تف ہے تجھ پر کہ یہ کافر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب کو شہید کر دے اور تو بیٹھا دیکھتا رہے۔ آخر تجھے اس کی مدد سے کس نے روک رکھا ہے۔ چنانچہ حضرت ضرار رضی اللہ عنہ ایک چوکڑی بھرنے والے ہرن کی طرح پیدل ہی ان کی طرف چلے اور بھاگ کر ان کے قریب ہو گئے۔ ان دونوں کو حضرت ضرار کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ ان کے ہاتھ میں جو خنجر تھا انہوں نے اس کو پیچھے سے اس رومی کی کمر میں اس زور سے بھونکا کہ دل تک چیرتا چلا گیا۔ یہ کشتہ ہو کے نیچے گرا اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اس کی گرفت سے چھوٹ گئے۔ حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے اس کا گھوڑا پکڑا اور اس پر سوار ہو گئے۔ حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اس کے پاس جا کے اس کا اسباب اتارا' اور یہ دونوں حضرات اسلامی لشکر میں چلے آئے۔ مسلمانوں نے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو مبارکباد دی اور حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کا شکریہ ادا کیا۔

## حضرت زبیر بن عوام کا چار بہادر سواروں کو جہنم رسید کرنا

جب حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے والئی لان کو تہ تیغ کر دیا تو تمام رومیوں میں غصہ

Marfat.com

کی ایک لہر دوڑ گئی اور ان میں سے ایک بہادر سوار نکل کے ہل من مبازر کا نعرہ لگانے لگا۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اس کے مقابلے میں تشریف لے گئے اور اسے قتل کر کے اس کا سامان اتار لیا۔ دوسرا آیا اسے بھی آپ نے مار دیا۔ تیسرا آیا اسے بھی تہ تیغ کیا۔ چوتھا آیا اسے بھی موت کے گھاٹ اتار دیا اور ان تمام کا سامان اپنے قبضہ میں کر لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہؓ سے کہا کہ آج حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے رومیوں کے مقابلہ میں بہت کوشش کی ہے اور خداوند تعالیٰ اور ان کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی جان کو خوب خرچ کیا ہے۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں نصیب اعدا وہ تھک نہ جائیں۔

یہ سن کر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے انہیں آواز دی اور قسم دے کر انہیں لوٹنے کے لئے فرمایا تو آپ اپنی جگہ آ کھڑے ہو گئے۔ رومیوں میں سے ایک اور بطریق (سردار) نکلا جو والئی لان کا داماد اور اس کا بادشاہ تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کے مقابلے کے لئے نکلے اور جاتے ہی قتل کر ڈالا۔ اس کے سامان تاج' پٹکے' صلیب' زرہ اور سربند کا تخمینہ کیا گیا تو پندرہ ہزار کی ملکیت کا ہوا۔

## دشمنوں کے تیروں کی بارش

کہتے ہیں کہ جب اس کی خبر باہان کو دی گئی تو وہ غصہ میں بھر گیا اور کہنے لگا کہ ایک دن میں ہم میں سے دو بادشاہ قتل کر دیئے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسیح (علیہ السلام) ہماری مدد نہیں کریں گے۔ اس کے بعد اس نے تیر اندازوں کو حکم دیا کہ وہ ایک ساتھ متفق ہو کر تیر چلائیں۔ انہوں نے متفقہ طور سے مسلمانوں کی طرف تیر چلانے شروع کر دیئے اور ایک ہی دفعہ میں ایک لاکھ تیر پھینک دیئے۔ مسلمانوں کے لشکر پر اولوں کی طرح تیروں کا مینہ برس رہا تھا۔ لوگ کثرت سے زخمی ہو رہے تھے۔ حتیٰ کہ سات سو مسلمان یک چشم ہو گئے اور اسی واسطے اس دن کا نام یوم التعویر (یک چشم ہونے کا دن) رکھا گیا۔ ان لوگوں میں سے جو یک چشم ہوئے تھے یہ حضرات بھی ہیں۔ مغیرہ بن شعبہؓ سعید بن زید بن عمر بن نفیل تمیمیؓ ابوسفیان عمر بن حربؓ راشد بن سعید رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین' اس سانحہ اور واقعہ کے بعد جب کوئی شخص کسی سے ملاقات کرتا تھا تو دریافت کرتا تھا کہ تمہاری آنکھ کو کیا صدمہ پہنچا تھا؟ تو وہ جواب دیتا کہ صدمہ مت کہو بلکہ امتحان اور آزمائش کہو۔

Marfat.com

راوی کا بیان ہے کہ اس تیروں کی بارش سے مسلمانوں کے لشکر میں ایک کہرام مچ گیا چاروں طرف سے یہی آوازیں آنے لگیں **و اعیناہ وابصراہ و احدقناہ** افسوس ہماری آنکھیں جاتی رہیں۔ افسوس ہماری بینائی جاتی رہی اور اس قدر اضطراب واقع ہوا کہ گھوڑوں کی باگیں پشتوں کی طرف پھیر دیں۔ باہان ملعون نے جب مسلمانوں کا اضطراب اور گھبراہٹ دیکھی تو تیر اندازوں اور رومیوں کو اور زیادہ ترغیب دینے لگا۔ اپنے آدمیوں کو آواز دی۔ مسلسلہ (زنجیر والے لوگ) مسلمانوں کی طرف چلے۔ جرجیر قناطر اور قوریر نے حملہ کر دیا مگر باہان نے انہیں منع کیا اور کہا کہ حملے سے رکے رہو اور عربوں کو محض تیروں کا نشانہ ہی بنائے رکھو ان کے مغلوب کرنے کی تدبیر اس سے بہتر نہیں ہے۔ یہ سن کر تیر اندازوں نے تیروں کی بارش میں اور زیادتی کرنی شروع کر دی۔ زنجیر والے لوگ اپنے اسلحہ سے مسلمانوں کی طرف بڑھے۔ تلواریں ہاتھوں میں آتش کے شعلوں کی طرح دمکنے لگیں۔ لڑائی نے میدان پر قبضہ جما لیا۔ مسلمانوں نے اپنی جانوں پر رحم کر کے جو انہیں چشم زخم پہنچے تھے بھاگنا شروع کیا۔

آخر نصرت خداوندی نے ہمارا ہاتھ پکڑا اور ابھی بہت ہی کم وقفہ گزرا تھا کہ آسمان سے ہماری مدد آ گئی۔ اس کا واقعہ یہ ہوا کہ مسلمان لوٹتے لوٹتے اس ٹیلے تک جہاں عورتیں پناہ گزین تھیں پہنچ گئے اور سوائے صاحب رایات حضرات کے اور کوئی مقابلہ میں نہ رہا۔

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بھی اس معرکہ میں موجود تھا۔ میں نے یوم التعویر کے معرکہ سے زیادہ سخت اور کوئی معرکہ نہیں دیکھا۔ گھوڑے اپنے دموں کے بل پیچھے ہٹتے چلے گئے تھے۔ تمام مسلمان بھاگ پڑے تھے۔ محض سرداران لشکر اپنے ہاتھوں میں نشانات لئے ہوئے لڑ رہے تھے حتیٰ کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح، یزید بن ابوسفیان، عمرو بن عاص، مسیب بن نجبہ الفزاری، عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق، فضل بن عباس، شرحبیل بن حسنہ، ضرار بن ازور اور ہاشم بن مرقال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو میں نے دیکھا کہ یہ حضرات نہایت بے جگری کے ساتھ جان ہتھیلی پر رکھے ہوئے اس بے باکی کے ساتھ لڑ رہے تھے کہ انہیں اپنی جانوں کی مطلق پرواہ نہیں تھی۔ میں نے انہیں دیکھ کر اپنے دل میں کہا کہ یہ چند نفوس آخر کب تک اس طرح لڑیں گے۔ مگر یہ برابر لڑتے رہے۔ حتیٰ کہ باری تعالیٰ مجدہ نے ان خواتین سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوؤں میں شامل ہوا کرتی تھیں ہماری مدد فرمائی۔

Marfat.com

## یرموک میں خواتین اسلام کی جنگ

راشد زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جو عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لڑائی میں جایا کرتی تھیں وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی' پانی پلایا کرتی اور میدان کارزار میں لڑا کرتی تھیں۔ میں نے خواتین قریش سے زیادہ بہادر کسی عورت کو نہیں دیکھا کہ وہ غزووں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اور جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو کر اس قدر لڑی ہوں جتنی کہ جنگ یرموک میں بے جگری کے ساتھ لڑیں اور خلافت فاروقی میں انہوں نے کارہائے نمایاں کئے۔ جس وقت مسلمانوں پر عرصہ حیات بالکل تنگ ہو گیا' عرب قتل ہونے لگے رومی ان میں آ کر مل گئے اور انہیں ہر جگہ تہ تیغ کرنا شروع کر دیا تو خواتین قریش نے مردانہ وار اٹھ کر ان کا مقابلہ کیا۔ مہاجرین کی عورتیں لخم اور جذام کے قبیلوں کی عورتوں سے مل گئیں۔ جنگ برابر قائم تھی شعلے بھڑک رہے تھے کہ انہوں نے اپنی قومیت' ماؤں کے نام اور اپنے لقبوں کو زور زور سے یاد کر کر کے لڑنا شروع کیا اور اولادوں کو گود میں اٹھا اٹھا کر گھوڑوں کے مونہوں پر چوبیں مار مار کر انہیں جنگ کی طرف لوٹا دیا۔

بعضوں نے مشرکین کا مقابلہ کیا اور بعضوں نے مسلمانوں کو مار مار کے جنگ کی طرف لوٹنے پر مجبور کیا اور جب تک وہ لڑائی اور میدان کارزار کی طرف نہ پھر گئے اس وقت تک انہیں چین نہ لینے دیا۔ یہ برابر لڑ رہی تھیں۔ مردوں کی حمایت کرتی جاتی تھیں کہ رومیوں نے ان پر ہجوم کیا۔ رومیوں کے حملے سے لخم' جذام اور خولان کی عورتیں پسپا ہو کر پیچھے ہٹیں مگر حضرت خولہ بنت ازور' ام حکیم بنت حارث' سلمٰی بنت لوئی اور لبنی بنت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہن ان عورتوں کی طرف بڑھیں اور ان کے چہروں اور سروں پر چوبیں مار مار کر کہنے لگیں کہ تم ہمارے بیچ میں سے نکل جاؤ تم نے ہماری جماعت کو بھی سست کر دیا۔

یہ سن کر خواتین پھر لڑائی کی طرف مڑیں اور بے خوف و خطر لڑنے لگیں۔ حضرت ام حکیم بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا تلوار لئے ہوئے ان کے آگے آگے تھیں اور کفار کو پیچھے ہٹا ہٹا دیتی تھیں۔ اس روز سوائے نصیحت کے عورتوں کی زبان پر اور کوئی الفاظ نہ تھے۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نہایت شجاعت کے ساتھ اپنے شوہر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے دوش بدوش اپنے گھوڑے کی باگیں ان کے

Marfat.com

گھوڑے کی راسوں سے ملائے ہوئے لڑ رہی تھیں اور جب وہ رومیوں پر کوئی حملہ کرتے تھے تو آپ بھی برابر اسی طرح رومیوں پر حملہ کرتی تھیں۔

مسلمان مردوں نے جب خواتین کی یہ بہادری اور ان کا اس طرح جان ہتھیلی پر رکھ کر لڑنا دیکھا تو ایک دوسرے سے جو اس کے قریب تھا کہنے لگا کہ اگر ہم ان عورتوں کی طرح بھی نہ لڑے تو ہمارا ان عورتوں کے بجائے چوڑیاں پہن کر پردے میں بیٹھ جانا بہتر ہے یہ کہہ کر وہ میدان جنگ کی طرف پھرے اور لڑنے لگے۔ خداوند جل و علا نے واقعی جنگ یرموک کے روز خواتین قریش کو ہی جرات و ہمت دی تھی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں جزائے خیر عنایت فرمائیں۔

## حضرت خولہ بنت ازورؓ کا یرموک میں زخمی ہونا

حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رومیوں میں سے ایک کافر نے ہم پر حملہ کیا تو حضرت خولہ بنت ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہا آگے بڑھیں اور تلوار سے اس پر مسابقت کرنے لگیں۔ آپ کی تلوار آپ کے ہاتھ سے گری اور اس کافر کی تلوار آپ کے سر پر بیٹھی جس سے خون جاری ہو گیا اور آپ زمین پر گر پڑیں۔ حضرت عفیرہ بنت عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہیں زمین پر گرتا دیکھ کر چلائیں اور کہا کہ خدا کی قسم! ضرار اپنی بہن کی وجہ سے غمگین ہو گئے۔ یہ کہتے ہی آپ نے اس رومی پر حملہ کر کے تلوار کا ایک ایسا چچا تلا ہاتھ مارا کہ اس کا سر دور جا گرا۔ اس کے بعد آپ حضرت خولہ بنت ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئیں۔ ان کا سر اپنے زانو پر رکھا اور کہنے لگیں کیا حال ہے؟ ان کے سر سے خون بہہ رہا تھا جس نے ان کے سر کے بالوں کو لالے کے پھول کی طرح سرخ رنگ کر دیا تھا۔ یہ کہنے لگی اچھی ہوں خدا کا شکر ہے۔ مگر میرا گمان یہ ہے کہ میں چند ساعت کی مہمان ہوں۔ اگر تمہیں میرے بھائی ضرار کا کچھ پتہ ہو تو بتلاؤ؟ انہوں نے کہا یابنت ازور! مجھے ان کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ یہ سن کر حضرت خولہ بنت ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دعا کی:

**اللھم اجعلنی فداء لاخی لا تفجع به الاسلام** "الہیٰ! مجھے میرے بھائی کا فدیہ (عوض) کر دیجئے اور ان کی وجہ سے اسلام کو کوئی درد نہ پہنچائیے۔"

حضرت عفیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت خولہ کے اٹھانے کی بہت کوشش کی مگر وہ نہ اٹھ سکیں۔ ہم چند عورتوں نے مل کر انہیں اٹھایا اور ان کے خیمے

Marfat.com

میں لا کر لٹا دیا۔ جب رات ہو گئی تو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ تندرستوں کی طرح لوگوں کو پانی پلا رہی ہیں اور زخم کا ان پر کوئی اثر نہیں۔ ان کے بھائی نے بھی انہیں دیکھا چونکہ سر میں زخم تھا کہنے لگے یہ کیا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ یہ ایک کافر نے مار دیا تھا جسے حضرت عفیرہ نے قتل کر دیا۔ انہوں نے کہا بہن! تمہیں خوش ہونا چاہئے کہ میں نے تمہارے ایک زخم کے بدلے میں ان کے بہت سے زخم کھول دیئے اور ان کے بے شمار لوگوں کو تہ تیغ کر دیا۔

لڑائی کا الاؤ اسی طرح گرم تھا اور آغاز دن سے سورج کے غروب ہونے تک اسی طرح اپنے شعلے بھڑکاتا رہا۔ رات جوں جوں قریب آتی جاتی تھی اس کی گرمی اور شدت اور تیز ہوتی جاتی تھی۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نیز دوسرے سرداران لشکر اپنے اپنے نشانات لئے ہوئے برابر لڑ رہے تھے۔ حتیٰ کہ رات کی ظلمت نے ان دونوں حریفوں کے لشکروں کے مابین پردہ ڈال دیا۔

## چالیس ہزار کافر مارے گئے

اس یوم التعویر کے دن چالیس ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ رومی کام آئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اس روز نو تلواریں ٹوٹیں۔ بعض حضرات جو جنگ یرموک میں حاضر تھے۔ روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا اس روز لڑنا سو بہادر اور شجاع جوانوں کے لڑنے کے برابر تھا۔

کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سرخ سربند باندھے حملہ کر رہے تھے اور اپنا نام لے لے کے کہ میں ہوں خالد بن ولید رومیوں کو ڈراتے جاتے تھے کہ آپ کی طرف ایک سردار جس کا نام نسطور تھا ریشمی کپڑے پہنے ہوئے نکلا اور آپ کو اپنے مقابلہ میں بلانے لگا۔ آپ چونکہ لڑائی میں مشغول تھے اس لئے آپ نے نہ زیادہ اس کی طرف توجہ فرمائی اور نہ یہ سمجھے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ مگر جب اس کو کسی زبان میں کچھ بڑبڑاتا ہوا دیکھا فوراً سمجھ گئے اور اس کی طرف چلے دونوں میں سخت معرکہ شروع ہوا۔ عین معرکہ میں آپ نے گھوڑیا کو آگے بڑھانا چاہا مگر اس نے ٹھوکر کھائی اور اس کا منہ زمین پر جا لگا۔ گھوڑے کی وجہ سے آپ بھی گھوڑے کے سر کی طرف جا رہے تھے مسلمانوں نے آپ کو جھکتا ہوا دیکھا تو **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** کہا۔ آپ نے گھوڑے کی باگ تھام کے اسے شاباش دی۔ نسطور نے آپ کو جھکا ہوا دیکھ کے آپ کی پیٹھ پر تلوار

Marfat.com

ماری جس سے آپ کی پشت ست پڑ گئی۔ گھوڑا سنبھالا اور کھڑا ہو گیا۔ جھٹکا لگنے کی وجہ سے آپ کا کلاہ (ٹوپی) زمین پر گرا۔ آپ نے آواز دے کے لوگوں کو اسے اس کے اٹھانے کے لئے فرمایا۔ بنی مخزوم کا ایک شخص آگے بڑھا اور اس نے اٹھا کر اسے پیش کر دیا۔ آپ نے اسے لے کے فوراً" سر پر رکھ لیا۔ دریافت کیا گیا کہ یا ابا سلیمان! آپ ایسی شدید لڑائی میں مشغول ہیں اور کلاہ اٹھانے کو فرماتے ہیں۔

آپ نے فرمایا حضور آقائے دو جہان محمد مصطفیٰ ﷺ نے جب حجتہ الوداع میں اپنے سر مبارک کو منڈوایا تھا تو میں نے آپ کے بالوں میں سے کچھ بال اٹھا لئے تھے۔ آپ نے فرمایا تھا خالد! انہیں کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں انہیں بطور تبرک کے اپنے پاس رکھوں گا اور لڑائی میں دشمنوں پر ان کے وسیلے سے استعانت طلب کیا کروں گا؟ آپ نے فرمایا تھا کہ جب تک تمہارے پاس یہ بال موجود رہیں گے اس وقت تک تم انشاء اللہ العزیز مظفر و منصور رہو گے۔ میں نے وہ بال اپنے کلاہ کے اگلے حصہ میں رکھ لئے تھے اور اس وقت سے اب تک جب کبھی بھی میں اس کلاہ کو اپنے سر پر رکھ کر دشمنوں سے لڑا ہوں ہمیشہ ان پر فتح پائی ہے۔

کہتے ہیں کہ آپ نے وہ کلاہ لے کر سر پر رکھا سرخ سربند مضبوط باندھا اور نسطور پر حملہ کر دیا اور تلوار کا اس زور سے ایک ہاتھ مارا کہ اس شانے سے اس شانے تک تلوار نکلتی چلی گئی۔ چاہا کہ ایک دوسرا ہاتھ بھی رسید کر دیا جائے مگر اس کے ساتھیوں نے ہلہ کر دیا اور اسے پکڑ کر کھینچ لے گئے۔ اس کا دم ان کے ہاتھوں میں ہی نکل گیا جس کی وجہ سے ان کی کمر ٹوٹ گئی، ہمتیں پست ہو گئیں اور وہ لڑائی کو ایک خدائی صاعقہ سمجھ کر چکا چوند ہو گئے۔ آپ لڑائی کے لئے بلاتے تھے مگر یہ لڑائی سے گریز کر کے بھاگتے اور اپنے لئے موت کا پیغام سمجھتے تھے۔ آخر آپ کے مقابلہ میں کوئی شخص نہ نکلا۔ آپ نے رومیوں میں گھس کر اس قدر شمشیر زنی کی کہ آپ کے بازو شل ہو گئے۔ حضرت حارث بن ہشام مخزومی رضی اللہ عنہ کو آپ پر رحم آیا یہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے ایہا الامیر! حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنا فرض ادا کر دیا اور ان کی تلوار پر جتنی حق تھا وہ پورا کر چکی۔ اب اگر آپ انہیں استراحت کا حکم فرمائیں تو بہت بہتر ہے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ان کی طرف چلے اور انہیں قسم دے دے کر یہ فرمانے لگے۔ خالد! آگے مت بڑھو اور تھوڑی سی دیر آرام کر لو۔ آپ نے کہا یا امیر المومنین! خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح جام شہادت لبوں تک پہنچ جائے اور میں

Marfat.com

پی لوں۔ اگر مجھ سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو اللہ تبارک و تعالیٰ میری نیت سے اچھی طرح واقف ہیں۔ یہ کہہ کر آپ نے پھر حملہ کر دیا اور جب تک اپنے حملے کے نتیجے کو ظاہر نہ کر دیا اس وقت تک واپس نہ ہوئے۔ مسلمانوں نے اس حملہ میں آپ کا ہاتھ بٹایا اور ہزیمت کھانے کے بعد آپ کی تقویت کے لئے پھر رومیوں کی طرف پلٹے' خواتین اسلام آگے آگے ہوئیں اور حملہ کر دیا۔

## اس روز کی جنگ کا نتیجہ

دونوں فریقوں میں لڑائی ہونے لگی۔ آخر رومی ہزیمت کھا کے بھاگے اور ہزاروں کی تعداد میں وہیں ڈھیر ہو کے رہ گئے۔ اسی طرح پابہ زنجیر رومی اکثر مارے گئے اور بہت سے گھوڑوں کے سموں میں روند دیئے گئے۔ آخر آفتاب اپنی کرنوں کے نیزے تانے مغرب کی طرف مائل ہوا۔ دونوں فریق علیحدہ علیحدہ ہوئے۔ خون بہہ رہا تھا۔ زمین مقتولوں کی نعشوں سے پٹی پڑی تھی۔ دونوں لشکروں میں زخمی ہی زخمی نظر آ رہے تھے۔ البتہ رومیوں میں زیادہ تھے اور مسلمانوں میں کم۔ ہر ایک قوم اپنی اپنی اصلاح اور اپنے اپنے زخمیوں کی مرہم پٹی میں مشغول ہوئی۔ عورتوں نے کھانا تیار کرنا' زخموں کو دھونا' ان پر مرہم پٹی لگانا اور جن چیزوں کی مردوں کو ضرورت ہوئی ان کے لئے فراہم کرنے میں کوشش شروع کی۔

## ابوالجعید کا افواج روم کو قتل کرنے کے لئے مسلمانوں سے معاہدہ

رومی فوجوں نے حمص کے رئیس ابوالجعید کی بیوی کو بدکاری سے اور اس کے بیٹے کو تلوار سے قتل کر دیا تو ابوالجعید مسلمانوں کے لشکر میں آیا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کرنے لگا۔ یہ لشکر جو آپ کے مقابلہ میں پڑا ہوا ہے' اگر یہ اپنے آپ کو آپ حضرات کے سپرد بھی کر دے تو چونکہ اس کی ایک بہت بڑی تعداد ہے اس لئے آپ کو ان کے قتل کرنے میں بھی ایک مدت مدید چاہیے۔ اگر میں ان کے ساتھ ایک رات کے اندر ایک ایسا مکر کروں کہ آپ ان پر فتح پا جائیں تو آپ مجھے کیا عنایت کریں گے اور میرے ساتھ کیا سلوک روا رکھیں گے۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہم یہ دیں گے اور ساتھ ہی یہ اعانت کریں گے کہ تجھ سے' تیری اولاد سے' تیری اہل بیت سے جزیہ نہیں لیں گے اور اس کا تجھے ایک اقرار نامہ لکھ دیں گے۔

جب ابوالجعید مسلمانوں سے اس کا اقرار نامہ لکھوا چکا اور معاہدہ پر توثیق کے لئے

Marfat.com

دستخط ثبت ہو چکے تو یہ رومیوں کے لشکر میں گیا۔ رومی ناقوصہ نامی ندی سے جو وہاں ایک بہت بڑی ندی تھی ناواقف تھے یہ رومیوں کو سکھا بھکا کے جہاں جنگل میں بہت زیادہ پانی بھرا ہوا تھا لایا اور اس ندی کے داہنے کنارے پر انہیں ٹھہرا کے کہنے لگا یہ عربوں کے آنے کی جگہ ہے یہاں وہ لوگ آیا کرتے ہیں۔ میں ان سے بہت جلدی ایک ایسا مکر کرنے والا ہوں کہ اس کی وجہ سے وہ عنقریب ہی ہلاک ہو جائیں گے۔ تم اسی جگہ بیٹھے رہنا یہاں سے نہ ہلنا۔ اس طرح یہ ناقوصہ ندی کو عربوں اور رومیوں کے درمیان میں حائل کر گیا کہ ایک طرف رومی ہو گئے اور دوسری طرف عرب' رومیوں کو اس کی گہرائی کے متعلق بھی علم نہیں تھا کہ یہ کتنی گہری ہے انہیں یہاں بٹھلا کے یوم التعویر کے دن جب اس نے پوری طرح سمجھ لیا کہ اب عرب ہی مظفر و منصور ہیں تو یہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی طرف چلا۔ آپ اس رات بہ نفس نفیس فوج کے چاروں طرف گشت لگا رہے تھے اور چند مسلمان مہاجرین کے ہمراہ رات کا پہرہ دے رہے تھے۔ یہ آ کے آپ سے کہنے لگا آپ بالکل بے فکر ہیں کسی طرح کا آپ نے بندوبست نہیں کیا۔

آپ نے فرمایا ہمیں کیا کرنا ہے اس نے کہا جب کل کی رات ہو تو لشکر میں کثرت سے آگ جلوا دینا۔ یہ کہہ کر یہ رومیوں کو چکمہ دینے اور کوئی حیلہ اور مکرو فریب کرنے کے لئے پھر پلٹ گیا۔ دوسری رات ہوئی تو مسلمانوں نے دس ہزار جگہوں سے بھی زیادہ آگ روشن کرا دی۔ جب تمام جگہ آگ روشن ہو گئی تو ابوالجعید پھر مسلمانوں کے لشکر میں آیا مسلمانوں نے اس سے کہا۔ تیرے کہنے کے مطابق ہم نے ہر جگہ آگ جلا دی ہے اب اس کے بعد ہم نے کیا کرنا ہے اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے پانچ سو بہادر تیار ہو کے میرے ساتھ رہیں تاکہ میں انہیں جو کچھ کہوں وہ اس کو پورا کرتے رہیں۔

## ہزاروں رومیوں کا ناقوصہ ندی میں غرق ہونا

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں میں سے پانچ سو آدمی منتخب فرمائے جن میں منجملہ دیگر حضرات کے حسب ذیل اشخاص بھی شامل تھے۔

ضرار بن ازور۔ عیاض بن غنم بن طارق ہلالی۔ رافع بن عمیرۃ الطائی۔ عبداللہ بن قرط۔ عبداللہ بن یاسر۔ عبداللہ بن اوس۔ عبداللہ بن عمر بن خطاب۔ عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق اور غانم بن عبد اللہ اللیثی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ جس وقت یہ حضرات بالکل تیار ہو گئے تو ابوالجعید انہیں غیر معروف راستہ سے لے کر رومیوں کے لشکر

Marfat.com

کی طرف چلا اور جس وقت ان کے بالکل قریب ہو گیا تو مسلمانوں کے چند آدمی لے کر ندی کے گھاٹ کی طرف آیا۔ اس گھاٹ کو سوائے اس ابوالجعید اور باشندگان یرموک کے اور کوئی نہیں جانتا تھا اس لئے اس نے ان مسلمانوں کو بتلا کر ان سے یہ کہا کہ تم اب رومیوں پر حملہ کرو اور پھر شکست کھا کے اس گھاٹ کی طرف بھاگ آؤ اور مجھے اور ان رومیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔

مسلمانوں نے یہ سن کر ایک آواز لگائی اور رومیوں پر حملہ کر دیا۔ پھر شکست کھا کے گھاٹ کی طرف بھاگ پڑے۔ ان کے بھاگتے ہی ابوالجعید نے زور زور سے چلانا شروع کیا۔ یا معاشر الروم! ان شکست خوردہ مسلمانوں کو آگے رکھ لو اور انہیں پکڑ لو جانے نہ پائیں انہوں نے تمہارے فریب دینے کو دیکھ لو آگ روشن کر رکھی ہے' سامان جنگ سے بالکل آراستہ ہیں اور اب میدان جنگ سے بھاگ پڑے ہیں۔ رومی یہ سمجھ کر کہ کہنے والا بالکل سچ کہہ رہا ہے جلدی میں ان کے پیچھے بھاگ پڑے۔ عجلت میں کوئی گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو گیا اور کوئی پیدل ہی چل نکلا۔ ابوالجعید ان کے آگے آگے اڑا چلا جا رہا تھا حتی کہ ان تمام کو ندی پر لا کھڑا کیا اور کہنے لگا کہ یہی گھاٹ ہے۔ اس سے اتر اتر کر ان کا تعاقب کرو۔ رومی گھبراہٹ میں بغیر سوچے سمجھے بڑھنا شروع ہوئے اور ندی میں ایک دوسرے کے اوپر لگاتار گرنے لگے۔ حتی کہ ٹڈی دل کی طرح ہزار ہا آدمی اس کے اندر گر گئے اور رومیوں کا اس میں ڈوب ڈوب کر اس قدر اتلاف جان ہوا جس کا احاطہ اور ادراک زبان اور دل سے کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ چونکہ رومی اس میں ڈوب کر بہت کم ہو گئے تھے اس لئے عربوں نے اس ندی کا نام ناقوصہ رکھ دیا۔

ان کے اگلے آدمی کو پچھلے کی خبر تک نہ ہوئی کہ اس پر کیا گزری حتی کہ سپیدہ صبح نے رات کی تاریکی کو چیر کر انہیں اصل حالات سے مطلع کیا اور انہوں نے آفتاب کی روشنی کی مدد سے یہ معلوم کیا کہ مسلمان اپنے اپنے خیموں میں بحفاظت تمام موجود ہیں اور انہیں کسی طرح کی کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ البتہ انہوں نے ہم پر رات کے وقت ایک ایسی مصیبت کا پہاڑ اٹھا کے ڈال دیا تھا جس کی وجہ سے ہماری ہزار ہا کی تعداد گھٹ گئی ہے۔ بعض نے بعض سے دریافت کیا کہ رات ہمارے لشکر میں وہ چیخنے والا کون تھا۔ دوسرے نے کہا وہ وہی تھا جس کی عورت کے ساتھ تم نے زنا کیا تھا اور جس کے لڑکے کو تم نے قتل کر دیا تھا اس نے اب تم سے اس طرح اپنا بدلہ لیا ہے۔

صبح ہوئی تو باہان کو بھی اس واقعہ کی اطلاع کی گئی۔ یہ اس مصیبت عظمیٰ اور اپنے

Marfat.com

لشکر کے واقعہ ہائلہ کو سن کر سمجھ گیا کہ میری موت اب قریب آگئی ہے اور عرب ضرور فتح پائیں گے۔

پھر باہان نے ایک لخمی عربی کو بلا کر حضرت ابو عبیدہ کے پاس صلح کے لئے روانہ کیا تو حضرت خالد بن ولید نے فرمایا ایہاالامیر ایسا نہ کیجئے ورنہ قوم کے لئے بہتری کی صورت نظر نہیں آئے گی تو حضرت ابو عبیدہ نے یہ سن کر لخمی سے کہہ دیا کہ تو باہان کے پاس جا کر کہہ دے کہ ہمیں چونکہ جلدی ہے اس لئے لڑائی میں تاخیر نہیں کر سکتے۔ ایلچی یہ سن کر باہان کے پاس آیا اور جواب سے مطلع کر دیا۔ اسے یہ بڑا شاق گزرا اور سراسیمہ اور حیران سا ہو گیا۔ کہنے لگا مجھے عربوں سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ میری صلح کی درخواست کو اس طرح ٹھکرا دیں گے۔ صلیب کی قسم! میرے سوا اب ان کے مقابلہ پر کوئی نہیں نکل سکتا۔ یہ کہہ کے اس نے رومیوں ارکان سلطنت' والیان ملک اور ان لوگوں کو جن پر اسے سختی اور شدت کے وقت پورا بھروسہ تھا آواز دی اور تیاری جنگ کے لئے انہیں حکم دے دیا۔

باہان کے حکم کے ساتھ ہی اس کا لشکر تیار ہو گیا۔ اس نے صلیب آگے آگے کی اور یہ لشکر کا پیشرو ہو کے مسلمانوں کی طرف چل پڑا۔ مسلمانوں نے بھی فوراً بڑھ کے اپنا مورچہ اپنے قبضہ میں کیا اور لڑائی کے لئے تیار ہو کر کھڑے ہو گئے۔ اس کی صورت یہ ہوئی کہ جس وقت حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ مسلمانوں کو نماز فجر پڑھا چکے تو آپ نے انہیں بہت جلدی تیار ہو جانے کا حکم دیا اور یہ تیار ہو ہو کے اپنی اپنی مقررہ جگہوں پر جا کر کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اصحاب رایات کی صف بندی کی اور اس لشکر میں جو لشکر زحف کے نام سے مشہور تھا کھڑے ہو گئے۔ مسلمانوں نے اس بات کا یقین کر لیا کہ اب ہم انشاء اللہ العزیز فتح پانے والے ہیں۔

## سپہ سالار جرجیر سے حضرت ابو عبیدہؓ کا مقابلہ

آفتاب عالمتاب جب اپنی تیز کرنوں کے ساتھ دنیا کی طرف بڑھا تو جرجیر جو رومیوں کے والیان ملک میں سے تھا میدان کی طرف نکلا اور کہنے لگا کہ میرے مقابلہ میں عربوں کے سردار کے سوا اور کوئی شخص نہ نکلے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو فوراً" تیار ہو گئے اور اپنا نشان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے سپرد کر کے فرمانے لگے ابو

Marfat.com

سلیمان! اس کے مستحق تم ہی ہو۔ اگر میں اس سردار کی لڑائی سے واپس آگیا تو اسے واپس لے لوں گا اگر اس نے مجھے شہید کر دیا تو جب تک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی رائے مبارک سے کسی کو تجویز نہ فرمائیں اس وقت تک اسے تم اپنے پاس رکھنا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ ٹھہریں اس کے مقابلہ میں میں جانا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ مجھے بلاتا ہے اور میں ہی اس کے مقابلے میں جاؤں گا اجر اور ثواب میں البتہ تم میرے شریک ہو۔

یہ کہہ کر آپ میدان کا رزار کی طرف چل دیئے لیکن مسلمانوں کو آپ کا جانا ناگوار گزرا اور ہر ایک نے بڑھ بڑھ کے آپ کو روکنا چاہا۔ مگر آپ نے جب زیادہ اصرار کیا تو مسلمانوں نے آپ کو چھوڑ دیا۔ آپ جرجیر کے قریب پہنچ گئے جرجیر نے جب آپ کو دیکھا تو کہا کیا آپ ہی اس لشکر کے سردار ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں میں ہی ہوں میں نے میدان کا رزار میں تیرے بلانے کو منظور کر لیا ہے اب تو ہے اور عرصہ میدان۔ تمہاری ہزیمت میں اب کچھ کسر باقی نہیں رہی میں پہلے تجھے قتل کروں گا اور تیرے بعد باہان کو۔ اس نے کہا صلیب کی امت تم پر غالب آجائے گی۔ اور یہ کہہ کر حملہ کر دیا۔ آپ نے بھی حملہ کا جواب دیا۔ دونوں حریفوں میں جنگ ہونے لگی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نیز تمام مسلمان آپ کی طرف دیکھ رہے تھے اور باری تعالیٰ جل مجدہ سے آپ کے لئے فتح و نصرت سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ جرجیر اپنے حریف سے پشت دے کے لشکر کی طرف بھاگا اور مشرکوں کے لشکر کے میمنہ کی طرف رخ کیا حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس کا تعاقب کیا۔ جرجیر بجلی کی طرح پھر پیچھے لوٹا اور دونوں حریفوں کی تلواریں ایک ساتھ پڑیں۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی ضرب نے سبقت کی اور آپ کی تلوار اس کے شانے پر پڑ کر دوسرے شانے کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ آپ نے زور سے تکبیر کا نعرہ بلند کیا مسلمانوں نے تکبیروں کی آوازیں بلند کیں۔ آپ اسی جگہ ٹھہر گئے اور اس کی لاش کو دیکھ کر اس کے ڈیل ڈول پر تعجب کرنے لگے۔ اس کے سامان میں سے کسی چیز کو ہاتھ نہ لگایا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آپ کو آواز دی اور کہا ایہا الامیر! اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائیں۔ آپ اپنا کام جو آپ پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے واجب فرمایا تھا پورا کر چکے اب آپ تشریف لے آئیں۔ آپ وہیں ٹھہرے رہے اور تشریف نہ لائے مسلمانوں نے آپ کو قسمیں دے دے کے مراجعت پر مجبور کیا تو آپ لوٹ آئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نشان لے کر

Marfat.com

کھڑے ہو گئے۔

باہان نے جب جرجیر کو اس طرح قتل ہوتے ہوئے دیکھا تو چونکہ جرجیر ارکان سلطنت کا ایک رکن سمجھا جاتا تھا اس لئے اس کا قتل اس پر بہت شاق گزرا اس نے یہ چاہا کہ بھاگ پڑے مگر پھر اس نے اپنے دل میں سوچا کہ ہرقل کے پاس جا کر کیا عذر بیان کروں گا۔ بہتر یہی ہے کہ میں خود جنگ کے لئے نکلوں۔ اگر میں مار دیا گیا تو اس ننگ و عار سے چھٹکارا ملے گا اور اگر صحیح سالم رہا تو پیٹھ پھیر کے بھاگنے سے بادشاہ کے حضور میں اس طرح زیادہ سرخروئی حاصل ہو گی یہ سوچ کر اس نے لوگوں کو مطلع کیا کہ میں بذات خود لڑائی کے لئے نکلنا چاہتا ہوں۔ یہ سامان جنگ سے مزین ہوا۔ پر تکلف لباس پہنا سونے کے ایک مجسمہ کی طرح چمکتا ہوا باہر نکلا اور سرداروں رہبانوں اور پادریوں کو جمع کر کے کہنے لگا۔ ہرقل بادشاہ اس معاملے میں تم سے زیادہ جانتا تھا اور اسی واسطے اس نے ان مسلمانوں سے صلح کا ارادہ کیا تھا مگر تم نے اس کی مخالفت کی۔ یاد رکھو! اب میں خود ان کے مقابلہ میں جاتا ہوں۔

## جرجیر کے رشتہ دار سردار کا مقابلہ میں قتل ہونا

یہ سن کر سلطنت کے سرداروں میں سے ایک سردار جو اپنے دین و مذہب کا نہایت متبع احکام انجیل کا فرماں بردار اور رہبان و کنائس کی تعظیم و تکریم کا دلدادہ تھا اور ساتھ ہی جرجیر کا نسب و حسب میں قرابت دار تھا آگے بڑھا۔ جرجیر کے قتل سے اسے چونکہ سخت صدمہ ہوا تھا اس لئے یہ باہان سے کہنے لگا۔ صلیب کی قسم مسلمانوں سے لڑنے کے لئے میں نکلوں گا اور میں جرجیر کا ان سے بدلہ لوں گا۔ یا خود قتل ہو جاؤں گا یا اس کے قاتل کو تلوار کے گھاٹ اتار دوں گا۔ مجھ پر جہاد فرض ہو گیا ہے۔ میں مسیح (علیہ السلام) کے اس فرض کو جو مجھ پر عائد ہو گیا ہے ضرور پورا کروں گا اور اب مجھے سوائے مبارزت کے اور کوئی کام نہیں ہے۔ باہان نے اسے اس کی رائے پر چھوڑا اور یہ جنگ کے لئے بالکل تیار ہو گیا اس کا نام جرجیس تھا اس نے زرہ پہنی۔ زرہ پر لوہے کا لباس چڑھایا۔ تلوار حمائل کی بچھوہ ہاتھ میں لیا۔ راہبوں نے اس کی فتح کی دعائیں مانگیں کنیسوں میں جو بخور مستعمل ہوتے ہیں ان کی اسے دھونی دی۔ عمودیہ کا راہب اس کے پاس آیا اور اس کی گردن میں جو صلیب لٹک رہی تھی اسے دے کر کہنے لگا یہ صلیب مسیح (علیہ السلام) کے زمانہ کی ہے جو رہبانوں کی وراثت میں یکے بعد دیگرے چلی آتی ہے اور وہ اس سے ہمیشہ

Marfat.com

مس کرتے اور اسے چومتے رہتے ہیں یہ لے یہ جنگ میں تیری مدد کرے گی۔ جرجیس اسے لے کے میدان جنگ کی طرف چلا اور نہایت فصیح عربی میں اپنے مقابل کو بلانے لگا حتی کہ لوگوں کو اس کی فصاحت سے یہ گمان ہو گیا کہ یہ نصرانی عرب ہے۔

حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالی عنہ شعلہ نار کی طرح اس کی طرف چلے اور جس وقت اس کے قریب ہو گئے تو اس کا ڈیل ڈول قدو قامت اور سامان جنگ دیکھ کے اپنے نکلنے پر نادم ہوئے۔ پھر دل میں کہنے لگے اگر اس کی موت آگئی ہے تو یہ لوہے وغیرہ کا سامان اسے اس کی موت سے کبھی نہیں روک سکتا۔ اس کے بعد آپ پیچھے لوٹے مسلمانوں نے گمان کیا کہ یہ ڈر کے بھاگ آئے حتی کہ ایک کہنے والے نے یہاں تک کہہ دیا کہ ضرار! اس رومی سے شکست کھا کر بھاگ آئے ہیں حالانکہ ہم نے اس سے پہلے کبھی ان کو اس طرح بھاگتا نہیں دیکھا۔ حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی سے کلام نہیں کیا اور سیدھے اپنے خیمہ میں پہنچے کپڑے اتارے اور محض شلوار بدن پر رکھی کمان سنبھالی تلوار حمائل کی ڈھال ہاتھ میں لی اور ہرن کی طرح ٹاپیں بھرتے ہوئے میدان کی طرف چلے یہاں پہنچے تو حضرت مالک نخعی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اس سردار کی طرف سبقت فرمائی ہے۔ حضرت مالک نخعی رضی اللہ تعالی عنہ بہت زیادہ دراز قامت شخص تھے حتی کہ جس وقت آپ گھوڑے پر سوار ہوا کرتے تھے تو آپ کے دونوں پیر زمین پر لگے رہتے تھے اور گھسٹتے ہوئے چلا کرتے تھے۔

حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں دیکھا کہ آپ جرجیس کو ان الفاظ میں مخاطب فرماتے ہوئے اس کی طرف بڑھے چلے جا رہے ہیں **تقدم یاعدو اللہ یا عبادالصلیب الی الرجل النجیب ناصر محمد الحبیب** خدا کے دشمن! صلیب کے بندے محمد ﷺ کے مدد کرنے والے نیک انسان کی طرف بڑھ اور آگے آ۔

## حضرت مالک نخعی اور حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کی یرموک میں بہادری

رومی کے دل میں آپ کا خوف چھا گیا تھا اس لئے اس نے کچھ جواب نہ دیا آپ اس کے گرد گھومنے لگے۔ چاہا کہ نیزہ ماریں مگر چونکہ اس کے بدن پر لوہا ہی لوہا تھا اس لئے ضرب کے واسطے کوئی جگہ سمجھ میں نہ آئی۔ آخر آپ نے غور کر کے اس کے گھوڑے کے چوتڑ پر اس زور سے ایک نیزہ مارا کہ اس کی نوک دوسری طرف نکل آئی۔

Marfat.com

گھوڑا نیزے کی حرارت کی وجہ سے تڑپا اور ہاتھ پیر پھینکنے لگا۔ حضرت مالک نخعی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ کھینچ کے نیزہ نکالوں مگر وہ اس کی پسلیوں میں بالکل پیوست ہو چکا تھا اس لئے نہ نکل سکا اور وہیں ٹوٹ گیا۔ گھوڑا زمین پر گرا۔ جرجیس اس کی پشت پر تھا اور زین کے ساتھ زنجیروں میں مربوط ہو رہا تھا اس لئے گھوڑے کی پیٹھ سے حرکت بھی نہ کر سکا۔ مسلمانوں نے حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھا کہ آپ ایک خوب صورت ہرن کی طرح چوکڑی بھرتے ہوئے وہاں پہنچے تلوار کی ایک ضرب سے جرجیس کے سر کے دو ٹکڑے کر دیئے اور اس کا تمام اسباب اتار کر اپنے قبضہ میں کر لیا۔

حضرت مالک نخعی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا ضرار! یہ کیا کیا تم میرے شکار میں شریک ہو گئے۔ آپ نے کہا میں شریک نہیں بلکہ اس کا مالک ہوں۔ انہوں نے کہا تم کبھی مالک نہیں ہو سکتے اس کے گھوڑے کو میں نے مارا ہے آپ نے کہا بسا اوقات دوڑنے والے بیٹھے رہ جاتے ہیں اور کاہل پیٹ بھر کے کھا لیتے ہیں حضرت مالک نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر ہنسے اور کہا بہت اچھا اپنے شکار کو اٹھا لو۔ خداوند تعالیٰ تمہیں مبارک کریں آپ نے کہا میں تو یہ مذاق میں کہہ رہا تھا آپ ہی لے لیں۔ واللہ! میں اس میں سے کچھ نہیں لینے کا یہ تو آپ ہی کا حق ہے اور آپ ہی اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ یہ کہہ کر آپ نے اس اسباب کو اپنے کاندھے پر اٹھا لیا اور لے کر چل دیئے۔ یہ اسباب اتنا زیادہ اور بھاری تھا کہ آپ پسینے میں شرابور ہو گئے۔

زبیر بن عابد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان حضرات کو دیکھا کہ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس اسباب کو اٹھائے ہوئے پیدل چلے آ رہے تھے اور حضرت مالک نخعی رضی اللہ عنہ سوار تھے۔ حتیٰ کہ حضرت ضرار رضی اللہ عنہ اس تمام اسباب کو لے کر حضرت مالک نخعی رضی اللہ عنہ کے خیمہ میں آئے اور وہ اسباب رکھ دیا' حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر فرمایا واللہ! یہی قوم ہے جس کے افراد نے اپنی جانوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستہ میں ہبہ اور وقف کر دیا ہے اور جنہیں دنیا کی مطلق پرواہ نہیں۔

## افواج شام کے سپہ سالار اعظم باہان کا مقابلہ میں نکلنا

کہتے ہیں کہ جب جرجیس مارا گیا تو باہان کے بازو بالکل ٹوٹ گئے اس نے اپنی قوم کو آواز دی اور انہیں جمع کر کے کہنے لگا بادشاہ کے مقربو! سنو اور میرا پیغام بادشاہ تک پہنچا دو کہ میں نے اس دین کی مدد و نصرت اور بادشاہ کی حمایت میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں

Marfat.com

اٹھا رکھی اور اس کی نعمتوں کے عوض میں لڑنے کے اندر کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا مگر میں آسمان کے رب اور اس کے مالک کے اوپر کسی طرح غالب نہیں آسکتا۔ کیونکہ دراصل عربوں کو ہمارے اوپر اسی نے حاوی کر رکھا ہے۔ اسی نے ہمارے مقابلہ میں ان کی مدد کی۔ ہمارے شہروں کو ان کے قبضہ میں دے دیا اور ہم بالکل مغلوب ہو گئے۔ اب میں بادشاہ کے پاس کیا منہ لے کر جاؤں گا اور اسے کس طرح اپنی صورت دکھاؤں گا۔ بہتر یہ ہے کہ اب میں خود میدان کی طرف نکلوں۔ نیزہ بازی اور شمشیرزنی کی جگہ اب میں خود دیکھوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میں تم میں سے صلیب کسی کے سپرد کر کے مسلمانوں کی طرف جاؤں۔ اگر میں قتل ہو گیا تو یہ کلینک کا ٹیکہ خود بخود مٹ جائے گا اور بادشاہ کی زجر و توبیخ سے میں خود بچ جاؤں گا اور اگر فتح و نصرت نے میرا ساتھ دیا۔ مسلمانوں سے بدلہ لے لیا اور جنگ سے صحیح و سالم واپس پھر آیا تو بادشاہ پر یہ روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ میں نے اپنی طرف سے بادشاہ کی مدد دہی میں کوئی کمی نہیں کی۔ اعیان سلطنت اور ارکان دولت اس تقریر کو سن کے کہنے لگے بادشاہ! جب تک ہم موجود ہیں آپ لڑائی کے لئے کسی طرح کی تکلیف نہ کریں۔ البتہ ہمارے بعد آپ کو اختیار ہے جس وقت ہم ایک ایک کر کے میدان کارزار میں کام آجائیں گے تو پھر آپ خود بہ نفس نفیس تشریف لے جانا۔ باہان نے چاروں کیسوں کی قسم کھائی اور کہا کہ میرے سے پہلے تم میں سے کوئی شخص لڑائی کے لئے نہ نکلے۔ باہان کی قسم سن کر سب خاموش ہو گئے اس نے اپنے لڑکے کو جو وہاں موجود تھا بلایا اپنی صلیب اس کے سپرد کر کے کہہ دیا کہ میری جگہ کھڑا رہے۔ اس کے بعد اس کے سامنے سامان حرب پیش کیا گیا اور اس نے اسے زیب بدن کیا۔

جس سامان جنگ کو یہ پہن کر میدان کارزار کی طرف نکلا ہے اس کی قیمت کا اندازہ ساٹھ ہزار دینار تھا۔ کیونکہ وہ تمام کا تمام موتی یاقوت اور جواہر سے مرصع تھا۔ جس وقت یہ تیار ہو کے میدان حرب کی طرف جانے لگا تو عمودیہ کا ایک راہب اس کے پاس آیا اور کہنے لگا ایہا الملک! میں میدان جنگ میں تیرے واسطے تیری فتح مندی کی کوئی سبیل نہیں دیکھتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ خود میدان جنگ میں جائے اس نے کہا کیوں! راہب نے کہا اس لئے کہ میں نے رات ایک خواب دیکھا ہے بہتر یہی ہے کہ تو خود اس ارادہ سے باز آجا اور اپنی جگہ کسی دوسرے کو بھیج دے۔ اس نے کہا میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔ ننگ و عار سے بہتر مجھے یہی معلوم ہوتا ہے کہ میں قتل ہو جاؤں۔ راہبوں نے اسے دھونی

Marfat.com

دی فتح کی دعائیں مانگیں اور یہ ایک سونے کے پہاڑ کی طرح چمکتا ہوا میدان کی طرف نکلا۔

باہان دونوں صفوں کے درمیان میں آیا اپنے مد مقابل کو طلب کرنے لگا اور اپنا نام لے لے کر اس سے لوگوں کو ڈرانے لگا۔ سب سے پہلے اسے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پہچانا اور فرمایا یہ باہان سردار قوم ہے خدا کی قسم یہ لڑائی کے لئے جو نکلا ہے تو کوئی اہم بات ہے اس کے لشکر میں ہزیمت کے آثار ضرور نمایاں ہوں گے ورنہ یہ خود کبھی نہ نکلتا۔

کہتے ہیں کہ باہان اپنا نام لے لے کے مسلمانوں کو خوف دلا رہا تھا حتی کہ اس کے مقابلہ میں قبیلہ دوس کا ایک لڑکا یہ کہتا ہوا نکلا واللہ میں جنت کا بہت مشتاق ہوں۔ باہان کے ہاتھ میں سونے کا ایک لٹھ تھا اس نے اس زور سے اس نوجوان کے مارا کہ اس کا طائر روح قفس عنصری سے جنت الفردوس کی طرف پرواز کر گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت دوسی جوان گرنے لگا تو میں نے اسے دیکھا کہ وہ اپنی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اپنے مرنے اور اذیت اٹھانے کی بالکل فکر نہیں کرتا میں نے اس کی یہ حالت دیکھ کر فوراً سمجھ لیا کہ اس کا یہ اشارہ اور عدم رنج و فکر حوران بہشت کے معائنہ کرنے کی وجہ سے ہے جو اسے اس وقت نصیب ہوا ہے باہان اس کی نعش کے چاروں طرف پھرنے لگا۔ اس کا دل دوسی نوجوان کے مار ڈالنے سے قوی ہو گیا اور یہ ہل من مبارز کا نعرہ لگانے لگا۔

## باہان اور حضرت مالک اشتر نخعیؓ کی جنگ

مسلمان یہ دیکھ کر بے تاب ہو گئے اور اس کی طرف یہ دعائیہ کلمات کہتے ہوئے دوڑے **اللهم اجر قتله علی یدی**۔ الہی! اس کے قتل کو میرے ہاتھ سے پورا کرا دے۔ ہر ایک کی زبان پر یہی جاری تھا اور ہر ایک چاہتا تھا کہ پہلے میں پہنچ کر اس کا کام تمام کر دوں۔ سب سے پہلے حضرت مالک نخعی رضی اللہ عنہ اس کے پاس پہنچے۔ میدان کارزار میں اس کی برابری کرنے لگے اور فرمایا گبرو! اس شخص کے مار ڈالنے پر گھمنڈ اور غرور نہ کر۔ یہ ہمارا ساتھی اپنے پروردگار کی ملاقات کا نہایت مشتاق تھا بلکہ ہم میں سے ہر شخص جنت کے اشتیاق میں ہے اور چاہتا ہے کہ جلد سے جلد وہاں پہنچ جائے اگر تو بھی وہاں ہمارا ہمسایہ بننا چاہتا ہے اور یہ خواہش ہے کہ میں بھی ان کے پڑوس میں رہوں اور جنات نعیم

Marfat.com

کی نعمتوں میں شامل ہو جاؤں تو کلمہ شہادت کا اقرار کر لے اور اگر یہ نہیں تو کم از کم ادائے جزیہ کا وعدہ کر لے ورنہ یاد رکھ یہ تلوار ہو گی اور تیرا سر۔ اس نے کہا کیا آپ میرے ساتھی خالد بن ولید ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں مالک نخعی رسول اللہ ﷺ کا ساتھی (صحابی) ہوں۔ باہان نے کہا تو میں تم سے ضرور لڑوں گا یہ کہہ کر آپ پر حملہ کر دیا۔ یہ ملعون چونکہ نہایت شجیع اور بہادر تھا اس لئے دونوں میں نبرد آزمائی ہونے لگی۔ اس نے اپنا عمود سیدھا کر کے آپ کے خود پر اس زور سے مارا کہ خود آپ کی پیشانی میں گھستا چلا گیا اور اس کے صدمہ کی وجہ سے آنکھ کے اوپر کی ہڈی پھر کے ترچھی ہو گئی اسی روز سے آپ کا لقب اشتر پڑ گیا۔

جب حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ عنہ نے باہان کی اس ضرب کا جو آپ کو پہنچی تھی صدمہ محسوس کیا تو چاہا کہ لشکر میں واپس لوٹ جاؤں مگر پھر غور کیا اور دل میں سوچا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مدد گار ہیں۔ خون چونکہ آپ کے چہرہ سے بہہ رہا تھا اس لئے خدا کا دشمن یہ سمجھا کہ ان کا کام تمام ہو گیا۔ یہ سوچ کر اس بات کا منتظر ہوا کہ آپ کب گھوڑے سے گرتے ہیں۔ مگر آپ نے اچانک ایک حملہ کیا۔ اسی وقت مسلمانوں کی آوازیں آپ کے کانوں میں آئیں مالک! اللہ تبارک و تعالیٰ سے استعانت چاہو وہ تمہارے مقابل پر ضرور تمہاری مدد فرمائیں گے۔ حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سنتے ہی میں نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے مدد مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور نہایت زور کے ساتھ تلوار کا ایک ہاتھ مارا۔ مگر وار اوچھا پڑا اور ایک معمولی سا زخم اس کے آیا میں نے دل میں یقین کر لیا کہ موت وقت سے پہلے کبھی نہیں آتی اور ایک محفوظ قلعہ کی طرح امن و حفاظت میں رہتی ہے باہان نے جب زخم کے اثر کو محسوس کیا تو دم دبا کے لشکر کی طرف بھاگ پڑا اور اپنی فوج میں گھس گیا۔

## رومی شکست کھا کر بھاگنے لگے

جب باہان حضرت مالک نخعی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ سے بھاگا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے زور سے چلا کر مسلمانوں سے فرمایا دین کے مدد کرنے والو! اور کفار پر سختی کرنے والو! جب تک مشرکین کے دلوں میں خوف ہے اس وقت تک ان پر حملہ کرتے رہو۔ یہ کہتے ہی آپ نے حملہ کر دیا۔ آپ کے ساتھ ہی آپ کا لشکر بھی بڑھا۔ ہر مسلمان سر ا کے ساتھ اس کی فوج چلی اور تہلیل و تکبیر کے نعرے بلند کر کے کاروں پر پل پڑی۔ [illegible] سی دیر

Marfat.com

تک تو رومی حملہ کا جواب دیتے رہے مگر جب آفتاب انہیں اندھیرے میں اکیلا چھوڑ کر مغرب کی طرف چلا گیا اور آسمان کا مغرب والا کنارہ بھی ظلمت کدہ بن گیا تو ان کے پیر اکھڑ گئے۔ شکست کھا کر بھاگے اور اس بری طرح بھاگے کہ پھر نہ سنبھل سکے۔

## مقتول رومیوں کی تعداد

مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا اور انہیں قید اور قتل کرتے ہوئے آگے بڑھے حتی کہ ان میں سے ایک لاکھ رومی تہ تیغ ہو گئے۔ چالیس ہزار گرفتار ہوئے۔ ناقوصہ ندی میں اس قدر ڈوب کے مرے جن کی تعداد کا اندازہ کرنا بہت زیادہ مشکل ہے۔ اکثر پہاڑوں سے ٹکرا کے جہنم رسید ہوئے۔ بہت سے جنگل اور پہاڑوں میں متفرق ہو کے ادھر ادھر مارے پھرنے لگے۔ مسلمانوں کے سوار ان کے پیچھے ہوئے اور انہیں قتل اور گرفتار کر کر کے پہاڑ اور جنگلوں سے لانے لگے۔ مسلمان اسی طرح قتل اور گرفتار کرتے رہے حتی کہ ان سیاہ بختوں کو رات کی سیاہ چادر نے اپنے اندر امان دی اور جس وقت کچھ رات چلی گئی تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ہر طرف احکام صادر فرمائے کہ صبح ہونے تک انہیں ان کی حالت پر چھوڑ دو۔ مسلمان یہ سنتے ہی لشکر کی طرف پھرے۔ ان کے ہاتھ مال غنیمت، سراپردوں، سونے چاندی کے برتنوں، فرشوں، قالینوں اور غالیچوں سے پر تھے اور یہ لشکر کی طرف آ رہے تھے۔ جب صبح ہوئی تو رومیوں کے متعلق کچھ نہ معلوم ہو سکا کہ وہ کیا ہوئے اور کہاں چلے گئے کیونکہ رومی اکثر رات کی تاریکی میں ناقوصہ ندی کے اندر ڈوب گئے تھے اور بہت سے یرموک کے غاروں اور گڑھوں میں جا گرے تھے۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ مشرکین کے مقتولین کی تعداد کا شمار کیا جائے مگر آپ ان کی کثرت کی وجہ سے اس پر قادر نہ ہو سکے۔ آپ نے حکم دیا کہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کاٹ کر لائی جائیں اور ان میں سے ایک ایک لکڑی ہر مقتول کے اوپر رکھ کر پھر ان لکڑیوں کا شمار کر لیا جائے۔ چنانچہ ایسا کیا گیا تو معلوم ہوا کہ مقتولین کی تعداد ایک لاکھ پانچ ہزار ہے اور قیدی چالیس ہزار اور جو ناقوصہ ندی میں ڈوب کر مر گئے وہ علیحدہ رہے۔ جانبازان اسلام کا شمار کیا گیا تو چار ہزار شہداء کی لاشیں دستیاب ہوئیں۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے یرموک کے میدان میں کچھ مقتول سر ایسے بھی پائے جو مشتبہ تھے کہ آیا یہ نصرانی عربوں کے ہیں یا مسلمان شہداء کے۔ آخر آپ نے ان کے غسل کا حکم دیا۔ نماز جنازہ پڑھی اور دوسرے شہداء کے ساتھ سپرد خاک کر دیئے

Marfat.com

گئے۔ اس کے بعد مسلمان پہاڑ اور جنگلوں میں رومیوں کی تلاش کے لئے نکلے۔ ایک چرواہے کو انہوں نے دیکھا اور اس سے دریافت کیا کہ کیا کوئی رومی ادھر سے گزرا ہے اس نے کہا ہاں ایک سردار جس کے ساتھ چالیس ہزار کے قریب جماعت تھیں میرے پاس سے ہو کے گیا ہے۔

## باہان کا قتل

یہ سردار باہان ملعون تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کا تعاقب کیا اس کے اور اس کی فوج کے قدموں کے نشانات پر آپ چلے جا رہے تھے۔ لشکر زحف آپ کے ہمراہ تھے حتی کہ دمشق میں آپ نے اس کو دیکھا جس وقت مسلمان اس کی فوج کے بالکل قریب ہو گئے تو انہوں نے تکبیر کے فلک شگاف نعرے بلند کئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نیز آپ کے لشکر نے حملہ کیا تلواروں کی پیاس بجھائی اور مقتل عظیم برپا کر دیا۔ باہان جان بچانے کے لئے گھوڑے سے اتر کر پیادہ ہو گیا مگر ایک مسلمان موت کا فرشتہ بن کے اس کے سامنے آیا اور اس نے اگرچہ اپنی جان بچانے کے واسطے بہت ہاتھ پیر مارے مگر اس نے اسے تلوار کی ایک ہی ضرب سے ہمیشہ کے لئے دنیا سے رخصت کر دیا۔

## خواب میں حضورؐ کی طرف سے حضرت عمرؓ کو فتح یرموک کی اطلاع

یرموک کے میدان میں جب اللہ تبارک و تعالی نے رومیوں کا شیرازہ پراگندہ کر دیا' انہیں ہزیمت دے دی اور جو کچھ ازل میں مقدر ہو چکا تھا وہ ہو بہو پورا ہو گیا تو خلیفہ المسلمین امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے شب ہزیمت روم میں یہ خواب دیکھا کہ گویا حضرت آقائے دو جہاں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ اقدس میں تشریف فرما ہیں۔ آپ کے عاشق صادق اور یار غار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں حضرات کو سلام کیا اور اپنے آقا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری تمام تر توجہ مسلمانوں کی طرف منعطف ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اللہ پاک تبارک و تعالی نے مسلمانوں کے ساتھ ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں کیا کیا۔ میں نے سنا ہے کہ رومیوں کی تعداد آٹھ لاکھ ساٹھ ہزار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا عمر! خوش رہو تمہیں بشارت ہو کہ اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو فتح بخشی اور ان کے دشمنوں کو ہزیمت دی ان میں سے اتنے اتنے

Marfat.com

مارے گئے۔ اس کے بعد حضرت سرور کون و مکان نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

**تللک الدار الاخرة نجعلها للذین لایریدون علوافی الارض ولا فساد اوالعاقبة للمتقین** (ہم نے ان لوگوں کے واسطے جو زمین میں نہ برائی چاہتے ہیں اور نہ فتنہ و فساد اس دوسرے گھر کو مقرر کیا ہے اور بہترین انجام متقیوں کے لئے ہے)

کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو تمام مسلمان سجدہ ریز ہونے کے لئے مسجد میں آئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں نماز پڑھائی اور انہیں اپنے خواب سے مطلع فرمایا۔ مسلمانوں نے اس سے بشارت حاصل کی اور بہت خوش ہوئے۔

جب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نیز دس مہاجرین و انصار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین فتح شام کی خوش خبری لے کر مدینہ طیبہ میں آئے تو اس کا مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بالکل مطابق تھا حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے پڑھ کر سجدہ شکر ادا کیا۔ مسلمانوں کو سنایا تو ان کی زبانوں سے تہلیل و تکبیر اور درود شریف نیز شکر خدا تعالی کی آوازیں بلند ہوئیں۔

# جنگ بیت المقدس

## افواج اسلام کی ترتیب

افواج اسلام دمشق میں ایک ماہ قیام کر کے جابیہ چلی گئی اور حضرت علی کے مشورہ سے جو حکم بیت المقدس کی فتح کے لئے افواج اسلام کی طرف دربار خلافت سے موصول ہوا اس کے مطابق حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت یزید بن ابو سفیانؓ کو بلا کر ان کی تحویل میں پانچ ہزار کا لشکر دیا۔ ایک سرخ نشان بنا کے ان کے حوالے فرمایا اور کہا یا ابن ابی سفیان! میں تمہیں دین کا خیر خواہ سمجھتا ہوں۔ جس وقت تم شہر ایلیا (بیت المقدس) کے قریب پہنچ جاؤ تو تہلیل و تکبیر کے نعرے بلند کرنا۔ میں اللہ تبارک و تعالی سے بجاہ سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیز ان انبیاء علیہم السلام اور صالحین عظام کے واسطے سے جو بیت المقدس میں مدفون اور ساکن ہیں دعا کرتا ہوں کہ بیت المقدس کی فتح مسلمانوں پر آسان فرمائیں۔ حضرت یزید بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ نشان لے کر بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گئے۔

دوسرا سیاہ علم آپ نے حضرت شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے سپرد کر کے ان کی ماتحتی میں اہل یمن حضرموت' کہلان' طے' خولان اور ہنس ازد کے پانچ ہزار سوار دے کر انہیں بھی بیت المقدس کی طرف روانہ کیا اور فرمایا کہ تم اپنی فوج کو حضرت یزید بن ابوسفیان کی فوج سے علیحدہ رکھنا۔ تیسرا سفید جھنڈا آپ نے حضرت مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کے لئے مرتب کیا اور عرب اور غیر عرب قوم کے پانچ ہزار سوار ان کی سرکردگی میں دے کر انہیں بھی ادھر روانہ فرمایا اور ہدایت کی کہ تم اپنے دونوں پیشواؤں سے علیحدہ اور دور بیت المقدس کی شہرپناہ کے متصل قیام کرنا۔ چوتھا پرچم حضرت مسیب بن نجبہ الفزاری کے لئے ترتیب دیا اور قوم نخع' جشم' غطفان اور فزارہ کے پانچ ہزار جوان ان کی قیادت میں دے کر انہیں بھی رخصت کیا' پانچواں پھریرہ حضرت قیس بن ہیرۃ المرادی کے سپرد کر کے ان کی قوم کے پانچ ہزار آدمی ان کی سیادت میں دیئے اور انہیں بھی چلنے کو فرمایا' چھٹا علم آپ نے حضرت عروہ بن مہلل بن یزید الجل کو تفویض کیا اور پانچ ہزار سپاہی ان کے زیر نشان کر کے انہیں چلنے کے لئے فرمایا۔

## بیت المقدس پر افواج اسلامیہ کی فوج کشی اور محاصرہ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس کی طرف جو لشکر روانہ کیا تھا اس کی کل تعداد تیس ہزار تھی' روزانہ ایک سردار اپنا ماتحت لشکر لے کر روانہ ہو جاتا تھا تاکہ خدا کے دشمنوں کے دل میں روزانہ ایک لشکر پہنچ جانے سے رعب بیٹھ جائے اسی طرح سے چھ روز تک برابر سرداران لشکر روانہ ہوتے رہے سب سے پہلے حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پرچم لہراتا ہوا بیت المقدس پہنچا۔ آپ نے زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ آپ کی فوج نے بھی فلک شگاف نعرے اور تہلیل و تکبیر کی آوازیں بلند کیں۔ اہل بیت المقدس نے جب ان کی آوازوں کا شور سنا تو کانپ گئے دل ہلنے لگے اور شہرپناہ پر چڑھ کر مسلمانوں کو دیکھنے لگے مگر جس وقت مسلمانوں کی قلت تعداد پر نظر پڑی تو انہیں حقارت کی نظر سے دیکھ کے چپ ہو رہے اور یہ سمجھے کہ بس کل تعداد یہی ہے حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باب اریحا کے قریب خیمے نصب کئے اور فوج کو لے کر فروکش ہو گئے۔ دوسرے دن حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ' تیسرے روز حضرت مرقال ہاشم رضی اللہ عنہ علی التواتر تشریف لائے اور باب عربی پر تشریف فرما ہو گئے۔ چوتھے دن حضرت مسیب بن نجبہ الفزاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت المقدس کی طرف اور

Marfat.com

پانچویں روز حضرت قیس بن ہبیرۃ المرادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے سامنے خیمہ زن ہوئے چھٹے روز حضرت عروہ بن مہلل بن یزید الجبل راہ رملہ کے قریب موآب داؤد علیہ السلام کے سامنے اترے اور وہیں ڈیرے لگا لئے۔

جب لشکر بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گیا تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ' بقیہ لشکر' خواتین اسلام ذریات' مال غنیمت اور جن مویشی اور مال پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کو قبضہ دیا تھا ساتھ لئے ہوئے وہیں ٹھہرے رہے اور اپنی جگہ کو نہیں چھوڑا۔

کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا لشکر بیت المقدس میں تین دن تک پڑا رہا۔ ان ایام میں انہوں نے قاصد کے انتظار میں لڑائی نہیں چھیڑی مگر وہاں کے کسی باشندے نے ان کے ساتھ گفتگو نہ کی۔ البتہ شہر پناہ کو منجنیقوں' کاہنوں تلواروں' ڈھالوں' جوشنوں اور بڑے بھاری بھاری تکلفات سے مضبوط کر لیا

## ساکنان بیت المقدس کو اسلام کی دعوت

پانچواں روز ہوا تو مسلمانوں نے صبح کی نماز پڑھی اور امراء مسلمین میں سے گھوڑے پر سوار ہو کر باشندگان بیت المقدس سے سب سے اول بات چیت کرنے کے لئے جو شخص بڑھا وہ حضرت یزیدین ابوسفیان رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اسلحہ زیب تن کیا ترجمان ساتھ لیا اور دیوار پناہ کے پاس اس حیثیت سے جا کر کھڑے ہو گئے کہ وہ وہاں سے آپ کا کلام سن سکیں۔ چونکہ باشندگان بیت المقدس بالکل چپ تھے اس لئے آپ نے ترجمان سے فرمایا کہ تم ان سے یہ کہو کہ امیرعرب تم سے یہ کہتے ہیں کہ تم دعوت الی للاسلام اور کلمہ اخلاص یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے قبول کرنے کے متعلق کیا کہتے ہو تا کہ ہمارے پروردگار اللہ جل جلالہ اس کی بدولت تمہارے تمام سابقہ گناہوں کو بخش دیں اور تم اس طرح اپنے خونوں کو محفوظ کر لو۔ اگر تمہیں اس کا انکار ہے اور ہماری اس دعوت کو قبول نہیں کرتے تو جیسا کہ تمہارے دوسرے شہروں کے باشندوں نے جو تم سے قوت و طاقت نیز حرب و ضرب میں کہیں زیادہ بڑھے ہوئے تھے ہم سے صلح کر کے اپنا جان و مال مامون و مصون کر لیا ہے اسی طرح تم بھی ہم سے صلح کر کے اس شہر کو محفوظ کر لو اور اگر ان دونوں باتوں کا انکار ہے تو یاد رکھو تم خود اپنے لئے ہلاکت و بربادی کا گڑھا کھود رہے ہو اور قعر جہنم تمہارے انتظار میں ہے۔

Marfat.com

مترجم یہ سن کے آگے بڑھا اور انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا تم میں سے کون شخص مجھ سے بات کرے گا۔ یہ سن کے ایک پادری جو بالوں کا بنا ہوا لباس پہن رہا تھا آگے ہوا اور کہنے لگا ان کی طرف سے میں مخاطب ہوں کیا کہنا چاہتے ہو؟ ترجمان نے کہا یہ امیر ہیں ایسا ایسا فرماتے ہیں اور تمہیں تین باتوں کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اسلام جزیہ اور تلوار پادری نے ترجمان کی گفتگو بیت المقدس والوں تک پہنچائی تو انہوں نے کلمات کفر بک بک کے آسمان سر پر اٹھا لیا اور کہنے لگے کہ ہم اگرچہ قتل ہو جائیں مگر یہ آسان ہے اس سے کہ ہم اپنے مذہب میں تبدیلی روا رکھیں۔

## فتح بیت المقدس کے لئے جنگ کی خوشی

حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رومیوں کا جواب تحریر کر کے آئندہ کے لئے لائحہ عمل کے متعلق آپ کی رائے طلب کی۔ آپ نے خط پڑھ کر حضرت میسرہ بن ناصح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ جواب روانہ کیا کہ لڑائی شروع کر دینی چاہیے خط کے پیچھے پیچھے میں بھی آرہا ہوں۔ مسلمان آپ کا یہ خط پڑھ کر بے حد خوش ہوئے اور صبح کی انتظار میں یہ رات آنکھوں ہی آنکھوں میں کاٹ دی۔

مسلمان باشندگان بیت المقدس سے لڑائی کے لئے اتنے شائق تھے کہ یہ رات انہوں نے اس قدر انتظار کے ساتھ کاٹی جیسا کہ کوئی شخص کسی آنے والے کے انتظار میں بسر کیا کرتا ہے' ہر سردار یہی چاہتا تھا اور ہر ایک کی یہی تمنا تھی کہ اس کی فتح کا سہرا میرے ہی سر رہے اور میں ہی سب سے پہلے بیت المقدس میں داخل ہو کر نماز پڑھوں اور آثار انبیاء علیہم السلام کی زیارت سے بہرہ اندوز ہوں۔ آخر خدا خدا کر کے سفیدہ صبح نے جلوہ ریزی کی موذنوں نے خدائے برتر و توانا کے نغمے کہے۔ مسلمان جوق در جوق اپنے پروردگار اور معبود حقیقی و یکتا کی بارگاہ میں سر بسجود ہونے کے لئے بڑھے۔ ہر سردار نے اپنی اپنی فوج کو اللہ عزوجل کے سامنے لا کھڑا کیا اور صف بندی کے بعد خدائی مرکز کے چاروں طرف جماعت میں امام کی زبانوں سے قرآن شریف تلاوت ہونے لگا حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے اپنی جماعت میں یہ آیت پڑھی۔

**یا قوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب اللہ لکم ولا ترتدوا علی ادبار کم فتنقلبوا خاسرین** (اے قوم! ارض مقدس میں جو تمہارے لئے اللہ پاک نے لکھ دی ہے داخل ہو جاؤ اور پیٹھ دے کے الٹے نہ پھرو ورنہ خسران میں جا پڑو گے)

Marfat.com

کہتے ہیں کہ ہر سردار نے اپنی جماعت کی امامت میں یہی آیت تلاوت کی اور اس طرح وہ گویا ایک ہی وقت پر جمع ہو گئے۔

## بیت المقدس کے تیراندازوں کا حملہ

جس وقت یہ خدا کے مقربین نماز سے فارغ ہو گئے تو آپس میں پکارنے لگے اللہ کے لئے لڑنے والو! تیار ہو جاؤ۔ سب سے پہلے بنو حمیر اور یمن کے بہادر حملہ آور شیروں کی طرح لڑائی کے لئے نکلے۔ اہل بیت المقدس نے انہیں دیکھا۔ لڑائی کے لئے تیار ہوئے۔ کمانوں کو چلوں پر چڑھایا اور منتشر ٹڈیوں کی طرح مسلمانوں پر تیروں کی بارش کرنے لگے۔ مسلمانوں نے انہیں اپنی ڈھالوں پر لینا شروع کیا اور اس طرح اپنے آپ کو بچانے لگے۔ صبح سے آفتاب کے غروب تک نہایت جانبازی کے ساتھ نبرد آزمائی ہوتی رہی۔ اگرچہ وہاں ایک مقاتلہ عظیم برپا ہو رہا تھا مگر اہل بیت المقدس کے دلوں میں مسلمانوں کی طرف سے نہ رعب تھا نہ خوف اور نہ مسلمانوں کو انہوں نے اتنی مہلت دی کہ وہ ان کے شہر پر کسی طرح کا قبضہ کر سکیں۔

آخر جب سورج غروب ہو گیا تو مسلمان اپنے خیموں کی طرف پلٹے نماز پڑھی کھانا پکایا اور طعام شبینہ کا انتظام کیا۔ ان کاموں سے فارغ ہوئے تو لکڑیاں چونکہ کثرت سے موجود تھیں۔ ہر طرف آگ ہی آگ روشن کر دی اور اس کی روشنی میں بعض نمازیں پڑھنے لگے۔ بعض نے تلاوت قرآن شریف شروع کی۔ بعض نے جناب باری میں گریہ وزاری سے دعائیں مانگیں اور بعض جو شدت حرب کی وجہ سے تھک گئے تھے پڑ کر سو گئے۔ صبح ہوئی تو مسلمان پھر لڑائی کی طرف لپکے اللہ عزوجل کی حمد و ثناء اور رسول اللہ ﷺ پر درود شریف کی کثرت کی۔ تیرانداز حضرات آگے آگے ہوئے اور اللہ پاک کی تسبیح و تحمید کے ساتھ ساتھ تیروں کو چلانا شروع کیا۔

## سپہ سالار اعظم افواج اسلام کی آمد

مسلمان اسی طرح دس دن تک لڑتے رہے۔ بیت المقدس والے ان ایام میں بجائے رنج و غم کے خوشی اور سرور کا اظہار کرتے تھے۔ ان کے قلوب میں نہ کسی قسم کا رعب تھا نہ کوئی چہروں پر گھبراہٹ' گیارہواں روز ہوا تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا اسلامی پرچم جسے ان کے غلام سالم اٹھائے ہوئے تھے لہراتا ہوا نظر آیا علم کے پیچھے پیچھے شہسواران مسلمین اور بہادران موحدین تھے جنہوں نے جناب امیر لشکر حضرت ابوعبیدہ

Marfat.com

بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے حلقہ میں لے رکھا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب تھے اور حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بائیں طرف' خواتین اسلام اور مال غنیمت ان حضرات کے ساتھ ساتھ تھا۔ ان حضرات نے یہاں پہنچ کر تہلیل و تکبیر کے فلک شگاف نعرے بلند کئے جن کی آوازیں آسمان تک گونجتی چلی گئیں ادھر سے بھی تمام قبائل نے انہیں نعروں کے ساتھ ان کا استقبال کیا اور اس طرح تمام بیابان تکبیروں کی آوازوں سے بھر گیا۔

## بیت المقدس کے عیسائیوں اور پوپ کی گھبراہٹ

بیت المقدس والوں کے دلوں میں رعب طاری ہوا۔ سرداروں' رئیسوں اور بہادروں نے سب سے بڑے کنیسہ کی طرف جس کا نام قمامہ تھا راہ لی۔ وہاں پہنچ کر پوپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تعظیم و تکریم کے بعد اسے تعظیم کا سجدہ کیا اور اس کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اس نے کہا یہ کیسا شور ہو رہا ہے؟ انہوں نے نہایت عاجزی اور لطافت کے ساتھ جواب دیا مقدس باپ مسلمانوں کا سردار بقیہ فوج لے کر یہاں آپہنچا ہے یہ اسی کا شور ہے۔ پوپ کا یہ سنتے ہی رنگ فق ہو گیا چہرے پر مردنی چھا گئی اور کہنے لگا افسوس! افسوس! انہوں نے کہا اے ہمارے سب سے بڑے مقدس باپ! یہ کیا؟

اس نے کہا انجیل مقدس کی قسم! اگر فی الواقع آنے والا ان کا امیر اور سردار ہی ہے تو تمہاری ہلاکت اور بربادی قریب ہی پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے کہا یہ کس طرح؟ اس نے کہا جو علم ہم کو متقدمین سے وراثت میں ملتا ہوا چلا آرہا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طول و عرض زمین کا فتح کرنے والا ایک گندم گوں رنگ اور خوب سیاہ آنکھوں والا اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی عمر نامی شخص ہو گا۔ یاد رکھو اگر وہی آگیا ہے تو پھر تم کو نہ اس کے ساتھ مقابلے کی طاقت ہے نہ لڑائی کی۔ میں چاہتا ہوں کہ میں تمہارے ساتھ چل کر اس کی صورت و ہیئت دیکھوں۔ اگر وہی ہوا تو میں اس کے ساتھ ضرور مصالحت کر لوں گا اور جو وہ چاہے گا اس کے مطالبہ کو فوراً مان لوں گا۔ لیکن اگر وہ نہ ہوا تو میں کبھی اس شہر کو اس کے سپرد نہیں کرنے کا۔ کیونکہ اس شخص کے سوا جس کا میں نے تم سے ذکر کیا ہے ہمارے اس شہر کو اور کوئی شخص فتح نہیں کر سکتا۔

یہ کہہ کر پوپ اچھل کے کھڑا ہوا۔ راہب' بشپ اور پادری اس کے گرد ہوئے جنہوں نے اس کے سر پر صلیب بلند کی اور انجیل اس کے سامنے کھولی۔ سرداران روم

Marfat.com

نے اسے اپنے حلقہ میں لیا اور یہ شہر پناہ کی طرف چلا۔ دیوار کے قریب اس راستہ کی طرف جس سے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے آیا اور مسلمانوں کو جھانک کر دیکھا۔ مسلمان اس وقت حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو آ آ کے سلام کرتے، تعظیم و تکریم بجالاتے اور پھر حملہ آور شیروں کی طرح لڑائی میں مشغول ہوتے جاتے تھے اور ان کا اسی طرح تانتا بندھا ہوا تھا۔ پوپ کے آگے آگے جو شخص چلا کرتا تھا اس نے اس کے حکم کے بموجب مسلمانوں کو آواز دے کر کہا یا معاشر المسلمین! لڑائی سے رکو تاکہ ہم تم سے کچھ بات چیت کر سکیں اور جو کچھ تم سے پوچھنا ہے پوچھ لیں۔ مسلمانوں نے یہ سنتے ہی لڑائی سے ہاتھ کھینچ لیا۔ رومیوں میں سے ایک شخص نے عرب کی نہایت فصیح زبان میں بولنا شروع کیا کہ ہمارے پاس اس شخص کی تمام علامات اور صفات محفوظ ہیں جو ہمارے اس شہر نیز روئے زمین کو فتح کرے گا۔ اگر تمہارا سردار وہی شخص ہے تو ہم بغیر لڑے بھڑے اور بغیر مقابلہ کئے تمہارے سپرد اپنا یہ شہر کر دیں گے۔ لیکن اگر وہ نہ ہوا تو یاد رکھو کہ ہم قیامت تک یہ شہر کبھی تمہارے حوالے نہ کریں گے۔

مسلمانوں نے یہ سن کر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع کی۔ آپ تشریف لائے اور ان کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ پوپ نے ان کی طرف دیکھ کر اپنے آدمیوں سے کہا تمہیں بشارت ہو یہ وہ شخص نہیں ہے تمہیں چاہئے کہ اپنے شہر، دین و مذہب اور حرم کے لئے خوب دل کھول کر لڑو یہ سن کر انہوں نے آوازیں بلند کیں، کلمہ کفر کا اظہار کیا اور آگے بڑھ کر سخت معرکہ کی لڑائی کرنے لگے۔ پوپ لوٹ کر قمامہ میں چلا گیا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے ایک لفظ تک نہ کہا بلکہ الٹا انہیں لڑنے کا حکم دے گیا۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ لوٹ کر آئے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا ایہا الامیر! کیا رہا؟ آپ نے فرمایا مجھے اس کے سوا کچھ خبر نہیں کہ میں ان کے سامنے گیا جیسا کہ تمہیں معلوم ہے اور ان شیطانوں میں سے جو انہیں گمراہ کرتے ہیں ایک شیطان نے مجھے جھانک کر دیکھا اور کچھ تامل کیا۔ ایک نظر دیکھنا تھا کہ ایک شور و غل برپا ہو گیا اور بغیر مجھ سے کوئی بات کئے فوراً ہی پیچھے لوٹ گیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا بہت ممکن ہے کہ اس میں کوئی راز اور رائے مخفی ہو جس پر ہم بعد کو مطلع ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ، اس کے بعد دونوں حضرات نے مسلمانوں کو لڑائی کے متعلق احکام جاری کئے اور سختی کے ساتھ لڑنے کی تاکید کی۔ چنانچہ مسلمانوں نے سختی کے ساتھ حملے شروع کر

Marfat.com

دیئے۔

جب مسلمانوں نے بیت المقدس کا محاصرہ کیا تھا اس وقت چونکہ سردی اور جاڑوں کا موسم تھا اس لئے رومیوں نے اپنے دماغ میں سودائے خام پختہ کر لیا تھا کہ ایسے کڑے وقت میں یہ یہاں نہیں ٹھہر سکتے اور نہ سردیوں کے زمانہ میں یہ ہم پر قادر ہو سکتے ہیں۔

## بیت المقدس میں یمن کے مسلمان تیراندازوں کی بہادری

اہل یمن کے تیر انداز جن کی کمانیں پہاڑی درختوں کی تھیں جن کا تیر بہت زیادہ چلا کرتا ہے آگے بڑھے اور لیٹ لیٹ کے کمانوں کو سینوں تک تان کے بے تحاشا رومیوں پر تیر چلانے لگے۔ رومی اپنی بے پرواہی کی وجہ سے چونکہ بہت کم احتیاط کر رہے تھے۔ اس لئے مسلمانوں نے دیکھا کہ تیر لگ کے رومیوں کو سر کے بل اوندھا کر کے ان کی پشتوں سے باہر نکل جاتے ہیں۔

عون بن مہایل رحمتہ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں کہ یمنی عربوں کی بہادری محض خوشنودی باری تعالی ہی کے لئے تھی۔ میں نے دیکھا کہ وہ تیر چلا رہے تھے اور رومی بارش کے قطروں کی طرح پے درپے شہرپناہ کی دیوار کے اوپر سے ٹپک رہے تھے۔ رومیوں نے تیروں کو جب اس طرح سینوں سے پار ہوتا ہوا دیکھا تو احتیاط کو کام میں لائے اور شہرپناہ کو ڈھالوں' چمڑوں اور ان چیزوں سے جو تیروں سے محفوظ رکھتی ہیں ڈھانپ دیا۔

## ضرار بن ازور کے تیر سے رومی سردار کی موت

میں نے حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف دیکھا کہ آپ بڑے دروازے کی طرف جس پر ایک عظیم القدر سردار جس کے سر پر ایک سونے کی صلیب اور گرداگرد بڑے بڑے نیچے کرتے پہنے ہوئے غلام تھے بڑھے چلے جا رہے ہیں۔ ان غلاموں کے ہاتھ میں چلوں پر چڑھی ہوئی کمانیں اور عمود تھے اور یہ سردار انہیں لڑائی کی ترغیب دے رہا تھا۔

حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالی عنہ کو میں نے دیکھا کہ آپ اپنی ڈھال میں چھپے ہوئے برابر اس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے حتی کہ آپ اس برج کے پاس جس کے اوپر یہ سردار تھا پہنچ گئے اور اپنی کمان کو سیدھا کر کے شست باندھنے لگے اور پھر تیر چھوڑ دیا۔ چونکہ برج بہت اونچا تھا۔ نیز یہ سردار زرہ اور سامان جنگ بھی بہت زیادہ پہن

Marfat.com

رہا تھا اس لئے میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ یہ تیر اول تو اتنی اونچی دیوار پر پہنچنا مشکل ہے پھر اگر پہنچا بھی تو کمزور ہونے کے بعد اس کی اس زرہ اور سامان جنگ پر کیا اثر کرے گا جو اس سردار کو زخمی کر سکے۔ مگر بخدائے لم یزل میں نے دیکھا کہ تیر کمان سے نکلا اور باوجود دیوار کی اس بلندی کے اس زور سے اس کے جا کر لگا کہ وہ سردار الٹا ہو کے پرلی طرف نیچے گرا اس کے گرتے ہی رومیوں میں ایک شور و ہنگامہ برپا ہو گیا اور رونے پیٹنے کی آوازیں آنے لگیں جس سے میں نے سمجھ لیا کہ وہ سردار مر گیا ہے۔

## پوپ پال کی حضرت ابوعبیدہ سے گفتگو

کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس کا چار مہینے کامل محاصرہ رکھا۔ روزانہ بلاناغہ سخت معرکہ ہوتا تھا مسلمان سردی برف اور بارش پر نہایت پامردی کے ساتھ صبر کرتے تھے۔ اہالیان بیت المقدس نے جب مسلمانوں کا سخت محاصرہ دیکھا اور ان بلاؤں کو جو ان پر مسلمانوں کی طرف سے پہنچ رہی تھیں اندازہ کیا تو یہ پھر قمامہ کی طرف گئے اور پوپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اول سجدہ تعظیم کیا پھر اس کی قدر و منزلت بجالا کے کہنے لگے۔ مقدس باپ! ان عربوں کا محاصرہ ہم پر دائمی ہو گیا ہے ہمیں امید تھی کہ بادشاہ کی طرف سے ہمارے لئے کوئی مدد یا کمک آئے گی مگر وہ بھی اپنے لشکر کی ہزیمت کی وجہ سے خود اپنی ہی جان بچانے کی فکر میں پڑ گیا' کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں طرفین کا نقصان جان نہ ہوتا ہو۔ مگر یہ عرب کے باشندے ہم سے بھی زیادہ لڑائی کے خواہشمند معلوم ہوتے ہیں جس روز سے انہوں نے ہمارا محاصرہ کیا ہے ہم نے محض حقارت کی وجہ سے ان سے اب تک کوئی کلام نہیں کیا۔ مگر اب پانی سر سے گزرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ان کے پاس چل کے مطالبہ سنیں اور عندیہ معلوم کریں کہ آخر وہ کیا چاہتے ہیں؟ اگر ان کا مطالبہ معمولی اور ماننے کے قابل ہے تو ان کے حسب خواہش اس کو ہم پورا کر دیں اور اگر زیادہ کٹھن اور دشوار ہو یا عزت کے منافی تو پھر دروازہ کھول کر ایک فیصلہ کن جنگ کر لیں یا انہیں مار دیں یا خود کٹ کر مر جائیں۔

پوپ نے ان کی اس بات کو منظور کر لیا اور اپنا مقتدانہ لباس پہن کے شہر پناہ کی طرف چلا۔ صلیب اس کے آگے آگے کی' راہبوں اور پادریوں نے بخورات کی انگیٹھیاں اور کھلی ہوئی انجیلیں لے کر اسے اپنے حلقہ میں لیا اور یہ شہر پناہ کی اس دیوار پر جس کے نیچے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے آیا۔ ایک شخص نے عربی زبان میں

Marfat.com

نہایت فصاحت کے ساتھ آواز دی اور کہا یا معاشر العرب! دین نصاریٰ کا سب سے بڑا عالم شریعت مقدسہ عیسوی کا اسقف اعظم اور صاحب شریعت تمہارے پاس آیا ہے کہ تم سے کچھ گفتگو کرے لہٰذا مناسب ہے کہ تمہارا سردار ہمارے پاس آئے۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع کی گئی اور بعینہٖ آپ کے سامنے وہ الفاظ دہرائے گئے آپ نے فرمایا واللہ! میں بھی اسے اسی طرح سے جواب دوں گا جس حیثیت سے اس نے مجھے بلایا ہے۔ یہ کہہ کر آپ کھڑے ہوئے۔ امرائے اسلام کی ایک جماعت آپ کے ساتھ ہوئی۔ ترجمان کو ہمراہ لیا اور اسقف اعظم (پوپ پال) کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ ترجمان نے کہا یہ عرب کے سردار ہیں جو کچھ کہنا چاہتے ہو کہو۔ پوپ نے ترجمان کی وساطت سے کہا آپ حضرات ہم ارض مقدس کے باشندوں سے کیا چاہتے ہیں؟ یاد رکھو یہ شہر نہایت مقدس ہے جو بری نیت سے اس کی طرف آنکھ اٹھائے اور اس کے فتح کرنے کا قصد کرے تو سمجھ لو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا بہت جلد اس پر غضب نازل ہونے والا ہے اور وہ عنقریب ہی ہلاک ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں یہ شہر واقعی بزرگ اور مقدس شہر ہے۔ ہم اس کی شرافت اور بزرگی سے خوب واقف ہیں۔ اسی شہر سے ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کے پاس آسمانوں میں تشریف لے گئے تھے اور اپنے رب العزت سے دو گوشہ کمان کی برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہو گئے تھے۔ یہی شہر انبیاء علیہم السلام کا معدن اور وصال حق کے بعد ان کا مسکن رہا ہے۔ ہمیں اس کا استحقاق تم سے زیادہ پہنچتا ہے۔ ہم اس پر اس وقت تک برابر محاصرہ رکھیں گے جب تک اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں دوسرے شہروں کی طرح اس کا مالک نہ کر دیں۔

پوپ نے کہا آخر تم چاہتے کیا ہو؟ آپ نے فرمایا تین باتوں میں سے کسی ایک بات کو قبول کرا دینا۔ جن میں سے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اس کلمہ توحید کے قائل ہو جاؤ اور کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اگر تم نے اسے قبول کر لیا تو تمہارا حال بالکل ہمارے حال کے مطابق ہو جائے گا اور جو کچھ ہم پر فرض ہے وہی فرض تم پر عائد ہو جائے گا۔ اس نے کہا یہ کلمہ نہایت عظیم کلمہ ہے ہم اس کے پہلے ہی سے قائل ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہم تمہارے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رسول نہیں کہتے۔ آپ نے فرمایا خدا کے دشمن تو نے جھوٹ بولا حالانکہ تو وحدانیت کا بھی شمہ برابر قائل نہیں۔ ہمیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں یہ خبر دی ہے کہ تم یہ کہتے ہو کہ **المسیح ابن اللہ** مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں' **لا الہ الا اللہ سبحانہ و تعالیٰ عما یقول**

Marfat.com

**الظالمون علوا کبیرا** نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ' پاک ہے وراء الوراء ہے اس چیز سے جو اس کی طرف ظالم منسوب کرتے ہیں۔

پوپ نے کہا دوسری بات کیا ہے؟

آپ نے فرمایا یہ کہ تم اپنے شہر کے اوپر ہماری حکومت تسلیم کرلو اور مصالحت کے بعد ہمارے ماتحت ہو کر ہمیں دوسرے شام کے شہروں کی طرح جزیہ ادا کرتے رہو۔ اس نے کہا یہ پہلی بات سے بھی زیادہ دشوار بات ہے۔ ہم کبھی قیامت تک ذلت و حقارت اور ماتحتی کی زندگی بسر نہیں کرسکتے۔ آپ نے فرمایا تو پھر تیسری بات تلوار ہے ہم اس وقت تک اسے کبھی میان میں نہیں کرسکتے جب تک اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں تمہارے اوپر مظفر و منصور نہ کردیں۔ یاد رکھو فتح و ظفر کے بعد ہم تمہاری اولاد کو غلام اور عورتوں کو باندیاں بنائیں گے۔ اور جو شخص کلمہ توحید کی مخالفت کرکے کلمہ کفر پر قائم رہے گا اسے تہ تیغ کردیں گے۔

اس نے کہا جب تک ہمارے اندر ایک متنفس بھی زندہ رہے گا اس وقت تک ہم کبھی اس شہر کو تمہارے سپرد نہیں کرسکتے اور کس طرح سے کردیں جبکہ ہمارے پاس جنگ کا تمام ذخیرہ' آلات حرب' سامان حصار بہترین اسلحہ اور سخت معرکہ کی فوج موجود ہے۔ جن لوگوں سے آج تک تمہاری مڈبھیڑ ہوئی ہے اور انہوں نے تمہاری اطاعت میں داخل ہو کر جزیہ کا وعدہ کرلیا ہے ہم ان جیسے نہیں ہیں۔

اس نے کہا میں مسیح (علیہ السلام) کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم بیس برس بھی ہمارا محاصرہ کئے پڑے رہے تو بھی ہمارے اس شہر کو فتح نہیں کرسکتے اسے محض ایک ہی شخص جس کی تمام علامات اور صفات ہماری کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں سر کرسکتا ہے اور وہ علامات اور صفات میں تمہارے اندر نہیں دیکھتا۔ آپ نے فرمایا وہ کیا صفات ہیں جو اس شہر کے فاتح کے اندر ہوں گی۔ اس نے کہا وہ صفات تو میں تم سے بیان نہیں کرسکتا البتہ اتنا بیان کئے دیتا ہوں کہ ہم نے اپنی کتابوں میں جو کچھ دیکھا اور پڑھا ہے اس کا لب لباب یہ ہے کہ اس شہر کا فاتح محمد ﷺ کا ایک صحابی ہے جس کا نام عمر اور لقب فاروق ہے وہ مرد خدا نہایت سخت اور اللہ کے کاموں میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے بالکل نڈر اور بیباک ہوگا اور اس شخص کی صفات میں تمہارے اندر ملاحظہ نہیں کرتا۔

کہتے ہیں کہ آپ یہ سن کر ہنسے اور فرمایا رب کعبہ کی قسم! ہم نے اس کو فتح کرلیا اس کے بعد آپ اس پوپ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کیا تو اس شخص کو دیکھ کر

Marfat.com

پہچان لے گا؟ اس نے کہا کیوں نہیں جبکہ اس کی تمام صفات حتیٰ کہ اس کا حسب ونسب بلکہ اس کی عمر کے سال اور دن تک ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے موجود ہیں آپ نے فرمایا واللہ وہی شخص ہمارا خلیفہ اور ہمارے نبی ﷺ کا صحابی ہے۔ اس نے کہا اگر ایسا ہے تو پھر تمہیں ہمارے قول کی صداقت معلوم ہوگئی اس خون ریزی کو موقوف کرو اور اپنے خلیفہ کے پاس خبر بھیج دو کہ وہ یہاں بہ نفس نفیس تشریف لے آئیں۔ جس وقت ہم انہیں دیکھ لیں گے ان کی تمام صفات اور علامات پہچان لیں گے اور ان کے حلیہ سے یہ بات پایہ تصدیق کو پہنچ جائے گی تو ہم خود بخود شہر کے دروازوں کو کھول دیں گے اور بلا چون و چرا جزیہ دینے لگیں گے۔

## حضرت عمرؓ کی بیت المقدس تشریف آوری

حضرت ابو عبیدہ نے پوپ سے حضرت عمر کے اس شہر کو فتح کرنے کا سن کر حضرت عمر کو خط روانہ فرمایا حضرت عمرؓ نے خط ملتے ہی حضرت عثمان اور حضرت علی وغیرہ سے بیت المقدس جانے کے لئے مشورہ طلب کیا اور ان کے مشورہ سے جب آپ بیت المقدس کے پاس پہنچے تو مسلمانوں کے لشکر میں تکبیر و تہلیل کا ایک شور بلند ہو گیا اور اللہ اکبر کے فلک بوس نعروں کی آواز گونجنے لگی۔ سکان بیت المقدس اس شور کو سن کر فصیل پر چڑھے۔ پوپ نے کہا کم بختو! عربوں کو کیا ہوا کہ خواہ مخواہ بغیر لڑائی کے اس طرح شور کرنے لگے آخر دیکھو تو۔ ایک شخص جو عربی زبان جانتا تھا مسلمانوں کے لشکر کی طرف جھکا اور کہنے لگا یا معاشر العرب! ہمیں بھی اپنے اس قصہ سے مطلع کرو کہ کیا ہوا؟ انہوں نے کہا چونکہ مدینہ رسول ﷺ سے حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں اس لئے ان کے آنے کی خوشی میں مسلمان تکبیروں کے نعرے بلند کر رہے ہیں۔ نصرانی یہ سن کے پوپ کے پاس آیا اور اسے اس کی اطلاع دی یہ سن کے چپکا ہو رہا اور نیچی گردن کر کے زمین کو دیکھنے لگا اور کچھ جواب نہیں دیا۔

صبح ہوئی تو امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو فجر کی نماز پڑھائی اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا عامر! تم رومیوں کے پاس جاؤ اور میرے آنے کی اطلاع کر دو۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ شہر پناہ کی فصیل کے پاس تشریف لائے اور زور سے آواز دے کر فرمانے لگے بیت المقدس کے باشندو! ہمارے سردار حضرت امیر المومنین تشریف لے آئے ہیں تم نے جو کہا تھا اس کے متعلق اب کیا

Marfat.com

کرنا ہے؟ لوگوں نے پوپ کو اس کی اطلاع دی۔ یہ اپنے کینہ سے بالوں کا بنا ہوا لباس پہن کے نکلا۔ سرداران لشکر، پادری، رہبان اور بشپ اس کے ساتھ ہوئے۔ وہ صلیب جسے یہ اپنی عید کے سوا کبھی نہیں نکالتے تھے سامنے اٹھائی گئی۔ والئی بیت المقدس ان کے ہمراہ ہوا اور پوپ سے کہنے لگا مقدس باپ! اگر آپ ان کی صفات حقیقیہ سے بخوبی واقف ہیں اور ان کی اصلی علامات کو اچھی طرح پہچانتے ہیں تو خیر ورنہ ہم ان کے لئے کبھی دروازہ نہیں کھول سکتے۔ آپ ہمیں اور ان عربوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دیجئے یا تو ہمیں ہی وہ مٹا دیں گے ورنہ ہم انہیں نیست و نابود کر دیں گے۔ اس نے کہا میں ایسا ہی کروں گا۔

یہ کہہ کر وہ فصیل پر چڑھا سرداران لشکر اس کے گرد کھڑے ہوئے صلیب آگے کی اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا معزز شیخ! کیا چاہتے ہو؟ آپ نے فرمایا امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے اوپر اور کوئی سردار نہیں ہے یہاں تشریف لے آئے ہیں ان کے پاس آ کے امان، ذمہ اور ادائے جزیہ کا عہد نامہ مرتب کروالو۔ پوپ نے کہا معزز مخاطب! اگر تمہارے امیر جن کے اوپر اور کوئی سردار نہیں ہے آ گئے ہیں تو ان کو بلا کر ہمارے سامنے کھڑا کر دو تاکہ ہم ان کی صفات اور تعریفیں پہچان سکیں۔ مگر اس طرح کھڑا کیجئے کہ وہ آپ کے تمام آدمیوں سے علیحدہ ہمارے بالکل سامنے ہوں تاکہ ہم انہیں اچھی طرح دیکھ سکیں۔ اگر وہ ہمارے وہی صاحب ہوئے جن کی تعریف انجیل مقدس میں ہے تو ہم ان کے پاس آ کے امان مانگ لیں گے اور ادائے جزیہ کا اقرار کر لیں گے، اگر وہ نہ ہوئے جن کا ذکر انجیل مقدس میں ہے تو پھر ہمارے تمہارے مابین تلوار ہے اور بس۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پوپ پال سے ملاقات کے لئے روانگی

کہتے ہیں یہ سن کے آپ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آئے اور پوپ کی باتوں سے مطلع کیا تو امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چلنے کے لئے تیار ہو گئے۔ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ تن تنہا تشریف لے جا رہے ہیں؟ حالانکہ آپ کے پاس سوائے اس پیوند در پیوند کملی کے لڑائی کا کوئی ہتھیار موجود نہیں۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں دشمن جناب کے ساتھ بے وفائی اور غداری سے نہ پیش آ جائے اور آپ کو کسی قسم کی تکلیف پہنچ جائے آپ نے فرمایا قل لن

Marfat.com

**یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا و علی اللہ فلیتو کل المؤمنون الآیۃ**

(آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں ہرگز نہیں پہنچے گا (کوئی ضرر) مگر وہی جو ہمارے لئے اللہ نے لکھ دیا ہے ہمارے مولا وہی ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ ہی پر مسلمانوں کو بھروسا کرنا چاہیے۔

اس کے بعد آپ نے اپنا اونٹ طلب کیا وہ پیش کیا گیا تو آپ اس پر سوار ہوئے۔ آپ کا لباس وہی پرانی کملی تھی اور سر پر ایک روئی کے کمبل کا ٹکڑا بندھا ہوا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ آپ کے آگے آگے چل رہے تھے اور ان کے سوا اور کوئی شخص آپ کے ساتھ نہیں تھا۔ جس وقت آپ شہرپناہ کے قریب پہنچ گئے تو اس کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ پوپ اور تمام سرداران روم فصیل پر کھڑے ہوئے تھے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا لوگو! یہ ہیں امیرالمومنین جو میرے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ پوپ نے حضرت امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک نظر ڈالی اور غائر نظر دیکھ کے چیخ چیخ کر کہنے لگا خدا کی قسم! یہ شخص وہی ہے جس کی صفت و نعت اور علامات ہماری کتابوں میں ہیں اور یہی ہے وہ شخص جس کے ہاتھ سے ہمارا شہر فتح ہو گا اور یہ یقینی امر ہے اس کے بعد اہل بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کم بختو! دوڑو اور اس شخص کے پاس جاؤ امان اور ذمہ کا عہد لے لو واللہ! محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا صحابی یہی شخص ہے۔

یہ سنتے ہی رومی جن کی جان محاصرہ کی وجہ سے پہلے ہی مشکل میں تھی آپ کی طرف دوڑے دروازہ کھولا اور آپ کے پاس آکے عہدو میثاق اور ذمہ کی درخواست کر کے جزیہ کا اقرار کرنے لگے۔ امیرالمومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی یہ حالت دیکھ کر درگارہ خداوندی میں بعجزو انکسار کر کے فرض عبدیت بجالائے اور اونٹ کے پالان پر ہی سجدہ شکر میں گر پڑے سر اٹھایا تو ان سے مخاطب ہو کے فرمانے لگے جیسا کہ تم نے درخواست کی ہے اگر تم اسی پر جمے رہے اور ادائے جزیہ کا اقرار کیا تو تمہارے لئے ذمہ اور امان ہو گا جاؤ اب اپنے شہر کی طرف لوٹ جاؤ رومی اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹ گئے اور دروازہ کھلا چھوڑ دیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی اپنے لشکر کی طرف مراجعت فرما ہو گئے۔ رات بھر خیمہ میں رہے صبح ہوئی تو آپ کھڑے ہوئے اور بیت المقدس میں داخل ہو گئے جس روز آپ اس میں تشریف لے گئے ہیں اس روز دو شنبہ کا دن تھا جمعہ تک آپ نے اس میں اقامت فرمائی اور مشرق کی طرف ایک خط کھینچ کے محراب کا نشان بنا دیا اسی جگہ وہ مسجد

Marfat.com

ہے جو آپ کے نام کی طرف منسوب ہے (مسجد عمر)' پھر اپنے ہمراہیوں کو نماز جمعہ پڑھائی اور بیت المقدس میں دس دن تک قیام فرمایا۔

## جنگ یرموک سے فراغت کے بعد افواج اسلام کی مختلف ممالک کی طرف روانگی

خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب سرداران شام کو شام کے مختلف علاقوں میں مقرر فرمایا تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو امیر شام بنا کر حلب' انطاکیہ' مفرق اور جو ان کے متصل قلعے تھے ان کی طرف روانہ کیا' اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصر بھیجا اور حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو ساحل شام پر لشکر کشی کرنے کا حکم دیا۔

## جنگ حلب

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیس ہزار فوج تھی اور حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس دس ہزار۔ جس وقت حضرت امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حکمنامہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے حضرت حرب بن عدی رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت تین ہزار فوج دیکر انہیں حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی کمک اور مدد کے لئے روانہ کر دیا۔ اور اب ان کے پاس سترہ ہزار جمعیت رہ گئی جو اکثر یمنی حضرات پر مشتمل تھی۔

اہل حلب نے جب عربوں کا اپنی طرف آنا سنا تو گھبرا اٹھے اور ایک اضطراب شدید ان میں پھیل گیا۔ حلب پر اس وقت دو حقیقی بھائی حکمران تھے اور ایک قلعہ میں جو شہر سے علیحدہ بنا ہوا تھا رہا کرتے تھے۔ ایک کا نام ان میں سے یوقنا تھا اور دوسرے کا یوحنا' ان کا باپ شہر حلب' اس کے پرگنوں' مزروعہ زمینوں اور متعلقہ دیہاتوں کا ایک طرف تو پہاڑیوں اور دوسری جانب فرات کی حدود تک مالک ہو گیا تھا اور برسوں تک حلب کا یہ صوبہ اسی کے قبضہ و اقتدار میں رہا تھا کسی شخص نے اس سے اس کے متعلق جھگڑا یا جنگ نہیں کی تھی۔ ہرقل بادشاہ روم نے اس کے مکر و فریب اور برائی سے ڈر کر حلب کو اسے بطور جاگیر کے بخش دیا تھا۔ روم کے والیان ملک اس سے ڈرتے' اس کی تعظیم و تکریم کرتے اور اپنی اپنی حکومتوں اور جمعیتوں کی حفاظت کے خیال سے اس سے دست و

Marfat.com

گریبان نہیں ہوتے تھے کہ ایسا نہ ہو وہ ہمارے مقبوضات بھی فتح کرلے۔ کیونکہ یہ ایک کم سن جوان شخص تھا اور اپنے قصد اور ارادہ سے تمام اقصائے بلاد کو ہلا کر رکھ دیا کرتا تھا۔ والیان ملک کو اس کی طرف سے خیال تھا کہ ایسا نہ ہو کہ اگر اس کے ساتھ جنگ کی جائے تو یہ اپنی قوت' سیاسی تدبیروں' کثرت شر اور اپنے بنی عم کی شدت کی وجہ سے ہماری سلطنتوں پر بھی قبضہ کرلے۔

بہرحال جب یہ عواصم (انطاکیہ کے دیہات) میں آیا تھا تو اس نے اپنی رہائش کے لئے حلب کے قلعے کو منتخب کرکے اسے نہایت مستحکم اور استوار کرلیا تھا اور اپنی حفاظت اور صیانت کی غرض سے اس کی تعمیر کرا کے اس کے چاروں طرف شہرپناہ بنوادی تھی اور شہروں کو آباد کرکے اسے خوب مضبوط اور محصور کرلیا تھا' اور جس وقت اس کا اس جہاں سے کوچ ہوگیا تھا تو اس کے بعد اس کا جانشین اور بادشاہت کا مالک اس کا بڑا بیٹا یوقنا ہوا تھا جو نہایت شجاع' بہادر' جنگ جو' لڑائی کی طرف اقدام کرنے والا' جنگ کے شعلوں سے نڈر اور اس کی بلاؤں سے بے خوف' مال کا نہایت حریص اور پکا دنیا دار تھا بخلاف دوسرے بیٹے کے جو نرم طبیعت' تارک الدنیا' راہب اور اپنے زمانہ کے تمام آدمیوں سے زیادہ عالم تھا اور اس نے ریاست اور بادشاہت سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا۔ نیز اس نے جب یہ سنا کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اطرف کا رخ کیا ہے تو اس نے اپنے بھائی یوقنا سے کہا تھا کہ آپ نے اس کے متعلق کیا تدابیر اختیار کی ہیں؟

اس نے جواب دیا کہ عربوں سے لڑنے کا قصد ہے میں انہیں قبل اس کے کہ وہ میری ریاست کے حدود کے اندر قدم رکھیں مزہ چکھا دوں گا تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ اب تک جو انہوں نے والیان شام وغیرہ سے مقابلہ کیا ہے میں ان جیسا نہیں ہوں۔

## یوقنا اور یوحنا کا باہمی مشورہ

جب ان دونوں بھائیوں کو عواصم کی فتح کی خبر پہنچی کہ وہ جنگ کے بعد فتح ہو چکا ہے اور قنسرین والوں نے دب کے صلح کرلی ہے۔ نیز عرب وہاں داخل ہو گئے ہیں اور ان کا لشکر معرات' عواصم اور بقاع سے حدود فرات تک چھاپے مارتا رہتا ہے تو یوحنا اپنے بڑے بھائی یوقنا سے کہنے لگا۔ بھائی جان! میں چاہتا ہوں کہ آپ کسی روز رات کو مجھ سے تنہائی میں ملیں تاکہ میں آپ سے کچھ مشورہ کرسکوں۔ اپنی رائے سے جناب کو مطلع کروں اور آپ کی رائے سے مستفید ہوں۔ یوقنا نے کہا بہت بہتر' رات نے جب اپنی

Marfat.com

تاریکی کی چادر فضائے عالم پر ڈال دی تو یہ قلعہ میں اپنے باپ کے مکان پر جمع ہوئے اور ایک جگہ بیٹھ کے مشورہ کرنے لگے یوقنا نے کہا بھائی! ان ننگے بھوکے عربوں کے ہاتھوں بادشاہوں پر جو جو افتاد نازل ہوئی ہیں وہ تمہیں معلوم ہیں۔ نیز اہل شام پر جو جو مصائب انہوں نے توڑے ہیں قتل' غارت گری' لوٹ وہ بھی تمہیں بخوبی معلوم ہیں۔ یہ شام کے جس شہر پر جاتے ہیں اسے ہی فتح کر کے اس کے مالک ہو جاتے ہیں۔ اب تم مجھے اس کے متعلق مشورہ دو کہ گویا میں ان کے سامنے ہوں وہ ہم تک پہنچ گئے ہیں ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

## یوقنا کا یوحنا پر غصہ

یوحنا نے کہا کہ میرے نزدیک بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ عربوں کے پاس ایک ایلچی بھیجیں اور اگر جناب کو منظور ہو تو میں خود ایلچی ہو کر آپ کی طرف سے ان کے پاس جاؤں نیز جتنا وہ چاہیں ہم انہیں مال و اسباب دے دیں اور صلح کی درخواست کریں اور جب تک انہیں آپ غالب دیکھیں ایک معینہ رقم سالانہ انہیں ادا کرتے رہیں' یوقنا یہ سنتے ہی آگ بگولا ہو گیا اور یوحنا کو مخاطب کر کے کہنے لگا مسیح تیرا برا کریں کتنی بزدلانہ رائے ہے' تیری ماں نے تجھے راہب اور پادری ہی جنا ہے بادشاہ' محارب اور مقاتل نہیں پیدا کیا' راہب بڑے بزدل ہوتے ہیں ان کے دل بالکل نہیں ہوتا کیونکہ مسور کی دال' زیتون اور ساگ پات کے سوا گوشت کبھی کھاتے نہیں جو طاقت پیدا ہو' نہ کسی دوسری نعمتوں کو ہی چھیڑتے ہیں لڑائی کے فنون سے آگاہ نہیں ہوتے اور نہ جوانمردوں سے ملاقات رکھتے ہیں جو کچھ ہمت ہی پیدا ہو میں ایک بادشاہ اور بادشاہ زادہ ہوں میرے ان کے مابین تلوار ہی فیصلہ کر سکتی ہے بادشاہ کبھی عاجز اور مغلوب نہیں ہوا کرتے کم بخت بھلا یہ تو بتلا کہ ہم عربوں کے ہاتھ میں اپنا ملک دے کے اپنی قسمت کی باگ ڈور انہیں کس طرح سپرد کر دیں اور وہ بھی بغیر لڑے بھڑے۔

یوحنا اپنے بھائی کی یہ باتیں سن کے ہنسا اور اس کی باتوں پر بے انتہا تعجب کر کے کہنا لگا یا اخی! مسیح کی قسم! معلوم ہوتا ہے کہ تیری موت قریب ہی آگئی کیونکہ تو ظالم ہے خونریزی اور قتل و غارت کو پسند کرتا ہے تیری فوج فرا ہرقل کے اس لشکر سے جس نے یرموک کے میدان میں عربوں کے ہاتھ سے ہزیمت کھائی نیز جو لشکر اجنادین کے میدانوں میں ان سے شکست کھا کے بھاگ چکا ہے زیادہ نہیں ہے اس قوم کو اللہ تبارک و

Marfat.com

تعالیٰ نے ہی ہم پر غلبہ دیا ہے اللہ سے ڈر اور اپنے قتل پر خود ان کی مدد نہ کر۔

یوحنا کی ان باتوں نے یوقنا کے غصہ کی آگ پر تیل کا کام کیا وہ اور زیادہ غصہ میں بھر گیا اور لال پیلا ہو کے کہنے لگا تو نے عربوں کی تعریف کے پل باندھ دیئے اور ان کی مدح سرائی کرتے کرتے خواہ مخواہ زبان کو رگڑ کے پھینک دیا جن فوجوں اور لشکر کا تو نے ذکر کیا ہے میں ان جیسا نہیں ہوں مجھے ان پر نہ قیاس کر' علاوہ ازیں جن جن شہروں کا تو نے ذکر کیا ہے مجھے تو ان میں سے کسی ایک کے متعلق بھی معلوم نہیں کہ اس نے بغیر لڑے بھڑے اور بغیر کوشش کئے اپنے شہر کو ان کے سپرد کر دیا ہو خواہ وہ سپردگی جنگ کے بعد غلبہ سے ہوئی ہو یا صلح سے' میں نے پہلے ہی سے مال اسی واسطے جمع کر رکھا ہے کہ آڑے وقت میں میں اپنی جان بچا سکوں اور لڑائی کے وقت وہ میرے کام آئے میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ میں عربوں سے ضرور لڑوں گا اگر صلیب نے میری مدد کی اور مسیح (علیہ السلام) نے ان کے مقابلہ میں میری مدد فرمائی' تو میں ان عربوں کو مار مار کر پیچھے ہٹاتا ہٹاتا حجاز میں داخل کر دوں گا' تمام بادشاہوں پر کلنک کا سیاہ ٹیکہ لگا دوں گا اور شام کی طرف اس کا بادشاہ ہو کر واپس پھروں گا' اس وقت ہرقل کو بھی اتنی مجال نہیں ہوگی کہ میرے ساتھ جنگ کی آنکھ ملا سکے' اور اگر عربوں نے مجھے شکست دے دی تو میں اپنے اس قلعہ میں آکر قلعہ بند ہو جاؤں گا میں نے اس میں اس قدر رسد اور کھانے پینے کا سامان جمع کر رکھا ہے کہ وہ مجھے ایک طویل مدت تک کافی ہوگا اور میں اس میں نہایت عزت کی زندگی بسر کر کے اپنی بقیہ عمر کاٹ دوں گا' عربوں کے معاملے میں مجھ سے زیادہ گفتگو نہ کر میں صلح کا ہاتھ ان کی طرف کبھی نہیں بڑھا سکتا اور نہ اپنا مال بغیر طلب کے اس طرح بے دریغ خرچ کر سکتا ہوں صلح کے متعلق مجھے اب رائے نہ دینا ورنہ ان سے پہلے مجھے تم سے نبٹنا پڑے گا اور اس بری طرح سے تیرے ساتھ پیش آؤں گا کہ پھر بنائے نہیں بنے گی۔

## یوقنا کا لشکر جمع کر کے مقابلہ میں نکلنا

یوقنا کے سر پر جنگ کا بھوت سوار تھا جس نے اسے سبز باغ دکھا دکھا کے لڑائی پر آمادہ کر رکھا تھا یوحنا اس کی بات سن کے نہایت برا فروختہ ہوا اور یہ کہہ کے اس کے پاس سے کھڑا ہو گیا کہ تجھے مجھ سے بات کرنا اس وقت تک قطعاً" حرام ہے جب تک میری رائے اور مشورے پر کاربند نہ ہو اگلا روز ہوا تو یوقنا

Marfat.com

نے جو کچھ اس کے پاس ارمنوں اور نصرانیوں کی فوج تھی جمع کی اور اپنے سامنے بلا کے اسے کھڑا کیا اس میں سے جس شخص نے ہتھیار مانگے اس کو ہتھیار دیئے' مال تقسیم کیا اور عربوں کو اس کے سامنے کمزور اور ست ظاہر کر کے کہنے لگا کہ وہ بہت تھوڑے آدمی ہیں اور ہماری جمعیت کافی ہے عرب متفرق ہوگئے ہیں ان کی ایک جماعت قیساریہ کی طرف چلی گئی ہے اور ایک جمعیت مصر کی جانب۔

یوقنا نے قبل اس کے کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ حلب تک پہنچیں آپ سے لڑنے کا ارادہ کر لیا اور اپنے سرداروں میں سے ایک سردار کراکس نامی کو ایک ہزار ہتھیار بند سپرد کر کے اسے اپنی دارالسلطنت کا محافظ مقرر کیا کہ وہ اسے تاخت و تاراج سے بچائے اور خود اپنی جمعیت لیکر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لئے روانہ ہو گیا۔ مسلمانوں کی جمعیت اس وقت علاوہ ان حضرات کے جو غیر مسلح تھے بارہ ہزار تھی یوقنا نے نشانات اور صلیبیں آگے آگے کیں ان صلیبوں میں ایک صلیب سونے اور جواہر کی بنی ہوئی بھی تھی جس کی یہ بے حد تعظیم کیا کرتا تھا اور اس کے گرد ایک ہزار غلام جو ریشمی کپڑے جن پر سونے کا حاشیہ نکلا ہوا تھا پہنے ہوئے موجود تھے۔

## حضرت کعب بن ضمرہ کا ایک ہزار فوج کو لیکر حلب روانہ ہونا

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ قنسرین کو صلح سے فتح کر کے یہیں اقامت گزین تھے کہ دربار خلافت سے آپ کے نام حکم موصول ہوا کہ وہ کسی قدر لشکر سے حضرت یزید بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی کمک کریں۔ چنانچہ آپ نے تین ہزار لشکر ادھر روانہ کر کے خود حلب پر لشکر کشی کا ارادہ فرمایا تھا اور بنی ضمرہ سے ایک شخص کعب بن ضمرۃ الضمری کو منتخب کر کے ان کے ساتھ ایک ہزار لشکر کر دیا تھا۔ کعب بن ضمرۃ الضمری رضی اللہ تعالی عنہ نہایت دلیر' سخت جانباز اور بڑے بہادر شخص تھے۔ جب ڈٹ کر کھڑے ہو جاتے تھے تو خواہ تھوڑا لشکر ہو یا زیادہ کبھی نہیں گھبراتے تھے۔ آپ نے انہیں ایک ہزار فوج کے ساتھ حلب کی طرف روانہ کیا تھا اور فرمایا تھا کعب! اگر تمہارا مقابلہ ایسے لشکر سے ہو جائے جس سے مقابلہ کرنے کی تم طاقت نہ رکھو تو تم ہرگز نہ لڑنا۔ والئ حلب کے حالات اور اس کا ارادہ معلوم کر لینا اور اس سے احتیاط رکھنا میں بھی تمہارے پیچھے پیچھے آرہا ہوں یہ مقدمۃ الجیش ہو کر روانہ ہو گئے تھے۔

Marfat.com

## ہزار مسلمانوں کا دس ہزار کافروں سے معرکہ

یوقنا نے خبر رسانی کے لئے جاسوس مقرر کر رکھے تھے انہوں نے اسے خبر دی کہ مسلمانوں کا لشکر حلب کے ارادہ سے چل پڑا ہے۔ اس نے ان سے دریافت کیا کہ عربوں کی جمعیت کس قدر ہو گی؟ انہوں نے کہا وہ ایک ہزار ہیں اور حلب سے چھ میل کے فاصلے پر خیمہ زن ہو گئے ہیں۔ یوقنا نے اپنے نصف لشکر کو کمین گاہ میں چھپایا اور نصف کو جس میں سرداران لشکر بھی شامل تھے ساتھ لے کے مسلمانوں کی طرف بڑھا۔ جس وقت یہ مسلمانوں کے قریب پہنچا تو مسلمان نہر پر ٹھہرے ہوئے گھوڑوں کو پانی پلانے اور وضو کرنے میں مشغول تھے۔ اچانک مسلمانوں نے یوقنا اور اس کے سرداروں کو آتے دیکھا کہ صلیب آگے آگے چلی آ رہی ہے تو ایک نے دوسرے کو پکارنا شروع کیا۔ گھوڑوں پر سوار ہونے لگے۔ کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو کے لشکر کے آگے آگے ہوئے اور یوقنا کے لشکر کی طرف دیکھ کے اس کا اندازہ لگانے لگے۔ چونکہ یوقنا نے نصف لشکر کو چھپا دیا تھا اس لئے آپ نے پانچ ہزار کا تخمینہ لگایا پھر یوقنا اور اس کے لشکر کو دیکھ کے اپنے ساتھیوں کی طرف پلٹے اور فرمایا اللہ کے دین کے مددگارو! میں نے دشمن کا لشکر دیکھ لیا ہے اور اس کا تخمینہ بھی لگا لیا ہے وہ پانچ ہزار ہے جو تمہارے لئے مال غنیمت ہو گا کیا تمہارا ایک آدمی ان کے پانچ آدمیوں کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا؟ مسلمانوں نے کہا خدا کی قسم کیوں نہیں۔

اس کے بعد مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو شجاعت اور بہادری دلانے لگے اور بڑھتے بڑھتے ایک جماعت دوسری جماعت سے بالکل مل گئی۔ یوقنا اپنے ساتھیوں آدمیوں غلاموں جوانوں اور سرداروں کو مخاطب کر کے چلایا اور مسلمانوں پر حملہ کا حکم دے دیا۔ انہوں نے حکم سنتے ہی یکبارگی ایک متفقہ اور سخت حملہ کر دیا۔ مسلمانوں نے بھی ہتھیار سنبھالے اور پل پڑے۔ دونوں لشکر مل کے ایک ہو گئے۔ لڑائی بڑھ بڑھ کے اپنا کام کرنے لگی۔ دونوں جمعیتیں موت سے نڈر ہو کے اس قدر لڑیں کہ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ مسلمانوں کا پلہ بھاری ہوا اور انہوں نے ابھی یہ یقین ہی کیا تھا کہ فتح و ظفر ہمارے ساتھ اور مال غنیمت ہمارے ہاتھ ہے کہ دشمن کا چھپا ہوا لشکر اپنی کمین گاہ سے نکل کے مسلمانوں کے عقب سے آتا ہوا دکھائی دیا اور ان کے قریب ہو کے حملہ آور ہو گیا۔

حضرت مسعود بن عون عجی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جس لشکر کو حضرت ابو عبیدہ بن جراح

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے بطور ہراول کے حلب کی طرف روانہ کیا تھا اس میں میں بھی شامل تھا؟ لڑائی میں مشغول تھے اور یہ مطلق گمان نہیں تھا کہ دشمن نے کچھ فوج کمین گاہ میں محفوظ کر رکھی ہے جو پیچھے سے آپڑے گی۔ اچانک گھوڑوں کے سموں کی آواز ہمارے کانوں میں آئی اور ہم اس وقت اس کی آمد سے مطلع ہوئے۔ جب یہ محفوظ فوج آکے ہم پر حملہ آور ہوگئی ہم نے حصول غنیمت کے یقین کے بعد اپنی ہلاکت اور شکست کا یقین کرلیا اور چونکہ دشمن عقب سے آیا تھا اس لئے ہم ان کے وسط لشکر میں ہو گئے۔ اب سوائے لڑائی اور قتال کے کچھ چارہ ہی نہیں تھا۔ مسلمان تین دستوں میں منقسم ہو گئے تھے جن میں سے ایک دستہ نے تو ہزیمت کھائی۔ دوسرا اس آنے والی فوج کے مقابلہ میں ہوا اور تیسرا حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہو کے یوقنا اور اس کی صلیب پرست فوج کا مقابلہ کرتا رہا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قوم کندہ کو جزائے خیر عنایت کریں جن کی اس وقت تمام کوشش اور جہاد محض خوشنودی باری تعالیٰ جل مجدہ کے لئے تھیں کہ اس نے نہایت جان توڑ مقابلہ کیا اور اس کے تمام افراد ایک ابتلاء حسنہ میں مبتلا ہو گئے۔ اپنی جانوں کو اللہ کے راستہ میں وقف کر دیا اور اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ ان کے اس روز ایک ہی جگہ میں سو آدمی کام آگئے کافروں کی اس آنے والی فوج نے ایک سخت معرکہ قتال بپا کر رکھا تھا۔ حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسلمانوں کی حالت پر نہایت رنج و قلق ہو رہا تھا۔ آپ مشرکین سے نہایت بہادری کے ساتھ لڑ رہے تھے۔ اسلامی پرچم کو ہلاتے جاتے تھے اور زور زور سے کہتے جاتے تھے۔

**یا محمد یا محمد نصر اللہ انزل یا معاشر المسلمین اثبتوا انما ھی ساعة ویاتی النصر وانتم الاعلون** (یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدد فرمایئے اور اے اللہ کی نصرت نازل ہو مسلمانو! ثابت قدم رہو' یہ بھی ایک ساعت ہے جس کے بعد مدد آئے گی اور تم ہی غالب رہو گے۔

مسلمان آ آکے آپ کے پاس جمع ہوئے۔ حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی طرف دیکھا مسلمانوں کے جسم زخموں سے چور چور ہو رہے تھے اور ان میں سے ایک سو ستر آدمی کام آچکے تھے جن میں سے سرداران لشکر حسب ذیل حضرات تھے۔ عباد بن عاصم نخعی زمر بن عامر بیاضی' حازم بن شہاب مقری' سہیل بن اشیم' رفاعہ بن محسن' غانم بن برد' فاطہ بن محصن ظفری' عامر بن ورا لضمری' قیس بن طالب ضمری' نجبہ بن دارم ضمری' عیان بن سیف ضمری' لجام بن ضمرہ ضمری' مکحوم بن ماجد یشکری' سنان

Marfat.com

بن عروہ اور سعید بن مُفلح جو یوم السلاسل اور جنگ تبوک میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اور جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو کے لڑے تھے رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

حضرت مسعود بن عون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ واللہ! ہم نے حضرت سعید بن مُفلح کی شہادت پر بہت افسوس کیا تھا۔ ہم نے آپ کے بدن پر چالیس زخم دیکھے تھے اور سب آپ کے سینہ پر ہی تھے پیٹھ پر ایک بھی نہیں تھا۔ یہ چالیس سردار تھے جو جام شہادت لبوں سے لگا کے ہمیشہ کے لئے میٹھی نیند سو گئے تھے۔ ان میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس نے مشرکین کے بہت سے آدمیوں کو تلوار کے گھاٹ اتار کے سفر آخرت نہ اختیار ہو۔

دشمن نے جب باوجود قلت تعداد کے مسلمانوں کی یہ ثابت قدمی اور ان کا استقلال دیکھا اور مشرکین کو انہوں نے جو قتل کیا تھا اس کی کیفیت ملاحظہ کی تو پیر اکھڑ گئے چاہا کہ بھاگ پڑیں مگر یوقنا نے انہیں روکا ثابت قدمی کی تلقین کی اور کہا بدبختو! عربوں کی حقیقت ہی کیا ہے مچھر اور مکھیوں جیسے ہیں اگر اڑا دیئے گئے اڑ گئے' چھوڑ دیئے گئے تو اور دلیر ہو گئے۔ حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ نے جب ان لوگوں کو دیکھا جو آپ کے علم کے نیچے شہید ہو گئے تھے تو بہت افسوس کیا اور اسی غم کی حالت میں آپ اپنے ہطال نامی گھوڑے سے جس پر سوار ہو ہو کے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اکثر غزوؤں میں جہاد فرمایا تھا نیچے اتر آئے زرہ پر زرہ پہنی۔ کمر کو پٹکے سے مضبوط باندھا گھوڑے کے چہرے اور نتھنوں پر ہاتھ پھیرا پیشانی پر بوسہ دیا اور اسے مخاطب کر کے فرمایا۔ ہطال! آج کا دن تیرے واسطے نہایت محمود ہے اسے غنیمت سمجھ اور اللہ تبارک و تعالی کے راستہ میں جہاد و قتال کے لئے ثابت قدم رہ' یہ کہہ کر آپ اس پر سوار ہو گئے اور جب اس کی زین پر پوری طرح جم گئے تو مسلمانوں کے آگے کھڑے ہو کے مقتول مسلمانوں کی نعشیں دیکھنے لگے۔ آپ اپنے کام میں نہایت متفکر تھے۔ علم ہاتھ میں تھا اور اس بات کا انتظار کر رہے تھے کہ شاید حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوئی فوج یا طلیعہ (مقدمتہ الجیش) پہنچ جائے مگر کسی کا نشان تک نہ دیکھا۔

## دشمنوں کا فرار

حضرت ابوعبیدہ کے لشکر نہ پہنچنے کی وجہ یہ ہوئی کہ حلب شہر کے بہت سے معززین

Marfat.com

والی حلب یوقنا سے خفیہ طور پر حضرت ابوعبیدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے صلح کی درخواست کی اور صلح کی شرائط میں بہت تاخیر ہو گئی چنانچہ یہ معززین اسی رات واپس ہو گئے اور چونکہ معاہدہ طے کرنے میں دیر ہو گئی تھی اس لئے قبل اس کے کہ یہ اپنے مسکن تک پہنچیں صبح ہو گئی۔ جس وقت یہ شہر کے قریب پہنچے تو انہیں یوقنا کے ایک سردار نے شہر کی طرف آتے دیکھا۔ کہنے لگا تم کہاں سے آئے ہو اور کیا کام کیا ہے؟ انہوں نے سمجھا کہ یہ حلب کا باشندہ ہے اس لئے اس سے صلح کی کیفیت بیان کر دی۔ یہ سن کر چپکا ہو رہا اور چلا گیا۔ اہل حلب نے ان آنے والوں کا استقبال کیا اور کیفیت دریافت کی۔ انہوں نے صلح کے متعلق خبر دی اور یہ اسے سن کر بے حد خوش ہوئے اور وہ سردار یوقنا کے لشکر کی طرف چلا۔ یوقنا اصحاب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ میں مشغول تھا انہیں چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا اور یہ گمان کر رکھا تھا کہ کوئی دم میں اب فتح کیا چاہتا ہوں۔ دل میں یہ خیالی پلاؤ پختہ ہو رہا تھا کہ اچانک وہ سردار اس کے پاس پہنچا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا سردار! جو بلا آپ کے سر پر منڈلا رہی ہے آپ اس سے غافل ہیں۔ اس نے کہا کم بخت! کیا ہوا اور کیا بلا نازل ہوئی؟ اس نے کہا آپ کے شہریوں نے عربوں سے صلح کر لی ہے اور وہ عنقریب قلعہ' عورتوں اور مال و اولاد کے مالک ہوا چاہتے ہیں۔

یوقنا کو اس خبر کے سنتے ہی اپنے قلعہ کا فکر پڑا کہ کہیں عرب میری غیر موجودگی میں اس پر نہ قابض ہو جائیں۔ نیز حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے دستہ کے متعلق فتح کی جو امید بندھی ہوئی تھی وہ بھی منقطع ہو گئی۔ مسلمان اب تک دو سو سے کچھ زیادہ کام آ چکے تھے حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ نے دل میں لڑائی کے ٹھان لی تھی اور یہ یقین کر لیا تھا کہ ہم بلاشک شہید ہوں گے۔

حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس روز بذات خود لڑ رہا تھا۔ مسلمانوں کو جنگ میں ثابت قدم رکھتا تھا۔ مشرکین کو مسلمانوں سے باز رکھتا تھا اور اپنی جان سے زیادہ ان کی حفاظت کرتا تھا۔ جب جنگ نے مجھے بالکل مجبور کر دیا اور لڑائی کی طرف سے میں مایوس ہوا تو اپنے ساتھیوں کی طرف پناہ لی مگر باوجود اس بات کے مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی طرف سے کامل بھروسہ تھا کہ وہ میری مدد فرمائیں گے اور یہ بلا دور ہو جائے گی۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے علم کا انتظار کر رہا تھا کہ اب وہ نمودار ہو مگر اس کا کہیں پتہ نہ تھا۔ ایک دن اور ایک رات کامل جنگ کو ہو گیا تھا اور دوسرے دن کی

Marfat.com

صبح نے ہماری جنگ کا نظارہ دیکھنے کے لئے آفتاب کو افق مشرق سے ہمارے پاس بھیج دیا تھا۔ خدا کی قسم ہمارے کسی آدمی نے اس اثنا میں نہ نماز پڑھی تھی اور نہ کھانا ہی تناول کیا تھا پانی کی صورت تک نہیں دیکھی تھی میں یاس و امید میں کھڑا قسرین کے راستہ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ کہیں اسلام کا پرچم لہراتا ہوا آتا دکھلائی دے مگر اس کے کہیں نشان تک نہ تھے۔ اچانک دشمن کے لشکر میں صبح کے وقت ایک حرکت پیدا ہوئی اور ہر طرف سے اس میں شور و غل کی آوازیں آنے لگیں میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ شہریا بادشاہ کی طرف سے ان کے پاس کمک پہنچ گئی ہے مسلمان جس کلمہ سے رنج و سختی میں مدد لیتا ہے یعنی **لاحول ولا قوہ الا باللہ العلی العظیم** میں نے اس کو پڑھنا شروع کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کی قسم! میں ابھی اس کلمہ کو پورا بھی کرنے نہیں پایا تھا کہ میں نے دشمن کے لشکر کو اپنا مورچہ چھوڑتے ہوئے پیچھے کی طرف لوٹتے دیکھا۔ میں نے خدا کا شکر بھیجا اور **الحمد للہ حمد الشاکرین** پڑھا اور گمان کیا کہ کسی چیخنے والے نے آسمان سے چیخ کر انہیں بھگا دیا ہے یا جنگ بدر کی طرح ملائکہ نے آکر ہماری مدد کی ہے جب میں نے اپنے مقابلے میں دشمن کو نہ دیکھا تو چاہا کہ ان کا تعاقب کروں۔ مگر مسلمانوں نے چیخ کر مجھے آواز دی اور کہا کعب! کہاں جاتے ہو واپس پھرو اور کسی جگہ خیمہ زن ہو کے ہمیں آرام دو تاکہ ہم اپنے فرائض ادا کریں۔ گھوڑوں کو ستانے کا موقع دیں۔ جس محنت و مشقت میں ہم اب تک مبتلا رہے ہیں کیا آپ کے نزدیک یہ کافی نہیں ہے۔ اللہ پاک نے اس قوم کو اپنے ارادے قوت اور مشیت ہی سے ہمارے پاس سے دفع کیا ہے۔ میں یہ سنتے ہی ایک جگہ خیمہ زن ہو گیا۔ مسلمانوں نے پانی پیا وضو کیا اور جو نمازیں فوت ہو گئی تھیں ادا کیں' کھانا کھایا اور آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گئے

## حضرت ابو عبیدہ اور حضرت خالد بن ولید کی بے چینی

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی خبر نہ ملی۔ صبح ہوئی تو آپ نے نماز پڑھ کے مسلمانوں کی طرف دیکھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ان کے اندر سے خطاب کیا اور فرمایا یا ابا سلیمان! اگرچہ باری تعالیٰ جل مجدہ کا ہم پر شکر واجب ہے کہ اہل حلب پر ہم کو فتح دی مگر تمہارا بھائی ابو عبیدہ رنج و غم کی وجہ سے تمام رات نہیں سویا۔ میرا دل یہ گواہی دے رہا ہے کہ حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی کام آگئے۔ کیونکہ جو وفد ہم نے صلح کے متعلق گفت و شنید کرنے آیا تھا اس کی

Marfat.com

زبانی معلوم ہوا تھا کہ ان کا سردار جنگ کے ارادے سے ہماری طرف چل پڑا ہے اور وہ اب تک یہاں نہیں پہنچا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی مڈ بھیڑ کعب سے ہو گئی اور ان کا دستہ شہید ہو گیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم آپ کی طرح میں بھی مسلمانوں کے رنج و غم کی وجہ سے نہیں سویا۔ اب آپ کا کیا ارادہ ہے؟ آپ نے فرمایا کوچ کرنے کا۔

## حضرت ابو عبیدہ کا حلب کی طرف کوچ

اس کے بعد آپ نے لشکر کو درستی سامان کا حکم دیا اور سامان درست ہونے کے بعد لشکر نے حلب کی طرف کوچ کر دیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ لشکر کے مقدمہ میں تھے اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ساق میں' تھوڑے عرصہ کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جہاں حضرت کعب کا دستہ مقیم تھا پہنچے۔ تمام مسلمان پڑے سو رہے تھے اور انہوں نے اپنی حفاظت وصیانت کے لئے ایک پہرہ دار مقرر کر رکھا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے دست مبارک میں اسلامی پرچم تھا جو آپ کے سر پر لہلہا رہا تھا اور آپ بڑھے چلے آرہے تھے پہرہ کے سپاہی نے دور سے نشان آتا دیکھ کر چیخنا شروع کیا **النفیر یا انصار الدین** دین کے مدد گارو ہوشیار ہو جاؤ! اور دشمن کی طرف بڑھو۔ یہ سوئے ہوئے شیر ڈکارتے ہوئے اٹھے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور علمبردار کی طرف چلے جس وقت آپ کے قریب ہوئے تو آپ کو پہچان کر آپس میں زور زور سے ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ خدا کی قسم یہ تو اسلام اور مسلمانوں کا علم ہے جسے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ اٹھائے ہوئے ہیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسی جگہ فردکش ہو گئے مسلمانوں نے آپ کو سلام کیا۔ ساقہ لشکر جو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا وہ بھی آگیا حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ کو مع الخیریت دیکھ کر اللہ تبارک و تعالی کے حضور میں شکر بھیجا اور حمد و ثنا کی۔ لڑائی کی جگہ کو ملاحظہ فرمایا۔ مقتولین کی نعشوں کو دیکھا۔ چونکہ مسلمانوں نے شہداء کی نعشوں کو سپرد خاک نہیں کیا تھا اس لئے انہیں دیکھ کر آپ کی خوشی رنج سے بدل گئی اور فوراً" آپ کی زبان سے یہ کلمات جاری ہو گئے۔ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ انا للہ وانا الیہ راجعون** حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے دریافت فرمایا کہ آپ کے یہ ہمراہی کس طرح شہید

Marfat.com

ہو گئے اور کس نے انہیں شہید کیا۔ حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ نے یوقنا کی لڑائی کی کیفیت بیان کی اور کہا کہ ہم اس کا مقابلہ کر رہے تھے میرے تمام ساتھی ہلاکت کے قریب پہنچ گئے تھے اور اتنے لڑے تھے کہ ان میں حرکت کرنے کی طاقت باقی نہیں رہی تھی۔ لڑتے لڑتے جب آج صبح ہو گئی تو یکایک وہ چیخ اور چلا کر بغیر لڑے بھڑے واپس پھر گئے۔

آپ نے فرمایا پاک ہے وہ ذات جو مسبب الاسباب ہے۔ کاش ان شہداء کے سامنے ابوعبیدہ قتل ہو جاتا اور یہ ابوعبیدہ کے نشان کے نیچے شہید نہ ہوتے۔ اس کے بعد آپ نے ان کے دفن کے لئے گڑھے کھودنے کا حکم دیا اور ان سب کو ایک جگہ جمع کر کے سب پر ایک ہی نماز پڑھی اور مع ان کے خون آلود کپڑوں کے انہیں سپرد خاک کر دیا اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے۔

**یحشر اللہ تعالی الشہداء الذین قتلوا فی سبیل اللہ یوم القیامۃ ودماء ھم علی اجساد ھم' اللون لون الدم والریح ریح المسک والنور یتلا لا علیھم وید خلون الجنۃ۔** (اللہ پاک تبارک و تعالی ان شہداء کو جو اللہ تعالی کے راستہ میں قتل ہوئے ہیں قیامت کے دن اس طرح اٹھائیں گے کہ ان کا خون ان کے جسموں پر ہو گا جس کا رنگ خون کا ہو گا اور خوشبو مشک کی نوران پر چمکتا ہو گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو جائیں گے)۔

دفن کے بعد آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے فرمایا خدا کا دشمن یوقنا اپنی قوم کی طرف واپس گیا ہے۔ جس وقت اسے یہ معلوم ہو گا کہ میری قوم نے مسلمانوں سے صلح کر لی ہے تو انہیں نہایت بری طرح سے سزا دے گا اور چونکہ اب وہ ہماری ذمہ داری میں ہیں اس لئے ہم پر واجب ہے کہ ہم ان کی حفاظت کریں اور ان کے دشمنوں کو ان سے دفع کریں لہذا مجھے ان کی حفاظت کے لئے ان کے پاس پہنچ جانا چاہیے۔ یہ کہہ کر آپ نے حلب کی طرف کوچ کرنے کا حکم فرمایا۔

## یوقنا کا صلح کرنے والے شہریوں کو قتل کرنا

جس وقت آپ حلب میں پہنچے تو یوقنا اور اس کی فوج کو دیکھا کہ انہوں نے شہر کا محاصرہ کر رکھا ہے اور باشندگان شہر کے قتل کے درپے ہے۔ یوقنا نے یہاں پہنچ کر اہل حلب سے کہا کہ کم بختو! تم نے اپنی جان بچانے کے لئے عربوں سے معاہدہ کر لیا ہے اور ہماری مقابلے میں تم ان کے مددگار اور معاون بن گئے ہو۔ انہوں نے کہا واقعی ہم نے

Marfat.com

ایسا کیا ہے کیونکہ وہ ایک منصور قوم ہے اس نے کہا بد بختو! مسیح کی قسم! میں تمہارے بچے بچے کو قتل کر دوں گا ورنہ تم اس معاہدہ کو توڑ کر میرے ساتھ ان سے لڑنے کے لئے جنگ میں چلو اور جس شخص نے تمہیں صلح کی رائے دی اور سب سے پہلے اس کی طرف اقدام کیا ہے اسے میرے سامنے لاؤ تاکہ سب سے پہلے میں اسے قتل کردوں۔ انہوں نے جب اس کی نہ سنی اور نہ اس کے حکم کی تعمیل کے لئے قدم بڑھایا تو اس نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ فلاں فلاں آدمیوں کو پکڑ لاؤ تاکہ میں انہیں قتل کر دوں۔ کیونکہ فلاں سردار نے مجھے خبر دی ہے کہ فلاں فلاں شخص مصالحت کے لئے گئے تھے جو مجھے راستہ میں آتے ہوئے ملے اور میں نے انہیں پہچان لیا۔ غلام یہ سنتے ہی حلب والوں کے گھروں پر چڑھ گئے اور انہیں ان کے فرشوں اور گھروں کے دروازوں پر قتل کرنے لگے۔

## یوقنا کا یوحنا کو قتل کرنا

یوقنا کے بھائی یوحنا نے جو اس وقت قلعہ میں موجود تھا جب اہل شہر کا چیخنا اور چلانا سنا تو اپنے بھائی کے پاس آیا اور اسے لوگوں کو قتل کرتے ہوئے دیکھا۔ اس وقت تک تین سو آدمی قتل کر دیئے گئے تھے اس نے زور سے یوقنا کو مخاطب کیا اور کہا ذرا رحم کر اور یہ کام نہ کر مسیح (علیہ السلام) تجھ پر غصے ہوں گے۔ کیونکہ جب مسیح علیہ السلام نے دشمن کے مارنے سے ممانعت فرمائی ہے تو خود ان لوگوں کو قتل کرنا جو دین نصاری کے حامل ہیں کس طرح جائز ہو گا؟ یوقنا نے کہا ان لوگوں نے عربوں سے معاہدہ کر لیا ہے اور ہمارے مقابلہ میں یہ ان کے مدد گار ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا اس میں ان کی کوئی خطا نہیں۔ اپنی جان بچانے کے لئے انہوں نے ایسا کیا ہے وہ لشکری آدمی نہیں ہیں۔ مسیح کی قسم! عرب ہمیشہ تجھ پر قابض رہیں گے۔ کیونکہ ان کے ساتھ ایک ایسا شخص ہے جو ان کی پشت پناہی کر رہا ہے جو تجھ سے قصاص لینا چاہتا ہے۔ یوحنا نے کہا مسیح (علیہ السلام) تجھے قتل کریں گے جیسا کہ تو ان بے گناہوں کو قتل کر رہا ہے۔

یوقنا نے کہا صلیب کی قسم! میں ان میں سے ایک آدمی کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا اور معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ہی ان کو صلح کی رائے دی تھی اس لئے سب سے پہلے تیرا کام تمام کر دینا چاہیے۔ یہ کہہ کر یہ اپنے بھائی کی طرف جھپٹا اسے پکڑ کے اپنے قبضہ میں کیا اور تلوار سونت کے چاہا کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ یوحنا نے جب اپنے آپ کو بھائی کے پنجہ میں گرفتار پایا۔ تلوار میان سے باہر دیکھی اور سمجھ لیا کہ اب کام تمام ہوا چاہتا

Marfat.com

ہے تو اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا **اللھم اشھد علی انی مسلم وانی مخالف لدین ھولاء القوم وانا اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمدا رسول اللہ وان المسیح نبی اللہ الھا العالمین** (اے اللہ آپ اس بات پر گواہ رہئے کہ میں مسلمان ہوں اور اس قوم کے دین کا مخالف ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اور یہ کہ مسیح علیہ السلام اللہ تبارک و تعالیٰ کے نبی ہیں۔ اس کے بعد اپنے بھائی سے کہا اب جو کچھ کرنا چاہتا ہے کر گزر۔ اگر تو نے مجھے قتل کر دیا تو میں سیدھا جنت النعیم میں پہنچوں گا۔ یوقنا پر اس کا اسلام لانا سخت گراں گزرا۔ نیز اہل شہر کی مصالحت اور مسلمانوں کے خوف نے اسے اور چوکنا کر دیا اور اس نے طیش میں آ کے اپنے بھائی کے اس زور سے تلوار ماری کہ اس کے جسم سے اس کا سر دور جا کر گرا۔ اللہ پاک تبارک و تعالیٰ یوحنا کی روح پر رحمت فرمائیں۔

## حضرت ابو عبیدہ اور خالد بن ولید کا یوقنا سے حلب والو کی جان بچانا

یوحنا کی شہادت کے بعد یوقنا پھر اہل شہر کی طرف متوجہ ہوا۔ باشندگان حلب فریاد کرتے تھے اور یہ نہیں سنتا تھا۔ سوال کرتے تھے اور یہ جواب نہیں دیتا تھا اور نہ ان کے قتل سے ہی ہاتھ روکتا تھا۔ آخر شور و غوغا کی آوازیں بلند ہوئیں اور چیخ و پکار سے تمام شہر کی فضا گونج اٹھی۔ یوقنا کے لشکر نے ہر چہار طرف سے شہر کو گھیر رکھا تھا اور اہل حلب اپنی زندگی سے بالکل مایوس ہو چکے تھے کہ اچانک رحمت الٰہی نازل ہوئی اور ان کی کمک کو اسلام کا لشکر پہنچ گیا۔ دور سے اسلامی پرچم لہراتے ہوئے دکھلائی دیئے اور بہادران اسلام اور دلیران عظام توحید کے نعرے لگاتے ہوئے نشان کے چاروں طرف نظر آئے۔ مجاہد اعظم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لشکر کے آگے آگے تھے اور قائد اکرم حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ایک جہت میں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل حلب کے شور و غل اور رونے پیٹنے کو دیکھ اور سن کر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ایہا الامیر! خدا کی قسم آپ کی ذمہ داری اور صلح کے لوگ جیسا کہ آپ نے ذکر فرمایا تھا ہلاک ہو گئے۔

یہ کہہ کر آپ نے گھوڑے کو ڈانٹ پلائی مہمیز کیا نشان ہاتھ میں لے کر آگے بڑھے اور حملہ کر دیا مشرکین کے لشکر میں پہنچ کر شیر کی طرح گونجے اور للکار کر فرمایا مشرکو! ہمارے معاہدین کے پاس سے بھاگ جاؤ۔ پھر نیزہ ہاتھ میں لیا اور نہایت پھرتی سے اپنے

Marfat.com

کام میں مشغول ہو گئے۔ اسلام کے دوسرے بہادروں نے بھی آپ کے ساتھ تلواریں میان سے نکالیں اور اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ مشرکین پر پل پڑے۔ یوقنا یہ حال دیکھ کے قلعہ کی طرف بھاگا اور اس کے سردار بھی اس کے ساتھ ہی فرار ہو گئے۔

## اسلام کی تلوار نے تین ہزار رومی قتل کر دیئے

جنگ حلب کے روز جب اللہ تعالٰی نے مشرکین کے قتل سے اہل حلب کو پناہ دی تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا رنج و قلق دور ہوا۔ رومی اہل حلب کے پاس سے بھاگ کر دو گروہوں میں منقسم ہو گئے۔

ایک گروہ نے قلعہ میں بھاگ کر پناہ لی اور دوسرے نے جنگل میں پہنچ کر مگر جو قلعہ میں پہنچ گئے تھے۔ وہ بچ گئے اور جو جنگل میں پناہ گزین ہوئے تھے وہ مجاہدین کی تلواروں کی پیاس بجھانے کے کام آئے۔ ہمارے مقتول معاہدین کی تعداد تین سو تھی اور ہم نے یوقنا کے تین ہزار آدمیوں کو تہ تیغ کر دیا۔ یہ ایک عجیب واقعہ تھا جس سے مسلمان بہت خوش ہوئے۔ جب قتل ہونے والے قتل ہو چکے اور شہر میں اللہ تبارک و تعالٰی نے امن و امان قائم کر دیا تو اہل حلب نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے یوقنا کا اپنے بھائی کو مار ڈالنے کا واقعہ نیز اپنا تمام قصہ بیان کر دیا۔

جب یوقنا مسلمانوں کی آب دار تلواروں کے سامنے سے بھاگ کر قلعہ میں چلا گیا تو اس نے قلعہ پر پتھر پھینکنے والی چھوٹی اور بڑی توپیں لگوائیں' ہتھیاروں اور آلات حصار سے اسے مستحکم و مضبوط کیا اور دیواروں پر اسلحہ چڑھائے اور لڑائی کے لئے تیار ہو گیا۔ اہل حلب چالیس سردار گرفتار کر کے مسلمانوں کے لشکر میں لائے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ انہیں تم نے کیوں قید کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ یوقنا کے آدمی ہیں جو بھاگ کر ہمارے پاس آچھپے ہیں ہم نے مناسب نہ سمجھا کہ جناب سے انہیں چھپائے رکھیں کیونکہ یہ ہماری صلح میں داخل نہیں ہیں۔ آپ نے ان پر اسلام پیش کیا۔ سات آدمیوں نے اسے قبول کیا اور باقیوں نے انکار کر دیا جن کی گردنیں مار دی گئیں۔

آپ نے اہل حلب سے فرمایا تم نے اپنی صلح میں ہمارے ساتھ خیر خواہی کا برتاؤ کیا ہے تم بھی انشاء اللہ العزیز بہت جلدی ہمارا رویہ اور طریقہ ایسا دیکھو گے کہ تم اس سے خوش ہو جاؤ گے۔ اب تمہارا اور ہمارا حال یکساں ہے جو ہمارے لئے ہے وہ تمہارے لئے ہے' تمہارے اس سردار نے چونکہ بھاگ کر قلعہ میں پناہ لی ہے اس لئے اگر تم کوئی ایسا

Marfat.com

پوشیدہ راستہ یا چور دروازہ جانتے ہو کہ ہم اس کے ذریعہ سے قلعہ میں پہنچ کر اس سے لڑیں تو بتلا دو۔ اگر اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے ہمیں اس پر فتح دی تو اس مال غنیمت میں سے جو ہم تمہاری اس قوم سے لوٹیں گے تمہارے اس عمدہ اور جمیل کام کے عوض میں تمہیں بھی حصہ دیں گے۔

انہوں نے کہا ایہاالامیر! واللہ ہم ایسا کوئی راستہ نہیں جانتے۔ کیونکہ یوقنا نے قلعہ کے راستوں کو بند اس کی سڑکوں کو منقطع اور اس کے چور دروازوں کو پیچ در پیچ کر دیا ہے جن کی ہمیں خبر نہیں ہے۔ ہاں اگر اس کا بھائی یوحنا زندہ ہوتا تو آپ کے لئے اس کا فتح کرنا بہت آسان کام تھا۔

پھر یوحنا شہید کی جائے قتل پر جانے کے ارادہ سے اٹھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مسلمانوں کی ایک جماعت کو اپنے ساتھ لیا اور اس کے قتل کی جگہ پہنچے۔ مقتول چت پڑا ہوا تھا۔ چونکہ قتل کے وقت اشارہ کرتے ہوئے انگلی کھڑی کی تھی جو کھڑی کی کھڑی رہ گئی تھی وہ آسمان کی طرف تھی اور تمام جسم چودہویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اسے اٹھایا کفن پہنایا نماز جنازہ پڑھی اور مقام ابراہیم (حلب) میں دفن کر دیا۔

## حلب کا محاصرہ

پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز دوسرے مسلمانوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا باری تعالیٰ جل مجدہ آپ حضرات پر رحم فرمائیں مجھے اس کام میں آپ مشورہ دیں کہ میں کیا کروں۔ یہ سنتے ہی ایک شخص مسمی یونس بن عمرو غسانی جو شام کے شہروں' پہاڑوں اور اس کے پیچیدہ اور آسان راستوں سے بخوبی واقف اور شام کی سرزمین میں سفر کئے ہوئے تھا کہنے لگا۔ اللہ پاک عزوجل سردار کے کام کی اصلاح فرمائیں۔ میں شام کے شہروں کے حالات سے چونکہ واقف ہوں اس لئے اگر جناب میری رائے کی طرف توجہ فرمائیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔

آپ نے فرمایا ابن عمرو! میرے نزدیک تم مسلمانوں کے سچے بھی خواہ ہو جو کچھ کہنا چاہتے ہو کہو۔ اس نے کہا ایہاالامیر! آپ اس بات کو سمجھئے کہ اللہ پاک و تبارک تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ سے شام کے شہروں کو فتح کر دیا گمراہ کافروں اور ان کے حامیوں کو قتل کرایا۔ اب جو شام کی باقیماندہ فوج ہے وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں کے پیچھے ہے جن میں جانے

Marfat.com

آنے کے لئے درمیان میں درے' تنگ و تاریک راہیں' دشوار گزار راستے اور ویران جنگل پڑتے ہیں نیز چونکہ اللہ تبارک و تعالی نے رومیوں کو متعدد جگہ شکست دے دی اس لئے ان کے دل خوفناک اور دہشت زدہ ہیں جنہیں مسلمانوں سے لڑنے کی سکت باقی نہیں رہی۔ لہذا آپ اس قلعہ کا محاصرہ کرلیں اور دستے اس کے اطراف وجوانب میں روانہ کریں کہ وہ دوسرے شہروں کو تاخت و تاراج کرتے رہیں۔ قلعہ والوں کے پاس اتنی رسد اور سامان خوردو نوش نہیں ہے کہ وہ کچھ دن اس میں رہ کر گزار سکیں انشاء اللہ یہ قلعہ کا دروازہ کھولنے پر مجبور ہوں گے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ یہ سن کر ہنسے اور فرمایا خدا کی قسم رائے تو یہی ہے مگر میں آپ کو ایک اور مشورہ دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ آپ ہمیں لے کر قلعہ کی طرف چلئے اور حملہ کردیجئے۔ ممکن ہے کہ باری تعالی جل مجدہ اسے ابھی فتح کرا دیں۔ کیونکہ اگر محاصرہ نے طول پکڑا تو مجھے اس بات کا خوف ہے کہ رومیوں کا لشکر اگر دوسری طرف سے آکے ہم پر حملہ آور ہوگیا تو اس طرح وہ ہمارے اور قلعہ کے مابین حائل ہو جائے گا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابو سلیمان! تم نے واقعی مشورہ ٹھیک اور عمدہ دیا اور سچی بات کہی۔

## قلعہ حلب کی جنگ

اس کے بعد آپ نے قلعہ پر حملہ کرنے کا حکم دے دیا۔ سوار گھوڑوں سے کود کود کر اور لوگ (زائد) کپڑے اتار اتار اور ہلکے ہو ہو کے قلعہ کی طرف بھاگ پڑے۔ غلام اور آقا باہم مل گئے۔ قبیلے اپنی اپنی بڑائی بیان کرنے لگے ہر جماعت اور گروہ اپنے اپنے فخر میں مست ہوگئی۔ ہر ایک اپنا اپنا نسب ظاہر کرنے لگا اور ایک نے دوسرے کو اشعار سے جواب دینا شروع کیا۔

حضرت مسروق بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ واللہ میں نے شام کے قلعوں کی لڑائی میں کبھی آج تک اتنی بڑی اور سخت جنگ نہیں دیکھی جتنی حلب کے قلعہ کے محاصرہ کے دن ہوئی تھی۔ ہم اسی وجہ سے اس لڑائی کو چکی کی گردش سے تشبیہ دیا کرتے تھے کہ چکی بھی اس چیز کو پیس کر رکھ دیتی ہے جو اس کے دو پاٹوں کے بیچ میں آجاتی ہے اور اس لڑائی کا بھی یہی حال تھا کہ اس نے اکثروں کو پیس کر رکھ دیا تھا۔ ہم نے اس کی سب سے پہلی جنگ میں خود اپنی طرف سے مسابقت کی تھی اور ابتدائے جنگ میں ہم ان کی طرف

Marfat.com

بڑھے چلے گئے تھے۔ بہادران یمن اور سادات ربیعہ و مضر ایک دوسرے کو آواز دیتے اور بلاتے ہوئے جلدی جلدی قلعے کی طرف لپکے اور چلے جا رہے تھے۔ اگرچہ قلعہ میں جانے کا کوئی راستہ نہیں تھا مگر پھر بھی اس میں بغیر راستہ ہی کے گھس پڑنا چاہتے تھے۔ جس وقت وہ اس سے بالکل قریب ہو گئے تو ڈھلواسیوں اور منجنیقوں (پتھر برسانے کی چھوٹی اور بڑی توپوں) نے چلنا شروع کیا اور پتھروں کی ہر طرف سے بارش اور بوچھاڑ ہونے لگی میں اور میرے ساتھی قلعہ کی زمین سے بہت ہی قریب تھے۔ ہم گھبرا کر جلدی جلدی پیچھے لوٹے ایک نے دوسرے کو دیکھنا شروع کیا اور یہ سمجھ لیا کہ ہم میں سے شاید کوئی بچ سکے۔ مسلمانوں کو شکست ہوئی اور پتھروں نے ان کی ایک کثیر جماعت کو کچل کے پھینک دیا۔ بعض شہید ہوئے اور بعضوں کے سر پھوٹ گئے۔

آخر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے شہر سے باہر اپنا نشان کھڑا کیا اور مسلمانوں سے پکار کر کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تم پر رحم فرمائیں تم سب ایک جگہ میرے پاس جمع ہو جاؤ۔

یہ سنتے ہی مسلمان آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا ایہا الناس! آج آپ نا تجربہ کاری کے ساتھ لڑے اب تم شہداء کو دفن کر دو اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرو۔ مسلمان نعشوں کو سپرد خاک کرنے اور زخمیوں کے زخم باندھنے کے لئے دوڑے' رومی مسلمانوں کی شکست سے بہت خوش ہوئے۔ یوقنا اپنی فوج کو خطاب کر کے کہنے لگا۔ مسلمان اب اس قلعہ کی طرف کبھی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتے اور نہ اس کے پاس اب کبھی آسکتے ہیں۔ مسیح کی قسم! اگر انہوں نے اب اس کا محاصرہ رکھا تو میں ان کے ساتھ مکر کروں گا اور قلعہ سے ان کے لشکر کی طرف جاؤں گا۔

## یوقنا کے وزیر کا مسلمانوں پر شبخون

یوقنا نے اپنی فوج کے دو ہزار سردار اور بہادر اشخاص منتخب کر کے ایک رات انہیں یہ حکم دیا کہ وہ قلعہ سے بہت جلدی نیچے اتریں۔ مسلمانوں کی فوج کی طرف جائیں اور جب ان کے لشکر کی آگ بجھ جائے تو شب خون کر کے انہیں لوٹ لیں اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں اپنے وزیر کو ان پر سردار مقرر کیا۔ یہ انہیں لے کر قلعہ سے باہر آیا۔ مسلمانوں کے لشکر میں چاروں طرف آگ روشن تھی اس لئے یہ فوج کے چاروں طرف پھرتا رہا۔ یہ برابر گشت کر رہا تھا کہ ایک جگہ آگ کی روشنی بجھی اور یہ

Marfat.com

وہاں پہنچ گیا۔ اس طرف یمن کے بدو جیسے قبیلہ بنی مراد' بنی کلاب۔ عک اور ان کے غلام وغیرہ تھے۔

حضرت عبداللہ بن صفوان عکی بیان کرتے ہیں کہ ہم اس روز غیر مسلح اور اپنے دشمنوں کی طرف سے اپنی کثرت کے باعث بالکل مطمئن اور بے فکر تھے۔ ہمارے نگہبان اور پہرے کے سپاہی بھی بالکل غافل تھے۔ انہیں بھی کچھ خبر نہ تھی ہم رومیوں کے شور و غل سے بیدار ہوئے۔ انہوں نے ہم پر ہجوم کیا اور اپنی زبان میں آوازیں دینے لگے۔ گرد و غبار اپنے بیچ میں اٹھا رکھا تھا اور ہم بالکل نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں ہم میں انہوں نے تلوار رکھ رکھی تھی جو بڑھ بڑھ کے اپنا کام کر رہی تھی۔ ہم میں سب سے زیادہ شریف اور بہادر وہی شخص تھا جو اپنی جان بچانے کی غرض سے گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ گیا تھا اور اسے بالکل خبر نہ تھی کہ یہ مجھ پر کیا بلا ہے کہاں سے آئی ہے اور کس طرح ٹلے گی؟ حملہ مسلمانوں کے لشکر میں ہو رہا تھا۔ مسلمان پکار رہے تھے رب کعبہ کی قسم! ہم مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔ دوڑو دوڑو یہ کہتے جاتے تھے اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے خیمہ کی طرف دوڑے جاتے تھے۔ وہاں پہنچ کر دور سے آواز دیتے تھے۔ ایہا الامیر! یوقنا ہم پر مع اپنے لشکر کے آپڑا اسی وقت مع چند آدمیوں کے امیر لشکر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور لشکر کے گرد گھومنے لگے۔ رومیوں کے سردار نے جب عربوں کی طرف دیکھا کہ وہ تیار ہو کے ان کے پاس آگئے ہیں تو اس نے اپنے آدمیوں کو آواز دی اور کہا عرب ہم تک پہنچ گئے ہیں جس کسی نے کوئی چیز اٹھائی ہو اسے پھینک کر اپنی جان بچانے کی کوشش کرے۔

حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ علاوہ ان لوگوں کے جو انہوں نے ہمارے شہید کر ڈالے رومیوں نے پچاس (یا ساٹھ) آدمی گرفتار کر لئے جو اکثر قوم حمیر' ربیعہ اور مضر کے تھے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد و حمایت کرتے ہوئے قلعہ کی طرف واپس ہو گئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ حال دیکھا تو اپنے ساتھیوں کو لے کر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک سو آدمیوں کے مابین حائل ہو کے انہیں روک کر قتل کرنا شروع کر دیا اور ایک ایک کو قتل کر ڈالا یوقنا کے آدمی جب قلعہ کے پاس پہنچے تو اس نے قلعہ کھول دیا اور وہ قلعہ میں داخل ہو گئے۔ صبح ہوئی' آفتاب عالمتاب رات کا سماں دیکھنے کے لئے باہر نکلا تو یوقنا نے ان پچاس اسیر مسلمانوں کو جن کی مشکیں بندھی ہوئی تھیں اپنے سامنے بلایا اور ایسی جگہ پر کھڑا کیا کہ قلعہ کی دیوار

Marfat.com

کے نیچے یہ حضرات مسلمانوں کو دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی زبانوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری تھا اور ان کے نعرے مسلمان سن رہے تھے۔ یوقنا نے انہیں اپنے سامنے بلوا کر سب کو شہید کر ڈالا منھم۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ نے جب یہ دیکھا تو تمام لشکر میں منادی کرا دی کہ خدا اور رسول اور امیر ابو عبیدہ کی طرف سے ہر ایک لشکری پر قسم ہے کہ وہ اپنی جان کی حفاظت خود کرے اور کسی دوسرے پر مطلق بھروسہ نہ کرے اور نہ آپس میں بات چیت ہی کرے۔ مسلمانوں نے خوب احتیاط کی اور سامان جنگ تیار کیا اور مستعد ہوشیار ہو کر لڑائی کے انتظار میں بیٹھ گئے۔

## یوقنا کا ایک اور مکر

یوقنا دوسرے مکر کی فکر میں ہوا اور سوچنے لگا کہ اب مسلمانوں کے ساتھ کیا مکر کرنا چاہیے کیونکہ محاصرہ بدستور تھا۔ دوسرے اس کے جاسوس رات دن اس کے پاس خبریں پہنچاتے رہتے تھے اور سب سے بڑے خفیہ نویس اور جاسوس نصرانی عرب تھے جو یونانی زبان میں ترجمہ کر کر کے اسے بتلاتے تھے۔ ایک روز یہ اپنے قلعہ میں بیٹھا ہوا تھا فوجی افسر اس کے گرد کھڑے ہوئے تھے اور اسے قلعہ کے محاصرہ نے عجیب گھٹن میں مبتلا کر رکھا تھا۔ خصوصا یہ سن سن کر اس کی تشویش اور بھی زیادہ بڑھتی جاتی تھی کہ باشندگان شہر اس کے جب کسی آدمی کو کہیں دیکھ لیتے ہیں تو اسے پہچان کر مسلمانوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اس وقت اچانک اس کے پاس اس کا ایک جاسوس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ سردار! اگر آپ کو عربوں کے ساتھ مکر کرنا منظور ہے تو اس وقت اس کا اچھا موقع ہے اس نے کہا یہ کیوں کر اور تجھے اس کی کیا خبر؟ اس نے کہا ۔بطنان والوں نے عربوں سے صلح کر لی ہے اور وہ عربوں کی رسد دانہ اور چارہ کے کفیل ہو گئے ہیں اور اب عرب رسد لینے کے لئے وادی ۔بطنان میں گئے ہیں۔ میں نے خود ان کے باربرداروں' خچروں اور آدمیوں کو دیکھا ہے پرانے پرانے پوستین پہن رہے ہیں۔ ہاتھوں میں بڑے بڑے نیزے ہیں اور بہت تھوڑے آدمی ہیں۔ گاؤں میں جا کر رسد حاصل کرنے کا ارادہ ہے۔

یوقنا نے یہ سنتے ہی روسائے قوم میں سے ایک ہزار آدمی منتخب کئے اور کہا تیار ہو جاؤ مسیح کی قسم! عربوں کا راستہ بند اور ان کے سامان رسد اور باربرداری کو منقطع کر دو۔

Marfat.com

رات کی تاریکی نے جب اپنی سیاہ چادریں ڈال دیں تو یوقنا نے قلعہ کا دروازہ کھولا اور ان ایک ہزار آدمیوں کو ادھر روانہ کردیا۔ جاسوس آگے آگے تھا اور یہ برابر رات کی تاریکی میں بڑھے چلے جارہے تھے حتی کہ یہ ایک جگہ پہنچے اور انہیں وہاں ایک گلہ بان جو گائے بیلوں کا ایک گلہ نہایت سرعت کے ساتھ کسی گاؤں کی طرف ہانکے لئے چلا جارہا تھا ملا۔ یہ اسے دیکھ کراس کی طرف لپکے اور اس کے قریب ہو کے کہنے لگے کیا تجھے عربوں کا کچھ حال معلوم ہے جو ادھر تیرے پاس سے ہو کے گئے ہوں۔ اس نے کہا ہاں غروب کے وقت جبکہ سورج سرخ پڑ گیا تھا سو آدمی تیز رو گھوڑوں پر اس جنگل سے رسد حاصل کرنے کے لئے جارہے تھے اور ان کے ساتھ خچر نیز دوسرے جانور بھی تھے۔ انہوں نے کہا تو ان جانوروں سمیت ان کے ہاتھ سے کس طرح بچ گیا؟ اس نے کہا چونکہ یہ جنگل ان کی مصالحت میں داخل ہے اس وجہ سے ہم ان سے بالکل نہیں ڈرتے یہ سن کر اس دستہ کا افسر کہنے لگا اس جنگل کی صلح سے ہم بے خبر تھے اب معلوم ہو گیا کہ یہ بھی صلح میں داخل ہے۔ اب تم ہمیں یہ بتلاؤ کہ وہ کس راستہ سے گئے ہیں۔ یہ مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا اس طرف کو گئے ہیں۔ یہ سردار اپنی اس فوج کو لے کر ادھر چلا اور گلہ بان سے متعرض نہ ہوا۔

## رومی سردار اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی

یہ برابر بڑھا چلا جارہا تھا حتی کہ طلوع فجر کے وقت یہ مسلمانوں کے قریب پہنچ گیا۔ اسلامی دستہ پر مناوش نامی ایک سردار مقرر تھے۔ مناوش بن ضحاک طائی نے جب رومیوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو یہ مسلمانوں کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمانے لگے یا بنی العرب! یہ رومیوں کا ایک سردار ہماری طرف آیا ہے اسے آگے دھر لو۔ جہاد کی کوشش کرو اور سختی پر صبر کرو اور جنت کے مالک ہو جاؤ۔ یہ کہہ کر آپ نے حملہ کردیا آپ کے ساتھی بھی حملہ آور ہو گئے۔ رومی سپہ سالار بھی اپنی فوج کو لے کر آگے بڑھا اور مسلمانوں پر حملے کرنے لگا۔ مسلمان نہایت ثابت قدمی کے ساتھ لڑے گھمسان کا رن پڑا اور ایک سخت معرکہ برپا ہو گیا۔

منجملہ سو آدمیوں کے تیس اشخاص کام آئے اور باقی شکست کھا کر اپنے لشکر کی طرف بھاگے اور رومی سامان رسد خچر اور اونٹوں کے مالک ہو گئے۔ رومی سپہ سالار اپنے لشکر سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ ان اونٹوں کے بوجھ گرا دو' ان کے پیر کاٹ ڈالو اور جن

Marfat.com

جانوروں پر سامان رسد لدا ہے انہیں اپنے ساتھ لے لو اور چل کر پہاڑ پر عربوں کی آنکھ سے چھپ کے پناہ گزین ہو جاؤ ورنہ وہ کوئی دم میں ہوا کی طرح اڑ کر تمہارا قلع قمع کر کے رکھ دیں گے۔ جب رات ہو جائے گی تو ہم پہاڑ سے نکل کر قلعہ کی طرف چلیں گے اور ان سے نڈر ہو جائیں گے۔ رومیوں نے یہ سنتے ہی اونٹوں کے کجاوے گرا دیئے سینوں پر نیزے مارے اور ان جانوروں کو جن پر رسد تھی اپنے ساتھ لے کے پہاڑ کے اوپر ایک گاؤں میں چلے گئے۔ پہرے دار مقرر کئے اور بقیہ دن رات کی انتظار میں یہاں کاٹنے لگے۔

## مسلمانوں کا بھاگ کر جان بچانا

حضرت یعقوب بن صباح طائی کہتے ہیں کہ میں بھی اس روز اس دستہ میں تھا جس میں میرے چچا مناوش رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔ ہماری جمعیت بہت تھوڑی تھی کہ رومیوں نے ہمیں آدبایا۔ ہم نے جب باوجود اپنی قلت تعداد کے رومیوں کی کثرت اور ان کی شدت کو دیکھا تو ہم اپنی جان بچا کر بھاگ پڑے اور مسلمانوں کے لشکر میں آ گئے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جلدی سے ہمارے پاس آئے اور فرمایا کیا ہوا؟ اور یہ تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے کہا حضرت ہمارے ساتھ جنگ ہو گئی حضرت مناوش رضی اللہ عنہ نیز ان کے ساتھ اکثر شہسواران اسلام شہید ہو گئے۔ غلہ اور جانور جو کچھ ہمارے ساتھ تھے لوٹ لئے گئے۔ آپ نے فرمایا رومی محاصرہ میں ہیں۔ کسی شخص میں اتنی جرءت نہیں جو قلعہ سے باہر نکل سکے۔ پھر کس شخص نے تمہارے ساتھ ایسا کیا ہم نے کہا ہمیں اس کے سوا کچھ خبر نہیں کہ ہم نے ایک بہت بڑے سردار کو جس کے ساتھ کافی جمعیت تھی آتے دیکھا اس کے ساتھ لڑائی کا نہایت عمدہ سامان' کثیر لشکر جو حرب میں نہایت مستعد تھا موجود تھا۔ یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کی کس قدر تعداد ہو گی اور وہ کہاں سے آیا البتہ اس نے آتے ہی ہم پر حملہ کر دیا۔ ہمارے سردار نیز اکثر احباب کام آئے اور انہوں نے جو کچھ ہمارے پاس تھا چھین لیا۔

آپ نے یہ سن کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا۔ ابو سلیمان! ان کاموں کے اہل تم ہی ہو اور ایسے کام ہمیشہ تم ہی انجام دیتے ہو۔ مجھے اللہ پاک پر کافی بھروسہ ہے اور ان کے بعد تم پر نیز میں ہمیشہ سب کاموں میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے استخارہ کرتا رہتا ہوں تم اپنے ساتھ جس قدر مسلمانوں کو چاہو لے لو اور اللہ پر بھروسہ کر کے ادھر روانہ

Marfat.com

ہو جاؤ جس وقت اس جگہ پہنچو تو ان لوگوں کے قدموں کے نشانات تلاش کرو اور جہاں کہیں وہ ہوں ان کا تعاقب کرتے ہوئے بڑھے چلو۔ ممکن ہے کہ باری تعالیٰ جل مجدہ تمہیں ان تک پہنچا دیں اور تم ان سے مسلمانوں کا بدلہ لے لو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ جنگل والے ہماری صلح میں ہیں اور ہم اپنی طرف سے کبھی نقض عہد نہیں کرتے اور نہ قول دے کر واپس لیتے ہیں۔ ہاں اگر انہوں نے ہی ہمارے ساتھ مکر کیا ہے تو پھر ہمارے لئے بھی جائز ہے کہ ہم ان کو قتل کر دیں۔ بہت حال اللہ تبارک و تعالیٰ سے ان دیہاتیوں کے معاملہ میں ڈرتے رہنا۔

## حضرت خالد بن ولید کا یوقنا کے اس سردار کا تعاقب کرنا

کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ یہ سنتے ہی اپنے خیمہ میں تشریف لے گئے۔ اسلحہ زیب تن فرمائے گھوڑے پر سوار ہوئے اور تن تنہا جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابو سلیمان! کہاں جاتے ہو؟ آپ نے کہا تعمیل ارشاد کے لئے جلدی کرتا ہوں۔ اور جو کچھ جناب نے حکم دیا ہے اس کو بجا لانے کے لئے بہت جلد پہنچتا ہوں۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس قدر مسلمانوں کی جمعیت چاہو ساتھ لے جاؤ آپ نے کہا میں تنہا جانا چاہتا ہوں اور کسی کو ساتھ لینا نہیں چاہتا حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا تنہا کس طرح جا سکتے ہو؟ دشمن کی تعداد بہت زیادہ ہے آپ نے کہا اگر وہ ایک ہزار یا زیادہ سے زیادہ دو ہزار ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و اعانت سے میں انہیں کافی ہوں گا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سب کچھ صحیح ہے واقعی تم ایسے ہی ہو مگر پھر بھی اپنے ساتھ قبیلہ طے کے کچھ آدمی لے لو جن میں ضرار بن ازور اور ربیعہ بن عامر وغیرہ بھی ہوں۔ چنانچہ آپ نے حضرت ضرار بن ازور وغیرہ جیسے کچھ آدمی اپنے ساتھ لئے اور روانہ ہو گئے۔

جس وقت آپ اس معرکہ کی جگہ پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور ان کے گرد جنگل کے لوگ اپنی جان کے خوف نیز اس خیال سے کہ عرب ہم پر ان کے متعلق کہیں مطالبہ نہ کریں رو رہے ہیں۔ جس وقت آپ شعلہ جوالہ کی طرح اپنے ساتھیوں کو لئے ہوئے ان دیہاتیوں کے پاس پہنچے تو یہ شور و فریاد کر کے آپ کے قدموں میں گر گئے۔ آپ نے ترجمان سے جو آپ کے ساتھ تھا دریافت کیا کہ یہ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا یہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کے آدمیوں کے خون سے بری الذمہ اور اب تک

Marfat.com

آپ کی صلح میں داخل ہیں۔ آپ نے ان سے اس بات کی قسم لی کہ ہمیں معلوم نہیں کہ انہیں کس نے قتل کیا ہے؟ انہوں نے قسم کھائی۔ آپ نے فرمایا پھر وہ کون شخص تھا جو ہمارے آدمیوں پر آپڑا۔ انہوں نے کہا یوقنا نے اپنے ایک سردار کی ماتحتی میں ایک ہزار جانباز فوج دے کر قلعہ سے ادھر روانہ کیا تھا۔ آپ کے لشکر میں اس کی طرف سے چند جاسوس رہتے ہیں جو اسے آپ کی دم دم کی خبریں پہنچاتے رہتے ہیں آپ نے فرمایا وہ سردار کس راستہ سے گیا ہے؟ انہوں نے کہا اس راستہ سے۔ آپ نے فرمایا ابھی تم نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں ان کے متعلق کچھ علم نہیں۔ انہوں نے کہا یہ جو آپ کو خبر دے رہے ہیں یہ حلب کے باشندے ہیں جو یہاں سامان خورد و نوش خریدنے آئے ہیں۔ اگر آپ ابھی کچھ دیر اور نہ تشریف لاتے تو ہمیں بھی پتہ نہ چلتا کہ انہیں کس نے شہید کیا ہے آپ نے فرمایا اسی اونچے راستہ سے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں ہم نے انہیں اس پہاڑ پر چڑھتے دیکھا ہے آپ اپنے ساتھیوں کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا "انہوں نے سمجھا ہو گا کہ مسلمانوں کا لشکر یقیناً ہمارا تعاقب کرے گا اور یہ سمجھ کر وہ پناہ لینے کسی مقام پر چھپ گئے ہیں تاکہ رات ہونے پر وہ اپنے قلعہ کی طرف چلے جائیں آپ حضرات کو چاہئے کہ آپ ان کے تعاقب اور طلب میں گھوڑوں کی باگیں چھوڑ دیں" یہ کہتے ہی آپ نے اپنے گھوڑے کی عنان منعطف کر کے چھوڑ دی۔ آپ آگے آگے تھے اور آپ کا دستہ آپ کے پیچھے پیچھے گھوڑے اڑائے چلا جا رہا تھا معاہدین میں سے بھی آپ نے اپنے ہمراہ ایک شخص کو لے لیا تھا تاکہ وہ اس قوم اور راستہ کو بتلاتا چلا جائے۔

## رومیوں کے سر تلوار کی دھار پر

جس وقت آپ دور پہنچ کے اس پہاڑی کے راستہ پر لگ گئے تو آپ نے گھوڑا روک لیا اور اس معاہدی سے فرمانے لگے کہ اس راستہ کے سوا آیا کوئی دوسرا راستہ بھی اس قلعہ کی طرف جاتا ہے۔ اس نے کہا آپ اسی جگہ ٹھہریں انشاء اللہ العزیز آپ فتح یاب ہوں گے۔ آپ نے اپنے دستہ کو اسی جگہ ٹھہرنے کا حکم دیا اور اس راستہ کو روک کر اسی جنگل میں قیام فرما لیا۔ ابھی بہت ہی تھوڑی رات گزری تھی کہ گھوڑوں کی سموں کی آوازیں آنا شروع ہوئیں اور اس اندھیرے میں گھوڑوں کے ٹاپوں نے مسلمانوں کو اپنی آمد سے مطلع کر دیا۔ سپہ سالار لشکر فوج کے آگے آگے اپنی اس جمعیت کو چلنے کی تاکید کرتا بڑھا چلا آ رہا تھا۔ جس وقت وہ آپ کے دستہ کے بالکل قریب پہنچ گیا تو آپ نے شیر

Marfat.com

ببر کی طرح گونج گرج کر ڈکارتے ہوئے اس کی طرف ایک جست بھری اور اس پر جا پڑے۔ آپ کے ساتھی اس فوج کی طرف لپکے آپ نے یہ سمجھ کر کہ یہی یوقنا ہے محض اسی کا قصد کیا اور اس کے پاس پہنچ کر تلوار کا ایک ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ وہ سپہ سالار دو ٹکڑے ہو کے دور جا گرا۔ مسلمانوں نے میانوں سے تلواریں باہر کیں اور ان کے جوہر دکھلانے لگے رومی سامنے سے بھاگے مگر مسلمانوں نے انہیں آگے دھر لیا۔ فرشتہ اجل، بڑھ بڑھ کے اپنا کام کرنے لگا اور اس شخص کے سوا جس کی اجل دور کھڑی ہنس رہی تھی اور سب کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔

جب رومی موت کے پنجہ میں گرفتار ہو گئے تو مسلمانوں نے ان کے جانور اور تمام اسباب وغیرہ اپنے ساتھ لئے اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کی طرف چل پڑے رومی سپہ سالار کا سر نیزہ کی نوک پر تھا اور یہ اسلامی دستہ فتح و نصرت کا پھریرا اڑاتا ہوا چلا آرہا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جرح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر سے نکل کر رنج و افسوس کی حالت میں ان کے آنے کا انتظار کر رہے تھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ان کے قریب پہنچے تو آپ اور آپ کے دستہ نے تہلیل و تکبیر کی آوازیں بلند کیں۔ مسلمانوں کے لشکر نے ان کی تہلیل و تکبیر کا جواب اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے دیا اور استقبال فرمایا۔

## حضرت ابوعبیدہ کا قلعہ کے محاصرہ کو سخت کرنا

کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ علاوہ سامان اور جانوروں کے ساتھ سو مقتولین کے سر اور تین سو قیدی تھے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے قیدیوں پر اسلام پیش کیا۔ انہوں نے مسلمان ہونے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم فدیہ ادا کریں گے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے کہا آپ قلعہ کے سامنے ان کی گردنیں مار دینے کا حکم دے دیجئے۔ اس طرح خداوند تعالیٰ اور مسلمانوں کے دشمنوں میں ضعف اور سستی پیدا ہو جائے گی۔ چنانچہ اہل قلعہ کے سامنے ان کو کھڑا کر کے ان کی گردنیں مار دی گئیں جن کو یوقنا اور اس کے ہمراہی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ اس کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے کہا ہم اب تک یہ سمجھتے رہے کہ یہ قلعہ والے ہمارے محاصرہ میں محصور ہیں۔ مگر اب معلوم ہوا کہ یہ ہماری غفلت اور موقع کے منتظر رہتے ہیں اور ہماری نا تجربہ کاری

Marfat.com

اور غفلت سے فائدہ اٹھا کر ہمارے اونٹوں اور جانوروں کو لے بھاگتے ہیں اس لئے یہ بہتر اور قریب مصلحت وصواب ہے کہ آپ پاسبانوں' پہرے کے سپاہیوں نیز ہر شخص کو ہوشیار رہنے کی تاکید فرمائیں اور قلعہ کے ہر ایک راستہ پر فوج مقرر کر دیں تاکہ وہ کسی طرح اپنے قلعہ سے باہر نہ نکل سکیں اور اس طرح حتی المقدور ہم انہیں محاصرہ کی مصیبتوں میں مبتلا کر سکیں آپ نے فرمایا جزاک اللہ یا ابا سلیمان واقعی تمہارا مشورہ نہایت عمدہ ہے۔

صبح ہوئی تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو نماز پڑھائی اس کے بعد حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' ضرار بن ازور' سعید بن عمرو بن طفیل عدوی' قیس بن ہبیرہ اور میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہم اجمعین کو بلا کر انہیں قلعہ کے چاروں طرف مقرر کیا اور حکم دیا کہ وہ قلعہ کے راستوں کی پوری پوری نگہداشت کریں اپنے ساتھ جس قدر چاہیں فوج رکھیں اور اس کے ہر ایک راستہ اور سڑک کو آمدورفت سے روک دیں حتی کہ اگر کوئی چڑیا بھی ادھر اڑ کر جائے تو اس کا بھی شکار کر لیں۔ ان حضرات نے یوقنا پر محاصرہ کو بالکل سخت کر دیا اور ایک مدت تک اسی طرح قلعہ کو گھیرے پڑے رہے۔ جب محاصرہ نے طول کھینچا تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طویل قیام کی وجہ سے گھبرا اٹھے اور یہ ارادہ کر کے کہ اگر قلعہ سے ہٹ کر کسی فاصلہ کے مقام پر ہم نے قیام کیا تو ممکن ہے کہ قلعہ والے کوئی غفلت کریں اور ہم اس موقع کو غنیمت سمجھ کر قلعہ کو آدبائیں اور فتح کر لیں۔ آپ نے فوج کو کوچ کرنے کا حکم دیدیا اور قلعہ سے چند میل کے فاصلہ پر نیرب نامی گاؤں کے قریب آکر خیمہ زن ہو گئے۔

## جاسوس کی گرفتاری

آپ چاہتے تھے کہ کسی حیلہ سے یوقنا تک پہنچ جائیں اور یہی ارادہ کر کے آپ قلعہ سے ہٹ کر اس جگہ مقیم ہوئے تھے مگر یوقنا نہ قلعہ سے باہر آتا تھا اور نہ اس کے دروازے کھولتا تھا۔ آپ کو یہ دیکھ کر سخت فکر دامن گیر ہوا اور اسی فکر میں آپ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا ابوسلیمان میری رائے میں خدا کے دشمن جاسوس ہماری تمام خبریں یوقنا تک پہنچاتے اور اسے ڈراتے رہتے ہیں۔ ابو سلیمان! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم لشکر میں گھومو' چکر لگاؤ اور لوگوں کی آزمائش کرو ممکن ہے کہ تم کسی جاسوس کو پکڑ لو۔

Marfat.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے لوگوں کو لشکر میں گشت کرنے کا حکم دیا۔ بذات خود ان کے ساتھ ہوئے اور یہ تاکید کی کہ جس کسی غیر شخص کو دیکھو یا کسی پر شبہ سمجھو اسے فوراً گرفتار کر لو۔ آپ برابر گشت کرتے پھر رہے تھے کہ اچانک آپ نے نصرانی عربوں میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی عباء الٹ پلٹ رہا ہے آپ کو اس پر شبہ ہوا اور اسے غور کر کے دیکھنے لگے۔ آپ دیکھتے جاتے تھے اور دل ہی دل میں اس کی صورت شناسائی سے انکار کرتے جاتے تھے اس نے جب آپ کو اس طرح اپنی طرف غور کرتے ہوئے دیکھا تو وہ ایک طرف کو کٹ کر چلنے لگا۔ آپ نے اسے آواز دی سلام کیا اور فرمایا برادر عربی! کن لوگوں میں سے ہو؟ اس نے کہا یمنی ہوں۔ آپ نے فرمایا کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ اس نے اگرچہ یہ ارادہ کیا تھا کہ کسی اور غیر قبیلہ کا نام لے دوں مگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کی زبان پر حق جاری کرا دیا اور اس نے کہا غسان سے۔ آپ نے یہ سنتے ہی فوراً اسے گرفتار کر لیا اور فرمایا خدا کے دشمن تو تو ہمارے دشمنوں کا جاسوس اور نصرانی عرب ہے۔ اس نے کہا میں نصرانی نہیں بلکہ مسلمان ہوں۔

آپ اسے لے کر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا ایہا الامیر! مجھے اس شخص کے نام نے عجیب تعجب میں ڈال رکھا ہے کیونکہ میں نے اسے آج تک کبھی نہیں دیکھا اور یہ کہتا ہے کہ میں قبیلہ غسان سے ہوں۔ حالانکہ اس میں شک نہیں کہ یہ صلیب کے بندوں میں سے ہے۔ آپ نے فرمایا ابو سلیمان! اس کا امتحان کر لو۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کس طرح؟ آپ نے فرمایا قرآن و نماز سے اگر وہ ان کو صحیح پڑھے تو مسلمان ہے ورنہ کافر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا برادر عربی! اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھو اور اس میں اونچی آواز کے ساتھ قرات کرو۔

وہ آپ کے اس کلام کے معنی ہی نہ سمجھا کہ آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا خدا کی قسم تو جاسوس ہے جو ہم پر مسلط ہو کر آیا ہے اس کے بعد آپ نے پھر اس سے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے اقرار کر لیا کہ واقعی میں جاسوس ہوں۔ آپ نے فرمایا تو اکیلا ہی ہے یا تیرے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ اس نے کہا نہیں ہم تین آدمی تھے دو قلعہ کی طرف گئے ہیں تاکہ یوقنا کو آپ کے حالات سے مطلع کر دیں اور میں یہاں رہ گیا تھا کہ آپ کی حرکات و سکنات اور ان کے بعد کے حالات دیکھتا رہوں کہ آپ کیا کرتے ہیں؟ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان باتوں میں سے جو تجھے مرغوب ہو قبول کر لے

Marfat.com

قتل یا اسلام؟ ہمارے یہاں تیسری بات نہیں اس نے کہا اشھدان لا الہ الا اللہ و اشھدان محمد رسول اللہ۔

اس کے بعد آپ حلب میں مراجعت فرما ہوئے اور برابر چار یا پانچ ماہ تک قلعہ کا محاصرہ کئے پڑے رہے قلعہ کا محاصرہ نہایت سنگین تھا اور برابر بڑھتا چلا جارہا تھا۔

## مدینہ سے مزید لشکر کی روانگی اور بہادر دامس ابوالہول

ملوک کندہ میں سے بنی طریف کے غلاموں میں کا ایک غلام تھا جس کا نام دامس اور کنیت ابوالاہوال تھی یہ اپنے نام اور کنیت دونوں سے مشہور تھا نہایت سیاہ فام حتی کہ اس کی سیاہی میں چمک پائی جاتی ہے' دراز قامت اور سال کے پورے کی طرح ڈیل ڈول میں بہت طویل جس وقت بڑے گھوڑے پر سوار ہوتا تو اس کے پیر زمین سے لگتے اور اس پر خط کھینچتے ہوئے چلے جاتے تھے اور جب اونچی سانڈنی پر بیٹھتا تو اس کی دونوں رکابیں سانڈنی کے دونوں پیروں سے مل جاتیں اور انہیں رگڑتی ہوئی چلتیں تھیں' نہایت بہادر' شجیع اور جانباز سوار تھا حتی کہ بلاد کندہ' وادی حضرموت' جبل مہرہ اور ارض شجر میں اس کی بہادری زبان زد عوام تھی اور اس کی بہادری کے کام نہایت گراں قدر نگاہوں سے دیکھے اور سراہے جاتے تھے اور اسی وجہ سے اس کی بہت بڑی قدر تھی۔ اہل بادیہ (جنگل کے رہنے والے یعنی بدو) اس کے نام سے گھبراتے تھے اور اہل شہر کو یہ چٹکی بجانے میں لوٹ لیتا تھا اور وہ دم نہ مارتے تھے۔ اصیل اور عمدہ گھوڑوں کے سوار اگر یہ بھاگ پڑتا تھا تو اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچتے تھے اور اگر اہل عرب کو یہ جنگل میں مل جاتا یا ان کی مجلسوں میں اس کا ذکر آجاتا تھا تو یہ اس کی ہیبت' شجاعت اور دبدبہ سے ڈر کر انگشت بہ دنداں رہ جاتے تھے۔ اس نے بھی یوقنا اور اس کے ان کاموں کا جو اس نے مسلمانوں کے ساتھ کئے تھے تذکرہ سنا۔ قریب تھا کہ یہ اپنے غصہ کی آگ میں خود ہی جل کر خاکستر ہو جائے اور اسے ضبط کرنے کی وجہ سے گھٹ کر اس کا جسم پارہ پارہ بن جائے اس نے حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے کہا عربی بھائی! خوش ہو جاؤ۔ خدا کی قسم! میں کوشش کروں گا کہ اللہ پاک تبارک و تعالیٰ میرے ہاتھوں سے اس کی مٹی پلید کرادیں گے آپ یہ سن کر اسے آنکھ کے ایک گوشہ سے گھور کر دیکھنے لگے اور فرمایا سیاہ فام عورت کے تولد! تیرے نفس نے اتنی بڑی خواہش کی ہے کہ وہ اسے نہیں مل سکتی اور اتنی بڑی چیز کا طلب گار ہوا ہے کہ وہ اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ بڑے سخت افسوس کی بات ہے کہ تو نے

Marfat.com

اتنا نہیں سمجھا کہ شہسواران مسلمین اور بہادران موحدین اپنی تمام قوت کے ساتھ اس کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں اور اس کی فوج سے رات دن برسر جنگ رہتے ہیں مگر باوجود اس کے اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے اور اس نے ملوک روم کو جھانسہ دیدیا اور زمین کے زبردستوں پر غالب ہو گیا' وامس ابوالہول یہ سن کے غصہ میں بھر گیا اور کہنے لگا عبداللہ! خدا کی قسم! اخوت اسلام سے مجبور ہوں اگر یہ مجھ پر لازم نہ ہوتی تو جنگ کی ابتدا تم ہی سے کر دیتا ہر شخص کو حقیر سمجھنے سے احتیاط کرو اور اگر میری بہادری اور شجاعت کے متعلق کچھ معلوم کرنے کا شوق ہے تو جو میرے لواحق یہاں موجود ہیں ان سے دریافت کرو اور جو میری بطالت و براعت کے کارنامے معلوم کرنا چاہو تو میرے گھر والوں سے پوچھو کہ ان کے ذکر کرنے سے عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں اور سینے تنگ ہو جاتے ہیں بہت سے لشکروں کو میں نے قتل کر کے رکھ دیا۔ اکثر جمعیتوں کو پراگندہ' بہت سی محفلوں کو برباد اور بہت سے شہروں کو تاخت و تاراج کر پھینکا دشوار گزار اور ہیبت ناک راستوں سے میں گزرا۔ جاں گسل جنگلوں اور خوف ناک پہاڑوں میں میں گیا۔ بڑے بڑے بہادروں کو موت کے گھاٹ میں نے اتارا۔ اچھے اچھے سورماؤں کا مال میں نے چھینا مگر آج تک کسی نے مجھ سے بدلہ نہیں لیا۔ کسی کو میرا تعاقب کرنے کی جرات نہیں ہوئی کسی ہمسایہ نے مجھ پر کبھی اقدام نہیں کیا اور نہ مجھے کبھی کوئی ان سے ننگ و عار آیا خدا کے فضل و کرم سے میں ایک بہادر شہسوار۔ اور میدان میں جم کر لڑنے والا سپاہی ہوں پشت دے کر بھاگنے والا بزدل نہیں ہوں۔ یہ کہہ کر یہ غصہ میں بھرا ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر آگے بڑھا اور لوگوں کے آگے آگے چلنے لگا۔ عرب کی بعض قوم نے حضرت عبداللہ بن ترط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا برادر عربی! آپ غصہ کو تھوک دیں۔ خدا کی قسم! آپ ایسے شخص سے مخاطب تھے کہ اس کے نزدیک دور قریب ہے اور سخت آسان' یہ شجاعت و براعت میں اپنے زمانے کا یکتا اور اپنی مثال آپ ہے کسی شخص کو مجال نہیں کہ اسے دوڑا سکے اور کسی جری کو اتنی طاقت نہیں کہ میدان میں اسے گھبرا سکے۔ اگر لڑائی کے لئے نکلتا ہے تو اس کی ابتداء خود ہی کرتا ہے اور اگر کسی کام کے پیچھے پڑ جاتا ہے تو اسے کر کے ہٹتا ہے جس چیز کی طلب میں ہوتا ہے اسے پا لیتا ہے اور جو اس کے مقابلہ میں پشت دے کر بھاگ پڑتا ہے اسے پکڑ لیتا ہے' حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے اس کی بے حد تعریف کر دی اور اس کی بہادری کے پل باندھ کے رکھ دیئے مجھے باری تعالیٰ جل مجدہ کی ذات پاک سے امید ہے کہ وہ تمہارے اس مبالغہ میں

Marfat.com

مسلمانوں کی بہتری اور کشود کار مضمر فرمائیں گے۔

کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی یہ جمعیت برابر کوشش کرتی ہوئی چلی جارہی تھی حتیٰ کہ حلب میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں پہنچ گئی۔ آپ قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے پڑے تھے اور مسلمانوں نے اسے چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔ جس وقت یہ آنے والی جمعیت مسلمانوں کے پاس پہنچی تو فوجی لباس سے آراستہ ہوئی تلواروں کو میانوں سے کھینچا ہتھیاروں کو زیب تن اور نشانوں کو بلند کیا تکبیروں کے نعرے لگائے اور حضور آقائے دو جہان محمد صلی اللہ نے ان کا استقبال فرمایا اور سلام کیا انہوں نے آپ کو سلام کا جواب دیا اور ہر ایک فرقہ اور جماعت اپنے اپنے یگانوں' قبیلوں اور خویش و اقارب کے پاس فروکش ہو گئے۔

## یوقنا کا رات کے وقت ایک اور حملہ

یوقنا باوجود محاصرہ کے روزانہ رات کو آنکھ بچا کر مسلمانوں کی طرف اپنے کچھ آدمی بھیج دیتا تھا جو قتل و غارت کر کے پھر قلعہ میں گھس جاتے تھے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ وہ مقابلہ میں ہو کر بہت کم لڑتا تھا اور دن میں آج تک کبھی قلعہ سے باہر نہیں نکلا تھا بلکہ مسلمانوں کی غفلت کا منتظر رہتا تھا کہ کب یہ محاصرہ میں کمی کریں اور کب میں ان پر چھاپہ ماروں' جس وقت آنے والے مسلمانوں نے اپنے اپنے قبیلوں طے' نبہان' کندہ اور حضر موت کو رات کے وقت سخت پہرہ دیتے ہوئے دیکھا تو دامس ابوالہول اپنے قبیلہ طریف سے کہنے لگا خدا کی قسم! تم بڑا سخت اور کھڑا پہرہ دے رہے ہو۔ انہوں نے کہا دشمن مقابلہ پر ہے پہرہ کس طرح نہ دیں؟ اس نے کہا دشمن قلعہ میں ہے تم کھلی اور فراخ زمین میں ہو پھر دشمن تمہارے مقابلہ میں نہیں ہے جو تمہیں ڈرائے پھر خوف کس بات کا۔ انہوں نے کہا اباالہول! اس قلعہ کا مالک ایسا بڑا منحوس سردار ہے جو ہمیشہ ہماری غفلت کا منتظر رہتا ہے۔ ذرا اگر ہمیں غافل دیکھتا ہے تو فوراً ہمارے لشکر کے کسی سمت آپڑتا ہے اور مار دھاڑ کرتا ہوا پھر اپنے قلعہ تک پہنچ جاتا ہے۔ دامس ابھی جواب دینا ہی چاہتے تھے کہ لشکر کے اندر ایک طرف سے شور و غوغا بلند ہوا اور شور عظیم کی آوازیں آنے لگیں۔ دامس اپنی تلوار کو کھینچتے اور ڈھال کو مونڈھے پر ڈالتے ہوئے کھڑے ہوئے اور جدھر سے شور و شر کی آوازیں آرہی تھیں ادھر چل دیئے یوقنا مسلمانوں کو غافل پا کر اپنے پانچ سو بہادر اور سورماؤں کو لے کر مسلمانوں پر آچڑھا تھا۔ دامس ابوالہول نے وہاں پہنچتے ہی

Marfat.com

دشمن کے وسط میں پہنچ کر تلوار سنبھالی اور حسب ذیل رجزیہ اشعار پڑھ پڑھ کے اس سے کام لینا شروع کیا۔

(ترجمہ اشعار) میں ابوالہول ہوں اور میرا نام دامس ہے میں نیزہ مار مار کر تمہاری جماعت پر حملہ کرتا ہوں شیر ہوں شیر اور سخت لڑنے والا بہادر ہوں اور دشمنوں کی صفیں چیر کر رکھ دیتا ہوں۔

## دامس ابوالہول کے خوف سے یوقنا کا فرار

کہتے ہیں کہ دامس اشعار پڑھتے جاتے تھے اور اپنی تلوار سے ان کے چہروں کو رنگتے جاتے تھے۔ آپ کے ساتھ بنی طریف کے بہادروں اور سواروں کا ایک دستہ بھی تھا یوقنا نے جب اس ناگہانی بلا کو اپنے اوپر اترتے دیکھا تو فورا واپس بھاگا دو سو آدمی اس کے کھیت رہ گئے۔ دامس نے قلعہ تک حملہ کرتے ہوئے اس کا تعاقب کیا قبیلہ کندہ کی ایک جماعت بھی ان کے ساتھ تھی۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو آواز دی اور فرمایا تمہیں میری طرف سے قسم ہے اس رات کے ایسے اندھیرے میں تم ان کا تعاقب نہ کرو۔ یہ سنتے ہی لوگوں نے دامس سے کہا ابوالہول! سردار تمہیں نیز ہم لوگوں کو لوٹنے کی قسم دے رہے ہیں۔ اللہ پاک تبارک و تعالی تمہیں جزائے خیر عنایت فرمائیں لوٹ چلو۔ دامس نیز ان کی قوم اپنے خیمہ کی طرف لوٹ آئی۔ قوم کندہ بلائے حسنہ میں مبتلا ہو گئی تھی۔ باری تعالی جل مجدہ نے رحم فرمایا اور لوگ رومیوں کے قتل اور ان کی ہلاکت سے بہت خوش ہوئے۔

نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد مجاہدین اپنے اپنے خیموں اور فرود گاہوں کی طرف لوٹ گئے اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سالار لشکر اسلامیہ کی خدمت میں چند سرداران لشکر اور روسائے مسلمین کے اور کوئی نہ رہا رات کے سانحہ کا ذکر آگیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہنے لگے اللہ پاک تبارک و تعالی ہمارے سردار کی امداد فرمائیں۔ میں نے رات قوم کندہ کو دیکھا کہ وہ ابتلاء حسنہ میں مبتلا ہو گئی تھی مگر اس نے نہایت ثابت قدمی اور پامردی سے اس کا مقابلہ کیا اور اس کے بہادروں اور دلیر لوگوں نے دشمن کی شرارت کو ہم سے بہت جلدی دفع کر دیا آپ نے فرمایا ابو سلیمان! خدا کی قسم تم بالکل سچ کہتے ہو قوم کندہ نے اپنی ثابت قدمی اور جرات سے لوگوں کو بہت زیادہ مدد پہنچائی واللہ میں رات لوگوں سے سن رہا تھا کہ ابوالہول نے بہت اور عمدہ کوشش کی ہے مگر میں نے

Marfat.com

اس کو نہیں دیکھا تھا جس کی طرف وہ اشارہ کرتے جاتے تھے۔

یہ سنتے ہی روسائے کندہ میں سے ایک شخص جس کا نام سراقہ بن مرداس بن مکرب کندی تھا کھڑا ہوا اور کہنے لگا اللہ پاک تبارک و تعالیٰ امیر کو نیکی عنایت فرمائیں دامس ابوالہول نہایت جری آدمی ہے جو مد مقابل لوگوں کو عاجز' دلیروں کو خوفزدہ بہادروں کو ذلیل اور حریفوں کو نیست و نابود کر دیتا ہے بڑی جماعت سے نہیں گھبراتا اور اچھے اچھوں پر تاخت و تاراج کر دیتا ہے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے تم نے سراقہ کی گفتگو جو انہوں نے اپنے غلام دامس کے متعلق کی ہے سنی ہے؟ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واقعی ان کا قول صداقت پر مبنی ہے میں نے بھی اس کی شجاعت و براعت کے متعلق اس کی بہت تعریف سنی ہے۔ ایک شخص نعمان بن عشیرہ مہری مجھ سے کہتے تھے کہ ایک مرتبہ اس نے تن تنہا ہم پر بھی تاخت کی تھی ہم دریا کے ایک ساحل پر پڑے ہوئے اور قریب ستر آدمیوں کے تھے اس نے کہا ایسا داؤ اور مکر کیا تھا کہ تمام قافلہ کو ہلا کر رکھ دیا تھا اور جو کچھ ہمارے پاس تھا وہ سب لوٹ لیا تھا۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قصہ کو سن کر سراقہ بن کندہ سے فرمایا کہ تم اپنے اس غلام کو لے کر میرے پاس آؤ تاکہ میں بھی اسے دیکھوں اور اس کی گفتگو سنوں حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ اسے لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا تمہارا نام دامس ہے؟ اس نے کہا اللہ پاک سبحانہ امیر کی شان دو بالا کریں ہاں! میرا نام دامس ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے تمہارے متعلق عجیب و غریب واقعات سنے ہیں خدا کی قسم تم واقعی ان کے اہل ہو کیونکہ بڑے سخت آدمی ہو۔ یاد رکھو تم اور تمہاری قوم آج تک ایسی جگہ لڑتی رہی ہے جہاں نہ پہاڑ تھے اور نہ کوئی قلعہ بلکہ پہاڑوں اور قلعوں کو پہچانتے تک نہیں تھے تم نے واقعی رات دشمن کا مقابلہ نہایت سختی اور جانبازی کے ساتھ کیا مگر اب ذرا اپنے اوپر رحم کرنا اور یوقنا سردار سے بچتے اور احتیاط کرتے رہنا۔

اس نے کہا اللہ پاک تبارک و تعالیٰ سردار کو نیکی عطا فرمائیں میں نے کئی مرتبہ قوم مہرہ پر تاخت و تاراج کیا ہے اور چند مرتبہ ان کا مال و اسباب لوٹا ہے ان کے پہاڑ بڑے اونچے اونچے بلند اور نہایت پیچیدہ پیچیدہ دروں اور بہت بڑے بڑے پتھروں کی سلوں والے ہیں یہ پہاڑ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جب وہی میرے کام میں مخل نہیں ہوئے تو

Marfat.com

یہ کس طرح مانع ہو سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں نہایت ہوشیار سمجھتا ہوں۔

## قلعہ فتح کرنے کے لئے حضرت دامس کی ترکیب

صبح ہوئی تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے دامس کو بلا کر فرمایا خدا کے بندے اس قلعہ کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اور کیا داؤ یا حیلہ تمہاری سمجھ میں آتا ہے؟ جو کار آمد ہو سکے۔ اس نے کہا ایہا الامیر! یہ قلعہ ایک نہایت بلند اور مضبوط قلعہ ہے جو فوجوں کی فوجوں کو عاجز اور اپنے حملہ آوروں کو بے دست و پا کر دیتا ہے۔ اس کے محصورین کو اس کے محاصرہ کرنے والے کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے اور نہ وہ محصورین لڑائی کے وقت ان سے ضیق میں آسکتے ہیں۔ البتہ میری سمجھ میں ایک ایسی ترکیب اور ایک ایسا عمدہ حیلہ آیا ہے کہ اس کے سوا یہ کسی اور طرح سے مغلوب نہیں ہو سکتے۔ میں انشاء اللہ العزیز اس حیلہ اور مکر کو ان کے ساتھ چلوں گا اور اس اپنی ترکیب کو جامہ عمل پہناؤں گا مجھے ذات باری تعالیٰ جل مجدہ سے کامل امید ہے کہ ہم اس کے ذریعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ ان کے املاک کے مالک اور ان کے مقبوضات پر قابض ہو جائیں گے اور انہیں صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیں گے۔

آپ نے فرمایا دامس! وہ کیا ترکیب اور حیلہ ہے اس نے کہا اللہ پاک عزوجل سردار کو نیک توفیق عنایت فرمائیں آپ خود راز کے افشا کرنے اور پوشیدہ بات کے ظاہر کرنے کی مذمت اور اسے چھپانے کی خوبیوں سے واقف ہیں اور جانتے ہیں کہ بھید چھپا ہوا ہی بہتر اور اچھا ہوتا ہے آپ نے فرمایا اچھا اس حیلہ اور مکر میں کن کن چیزوں کی ضرورت ہو گی تاکہ انہیں مہیا کر لیا جائے اور ہمیں اس میں کیا کرنا چاہیے؟ اس نے کہا کہ آپ اپنے تمام لشکر کو لے کر قلعہ پر چڑھ جائیں اور اس کے مقابلہ میں فروکش ہو جائیں تاکہ ان کے دلوں میں آپ کی ہیبت بیٹھ جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لڑائی کے لئے موجود اور تیار ہیں میں اپنا وہ داؤ اور حیلہ کروں گا۔ مجھے اللہ پاک کی ذات سے کامل یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میرا داؤ ٹھیک بیٹھے گا اور ہم فائز المرام ہوں گے۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے لشکر کو روانگی کا حکم دیا۔ لشکر کوچ کر کے قلعہ کے پاس اور قلعہ کے نیچے فروکش ہو گیا۔ تہلیل و تکبیر کے نعرے بلند کیے۔ اسلحہ میانوں سے نکالے اور دشمنان خدا کو ڈرانا شروع کیا۔ رومیوں کی ایک جماعت قلعہ کی فصیل پر

Marfat.com

آکر کھڑی ہوئی اور لشکر اسلام کو دیکھنے لگی۔ مسلمانوں کی چستی و چالاکی دیکھ کر گھبرا گئی۔ اس پر ہیبت طاری ہوئی اور اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے ان کے قلوب میں رعب ڈال دیا حتیٰ کہ وہ اپنے قلعہ میں مضطرب و بے چین ہو گئے ایک دوسرے کے پاس گئے آپس میں مشورہ کرنے لگے۔ کسی نے کہا ہم لڑیں گے اور کسی نے کہا ہم قلعہ میں ہی بیٹھے رہیں گے کیونکہ یہ ہم پر کسی طرح قادر نہیں ہو سکتے۔ آخر ان کی رائے یہی قرار پائی کہ قلعہ کے اوپر سے ہمیں لڑنا ہی چاہیے چنانچہ یہ قلعہ کے برجوں اور دیواروں پر چڑھ کر مسلمانوں پر پتھر اور تیروں کی بارش برسانے لگے۔ ایک دن اور ایک رات برابر اسی طرح جنگ ہوتی رہی دوسرے روز لڑائی موقوف ہو گئی مگر مسلمان قلعہ کو گھیرے وہیں پڑے رہے اور برابر سینتالیس دن تک پڑے رہے۔ ان ایام میں دامس لگا تار حیلہ اور داؤ کرتے رہے مگر انہیں کوئی اذیت نہ پہنچا سکے۔

## دامس کی ایک اور ترکیب

کہتے ہیں کہ جب سینتالیس دن پورے گزر گئے تو دامس حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگے ایہاالامیر! میں عاجز آگیا ان ایام میں بڑی بڑی تدبیریں سوچیں اور کیں مگر ایک کارگر نہ ہو سکی۔ اب ایک اور تدبیر سمجھ میں آئی ہے اور اللہ پاک عزوجل سے امید ہے کہ اس کی وجہ سے ضرور فتح و نصرت ہمارے قدم چومے گی اور ہم خدا کے دشمنوں پر فائز المرام ہوں گے۔ آپ نے فرمایا وہ کیا تدبیر ہے؟ اس نے کہا آپ اپنے روسائے لشکر میں سے میرے ساتھ تیس آدمی کر کے انہیں میری ماتحتی کا حکم دے دیں اور یہ ہدایت کر دیں کہ میں جس طرح کہوں وہ اسی طرح بلا چون و چرا میرے کہنے کو مانتے رہیں اور جو کچھ میں انہیں حکم دوں اس کو وہ بلا کسی پس و پیش کے بجالاتے رہیں۔

آپ نے فرمایا میں انشاء اللہ العزیز بہت جلد ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ آپ نے بہادران اسلام اور شجاعان ایمان سے تیس آدمی منتخب کر کے دامس کے ساتھ کر کے انہیں یہ حکم دیا کہ یا معاشرالمسلمین! میں تم پر دامس کو سردار مقرر کرتا ہوں اور تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم ان کی اطاعت سے سرتابی اور ان کے حکم سے سرمو تجاوز نہ کرنا۔ اللہ پاک و تبارک و تعالیٰ تم پر رحم فرمائیں یہ یاد رکھو کہ میں اس وجہ سے انہیں تم پر سردار مقرر نہیں کر رہا ہوں کہ وہ تم میں حسب و نسب کے لحاظ سے بہتر ہیں یا شہ سواری میں کامل جری اور تم سے بہت زیادہ دلیر اور بہادر ہیں نہ تم میں سے کوئی شخص اپنے دل میں

Marfat.com

یہ خیال کرے کہ میں تمہیں حقیر سمجھ کر تم پر ایک غلام کو سردار مقرر کر رہا ہوں بخدا میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اس لشکر کے نظم و نسق کی باگ ڈور میرے ہاتھ میں نہ ہوتی تو میں سب سے پہلے ان کی محکومی میں اپنے آپ کو دے کر آپ حضرات کی جماعت میں شامل ہو جاتا۔ میں اللہ پاک تبارک و تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ تمہارے ہاتھ سے ہمیں ضرور فتح مرحمت فرمائیں گے۔

اللہ عزوجل پر بھروسہ کرو اور ان پر اعتماد کر کے اس شخص کے ساتھ روانہ ہو جاؤ تمہیں یہ ضرور یاد ہو گا اور تم یہ بات خوب جانتے ہو کہ حضور آقائے دو جہان محمد رسول اللہ ﷺ نے روسائے عرب اور سادات مسلمین پر ان کے قبیلوں کے غلاموں کو سردار مقرر فرمایا تھا۔ اس کے بعد آپ دامس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا دامس ابوالہول! اب کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا آپ اسی وقت اپنے لشکر کو لے کر یہاں سے کوچ کر جائیں اور ایک فرسخ کے فاصلہ پر جا کر ڈیرے ڈال دیں اور اپنے ہر سپاہی کو ہدایت کر دیں کہ بہت کم ادھر ادھر چلیں پھریں بلکہ جہاں تک ہو سکے حتی المقدور چھپے رہنے کی کوشش کریں' دو ایسے آدمیوں کو جن پر جناب کو کامل اعتماد ہو نیز جن کی خصلتیں نیک اور مسلمانوں کے پکے خیر خواہ ہوں آپ ہمارے اوپر نگراں مقرر کر دیں تاکہ وہ ہمارے حالات کی خبریں اور ہماری تمام باتوں کی خبر رکھیں مگر وہ ہر شخص سے چھپے رہیں اور ان کے متعلق کسی کو کچھ خبر نہ ہو ہتھیار اور اسلحہ وہ اپنے ساتھ سوائے ایک ایک خنجر کے اور کچھ نہ رکھیں اور محض ہمارے حالات کے معلوم کرنے میں منہمک رہیں جس وقت وہ دشمن کے مقابلے میں ہمیں غالب اور فتح مند دیکھیں تو چپکے سے آکر آپ کو اطلاع کر دیں تاکہ آپ اپنی جمعیت کو لے کر ہم میں آملیں مگر اس بات کی جناب انہیں ضرور تاکید فرمائیں کہ وہ ایک جگہ نہ ٹھہرے رہیں بلکہ ادھر ادھر اور علیحدہ علیحدہ پھرتے ہی رہیں ان کے لئے یہی زیادہ مناسب اور بہتر ہو گا اور اسی میں ان کی سلامتی بھی مضمر ہے واللہ المستعان۔

پھر دامس اپنے آدمیوں کی طرف مخاطب ہوئے اور کہا اللہ پاک تبارک و تعالیٰ تم پر رحم فرمائیں جب تک یہ لشکر کوچ کرے اس وقت تک ہمیں اس جنگل کے کسی حصہ میں چھپ جانا چاہیے کیونکہ لشکر کے کوچ کرتے وقت رومی قلعہ پر چڑھ کر ضرور لشکر کو جاتے ہوئے دیکھیں گے اور وہ اس وقت بلند مقامات پر کھڑے ہوئے ہوں گے اس وقت ہمیں چھپنے اور پوشیدہ جگہ تلاش کرنے میں بڑی دقت ہو گی۔ ہر شخص کے پاس محض تلوار اور

Marfat.com

ڈھال ہونی چاہیے ان کے سوا اور کسی ہتھیار کی ضرورت نہیں۔ لوگوں نے ان کے حکم کی تعمیل کی اور جب یہ تیار ہو کے دامس کے پاس آگئے تو دامس کھڑے ہوئے زرہ پہنی اور خنجر کپڑوں کے نیچے چھپایا توشہ دان ساتھ لیا اور انہیں لے کر چل کھڑے ہوئے جب لشکر سے کسی قدر فاصلہ پر پہنچ گئے تو یہ چھپتے چھپاتے پہاڑ کے ایک غار پر پہنچے۔ اپنی جماعت کو اس میں داخل ہونے کا حکم دیا جب وہ اس میں داخل ہو گئے تو خود اس کے دروازے پر بیٹھ گئے۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے دامس کی ہدایت کے مطابق تمام کام درست کر کے لشکر کو کوچ کرنے کا حکم دیا کوچ کے وقت مسلمانوں میں ایک بہت بڑا شور و غل پیدا ہوا۔ اہل قلعہ فصیل پر چڑھ کر دیکھنے لگے اور مسلمانوں کو کوچ کرتے دیکھ کر نہایت خوش ہوئے' آپس میں چیخ چیخ کر مسلمانوں پر آوازے کسنے لگے۔ مسلمانوں میں ہر طرف سے اللہ اکبر کی آوازیں بلند ہوئیں اور تکبیر و تہلیل کے نعروں کے ساتھ مسلمانوں کا لشکر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت روانہ ہو گیا۔

رومی بے انتہا خوش ہوئے اپنے سردار کے پاس آئے اور کہنے لگے سردار! دروازہ کھولنے کا حکم دے دیجئے تاکہ ہم عربوں کا تعاقب کر کے اگر ممکن ہو سکے تو ان میں سے کسی کو قتل یا گرفتار کر لیں۔ اس نے انہیں منع کیا اور یہ تمام دن اسی قلعہ میں رکے رہے حتیٰ کہ عشاء کا وقت آیا حضرت دامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دستہ کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا قلعہ کی طرف تم میں سے کون شخص جانے کے لئے تیار ہے ممکن ہے کہ وہاں پہنچ کر کوئی خبر معلوم ہو جائے یا کسی شخص کو گرفتار کرنے کا موقع ہاتھ آجائے اور ہم اس سے کچھ دریافت کر سکیں۔ یہ سن کر کسی نے آپ کو کچھ جواب نہ دیا آپ نے کہا مگر میں تم سب کی طرف سے فدیہ ہوں۔ تم دیکھتے رہو کہ کس طرح چھپ کر کام کیا کرتے ہیں؟ یہ کہہ کر آپ اٹھے انہیں وہیں چھوڑا اور تھوڑی سی دیر کے لئے غائب ہو گئے کچھ دیر گزرنے کے بعد ایک کافر کو پکڑ لائے اور اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہنے لگے جوانان عرب! اس شخص کو پکڑو اور اس سے قلعہ کی خبریں دریافت کرو۔ مسلمانوں نے اس سے پوچھنا شروع کیا مگر اس کی زبان کوئی مسلمان نہ سمجھ سکا۔

دامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسلمانوں سے کہا اچھا تم یہیں بیٹھے رہو میں آتا ہوں آپ پھر غائب ہو گئے اور کچھ دیر کے بعد ایک اور کافر کو پکڑ لائے مگر اس نے بھی اسی زبان میں گفتگو کرنا شروع کی جسے مسلمان مطلق نہ سمجھ سکے۔ انہوں نے پھر کہا اچھا

Marfat.com

اور ٹھہرو' اور پھر چلے گئے اور چار گبرو اور پکڑ لائے ان کی زبان بھی مسلمان نہ سمجھ سکے۔ یہ پھر گئے اور تین مشرکوں کو پھر گرفتار کر لائے ان سے بات چیت کرنا چاہی تو لغات عرب کا ماہران میں سے بھی کسی کو نہ پایا۔ آپ نے فرمایا اللہ پاک تبارک و تعالیٰ ان پر لعنت فرمائیں کیا وحشی اور بے ہودہ زبان ہے۔ یہ کہہ کر آپ پھر اٹھے اور ان سب کو چھوڑ کر پھر روانہ ہو گئے اور آدھی رات تک غائب رہے ان کے ساتھیوں کو دیر ہو جانے کی وجہ سے سخت قلق ہوا اور وہ رنج کرنے لگے بعض نے بعض سے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دشمن ان کی حالت سے باخبر ہو گیا یا تو وہ شہید کر دیئے گئے یا گرفتار ہو گئے۔ کچھ دیر یہ حضرات یہ ذکر کرتے رہے پھر قصد ہوا کہ لشکر کی طرف چلیں۔ ابھی یہ ارادہ ہوا ہی تھا کہ آپ ایک رومی شخص کو کھینچتے ہوئے آتے دکھلائی دیئے مسلمان آپ کو دیکھ کر کھڑے ہو کے بے تحاشا آپ کی طرف بھاگے۔ پیشانی کو بوسہ دیا دیر ہونے کی وجہ دریافت کی اور کہا ایہاالدامس! ہمارے دلوں میں آپ کی طرف سے عجیب عجیب شبہات گزر رہے تھے اور ہمیں دیر ہو جانے کی وجہ سے آپ کی جدائی بہت شاق معلوم ہو رہی تھی آپ نے کہا اللہ پاک تبارک و تعالیٰ آپ حضرات پر رحم فرمائیں میں جب تمہیں چھوڑ کر یہاں سے گیا تو میں قلعہ کی دیوار کے قریب ایک جگہ چھپ کے کھڑا ہو گیا۔ لوگ اپنی اپنی زبانوں میں گفتگو اور بات چیت کرتے ہوئے میرے برابر کو گزرتے جاتے تھے مگر میں ان سے کچھ تعارض نہیں کرتا تھا بلکہ میرا منشاء یہ تھا کہ میں ایسے شخص کو گرفتار کروں جو عربی زبان میں بات کرتا ہوا گزرے مگر ایسا کوئی شخص نظر نہ پڑا اور میں نے مایوس ہو کے لوٹ آنے کا قصد کر لیا۔ لوٹتے وقت ایک زور کا دھماکہ ہوا کہ جیسے کوئی شخص دیوار کے اوپر سے گرا ہو۔ میں فوراً" جدھر سے آواز آئی تھی ادھر بھاگا تو دیکھا کہ اس شخص نے اپنے آپ کو قلعہ کے اوپر سے گرا دیا ہے۔ میں نے فوراً اسے گرفتار کر لیا اور آپ کے پاس پکڑ لایا اب تم دیکھو کہ یہ کون شخص ہے؟ مسلمان اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے کلام کیا۔ اس نے بھی رومی زبان میں ہی بڑبڑانا شروع کیا اس شخص کا پیر اتر گیا تھا اور پیشانی ورم کر آئی تھی۔

دامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے دیکھ کر مسلمانوں سے فرمایا اس شخص کے گرنے میں کوئی راز ضرور ہے اور اس کی زبان ہم میں سے کوئی شخص نہیں سمجھتا جو کچھ معلوم ہو سکے تم کچھ دیر اور صبر کرو میں انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے پاس ایسے شخص کو گرفتار کر کے لاؤں گا جو عربی زبان جانتا ہو۔ یہ کہہ کر آپ پھر جلدی کر کے روانہ ہو گئے اور

Marfat.com

تھوڑی سی دیر میں پھر ایک شخص کی گردن میں آپ نے اپنا عمامہ ڈال رکھا تھا گھسیٹتے ہوئے لئے چلے آئے مسلمانوں نے اس سے دریافت کیا تو شہر کا رہنے والا ہے یا قلعہ کا؟ اس نے کہا میں اہالیان قلعہ سے ہوں حضرت دامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کیا تو رومی ہے؟ اس نے کہا نہیں میں نصرانی عرب ہوں۔ انہوں نے فرمایا کیا ممکن ہے کہ تو ہمیں قلعہ کا کوئی پوشیدہ راز یا چور دروازہ بتلا دے اور ہم تجھے اس کے عوض میں رہا کر دیں نیز تیرے ساتھ ہم میں سے کوئی شخص پھر کسی طرح کا تعرض نہ کرے اس نے کہا اول تو میں ایسا کوئی راستہ نہیں جانتا جو آپ کو بتلاؤں دوسرے اگر جانتا بھی تو میرا دین مجھے یہ کس طرح اجازت دیتا مجھے اپنے پیشوا مسیح کی قسم! میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا تھا آپ یہ سن کر سخت خشمگین ہوئے اور فرمایا اچھا تو ان قیدیوں سے دریافت کر کہ آیا ان میں سے کوئی شہر کا باشندہ تو نہیں؟ کیونکہ ہمارے اور اہالیان شہر کے مابین معاہدہ اور صلح ہے۔

کہتے ہیں کہ اس نصرانی عرب نے ان سے سوال کیا اور پھر ان سے اس طرح کہنے لگا کہ ان میں شہر کا کوئی شخص نہیں تمام قلعہ کے لوگ ہیں اور میں بھی ان کو پہچانتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا اس شخص سے ہماری طرف سے دریافت کر کہ تو نے شہر پناہ کے اوپر سے خود کو کیوں گرا دیا تھا اور اس کا کیا باعث ہوا تھا۔ یہ دریافت کر کے آپ کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا یہ کہتا ہے کہ آپ حضرات سے صلح کرنے کے بعد یوقنا شہر والوں پر بہت غصہ ہوا تھا اور انہیں بہت زیادہ ڈرایا اور دھمکایا تھا جب عرب قلعہ چھوڑ کر واپس ہو گئے تو یوقنا قلعہ سے نکل کر شہر میں آیا روسائے شہر کو مجتمع کر کے انہیں قلعہ میں لایا اور زائد از قدرت ان سے مال طلب کرنے لگا۔ میں بھی چونکہ ان میں تھا کہ یہ افتاد اور بلا نازل ہوتی دیکھی تو رہائی پانے کے لئے عقوبت سے ڈر کر بھاگ کے قلعہ کی دیوار سے کود پڑا اور مجھے گر کر اس وقت ہوش آیا جس وقت کہ میں آپ کے پنجہ میں گرفتار ہو چکا تھا میں اہل شہر سے ہوں اگر تم عرب ہو تو میں تمہاری صلح میں شامل ہوں تمہیں مجھ سے بے وفائی نہ کرنی چاہیے اور اگر کوئی اور ہو تو میں تمہاری حسب خواہش فدیہ دے کر تم سے اپنی جان چھڑانے کا خواہش مند ہوں مانگو جو مانگنا چاہتے ہو۔

آپ نے اس نصرانی عرب سے کہا کہ تو اس سے کہہ دے کہ ہم اہل عرب ہیں تجھے بے خوف رہنا چاہیے ہماری طرف سے تجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اس کے بعد آپ نے یہ ارادہ کیا کہ اس شہری کو اپنے دشمنوں کے ساتھ جو ہمیں کرنا ہے اس کا تماشا دکھانا چاہیے چنانچہ آپ نے رومی اور نصرانی عربوں کو کھڑا کر کے ان کی گردنیں اڑا دیں اور

Marfat.com

اس شہری کے سوا سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا' اس کے بعد آپ اپنے توشہ دان کی طرف متوجہ ہوئے اس میں سے بکری کی ایک کھال نکال کے اول اپنی کمر پر ڈالی۔ اس کے بعد ایک خشک روٹی نکال کر اپنے ساتھیوں سے فرمانے لگے بسم اللہ اللہ تبارک و تعالی سے استعانت چاہو ان پر بھروسہ کرو خود کو پوشیدہ رکھو اور اپنے امور میں حزم و احتیاط کو کام میں لاؤ اب میں انشاء اللہ تعالی اسی رات اس قلعہ کے فتح کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا آپ کی نیت میں اللہ تعالی برکت عنایت فرمائیں چلئے۔

یہ کہہ کر وہ حضرات فوراً" کھڑے ہو گئے حضرت دامس رحمتہ اللہ تعالی علیہ ان کے آگے آگے ہوئے اور چل پڑے آپ نے اپنے ساتھیوں میں سے دو شخصوں کو حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کی خدمت میں روانہ کیا کہ وہ ان کو اطلاع دے دیں کہ آج صبح طلوع آفتاب کے وقت قلعہ کی طرف لشکر بھیج دیں اور اب ہم ادھر جاری رہے ہیں۔

## قلعہ میں داخل ہونے کی عجیب ترکیب

کہتے ہیں کہ یہ دو حضرات حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کے لشکر کی طرف چلے اور حضرت دامس رحمتہ اللہ تعالی علیہ اپنے ساتھیوں کو لے کر قلعہ کی طرف روانہ ہوئے آپ رات کے اندھیرے میں پشت پر بکری کی کھال ڈالے چاروں ہاتھ پیروں سے اپنے ساتھیوں کو لئے ہوئے چھپتے چھپاتے چلے جا رہے تھے جب آہٹ یا کوئی کسی قسم کی چاپ محسوس ہوتی تھی تو فوراً جس طرح کتا ہڈی کو چباتا ہے اسی طرح آپ اس سوکھی روٹی کو توڑنے لگتے تھے۔ مسلمان آپ کے پیچھے پیچھے تھے کبھی چھپتے تھے اور کبھی چلنے لگتے تھے کبھی پتھروں کی آڑ میں ہو جاتے تھے اور کبھی پھر چل پڑتے تھے' اسی طرح یہ حضرات بڑھتے بڑھتے قلعہ کی دیوار تک پہنچ گئے قلعہ کے اوپر سے انہیں پہرہ والوں کی آوازیں اور لوگوں کی بات چیت کی بھنبھناہٹ سنائی دینے لگی پہرہ سخت ہو رہا تھا حضرت دامس رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے قلعہ کے چاروں طرف گھومنا شروع کیا اور برابر گھومتے رہے حتی کہ ایک ایسے برج کے پاس پہنچے جہاں کے چوکیدار پڑ کے سو گئے تھے اور اوپر سے کوئی آواز نہیں آ رہی تھی اس سے زیادہ اور کوئی برج چھوٹا بھی نہیں تھا۔ حضرت دامس نے اپنے ساتھیوں سے کہا قلعہ کی بلندی اور مضبوطی تم خود دیکھ رہے ہو؟ پھر سنگین پہرہ اور رومیوں کی بیداری کسی حیلہ اور فریب کو نہیں چلنے دیتی ایسی صورت میں آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟ اور ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا یا دامس! ہمارے سردار نے آپ

Marfat.com

کو ہم پر افسر مقرر کیا ہے۔ آپ نہایت جری اور دل کے مضبوط شخص ہیں اور ہم آپ کے تابع فرمان آپ جس کام میں مسلمانوں کی بہتری دیکھیں ہمیں حکم دیں ہم اس سے نہیں ہٹ سکتے' خُدا کی قسم! اگر ہمارے جسم کٹ کٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں' اور روحیں عالم بالا کو چلی جائیں تو ہم پر یہ زیادہ آسان اور اس بات سے سہل ہے کہ ہم بلا فائدہ اور کوئی کام کئے بغیر واپس پھر جائیں آپ کا حکم دینا ہے اور ہمارا کام کرنا اور اس کو بجا لانا۔ ہم آپ سے کام میں پیچھے نہیں رہ سکتے ہم انشاء اللہ تعالیٰ العزیز تلواروں کے سائے' اللہ پاک کی اطاعت دین' اسلام کی نصرت اور اپنے مسلمان بھائیوں کی رضامندی ہی میں جان دینے والے ہیں۔ حضرت دامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا اللہ پاک تبارک و تعالیٰ تمہارے کاموں کو مقبول فرمائیں اور تمہارے دشمنوں پر تمہاری نصرت کریں۔ اگر تمہارا یہی ارادہ اور ایسی ہی نیت ہے تو اس قلعہ کی دیواروں پر چڑھ جاؤ۔

حضرت دامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو آدمیوں کو چونکہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا تھا کہ وہ ہماری اطلاع دے دیں اور کہہ دیں کہ فجر کے وقت لشکر کو ادھر بھیج دیا جائے اس لئے اٹھائیس آدمی ان کے پاس رہ گئے تھے۔ ان سے انہوں نے فرمایا کیا تم میں کوئی شخص اس قلعہ پر چڑھ جانے کی طاقت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا یا ابوالہول! یہ ہم کس طرح کر سکتے ہیں اور بغیر سیڑھی کے قلعہ پر کیونکر چڑھ سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا اچھا ذرا ٹھہرو پھر سات ایسے آدمیوں کو کہ اگر ان کے مونڈھوں پر اس تمام برج کا بوجھ بھی ڈال دیا جائے تو ان پر کسی طرح گراں نہ گزرے اور جو جست بھرنے والے شیروں کی مانند تھے منتخب کیا' پھر خود اوکڑوں بیٹھے اور ان سات شخصوں میں سے ایک کو حکم دیا کہ وہ میرے شانوں پر جس طرح میں بیٹھا ہوں اسی طرح بیٹھ کر قلعہ کی دیوار کو ہاتھ سے تھام لے اور مجھ پر کافی زور دے دے جس وقت وہ آپ کے مونڈھے پر دیوار تھام کے اوکڑوں بیٹھ گیا تو آپ نے دوسرے شخص کو حکم دیا کہ وہ دیوار کا سہارا لے کر اس پہلے شخص کے مونڈھے پر اسی طرح بیٹھ جائے اور دیوار پر وزن تولے رکھے' پھر تیسرے کو دوسرے پر اور چوتھے کو تیسرے پر اسی طرح بیٹھنے کا حکم دیا حتیٰ کہ ساتوں آدمیوں کو لگاتار اسی طرح علی الترتیب اپنے اوپر بٹھا لیا۔ جب آپ نے سمجھ لیا کہ اب ساتوں آدمی ایک دوسرے کے شانوں پر بیٹھ چکے ہیں تو اس ساتویں شخص کو جو سب کے اوپر بیٹھا تھا اس کے ساتھ کے شانے پر کھڑا ہونے کا حکم دیا و شخص قلعہ کی دیوار کو پکڑ کر کھڑا ہو گیا تو چھٹے کو حکم دیا۔ اسی طرح پھر پانچواں پھر چوتھا پھر تیسرا پھر دوسرا اور پھر پہلا

Marfat.com

کھڑا ہو گیا اور ہر شخص نے دیوار پر ہاتھ سے سہارا رکھا۔ سب کے آخر میں آپ خود کھڑے ہو گئے آپ کے کھڑے ہوتے ہی سب سے اوپر والا شخص دیوار کے کنگروں تک پہنچ گیا اور اس نے ان کنگروں کو پکڑ کر ایک ایسی جست کی کہ قلعہ کے برج میں جا پہنچا اس برج کے چوکیدار کو اس نے دیکھا کہ وہ شراب کے نشہ میں مدہوش پڑا ہے اس نے اس کے ہاتھ اور پیر پکڑ کے قلعہ کی دیوار سے نیچے گرا دیا اور مسلمانوں نے اس کے گرتے ہی اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے' آگے بڑھا تو وہاں دو اور چوکیدار شراب کے نشہ میں پڑے ہوئے پائے اس نے انہیں بھی اپنے خنجر سے ذبح کر کے مسلمانوں کی طرف پھینک دیا۔

اس کام سے فارغ ہو کے اس نے اپنا عمامہ اپنے ساتھی کی طرف کہ جس کے شانے پر یہ سوار ہو کے قلعہ پر آیا تھا لٹکایا اور جس وقت اس نے اسے پکڑ لیا تو اس نے اسے اپنے پاس کھینچ لیا نیز ایک روایت یہ بھی ہے کہ دامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس شخص کو ایک رسی اسی کام کے واسطے دیدی تھی جس نے اپنے ساتھی کو اس کے ذریعہ کھینچ لیا تھا بہر حال ان دونوں نے پھر تیسرے کو اور پھر ان تینوں نے چوتھے کو کھینچا اور اسی طرح یہ ساتوں قلعہ کے اوپر چڑھ گئے پھر ان ساتوں نے ان بقیہ لوگوں کو جو وہاں کھڑے تھے کھینچنا شروع کیا اور ایک ایک کر کے تمام آدمیوں کو کھینچ لیا سب کے بعد حضرت دامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اسی طریقہ سے اوپر پہنچ گئے اور ان کے پاس پہنچ کے ان سے فرمانے لگے تم اسی جگہ کھڑے رہو حتی کہ میں تمہارے پاس اس قوم کی خبر لے کر آؤں کہ وہ کیا کر رہی ہے؟ اپنی جگہ سے بالکل حرکت نہ کرنا۔

یہ کہہ کر آپ وسط قلعہ کی طرف جہاں یوقنا کا مکان تھا چلے اور اس کے قریب جا کے کھڑے ہو گئے رومی لشکر کے سردار اور افسر نیزا کا بر قوم یوقنا کے گرد تھے اور یوقنا ان کے درمیان میں دیباج کے سنہرے فرش پر آبدار موتی پہنے اور جواہرات کا جڑاؤ پٹکا باندھے بیٹھا ہوا تھا مشک اور عود عنبر کی سونے چاندی کی انگیٹھیوں میں تبخیر ہو رہی تھی اور قوم کھانے پینے میں مشغول تھی یہ دیکھ کر دامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے آدمیوں کے پاس واپس آئے اور فرمایا بہادران قوم! یہ یاد رکھو! ان میں چونکہ لڑنے والی جماعت بہت زیادہ ہے اس لئے اب اگر ہم ان پر حملہ آور ہو گئے تو ان کی کثرت اور زیادتی کی وجہ سے ان سے کسی طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتے اس وقت ہم انہیں کھانے پینے پر چھوڑتے ہیں اور کسی قسم کا تعرض نہیں کرتے ہاں البتہ جس وقت صبح ہو جائے گی

Marfat.com

تو پھر ہم ان پر حملہ کر کے اپنی تلواروں کی پیاس بجھالیں گے۔ اس وقت اگر ہم ان پر فتح یاب ہوئے اور اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں سے انہیں ذلیل کرا دیا تو یہ عین ہماری خوشی اور خواہش کے موافق ہو گا لیکن اگر اس کے خلاف ہوا تو چونکہ صبح نزدیک ہو گی اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ہمارے ان دو آدمیوں نے اطلاع دے دی ہو گی اس لئے ہماری اعانت کے واسطے اسلامی لشکر پہنچ جائے گا۔

مسلمانوں نے کہا ہم آپ کے تابع فرمان ہیں آپ کے خلاف نہیں کر سکتے نیز اب ہم دشمن کے قلعہ میں پہنچ گئے ہیں یہاں ہمیں سوائے صدق جہاد' حزم و احتیاط اور ہماری قوت بازو کے اور کوئی چیز پناہ نہیں دے سکتی۔

حضرت دامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا اچھا ذرا ٹھہرو میں دروازے کی طرف جاتا ہوں شاید دروازے کے نگہبانوں کو موت کے گھاٹ اتار کے تمہارے لئے دروازہ کھول سکوں۔

## حضرت دامس کا حلب کے قلعہ کو فتح کرنا

کہتے ہیں کہ قلعہ کے دو دروازے تھے جن کے مابین ایک دہلیز تھی پاسبان ان دونوں کو اندر سے بند رکھتے تھے کچھ آدمی یہاں ہتھیار بند رہتے تھے۔ اور ان کے علاوہ باری باری سے تین آدمی نگہبانی کا کام کیا کرتے تھے۔ جب دامس رحمہ اللہ تعالیٰ یہاں آئے تو انہوں نے دروازہ کو اندر کی طرف بند پایا۔ یہ دیکھ کر آپ بہت سٹپٹائے اور انہیں یہ نہایت ناگوار معلوم ہوا اور دروازہ کے ستون کی طرف متوجہ ہوئے اور اس میں ایک پتھر کو رکھے ہوئے دیکھا آپ نے وہ پتھر ہٹایا اور اس سوراخ میں سے جو پتھر ہٹانے کے بعد ظاہر ہوا تھا آپ دروازے کے اندر یعنی اس دہلیز میں جو دونوں دروازوں کے مابین تھی داخل ہو گئے دہلیز میں تمام پہرے والے شراب کے نشہ میں مخمور تھے' آپ نے اپنے خنجر سے اول تمام کا کام تمام کر دیا ازاں بعد دونوں دروازوں کو جو دہلیز سے ایک قلعہ کے اندر کی طرف تھا اور دوسرا باہر کی جانب کھول کے اسی طرح ان کے کواڑوں کو بند رکھا اور اپنے ساتھیوں کے پاس واپس چلے آئے اس اثناء میں صبح بھی قریب ہو گئی تھی آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا جوانان عرب! میں تمہارے لئے دروازہ کھول آیا ہوں اور ان لوگوں کو جو وہاں موجود تھے قتل کر آیا ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ آپ حضرات دروازوں کے پاس چلیں اور حزم و احتیاط کو کام میں لاتے رہیں۔ انشاء اللہ العزیز یہ بقیہ قوم بھی

Marfat.com

تمہارے خنجروں کا لقمہ اور مسلمانوں کی تلواروں کی پیاس بجھانے والی ثابت ہو گی۔

## پانچ ہزار کے مقابلہ میں ستائیس حضرات کی قلعہ حلب میں جنگ

مسلمان یہ سنتے ہی کھڑے ہو گئے خنجروں کو سنبھالا ڈھالوں کو لٹکایا اور چھپ چھپ کے دروازوں تک پہنچ گئے یہاں آ کے آپ نے ایک آدمی کو اسلامی لشکر میں روانہ کیا تاکہ ہمارے قلعہ میں پہنچ جانے کی خبر دیدے۔ پانچ آدمیوں کو دروازوں پر متعین کیا اور خود بقیہ آدمیوں کو لے کر یوقنا کے گھر کی طرف چلے جس وقت اس کے پاس پہنچ گئے تو تکبیروں کی آواز بلند کی آواز سنتے ہی قلعہ میں کہرام مچ گیا آپ اپنے ساتھیوں کو لے کر دروازے کی طرف لوٹے اور ہر شخص جنگ کے لئے تیار ہو ہو کے ایک ایک جگہ کھڑا ہو گیا افسران رومی اس چھوٹے سے دستہ کی طرف چلے اور آپس میں چیخ چیخ کر کہنے لگے کم بختو! یہ مصیبت کس طرح نازل ہو گئی اور عربوں کا یہ حیلہ اور مکر ہم پر کیونکر چل گیا۔

یوقنا نے اپنی فوج کو للکار کر حکم دیا کہ انہیں چاروں طرف سے گھیر لو مسلمانوں نے بھی تکبیر کی آوازیں بلند کیں۔ اور ایک متفقہ آواز سے اللہ اکبر کا نعرہ فضائے آسمانی میں گونجنے لگا جس سے رومیوں کے خیال میں یہ بات بیٹھ گئی کہ مسلمانوں سے یہ قلعہ ڈٹا اور بھرا پڑا ہے دونوں فریقوں میں جنگ شروع ہو گئی ہر بہادر اور جری لڑائی کے کرشمے اور جنگ کے کرتب دکھانے لگا شور و غوغا بلند ہوا نیزے بیکار ہو گئے تلواریں بڑھ بڑھ کر کام کرنے لگیں خون کی ندیاں بہنے لگیں ہاتھ اور شانے کٹ کٹ کر گرنے لگے رومیوں پر بلائیں اتریں اور مسلمانوں کی تکبیریں قلعہ کی چار دیواری سے ٹکرا ٹکرا کر اپنی ہیبتوں سے دلوں کو پاش پاش کرنے لگیں۔

ابن اوس رحمتہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں بھی اس جنگ میں شریک تھا اور رومیوں پر عرصہ حیات تنگ کرنے میں میں بھی مسلمانوں کا ساتھ دے رہا تھا۔ رومی نہایت سختی اور بے جگری کے ساتھ حملہ کر رہے تھے اور مسلمان حملہ آور شیروں کی طرح رومیوں کو بکریوں کی طرح موت کے گھاٹ اتارتے جاتے تھے میں نے حضرت دامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے زیادہ شدید اور سخت لڑنے والا اس دن کسی شخص کو نہیں دیکھا لڑائی ختم ہونے کے بعد میں نے ان کے بدن پر تہتر زخم شمار کئے تھے جو تمام کے تمام جسم کے اگلے حصہ پر تھے لڑائی زور و شور سے ہو رہی تھی اور ہمارا ہر ایک آدمی ایک دوسرے کی حمایت کر رہا تھا اور اپنے ساتھی کو بچاتا جاتا تھا ہم تیئس ۲۳ آدمی رہ گئے تھے اور چار بزرگ

Marfat.com

جام شہادت نوش کر کے ہمیشہ کیلئے الوداع کہہ گئے تھے

## حضرت خالد بن ولیدؓ کا دامسؒ کی مدد کو پہنچنا

حضرت عویلم بن جازم فرماتے ہیں کہ میں بھی قلعہ حلب میں حضرت دامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستہ میں ہو کر لڑ رہا تھا ہم میں سے جو شہید ہو چکے تھے وہ ہو چکے تھے مگر یہ حضرات بھی شہید ہو گئے ملاعب بن مقدام بن عروہ حضرمی جو غزوہ حدیبیہ اور جنگ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہو کر لڑے تھے مرارہ ربیعہ عامری' ہلال بن امیہ کعب کے بھتیجے وہ کعب جو غزوہ تبوک میں رسول ﷺ کے جانشین ہوئے تھے۔ اب ہم بیس آدمی رہ گئے تھے اور قلعہ میں جو بلائیں نازل ہو رہی تھیں انہیں ہم ہی جان رہے تھے پانچ ہزار رومی آہنی دیوار بن کر ہمارے سامنے ڈٹے کھڑے تھے ہم پر ہجوم کر رکھا تھا اور ہم اپنی زندگی سے بالکل مایوس ہو گئے تھے کہ اچانک لشکر زحف کے ایک ہزار بہادر لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہماری کمک کیلئے پہنچ گئے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ قریب ہی آ کر خیمہ زن ہو گئے تھے حضرت دامس رحمۃ اللہ علیہ نے جن دو آدمیوں کو خبر دینے کیلئے روانہ کیا تھا وہ پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہی سے ملے تھے اس لئے جلدی کر کے آپ ہی ہماری کمک کو دوڑ پڑے تھے اور ہمیں نہایت سختی اور ابتلاء میں مبتلا پایا تھا آپ کے آنے سے قلعہ میں ایک شور بلند ہو گیا اور رومی آپ کی آواز سنتے ہی بادل کی طرح پھٹ گئے۔

حضرت اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رومی قلعہ کی دیواروں پر چڑھ گئے اور ہمارے پاس سے ان کا ہجوم منتشر ہو گیا تو ہماری جان میں جان آئی دل مضبوط ہوئے اور مسلمانوں نے اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے۔ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ اور انہی جیسے دوسرے دلاوران اسلام گردنیں مارتے ہوئے قلعہ میں داخل ہوئے' لڑائی نے اہمیت پکڑی ہم نے جان توڑ حملہ کیا اور بہت سے آدمیوں کو خاک و خون میں غلطاں کر کے اکثروں کو گرفتار کر لیا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت کثیر قلعہ میں ہمارے پاس پہنچ گئی۔ رومیوں نے جب یہ دیکھا تو ان کی کھوئی ہوئی عقل اب واپس آئی کہ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہتھیار پھینک دیئے لڑائی سے ہاتھ روکے اور زور زور سے پکارنا شروع کیا لفون لفون (امان۔ امان)' یہ سنتے ہی مسلمانوں نے بھی شمشیر بے نیام کو میان میں اور ان کے قتل کرنے سے ہاتھ کھینچ لیا حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی عساکر اسلام کے ساتھ اب یہاں پہنچ گئے

Marfat.com

اور آپ کی ٹھاٹھیں مارتی ہوئی فوج بھی قلعہ کے پاس آگئی آپ کو اطلاع دی گئی کہ رومی امان طلب کرتے ہیں مسلمانوں نے تلوار دو دم کو میان میں کر کے ان کے سروں سے موت کی منڈلاتی ہوئی چیل کو دور کر دیا ہے اور آپ کی تشریف آوری اور رائے عالی کے منتظر ہیں آپ نے فرمایا مسلمانوں نے توفیق کو رفیق اور ہدایت کو مشعل راہ بنا لیا ہے ایسا ہی چاہئے تھا۔

## یوقنا والی حلب کا مسلمان ہونا

اس کے بعد آپ نے قلعہ کے مردوزن کو حاضر کرنے کا حکم دیا جب وہ حاضر کر دیئے گئے تو آپ نے ان پر اسلام پیش کیا سب سے پہلے سردار یوقنا اور اس کے افسران لشکر کی ایک جماعت نے اسلام کی طرف سبقت کی اور اسلام لے آئے آپ نے ان کے مال و اسباب اور اہل وعیال کو ان کے سپرد کر دیا' کاشت کاروں اور نواحی قلعہ کے جو دیہاتی رہ گئے تھے آپ نے ان کے ساتھ مراعات کر کے ان کے جرائم کو معاف کر دیا اور اس بات کا عہد لے لیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ صلح والوں اور اہل جزیہ کی طرح رہیں گے اور کسی طرح کا نقصان نہ پہنچا سکیں گے ان کے بڑے بوڑھوں کو چھوڑ دیا کہ وہ جہاں چاہیں چلے جائیں چنانچہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں تک چلے گئے۔ بعد ازاں آپ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ قلعہ کا سامان نکال لائیں۔ مسلمانوں نے سونا چاندی اور سونے چاندی کے ظروف اس قلعہ سے اس قدر نکالے جو زائد از شمار تھے۔ آپ نے ان میں سے خمس نکالا اور باقی کو مسلمانوں پر تقسیم فرما دیا۔

حضرت دامس ابوالہول رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہوشیاری اور فنون جنگ کے عجائبات لوگوں میں مشہور ہوئے اور آپ ہی کے قصے ہر طرف دوہرانے لگے۔ آپ کے زخموں کا علاج کیا گیا اور جب تک آپ اور آپ کے ساتھیوں کے زخم مندمل نہ ہو گئے اس وقت تک مسلمان یہیں اقامت گزین رہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت دامس رحمتہ اللہ علیہ کو دوہرا حصہ دیا تھا۔

ان کاموں سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امراء اور اکابر مسلمین کو جمع کر کے اپنے کام میں مشورہ کیا اور فرمایا اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے جن کے لئے ہزار ہزار حمد اور لاکھ لاکھ شکر ہے اس قلعہ کو مسلمانوں کے ہاتھ سے فتح کرا دیا اور اب کوئی جگہ سوائے انطاکیہ کے جو ملک ہرقل کا دارالسلطنت اور

Marfat.com

رومیوں کی عزت کی صدارت کی کرسی ہے ایسی باقی نہیں رہی جہاں سے ہمیں دشمن کے خروج کا خوف ہو۔ وہی ایک جگہ ایسی باقی ہے جہاں ملک ہرقل کے علاوہ اس کے دوسرے باج گذار سلاطین اور والیان ملک بھی مجتمع ہیں۔ ایسی صورت میں اب ہمیں انطاکیہ کی طرف قصد اور اس پر فوج کشی کرنا چاہیے اس میں آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟

یہ سنتے ہی سب سے پہلے سردار یوقنا والئی حلب کھڑا ہوا اور عربی زبان میں نہایت فصاحت کے ساتھ کہنے لگا ایہا الامیر! اللہ غالب و بزرگ و برتر نے آپ کے دشمنوں کے مقابلہ میں آپ کی مدد اور تائید فرمائی ہے اور ہر جگہ فتح و نصرت کے ساتھ آپ کا ساتھ دیا ہے اس کی وجہ محض یہ ہے کہ آپ کا دین دین قیم اور صراط صراط مستقیم اور آپ کے نبی بلاشک و شبہ نبی ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے ان کی بشارت دی۔ انجیل مقدس میں ان کا ذکر آیا کہ وہ خاتم الانبیاء' حق و باطل میں تفریق کرنے والے' کریم اور یتیم ہوں گے' ان کے والدین کی وفات ہو جائے گی اور ان کی کفالت ان کے دادا اور چچا کریں گے۔ ایہا الامیر! کیا ایسا ہی ہوا ہے؟

## یوقنا کا خواب میں حضور کی زیارت کرنا

آپ نے فرمایا ہاں ہمارے نبی وہی ہیں (ﷺ) یوقنا! میں تمہارے معاملہ میں بہت حیران ہوں کل تو تم ہمارے ساتھ لڑ رہے تھے اور یہ چاہتے تھے کہ ہمارے لشکر کو ہزیمت دے دو۔ ہماری رسد روک لیتے تھے راستہ بند کر دیتے تھے کہ ہم تک سامان خورد و نوش نہ پہنچ سکے اور آج یہ کہہ رہے ہو۔ نیز میں نے تمہارے متعلق یہ سنا تھا کہ تم عربی قطعاً" نہیں جانتے مگر اب نہایت فصاحت سے بول رہے ہو۔ یہ اتنے میں کہاں سے سیکھ لی۔

یوقنا نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایہا الامیر! کیا اس پر آپ کو تعجب ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا سردار! جناب کو واضح ہو کہ میں کل رات آپ کے متعلق غور و فکر کر رہا تھا کہ یہ ہمارے قلعہ تک کس طرح پہنچ گئے اور انہوں نے اسے کیونکر فتح کر لیا۔ حالانکہ ہمارے نزدیک ان سے زیادہ اور کوئی گروہ ضعیف اور کمزور نہیں تھا اور اب یہ ہمارے اوپر اس طرح غالب آگئے۔ یہی خیال کرتا کرتا اور دل میں یہی سوچتا سوچتا سو گیا۔ خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو چاند سے زیادہ روشن اور عمدہ اور

Marfat.com

خالص مشک کی بو سے زیادہ خوشبودار تھا اور اس کے ساتھ ایک جماعت بھی تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ کہا گیا یہ محمد رسول اللہ ہیں (ﷺ)' اب گویا میں سوال کر رہا ہوں کہ اگر یہ سچے اور برحق نبی ہیں تو اپنے رب سے میرے لئے یہ دعا کریں کہ وہ مجھے عربی زبان سکھا دیں۔ انہوں نے میری طرف اشارہ کیا اور فرمایا یوقنا! میں وہی محمد ہوں جس کی بشارت مسیح علیہ السلام دے گئے ہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں اگر تو چاہے تو پڑھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) میں نے آپؐ کا ہاتھ پکڑا اسے بوسہ دیا اور آپؐ کے دست مبارک پر اسلام لے آیا۔ آپؐ نے میرے واسطے عربی زبان کی دعا فرمائی اور میری آنکھ کھل گئی۔ اس رات میرا منہ بہت تیز خوشبو والے مشک کی طرح معطر تھا اور میں عربی زبان میں گفتگو کر رہا تھا۔ میں اٹھ کے اپنے بھائی یوحنا کے مکان میں آیا اس کے کتب خانہ کو کھولا اور پڑھنا شروع کیا۔ بعض کتب میں ان کے متعلق حالات پڑھے۔ ان کی صفات جو ان میں لکھی ہیں معلوم کیں اور جو ہونے والے واقعات ہیں ان کو دیکھا تو ہو بہو تمام صفات صحیح پائیں' اور آپ کے حالات و واقعات میں یہ بھی معلوم کیا کہ سب سے زیادہ آپ کے دشمن یہود ہوں گے ایہا الامیر! کیا یہ صحیح ہے اور ایسا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ قوم نہایت سختی کے ساتھ آپ کی طلب اور تلاش میں رہی اور برابر دشمنی کرتی رہی حتی کہ باری تعالیٰ جل مجدہ نے ہمیں ان پر فتح بخشی اور ہم نے ان کے سردار کو قتل کر کے ان کے قلعے ان سے چھین لئے

اس کے بعد یہ سجدہ میں گر پڑا اور شکر کی نیت سے زمین کو بوسہ دیا اور کہا خداوند تعالیٰ جل و علیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ انہوں نے مجھے اس دین کی طرف ہدایت بخشی۔ خدا کی قسم! میرے قلب میں اب یہ دین راسخ ہو گیا ہے اور میں اب یہ پوری طرح سمجھ گیا ہوں کہ یہ دین حق ہے۔ میں جیسا کہ طاعت شیطان میں ہو کر لڑا ہوں اسی طرح بہت جلدی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں بھی لڑوں گا۔ واللہ! اس دین کی ضرور مدد کروں گا حتی کہ اپنے بھائی یوحنا کے پاس پہنچ جاؤں۔ پھر ان زیادتیوں پر جو اُس نے اپنے بھائی کے حق میں روا رکھی تھیں انہیں یاد کر کر کے زارو قطار رونے لگا۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح ﷺ نے فرمایا اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ **لاتثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین**(آج تمہارے لئے کوئی سرزنش نہیں اللہ پاک تمہارے لئے مغفرت فرمائیں گے اور وہ تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے

Marfat.com

ہیں)

تمہارا بھائی اعلیٰ علیین میں حوروں کے ساتھ ہے اور تم اب جبکہ اسلام لے آئے ہو اپنے تمام گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہو گئے ہو جیسا کہ تمہاری والدہ نے تمہیں آج ہی جنا ہو۔

یوقنا یہ سن کر رویا اور کہا آپ مسلمانوں کو میری اس بات پر گواہ رکھئے کہ جس وقت میں جہاد فی سبیل اللہ اور مشرکین سے جنگ کروں گا تو اس کا ثواب میرے بھائی یوحنا کے اعمال نامہ میں مندرج ہو گا اور میں یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستہ میں لڑوں گا اور اپنی گذشتہ خطاؤں کا کفارہ اس طرح ادا کروں گا

# جنگ اعزاز

## فتح اعزاز کے لئے یوقنا کی عجیب تدبیر

آپ نے فرمایا یا عبداللہ! اب ہمیں تم یہ بتلاؤ کہ ہم کدھر کا رخ کریں۔ یوقنا نے کہا ایہا الامیر! اعزاز کا قلعہ نہایت مستحکم اور مضبوط ہے۔ فوج بھی وہاں بہت زیادہ ہے اور سامان خوردونوش بھی اہل قلعہ کے پاس کافی ہے۔ وہاں کا حاکم میرا چچیرا بھائی دراس بن حوفناس ہے جو شدت حرب و ضرب میں اور شمشیر زنی میں گویا اپنی مثال آپ ہے۔ اگر جناب نے اسے چھوڑ کر انطاکیہ کا رخ کیا تو وہ حلب اور قنسرین پر تاخت و تاراج اور لوٹ مار شروع کر دے گا اور اپنی شرارت اور بدخوئی سے ان ممالک میں قتل و خون ریزی کر کے یہاں کے لوگوں کو گرفتار کر کے لے جائے گا۔ آپ نے فرمایا پھر اس کے متعلق کیا تدابیر کرنی چاہئیں؟ واقعی تم نے سچ کہا اور باری تعالیٰ جل مجدہ نے تمہاری زبان پر حق جاری کرا دیا۔

یوقنا نے کہا میری عقل میں اس وقت ایک بات آئی ہے اگر اللہ پاک تبارک و تعالیٰ اسے پورا کرا دیں۔ آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ تمہاری زبان کو مبارک فرمائیں کہو کیا تدبیر سمجھ میں آئی ہے؟ یوقنا نے کہا ایہا الامیر! میری سمجھ میں یہ ترکیب آئی ہے کہ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوں۔ آپ مسلمانوں کے سو سوار جو رومیوں کے لباس میں ملبوس اور ان کی ہیئت میں ہوں میرے ساتھ کر دیں۔ میں انہیں لے کر اس کی طرف روانہ ہو جاؤں۔ میرے بعد آپ کسی عرب سردار کو ایک ہزار جانباز جو تیز رو گھوڑوں پر سوار ہوں دے کر میرے تعاقب میں بھیج دیں۔ میں اپنے ان سو سواروں کو لے کر ایک

Marfat.com

فرسخ کے فاصلہ پر اس صورت سے اس سردار کے آگے آگے چلوں کہ گویا میں شکست کھا کر اس سردار سے بھاگ رہا ہوں اور وہ میرا تعاقب کرتا ہوا مجھے دباتا ہوا چلا آرہا ہے میں جس وقت اعزاز کے پاس پہنچوں گا تو میں اور میرے ساتھی چلانا اور شور و فریاد کرنا شروع کردیں گے۔ دراس یقیناً ہماری آواز سن کر ہمارے پاس آئے گا اور سب سے پہلی ملاقات میں یہی سوال کرے گا کہ کیا ہوا؟ میں اس سے کہوں گا کہ میں مسلمانوں کو جل دینے کے لئے مسلمان ہو گیا تھا مگر پھر جھانسہ دے کر نکل بھاگا۔ عرب میرا تعاقب کرتے ہوئے میرے پیچھے بڑھے چلے آرہے ہیں۔ یہ سن کر وہ مجھے اور میرے آدمیوں کو قلعہ میں لے جائے گا۔ آپ کے عرب سردار کو چاہیے کہ وہ قریب ہی ایک گاؤں میں جس کا نام میرہ (تیرہ) ہے پوشیدہ طور پر ٹھہر جائیں اور وہیں قیام رکھیں نصف رات گزر جانے پر ہم وسط قلعہ میں پہنچ کر دشمن کی فوج میں تلوار رکھ دیں گے اور ان کا کام تمام کرنے لگیں گے۔ جس وقت فجر کا وقت ہو جائے تو اس عرب سردار کو چاہیے کہ وہ اپنے ان ایک ہزار سواروں کو لے کر ہماری کمک کو پہنچ جائے

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے جب یہ ترکیب سنی تو خوشی کے مارے آپ کا چہرہ دمکنے لگا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اس ترکیب کے متعلق مشورہ طلب کیا۔ ان حضرات نے کہا یا امین الامت اگر یہ شخص غدر نہ کرے اور اپنے دین کی طرف نہ لوٹے تو یہ تدبیر نہایت عمدہ اور اٹل ہے۔ آپ نے فرمایا **ان ربک لبالمرصاد** تیرا رب (بھی) گھات اور فکر میں ہے' یوقنا نے کہا خدا کی قسم! میں نے اپنا دین ترک کر کے تمہارا مذہب اس وقت اختیار کیا ہے جب میرے دل سے صلیبوں اور ان تصویروں کی بالکل عظمت جاتی رہی جن کی میں تعظیم کیا کرتا تھا۔ میرے دل میں اب سوائے محبت رحمان اور عشق سید کون و مکان (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اور کچھ نہیں رہا۔ مجھے کامل یقین ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ دنیا کے تمام ادیان سے افضل اور تمام ملل کے میلان سے ارفع و اعلیٰ ہے میں جو کچھ کہتا ہوں اللہ پاک تبارک و تعالیٰ اس پر وکیل ہیں۔ اس پاک ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کے رسول اور بندہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم جن کی میں نے خواب میں زیارت کی اور جن کے معجزات کا معائنہ کیا اگر تم مجھ سے بدگمانی رکھتے ہو اور تمہارے دل میں میری طرف سے کچھ شک و شبہ ہے تو مجھے اس کام پر نہ مقرر کرو اور نہ اس کی اجازت دو۔

Marfat.com

# یوقنا کی فتح اعزاز کے لئے روانگی

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے سو سوار منتخب کر کے انہیں رومیوں کا لباس پہنایا اور یوقنا کے ساتھ کر دیا

کہتے ہیں کہ آپ نے دس قبائل میں سے دس دس آدمی منتخب کئے تھے پھر ہر قبیلہ کے ان دس آدمیوں میں سے ایک ایک کو ان پر سردار مقرر کر دیا تھا۔

جب یہ حضرات چلنے کے لئے تیار ہو گئے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا اللہ پاک تبارک و تعالیٰ تم پر رحم فرمائیں میں تمہیں اس شخص کے ساتھ جس نے اللہ ذوالجلال والا کرام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی اور ان کی راہ میں اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے روانہ کر رہا ہوں میں نے تم میں سے ہر طائفہ پر اول ایک حاکم مقرر کیا ہے اور پھر سب پر خداوند تعالیٰ کے اس نیک بندے کو حاکم مقرر کرتا ہوں جب تک یہ اللہ پاک تبارک و تعالیٰ کی رضا پر قائم اور ان کے طریقہ پر گامزن ہے اس کی اطاعت کرتے رہنا اور جو کچھ یہ کہے اسے قبولیت کے کانوں سے سننا

کہتے ہیں کہ ان حضرات نے اسلحہ زیب تن کئے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور ان کے ساتھ چل دیئے جس وقت یہ ایک فرسخ (تین میل) کے قریب نکل گئے تو حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں ایک ہزار سوار دے کر انہیں ہدایت کی کہ ان کے پیچھے روانہ ہو جائیں اور اس عبد صالح کے حالات سے باخبر رہیں نیز جس وقت قلعہ کے قریب پہنچ جائیں تو صبح فجر تک کمین گاہ میں چھپے رہیں اور پھر اپنے ان بھائیوں کی کمک کو پہنچ جائیں۔ اللہ پاک تبارک و تعالیٰ تم کو توفیق عنایت فرمائیں اور راہ راست پر رکھیں حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ عنہ اپنی جمعیت کو لے کر روانہ ہو گئے اور فوج کے آگے آگے تمام دن چلتے رہے۔ جب رات ہو گئی اور قلعہ کے قریب پہنچ گئے تو میرہ نامی گاؤں میں پڑاؤ کیا۔ یہ گاؤں بالکل غیر آباد پڑا ہوا تھا۔ آپ یہاں چھپ رہے اور آنے والی بات کا انتظار کرنے لگے۔ یوقنا ان کے آگے آگے اعزاز کی سڑک پر تھے اور قلعہ اعزاز کا رخ کر رکھا تھا۔

حضرت خرعل بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستہ میں میں بھی تھا جب ہم اعزاز کے قریب پہنچ گئے تو یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہماری طرف مخاطب ہو کے کہنے لگے نوجوانان عرب! ہم اب دشمن کے قریب پہنچ گئے اور

Marfat.com

رومی چونکہ تمہاری زبان سے آشنا ہو گئے ہیں اس لئے اب آپس میں بات چیت کرنے سے احتراز و احتیاط کرو۔ میں محض تمہاری طرف سے مترجم ہوں خود ان سے کلام کرتا رہوں گا تم بس اپنے کام میں ہوشیار رہو اور جس وقت مجھے دیکھو کہ میں نے دشمن کو قبضہ میں لے لیا ہے تو تم بھی جلدی کر کے اپنے اپنے کام میں مشغول ہو جاؤ تقدیر کے نوشتہ کی خبر نہیں تھی کہ کیا ہونے والا ہے یہ کہہ کر پھر آگے کی طرف روانہ ہو گئے۔

## فتح اعزاز کا راز فاش ہو گیا

حضرت اکوع بن عباد مازنی رحمتہ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ عنہ کی جمعیت میں شامل تھا جب ہم اس گاؤں میں پہنچ گئے تو صبح کا انتظار کرنے لگے۔ اچانک اس گاؤں کے مغرب کی طرف سے جدھر سے ہم آئے تھے ہمیں ایک اور لشکر آتا ہوا دکھلائی دیا حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ عنہ ہم سے اس لشکر کے متعلق دریافت فرمانے لگے۔ جب آپ کو کوئی جواب نہ ملا تو آپ خود بہ نفس نفیس اس طرف تشریف لے گئے اور بہت تھوڑی دیر غائب رہ کے ایک نصرانی عرب کو اپنے ساتھ لے کر لوٹتے ہوئے آئے جب آپ اسے لے کر کمین گاہ میں واپس آگئے تو آپ ہم سے خطاب کر کے فرمانے لگے جوانان عرب! یہ شخص کیا کہتا ہے؟ اس کی سنو! مسلمانوں نے کہا حضرت! آپ ہی اس سے دریافت فرمائیے کہ یہ کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں تم ہی پوچھو۔

مسلمانوں نے اس سے کہا تو کون سے قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے؟ اس نے کہا میں جبلہ بن ایہم کا بنی عم یعنی غسانی ہوں' حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا طارق بن سنان (شیبان)' آپ نے فرمایا تجھے عرب ہونے کی قسم! ہمارے دشمنوں کے متعلق تو جو کچھ جانتا ہے ہم سے من و عن بیان کر دے۔ اس نے کہا خدا کی قسم! میں جو کچھ جانتا ہوں اور مجھے جس قدر معلوم ہے میں وہ تمام بلا کم و کاست بیان کر دوں گا مگر تمہیں بہت جلد اپنے دشمنوں سے قبل اس کے کہ وہ تم پر آپڑیں محفوظ ہو جانا چاہیے آپ نے فرمایا یہ کیوں؟ اس نے کہا اس لئے کہ رات والئی اعزاز نے تمہارے پاس اپنا جاسوس جس کا نام عصمت بن عرفجہ ہے روانہ کیا تھا اس نے یوقنا کا وہ تمام حیلہ اور مکر جو اس نے تمہارے سردار سے بیان کیا تھا سنا اور اسے ایک کاغذ پر قلمبند کر کے اس کاغذ کو ایک کبوتر کی دم میں جس کو وہ اسی غرض سے اپنے ساتھ لایا تھا باندھ کر اس کبوتر کو تمہاری نماز ظہر سے قبل ادھر چھوڑ دیا وہ کبوتر جب والئی اعزاز کے پاس آیا اور اس نے وہ رقعہ پڑھا تو مجھے اس نے حاکم راوندان لوقا بن شامس نامی

Marfat.com

کے پاس اپنی کمک کے لئے روانہ کیا میں نے لوقا کو اس کا یہ پیام پہنچا دیا اور وہ اس کی کمک کے لئے پانچ سو سواروں کے ساتھ چل پڑا۔ یہ جو سامنے لشکر آتا ہوا دکھلائی دیتا ہے یہ وہی ہے اب گویا تم اس کے سامنے ہو مجھے اپنے قول میں بالکل سچا سمجھو احتیاط کرو اور اس کے مقابلہ کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔

## حضرت یوقنا کی گرفتاری

واقدی رحمتہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر یہ گزری کہ جس وقت وہ قلعہ کے قریب پہنچ گئے تو انہوں نے والئی اعزاز کو اس ہیئت میں پایا کہ یہ اپنی پیش بندی کے لئے قلعہ سے باہر نکل آیا تھا قلعہ کو اسلحہ اور تیاری جنگ سے آراستہ اور مضبوط کر لیا تھا فوج کو ترتیب اور صف بندی کے ساتھ کھڑا کر دیا تھا تین ہزار رومی ایک ہزار نصرانی عرب جو قوم غسان' لخم اور جذام سے تعلق رکھتے تھے بالکل اس کے ساتھ لیس کھڑے ہوئے تھے اطراف و جوانب کے وہ آدمی جنہوں نے اس کی پناہ تلاش کی تھی ان چار ہزار کے علاوہ تھے' جب یوقنا ان کے پاس پہنچے تو اس بد بخت والئی اعزاز نے اپنی کسی بات سے ان کے دل میں کسی قسم کا بھی وہم نہ آنے دیا بلکہ گھوڑے سے اتر کر ان کا استقبال کیا اور اس طرح ان کی طرف بڑھا کہ گویا ان کی رکاب کو بوسہ دینا چاہتا ہے اس کے ہاتھ میں قضا سے بھی زیادہ ایک تیز چھری تھی جب وہ ان کے قریب پہنچا تو اس نے آپ کے گھوڑے کا تنگ کاٹ دیا اور آپ کو اپنی طرف کھینچا آپ ادھر سر کے بل زمین پر آئے ادھر ان چار ہزار رومیوں نے اصحاب رسول اللہ ﷺ پر حملہ بول دیا ایک ہی یلغار میں سب کو قید کر لیا اور سب کی مشکیں کس دیں یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب والئی اعزاز کی قید میں ہو گئے تو اس بد بخت نے آپ کے چہرے پر تھوکا اور کہا جب تو نے اپنے دین سے انحراف کر کے اپنے دشمن کا مذہب اختیار کر لیا تو مسیح اور صلیب تجھ پر ناراض ہو گئے۔ مسیح کی قسم میں تجھے ملک رحیم ہرقل کے پاس روانہ کروں گا اور وہ ان عربوں کی گردنیں اڑا دینے کے بعد تجھے انطاکیہ کے دروازہ پر سولی دے گا۔ یہ کہہ کر وہ ان تمام قیدیوں کو ہمراہ لے کے قلعہ میں چلا گیا۔

## مسلمانوں کا حاکم راوندان اور اس کے لشکر کو گرفتار کرنا

اللہ پاک جل جلالہ کی طرف سے مسلمانوں کے لئے یہ خیر ہو گئی کہ جاسوس نے اپنے خط میں حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ عنہ کے چلنے کے متعلق والئی عزاز کے پاس کچھ تحریر

Marfat.com

نہیں کیا تھا جب حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ عنہ نے نصرانی عرب سے یہ سنا تو اپنے ساتھیوں کو ہوشیار کر دیا اس نصرانی عرب کو باندھ کر اپنے پاس بٹھایا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر حاکم راوندان کے انتظار میں چھپ کے بیٹھ گئے۔ جب کسی قدر رات گزر گئی تو گھوڑوں کے پوڑوں کی آوازیں آنے لگیں آپ بالکل خاموش اسی طرح بیٹھے رہے جب وہ کمین گاہ کے عین وسط میں آگئے تو آپ بہادران مسلمین اور شہسواران موحدین کو لے کر اٹھے چکی کی طرح ان کے گرد گھومے اور انہیں اس طرح جیسے کہ آنکھ کی سفیدی سیاہی کو گھیرے ہوئے ہوتی ہے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ دو دو مسلمانوں نے ایک ایک رومی پر حملہ کیا انہیں پکڑا اور گرفتار کر لیا ان کے کپڑے اتارے انہیں زیب تن کیا۔ صلیبیں بلند کیں ان ہی کے نشانوں کو ہاتھ میں لیا اور کھڑے ہو گئے۔

## نصرانی عرب کا اسلام قبول کرنا

اس کے بعد حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ عنہ اس نصرانی عرب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا ہو سکتا ہے کہ تو اللہ عزوجل کے دین اور محمد ﷺ کے مذہب کو قبول کر لے تاکہ تو نے جو کفر کی حالت میں برے اعمال ہیں وہ مذہب اسلام میں آکر ایمان کی وجہ سے ہو جائیں اور تو ہمارا بھائی ہو کر دنیا میں اپنی اس مستعار زندگی کو پورا کر دے۔ اس نے کہا میرا دل آپ کے ساتھ اور آپ کے دین کی طرف مائل ہے۔ اللہ پاک اس شخص کا برا کریں جس نے ہمیں اس بہتر اور عمدہ دین سے لوٹا کر دوسرے راستہ پر لگا دیا خدا کی قسم میں اس گروہ میں سے ہوں جو جبلہ بن ایہم غسانی کے ہمراہ جناب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام لایا تھا میں نے خود جناب آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے سنا ہے آپ فرماتے تھے **من بدل دینہ فاقتلوہ** جو شخص اپنا مذہب بدل دے اسے قتل کر دو

آپ نے فرمایا واقعی تو نے سچ کہا مگر یہ حدیث لا الہ الا اللہ پڑھ لینے کے ساتھ منسوخ ہو جاتی ہے باری تعالیٰ جل مجدہ فرماتے ہیں۔ **الا من تاب و آمن و عمل صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات ۔ الخ** (مگر جس شخص نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور عمل صالح کیا پس یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتے ہیں۔

غسانی یہ سن کر بہت خوش ہوا اور کہا۔ **اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمدا رسول اللہ۔**

Marfat.com

## نصرانی نو مسلم کو اپنا قاصد بنانا

آپ اس کے اسلام سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا اللہ پاک جل جلالہ تمہیں نیک توفیق عنایت فرمائیں اور ایمان پر ثابت قدم رکھیں میں چاہتا ہوں کہ تم اب اپنے آئندہ اعمال سے پچھلے گناہوں کی تلافی کرو۔ اس نے کہا ایہا الامیر! آپ مجھ سے کیا کام کرانا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم والئی اعزاز کے پاس جا کے حاکم راوندان کے آنے کی خبر دو کہ وہ تیری مدد کے لئے چل پڑا ہے۔

اس نے کہا مجھے بخوشی منظور ہے میں ایسا ہی کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر جناب کو میرا اعتبار نہ ہو تو آپ میرے ساتھ اپنا ایک ایسا آدمی جس پر جناب کو کافی اعتماد ہو روانہ کر دیں تاکہ جو کچھ میں اس سے کہوں وہ اسے سنتا رہے کیونکہ نصف رات گزر چکی ہے پہرہ سخت ہے دروازہ میں رومیوں سے جو کچھ کہوں گا خندق کے کنارے کھڑا ہو کر کہوں گا۔ آپ نے اس کے ساتھ اپنے چچیرے بھائی راشد بن قیس کو ہمراہ کر کے یہ ہدایت کر دی کہ وہ اپنے کام میں ہوشیار رہیں یہ دونوں حضرات روانہ ہو گئے۔

جس وقت اعزاز کے قریب پہنچے تو رومی سخت پہرہ دے رہے تھے سپاہی اور چوکیدار دیواروں پر متعین اور ہوشیار بیٹھے تھے۔ رومی نرسنگے بجا رہے تھے اور وسط قلعہ میں ایک شور و غوغا کی آوازیں اٹھ رہی تھیں۔ طارق نے راشد سے کہا خدا کی قسم! یہ تو لڑائی اور جنگ و جدل کے آثار ہیں۔ یہ دونوں حضرات بالکل خاموش ہو گئے اور کان لگا کر سننا شروع کیا تو معلوم ہوا کہ طارق کا خیال واقعی درست ہے۔

## یوقنا اور ان کے ساتھی کیسے رہا ہوئے

واقدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ اس کا سبب یہ تھا کہ والئی اعزاز دراس کے ایک لاوان نامی جوان اور بہادر لڑکا تھا جسے یہ اکثر اوقات تحائف و ہدایا دے کر یوقنا کے پاس روانہ کیا کرتا تھا کیونکہ دراس اور یوقنا میں رشتہ داری تھی اور وہ یوقنا کے پاس ماہ دو ماہ نہایت عزت کے ساتھ مقیم بھی رہا کرتا تھا۔ یہ حسب دستور ایک دفعہ عید صلیب کے موقع پر جو یوقنا کے قلعہ والے کیسا میں ہوا کرتی تھی آیا ہوا تھا۔ یوقنا کے گھر میں چونکہ بلا تکلف اس کی آمد و رفت تھی۔ ایک روز اس نے یوقنا کی لڑکی کو جو اپنی سہیلیوں اور کنیزوں کے ساتھ نہایت آراستہ اور پر تکلف لباس سے ملبوس اور زر و جواہر سے مزین تھی دیکھ لیا تھا اور اس پر سو جان سے عاشق ہو گیا تھا۔ یہ کسی سے اسے بغیر ظاہر کئے اور

Marfat.com

اس عشق کو اسی طرح چھپائے ہوئے جب گھر آیا تھا تو اس نے اپنی والدہ سے اس کا ذکر کیا تھا اور اس کے چونکہ یہی ایک اولاد تھی جس سے یہ بے حد محبت کرتی تھی اس لئے اس نے اسے امید دلائی تھی کہ میں تیرے باپ سے اس کا ذکر کروں گی اور یہ کہوں گی کہ وہ حاکم حلب کے پاس تیری نسبت کے لئے خط روانہ کرے اس میں میرا جس قدر مال خرچ ہو گا خرچ کر کے تیری شادی ضرور کرادوں گی۔ نوجوان لاوان کا عشق یہ سن کر ذرا سکون اختیار کر گیا تھا مگر اسی اثناء میں اہل عرب نے آکر حلب کا محاصرہ کر لیا تھا اور ان کے دل یہ خبریں سن سن کر دوسری طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ جب یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے باپ کے ہاتھ میں گرفتار ہو گئے اور سو مسلمانوں کو بھی اس نے قید کر لیا تو انہیں اس نے اپنے بیٹے لاوان کے مکان میں لا کر بند کر دیا اور اس کو یہ تاکید کر دی کہ ان کی نگہداشت کافی رکھیں۔ اس نے اپنے دل میں کہا مجھے اپنے دین کی قسم! یوقنا مذہب کے بارے میں میرے باپ سے زیادہ عالم ہے۔ اگر وہ ان عربوں کے ساتھ جن کا اس نے مذہب قبول کر لیا ہے حق نہ دیکھتا تو کبھی ان کا مذہب قبول نہ کرتا اور پھر خصوصاً جب کہ اس نے ان کے ساتھ کافی جنگ بھی کی ہو۔ نیز ملک ہرقل کے لشکروں نے ان سے ہزیمت کھائی اور ان کا مقابلہ نہ کر سکا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے باوجود ان کے کمزور اور ضعیف ہونے کے ان کی مدد فرمائی ہے۔ پھر میرا دل یوقنا کی بیٹی سے متعلق ہے۔ لہٰذا عمدہ رائے یہ معلوم ہوتی ہے کہ میں اس قوم کو اس قید و بند سے رہائی دے دوں اور چچا یوقنا سے اس بات کا عہد لینے کے بعد کہ وہ اپنی لڑکی کی شادی مجھ سے کر دیں گے ان کا مذہب اختیار کر لوں کیونکہ وہ مذہب بالکل حق اور سچا ہے اور میں اس کے سبب اپنی مراد کو بھی پہنچ جاؤں گا اور چچا یوقنا اپنی لڑکی کی شادی بھی مجھ سے کر دیں گے۔

یہ سوچ کر یہ یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا ان کے سامنے بیٹھا اور کہنے لگا چچا جان! میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کو نیز آپ کے تمام قیدیوں کو اس قید سے رہائی دے دوں۔ میں آپ کو اپنے اہلِ باپ اور بادشاہ سے زیادہ بزرگ اور معظم سمجھتا ہوں یہ آپ خوب جانتے ہیں کہ گھر بار چھوٹنا انسان پر نہایت شاق گزرتا ہے مگر میں ایمان کو کفر پر ترجیح دیتا ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ اس قوم کا مذہب سچ اور ان کی عقل غالب اور ذکر تسبیح و تہلیل ہے۔ مگر اس میں شرط یہ ہے کہ جناب اپنی لڑکی کی شادی مجھ سے کر دیں اور اپنے نیز اپنے ساتھیوں کی رہائی کو اس کا مہر تصور فرمائیں۔

Marfat.com

## دراس والی اعزاز کا قتل

یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا بیٹا! اگر تم دنیاوی غرض سے اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہو تو اپنی شادی کی مجھ سے ہرگز توقع نہ رکھو تمہیں چاہئے کہ محض اللہ کے لئے اسلام کو اختیار کرو تاکہ اللہ پاک تبارک و تعالیٰ جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو اس کا تمہیں اجر دیں۔ میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری منزل مقصود تک پہنچا دوں گا اور اس طرح دنیا اور دین دونوں کی سرخروئی تم حاصل کر لو گے لاوان نے کہا **اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمدا رسول اللہ** یہ کہہ کر ان سب کو چھوڑ دیا اور ان کے اسلحہ ان کے سپرد کر دیئے اور کہا آپ حضرات تیار ہو جائیے میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں وہ شراب کے نشہ میں ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کا کام تمام کردوں گا۔

یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا آپ حضرات گواہ رہیے میں نے اپنی اور آپ حضرات کی رہائی اور آزادی کو اپنی لڑکی کا مہر مقرر کر کے اس کے ساتھ اس کی شادی کر دی۔ لاوان اپنے باپ کے پاس پہنچے تو اسے قتل پایا اور اپنی ماں بہنوں کو اس کے پاس دیکھا۔ آپ نے ان سے دریافت کیا یہ کام کس نے کیا ہے انہوں نے کہا ہم نے۔ انہوں نے کہا کیوں؟ انہوں نے کہا اللہ جلالہ کی رضا جوئی اور ان کے دیدار حاصل کرنے کے لئے کیونکہ ہم نے تیری وہ تمام گفتگو جو تو نے یوقنا کے ساتھ کی تھی سنی اور ہمیں یہ خیال پیدا ہوا کہ تو اس اہم کام کو انجام نہیں دے سکتا۔ رومی مجتمع ہو کر مسلمانوں پر حملہ کریں گے اور ہمارے باپ کو تیرے اس مشورے کی اطلاع ہو جائے گی تو وہ تجھے قتل کر دے گا۔ اس لئے ہم نے پہلے ہی اس کا کام تمام کر دیا۔ لاوان یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے ساتھیوں کے پاس لوٹ کے آئے اور تمام قصہ بیان کیا حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اس دستہ کو لے کر نکلے وسط قلعہ میں تہلیل و تکبیر کے نعرے لگائے۔ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا اور رومیوں کو قتل کرنے لگے تمام قلعہ میں شور و ہنگامہ برپا ہونے لگا چیخنے چلانے کی آوازیں آنے لگیں۔ رومی اپنی اپنی جگہ سے نکل نکل کے بھاگے' حیرانی و پریشانی کی حالت میں ایک دوسرے کو بھول گئے۔ تلواریں اور خنجر لے لے کر مسلمانوں کی طرف دوڑے اور ایک عجیب منظر قلعہ میں برپا ہو گیا۔

Marfat.com

## قلعہ اعزاز میں جنگ اور فتح

جب یہ شور و ہنگامہ اور چیخ وپکار قلعہ میں ہو رہی تھی اس وقت طارق بن سنان اور راشد بن قیس قلعہ کی خندق پر پہنچے تھے اور یہ آہ و واویلا سن کر کھڑے ہو کے اس کو معلوم کرنے لگے۔ ان کا بیان ہے کہ جب ہم نے قرائن سے معلوم کر لیا کہ قلعہ میں جنگ ہو رہی ہے تو ہم حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں آئے اور آپ سے جو کچھ وہاں سنا تھا بیان کر دیا آپ نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرمایا اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے پہنچ جاؤ چنانچہ سو مسلمان قیدیوں کی حفاظت کے لئے یہاں رہ گئے اور باقی تمام گھوڑوں پر سوار ہو کر قلعہ کی طرف بھاگ پڑے۔ نیزے تنے ہوئے تھے باگیں چھوٹی ہوئی تھیں اور گھوڑے ٹاپیں بھرتے ہوئے قلعہ کی طرف چلے جا رہے تھے حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے لاوان سے کہا تھا کہ ہماری فوج کمک کے لئے ہمارے پاس آنے والی ہے۔ جب یہ فوج قلعہ کے پاس پہنچی اور لاوان نے محسوس کیا کہ اب قلعہ کے پاس فوج آگئی ہے تو اس نے رومیوں سے کہا کہ حاکم راوندان ہماری مدد کو پہنچ گیا ہے چور دروازہ کھول دو۔

انہوں نے جب اسے کھولا اور قلعہ میں حضرت مالک اشتر نخعی اپنی فوج کو لئے ہوئے پہنچے تو تکبیر و تہلیل کے فلک شگاف نعروں سے زمین گونج اٹھی مسلمانوں نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا (اللہ تبارک و تعالی نے فتح و نصرت کی اور جس شخص نے کفر کیا وہ ذلیل ہو گیا) کی آوازیں لگائیں اور محمد رسول اللہ ﷺ پر درود شریف بھیجا۔ اہل اعزاز نے جب یہ دیکھا اور سمجھ لیا کہ اب ہماری خیر نہیں تو ہتھیار ہاتھ سے پھینک دیئے اور لفون لفون پکارنے لگے۔ مسلمانوں نے یہ دیکھتے ہی تلوار میان میں کی قیدیوں کو حراست میں لیا۔ مال و اسباب قبضہ میں کیا اور حضرت یوقنا اور ان کے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرنے لگے۔ حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے کہا کہ اللہ تبارک و تعالی کے شکریہ کے بعد تمہیں اس لڑکے (لاوان) کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اس کے بعد آپ نے ان سے وہ تمام قصہ بیان کیا حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اللہ تبارک و تعالی کو کوئی کام کرنا مقصود ہوتا ہے تو اس کے اسباب بھی ویسے ہی مقرر فرما دیتے ہیں۔

## دراس والی اعزاز کے قتل کی ایک اور وجہ

جبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابولبابہ بن منذر رضی اللہ تعالی عنہ سے جو فتوحات شام کے تمام معرکوں میں اول سے آخر تک شامل رہے ہیں

Marfat.com

دریافت کیا کہ فتح اعزاز اور قتل دراس کس طرح واقع ہوا تھا میرا دل اس میں متذبذب ہے اور میں اس کی صحت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ جب تلواریں میان میں کر لی گئیں اور حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ عنہ نے قیدی مال کپڑے سونا چاندی اور ظروف جمع کر لئے تو آپ نے انہیں قلعہ سے باہر نکالنے کا حکم دیا اور اس کام پر حضرت قیس بن سعید رضی اللہ عنہ کو جو جنگ یرموک میں میری طرح ایک چشم ہو گئے تھے' نیز جو میری طرح غزوہ بدر میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہو کر لڑے تھے مقرر کیا۔ انہوں نے تمام مال و اسباب اور قیدیوں کو قلعہ سے باہر نکال لیا۔ جب قلعہ میں کوئی شخص باقی نہ رہا تو حضرت مالک اشتر نخعی کھڑے ہوئے اور قلعہ میں دراس کی نعش کو تلاش کرنے لگے۔ جب ایک جگہ اسے مقتول پایا تو آپ کہنے لگے اس ملعون کو کس نے قتل کیا ہے؟ لاوان نے کہا میرے بھائی لوقا نے جو مجھ سے عمر نیز عقل میں بھی بڑا ہے۔ آپ نے اسے بلا کر دریافت کیا کہ تو نے اسے کیوں قتل کیا ہے حالانکہ یہ تیرا باپ تھا اور ہم نے رومیوں میں آج تک نہیں سنا کہ کسی بیٹے نے تیرے سوا کبھی اپنے باپ کو قتل کیا ہو۔

## صداقت اسلام کے عجائبات

لوقا نے کہا مجھے اس کام پر آپ کے دین کی محبت نے مجبور کیا تھا کیونکہ اس قلعہ کے گرجا میں ایک معمر پادری رہتا ہے جس سے ہم انجیل پڑھا کرتے تھے اور وہ ہمیں رومی زبان نیز حلال و حرام کی تعلیم دیا کرتا تھا ایک روز میں تن تنہا اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس کا نام چونکہ ابوالمنذر تھا اس لئے میں اسے ابوالمنذر کہہ کے اپنی طرف مخاطب کر کے کہنے لگا یا ابا لمنذر؟ کیا آپ کبھی بلا دشام کی طرف توجہ مبذول نہیں فرماتے؟ دیکھئے عرب اس پر کس طرح قابض ہوتے چلے جاتے ہیں۔ انہوں نے اس کے اکثر صوبوں کو فتح کر لیا۔ بادشاہ کی فوج کو ہزیمت دے دی اور برابر آگے ہی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ یہ دنیا میں سب سے زیادہ ضعیف قوم تھی اس لئے کبھی ہمارا یہ خیال بھی نہیں ہوتا تھا کہ عرب کبھی اس طرح بھی بڑھتے چلے جائیں گے اب اللہ تبارک و تعالی نے انہیں باوجود ان کے کمزور اور ضعیف ہونے کے اس طرح سربلند کر دیا ہے۔ کیا آپ نے ان کے متعلق کتب روم میں ان کی جنگوں یا یونانیوں کی پیشین گوئی کی کتابوں میں کچھ پڑھا ہے؟

اس نے کہا بیٹا! میں نے کتابوں میں یہ حال دیکھا اور پڑھا ہے اور میں نے ملک ہرقل کو بھی قبل از آنے عربوں اور اس قصہ کے وقوع کے مطلع کر دیا تھا ملک ہرقل کے

Marfat.com

پاس والیان ملک سردار اور مختلف پادری جمع ہوئے تھے اور اسے اس بات کی اطلاع دے دی گئی تھی کہ عرب ضرور بالضرور اس کے دارالسلطنت کے مالک ہو جائیں گے ہم نے سنا ہے کہ اس قوم کے نبی نے یہ کہا تھا **زویت لی الارض فاریت مشارقھا و مغاربھا وسیبلغ ملک امتی مازوی لی منھا**۔ میرے لئے زمین لپیٹی اور اکٹھی کی گئی میں نے اس کے مشرق و مغرب دیکھے اور قریب ہے کہ میری امت کا ملک اور قبضہ وہاں تک ہو جائے گا جہاں تک وہ میرے واسطے لپیٹی گئی ہے۔

میں نے کہا پھر آپ مسلمانوں کے نبی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا بیٹا ہماری کتابوں میں یہ تحریر ہے کہ اللہ پاک تبارک و تعالیٰ حجاز میں ایک نبی مبعوث فرمائیں گے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے بھی ان کے متعلق بشارت دی ہے مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا یہ وہی ہیں یا کوئی اور۔ میں یہ سن کر فوراً سمجھ گیا کہ یہ اپنا راز چھپانے کی غرض سے کہ کہیں فاش نہ ہو جائے مجھے بتانے میں چشم پوشی کر رہا ہے۔ میں نے بھی اس سے سن کر کل تک اس راز کو چھپائے رکھا اور کسی سے ظاہر نہیں کیا۔ جب میں نے یوقنا اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار دیکھا تو میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ یہ وہی یوقنا ہے جس نے کل اپنے بھائی کو عربوں کی وجہ سے قتل کر دیا تھا ان سے لڑتا رہتا تھا اور سب سے زیادہ عداوت رکھتا تھا آج وہی ان کے دین میں موجود ہے اور ان کی حمایت کر رہا ہے ضرور اس نے سمجھ لیا ہو گا کہ ان کے ساتھ حق ہے چنانچہ یہ خیال کر کے میں نے اپنے دل میں کہا کہ تو کھڑا ہو باپ کو قتل کر دے اور یوقنا اور اس کے ساتھیوں کو چھڑا کر تو بھی اسی دین میں داخل ہو جا بلاشک و شبہ وہی دین برحق ہے۔ چنانچہ جب میرا باپ شراب پی کر سو گیا اور اسے نشہ نے پوری طرح دبا لیا تو میں نے اسے قتل کر دیا اور یہ سوچ کر چلا کہ یوقنا اور ان کے ساتھیوں کو چھوڑ دوں وہاں پہنچ کر دیکھا تو لاوان نے میرے سے پہلے ہی اس کام کو انجام دے لیا تھا آپ نے فرمایا صاحبزادے! آخر تم نے یہ کام کیوں کیا؟ اس نے کہا آپ کے دین کی محبت کی وجہ سے **وانا اشھدان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ**۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرا اسلام قبول فرمائیں اور تجھے نیکی کی توفیق عنایت کریں اس کے بعد اس شہر کے سب سے بڑے پادری نے اسلام کے متعلق چند سوالات کئے اور اپنی تسلی کر کے مسلمان ہو گیا اور اس کے اسلام لانے سے اس شہر کے اکثر عیسائی بھی مسلمان ہو گئے۔

اس کے بعد آپ قلعہ سے نکلے حضرت سعید بن عمرو غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

Marfat.com

یہاں کا حاکم مقرر کیا اور ان سو آدمیوں کو جنہیں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ روانہ کیا تھا ان کے پاس چھوڑا اور خود فوج کو لے کر جہاں والئی راوندان قید تھا تشریف لائے ان پر اسلام پیش کیا اور جب اس نے نیز اس کی فوج نے انکار کر دیا تو ان سب کی گردنیں اڑا دیں۔

واقدی رحمتہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن قرط ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ فتح اعزاز اسی طرح واقع ہوا ہے اور وہ روایت کہ دراس کو اس کی لڑکیوں اور بیوی نے قتل کیا تھا غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

## حضرت یوقنا کی انطاکیہ روانگی

پھر حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ عنہ نے حلب کی طرف کوچ کرنے کا ارادہ کر لیا مگر یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے چلنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میرا منہ اس قابل نہیں ہے کہ میں اسے مسلمانوں کو دکھلا سکوں۔ کیونکہ میں نے ان سے ایک وعدہ کیا تھا جسے میں پورا نہ کر سکا اب میں انطاکیہ کی طرف جاتا ہوں۔ ممکن ہے کہ اللہ عزوجل مجھے میرے دشمنوں پر فتح بخشیں اور ان پر میری اعانت فرمائیں اور مجھے میرے بھائی اور بائی مسلمانوں کے سامنے سرخرو کریں۔

## حضرت یوقنا کی چال

یہ کہہ کر انہوں نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے لشکر پر نظر دوڑائی اور اس میں انہوں نے اپنے بنی عم اور قبیلہ کے دو سو آدمی جن کے دلوں میں ایمان راسخ ہو چکا تھا دیکھے یہ حلب کے رؤسا میں سے تھے اور حلب ہی میں ان کے اہل و عیال موجود تھے۔ انہیں اپنے ساتھ لیا اور انطاکیہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے حلب کی طرف کوچ کر دیا۔ حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ انطاکیہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ حتی کہ جب آپ اس سے دو چار منزل پر رہ گئے تو ان میں سے چار آدمیوں کو اپنے ساتھ چلنے کے لئے منتخب فرمایا اور باقی اشخاص کو حکم دیا کہ تم چار روز تک یہیں قیام کرکے۔ عم اور ارتاج کی سڑک سے اس طرح انطاکیہ میں آؤ کہ گویا تم عربوں سے شکست کھا کر بھاگے چلے آ رہے ہو تاکہ میں جو کچھ داؤ یا حیلہ کرنا چاہتا ہوں وہ پورا ہو جائے میں اور یہ چار شخص حارم کے راستہ سے جا رہے ہیں ہم اور آپ انشاء اللہ تعالیٰ انطاکیہ میں ملیں گے۔ چنانچہ آپ ان چار آدمیوں کو لئے چلے جا رہے تھے حتی کہ

Marfat.com

آپ دیر سمعان کے پاس جو بحرِ اسود کے قریب تھا پہنچے۔ یہاں آپ نے سوار اور پیدلوں کی ایک فوج دیکھی جو سڑکوں اور راستوں کی حفاظت کر رہی تھی۔ جب اس نے آپ اور آپ کے ساتھیوں کو آتے ہوئے دیکھا تو آپ کے پاس آ کے آپ کا حال دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا میں حلب کا سردار ہوں عربوں سے شکست کھا کر بھاگا چلا آ رہا ہوں اور بادشاہ کے پاس جانا چاہتا ہوں۔

انہوں نے کہا یہ آپ کے ساتھ چار شخص کون ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ میرے قبیلہ کے لوگ ہیں انہوں نے آپ کی بات کو سچ سمجھا اور اس لشکر کے سردار نے آپ کے ساتھ کچھ سوار روانہ کر کے انہیں یہ حکم دے دیا کہ وہ انہیں بادشاہ کے پاس پہنچا دیں۔ چنانچہ ان سواروں نے انہیں ساتھ لیا اور بادشاہ کے پاس لے آئے۔ بادشاہ اس وقت کنیسۃ القتیان (ایک گرجا کا نام ہے) میں عیسائی مذہب کے مطابق نماز ادا کر رہا تھا۔ ادائیگی نماز تک یہ کھڑے رہے جب بادشاہ نماز سے فارغ ہو گیا تو ان سواروں نے بادشاہ کے سامنے سجدہ تعظیم کیا اور کہنے لگے ایہا الملک! جو فوج دیر سمعان کے قریب سڑکوں کی حفاظت کے لئے مامور ہے اس کے سردار پطرس نے اس شخص نیز اس کے ساتھیوں کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور یہ شخص کہتا ہے کہ میں والئی حلب ہوں۔ بادشاہ یہ سن کر یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کیا تم یوقنا ہو؟ انہوں نے کہا ہاں میں یوقنا ہوں۔ بادشاہ نے کہا میں نے سنا ہے کہ تم عربوں کے دین میں داخل ہو گئے ہو یہاں کیسے آئے؟ انہوں نے کہا ایہا الملک! واقعی آپ کو ٹھیک خبر پہنچی مگر میں محض عربوں کو دھوکہ دینے کے لئے مسلمان ہوا تھا تاکہ ان کی شرارتوں، کریہہ منظر صورتوں اور ناپاک بدبو سے رہائی حاصل کر سکوں۔ میں نے انہیں دھوکہ دینے کے لئے یہ کہا تھا کہ قلعہ اعزاز کے حاکم کو قتل کر کے اس کا قلعہ میں تمہارے سپرد کر دوں گا اور اس غرض کے لئے میں عربوں میں سے ان کے ایک سو سردار منتخب کر کے اپنے ساتھ لے کر روانہ ہو گیا تھا اور ان کے حاکم سے یہ اجازت لے لی تھی کہ یہ سو سردار میرے حکم کے تابع ہوں گے میں جو کچھ کہوں گا وہ انہیں ماننا پڑے گا اور جس وقت میں انہیں لے کر قلعہ میں داخل ہوں جاؤں گا تو میں قلعہ والوں پر قبضہ کر لوں گا اور انہیں پکڑ کے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ مگر جس وقت میں اعزاز میں آیا تو دراس نے جلدی میں میرے دل کی بات پر کچھ غور نہ کیا اور بغیر سوچے سمجھے اپنے جاسوس کی بات پر وثوق کر کے مجھے گرفتار کر لیا۔ عربوں نے قلعہ والوں پر تلوار رکھ دی اور بے دھڑک قتل کرنے لگے کیونکہ لوقا

Marfat.com

نے اپنے باپ کو قتل کر کے انہیں چھوڑ دیا تھا اور منجملہ ان کے میں بھی قید سے رہائی پا گیا تھا۔ اتنے میں عربوں کی فوج آ گئی اور اس نے قلعہ میں داخل ہوتے ہی لوٹ مار شروع کر دی۔ میں نیز یہ چار شخص جو مسیح کے دین میں داخل ہیں انہیں لوٹ مار کرتے دیکھ کر آنکھ بچا کے بھاگ پڑے اور آپ کے پاس آ گئے اگر مجھے اپنے دین کی محبت نہ ہوتی تو اپنے بھائی یوحنا کو کیوں قتل کرتا اور کامل ایک سال تک قلعہ بند رہ کے کس لئے ان کے ساتھ لڑتا رہتا۔

کہتے ہیں کہ والیان ملک اور سرداران فوج جو اس وقت یہاں موجود تھے انہوں نے ان کے کلام کی تائید کی اور کہا ایہا الملک! واقعی یوقنا سچ کہتے ہیں ان کی درستی اخلاص' عبادت اور دیانت کی کوئی شخص ہمسری نہیں کر سکتا یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ نے کہا آپ بہت جلدی دیکھ لیں گے کہ میں عربوں کے ساتھ کس طرح پیش آتا ہوں اور میری کوشش عمل اور فعل ان کی ساتھ کیونکر رہتا ہے یہ سن کر بادشاہ کی باچھیں کھل گئیں بہت خوش ہوا اور اپنا لباس جو وہ اس وقت پہن رہا تھا اتار کے بطور خلعت کے انہیں بخشا تاج اور پٹکا مرحمت کیا اور کہنے لگا یوقنا! اگر حلب تیرے ہاتھوں سے نکل گیا تو کچھ پرواہ نہیں میں تجھے انطاکیہ کا حاکم بنا دوں گا اور اس طرح تم یہاں کے بادشاہ اور والی ہو جاؤ گے اور پھر یہاں کی ریاست ان کے سپرد کر دی۔ یوقنا نے بادشاہ کو دعا دی اور اس کی تعظیم بجا لائے۔

ابھی یہ ہو ہی رہا تھا کہ جسر حدید (لوہے کے پل) کا پاسبان دوڑا ہوا آیا اور بادشاہ کو اس بات کی اطلاع دی کہ ہمارے پاس شہ سواران حلب کے دو سو سردار جو اپنے آپ کو ایک ہی قبیلہ کے ظاہر کرتے ہیں آئے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم عربوں سے بھاگ کر آ رہے ہیں یہ سن کر بادشاہ نے یوقنا سے کہا کہ سردار! تم ان کے پاس جاؤ اور انہیں دیکھو۔ اگر واقعی وہ تمہارے رشتہ دار اور قبیلہ کے آدمی ہیں تو تم اپنے یگانوں میں پہنچ گئے اور میں انہیں تمہارے ساتھ ملا دوں گا تاکہ وہ تمہیں فوج کا کام دے سکیں۔ لیکن اگر وہ کوئی اور ہیں تو انہیں میرے پاس پکڑ لاؤ تاکہ میں ان کے متعلق کچھ غور و فکر کر سکوں۔ مگر ذرا احتیاط کے ساتھ کام کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ عربوں کے فرستادہ اور ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے ان کا دین اختیار کر لیا ہے جیسے اہل سیجر حماۃ' رستن جوسیہ' بعلبک' دمشق اور حوران۔ یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ نے کہا بادشاہ سلامت ایسا ہی ہو گا۔

یہ کہہ کر یہ گھوڑے پر سوار ہوئے ان کے ساتھ چند ملکیہ اور سریر یہ بھی گھوڑوں پر سوار ہو کے چلے جس وقت یہ اس لوہے کے پل پر پہنچے تو وہاں کھڑے ہو گئے اور حکم دیا

Marfat.com

کہ ان دو سو آدمیوں کو حاضر کرو۔ جب وہ حاضر کئے گئے تو آپ نے ان کی شناسائی سے قطعاً" انکار کر دیا کہ گویا آج سے قبل انہیں کبھی دیکھا ہی نہیں۔ اس کے بعد آپ نے ان کا حال دریافت کیا۔ انہوں نے کہا ہم عربوں سے بھاگے ہوئے ہیں اور یہاں اس غرض سے آئے ہیں کہ بادشاہ کے شہر میں سکونت اختیار کر لیں۔ آپ نے انہیں مرحبا کہا۔ انہوں نے آپ کی حشمت و خلعت جو بادشاہ نے انہیں دی تھی دیکھ کر آپ کی تعظیم کی۔ پیدل ہوئے اور آپ کی رکاب کو بوسہ دیا۔ آپ نے فرمایا آپ حضرات نے عربوں کے ہاتھ سے کس طرح خلاصی پائی۔ انہوں نے کہا ایہاالسید! ہم منبج اور بزاعہ کی غارت کے لئے عربوں کے ایک سردار کے ساتھ نکلے تھے۔ جب ہم حلب کی طرف پلٹے تو ہم نے اعزاز کا راستہ پکڑ لیا۔ مگر جب اس میں پہنچے تو اسے بھی مسلمانوں کے قبضہ میں دیکھا۔ آخر رات ہوتے ہی ہم نے بھاگ کر بادشاہ کے شہر کا راستہ اختیار کیا اور یہاں پہنچ گئے۔

## بادشاہ کا یوقنا پر مکمل بھروسہ

یہ تمام گفتگو بادشاہ کے مصاحب اور دربان بھی سن رہے تھے۔ جب یوقنا انہیں لے کر بادشاہ کے دربار میں آئے تو ان مصاحبوں نے بادشاہ سے وہ تمام گفتگو دہرائی۔ بادشاہ نے یوقنا رحمتہ اللہ علیہ کو خلعت بخشی، نہایت احترام سے اس کا خیر مقدم کیا۔ اپنے قصر شاہی کے قریب ہی ایک مکان رہنے کے لئے دیا اور ان کے قبیلہ کے ان آدمیوں کو ان کی خدمت کے لئے مامور کر دیا۔ یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بادشاہ کو مخاطب کر کے کہا ایہاالملک! آپ جانتے ہیں کہ اس دنیا کی نعمتیں فانی ہیں مسیح علیہ السلام نے دنیا کو مردار سے اور اس کے طالبوں کو کتوں سے تشبیہ دی ہے کہ وہ اس کو اپنی طرف سے کھینچتے ہیں۔ چنانچہ جناب مسیح علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے ایک نہایت خوب صورت چڑیا جس کے پر عجیب عجیب رنگ برنگ کے تھے دیکھی۔ آپ نے اس کی کھال کھینچی تو وہ اندر سے نہایت کریہہ المنظر دکھائی دی۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں دنیا ہوں میرا ظاہر نہایت اچھا اور باطن سب سے برا ہے ایہا الملک! میں نے یہ مثال آپ سے اس لئے بیان کی ہے کہ آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی جسم حسد سے خالی نہیں جب کسی آدمی کی طرف دنیا مائل ہوتی ہے تو اس آدمی سے حسد کرنے والے بھی بہت پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں میرے حاسد بادشاہ سے میری کچھ شکایت نہ کر دیں اور ایسی باتیں جو میں نے نہیں کیں

Marfat.com

انہیں میری طرف منسوب کر کے خواہ مخواہ کا بہتان میرے ذمہ رکھ دیں۔ لہٰذا اگر جناب کے دل میں میری طرف سے کچھ شک و شبہ یا نفرت ہے تو جس کام پر آپ نے مجھے متعین فرمایا ہے اس سے علیحدہ کر کے اس پر کسی دوسرے کو متعین کر دیں۔ میں کسی صورت سے جناب کا ہاتھ چھوڑنے والا نہیں ہوں۔ یہ کہہ کر آپ رونے لگے بادشاہ نے کہا سردار! میں نے تمہیں اس عہدے پر اسی وقت مامور کیا ہے جب اپنا پورا اطمینان کر لیا ہے۔ میرے دل میں تمہاری طرف سے کوئی شک و شبہ نہیں۔ اگر کوئی شخص تمہارے متعلق مجھ سے کچھ بھی شکایت کرے گا تو میں اسے اسی وقت پکڑ کے تمہارے سپرد کر دوں گا پھر جو کچھ تمہاری سمجھ میں آئے اس کے ساتھ سلوک کرنا۔

## روم کی شہزادی کو لینے کے لئے حضرت یوقنا کی روانگی

یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے زمین کو بوسہ دیا شکریہ ادا کیا اور چاہا کہ بادشاہ نے میرے متعلق جو کام سپرد کیا ہے اس کی طرف جاؤں۔ ابھی یہ اٹھنے بھی نہیں پائے تھے کہ مرعش سے چند سواروں کا ایک گروہ بطور قاصدوں کے آیا اور کہنے لگا کہ ہمیں بادشاہ کی بیٹی زیتونہ نے بھیجا ہے وہ عربوں سے نہایت خوف زدہ ہے اور چاہتی ہے کہ میں بادشاہ کے پاس پہنچ جاؤں تاکہ یہ دیکھ سکوں کہ عربوں سے بادشاہ کا کیا معاملہ رہتا ہے۔ اس غرض کے لئے اگر بادشاہ کچھ فوج بھیج دے جو آکر مجھے لے جائے تو بہت مناسب ہے۔ بادشاہ نے کہا اس کام کے لئے سردار یوقنا سے زیادہ کوئی بہتر نہیں یہی اس کا اہل ہے۔ یوقنا نے زمین چومی اور کہا مجھے جناب کا حکم بخوشی منظور ہے۔ بادشاہ نے انہیں دو ہزار سوار اور دو سو اپنے خاص آدمی جو قبیلہ مذبجہ اور قیاصرہ سے تعلق رکھتے تھے دیئے اور یہ انہیں لے کر روانہ ہو گئے۔ صلیب سر پر بلند تھی کوتل گھوڑے ہمراہ تھے اور پیدل لوگ زیوروں حریر و دیباج کے لباسوں سنہری تاروں کی گندھی ہوئی موتیوں کی لڑیوں سے سجے ہوئے آراستہ و پیراستہ برابر کوشش کرتے ہوئے بڑھے چلے جا رہے تھے حتیٰ کہ یہ مرعش میں پہنچے زیتونہ جو بادشاہ کی چھوٹی بیٹی تھی اور جسے بادشاہ نے یہاں کی حکومت اور ریاست سپرد کر کے نوسطیر بن حارس کے ساتھ اس کی شادی کر دی تھی یہ نہایت بہادر آدمی تھا اور اس کی بہادری اور شجاعت ہی کی وجہ سے اس کا نام سیف النصرانیہ (نصرانیت کی تلوار) پڑ گیا تھا اور جنگ یرموک میں اس کے ایک زخم لگا تھا جس کی وجہ سے اس نے داعی اجل کو لبیک کہہ کے ہمیشہ کے لئے زیتونہ کو داغ مفارقت دے دیا تھا۔

Marfat.com

# ایہم بن جبلہ کے لشکر سے ملاقات

یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ زیتونہ کو لے کر انطاکیہ کی طرف شاہراہ عام سے جو سب سے بڑی سڑک کہلاتی تھی اس خیال سے چلے کہ ممکن ہے اس سڑک پر کوئی مسلمانوں کا جاسوس یا معاہد مل جائے اور میں اس کے ہاتھ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع بھیج دوں کہ میں بادشاہ کے پاس انطاکیہ میں مقیم ہوں۔ جب آپ مرج الدیباج کے پڑاؤ میں پہنچے تو نصف رات گزر چکی تھی۔ اچانک رومیوں کے گھوڑے چوکنے ہوئے اور ان کا طلیعہ (ہراول) پلٹ کے ڈرتا ہوا آپ کے پاس بھاگا ہوا آیا۔ آپ نے فرمایا کیا ہے؟ ہراول کے سواروں نے کہا سردار! یہاں پڑاؤ کے میدان میں ایک لشکر مقیم ہے ہم چونکہ اس کے بالکل قریب پہنچ گئے تھے جب غور کر کے دیکھا تو عرب معلوم ہوئے وہ تمام لشکر پڑا سو رہا ہے اور اس کے جانور دانہ اور چارہ کھا رہے ہیں۔ ہماری رائے میں یقیناً وہ مسلمان ہیں۔

آپ یہ سن کر دل میں بہت خوش ہوئے اور فرمایا اسلحہ سے مسلح ہو جاؤ احتیاط کو کام میں لاؤ اپنے بھائیوں کی نگہداشت کرو۔ دین کی مدد کرنے کے لئے دشمن کے مقابلہ میں ڈٹ جاؤ۔ بادشاہ کی عزت (لڑکی) پر مرمٹو اسے دشمنوں کے پنجہ میں نہ جانے دو۔ اپنے مالک کی نعمتوں کا حق ادا کرو اور ایک وفادار لشکر بن جاؤ۔ جب لڑائی ہونے لگے تو انہیں گرفتار کرنے کی کوشش کرو اور حتی المقدور ان کے قتل کرنے سے بچو کیونکہ عرب اور ان کا سردار ضرور ایک روز بادشاہ کے اوپر چڑھ کے آئیں گے۔ اگر انہوں نے اس وقت تم میں سے کسی کو گرفتار کر لیا تو تمہارے پاس اپنے چھٹنے کے لئے فدیہ ہو گا۔ میں نے حکیم حرفناس کی کتاب میں لکھا دیکھا ہے جو شخص کام کے انجام پر نظر رکھے گا وہ امان میں رہے گا اور جو بلا سوچے سمجھے کرے گا وہ نقصان جان اٹھائے گا اور جو اکثر بے وفائی کرے گا وہ ایک روز ضرور بے وفائی کا شکار ہو گا بس اب تم برکت اور اعانت مسیح پر چلے جاؤ۔

واقدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ باگیں ڈھیلی ہو گئیں نیزے تن گئے اور اس لشکر نے مرج الدیباج کے پڑاؤ کا رخ کر دیا۔ سوتے ہوئے لشکر کے پاسبانوں نے جب آہٹ محسوس کی تو اپنے لشکر کو جگایا اور کہا کہ ہم گھوڑوں کے سموں کی آوازیں سن رہے ہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ ہماری طرف کون سی قوم بڑھی چلی آ رہی ہے سویا ہوا لشکر بیدار ہوا اور حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لشکر کا استقبال کر کے کہنے لگا کہ ہم عیسیٰ بن

Marfat.com

مریم اور صلیب کے تابع ہیں تم کون ہو؟ قبل اس کے کہ ہماری تلواریں تمہارے سروں کی تواضع کے لئے بڑھیں ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ۔ یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ سن کر فرمایا تم کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم ملک ہرقل کی فوج جبلہ بن ایہم غسانی کے تابع اور اس وقت اس کے بیٹے ایہم غسانی کے زیر قیادت ہیں۔ آپ یہ سن کر گھوڑے سے پاپیادہ ہو گئے اور اسے سلام کیا۔ نصرانی عربوں نے رومیوں کو سلام کیا اور آپس میں ملے۔

## حضرت ضرار بن ازور کے دستہ کی بہادری اور گرفتاری

ایہم بن جبلہ نے آپ سے دریافت کیا تم کہاں سے آرہے ہو؟ آپ نے فرمایا مرعش سے بادشاہ کی صاحبزادی کو لے کر آرہا ہوں اور تم کہاں سے آتے ہو؟ اس نے کہا میں عمق میں رسد لینے کے لئے گیا تھا جب رسد لے کر واپس ہونے لگا تو مرج وابق میں آکے مسلمانوں کا ایک دستہ جس میں غالباً دو سو سوار ہوں گے نہایت ساز سامان کے ساتھ مل گیا جب ہم اس کے بالکل قریب پہنچ گئے تو وہ لڑائی کے ارادے سے ہماری طرف جھپٹا۔ اس دستہ کا سردار نہایت جانباز بے حد چالاک آنا فانا" حملہ کرنے والا جری اور ڈکار نے والا شیر تھا کہ جلتی ہوئی آگ بھی اس پر کچھ اثر نہیں کرتی تھی۔ وہ ہماری طرف بڑھا اور ذراسی دیر میں ہمارے بہادروں اور دلاوروں کو خاک و خون میں غلطاں کر دیا۔ ہماری جمعیت اگرچہ دو ہزار تھی اور وہ کل دو سو نیز ہم میں بڑے بڑے تیس مار خاں جوان بھی موجود تھے جو شعلہ جوالہ کی طرح ادھر سے ادھر گھوم جاتے تھے اور نیزہ باز سوار بھی مگر وہ بہادر ہم میں ایسا کام کر رہا تھا جیسے آگ سوکھی لکڑیوں میں۔ جنگ ہو رہی تھی نائرہ حرب و ضرب مشتعل ہو رہا تھا وہ ہم پر حملہ کر رہے تھے اور ہم ان پر حملہ کرتے جاتے تھے۔ آخر ہم نے ان سب کو اس کے بعد کہ ان کے ایک ایک سوار نے ہمارے کئی کئی سواروں کو تہ تیغ کر دیا تھا گرفتار کر لیا اور محض ان کا وہ سردار ہی ایسا باقی رہ گیا جو ہماری قید میں نہیں تھا ہم نے بہت چاہا کہ اسے بھی گرفتار کر لیں مگر ہمارے کسی بہادر کو اتنی جرات اور کسی طاقت ور کو اتنی طاقت نہیں تھی کہ اس کے پاس بھی پھٹک سکے۔ وہ برابر حملے کرتا جاتا تھا۔ آخر ہم نے اس کے گھوڑے کے گرانے کی کوشش کی اور تیر مار مار کر اس کے گھوڑے کو مار ڈالا۔ جب گھوڑا چکرا کے گرا اور وہ سوار نیچے آیا تو ہم نے ہجوم کر کے اسے چاروں طرف سے گھیرا اور گرفتار کر لیا جب اس کا حسب و نسب دریافت کیا تو

Marfat.com

معلوم ہوا کہ وہ محمد (ﷺ) کا صحابی ضرار بن ازور (رضی اللہ عنہ) ہے اب ہم ان قیدیوں کو لے کر ملک ہرقل کی خدمت میں جا رہے ہیں تاکہ ان کے متعلق اس کی رائے معلوم کر سکیں کہ انہیں کیا کیا جائے؟ آپ کا دل یہ سن کر دھڑکنے لگا۔ سخت پریشانی لاحق ہوئی مگر ضبط کر کے دل کو تسلی دی اور بظاہر خوشی و سرور کا لہجہ بنا کر اس سے کہنے لگے اپنے دین کی قسم تو نے اس نوجوان کو پکڑ کر نہایت فخر اور عزت کا کام کیا میں نے اس کے متعلق سنا ہے کہ اس نے شام میں بڑے بڑے بہادروں کو پچھاڑا اور بڑے بڑے رومی سورماؤں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے اس کے بعد یہ تمام انطاکیہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

## حضرت ضرار اور ان کی روانگی کا واقعہ اور جنگ

حضرت ضرارؓ کے دستہ کی روانگی کا قصہ یہ ہوا کہ جب حضرت ابو عبیدہ نے قلعہ حلب اور قلعہ اعزاز کی فتح کی خوشخبری اور مال غنیمت کا خمس نکال کر دربار خلافت میں مدینہ شریف روانہ کر دیا تو اس کے بعد آپ نے حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر ان کی زیر کمان دو سو سوار کئے اور یہ حکم دیا کہ وہ تاخت و تاراج کرتے ہوئے بڑھے چلے جائیں حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے دو سو آدمیوں کو ساتھ لیا اور روانہ ہو گئے آپ کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ علیہ بھی تھے اور آپ اپنی اس چھوٹی سی جمعیت کو لئے ہوئے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ چند معاہدین بھی آپ کے ساتھ تھے جو آپ کو راستہ بتلاتے چلے جاتے تھے آپ چلتے چلتے مرج وابق میں پہنچے' سحر کا وقت تھا معاہد نے عرض کیا حضرات آپ یہیں آرام فرمایئے اور گھوڑوں کو دانہ چارہ کھلا لیجئے۔ جب اچھی طرح صبح ہو جائے تو پھر دشمن کا قصد کیجئے۔ آپ نے وہیں پڑاؤ کر دیا۔ گھوڑوں کو دانہ چارہ کھلایا اور تمام آدمی پڑ کے سو رہے اور ایسے سوئے کہ اس وقت آنکھ کھلی جب ایہم بن جبلہ ان کے سروں پر موجود تھا۔ یہ کم بخت اچانک آپڑا اور کسی کو خبر نہ ہوئی جب شور و غل ہوا تو حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے سو دوسرے آدمی بھی جو آپ کے قریب ہی سو رہے تھے سوار ہو گئے مگر باقی ماندہ حضرات اس وقت بیدار ہوئے جبکہ نصرانی گھوڑے مار دھاڑ کرتے ہوئے بالکل ان کے سروں ہی پر پہنچ گئے۔ یہ حضرات سوار نہ ہو سکے بلکہ ان کے گھوڑے دشمن کے شور و غل سے بھاگ پڑے اور انہوں نے پیدل ہی لڑنا شروع کر دیا ان کے دشمن اس وقت تک ان کے پاس نہیں پہنچ سکے جب تک ان میں سے ہر ایک

Marfat.com

نے اپنے اپنے حریف کو موت کا راستہ نہیں دکھلا دیا اور آخر یہ سب کے سب حضرات گرفتار ہو گئے۔

اسلامی جنگل کے شیر حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خواب گاہ کی کچھار سے گونجتے ہوئے نکلے اور ڈکار کے با آواز بلند اس بیشہ کے دوسرے شیروں سے کہنے لگے جوانان عرب! سوئے ہوئے شیروں پر دشمن آپڑے ہیں مگر کچھ پرواہ نہیں تم جیسے عرب ہی ہیں بڑھو اور انہیں لے لو۔

چنانچہ یہ حضرات آگے بڑھتے جاتے تھے اور حملہ کرتے جاتے تھے۔ لوگ آپ کے پیچھے تھے اور اپنی جانوں' تلواروں اور نیزوں سے برابر کام لے رہے تھے۔ نائرہ حرب اس قدر بلند ہو رہا تھا جس کا بیان کرنا مشکل ہے حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان میں ایسا کام کر رہے تھے جیسے آگ سوکھی لکڑیوں میں ایہم بن جبلہ آپ کی بہادری اور حملہ دیکھ دیکھ کر تعجب کر رہا تھا اور آپ کی شمشیر زنی سے انگشت بدندان تھا۔ آخر اس نے اپنی فوج کو یہ حکم دیا کہ وہ اس نوجوان کے گھوڑے کو تیروں سے چھلنی کر دیں فوج نے یہ سنتے ہی گھوڑے پر تیر برسانے شروع کر دیئے گھوڑا گرا اور آپ اس کی پیٹھ سے نیچے آئے نصرانیوں نے آپ پر ہجوم کیا اور آپ کو پکڑ کے آپ کی مشکیں باندھ دیں آپ کے بعد آپ کے ساتھی گرفتار ہو گئے اور یہ سب کو پکڑ کے انطاکیہ کی طرف چل پڑے راستہ میں ان سے حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات ہوئی جس کا ذکر ہم ابھی کر چکے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بھی اس جنگ میں اس وقت موجود تھے جب حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ گرفتار ہوئے تھے۔

جب رات ہوئی تو آپ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھاگے کہ میں آپ کے پاس پہنچ جاؤں اور ان اس واقعہ کی خبر دوں' راستہ میں آپ کو اچانک ایک شیر مل گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا ابوالحارث! میں رسول اللہ ﷺ کا خدمت گار ہوں اور غلام ہوں اور ایسا ایسا میرا حال ہے شیر دم ہلا کر ان کی طرف چلا اور ان کے پہلو میں آکے کھڑا ہو گیا پھر ڈکارا اور اپنے سر سے یہ اشارہ کیا کہ چلئے چنانچہ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں چلا اور وہ میرے ساتھ ساتھ میرے پہلو میں چل رہا تھا حتی کہ ہم دونوں اس سرزمین میں جو ہماری صلح میں داخل تھی پہنچ گئے اور پھر وہ مجھے وہاں چھوڑ کے واپس چلا گیا۔

Marfat.com

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ جب لشکر میں پہنچے تو آپ نے حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالی عنہ اور آپ کے ساتھیوں کے گرفتار ہونے کا ذکر کیا۔ مسلمانوں کو یہ نہایت شاق گزرا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان کی قید کا سن کر رونے لگے اور فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالی عنہ کی بہن کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ماں جائے بھائی! کاش مجھے خبر ہوتی کہ آیا تمہیں زنجیروں میں جکڑ دیا یا لوہے (کی کوٹھڑی) میں قید کر دیا یا کسی جنگل میں پھینک دیا یا تمہیں تمہارے خون سے رنگ دیا گیا۔

واقدی رحمتہ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں کہ وہ تمام عربی عورتیں جن کے خویش و اقارب حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ مقید ہوئے تھے حضرت خولہ بنت ازور رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس جمع ہوئیں اور اپنے یگانوں کو یاد کر کر کے رونے لگیں۔

حضرت سلمی بنت سعید رضی اللہ عنہا نے جو نہایت عابدہ اور زاہدہ عورت تھیں نے ان عورتوں سے کہا کیا اللہ پاک تبارک و تعالی نے تمہیں اسی کام کا حکم فرمایا ہے کہ اس طرح رویا کرو۔ یاد رکھو تمہیں اللہ تعالی نے صبر کا حکم دیا ہے اور اس پر اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔

عربوں کی بہو بیٹیو! صبر کرو اجر پاؤ گی اللہ تعالی کے نزدیک تمہاری مصیبتوں کے بدلے میں ثواب ہے اور جو تم اپنے نزدیک رنج و الم سمجھ رہی ہو وہ دراصل تمہارے لئے پند و نصیحت ہے' خواتین اسلام یہ سن کر خاموش ہو گئیں رونا موقوف کیا اور آپس میں ایک دوسرے کو تعزیت کرنے لگیں۔

## دربار خلافت اور مدینہ کے مسلمانوں کی خوشی

جب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا خط اور وہ مال خمس جو آپ نے رباح ابن غانم یشکری کے ساتھ روانہ کیا تھا دربار خلافت میں پہنچا تو مدینہ طیبہ میں ایک شور پیدا ہو گیا۔ لوگ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہوئے تاکہ حلب' اس کے محاصرہ' لڑائی اور فتح کا قصہ سن سکیں۔ حضرت رباح رضی اللہ تعالی عنہ سب سے پہلے اپنے مولی رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ اول جناب عتیق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے روضہ مقدسہ پر حاضر ہوئے قبروں پر سلام کیا اور دو رکعت نماز پڑھی ازاں بعد جلالتہ الماب حضرت خلیفتہ المسلمین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور وہ خط پیش کر

Marfat.com

کے مال خمس جناب کے سپرد کر دیا

## حضرت ابو عبیدہ اور افواج اسلام کی انطاکیہ روانگی

آپ نے اسے کھول کر مسلمانوں کو سنایا مسلمانوں نے اسے سن کر تہلیل و تکبیر کے نعرے لگائے حضور اکرم محمد رسول اللہ ﷺ پر درود شریف کثرت سے بھیجا آپ نے وہ خمس اپنی تحویل میں لیا اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو جواب میں لکھا کہ تم انطاکیہ کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ اب تمہیں کوئی چیز نہیں روک سکتی' یہ جواب دے کے آپ نے رباح بن غانم رضی اللہ عنہ کو واپسی کا حکم دے دیا حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آپ کا جب یہ جواب پہنچا تو آپ اسی روز اپنی جمعیت کو لے کر انطاکیہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

## انطاکیہ میں یوقنا کا استقبال

حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ اور ایہم بن جبلہ کا یہ قصہ ہوا کہ جب یہ انطاکیہ کی طرف چلے تو انہوں نے اول اپنے آگے آگے ایک شخص کو روانہ کر دیا کہ وہ ملک ہرقل کو جا کر خوش خبری دیدے کہ اس کی بیٹی یوقنا (رحمتہ اللہ تعالی علیہ) ایہم بن جبلہ مع دو سو مسلمان قیدیوں کے صحیح و سلامت آ رہے ہیں ہرقل نے جب یہ سنا تو شہر کو آراستہ کرنے' گرجا کو سجانے' اس میں فرش و فروش کرنے' فقراء اور مساکین کو خیرات دینے کا حکم دیا اس کا بھتیجا فورین رومیوں کی فوج لیکر نہایت ٹھاٹھ اور زیب و زینت سے ان کے استقبال کے لئے نکلا۔ رعایا لباس فاخرہ سے ملبوس ہو کر شہر سے باہر نکلی' انطاکیہ کا ہر باشندہ حدود شہر سے باہر آیا۔ یہ دن بھی ایک مجمع عام کا دن تھا جیسے عید وغیرہ یا بادشاہ کی حضوری کا دن جس میں لوگ اکثر جمع ہوا کرتے تھے' بادشاہ کی لڑکی کو دیکھتے ہی تمام امراء ورؤساء اور اعیان سلطنت پاپیادہ ہو گئے سب سے پہلے اصحاب رسول اللہ ﷺ جن کی مشکیں کسی ہوئی تھیں شہر میں داخل ہوئے رومی انہیں گالیاں دیتے سب و شتم کرتے اور ان کے اوپر تھوکتے جاتے تھے اور ایہم بن جبلہ کی فوج کے سرداران کے گرداگرد تھے بادشاہ کی لڑکی اپنے باپ کے محل میں داخل ہوئی ایہم بن جبلہ اور یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوئے اور تعظیم کے لئے زمین کی طرف جھک گئے بادشاہ نے انہیں نیز ان کی فوج کے بڑے بڑے افسروں کو خلعت عطا کی اور اس کے بعد صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم کے متعلق حکم دیا کہ انہیں میرے سامنے لایا جائے۔

Marfat.com

چنانچہ یہ حضرات ہتھکڑیاں پہنے ہوئے تھے اور اسی حیثیت سے بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو گئے ان کے کھڑے ہوتے ہی خداموں اور دربانوں نے ان سے چلا کے کہا بادشاہ کی تعظیم کے لئے زمین پر سجدہ کرو۔ مگر انہوں نے ان کے کہنے کی طرف کچھ التفات نہ کیا اور جوں کے توں کھڑے رہے بادشاہ کے سب سے بڑے مصاحب نے یہ دیکھ کر ان سے کہا تم بادشاہ کے سامنے سجدہ کیوں نہیں کرتے؟ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس لئے کہ ہمارے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ ہم مخلوق کو سجدہ کریں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے۔

## ہرقل کا اسلام کی تصدیق کرنا

واقدی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے ہرقل کے پاس اپنا مکتوب گرامی روانہ فرمایا تھا اور ہرقل کو یہ معلوم ہوا تھا کہ نبی ﷺ مبعوث ہوئے ہیں تو اس نے اپنے مصاحبین روساء اور افسران ملک کو جمع کر کے یہ کہا تھا کہ یہ وہی نبی مبعوث ہوئے ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے' یہ حاکم وقت ہوں گے' ان کی امت بہترین امت ہو گی' اور یاد رکھو ان کا دین بدلا نہیں جائے گا اور ان کا مذہب یقیناً دنیا کے تمام مذاہب پر غالب آئے گا حتیٰ کہ تمام مشرق و مغرب میں پھیل جائے گا۔ یہ کہہ کر پھر اس نے ان سے ادائے جزیہ کے لئے کہا تھا کہ تم ان کو جزیہ ادا کرنے لگو۔ یہ سن کر وہ اس پر سخت ناراض ہوئے تھے اور اس کے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا اور اس کی ایک نہ سنی تھی۔ اب جبکہ رسول اللہ ﷺ کے یہ صحابہ اس کے سامنے آ کھڑے ہوئے تو اس نے چاہا کہ میں اپنے روسا مصاحبین اور افسران فوج کو جنہوں نے میری اس وقت ایک نہیں سنی تھی مترجم کے بغیر اور بلا کسی واسطہ کے ان کے کچھ گفتگو سناؤں اور اپنے اس کلام سابق کی حقیقت ان کے سامنے واضح کردوں' اس کا مقصود محض اپنی قوم کی اصلاح اور ان کے حالات کی بہبودگی اور بہتری تھی۔

## حضرت ضرار کا پوپ پال کا مونہہ بند کرنا

یہاں اس وقت عیسائیوں کے مذہب کا بہت بڑا پوپ بھی بیٹھا ہوا تھا جو دین عیسائیت کی اصل جڑ تھا وہ سن کے بادشاہ کی طرف مخاطب ہوا اور کہنے لگا بادشاہ سلامت!

Marfat.com

جس کا ذکر عیسیٰ علیہ السلام نے کیا ہے وہ نبی ابھی پیدا نہیں ہوئے یہ عربوں کا نبی تو حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ نے اس پوپ پال کی بکواس سن کر فرمایا اے رومی کتے! تو جھوٹا ہے اور یہ تیری ملعون داڑھی بھی جھوٹی ہے تو ان لوگوں میں سے ہے جس عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے نبی ﷺ دونوں کو جھٹلانے والے ہیں کیا تو یہ نہیں جانتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں اور داؤد علیہ السلام نے زبور میں ان کی خبر دی ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہترین دین لے کر مبعوث ہوئے ہیں قرآن شریف نیز جمیع کتب میں جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی ہیں ان کی نبوت اور رسالت کی دلیلیں اور شہادتیں موجود ہیں اور ہمارے نبی وہی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب مکی ہیں مگر کفر نے تمہاری معرفت پر ایک پردہ ڈال دیا ہے کہ تم انہیں نہیں پہچانتے۔

ہرقل نے کہا تم نے آداب مجلس کے خلاف کیا کہ ہمارے دین کی باتوں میں قطع کلام کر دیا تم کون شخص ہو؟ حضرت قیس ابن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ضرار بن ازور ہیں جن کے کارنامے مشہور ہیں۔ بادشاہ نے کہا وہی جن کے متعلق میں یہ سنتا رہا ہوں کہ وہ کبھی پیدل لڑتے ہیں کبھی سوار کبھی کرتہ اتار کر جنگ کرتے ہیں کبھی ہتھیار پہن کر؟ کہا ہاں! بادشاہ یہ سن کر چپ ہو گیا اور کچھ جواب نہ دیا۔

## حضرت ضرار پر ہر طرف سے تلواریں چلنے لگیں

جب پوپ نے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کی قطع کلامی سنی تو اسے غصہ آیا مگر اس نے کسی قدر تبسم کے ساتھ اس کو چھپانا چاہا مگر نہ چھپ سکا۔ آخر یہ سخت غصہ میں بھر کے بادشاہ کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مصاحبین افسران فوج اور والیان ملک وغیرہ جتنے یہاں بیٹھے تھے یہ دیکھتے ہی سب اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں بھی پوپ کا غصہ دیکھ کے بہت غصہ آیا۔ بادشاہ کو ان کا غصہ دیکھ کر اپنی جان کے لالے پڑے اور اسے یہ فکر ہوا کہ کہیں امراء و سلاطین مجھے قتل نہ کر دیں اس لئے اس نے لوگوں کو یہ حکم دے دیا کہ ضرار کو قتل کر دو۔ اور اس کا نشان تک باقی نہ رہنے دو۔ یہ سنتے ہی چاروں طرف سے تلواریں چلنے لگیں اور آپ کے جسم پر ایک سو چودہ زخم بہت گہرے گہرے آئے مگر خداوند تعالیٰ کو چونکہ آپ کی زندگی منظور تھی اس لئے کوئی مہلک زخم نہ آیا پوپ کا دل یہ دیکھ کر ٹھنڈا

Marfat.com

ہوا۔ اس کے آتش غضب پر پانی پڑا اور کہنے لگا کہ اس کی زبان نکال لو۔

## حضرت یوقنا کا حضرت ضرار کو بچانا

حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب یہ دیکھا تو آپ نے اپنے دل میں کہا خدا کی قسم! میں اس لعین کو نہیں چھوڑنے کا تاکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر زیادتیاں نہ کر سکے۔ یہ کہہ کر آپ آگے بڑھے زمین کو بوسہ دیا بادشاہ کی نعمتوں اور بادشاہت کے متعلق دعا کی اور کہا ایہاالملک! یہ بہتر نہیں ہے بلکہ مناسب یہ ہے کہ اسے صبح تک جناب مہلت دیں۔ اگر یہ کل تک زندہ رہا تو ہم اسے شہر کے دروازے پر کھڑا کر کے صلیب پر لٹکائیں گے تاکہ رومیوں کے دل جو اس کی گفتگو سے مجروح ہو گئے ہیں شفا یاب ہو جائیں۔ نیز اس شخص نے رومیوں کے آباؤ اجداد' بیٹوں اور بھائیوں کو جو قتل کیا ہے اور اس کی وجہ سے جو ان کے دلوں میں ناسور پڑ گئے ہیں ان کا بھی علاج ہو جائے پھر اس کی اہانت اور قتل کی خبر مسلمانوں میں بھی پہنچے گی۔

حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اس سے یہ مطلب تھا کہ اس وقت حضرت ضرار کی جان چھوٹ جائے گی اور کل تک اس قوم کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو جائے گا اور پھر بادشاہ چھوڑ بھی دے گا۔ بادشاہ نے ان کی رائے سن کر کہا کہ اسے کل تک تم ہی رکھو۔ یہ انہیں لے کر اپنے مکان میں آئے۔ مرہم پٹی کی زخموں کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ کسی عضو کا کوئی رگ و پٹھا نہیں کٹا ہے اور یہ اللہ پاک کے لطف و احسان کی بات ہے۔ آپ اور آپ کے صاحبزادہ نے زخموں میں ٹانکے لگائے دوا لگائی کھانا کھلایا اور پانی پلایا تو آپ نے آنکھیں کھولیں سامنے حضرت یوقنا اور آپ کے صاحبزادے کو بیٹھا دیکھا چونکہ آپ کو خبر نہیں تھی کہ یہ بادشاہ پر کوئی داؤ کھیلنے کو یہاں تشریف فرما ہیں اس لئے یہ سمجھے کہ شاید یہ مرتد ہو گئے ہیں اس لئے آپ ان سے کہنے لگے اگر تم دونوں کافر ہو تو اللہ پاک نے تمہیں میرے لئے مسخر فرما دیا ہے کہ میرا علاج کرو اور اگر تم دونوں مومن ہو تو مرحبا جزا کما اللہ نیز ممکن ہے کہ تم دونوں کی برکت سے اللہ پاک تبارک و تعالیٰ میری پریشانی کو حجاز میں اس ضعیفہ سے ملا کر جو دھاڑیں مار مار کر روئی تھیں دور کر دے اور جو رات دن میرے لئے اور میری بہن خولہ کے لئے جو لشکر میں ہیں دعائیں کرتی تھیں اور وہ میرے ان آنے والے واقعات کو جانتی تھیں۔ کیونکہ ان کے احباب میں میں ہی ایک رہ گیا تھا۔ ہمارے لشکر میں میری ایک بہن ہے جسے میرے حالات کی اب تک کچھ خبر نہیں اگر ممکن

Marfat.com

ہو سکے تو تم اسے میرا سلام پہنچا دو اور میری حالت کی اسے اطلاع دے دو۔ کافروں سے میری گفتگو کس طرح ہو سکتی ہے۔ میری بہن میری ماں کو خبر کر دے گی اور انہیں میرا حال لکھ کر بھیج دے گی۔ جب کچھ دیر آپ نے رات میں استراحت فرمائی تو پھر فرمایا تم دونوں کو خدا کی قسم میں جو کچھ کہوں تم لکھتے رہو۔ ابن یوقنا رحمتہ اللہ تعالی نے حرفاً" حرفاً" ان کے اشعار لکھنے شروع کئے۔

## حضرت ضرار کے متعلق لشکر اسلام کو اطلاع

جب ابن یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے ان اشعار کو لکھ لیا تو حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں آپ نے اپنی وہ تدبیر جو آپ کرنے والے تھے تحریر کی اور اس خط اور ان اشعار کو ایک معتمد شخص کے ہاتھ ادھر روانہ کر دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی لشکر اسلام میں موجود تھا۔ ہم بلاط کے مقام پر مقیم تھے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت معین بن اوس مخزومی کو مقدمہ لشکر پر متعین کر رکھا تھا کہ اچانک یہ آپ کے پاس ایک رومی شخص کو لے کر آئے اور کہا کہ یہ شخص اپنے آپ کو ایلچی بتلاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو قاصد ہے؟ اس نے کہا ہاں میرے پاس آپ کے نام کا ایک خط ہے آپ نے فرمایا کس کا؟ اس نے کہا یوقنا کا اور ایک اور شخص کا جو انطاکیہ میں قید ہے جسے لوگ ضرار بن ازور کہتے ہیں آپ نے وہ خط لے کر مسلمانوں کو سنایا مسلمان حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کے اشعار سن کر بہت روئے۔

حضرت خولہ بنت ازور رضی اللہ تعالی عنہا کو خبر پہنچی تو وہ بھی حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا امین الامتہ! مجھے بھی میرے بھائی کے اشعار سنا دیجئے آپ نے انہیں بعض اشعار پڑھ کر سنائے۔ ابھی آپ تمام کرنے بھی نہیں پائے تھے کہ حضرت خولہ بنت ازور رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا **انا للہ وانا الیہ راجعون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** خدا کی قسم میں انشاء اللہ تعالی اپنے بھائی کا بدلہ ضرور لوں گی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق سب سے زیادہ رنج و ملال تھا۔

Marfat.com

## شاہ روم کی مخصوص فوج کا افواج اسلام کے مقابلہ کے لئے نکلنا اور حضرت یوقنا کا کمانڈر ان چیف بننا

مسلمان برابر فتوحات کرتے ہوئے انطاکیہ کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے حتی کہ اہل حازم' راوندات' عم' ارتاج' قورص اور باسوط وغیرہ کے قلعے فتح کرتے ہوئے لوہے کے پل (جسرالحدید) تک پہنچ گئے اور یہاں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق ڈیرے ڈال دیئے۔ ہرقل کو خبر پہنچی تو اس کے دل میں مسلمانوں کی طرف سے خوف گھر کر گیا۔ افسران فوج کو بلا کر لڑائی کی تیاری کا حکم دیا۔ جسر حدید کے قریب خیمے نصب کئے گئے۔ والیان ملک نے اپنے اپنے ڈیرے وہیں لگوائے' ہرقل نے اسلحہ خانوں کو کھلوایا اور اپنی فوج اور بہادروں پر ہتھیار تقسیم کئے حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ کو خلعت عطا کی اور کہا جنرل یوقنا! میں اپنی اس تمام فوج پر تمہیں کمانیر بناتا ہوں۔ یہ سب فوج تمہاری کمان میں رہے گی اس کی ترتیب اور صف بندی تم ہی کرو۔ وہ صلیب جو پادریوں کے خاص کنیساؤں میں رکھی رہتی تھی اور جو کسی اہم وقت یا بڑے بڑے دنوں میں نکلا کرتی تھی ان کے سپرد کی اور کہا کہ اس صلیب کو اپنے آگے رکھو۔ اس کی نصرت پر اعتماد کرو یہ تمہیں مدد دے گی۔ انہوں نے اس کو لے کر اپنے بیٹے کے سپرد کیا اور کہا کہ اسے اپنے سامنے اٹھائے رکھو ملک ہرقل سوار ہو کے گرجا میں آیا والیان ملک اور مصاحب اس کی رکاب میں ہوئے۔

## ہرقل کا دو سو صحابہ کے قتل کا حکم اور یوقنا کا ان کو بچانا

یہاں پہنچ کر اس نے صلوۃ النصرادا کی اور اس سے فارغ ہو کے رسول اللہ ﷺ کے ان دو سو صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے لانے کا حکم دے دیا تاکہ ان کی قربانی کی جائے۔

حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی آگے بڑھے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا ایہا الملک' اے روم کے جلیل القدر بادشاہ! آپ کو اللہ پاک تبارک و تعالی نے اس لئے ملک پر بادشاہ مقرر کیا ہے اور رعیتوں کی قسمت کی باگ ڈور اس واسطے آپ کے ہاتھ میں دی ہے کہ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے آپ کے حلم' وسعت اخلاق اور بردباری سے یہ بات معلوم کرلی تھی کہ آپ کے عقل کا دوش اس بار گراں کے متحمل ہونے کا اہل ہے حکیم دیسور قورس کہتا ہے کہ عقل دراصل ایک بہت بڑی بزرگی کی سیڑھی ہے جس کا مالک نہایت ہوشیار اور عقلمند شخص ہوتا ہے کیونکہ عقل اجسام کی عزت اور خلائق کے لئے چراغ

Marfat.com

ہدایت ہوتی ہے پس اے بادشاہ! آپ یہ سمجھیں کہ عرب اپنے ساز و سامان اور فوج فراء کو لے کر ہم پر چڑھ آئے ہیں' وہ لڑائی کی تاک میں ہیں اور ہمیں ان کا مقابلہ کرنا یقینی ہے اور یہ معلوم نہیں کہ لڑائی کا پلہ کس طرف جھکے اگر آپ نے ایسی صورت میں ان قیدی عربوں کو مار ڈالا اور ہمارا کوئی آدمی ان کے پنجہ میں گرفتار ہو گیا تو پھر آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ وہ اس کے ساتھ کس طرح پیش آئیں گے اور کیا سلوک اس کے ساتھ روا رکھیں گے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ انہیں اس وقت تک جب تک ہم یہ نہ دیکھ لیں کہ ہمارا کام کس طرح رہے گا اور یہ نازل ہونے والی بلا کیونکر ٹلے گی جوں کی توں رہنے دیں نیز اس سے ایک یہ بھی فائدہ ہو گا کہ اگر ہمارے ساتھیوں جرنلوں یا کرنلوں میں سے کوئی گرفتار ہو گیا تو اسے ان کے معاوضہ میں چھڑالیں گے۔

حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ کا یہ مشورہ سن کر ارباب دولت کہنے لگے واقعی بادشاہ! کمانیر صاحب کا مشورہ نہایت مفید ہے پوپ نے کہا ایھا الملک! آپ انہیں اسی کنیسہ میں مقید کرنے کا حکم دے دیں تو زیادہ انسب ہے۔ کیونکہ اول تو یہ کنیسہ (گرجا) ہمارے شہر میں سب سے عمدہ کنیسہ ہے۔ دوسرے اس میں خوبصورت خوبصورت لڑکیاں اور حسین حسین عورتیں ہیں انہیں آپ یہ حکم دے دیں کہ وہ سج سج کے اور زیب و زینت کر کے یہاں حاضر رہیں وہ قیدی جب ہماری عورتوں' ان کے حسن اور جمال کو دیکھیں گے' عمدہ عمدہ ان کی خوشبوئیں سونگھیں گے تو خود ہمارے دین کی طرف مائل ہو جائیں گے اور یہ مسلمانوں کے لئے ضعف کا باعث ہو گا۔ بادشاہ نے انہیں لانے کا حکم دیا جب وہ خدا کے شیر لوہے کی زنجیروں میں بندھے ہوئے آئے تو پادریوں نے زور زور سے انجیل پڑھنی شروع کی تکلفات و آرائش دکھلانا اور خوشبودار چیزوں کی تبخیر کی۔

مسلمانوں نے وہاں پہنچتے ہی تکبیر و تہلیل کے نعرے بلند کئے بشیر و نذیر ﷺ پر درود شریف بھیجا اور کہا مشرک جھوٹے ہو گئے۔ قعر ضلالت کے گڑھے میں گر پڑے ذلت کا کلنک ان کی پیشانیوں میں لگ گیا۔

اس کے بعد ہرقل نے قیدیوں کے متعلق یہ حکم دیا کہ وہ اسی کنیسہ میں قید رکھے جائیں۔ یہ کہہ کر وہ لشکر کی طرف چلا تاکہ خیموں کو دیکھے کہ کس طرح لگائے گئے ہیں چنانچہ یہ لشکر میں آیا اور اس نے دیکھا کہ اس کے خیمہ کے گرد افسران فوج کے ڈیرے نصب ہیں اور ہر ڈیرے اور خیمے کے مقابلہ میں لکڑی کا ایک ایک کنیسہ جن پر سونے کا کام بنا ہوا ہے بنائے گئے ہیں گھنٹے اور ناقوس ان کے دروازوں پر آویزاں ہیں اور ان کی

Marfat.com

خوب زیب و زینت کی گئی ہے۔

## مسلمانوں کا جسر حدید پر قبضہ

بادشاہ نے تمام لشکر کا ایک چکر لگایا اور اس کا معائنہ کر کے یہ چاہا کہ میں شہر (انطاکیہ) میں لوٹ جاؤں مگر اسی وقت گھوڑے سرپٹ ڈالے اس کے پاس چند سوار آئے اخوان الریاست اور درباریوں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا عرب جسر حدید تک آگئے ہیں اور اس پر ان کا قبضہ ہوگیا ہے۔

بادشاہ کو زوال سلطنت کا اسی وقت یقین ہوگیا اور اس نے سمجھ لیا کہ اب میری سلطنت اور بادشاہت کا قائم رہنا مشکل ہے۔ اس نے ان سواروں سے کہا تین سو بہادر سپاہی اس پر متعین ہیں پھر عربوں کا قبضہ اس پر کس طرح ہوگیا؟ انہوں نے کہا ایہاالملک! پل کے برجوں پر جو سردار مقرر ہے خود اسی نے ان کے سپرد کر دیا ہے۔

## جسر حدید پر قبضہ کی وجہ

حسن اتفاق یہ ہوا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کے ساتھ یہ احسان فرمایا کہ بادشاہ کا دربان لشکر میں گشت کرنے اور برجوں میں جو فوج متعین تھی اسے تاکید کرنے پل تک جو روزانہ آیا کرتا تھا وہ ایک دن حسب معمول جب آیا تو اس نے اپنی فوج کے آدمیوں کو شراب کے نشہ میں مخمور پایا اور دیکھا کہ وہ پہرہ سے غافل پڑے سو رہے ہیں۔ اس نے فوج کے ہر دستہ کے افسر کو متنبہ کیا اور پچاس پچاس کوڑے مار دیئے۔ فوج کے کرنل یا سردار کو قتل کرنے کا ارادہ کیا مگر بادشاہ کے خوف نیز اپنے حزم و احتیاط کی وجہ سے چھوڑ دیا اور بادشاہ کو اس کی آ کے خبر کر دی۔ فوج کے افسروں کے دل میں اس بات سے کینہ بیٹھ گیا مگر خاموش رہے۔

حضرت یوقنا رضی اللہ عنہ جب کسی روز یہاں اس نیت سے تشریف لائے کہ میں اس پل کے متعلق کیا تدبیر اور داؤ کر سکتا ہوں تو انہیں پتہ چلا کہ افسر بادشاہ کے فلاں مصاحب سے ناراض ہیں۔ آپ نے ان سے اس کی وجہ دریافت فرمائی مگر انہوں نے بالکل اس کا انکار کر دیا۔ آپ نے اسرار کیا اور فرمایا مجھے تم اپنے بھید سے ضرور آگاہ کر دو۔ انہوں کہا کیا آپ ہمیں اپنی طرف سے امان دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں امان ہے۔ انہوں نے کہا ہمارا ارادہ ہے کہ ہم اس پل کو عربوں کے سپرد کر دیں۔ آپ کو ان کے قول کی جب پوری طرح تصدیق ہو گئی کہ یہ سچے دل سے کہہ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا اب تم کیا چاہتے

Marfat.com

انہوں نے کہا مسلمانوں سے امان لینا۔ آپ نے فرمایا میں ان کے سردار کے پاس ایک خط لکھ دوں گا کہ وہ تمہیں امان دے دیں۔ میری رائے میں اگر تم ان کے دین میں بھی داخل ہو جاؤ تو بہت بہتر ہے۔ انہوں نے کہا آپ ان کے دین میں داخل ہو کر پھر کیوں ان سے پھر گئے۔ آپ نے فرمایا حاشاللہ میں ان کے مذہب سے نہیں پھرا بلکہ اس مصلحت سے یہاں آیا ہوا ہوں کہ کسی حیلہ سے یہ انطاکیہ ان کے سپرد کر دوں۔ انہیں جب اس کی تصدیق ہو گئی کہ یہ مسلمان ہیں اور ہم سے بالکل سچ کہہ رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ پل ہم انہیں سپرد کر دیں گے۔ جب اس رائے پر سب متفق ہو گئے تو انہوں نے اپنی اس رائے کو پوشیدہ رکھا اور جب مسلمان آگے بڑھے تو اس فوج کا افسر چپکے چپکے مسلمانوں کے لشکر میں گیا اور حضرت یوقنا رضی اللہ عنہ کا خط دکھلا کر اپنے اور اپنی فوج کے لئے امان مانگنے لگا۔

مسلمان یہ دیکھ کر کہ بغیر جنگ کے پل ہاتھ آتا ہے خوش ہوئے اور امان دے دی۔ مسلمانوں کا لشکر آگے بڑھا۔ اس متعینہ فوج نے پل کے اس دروازے کو ان کے لئے کھول دیا اور مسلمان اس میں داخل ہو گئے۔

## افواج اسلام کا انطاکیہ پہنچنا

جب مسلمان انطاکیہ کی حدود میں پہنچ گئے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید سے فرمایا ابا سلیمان! ہم رومی کتوں کی سرزمین انطاکیہ میں پہنچ گئے ہیں۔ چند ساعت میں بادشاہ کا لشکر ہمارے مقابلے میں پہنچنے والا ہے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا امین الامت اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

**واعدوالھم ما استطعتم من قوۃ و من رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ و عدوکم** "تم کافروں کے مقابلہ میں اپنی اور اپنی سواریوں کی پوری ہمت کے ساتھ دشمن پر دھاک بٹھا سکو۔

## اسلامی لشکروں کے سردار

حضرت خالد نے مزید فرمایا کہ اب آپ نے اپنی فوج کو تیاری کا حکم دیں تاکہ وہ زینت اسلام اور قوت ایمان کا مظاہرہ کریں اور ایک ایک سردار کو فوج دے دے کر پے درپے ادھر روانہ کرتے رہیں۔ آپ نے ایسا ہی کیا اور سب سے پہلے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی رضی اللہ عنہ جو عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں کی ماتحتی میں تین ہزار فوج جو

Marfat.com

مہاجرین و انصار پر مشتمل تھی دے کر ادھر بطور ہراول کے روانہ کیا۔ پھر ان کے پیچھے حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں دو ہزار سوار دے کر بھیجا۔ ان کے پیچھے تیسرا نشان حضرت میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ کو مرحمت کیا اور تین ہزار جوان ان کے ساتھ کر کے انہیں بھی ادھر بھیج دیا۔ چوتھا علم حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ عنہ کے واسطے بنایا اور ان کو بھی تین ہزار لشکر دے کر چلتا کیا۔ پانچواں نشان یعنی رایت العقاب جسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے بنا کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا تھا حضرت خالد بن ولید نے لیا اور اپنے ساتھ لشکر زحف کو لے کر روانہ ہو گئے۔ جب آپ کچھ دور جا چکے تو سب کے بعد بقیہ لشکر کو لے کر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ خود چلے۔ آپ کے لشکر میں منجملہ دیگر حضرات کے حسب ذیل افراد بھی شامل تھے۔

عمرو بن معدیکرب زبیدی' ذوالکلاع حمیری' عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق' عبداللہ بن عمر خطاب' ابان بن عثمان بن عفان' فضل بن عباس' ابوسفیان صخر بن حرب' راشد بن ضمرہ' سعید بن رافع' زید بن عمرو' رافع بن سہیل' زید بن عامر' عبداللہ بن ظفیر' عبید بن اوس' ابولبابہ بن منذر' عوف بن ساعدہ' عباس بن قیس' عابد بن علیہ' رافع بن عنجدہ' عبداللہ بن قرحا ازدی' واحد بن ابی العون' منہاجر بن اوس' کعب بن ضمرہ' مسعود بن عون اور ان ہی جیسے حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ان کے پیچھے پیچھے وہ خواتین تھیں جن کے احباب قید میں تھے جیسے خولہ بنت ازور' عفیرہ بنت غفار' مزروعہ بنت عملوق' ام ابان بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ مگر ان سب میں زیادہ غمگین حضرت خولہ بنت ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

رومی اپنے ڈیرے اور خیموں میں تھے کہ اچانک انہیں عربوں کے لشکر کے گھوڑوں کی ٹاپیں سنائی دیں۔ یہ جلدی جلدی اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور اپنی صفوں کو ترتیب دے کر کھڑے ہو گئے۔ سب سے پہلے انہیں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا پھریرا لہلہاتا ہوا دکھائی دیا۔ ان کے بعد حضرت مسیب بن نجبہ انفزاری رضی اللہ عنہ پہنچے۔ ان کے بعد حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ' پھر حضرت مالک اشتر نخعی رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور سب کے بعد حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اپنی فوج ظفر موج کے ہمراہ تشریف لے آئے اور ہر افسر نے ایک ایک جگہ اپنے اپنے ڈیرے ڈال دیئے۔

## ہرقل کا رومیوں سے خطاب

ہرقل نے جب مسلمانوں کے لشکر کی طرف دیکھا کہ وہ اپنے خیموں اور ڈیروں

Marfat.com

سمیت یہاں فروکش ہو گئے ہیں تو اس نے اپنی فوج کی نگرانی کے لئے اپنے بڑے سپہ سالار نسطا روس بن رومیل کو چھوڑا اور خود کنیسۃ القیسان (پادریوں والے گرجا) میں آیا۔ والیان ملک' افسران فوج' اخوان سلطنت کو جمع کر کے ان کے سامنے بحیثیت ایک مقرر کر کے کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔

"دین نصاریٰ کے حاملو! اور ماء معمودیہ کے فرزندو! میں نے جس چیز سے تمہیں پہلے ہی ڈرایا اور متنبہ کیا تھا یعنی ارض سوریہ (ارض شام) سے تمہاری مملکت کے زوال اور تمہاری عزت و آبرو کے یہاں سے رخصت ہو جانے کے متعلق سو وہ چیز سامنے آ گئی اور وہ خطرہ جس سے میں نے تمہیں قبل ہی آگاہ کیا تھا آخر قریب پہنچ گیا۔ میں نے آج کے دن کے لئے تمہیں ڈرایا تھا مگر افسوس کہ تم نے میری ایک نہ سنی میرے قتل کے درپے ہو گئے اور یہ ٹھان لی کہ اسے زندہ نہ چھوڑا جائے۔ یہ قوم تمہارے وطن مالوف اور اس چمن بے خزاں میں گھس آئی ہے جس کی خوشبو تمہارے عزت کے تاج کے لئے ضروری اور لابدی ہے تمہیں چاہئے کہ اب تم اپنے حریم' مال اور اپنی جانوں کے لئے اس سے دل کھول کر لڑو اور کوشش میں بزدلی کو اپنے پاس تک نہ پھٹکنے دو۔ میں نے تمہارے واسطے حتی المقدور بہت کوشش کی۔ تمہارے دین اور ملک کے لئے اپنا بے شمار روپیہ' مال' خزانہ اور آدمی تک تلف کر دیئے مگر میری ایک نہ چلی اور میری ہر ایک کوشش فضول گئی اور کوئی نتیجہ عمدہ نکلتا ہوا کبھی معلوم نہ ہوا۔ اب اگر تم نے بزدلی دکھلائی یا سستی اور کاہلی سے کام لیا جنگ سے پیٹھ دے کے بھاگ پڑے۔ اپنے وطن عزیز کو اغیار سے صاف کرنے کی پوری سعی نہ کی اور عربوں کو تلواروں کی باڑوں کے سامنے رکھ کر انہیں موت کے دروازے تک نہ پہنچا دیا تو یاد رکھو تمہیں نہایت ذلت کا سامنا ہو گا اور ایسی پسپائی اٹھانی پڑے گی کہ تم پھر کبھی نہیں سنبھل سکتے۔ کہاں ہیں تمہارے وہ اسلاف جن کے تم نام لیوا ہو وہ اپنی زندگی نہایت حشمت و جاہ سے گزار گئے اور آہ آج ان کے گھروں میں ان ملعون عربوں نے سکونت اختیار کر لی ان کے گرجاؤں کو مسجد بنا دیا صومعہ اور کینساؤں کو برباد کر دیا ان کے دیروں کو کھود کر ان کا کھنڈر کر ڈالا۔ تمہارے بادشاہوں کو ذلیل' تمہاری خواتین کو باندیاں' بچوں کو غلام بنا لیا تمہارے قلعوں کے مالک' شہروں پر قابض اور ملکوں پر مسلط ہو گئے اور تم ابھی خواب خرگوش میں ہو جو کچھ ہونا تھا وہ ہو لیا اور جو کچھ گزرنا تھا وہ گزر چکا اب پانی سر سے گزرنا چاہتا ہے بیدار ہو جاؤ

Marfat.com

اور اپنے حریف سے ڈٹ کر مقابلہ کرلو تم سے پہلے بہت سی قومیں اپنے وطن عزیز اور گھر بار کی حفاظت کے لئے مردانہ وار میدان میں کام آچکی ہیں مگر انہوں نے اپنی اور اپنی خواتین کی غیرت پر حرف نہیں آنے دیا۔

میری حکمت و دانائی کا تقاضا یہ تھا کہ میں نے تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ تم اپنے اور عربوں کے مابین مصالحت کا جال بن لو مگر چونکہ تمہارے جہالت کے اندھیرے نے تمہاری حکمت کے نور کو پہلے ہی بجھا دیا تھا اس لئے تم نے اس کا انکار کر دیا کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ ایک سبز پتھر کا کتبہ افیانوس کے شاگرد لیماون کی قبر کے اوپر سے پایا گیا ہے اس میں مرقوم ہے کہ حکمت و دانائی عالم بالا کے لئے ایک سیڑھی کے درجہ میں ہے جو شخص اسے کھو دیتا ہے وہ قرب باری کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا' حکمت قلوب کی زندگی' ذہنوں کا خزانہ' نفوس کا تزکیہ اور عقلوں کا نور ہے جو شخص حکیم اور دانا نہیں ہے وہ ہمیشہ کا بیمار ہے جو شخص کام کا انجام سوچتا ہے وہ اونچ نیچ ضرور دیکھتا ہے اور جو شخص اونچ نیچ دیکھتا اور کسی چیز پر نظر غائر ڈالتا ہے وہ اس کی حقیقت اور اپنے خالق کو پہچان لیتا ہے اور جو شخص حقیقت اور خالق کو پہچان لیتا ہے وہ نیک کام سرانجام دیتا ہے اور جو نیک کام سرانجام دیتا ہے اس کا ذہن اور عقل ترقی کر جاتی ہے اور جس شخص کی عقل ترقی کر جاتی ہے اس کی روح پاک ہو جاتی ہے۔"

کہتے ہیں کہ جب ہرقل کینتہ القیسان میں اپنی قوم کو نصیحت کر کے ان سے اس بات پر حلف لے چکا کہ جب تک ہم میں سے ایک شخص بھی زندہ ہے ہم کبھی قدم پیچھے نہیں ہٹا سکتے' تو اس کی قوم اس کے ساتھ لشکر میں آئی صلیبیں بلند ہوئیں۔ پادری اور بشپ انجیلیں پڑھنے لگے اہل کفر وطغیان میں ایک شور بدتمیزی واقع ہوا۔ شور و غوغا کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور لڑائی کے لئے آمادہ ہو گئے۔

## افواج اسلام کا جنگ کیلئے تیار ہونا

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر فوراً" گھوڑے پر سوار ہوئے' اسلامی فوج صف بستہ ہوئی' ہر سردار اپنی اپنی جگہ مستعد ہو کے کھڑا ہو گیا۔ علم اور نشانات جابجا دکھائی دینے لگے مسلمانوں نے شہنشاہ علام الغیوب کے ذکر سے آوازوں کو بلند کیا۔ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی جاں فزا صدائیں ہر طرف سے آنے لگیں۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فوج کو اس ترتیب اور وضع پر کھڑا ہونے کا حکم دیا جس وضع اور ترتیب

Marfat.com

سے پہلے روز یہاں آئے تھے اور حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے جو نہایت فصیح اور مقفی عبارت بولا کرتے تھے فرمایا کہ یا ربیعہ! مجاہدین اسلام کے دلوں کی طرف اپنے وعظ و نصائح کے تیر پھینکو اور قتال مشرکین مسلمانوں کو خوب ترغیب دلاؤ۔

## حضرت دامس ابوالہول کا کارنامہ
## حضرت ضحاک بن حسان رضی اللہ عنہ کی رومی سردار نسطاروس سے جنگ

جابر بن اوس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں بھی اس لڑائی میں موجود تھا جب حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنا وعظ ختم کر چکے تو سب سے پہلے رومیوں کے لشکر میں سے لڑائی کے لئے نسطاروس بن روبیل جو روم میں ایک بہادر اور لوہے کا گویا ایک برج تھا نکلا اور میدان میں آ کے اپنے حریف کو طلب کرنے لگا حضرت دامس ابوالہول رضی اللہ عنہ فاتح حلب بنی طریف کے غلام اس کی طرف چلے آپ گھوڑے پر سوار تھے ایک نے دوسرے پر حملہ کیا لڑائی کے شعلے بلند ہوئے مگر آپ کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور آپ اس کی پشت سے اچھل کر زمین پر آگرے۔ نسطاروس آپ کی طرف جھکا آپ کو گرفتار کیا اور حقارت کے ساتھ کھینچتا ہوا اپنے خیمہ کی طرف لے گیا اور اپنے آدمیوں کے سپرد کر کے پھر میدان میں آگیا حضرت ضحاک بن حسان طائی رضی اللہ عنہ اس کے مقابلے کے لئے بڑھے آپ صورت و شکل دراز قد اور شہسواری میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بالکل مشابہ تھے جب آپ میدان میں تشریف لائے تو ایک رومی شخص جس نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو چند لڑائیوں میں دیکھا اور پہچانا تھا آپ کو دیکھ کر کہنے لگا یہ مسلمانوں کے وہی شہسوار ہیں جنہوں نے ہمارے ممالک کو فتح' قلعوں کو مسخر' دلاوروں کو قتل اور حامیوں کو گرفتار کر کے رکھ دیا ہے۔

یہ سنتے ہی رومیوں کا ہر وہ شخص جو اطاکیہ کی جنگ میں موجود تھا آپ کی طرف دیکھنے لگا اور حضرت ضحاک کو یہ سمجھ بیٹھا کہ یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہیں مشرکین کے ہجوم کی وجہ سے جو ان میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے دیکھنے کے اشتیاق میں پیدا ہوا تھا خیموں کی رسیاں ٹوٹ گئیں منجملہ دیگر خیموں کے نسطورس کا خیمہ بھی سالم نہ رہا اور وہ اس کے تخت کے اوپر آپڑا فراشوں اور غلاموں کے یہ دیکھ کر حواس باختہ ہوئے اور انہیں اپنی جانوں کے لالے پڑے گئے کہ اگر نسطورس انہیں اس حالت میں دیکھ لے گا تو ہمیں قتل کر دے گا لشکر کا چونکہ ہر آدمی نسطورس اور اس کے حریف کے دو دو ہاتھ دیکھنے

Marfat.com

اور انکے فنون جنگ ملاحظہ کرنے کا متمنی تھا اس لئے ان غلاموں کو ایسا کوئی آدمی نہ ملا جو خیمے کھڑے کرنے میں ان کا معاون و مدد گار ہوتا آخر ان تینوں فراشوں میں سے دو کی یہ صلاح ہوئی کہ حضرت دامس ابوالہول کو کھول کر ان سے اس کام میں اعانت لی جائے یہ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کی ہتھکڑیاں کھولتے ہیں آپ اس خیمہ کے نصب کرانے میں ہماری ذرا مدد کر دیجئے ہم پھر آپ کو اسی طرح سے ہتھکڑیاں پہنا دیں گے اور جب سردار نسطورس یہاں آئے گا ہم اس سے آپ کی رہائی کی سفارش کر دیں گے اور وہ آپ کو چھوڑ دے گا۔

آپ نے فرمایا ہاں بہت بہتر۔ تو انہوں نے آپ کی ہتھکڑیاں کھول دیں آپ اچانک ان دونوں کی طرف جھپٹے اور ایک کو داہنے ہاتھ میں دوسرے کو بائیں ہاتھ میں لپک کے دبوچ لیا اور ایک کو دوسرے پر دیدے مارنے لگے ٹکرا کے ان دونوں کا دم نکل گیا تو آپ تیسرے کی طرف جھپٹے اور پکڑ کر اسے بھی ان ہی کے پاس پہنچا دیا اس کے بعد آپ ایک صندوق کے پاس آئے اسے کھولا تو اس میں نسطوروس کے کپڑے رکھے ہوئے دیکھتے آپ نے انہیں پہن لیا اور پھر نسطورس کے ایک عمدہ گھوڑے پر سوار ہو کر اس کا پیش قبض اور تلوار ہاتھ میں لی اور اپنی وضع کو بدل کر نصرانی عربوں کے لشکر کی طرف چلے جبلہ بن ایہم اور اس کا بیٹا نیز اس کے قبیلہ کے معزز اشخاص بادشاہ کے لشکر میں گئے ہوئے تھے اور یہاں کوئی نہیں تھا البتہ جبلہ بن ایہم غسانی نے حازم بن ۔غوث کو اپنے تمام لشکر کا سپہ سالار بنا کر اس کو یہاں نگراں کر کے چھوڑ رکھا تھا آپ حازم بن ۔غوث کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔

نسطاروس اور حضرت ضحاک بن حسان رضی اللہ عنہ کے مابین برابر جنگ جاری رہی حتیٰ کہ ان دونوں کے گھوڑے تک تھک کر چکنا چور ہو گئے مگر دونوں حریف اپنے اپنے دشمن پر غالب نہ آ سکے۔ آخر دونوں جدا ہوئے نسطاروس تھک کر اس غرض سے کہ خیمہ میں جا کر استراحت اور آرام کر لے اپنے خیمہ کی طرف چلا مگر اس کے قریب پہنچ کر خیمہ کو سرنگوں اور فراشوں کو قتل پایا۔ حضرت دامس رحمۃ اللہ علیہ کو جب وہاں نہ دیکھا تو فوراً" سمجھ گیا کہ یہ سب کچھ اسی کے کرتوت ہیں آخر جلتا کلتا بادشاہ کے پاس گیا اور اسے تمام باتوں سے مطلع کیا اور کہا مسیح (علیہ السلام) کی قسم! یہ عرب پکے شیطان ہیں۔ لشکر کو جب حضرت دامس رحمۃ اللہ علیہ کے اس فعل کی خبر ہوئی تو وہ جنبش میں آیا۔ بادشاہ نے کہا وہ ابھی تک ہمارے ہی لشکر میں معلوم ہوتا ہے ہم نے اسے نکلتے یا بھاگتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نصرانی

Marfat.com

عربوں کا لشکر چونکہ اس کا ہم جنس ہے اس لئے وہ اس میں چھپا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

حضرت وامس رضی اللہ عنہ نے جب لشکر میں حرکت دیکھی تو فوراً سمجھ گئے کہ یہ میری ہی وجہ سے معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے چپکے سے تلوار نکالی اور حازم بن غوث کے سر پر اس زور سے رسید کی کہ اس کا سر اس کے تن سے دور جا پڑا۔ نصرانی عرب آپ کی یہ جرات اور کام دیکھ کے مبہوت سے ہو گئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں کو آپ کے قتل سے روک دیا اور وہ دہشت زدہ ہو کے رہ گئے۔ آپ نے اپنے گھوڑے کی عنان مسلمانوں کے لشکر کی طرف منعطف کر کے ڈھیلی چھوڑ دی اور گھوڑا ادھر سرپٹ پڑ گیا۔ مسلمانوں نے جب آپ کو آتے ہوئے دیکھا تو تہلیل و تکبیر کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ آپ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے' سلام کیا اور اپنا تمام قصہ بیان کیا۔ آپ نے دعا دی اور فرمایا خدا کرے تمہارے ہاتھ نہ بہکیں۔

## والی رومتہ الکبریٰ کا ہرقل کی کمک کو پہنچنا

جبلہ بن ایہم غسانی کو جب اس کے چچیرے بھائی حازم بن عبد غوث کے قتل کے متعلق معلوم ہوا تو اسے سخت غصہ آیا۔ بادشاہ کے پاس جا کے زمین بوس ہوا اور کہنے لگا روم کے شہنشاہ! اب مجھ میں صبر کی طاقت باقی نہیں رہی۔ یہ عرب حد سے بڑھ گئے ہیں اور اپنے مرتبہ کو بھول کر آگے قدم رکھنے لگے ہیں اب ضروری ہے کہ ان پر حملہ کر دیا جائے۔ بادشاہ ابھی اجازت دینے ہی کو تھا کہ مسلمانوں پر ایک متفقہ حملہ کر دیا جائے اچانک کچھ آدمی گھوڑے دوڑاتے ہوئے اس کے پاس آئے۔ بادشاہ نے ان سے دریافت کیا کہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ایہاالملک! فلنطانوس بن مطانیوس بن ارمونیا والی رومتہ الکبریٰ و مدائن جناب کی کمک کے لئے آیا ہے۔

## حضرت محمد ﷺ کی صداقت نبوت کی عجیب دلیل

راوی کا بیان ہے کہ رومتہ الکبریٰ میں ایک بڑا مکان بنا ہوا تھا جس کا نام ابوسوفیا (بو سرفیا) تھا اس میں تانبے کی ایک تصویر جس پر سونے کا کام تھا بنی ہوئی تھی۔ اس مکان کے سونے کے سات دروازے تھے۔ ادھر دروازے پر ایک مدور عمارت تھی جس کے اوپر ایک آدمی کی شکل بنی ہوئی تھی اور اس آدمی کے ہاتھ میں سونے کی سات تختیاں تھیں۔ نیز اسی بڑے عالی شان مکان میں ایک اور مکان بنا ہوا تھا جو ہمیشہ مقفل رہتا تھا اور جب

Marfat.com

سے رومتہ الکبریٰ کی بنیاد پڑی تھی اس وقت سے لے کر آج تک کبھی نہیں کھلا تھا۔

جب والئی رومتہ الکبریٰ قلنطانوس نے ملک ہرقل کی کمک کا ارادہ کیا تو اسے لشکر وغیرہ کی رسد کے لئے خزانہ کی ضرورت ہوئی وہ اس مقفل مکان کے پاس آیا اور اس کے کھولنے کا ارادہ کرنے لگا۔ اس مکان کے مہتمم یا متولی اعظماوس نے قلنطانوس سے کہا ایہا الملک! اس مکان میں قفل (تالے) پڑے ہوئے آج سات سو سال کا زمانہ گزر چکا ہے۔ ظہور مسیح (علیہ السلام) سے ایک سو ستر سال قبل اس میں یہ قفل پڑا تھا۔ آپ کے باپ دادا میں سے کسی شخص نے اس سے تعارض نہیں کیا۔ اس کنیسہ کا جو آج تک متولی ہوتا رہا اس کی وصیت برابر یہی رہی کہ اس مکان کو نہ کھولا جائے۔ اس لئے اگر جناب اپنے پیشتر حکماء اور بادشاہوں کی حکمت کو جس کی بناء انہوں نے ڈالی تھی کھول کر ضائع نہ کریں تو بہت بہتر ہے اس شہر کی بناء آپ کے دادا نے ڈالی تھی اور مکان کی تاسیس بھی انہوں نے ہی کی تھی۔ اس کا نام ارمونیا تھا۔ انہوں نے جیسا کہ مجھے خبر پہنچی ہے اس شہر پر تین سو برس حکومت کی ہے اور اپنے بیٹے کو یہ وصیت کی تھی کہ اس مکان کو نہ کھولا جائے۔ پھر آپ کے باپ نے تین سو ستر سال سلطنت کی اور اپنے باپ کی طرح یہی وصیت کی کہ اس کو نہ کھولا جائے۔ سو سال حکومت کرتے ہوئے آپ کو بھی گزر گئے ہیں اتنی مدت کے بعد آپ اپنے آباؤ اجداد کی حکمت و دانائی اور طلسم ہوشربا کو کھول کر ضائع نہ کریں تو بہت بہتر ہے۔

بادشاہ نے اس کے کھولنے میں اصرار کیا اور آخر کھول لیا اس میں سوائے بیت المقدس اور بلاد شام کے نقشوں اور شاہان شام کی تصویروں کے اور کچھ نہ نکلا۔ بادشاہوں کی تعداد اور ہر ایک کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ سب سے آخر میں یلیان یعنی ملک ہرقل کی تصویر اس ہیئت سے بنائی گئی تھی کہ گویا وہ اس کتبہ کو جو اس کے سامنے لٹکا ہوا تھا اور جس پر یونانی زبان میں حسب ذیل مضمون لکھا ہوا تھا بغور پڑھ رہا ہے۔ اے علم کے طلب گار تجھے چاہئے کہ تو ہمیشہ علم حاصل کرتا اور اسے بار بار پڑھتا رہے۔ کیونکہ جب متعلم کے کانوں میں علم کے نکات ہمیشہ پہنچتے رہیں گے اور اس کے گوش سراپا ہوش بات کی باریکیوں سے سدا آشنا ہوتے رہیں گے تو اس کی قوت علم کے لئے یہ ازدیاد کا باعث اور اس کی دست اندازی علم کے واسطے اعانت کا سبب ہو گا اس لئے کہ تمام علوم کا استخراج اور استنباط عقل و قیاس ہی کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور قیاس علم میں کثرت ریاضت کرنے کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔

Marfat.com

علم دراصل تدبیر یعنی انجام کار معلوم کرنے کا نام ہے اور تدبیر علم کے محل اور موضوع کا نام یعنی علم میں سماتی ہے اور اس کے بغیر نہیں رہتی یعنی آدمی بدوں علم کے کوئی تدبیر نہیں کر سکتا) اور علم عقل کے موضع اور محل کا اسم ہے اور عقل علم کے تمام اشکال کی متمم اور پورا کرنے والی ہے' ہم نے حکمت و دانائی اور اسرار خفیہ میں یہ بات معلوم کی ہے کہ جب صحن زمین میں ظلمت کا خیمہ نصب ہو جائے گا اور اس کے سایہ میں چاروں طرف ضلالت کا اندھیرا چھا جائے گا تو ارض تہامہ (مکہ مکرمہ) سے ہدایت کا ایک قمقمہ روشن ہو کر اپنے نور سے دنیا کو جگمگانے لگے گا اور جہل کی اس تاریکی کو جس نے دنیا کے حس و ادراک پر ایک بہت بڑا پردہ ڈال رکھا تھا ہٹا کے ہر جگہ اپنی روشنی پہنچانے لگے گا وہ دراصل خدا کا ایک نور ہو گا جو چراغ ہدایت بن کے لوگوں کو اپنے دین میں ملا کر توحید خدا کی طرف بلائے گا اور وہ شتر کھود چشم کا مالک ہو گا جو دنیا کے تمام ادیان کو باطل کر دے گا۔ بادشاہ اس کی سہل دعوت سے ضیق میں آ جائے گا۔ پہاڑ اور زمین اس کی آواز پر لبیک کہیں گے اور جب اس کے نور کا غلبہ دنیا کے ہر ظلمت کدہ میں ہو جائے گا تو اس کی روح اس عالم سفلی کو چھوڑ کر عالم علوی اور روحانی کی طرف پرواز کر جائے گی (ﷺ) اور اس کے بعد اس کا جانشین ایک ایسا پتلا دبلا شخص ہو گا جس کا قلب نور صدق سے منور اور جس کا دل راستی اور صفائی سے معمور ہو گا۔ یہ شخص اس کی شریعت کو مضبوطی اور ملت کو مستحکم کر دے گا۔ شام کو اس وقت جبکہ ایک سیاہ چشم والا شخص ملک قیصر کو بھگا دے گا سخت مصیبت کا سامنا ہو گا۔ وہ آدمی ایسا ہو گا کہ میانہ قد رکھتا ہو گا۔ دبدبہ اور صولت کا مالک ہو گا۔ عدل اس کی صفت' پابندی اس کا ہنر' پیوند کا کپڑا اس کا جبہ اور درہ اس کی تلوار ہو گی۔ اس کے ایام حکومت میں بادشاہتیں تباہ ہو جائیں گی۔ اکاسرہ نیست و نابود ہو جائیں گے اور دولتیں مفقود ہو جائیں گی' اس کی حکومت کا زمانہ وہی ہو گا جب یہ گھر جس میں حکمت کی تصویریں ہیں اور جنہوں نے نعمتوں کو گھیر رکھا ہے کھلے گا۔ پس خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کے قلب میں حکمت راسخ ہو گئی اور جس کے خالص عقل کے طاق میں حکمت کا چراغ روشن ہو گیا حق کو پہچانا اس کی پیروی کی اور باطل سے کنارہ کش رہا۔

کہتے ہیں کہ جب والئی رومتہ الکبریٰ نے کتبہ کے اس مضمون کو پڑھا تو تعجب سے ششدر کھڑا رہ گیا۔ پھر علماؤس مہتمم مکان سے کہنے لگا پدر مہربان! اس حکمت و دانائی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا ایہاالملک! میری رائے میں ہرقل کی

Marfat.com

حکومت کا زمانہ جاتا رہا۔ ارض سوریا میں اس کی مملکت کے ستون گر پڑے۔ اس کی بادشاہت استنبول یعنی قسطنطنیہ کی طرف بدل گئی ہے یہ جو کچھ کہہ رہا ہے حکیم مہرا ئیلس اپنی معزز کتاب اسلاؤس یعنی جواہر الحکمتہ میں یہی بیان کرتا ہے۔ وہ منجملہ دوسری اور باتوں کے اس میں لکھتا ہے کہ جب اس یتیم کا نور جو تمام خرابیوں سے پاک و صاف ہوگا جبل فاران سے روشن ہوگا تو اذہان اس کی حکمت کے نور سے منور ہو جائیں گے اور جو ظلمتیں آسمان جہل میں چاروں طرف بلند ہوں گی وہ اس کے عزم و ارادے کی قوت سے علیحدہ ہو جائیں گی۔ وہ لوگوں کو حکمت و موعدہ حسنہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیں گے۔ نیکی اور لطافت کی مہار پکڑ کر اپنی طرف کھینچیں گے اور آسمان تک بلند ہو جائیں گے۔ زمین ایلیا (بیت المقدس) پر ان کے ایک صحابی کے دبدبہ سے تختی آ جائے گی۔ وہ صحابی ہیبت کے محائل سے آراستہ' عقل کے تاج سے مزین' زمین کی فتوحات کے فاتح اور سلاطین دنیا کے ذلیل کرنے والے ہوں گے۔ عدل ان کی ترازو اور پیوند در پیوند (مرقع) کپڑا ان کا لباس ہو گا۔ ان کے زمانہ حکومت میں صلیب ٹوٹ جائے گی۔ گرجے منہدم ہو جائیں گے۔ قربانی کرنے کی جگہ اوفتادہ ہو جائے گی اور ماء معمودیہ کے کنٹر اوندھے ہو جائیں گے اور کسی آدمی کو ان کے دبدبہ سے سوائے ان کی شریعت اور نبی کی اتباع کرنے کی نجات نہیں ملے گی۔

کہتے ہیں کہ جب فلنطانوس والئی رومتہ الکبریٰ نے ابا سوفیا کے متولی اور مہتمم سے یہ سنا تو اس نے اس راز کو اپنے دل میں چھپایا اور یہ ارادہ کیا کہ عربوں کے پاس جا کر انہیں دیکھنا چاہئے اور ملک ہرقل کی مدد کو پہنچنا چاہئے کیونکہ پوپ اسطولس نے جو شریعت مسیح ناصری کا حاکم ہے' مجھے خط بھیج کر دین نصاریٰ کی مدد کے لئے بلایا ہے۔ اگر میں نہ گیا یا توقف کیا تو وہ میری عزت و حرمت کو خاک میں ملا دے گا۔

یہ سوچ کر اس نے اپنے لشکر میں سے تیس ہزار فوج جو قوم کرجہ پر مشتمل تھی منتخب کی اور اپنی جگہ اپنے بیٹے (ولی عہد) اسفیلوس کو مقرر کر کے بیت الحکمت سے اسکندر یونانی کا نشان جو سونے' چاندی اور موتیوں سے بنا ہوا تھا اور جسے اسکندر نے ارض بالیوس کے فتح کے روز بلند کیا تھا نکالا۔ یہ نشان محض سال بھر میں ایک دفعہ یعنی عید صلیب اور شعاتین کے روز کنیسہ ابا سوفیا میں نکلا کرتا تھا یہ اسے اپنے ساتھ لے کے انطاکیہ کی طرف چلا اور جب اس کے باب ہادیس جس کے معنی باب فارس کے ہیں پہنچا تو یہیں خیمہ زن ہو گیا۔

Marfat.com

## والئی رومتہ الکبریٰ کی ہرقل سے ملاقات

کہتے ہیں کہ ملک ہرقل اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر والئی رومتہ الکبریٰ کی ملاقات کے لئے گیا اس کا ڈیرہ ملک ہرقل کے خیمہ کے سامنے لگایا گیا۔ رومی بہت خوش ہوئے اور نصرت و مدد کے لئے اس کے آنے کو نیک فال تصور کیا۔ ناقوس بجائے گئے لشکر میں ایک شور عظیم پیدا ہوا آوازیں دور دور جانے لگیں۔ مسلمان ان کی آوازیں سن کر متحیر ہوئے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے جاسوس جو معاہدی لوگ تھے آپ کے پاس آئے اور آپ کو والئی رومتہ الکبریٰ کے آنے کی اطلاع دی۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور دعا کی الہا العالمین! آپ کے دشمن ہم پر اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے نصرت چاہتے ہیں۔ آپ ان کی جمعیت کا شیرازہ پراگندہ کر دیجئے۔ ان کے کلموں کو متفرق' لشکروں کو ہلاک اور ان کے قدموں کو متزلزل کر دیجئے۔ ہمارے کلمہ کو بلند اور ان کے کلمہ کو پست فرما دیجئے اور جس طرح اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یوم احزاب میں مدد کی تھی اسی طرح ہماری مدد کیجئے۔ الہا! ان کے مکرو فریب کو ان کے سینوں تک رہنے دیجئے اور ہماری ان پر مدد فرمایئے۔ مسلمانوں نے آپ کی دعا پر آمین کہا اور تضرع و زاری کرتے رہے۔

## مسلمانوں کا رومیوں کے غلہ پر قبضہ

جب والئی رومتہ الکبریٰ اپنی فوج کے ساتھ انطاکیہ میں آیا تو مسلمانوں کو خوف لاحق ہوا مگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں ثابت قدم رکھا اور ان کا پائے ثبات متزلزل نہ ہوا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی قیادت میں بنی طے کے تین ہزار آدمی دے کر ان سے فرمایا کہ یا صاحب رسول صلی اللہ علیہ وسلم! رومی اپنے دین کی نصرت اور کمک کے لئے دریا کے ساحل پر مجتمع ہوئے ہیں تم وہاں پہنچ کر بلاد ساحل پر تاخت و تاراج کر دو۔ مسلمانوں کی حفاظت کرنا ایسا نہ ہو کہ قیامت میں مسلمانوں کے متعلق تم سے بازپرس کی جائے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور جبلہ اور لاذقیہ پر پہنچ کر انہیں چاروں طرف سے گھیر کر تاخت و تاراج کی اور ان کے تمام مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ باب جبلہ پر جبلہ بن ایہم غسانی کا چچیرا بھائی عنان بن جرہم غسانی تھا جس کے پاس قسطنطین بن ہرقل نے طرابلس' عکہ' صور' صید اور بلاد قیساریہ سے بادشاہ کے لشکر کے لئے رسد جمع کر کے گیہوں اور جو کے ایک ہزار بار اپنے مصاحب کے ہاتھ روانہ کئے تھے اور وہ مصاحب اس

Marfat.com

کے سپرد کر کے تاکہ یہ بادشاہ تک پہنچا دے واپس چلا گیا تھا آپ اپنی جمعیت کو لے کر اس پر جا پڑے اور یہ تمام بار اپنے قبضہ میں کر کے مسلمانوں کے لشکر میں لوٹ آئے۔ مسلمانوں نے جب انہیں آتے دیکھا تو زور زور سے تکبیر و تہلیل کے نعرے بلند کئے۔ ملک ہرقل نے جب مسلمانوں کی تکبیروں کے نعرے سنے تو اپنے جاسوسوں سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ مسلمان اس طرح شور کر رہے ہیں؟ وہ جاسوس کچھ دیر غائب رہنے کے بعد واپس آئے اور اس سے مطلع کیا کہ مسلمانوں نے اس رسد (غلہ) کو جو بادشاہ کے لشکر کے لئے آ رہی تھی اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ یہ اسے سن کر آگ بگولا ہو گیا اور اپنے فوجی افسروں سے کہنے لگا کہ اب ان کے اور ہمارے مابین لڑائی کے سوا اور کچھ نہیں۔ اللہ پاک جسے چاہیں گے مدد دیں گے۔

## ہرقل کی جنگ کے لئے تیاری اور بادشاہوں کا اجتماع

اس کے بعد اس نے سرداران صاحب نشانات اور ہرقلیہ' قیاصرہ اور ا۔لنیہ کے فوجی افسروں کو حکم بھیجا کہ وہ فوراً" لڑائی کے لئے تیار ہو جائیں اور خود گھوڑے پر سوار ہو کے کھڑا ہو گیا۔ تمام والیان ملک یعنی والئی رومتہ الکبریٰ' والئی مرعش' والئی اسکبادینس (اسکبابرس) حاکم طرسوس' حاکم معیصہ' حاکم قونیہ' شاہ ماصر' شاہ اقطر' شاہ قیساریہ' بادشاہ قوماط' بادشاہ انطرامہ' بادشاہ طبرزند اور جبلہ بن ایہم غسانی آ آ کے اس کے گرد کھڑے ہو گئے۔

## والئی رومتہ الکبریٰ کی مسلمانوں سے جنگ کرنے کی خواہش

حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ کے لشکر کی صف بندی کرنے لگے اور فوج کا ہر والی اور پلٹنوں کا ہر افسر ملک ہرقل کے پاس آ کے کھڑا ہوا تو فلنطانوس والئی رومتہ الکبریٰ بادشاہوں سے عربوں کے ساتھ لڑنے کی اجازت لینے کے لئے آگے بڑھا اور زین کے ابھار پر سجدہ تعظیم کر کے کہنے لگا ایہا الملک! میں اپنے ملک کو چھوڑ کر دو سو فرسخ (چھ سو میل) چل کے آپ کے پاس محض اس لئے آیا ہوں کہ مسیح کو راضی کروں اور آپ کی خدمت بجا لاؤں۔ یہ تمام افسران اور سرداران فوج جو اس وقت جناب کے سامنے کھڑے ہیں اپنا اپنا فرض ادا کر چکے ہیں اور ان میں سے کوئی ایسا نہیں جو عربوں سے نہ لڑ چکا ہو۔ میری دلی خواہش ہے کہ میں آج ان محمدیوں سے لڑ کے اپنے دل کی بھڑاس نکال لوں اور قلب مضطر کو خوش کر دوں۔

Marfat.com

بادشاہ نے اس کا دل خوش کرنے کے لئے اس سے کہا تم اپنی جگہ ٹھہرو اور بادشاہوں میں تمہاری جو عزت و حرمت ہے اسے ہاتھ سے نہ جانے دو بلکہ اس کا خیال رکھو۔ سلطنت میں تم مجھ سے بھی مقدم ہو اس کام کے لئے کسی دوسرے کو جانے دو عرب اتنے بہادر نہیں ہیں کہ تم خود بہ نفس نفیس ان کے مقابلے میں نکلو۔ اس نے کہا کہ ان عربوں نے ہماری کوئی عزت و حشمت نہیں رکھی۔ اب ایسی کون سی وہ عزت باقی رہ گئی ہے جسے انہوں نے ذلیل نہیں کر دیا۔ ہمارا تمام دبدبہ انہوں نے بیکار کر دیا۔ ہماری تحقیر کی' ہمارے پیشوایان دین اور بزرگان ملت کی تذلیل کی اور بشپوں اور پادریوں کو حقیر کر دیا۔ ہمارے ہر چھوٹے بڑے پر جنگ فرض ہے۔ خواہ وہ بادشاہ ہو یا ادنیٰ فقیر! ایہاالملک! کیا آپ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ جو شخص محبت کی آنکھ سے دنیا کو دیکھے گا اسے دنیا کی محبت اور اس کی آرائش و زیبائش کی طرف اس کے خواہشات اور زیادہ کھینچیں گی اور جب وہ اس کی طرف اس وجہ سے اور جھکے گا تو اس کے سینہ کے صفحات پر جہل کے اور زیادہ نقوش ہو جائیں گے اور طلب آخرت سے اس کو باز رکھیں گے لیکن جو شخص خواہشات نفسانی و جسمانی کو چھوڑ کر اپنے پروردگار کی اطاعت و بندگی کی طرف چلے گا وہ محل انس میں دائرہ القدس کے پاس پہنچ جائے گا اور جب تک تمہارے ان دلوں کا جو غفلت کے پردوں میں مستور ہیں میلان ازلی فانی چیزوں کی طرف رہے گا اس وقت تک برابر تم پر سب سے زیادہ کمزور قومیں مسلط ہوتی رہیں گی جو تمہیں تمہارے شہروں سے نکال دیں گی' وطن سے جلاوطن کر دیں گی اور گھروں سے بے گھر بنا دیں گی۔ یہ محض تمہارے ہاتھوں کی کرتوت ہے کہ تم ہمیشہ اپنی ان خواہشوں کے بندے بنے رہے جو تمہیں ہلاکت کے غار تک پہنچانے والی تھیں کیونکہ تم نے حق کے خلاف کیا۔ رعیت پر ظلم توڑے' ان کے مال و جان ہمیشہ ضائع کرتے رہے' زنا کثرت سے کیا' بے ہودگیوں اور خیانتوں کے مرتکب رہے' بس اسی واسطے نہ تمہاری مدد کی گئی نہ کمک بلکہ تم برائی کے گڑھے میں دھکیل دیئے گئے۔

## والئی رومتہ الکبریٰ کی ہرقل سے عداوت

بادشاہ کا سب سے بڑا مصاحب جس کا نام سروند تھا وہ چلا کے کہنے لگا سردار! بادشاہ کا دل ایسے وقت میں جن باتوں کو برداشت نہیں کر سکتا اور جس کا متحمل نہیں ہو سکتا وہ بار اس وقت اس پر نہ ڈالئے۔ بادشاہ خود آپ سے زیادہ ایسا وعظ کہہ چکے ہیں۔

Marfat.com

والئی رومتہ الکبریٰ نے اس بات کو ٹال دیا اور کچھ جواب نہ دیا اور اس کے پیچھے اور بات کہنے سے اسے سخت رنج ہوا۔ خصوصاً" بادشاہ کے سامنے بات کٹنے سے نیز اس وجہ سے کہ بادشاہ نے بھی مصاحب کو کچھ نہ کہا مگر اس نے رات تک اسے چھپائے رکھا اور کسی سے ظاہر نہ کیا۔ جب چوتھائی رات گزر چکی تو اس نے اپنے ندیموں' خاص لوگوں اور مقربین کو جو اس کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانے والے تھے بلا کر ان سے کہا کہ کیا تم اسے پسند کرتے ہو کہ بادشاہوں کے سامنے مجھے ہرقل کا مصاحب جھڑک کے ذلیل کر دے۔ تم لوگوں کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ میرا گھرانہ بادشاہ کے گھرانے سے افضل' میرا نسب بادشاہ کے نصب سے عالی اور میرا ملک اس کے ملک سے اقدم ہے۔

## والئی رومتہ الکبریٰ کی اسلام میں رغبت

اور ہم منجملہ اس کے خدمت گاروں کے ہو گئے۔ میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں عربوں کے پاس جا کے ان کا دین اختیار کر لوں کیونکہ دراصل ان کا دین صحیح' سچا اور درست ہے اور ان کی شریعت و ملت' مضبوط' واضح بالحق اور موید بالصدق ہے جو شخص اس شریعت پر گامزن ہو گا وہ قیامت کے ڈر سے بالکل مطمئن اور بے خوف ہو جائے گا آپ حضرات کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

انہوں نے کہا ایہا الملک! آپ اپنا مذہب' ملک اور اپنی عزت ترک کر کے اپنا دل کس طرح خوش کر سکتے ہیں؟ کیا آپ ایک ایسی قوم کے اطاعت کریں گے جن میں نہ بزرگی ہے نہ شراف ہے نہ علم و حکمت جو ان کی قدر و منزل کو بڑھا دے۔ فلنطانوس نے کہا کہ دراصل حکمت بالغہ کا سرچشمہ اور علوم کاملہ کا مستقر انہی کے پاس ہے اور انہی کے قلوب حکمت و علوم کے متحمل ہیں کیونکہ ان کی توحید کے نور نے ان کے ذہنوں کو مصفی کر دیا ہے اور ان کے ایمان کی چاندنی ان کے سردار کی برکت سے جن کا نام علام الغیوب ہے اقصائے عالم میں پھیل گئی ہے اس لئے کہ ان کی حکمت ربانیہ کی مقناطیس نے شریعت کی پیروی کے لئے عقلوں کے جواہر کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے جو شخص اعلیٰ علیین کی طرف ترقی کا ارادہ کرے گا وہ جہل کی زمین کے کنارے پر کبھی نہیں بیٹھا رہنے کا۔ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ نور ظلمت کا روشن کرنے والا اور موت انتہائے حیات ہے۔

انہوں نے کہا ایہا الملک! ہم نے آپ کی اطاعت اس غرض سے نہیں کی کہ ہم

Marfat.com

آپ کے ساتھ ہو کر ایسی شرافت و بزرگی حاصل کریں جس کا انجام ذلت ہو۔ ہاں ہم آپ کو ایسی دائمی عزت حاصل کرنے سے نہیں روکتے جو ہمیں ذلت سے نکال دے۔ اگر آپ ہمارے لئے ایسا طریقہ اور راستہ تلاش کرتے ہیں جو ہمیں شقاوت سے نکال کر بقاء کی طرف لے جائے تو آپ باطل کو چھوڑ کر شوق سے حق کے طلب گار ہو جایئے۔ ہم آپ کے تابع ہیں۔

فلنطانوس نے کہا کہ میں نے تمہارے لئے وہی چیز پسند کی ہے جو اپنے نفس اور ذات کے لئے محبوب سمجھی ہے۔ اگر تم میری موافقت نہ کرو گے تو میں تن تنہا اس طرف چلا جاؤں گا کیونکہ میں نے اپنے دل میں اچھی طرح غور کر لیا ہے کہ دنیا و آخرت کی بہتری و فلاح کا ذریعہ وہی ہے۔ آیا تم اس کلام سے خوش ہوتے ہو اور اسے پسند کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں' اس نے کہا اچھا ہوشیار ہو جاؤ کل رات ہم گھوڑوں پر سوار ہو کے اس طرح گشت کریں گے کہ گویا نگہبانی اور حفاظت کی غرض سے لشکر کے گرد گھوم رہے ہیں اور عربوں کے لشکر میں چلے جائیں گے۔ انہوں نے کہا بہت بہتر یہ کہہ کر وہ متفرق ہو گئے اور فلنطانوس نے اپنا مال و اسباب درست کر کے اس کام کے سرانجام دینے کا ارادہ کر لیا جسے ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔

## والئی رومتہ الکبریٰ کی حضرت یوقنا کے ساتھ گفتگو

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب فلنطانوس نے عربوں کی طرف جانے کا ارادہ کر لیا تو حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ کا کوئی پیغام لے کر اس کے پاس آئے اور جب وہ پیغام پہنچا کے کھڑے ہونے کا ارادہ کر رہے تھے تو فلنطانوس نے ان سے کہا تم بادشاہ کے کون سے مصاحب ہو؟ آپ نے فرمایا میں یوقنا والئی حلب ہوں۔ اس نے کہا کہ تم نے اپنے شہر اور سلطنت کو کیوں چھوڑ دیا؟ آپ نے فرمایا اس پر عرب غالب ہو گئے اور سب قصہ بیان کر دیا مگر اسلام لانے کا نہ بیان فرمایا۔ اس نے کہا کہ میں نے سنا تھا کہ حاکم حلب اپنے دین سے منحرف ہو کے عربوں کے دین میں شامل ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں پہلے ایسا ہی ہوا تھا مگر بعد میں پھر بادشاہ اور اس کے دین کی طرف رجوع کر لیا۔ اس نے کہا تم پر ان کے حالات کیا منکشف ہوئے؟ آپ نے فرمایا ایہاالملک! میں ان کے دین میں داخل ہوا اور ان کے کاموں سے واقف اور ان کے بھیدوں سے مطلع ہوا وہ قوم باطل کی طرف رجوع نہیں ہوتی اور نہ حق سے روگردانی کرتی ہے۔ رات کو مجاہدہ اور

Marfat.com

ریاضت کی وجہ سے نہیں سوتی۔ اپنے رب کے ذکر کے سوا کوئی کلام نہیں کرتی۔ مظلوم کا ظالم سے حق دلواتی ہے۔ اس کے اغنیاء اس کے فقراء کی غم خواری کرتے ہیں۔ اس کے سردار مساکین کے لباس میں رہتے ہیں اور عزیز و ذلیل امر حق میں اس کے نزدیک برابر ہیں۔

فلنطانوس نے کہا جب تم ان کے سردار سے واقف اور ان کی فضیلتوں سے آگاہ ہو گئے تھے تو پھر تمہیں کس نے منع کر دیا کہ تم اس کے پاس نہ رہو؟ آپ نے فرمایا مجھے میرے دین کی محبت اور قوم کی صحبت ادھر کھینچ لائی کیونکہ میں نے ان کی جدائی کو گوارا نہ کیا۔ فلنطانوس نے کہا کہ پاک نفوس اور محتاط عقلیں جب امر حق کو دیکھ لیتی ہیں تو انہیں خالص نجات دینے اور بری زندگی سے خلاصی دلانے کے لئے یقین کی طرف کھینچ لیا کرتا ہے حتیٰ کہ وہ نفوس اور عقول اعلیٰ علیین کی طرف بلند ہو جاتی ہیں۔

کہتے ہیں کہ حضرت یوقنا رضی اللہ عنہ یہ سن کر وہاں سے چل پڑے۔ آپ کے قلب میں فلنطانوس کا قول گھر کر گیا اور آپ نے اپنے دل میں کہا خدا کی قسم! اس نے جتنی باتیں کہی ہیں وہ سب اس کے صفحہ دل میں نقش معلوم ہوتی ہیں۔ اس کا کلام صاف گواہی دے رہا ہے کہ اس کی عقل نے مذہب اسلام کی سچائی کو قبول کر لیا ہے۔ آپ نے بقیہ دن اسی اضطراب و قلق میں گزارا۔ رات ہوئی تو پھر آپ چپکے سے فلنطانوس کے پاس آئے اور اسے گھوڑے پر سوار ہوتے ہوئے دیکھا۔ جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں جب آپ اس کے سامنے کھڑے ہوئے تو فلنطانوس نے آپ سے کہا یوقنا! اللہ تبارک و تعالیٰ کے کون سے حجاب نے ظالمین کو متقین کے راستہ کی اتباع سے روک لیا ہے؟ جو شخص حق کی تلاش کرتا ہے وہ ضرور اسے مل جاتا ہے اور جو باطل کی متابعت کرتا ہے باطل اسے پکڑ لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا ایہا الملک! میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا؟ اس نے کہا اگر تم بصیرت کی آنکھ اور دلیل و حجت کی بصارت سے دیکھتے تو ان کا مذہب کبھی نہ چھوڑتے۔ تم نے ایسی نعمتوں کی طرف توجہ کی جو خود زوال کی طرف متوجہ ہیں اور اپنی طرف دیکھنے والوں کو عذاب کی طرف لے جاتی ہیں۔

کہتے ہیں کہ آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے کچھ جواب نہ دیا اور اس کے پاس سے چلے آئے۔ خفیہ خفیہ اس کے تجسس میں رہے، حال دریافت کرنے کی کوشش کی اور جو راستہ مسلمانوں کے لشکر کی طرف جاتا تھا وہاں بیٹھ گئے۔ فلنطانوس گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے خیمہ سے نکل کے اپنے بنی عم اور یگانوں کے پاس آیا۔ وہ بھی سامان درست کر کے

Marfat.com

چلنے کے لئے تیار تھے اس کے بنی عم اور ساتھ چلنے والوں کی تعداد چار ہزار تھی۔ یہ اپنا مذہب چھوڑ اور دنیاوی عزت و تاج ترک کر کے مسلمانوں کے لشکر کی طرف چل دیئے۔ جب مسلمانوں کے قریب پہنچ گئے تو حضرت یوقنا رضی اللہ عنہ نیز آپ کے قبیلہ کے دو سو آدمی انہیں یہاں ملے جو پہلے سے ان کی انتظار میں چھپے ہوئے بیٹھے تھے۔

## والئی رومتہ الکبریٰ کی مسلمان ہونے کے لئے روانگی

حضرت یوقنا رضی اللہ عنہ نے فلنطانوس سے کہا ایہا الملک! کیا آپ نے مسلمانوں کے لشکر پر شب خون مارنے کا ارادہ کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ خدائے قدیم و ازلی کی قسم! میرا ارادہ ان کے پاس جا کے ان کے دین میں داخل ہونے کا ہے۔ میں بھی انہیں میں سے ہو جاؤں گا جو شخص فنا کی آنکھ سے دنیا کی طرف دیکھتا ہے وہ آخرت کے لئے کام کرنے لگتا ہے۔ اے یوقنا! تمہیں کیا چیز مانع ہے تم بھی ہمارے ارادے میں ہمارا ساتھ دو اور جو ہم کرنے والے ہیں وہ تم بھی کرو۔ آپ نے فرمایا ایہا الملک! آپ کو جاذب حق نے گمراہی کے راستہ سے کھینچ لیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنا تمام قصہ اس سے بیان کیا اور کہا کہ میرا ارادہ رومیوں پر ایک داؤ چلنے کا ہے۔ فلنطانوس نے انہیں بوسہ دیا ان کی بات سے بہت خوش ہوا اور کہنے لگا تم اکیلے آدمی ہو یہ کام کس طرح کر سکتے ہو؟ آپ نے فرمایا ایہا الملک! رسول اللہ ﷺ کے دو سو صحابہ جو بیس ہزار رومیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں میرے گھر میں ہیں میری رائے میں آپ جلدی نہ کریں اپنی قوم کے پاس واپس چلیں میں ایک آدمی کو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کروں گا جو انہیں ایک خفیہ راستہ سے جسے ہم نے پہلے سے سوچ رکھا ہے لے آئے گا۔ کل آپ مع اپنے لشکر کے ہرقل کے گرد رہیں میں شہر جا کر رسول اللہ ﷺ کے ان دو سو صحابہ کو ہتھیار دے کر قید سے چھوڑ دوں گا۔ مسلمانوں کا لشکر ادھر حملہ کر دے گا۔ آپ مع اپنے لشکر کے ہرقل پر ٹوٹ پڑنا اور خود بہ نفس نفیس ہرقل کو پکڑ کر اپنے قبضہ میں کر لینا۔ اگر جناب نے ایسا کیا تو گویا آپ نے جہاد کے فرائض کو انجام دے دیا۔ میرے قبیلہ کے آدمی نیز دو سو صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جست کر کے شہر پر حملہ کر دیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح ہم اس سب کے مالک ہو جائیں گے اور اگر جناب کا یہ ارادہ ہے کہ میرا بھید کسی پر ظاہر نہ ہو اور میں اپنی دارالسلطنت میں واپس چلا جاؤں تو آپ اپنے لشکر کی باگ ڈور کسی اپنے معتمد آدمی کے ہاتھ میں دے دیجئے۔

Marfat.com

فلنطانوس نے کہا میں اسلام کو اس وقت قبول کر رہا ہوں جبکہ میری نیت دنیا کی حکومت سے بیزار ہو گئی ہے مجھے تخت و حکومت کی ضرورت نہیں جب یہ معاملہ طے ہو جائے گا اور میں اسلام کو مدد دے چکوں گا تو پھر مکہ مکرمہ میں جا کر حج کر کے رسول اللہ ﷺ کی قبر شریف کی زیارت کروں گا اور وہاں سے واپس آ کے بیت المقدس میں سکونت اختیار کر لوں گا اس وقت تک کہ میری روح اس قفس عنصری سے مفارقت نہ اختیار کرے میں وہیں رہوں گا۔ ہاں! یہ تو بتلاؤ کہ ہمارا پیام لے کر عربوں کے پاس کون شخص جائے گا اور عزم و ارادے سے انہیں کون مطلع کرے گا؟ آپ نے فرمایا ان کے ہمارے پاس چند جاسوس ہیں جو ان کے ذمہ اور ہمارے معاہدہ کے لوگ ہیں میں انہیں سب بتلا دوں گا۔ یہ باتیں ابھی ہو ہی رہی تھیں اور حضرت یوقنا رضی اللہ عنہ فلنطانوس اور ان کے سب آدمی شب کی تاریکی میں کھڑے ہوئے یہ بات کر ہی رہے تھے کہ اچانک ایک بوڑھا آدمی انہیں اپنی طرف آتا دکھلائی دیا۔ حضرت یوقنا رضی اللہ عنہ نے اسے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرت عمرو بن امیہ الضمری رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔

## حضور ﷺ نے والئی رومتہ الکبریٰ کے مسلمان ہونے کی بشارت دی

انہوں نے حضرت یوقنا رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کو سلام کیا اور حضرت یوقنا رضی اللہ عنہ سے فرمایا سردار! حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اسلام کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور فرماتے ہیں جزاک اللہ خیرا"۔ انہوں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ حضور ﷺ نے انہیں والئی رومتہ الکبریٰ کے حالات' اس کا اپنی قوم سے گفتگو کرنا' تم دونوں کا آپس میں باتیں کرنا اور جس چیز کا تم نے ارادہ کیا ہے اس سب سے بلاکم و کاست آگاہ کر دیا ہے۔ نیز والئی رومتہ الکبریٰ کو بشارت دی ہے کہ اللہ پاک تبارک وتعالیٰ نے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کل انطاکیہ فتح ہو جائے گا۔ رومیوں کی اس سے سلطنت اٹھ جائے گی اور ہرقل کا ملک اس سے چھن جائے گا۔ فلنطانوس کا چہرہ یہ سن کے خوشی کے مارے دمکنے لگا۔ ایمان میں زیادتی ہوئی اور اس کی زبان پر جاری ہوا **الحمدللہ الذی ھدانا الی الاسلام والایمان** تمام تعریفیں ان اللہ کے لئے ہیں جنہوں نے ہمیں اسلام اور ایمان کی طرف ہدایت کی اور کلمہ طیبہ پڑھا اور فرمایا کہ

Marfat.com

## رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فتح انطاکیہ کی بشارت

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضور مقبول ﷺ کو خواب میں فرماتے دیکھا کہ یا ابوعبیدہ! اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رحمت کی تمہیں بشارت ہو۔ کل انطاکیہ صلح سے فتح ہو جائے گا۔ والئی رومتہ المدائن الکبریٰ اور یوقنا والئی حلب کے مابین یہ یہ گفتگو ہوئی ہے اور ایسا ایسا معاملہ گزرا ہے۔ وہ دونوں تمہارے لشکر کے قریب ہی ہیں۔ تم ان دونوں کے پاس اپنا حکم بھیج دو۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بیدار ہو کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے یہ خواب بیان کیا اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو اس طرف روانہ کیا جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ واقعی یہی دین سچا ہے۔ پھر یہ لوٹ کے بادشاہ کے لشکر کے پاس آئے اور اس کے گرد گھومنے لگے گویا اس کا پہرہ دے رہے ہیں۔

## حضرت یوقنا کا ضرار بن ازور سمیت دو سو صحابہ کو آزاد کرانا

حضرت یوقنا رحمہ اللہ والئی رومتہ الکبریٰ کے پاس سے اپنے آدمیوں کو لے کر اس ارادے سے جس کا ذکر ہم ابھی کر چکے ہیں رخصت ہوئے تو راستہ میں انطاکیہ سے بادشاہ کا مصاحب آتا ہوا دکھلائی دیا۔ مشعلیں اس کے سامنے جل رہی تھیں اور حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ' حضرت رفاعہ بن زہیر رضی اللہ عنہ نیز دو سو قیدی اس کے ہمراہ تھے آپ نے اس مصاحب سے دریافت کیا کہ انہیں کہاں لے جاتے ہو؟ اس نے کہا بادشاہ نے ان کے متعلق یہ ارادہ کیا ہے کہ کل انہیں قتل کر کے ان کے سروں کو مسلمانوں کی طرف پھینک دیا جائے۔

یہ سن کر آپ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور دنیا تنگ دکھائی دینے لگی۔ آپ نے اس سے فرمایا بادشاہ کے سب سے بڑے مصاحب! تم جانتے ہو کہ کل ہمارے ان کے مابین جنگ ہونے والی ہے اگر تم نے انہیں قتل کر کے ان کے سروں کو مسلمانوں کی طرف پھینک دیا تو جب وہ ہم میں سے کسی شخص کو گرفتار کر کے پکڑ لے جائیں گے تو کیا کچھ نہ کریں گے اللہ سے ڈرو اور اس کام میں جلدی نہ کرو انہیں میرے پاس چھوڑ دو اور بادشاہ کو اس کام سے باز رکھو حتیٰ کہ ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ کس کروٹ اونٹ بیٹھتا ہے۔

مصاحب نے انہیں یہاں چھوڑا اور بادشاہ کے پاس جا کے جو کچھ حضرت یوقنا رحمہ اللہ نے کہا تھا بیان کر دیا۔ بادشاہ نے کہا اچھا انہیں سردار یوقنا ہی کے پاس رہنے دو۔

Marfat.com

مصاحب بادشاہ کا یہ پیام لے کر آپ کے پاس آیا اور کہا کہ ملک ہرقل کہتا ہے کہ یہ تمہاری ہی حفاظت میں رہیں گے۔ حضرت یوقنا رضی اللہ عنہ انہیں لے کر اپنے خیمہ میں آئے اور ان قیدیوں کے انطاکیہ سے نکل آنے کا ملال کرنے لگے کیونکہ آپ نے یہ ارادہ کر رکھا تھا کہ میں ان کے ذریعہ شہر پر چڑھائی کروں گا۔ آپ نے انہیں خیمہ میں لا کر ان کی ہتھکڑیاں کاٹیں ہتھیار دیئے اور جو ارادہ کر رکھا تھا اس سے آگاہ کیا اور والئی رومۃ الکبریٰ کے متعلق کہ وہ بادشاہ پر حملہ کریں گے سب قصہ بتا دیا۔

حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم! کل جہاد کر کے ہم اپنے رب کو راضی کریں گے۔ چونکہ آپ کو قید میں آٹھ ماہ گزر گئے تھے اس لئے آپ کے تمام زخم بھر آئے تھے۔ حضرت یوقنا رضی اللہ عنہ نے ان تمام صحابہ کو اپنے قبیلہ کے آدمیوں کے پاس متفرق کر دیا اور ایک ایک آدمی کو ایک ایک کے پاس بھیج دیا۔

## ہرقل کا قسطنطنیہ فرار ہونا

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انطاکیہ سے قیدیوں کے لے آنے کا حکم دراصل ہرقل نے نہیں دیا تھا بلکہ اس کے خاص غلام بالیس بن ریبوس نے دیا تھا اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ بادشاہ نے اس رات خواب میں یہ دیکھا تھا کہ گویا آسمان سے ایک شخص اترا ہے اس نے اس کا تخت الٹ دیا ہے اور اس کے سر سے اس کا تاج اڑ گیا ہے اور وہ شخص اس سے کہتا ہے کہ سوریہ سے تیرے ملک کا زوال قریب ہو گیا۔ بدبختی کی دولت جاتی رہی۔ شقاق و نفاق کی حکومت اٹھ گئی اور اتفاق و وداد کی بادشاہت آ گئی۔ نیز گویا اس شخص نے اس کے لشکر میں پھونک ماری جس سے اس میں آگ لگ اٹھی اور یہ مرعوب ہو کر اٹھ بیٹھا۔ اپنے دل میں اس نے اپنے ملک کے زوال کی تعبیر لی اور کسی سے کچھ ظاہر نہ کیا۔ اس نے عربوں کے آنے سے پہلے اپنا خزانہ 'اسباب اور تحفے و تحائف جو عمدہ عمدہ تھے دریا میں کشتیاں ڈال کر ان میں بھروا دیئے تھے اور چپکے چپکے کہ ارباب دولت میں سے کسی کو خبر نہ ہو کھانے پینے کا بہت زیادہ سامان ان میں لدوا دیا تھا۔ جب اس نے رات کو یہ خواب دیکھا تو اس نے اپنی بیٹی اور تمام اہل و عیال کو خفیہ کشتی میں سوار ہونے کے لئے بھیجا۔ پھر اپنے اخوان سلطنت کو بلا کر ان سے خواب کے متعلق بیان کیا اور کہا کہ میرا ارادہ یہاں سے بھاگ جانے کا ہے تم بھی میرے ساتھ چلو۔

اس کے بعد اس نے اپنے غلام بالیس کو جو ہرقل کے بہت زیادہ مشابہ تھا بلا کر اپنا لباس پہنایا پٹکا دیا تاج سر پر رکھا اور اس سے کہا کہ میرا ارادہ عربوں سے مکر و فریب

Marfat.com

کرنے کا ہے تم یہاں میری جگہ رہو میں ان کے پیچھے کمین گاہ میں جا کر چھپوں گا۔ یہ تمام سامان اسے پہنا کے گھر والوں کو لے کر کشتی کے پاس آیا اور اس میں سوار ہو کر چل دیا۔ بالیس نے اس کی جگہ بیٹھتے ہی ان دو سو قیدیوں کے لانے کا حکم دیا اور حضرت یوقنا رضی اللہ عنہ کی راستہ میں ملاقات ہو گئی جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔

## مسلمانوں کا افواج روم پر حملہ اور جنگ

جب صبح ہوئی تو مسلمانوں کا لشکر مرتب ہوا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لشکر زحف کو لے کر آگے بڑھے کافروں کا لشکر گھوڑوں پر سوار ہوا۔ بالیس بن ربوس لشکر کے درمیان میں ہوا اسے ہر شخص ہرقل گمان کرتا تھا اور کسی کو کسی قسم کا اس کی طرف سے کوئی شک و شبہ نہیں تھا۔ فلنطانوس والئی رومتہ الکبریٰ کے لشکر نے بادشاہ کے لشکر کو درمیان میں لے رکھا تھا اور وہ اس کے چاروں طرف گھوم رہا تھا۔ حضرت یوقنا رضی اللہ عنہ مع اپنے قبیلہ کے آدمیوں اور دو سو صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے اسلحہ سے مسلح ہو کر گھوڑوں پر سوار ہوئے۔ سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر حملہ کیا۔ آپ کے بعد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی نے پھر ربیعہ بن قیس بن ہبیرہ نے ان کے بعد میسرہ بن مسروق عبسی نے ازاں بعد عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھر ذوالکلاع حمیری نے پھر فضل بن عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پھر مالک اشتر نخعی نے پھر عمرو بن معدیکرب زبیدی نے۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ان سب سرداران افواج کے بعد حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بقیہ لشکر کو لے کر حملہ آور ہو گئے۔ اب لوگ ایک دوسرے سے مخلوط ہو گئے۔ کثرت ازدحام نے ایک کو دوسرے پر چڑھا دیا۔ لڑائی کے شعلے چاروں طرف سے اٹھنے لگے۔ حضرت یوقنا رضی اللہ عنہ نیز آپ کے عزیزوں نے حملہ کر دیا۔ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ تلوار لے کر سینہ سپر ہو گئے اور حملہ پر حملہ کرنے لگے۔ آپ کی تمام تر کوششیں محض اللہ ہی کے لئے تھی۔ آپ نے تلوار کا حق ادا کر دیا۔ رومیوں سے اپنا بدلہ لیا اور انہیں مار مار کر رکھ دیا۔ جب کسی کو ان میں سے قتل کرتے تھے تو چیخ کر کہتے تھے یہ ضرار بن ازور کو قید کرنے کا بدلہ ہے۔ آپ اور آپ کے تمام ساتھیوں کا رخ نصرانی عربوں کی طرف تھا۔ آپ کے ہمراہی آپ سے جدا نہیں ہوتے تھے۔

### مجاہد کا انعام

حضرت رفاعہ بن زہیر رضی اللہ عنہ اپنے ان ساتھیوں کو نصیحت کرتے شجاعت دلاتے اور

Marfat.com

کہتے جاتے تھے جنہوں نے تمہیں قید کیا تھا ان سے بدلہ لے لو۔ اکٹھے ہو کر ایک متفقہ حملہ کرو اور یاد رکھو کہ جنت کے دروازے کھل گئے۔ حوریں بناؤ سنگار کئے تمہارے انتظار میں ہیں وہاں کے غلمان و قصور تمہاری پیشوائی کے لئے موجود ہیں اور بدلہ دینے والا تمہارے پاس ہے۔ جوانان عرب! تم میں سے کون شخص حوروں سے شادی کی خواہش کرتا ہے ان کا مہر جانوں کا خرچ کرنا ہے اس کو خرچ کر کے ان سے شادی کر لو۔ تم میں سے کون شخص عروس نو بہار کو حاصل کرنا چاہتا ہے اور کون شخص وہاں غلمان و قصور سے خدمت لینا چاہتا ہے۔؟ کہاں ہیں وہ لوگ جو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بدر و حنین میں شامل ہوئے تھے؟ کہاں ہیں وہ جو اپنے قلب سے غفلت کا پردہ دور کرنا چاہتے ہیں؟

لوگو! اس قوم کی موافقت کرو جن کی ہمتیں دار بقاء کے لئے وقف ہیں اور ایسے دروازہ کی طرف جھکو جس کا مالک ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اس قوم کو اس کے منازل تک پہنچا دیں تاکہ ان کے حسن افعال میں زیادتی ہو ان کے سامنے سے جو پردے حائل تھے ہٹا لئے تاکہ وہ اپنے اس گھر کو دیکھ لیں جس کی بنیاد نور و رحمت کی' دیواریں سونے کی' پلاستر مشک کا' پانی حیوان کا' مٹی کافور و عنبر کی' سنگریزے درو جواہر کے' چہار دیواری مجید و لطیف کی' پردے کرم و احسان کے' درخت لاالہ الا اللہ کے' ٹہنیاں محمد رسول اللہ کی' پھل سبحان اللہ والحمدللہ کے' صحن سموات والارض کا' چھت عرش رحمٰن کی ہے۔

جب یہ پردے ان کے سامنے سے ہٹا لئے جائیں گے تو وہ لوگ ان مکانات میں رہنے کے مشتاق ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ تم بغیر مولا کی راہ میں جان خرچ کئے ان میں داخل نہیں ہو سکتے۔ پھر انہیں احسان کی خلعت بخشی جائے گی اور رضوان کا تاج پہنایا جائے گا ان کے سر پر غفران کے علم بلند ہوں گے جن پر سرکنون سے لکھا ہوا ہو گا: **ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا** "جو لوگ اللہ کے راستہ میں شہید ہوئے ہیں انہیں تم مردے نہ گمان کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں کھاتے ہیں"

حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ دشمنوں کو مار مار کر تباہی و ہلاکت کا مزہ چکھا رہے تھے کہ اچانک اپنے لشکروں کو چیرتا پھاڑتا اور فوجوں کو منتشر و پراگندہ کرتا ایک سوار دیکھا جو چیخ چیخ کر یہ کہہ رہا تھا یہ ضرار بن ازور کا بدلہ ہے۔ آپ نے اسے بغور دیکھا تو وہ آپ کی بہن خولہ بنت ازور تھیں۔ آپ نے زور سے آواز دے کر کہا یا بنت ازور خداوند تعالیٰ

Marfat.com

تمہیں اجر عظیم عطاء کریں میں تمہارا بھائی ضرار بن ازور ہوں۔ حضرت خولہ بنت ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی طرف متوجہ ہوئیں سلام کیا اور چاہا کہ کچھ کلام کریں مگر آپ نے فرمایا یہ وقت سلام اور گفتگو کا نہیں ہے۔ یا بنت ازور! کافروں سے لڑنا تمہارے ساتھ گفتگو کرنے سے افضل ہے۔ ہاں اپنے گھوڑے کی باگ میرے گھوڑے کی باگ سے ملالو۔ میرے نیزے کے ساتھ اپنا نیزہ ملائے رکھو اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو اگر ہم میں سے کوئی سا شہید ہو گیا تو سید البشر ﷺ کے حوض کوثر کے پاس ملاقات ہو گی۔

## والئی رومتہ الکبریٰ کا افواج روم پر حملہ اور فتح

کہتے ہیں کہ آپ اپنی بہن سے یہ فرما ہی رہے تھے کہ اچانک آپ نے رومی لشکروں کو ہزیمت کھا کے پیچھے کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ والئی رومتہ الکبریٰ نے خداوند تعالیٰ اس پر رحم فرمائیں جب یہ دیکھا کہ جنگ کے شرارے بہت اونچے ہو گئے ہیں اس کا دھواں آسمان کی طرف اڑا چلا جا رہا ہے اور چنگاریاں دور تک پھیل گئی ہیں تو انہوں نے اپنی فوج سے حملہ کر دیا اور بالیس کے پاس پہنچ کے اسے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ آپ اسے ہرقل ہی سمجھ رہے تھے۔ ایک چیخنے والے نے چیخ کر زور سے کہا کہ والئی رومتہ الکبریٰ نے غدر کر کے ملک ہرقل کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ آواز بجلی کی طرح آناً" فاناً" فوج کے اس سرے سے لے کر دوسرے سرے تک پہنچ گئی اور پھر اس میں بھگدڑ مچی کہ خدا کی پناہ' مسلمانوں نے قتل عظیم برپا کر دیا اور اس قدر کشتوں کے پشتے لگ گئے کہ سوائے اجنادین اور یرموک کے اور کبھی نہیں لگے تھے۔ نصرانی عرب بارہ ہزار سے زیادہ قتل ہوئے۔

مسلمانوں نے جبلہ بن ایہم اور اس کے لڑکے کو تلاش کرنا شروع کیا مگر انہیں ان کا کچھ سراغ نہ ملا۔ کہتے ہیں کہ یہ دونوں نیز ان کے اکابر قوم کشتیوں میں بیٹھ کر ملک ہرقل کے ساتھ چلے گئے تھے۔ جبلہ بن ایہم اور اس کے بیٹے کے ساتھ جو نصرانی سادات اور اکابر قوم بھاگے تھے وہ پانچ سو تھے۔

کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے ڈیرے' خیمے' حریری کپڑے خزانہ' گھوڑے اور جو کچھ سازو سامان تھا اپنے قبضہ میں کیا۔ تیس ہزار آدمی گرفتار اور ستر ہزار رومی قتل ہوئے۔ نصرانی عرب شکست کھا کر بھاگے۔ بعض نے انطاکیہ میں پناہ لی۔ بعض قسطنطین بن ہرقل

Marfat.com

کے پاس قیساریہ میں پہنچ گئے۔ جب حرب اپنے آلات کو کام میں لا چکی اور اسکے شعلے بھڑک کر ٹھنڈے ہو گئے تو مال و اسباب اور قیدی حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر کیۓ گئے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر باری تعالیٰ عزاسمہ کا سجدہ شکر ادا کیا۔ بعض مسلمانوں نے دوسرے مسلمانوں کو فتح کی بشارت دی۔ آپس میں سلام و دعا کے مراسم ادا کیۓ۔ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ' آپ کے ساتھی حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ' فلنطانوس رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے ہمراہی تشریف لائے مسلمانوں کو سلام کیا۔ مسلمان انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ان کا استقبال کیا۔ مسلمان ان کی ملاقات کے لئے اٹھ کے آگے بڑھے اور فلنطانوس کی نہایت عزت و تکریم کی۔ جلیل القدر اور اکابر صحابہؓ نے فرمایا ہم نے اپنے آقا و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی معزم آدمی آئے تو تم اس کی عزت و تکریم کرو۔

جب فلنطانوس رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کی حسن سیرت' تواضع اور کثرت عبادت دیکھی تو کہا خدا کی قسم! یہ وہی قوم ہے جس کی عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی تھی۔ پھر آپ کی جماعت حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی اور جب تک تمام بلاد فتح نہیں ہوئے اس وقت تک برابر جہاد کرتی رہی۔ اس کے بعد حضرت فلنطانوس مکہ مکرمہ گئے حج کیا مدینہ منورہ میں جا کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف کی زیارت کی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سلام کیا۔ آپ نے جب انہیں دیکھا تو آپ جلدی سے کھڑے ہوئے ان کے ساتھ مصافحہ فرمایا پھر تمام مسلمانوں نے ان سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد یہ بیت المقدس کی طرف چلے گئے اور جب تک اللہ تبارک و تعالیٰ سے واصل نہ ہوئے اس وقت تک یہیں عبادت میں مشغول رہے۔

## قلعہ انطاکیہ کی فتح

کہتے ہیں کہ حضرت فلنطانوس رحمۃ اللہ علیہ بالیس کو گرفتار کر کے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے تھے۔ آپ نے اس پر اسلام پیش کیا اور جب اس نے انکار کیا تو آپ نے اس کی گردن اڑانے کا حکم فرما دیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے انطاکیہ کے لشکر اور اس کے آدمیوں نیز اس کی مضبوطی اور قلعہ بندی کو دیکھا تو فرمایا الٰہی! آپ ہمارے لئے ان کی طرف راہ کر دیجئے اور ہمیں کامل فتح بخش دیجئے۔

Marfat.com

کہتے ہیں کہ بادشاہ کی طرف سے انطاکیہ پر اس وقت صلیب بن مرقس نامی سردار متعین تھا جو نہایت ضعیف الرائے آدمی تھا' اس نے شہر پناہ کی دیوار کے اوپر سے لڑنے کا ارادہ کر لیا مگر روسائے شہرات کو پوپ کے پاس جمع ہوئے اور اس سے کہا کہ تو مسلمانوں کے پاس جا کے جتنی مقدار پر ہو سکے صلح کر لے۔ یہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تین لاکھ دینار پر صلح کر لی۔ جب صلح کے متعلق گفت و شنید ہو چکی تو آپ نے اس سے فرمایا اس بات کا حلف اٹھاؤ کہ تم غدر نہیں کرنے کے کیونکہ تمہارا شہر مضبوط گھاٹیوں اور پہاڑوں میں گھرا ہوا ہے اور نہایت محفوظ ہے۔ اس نے کہا بہت بہتر ہے میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اس حلف کے بعد پانچ شعبان المعظم ۱۷ھ کو انطاکیہ میں داخل ہوئے۔ آپ کے سامنے وہ نشان جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے مرتب فرمایا تھا موجود تھا۔ دائیں طرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ تھے۔ قراء سورہ فتح آگے آگے پڑھتے چلے جا رہے تھے اور اس شان و شوکت کے ساتھ آپ کی سواری انطاکیہ میں داخل ہو رہی تھی حتیٰ کہ آپ باب جنان پر پہنچ کر خیمہ زن ہوئے وہاں مسجد کے لئے ایک خط کھینچا اور حکم دیا کہ یہاں مسجد تعمیر کی جائے۔ چنانچہ وہاں ایک مسجد بنائی گئی اور وہاں کے حاکم کو پکڑ کر قتل کر دیا گیا۔

# جنگ مرج القبائل

آپ نے حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ کے لئے ایک بڑا نیزہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک سیاہ نشان بنایا اور سفید جلی حروف میں اس پر **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** لکھا پھر اپنے ہاتھ میں لے کر زور سے ایک جنبش دی اور حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر کے آپ نے ان سے فرمایا میسرہ تم یہ نشان لو اور جان توڑ کوشش کر کے ایسی فتح حاصل کرو کہ دنیا میں تمہارا نام ہو جائے اور آخرت میں سامان بخشش۔ اس کے بعد آپ نے قبائل یمن میں سے تین ہزار بہادر اور شجاع منتخب کر کے ان کی سپردگی میں دیئے۔ یہ تین ہزار اشخاص معزز اور رئیس لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اپنے تمام ہتھیار زیب بدن کر رکھے تھے اور اپنے اپنے قبائل کا مشہور لباس پہن رکھا تھا اوپر چادریں تھیں' عمامے عدنی باندھ رکھے تھے اور کمربند (پٹکا) میں گھنڈی

Marfat.com

تخمہ چمڑے کا لگا رکھا تھا۔

اس کے بعد آپ نے یمن کے ایک ہزار غلاموں کو منتخب کیا۔ یہ سرخ رنگ کے کپڑے پہن رہے تھے۔ سروں پر زرد عمامے تھے' تلواریں گردنوں میں حمائل تھیں۔ ہاتھ میں چمکنے والے تازیانے تھے اور ہر ایک غلام اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ میں ایک پورے لشکر پر حملہ کر دوں گا۔ ان پر آپ نے حضرت دامس ابو الہول کو سردار مقرر کیا اور انہیں حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں دے کر ان سے فرمایا دامس ابوالہول! یہ غلام تمہاری کمان میں ہیں اور تم حضرت میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ کی زیر کمان ہو۔ ان کے مشورہ کے بغیر کچھ نہ کرنا یہ نہایت مبارک فال شخص ہیں اور ان کا مشورہ نہایت عمدہ اور نیک ہوتا ہے۔ حضرت دامس ابوالہول نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہو گا میں بسرو چشم اطاعت کے لئے حاضر ہوں۔

جب تمام فوج لیس ہو کے چلنے کے لئے آمادہ ہو گئی تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ہر جگہ کے معاہدین کو جو آپ کی ذمہ داری میں تھے نیز جو مسلمانوں کی خیر خواہی چاہتے اور جنگ کی اونچ نیچ سے واقف تھے بلایا اور ان میں سے چار آدمیوں کو منتخب کر کے حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیا۔ ان کی حسن خدمات کے صلہ کے متعلق آپ نے یہ حکم صادر فرمایا کہ ان سے جزیہ معاف کر دیا جائے گا۔ پھر ان سے یہ مشورہ طلب کیا کہ مسلمانوں کو دشمن کی تلاش میں پہلے کون سے درے کی جانب جانا چاہیے۔ ان سب نے مشورہ کر کے اس بات پر رائے قائم کی کہ شہر قورص کا درہ جو پہاڑ کے تمام دروں سے بڑا ہے پہلے اس پر فوج کشی کرنی چاہیے اس کے بعد انہوں نے کہا ایہا الامیر! یہ درہ ان شہروں کی طرح کا نہیں ہے جو آپ نے فتح کئے ہیں بلکہ اس میں سخت سردی ہوتی ہے اور جا بجا پتھروں کے سوا اور کوئی چیز دکھلائی نہیں دیتی' راہیں تنگ گھاٹیاں تاریک' خار دار جنگل اور خوفناک راستے ہیں۔ درخت بے شمار کھڈ حد سے زائد اور پیچ در پیچ گھاٹیاں پڑتی ہیں۔ اہل یمن نے کہا کچھ پرواہ نہیں تم ہمارے آگے آگے چلو (انشاء اللہ تعالیٰ) ہماری بہادری اور شجاعت کے کرتب دیکھو گے کہ عش عش کر اٹھو گے۔

حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے اسلامی پرچم کو حرکت دی۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نیز دوسرے مسلمانوں کو سلام کیا قوم کے آگے آگے ہوئے اور گھوڑے کو ایڑ لگا کے بہادرانہ شان سے چل پڑے حضرت ابوالہول اپنے سواروں کو لے کر چلے۔

Marfat.com

معاہدین ان کے آگے آگے ہوئے اور تہلیل و تکبیر کے نعروں اور قرآن شریف کی تلاوت کے ساتھ رخصت ہو گئے۔ مسلمانوں نے ان کے لئے فتح و نصرت اور سلامتی کی دعائیں مانگیں اور الوداع کہا۔

حضرت عطاء ابن جعد انفسانی کا بیان ہے کہ راہبر ہمارے آگے آگے تھے اور ہم برابر کوشش کرتے ہوئے بڑھے چلے جارہے تھے حتی کہ عقبہ جندراس کو طے کرتے ہوئے نہر ساحور کو عبور کر کے ہم قورص کے قریب پہنچے وہاں رات کو رہ کر صبح سوار ہو کے دروں کی طرف چلے اور دشوار گزار راہوں اور جاں گداز راستوں کو قطع کرنے لگے۔ درختوں کے جھنڈ کے جھنڈ کھڑے ہوئے تھے پانی چاروں طرف بہہ رہا تھا اور چلنے کا راستہ اس قدر تنگ تھا کہ اس میں گھوڑا کسی طرح پیچھے کو نہیں مڑ سکتا تھا یہ دیکھ کر ہمیں اس وجہ سے کہ ہمارے گھوڑے اس میں نہیں دوڑ سکتے اور نہ پیچھے کو لوٹ سکتے ہیں وحشت سوار ہوئی اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر (خدانخواستہ) اس جنگل کا معاملہ دگرگوں ہو گیا تو مسلمانوں کے لئے یہ سخت مشکل کا سامنا ہو گا اور ان کے دشمن ان پر غالب ہو جائیں گے۔ راہبر آگے بڑھے چلے جارہے تھے حتی کہ وہ ہمیں ایک نہایت بلند پہاڑ پر جس کی چڑھائی حد درجہ مشکل تھی لے گئے مسلمانوں کو اس کی چڑھائی نہایت شاق گزری اور وہ اپنے اپنے گھوڑوں سے اتر اتر کر گھوڑوں کی راسیں ہاتھوں میں تھام تھام کے پاپیادہ چلنے لگے اور گھوڑوں کو اپنے پیچھے پیچھے کر لیا۔

## مسلمانوں پر سردی اور سفر کی مصیبت

حضرت عبدالرحمان ابن عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ کی جمعیت میں میں بھی شامل تھا آپ دروں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جارہے تھے، اونچے اونچے گنجان درخت اور بلند بلند پہاڑ ہمارے سامنے تھے اور ہم ان پر چڑھتے چلے جاتے تھے، میں یمن کے چمڑے کے بنے ہوئے موزے پہن رہا تھا کہ گھوڑے سے اتر کر جب پاپیادہ چلا تو خدا کی قسم! بہت تھوڑے عرصہ میں اس کے تلے گھس گھس کر اڑ گئے اور میرے پیر لہولہان ہو کر ان سے خالی رہ گئے۔ راستہ کی سختی سے پیروں سے خون چل رہا تھا۔ راہبر ہمارے آگے آگے تھے اور ہم اسی حال میں ان کے پیچھے پیچھے چلے جارہے تھے۔ تین دن اور تین رات اسی حالت میں چلتے رہے۔ روزانہ ہمارے راہبر ہمیں ہدایت کرتے رہتے تھے کہ مسلمانو ہوشیار ہو اور ہر طرح کی احتیاط رکھو ایسا نہ ہو کہ دشمن تمہیں

Marfat.com

اسی جگہ آگے رکھ لے اور تم کہیں کے نہ رہو بلکہ اسی تنگ راستہ میں ہلاک ہو جاؤ۔ آخر خدا خدا کر کے چوتھا دن ہوا اور ہم ایک ایسے مقام پر پہنچے جو اچھا خاصا فراخ اور کشادہ تھا جب ہم یہاں آئے تھے تو شروع گرمی کا موسم تھا سردی کے کپڑے اتار رکھے تھے اور گرمی کا لباس پہن رکھا تھا نیز گرمی کے مارے ٹھنڈ کی تلاش تھی۔ مگر جب یہاں پہنچے تو نظر اٹھا کر دیکھنے سے پہاڑ کے اوپر ہر طرف برف ہی برف دکھلائی دی۔ وامس ابوالہول رحمتہ اللہ تعالی علیہ کے پاس گرم لباس نہیں تھا کہ وہ سردی کے وقت اسے پہن لیتے۔ محض زرہ' موزے' دو چادریں اور ایک گرمی کے لباس کے سوا اور ایسی کوئی چیز پاس نہیں تھی جو سردی سے محفوظ رکھ سکتی۔ آپ کو سب سے زیادہ سردی محسوس ہوئی اور بدن کانپنے لگا۔ آپ نے فرمایا اللہ پاک تبارک و تعالی ان شہروں کے رہنے والوں کا برا کریں گرمیوں میں جب ان کے یہاں اتنی سردی ہوتی ہے تو سردیوں میں کس قدر پڑتی ہو گی۔ آپ کا بدن تھر تھر کانپ رہا تھا اور رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔ مسلمانوں نے آپ کی یہ حالت دیکھ کر آپ سے کہا آپ کا تمام بدن تھر تھر کانپ رہا ہے اور رونگٹے کھڑے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے سردی لگ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ گرم لباس کیوں نہیں پہن لیتے؟ آپ نے فرمایا میں جو کچھ پہن رہا ہوں اس کے سوا میرے پاس اور کوئی کپڑا نہیں۔ لوگوں نے حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق اطلاع دی تو آپ نے اپنی وہ پوستین جسے جناب نے زیب تن فرما رکھا تھا اتار کے انہیں دے دی۔ حضرت وامس ابوالہول رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے اسے زیب بدن کیا جب بدن گرم ہوا تو کہا اللہ تبارک و تعالی آپ کو قطیفہائے بہشت سے ایک قطیفہ (چادر) پہنا دیں حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا اباالہول! تم نے پوشاک کہنے میں میرے ساتھ کیوں بخل کیا حالانکہ حلہ (پوشاک) قطیفہ سے بہتر ہوتا ہے۔

## کافروں کے دل میں مسلمانوں کا خوف

راہبر آگے آگے تھے اور مسلمان برابر ان کے نقش قدم پر چلے جا رہے تھے۔ روم کے شہر قطع ہو رہے تھے اور منزلیں طے ہوتی چلی جا رہی تھیں حتی کہ یہ حضرات ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں کی زمین نہایت عمدہ تھی پانی کثرت سے تھا اور درخت بہت کم تھے حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے یہاں پڑاؤ کرنے کا حکم دیا جب سب آدمی آ آ کر یہاں جمع ہو گئے تو آگے چلنے کا حکم فرمایا۔ آپ نشان ہاتھ میں لئے ہمارے آگے آگے تھے

Marfat.com

اور ہم پیچھے پیچھے چلے جا رہے تھے۔ رومیوں کا ایک آدمی بھی دکھلائی نہیں دیتا تھا کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے خوف سے احتیاط کو کام میں لا کر شہروں کو چھوڑ دیا تھا۔ جب پانچواں دن ہوا تو چلتے چلتے پہاڑ کی جڑ کے شگاف میں ایک سیاہی دکھلائی دی۔ مسلمان اس کی طرف دوڑے جا کر معلوم ہوا کہ وہ رومیوں کا ایک گاؤں ہے جو بالکل خالی پڑا ہے البتہ مرغوں کی اذانیں اور بکریوں کے ممیانے کی آوازیں آ رہی ہیں اس میں چونکہ نہ کوئی مانع تھا نہ کوئی ٹوکنے والا اس لئے مسلمان اس میں داخل ہو گئے اور جب اس میں کسی کو نہ دیکھا تو یہ سمجھ گئے کہ وہ ہم سے ڈر کر بھاگ گئے ہیں حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں آواز دی اور فرمایا مسلمانو! ہوشیار ہو جاؤ احتیاط کو کام میں لاؤ اور تیار رہو کیونکہ میری رائے میں قوم ہماری خبر پا کر کہیں کو بھاگ پڑی ہے مسلمان گاؤں میں گھس گئے اور جو کچھ غلہ' مال و اسباب تھا وہ سب اپنے قبضہ میں کر لیا۔

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالہول رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ اپنے کندھے پر تین کمبل اور دو چادریں اٹھائے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا یا ابوالہول! یہ آپ کے پاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا سعید! یہ اس شہر کا سردی سے بچنے کا سامان ہے میں نے کہا اب کیا اتنا سامان بھی کفایت نہ کرے گا۔ آپ نے فرمایا ابن عامر! ذرا خاموش رہو اس خبیث شہر کے جاڑے نے مجھے ہلاک کر کے رکھ دیا ہے میں اسے کبھی نہ بھولوں گا۔

## جاسوس کی گرفتاری

کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے اس گاؤں میں جو کچھ غلہ اور چارہ وغیرہ تھا سب اپنے قبضہ میں کیا اور آگے چل پڑے حتی کہ ایک چراگاہ میں آئے جو مرج القبائل کے نام سے موسوم تھا یہ چراگاہ نہایت کشادہ اور وسیع تھی جب اس میں پہنچے تو مسلمانوں کے گھوڑے دائیں بائیں تمام جنگل میں پھیل گئے تھے لشکر نے یہاں پڑاؤ کیا حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ خیمہ زن ہوئے اور دل ہی دل میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ کی طرف پھر جانے کا مشورہ کرنے لگے کیونکہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے آپ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ ہم سے زیادہ دور نہ ہوں اور نہ کسی شہر پر اچانک گریں اور ہمیشہ احتیاط کرتے رہیں۔ آپ ابھی دل سے یہ مشورہ اور گفتگو کر ہی رہے تھے' گھوڑے چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے لوگ دشمن سے نڈر اور بے خوف تھے کہ اچانک ایک

Marfat.com

مسلمان ایک کافر کو چوپائے کی طرح گھسیٹتا ہوا لاتا دکھائی دیا اور حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کے کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا اس کافر کا کیا حال ہے اور اسے کہاں سے پکڑ کے لائے ہو؟ اس نے کہا ایہا الامیر! میں اپنے ساتھیوں سے کچھ دور فاصلہ پر چلا گیا تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کبھی ظاہر ہو جاتا ہے اور کبھی چھپ جاتا ہے میں اس کی طرف دوڑا تو وہ یہی شخص تھا میں نے اسے پکڑ لیا اور اب جناب کے پاس حاضر کر دیا ہے۔

آپ نے ایک معاہد کو بلا کر اس سے فرمایا کہ تم اس سے رومیوں کے متعلق حالات دریافت کرو۔ معاہدی اس سے مخاطب ہو کے گفتگو کرنے لگا اور دیر تک باتیں کرتا رہا۔ مسلمان تمام خاموش تھے اور کوئی کچھ نہیں بولتا تھا آخر جب بہت دیر ہو گئی اور معاہدی نے طول دے کر اپنے کلام کو کسی طرح ختم نہ کیا تو حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کمبخت! آخر یہ کچھ کہتا بھی ہے اس نے کہا سردار! یہ کہتا ہے کہ جب بادشاہ انطاکیہ سے بھاگ کر کشتی میں سوار ہوا اور اس نے مع اپنے گھر والوں کے قسطنطنیہ کا ارادہ کر لیا تو رومی چاروں طرف سے بھاگ بھاگ کر جو ادھر ادھر چلے گئے تھے بادشاہ کی طرف چلے نیز دوسرے رومیوں نے بھی اس کی طرف پناہ لی۔ بادشاہ کو جب یہ خبر پہنچی کہ انطاکیہ صلح کے ذریعے فتح ہو گیا ہے تو اسے یہ نہایت شاق گزرا وہ رویا اور کہا اے شام! تجھے قیامت تک سلام ہے اس کے بعد اس نے ان افسروں اور والیان ملک سے جو اس کے پاس پناہ گزین ہو گئے تھے کہا کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں عرب ہماری تلاش میں نہ چل کھڑے ہوں اس لئے اس کا بندوبست کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس نے تیس ہزار کی فوج فراہم کر کے تین افسروں کے ماتحت کی اور انہیں حکم دیا کہ وہ دروں کی محافظت کریں۔ حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے اور ان کے مابین کس قدر فاصلہ ہو گا۔ معاہدی نے کہا کہ یہ کہتا ہے کہ تقریباً دس کلو میٹر۔

## مسلمانوں کی شجاعت

کہتے ہیں کہ آپ نے یہ سن کر سر جھکا لیا نہ کسی کی بات کا کوئی جواب دیا اور نہ خود کسی کلام کی ابتدا کی، آل سہم کے ایک شخص نے جس کا نام عبداللہ بن حذافہ سہمی تھا اور جو مسلمانوں میں نہایت دلیر اور بہادر آدمی تھا اور جن کے پاس لوہے کا ایک لٹھ رہتا تھا جس سے آپ لڑا کرتے تھے اور جو نہایت نرم طبیعت اور لوگوں میں عجب مہربان شخص

Marfat.com

تھے کہا ایہا الامیر! میں جناب کو زمین کی طرف سر جھکائے ہوئے اس گھوڑے کی طرح جو لگام کی آواز سے سر جھکا لیتا ہے کیوں دیکھ رہا ہوں حالانکہ ہم میں سے ایک ایک شخص رومیوں کے ایک ہزار آدمیوں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا عبداللہ! خدا کی قسم! میں نے کسی خوف یا دہشت کی وجہ سے سر نہیں جھکایا بلکہ مجھے مسلمانوں کی طرف سے یہ خوف ہے کہ کہیں وہ میرے نشان کے نیچے ہو کر کسی مصیبت میں نہ گرفتار ہو جائیں۔ یہ پہاڑ کے دروں میں سب سے پہلا نشان ہے اگر خدانخواستہ مسلمان کسی ابتلاء میں گرفتار ہو گئے تو حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے ملامت فرمائیں گے اور ہر راعی اپنی رعیت کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں نے کہا واللہ ہم موت کی پرواہ نہیں کرتے اور نہ کچھ فوت ہونے کا فکر' ہم نے اپنی جانوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی جنت کے عوض میں فروخت کر دیا ہے اور جو شخص اس بات سے واقف ہے کہ وہ اس دار فنا کو چھوڑ کر ایک روز یقیناً دار بقا میں اقامت گزین ہو گا وہ کبھی اس مصیبت اور ابتلاء سے نہیں گھبرانے کا جو کافروں کی طرف سے اسے پہنچے گی۔

حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟ آیا ہم پیش قدمی کر کے ان کی طرف بڑھیں یا ہم اسی جگہ رہ کے ان کا مقابلہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس کافر سے پوچھو اگر وہ جگہ اس سے زیادہ کشادہ اور فراخ ہے تو ہم وہیں چلیں ورنہ یہیں ٹھہرے رہیں۔ کافر نے دریافت کرنے کے بعد کہا کہ عمودیہ کے بعد ان شہروں میں اس سے زیادہ کشادہ اور میدان نہیں ہے۔ اگر تم ان سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہو تو یہی جگہ عمدہ اور فراخ ہے یہیں ٹھہرے رہو اور اگر اپنے دشمنوں کے آنے سے قبل یہاں سے واپس چلے جاؤ تو یہ سب سے زیادہ بہتر اور مناسب ہے۔ پھر حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے ان پر اسلام پیش کیا جب اس نے انکار کیا تو آپ نے اس کی گردن مار دینے کا حکم فرمایا۔ یہاں ابھی یہ ہو ہی رہا تھا کہ رومیوں کا ٹڈی دل لشکر آتا ہوا دکھلائی دیا۔ اور منتشر ٹڈیوں کی طرح ان کے مقابلہ میں مقیم ہو گیا۔ دن گزر چکا تھا آفتاب عالمتاب مغرب کے دریا میں اپنا نور نکھارنے کے لئے غسل کرنے چلا گیا تھا اور تاریکی کی چادر پردے کے لئے ہر طرف ڈال دی تھی اس لئے لشکروں میں آگ روشن کی گئی اور رات لڑائی کے انتظار میں کاٹ دی صبح ہوئی تو حضرت میسرہ بن مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کو خداوند تعالیٰ کے درگاہ میں سجدہ ریز ہونے کی دعوت دی۔ صبح کی نماز پڑھائی اور جماعت کے بعد خطیب کی طرح کھڑے ہو کر حسب ذیل تقریر کی۔

Marfat.com

"لوگو! ایک ایسا دن ہے جس کے بعد دوسرا دن بھی آنے والا ہے۔ یہ تمہارا نشان سب سے پہلا نشان ہے جو دروں میں داخل ہوا ہے تمہارے بھائی تمہارے کام کے منتظر ہیں اور ان کی آنکھیں تمہاری طرف لگی ہوئی ہیں۔ یاد رکھو! دنیا ایک سرائے ہے اور آخرت اصل مقیم ہونے کا گھر ہمارے خداوند تعالی نے جو کچھ فرمایا ہے اسے ذرا گوش ہوش سے سنو فرماتے ہیں۔

**کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين۔** (بسا اوقات تھوڑی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جمعیت پر غالب آجاتی ہے اور اللہ تعالی صابرین کے ساتھ ہیں)

یہ تقریر سن کے مسلمانوں نے کہا میسرہ! تم اللہ کا نام لے کر سوار ہو جاؤ اور ان کے مقابلہ میں چلو ہمیں اللہ پاک کی ذات سے کامل امید ہے کہ وہ ہماری مدد فرمائیں گے۔ آپ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ آپ کے سوار ہوتے ہی تمام لشکر سوار ہو گیا۔ غلام عربوں سے جدا ہوئے اور حضرت ابوالہول رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نشان کے نیچے کھڑے ہو گئے۔ عرب بڑھ کے حضرت میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ کے علم کے ماتحت ہوئے اور اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں ہوشیار ہو کے فتح و نصرت کی دعائیں مانگنے لگے۔ حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے حملے سے پہلے بطور وصیت کے یہ چند کلمات فرمائے۔

"لوگو! میں تمہیں اللہ وحدہ لاشریک لہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں تم اس وقت ایسی قوم کی مانند ہو جاؤ جس کی موت قریب آگئی ہو اور اس سے وہ قوم کسی طرح نجات نہ دیکھتی ہو اور جنت مع اپنے ساز و سامان کے اس کے سامنے ہو تم اس پر نظر کرو جو اللہ تبارک و تعالی نے جنت میں ان کے لئے تیار کیا ہے تم اس میں داخل ہونے کی جلدی کرو یہ جنت تمہارے سامنے ہے اور تم آج اسلامی لشکر ہو۔

اس تقریر کے بعد آپ نے لشکر کو میمنہ، میسرہ، قلب اور دو بازوؤں پر مرتب کیا۔ میمنہ پر حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو اور میسرہ پر حضرت سعد بن سعید حنفی کو مقرر فرمایا۔ ایک ہزار غلام جو سرخ لباس سے ملبوس اور اسلحہ سے مسلح تھے انہیں حضرت ابوالہول رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت قلب فوج کے آگے رکھا اور خود حضرت ابوالہول رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف کان لگا کے کھڑے ہوئے کہ وہ کیا کہتے ہیں مگر ان کی زبان سے آپ نے ایک کلمہ نہ سنا یہ بالکل خاموش کھڑے تھے اور کوئی لفظ زبان سے نہیں نکالتے تھے۔

Marfat.com

## حضرت ابوالہول اور نصرانی عرب کی گفتگو

راوی کا بیان ہے کہ رومیوں کا لشکر بھی گھوڑوں پر سوار ہوا بڑھ کے تین صفیں ترتیب دیں۔ ہر صف میں دس ہزار جوان کھڑے ہوئے صلیبیں آگے کیں اور مستعد ہو کر کھڑے ہو گئے۔ یہ لوگ ریشمی لباس سے ملبوس اور اچھے ساز و سامان سے مزین تھے۔ جب ان کی صفیں بالکل مرتب ہو گئیں تو ان میں سے ایک نصرانی عرب جو غسانی تھا اور عربی زبان سمجھتا تھا اور اس میں بات چیت اور گفتگو کر لیا کرتا تھا آگے بڑھا اور مسلمانوں کے لشکر کے قریب ہو کے اس طرح کہنے لگا۔ ظالم کو اس کا ظلم ہمیشہ بھلائی سے روکتا ہے اتنے بڑے ملک شام کے تم مالک ہو گئے مگر کیا اب بھی تمہیں صبر نہیں آیا جو ان دروں اور بلند بلند پہاڑوں کی طرف آئے ہو؟ تمہیں یہاں تمہاری موت گھسیٹ کر لائی ہے۔ یاد رکھو یہ تیس ہزار باگیں ان لوگوں کے ہاتھ میں ہیں جنہوں نے صلیب کی قسم کھائی ہے کہ ہم بغیر جان دیئے کبھی میدان سے پشت نہ دیں گے۔ تم اگر اب اپنی سلامتی چاہتے ہو تو پابہ زنجیر ہو کر ہرقل کے پاس جانے کے لئے تیار ہو جاؤ ہم تمہیں قید کر کے اس کے پاس لے چلیں گے اور جیسا وہ حکم دے گا اس وقت ویسا کیا جائے گا۔

حضرت وامس ابوالہول رضی اللہ عنہ یہ سن کر آگے بڑھے نشان آپ کے ہاتھ میں تھا اس کے قریب جا کر آپ نے فرمایا تیرا یہ کہنا کہ ظالم کو اس کا ظلم ہمیشہ بھلائی سے روکتا ہے بالکل سچ ہے لیکن تیرا یہ قول کہ اب تم اپنے آپ کو ہمارے قبضے میں دیدو خود تجھے ہی ظالم ٹھہراتا ہے کیونکہ تو نے یہ بات بلا سوچے سمجھے اور بغیر تجربہ کے یوں ہی کہہ دی ہے یاد رکھ میں عربوں کا ایک غلام ہوں ذی مرتبہ لوگوں میں میری کچھ قدر و قیمت نہیں مگر تو ذرا میرے قریب آتا کہ میں تجھے تیرے خون میں رنگ کے زمین کو تیرے خون سے چورنگ کر دوں۔

## رومی بہادروں کی موت

یہ کہہ کر آپ نے نشان لئے ہوئے نیزے کو آگے کیا اور اس زور سے اس کے ایک نیزہ مارا کہ وہ جان توڑتا ہوا زمین پر جا گرا آپ اپنے اس نیک کام سے بہت خوش ہوئے نیزے کو جنبش دی اور فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ تعالیٰ نے فتح بخشی۔ اس کے بعد آپ نے اپنے نشان کو چمکایا اور بلند کیا۔ رومی آپ کی طرف دیکھ کر کہ انہوں نے ہمارے ساتھی کو مار ڈالا بہت غضب ناک ہوئے اور بہادران رومی سے آپ کی طرف نکل کے

Marfat.com

ایک اور شخص چلا آپ نے اسے اتنی بھی مہلت نہ دی کہ وہ آپ کے قریب ہی پہنچ جائے بڑھ کے اس کے سینہ میں اس زور سے نیزہ مارا کہ پسلیوں کو توڑتا ہوا دوسری طرف پار ہو گیا۔ رومی یہ دیکھ کر خوف زدہ ہوئے اور آپ کو دیکھ کر آپس میں کہنے لگے کہ جب عربوں کے غلام کا یہ حال ہے تو ان کے بہادروں اور سرداروں کا کیا حال ہوگا۔ رومیوں میں سے کسی آدمی کو یہ مجال نہ ہوئی کہ وہ نکل کر آپ کے مقابلے میں آتا تو آپ اپنا نشان لئے ہوئے پاپیادہ رومیوں کی طرف چلے اور ان کی فوج کے قلب میں پہنچ کر ایک رومی کو تہ تیغ کر دیا۔

## چار ہزار لشکر اسلام کی تیس ہزار رومیوں سے جنگ

رومی یہ دیکھ کر چراغ پا ہو گئے اور ایک دوسرے کو آپس میں سرزنش کرنے لگے اور ارادہ کیا کہ آپ پر حملہ کر دیں مسلمان بھی آپ کی اس ہمت و شجاعت سے متعجب تھے اور آپ کی بہادری کی داد دے رہے تھے۔ آپ دونوں صفوں کے مابین ہل من مبازر کا نعرہ لگاتے حریف کو طلب کرتے اور شیر کی طرح ڈکار ڈکار کر رومیوں کو ڈرا رہے تھے کہ دفعتاً" ایک صلیبی بچے نے جس کی ماتحتی میں دس ہزار رومی تھے بڑھ کر آپ پر حملہ کر دیا اور اس کے ساتھی ہجوم کر کے آپ پر ٹوٹ پڑے۔

مسلمانوں نے جب مشرکین کی یہ حالت دیکھی تو حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے چلا کر فرمایا حملہ حملہ! یہ سنتے ہی مسلمان پل پڑے اور دونوں فوجیں آپس میں مل کر ایک نظر آنے لگیں۔ حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ غلاموں کی فوج کو نیکی عطا فرمائیں ان کی تمام تر کوششیں محض خوشنودی باری تعالیٰ کے لئے ہی تھیں انہوں نے ایک سخت لڑائی لڑ کے حضرت دامس ابوالہول رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی عین ہلاکت کے وقت چھڑا لیا۔ غلام لڑتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے۔ **نحن عبید عباد اللہ وضر بنا مثل الحریق فی سبیل اللہ ونقتل من کفر باللہ**

ہم اللہ کے بندوں کے غلام ہیں' ہمارا اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستہ میں تلواریں چلانا آگ کی لپٹوں کی طرح جلا دینا ہے' جس شخص نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا ہے ہم اسے قتل کر دیں گے۔

کہتے ہیں کہ لڑائی برابر جاری تھی ایک آدمی دوسرے سے جدا نہیں ہوتا تھا بلافصل جنگ ہو رہی تھی۔ لڑائی کے شعلے بھڑک رہے تھے حتیٰ کہ آفتاب بھی قبۂ فلک پر اس

Marfat.com

تماشہ کو دیکھنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ دوپہر کا وقت تھا لڑائی کے شعلوں کے ساتھ آسمان سے حرارت کی چنگاریاں آرہی تھیں جس سے گرمی اور زیادہ بڑھتی چلی جارہی تھی۔ جنگ عین شباب پر تھی مار دھاڑ اور قتل ہر طرف ہو رہا تھا۔ مسلمانوں نے تائید خداوند تعالیٰ پر بھروسہ کر کے فتح و نصرت کا یقین کر رکھا تھا اور کافروں نے اپنی خرابی و ہلاکت کا' آخر دونوں لشکر چکنا چور ہو کے جدا جدا ہوئے ایک خلق کثیر قتل ہوئی رومی نو سو قید اور قریبا گیارہ سو موت کے گھاٹ اترے مسلمانوں کے دس آدمی گرفتار اور پچاس شہید ہوئے۔

جب دونوں لشکر علیحدہ علیحدہ ہو گئے تو مسلمانوں نے حضرت دامس رحمہ اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا شروع کیا مگر آپ کہیں نہ ملے اور نہ کسی جگہ آپ کا پتہ چلا' مقتولین اور شہداء کی لاشوں میں ڈھونڈا مگر وہاں بھی کوئی نشان نہ ملا مسلمانوں کو آپ کے گم ہونے سے سخت تشویش ہوئی اور بے حد رنج و ملال' اس سے انہوں نے فال بد تصور کی۔ حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر دامس ابوالہول شہید ہو گئے یا گرفتار کر لئے گئے تو مسلمان ان کے سبب سے سخت رنج و مصیبت میں مبتلا کئے گئے۔ ہم اللہ تبارک و تعالیٰ سے حضرت دامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی گمشدگی اور دوسرے مسلمانوں کی گرفتاری کا شکوہ اور شکایت کرتے ہیں اس کے بعد آپ نے فرمایا حضرت دامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نیز ان مسلمانوں کی خبر جو آپ کے ساتھ گرفتار ہوئے ہیں کون لائے گا مگر آپ کے اس سوال کا جواب کسی نے نہ دیا۔

## مسلمانوں پر رومیوں کا خطرناک حملہ

راوی کا بیان ہے کہ رومیوں نے پھر متفق ہو کر مسلمانوں پر ایک اچانک حملہ کر دیا اور اس زور سے مسلمانوں پر گرے کہ الامان و الحفیظ۔ عرب چونکہ چار ہزار تھے اور رومی تیس ہزار اس لئے مسلمانوں کے ایک آدمی پر رومی دس دس بیس بیس اور پچاس پچاس چیلوں کی طرح گر پڑتے تھے اور اسے قتل یا گرفتار کر لیتے تھے۔ مسلمانوں کے لئے یہ لڑائی نہایت پریشان کن تھی اور نیزہ و تلوار ان پر چاروں طرف سے چل رہے تھے۔ حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام کوششیں محض خوشنودی باری تعالیٰ جل مجدہ کے لئے تھیں آپ نے جہاد کا حق ادا کر دیا آپ مشرکین کو مارتے جاتے تھے اور زور زور سے فرماتے جاتے تھے لوگو! میں تمہیں آخرت کی یاد دلاتا ہوں۔ یاد رکھو وہ تم سے تمہارے گھربار کی طرف لوٹنے سے زیادہ قریب ہے تم اس کا اس طرح استقبال کرو جس

Marfat.com

طرح والدہ اپنے فرزند کا کرتی ہے' اور اس طرح پیٹھ دے کر نہ بھاگو جس طرح بکری شیر سے ڈر کر بھاگ جاتی ہے۔ اگر ہماری قوم کسی مصیبت میں گرفتار ہو گئی تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ ہماری سستی و ضعف کا باعث اور کافروں کی ہم پر ہمت افزائی کا سبب نہ ہو جائے' اس کے بعد آپ نے بلند آواز سے فرمایا (مسلمانو!) اپنی اپنی تلواروں کے میان توڑ کر پھینک دو اور ان کے دستوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لو تمہارے لئے نجات کا یہی ایک طریقہ ہے۔

یہ سنتے ہی تمام مسلمانوں نے اپنی اپنی تلواروں کے میان پھینک دیئے اور کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس کے ہاتھ میں اس کی تلوار کا میان ہو۔ اسی واسطے اس لڑائی کے دو نام رکھے گئے جنگ مرج القبائل اور جنگ حطمہ۔ جنگ حطمہ اسی واسطے رکھا ہے کہ اس میں میانوں کو توڑ دیا گیا تھا۔

مسلمان تلوار کی لڑائی یہاں تک لڑے کہ انہوں نے گمان کر لیا کہ اب مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ آدمیوں کی زبان پر جاری تھا کہ جب تک تلوار کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے اس وقت تک جنگ جاری رہے گی۔ مسلمان اللہ اکبر کے فلک بوس نعروں کے ساتھ باری تعالیٰ جل مجدہ سے اعانت کے طلب گار تھے اور رومی کلمہ کفر کے ساتھ چلا چلا کے کہہ رہے تھے کہ صلیب غالب ہو گئی مسلمان باوجود اس قدر پریشانی کے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے تھے اور جان توڑ کوشش کرتے جاتے تھے غلاموں کی علامت اس وقت یا محمد یا محمد تھی اور عربوں کی النصر النصر۔

## دشمن کے لشکر کے اندر جنگ کرنے والے مسلمان

حضرت عطیہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ واللہ! مجھے مسلمانوں پر بے حد قلق تھا اور ہم اس وقت نہایت رنج و مصیبت میں تھے کہ اچانک میں نے رومیوں کے لشکر میں سے ایک سخت ہیبت ناک آواز سنی میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو مجھے اس طرف ایک غبار اٹھتا ہوا دکھلائی دیا۔ میں نے جب اسے بہ نظر تامل دیکھا تو وہ چلتا اور منتشر و پراگندہ ہوتا ہوا رومیوں کے لشکر کے پیچھے چلا گیا۔ میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ یہ کوئی لشکر ہے جو رومیوں کی کمک کے لئے آیا ہے میں نے اس کی تحقیق کرنے کے لئے اپنے گھوڑے کی راسیں اس طرف کر کے اسے چھوڑ دیا۔ گھوڑا ٹاپیں بھرتے ہوئے اس طرف چلا۔ جب میں اس کے قریب ہوا تو میں نے ایک کہنے والے کی زبان سے سنا وہ کہتا تھا لا الہ الا اللہ

Marfat.com

محمد رسول اللہ۔ وہ دراصل مسلمانوں کا ایک گروہ تھا جو رومیوں کے وسط لشکر میں اپنی بہادری و شجاعت کے کرتب دکھلا رہا تھا۔

میں نے یہ آواز سن کر اپنے دل میں خیال کیا کہ شاید یہ فرشتوں کی آوازیں ہیں۔ میں آواز کی طرف لپکا تو وہ آواز حضرت دامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی معلوم ہوئی۔ آپ اپنی ڈھال کے پیچھے کھڑے ہوئے رومیوں کو موت کے گھاٹ اتار رہے تھے اور آپ کے ساتھ وہ دس قیدی بھی جنہیں رومیوں نے گرفتار کر لیا تھا اپنی اپنی بہادری کے کرشمے دکھا رہے تھے۔ کفار سے لڑتے جاتے تھے اور ایک دوسرے کی حمایت کرتے جاتے تھے۔ رومیوں نے ان پر ہجوم کر رکھا تھا مگر انہیں کچھ پرواہ نہیں تھی یہ برابر لڑائی میں مشغول تھے۔ حضرت دامس ابوالہول رضی اللہ عنہ نہایت بے جگری کے ساتھ جہاد کر رہے تھے اور جب مسلمانوں پر رومیوں کا کوئی دستہ حملہ کرتا تھا تو خود سینہ سپر ہو کر تلوار لے کر اس کے مقابلہ میں ڈٹ جاتے تھے۔ آپ اپنی تلوار کے جوہر دکھلاتے جاتے تھے اور حسب ذیل اشعار پڑھتے جاتے تھے۔

(ترجمہ اشعار) مجھے دشمنوں نے لوہے میں قید کر لیا مجھے اپنے مددگار سردار اور قوم عاد و بنی ثمود کے ہلاک کرنے والے کی قسم! اپنی مدد سے میری تائید کی۔ محمد ﷺ نے جو پاک اور ہدایت کرنے والے ہیں انہوں نے مجھے قید و بند سے آزاد کر دیا۔ یہ رسول بادشاہ اور بزرگ ہیں اللہ پاک تبارک و تعالیٰ ان پر رحمت کاملہ نازل فرمائیں۔

میں نے آپ کو دیکھ کر آواز دی کہ دامس! آپ کہاں تھے؟ اور یہ کیا قصہ ہے آپ کی وجہ سے تو ہم سب لوگ سخت متفکر تھے سردار حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ کو آپ کی طرف سے بے حد رنج تھا۔ آپ نے فرمایا بھائی! میں سخت جنگ کے اندر مبتلا تھا اور مجھے میرے دشمنوں نے گرفتار کر لیا تھا حتی کہ میں اپنی زندگی سے ناامید ہو چکا تھا مگر حضور آقائے دو جہان محمد ﷺ نے مجھے قید سے چھڑا دیا۔ یہ وقت پوچھنے کا نہیں ہے ذرا خاموش رہو۔

## حضورؐ کا حضرت دامسؓ کو قید سے آزاد کرنا

عطیہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ کی طرف دوڑا آپ نے مشرکین کے خون سے زمین چورنگ کر رکھی تھی اور آپ کے ہاتھ میں جو نشان تھا وہ کفار کے خون کے چھینٹوں سے سرخ ہو کر ہوا میں لہلہا رہا تھا میں نے آپ کو

Marfat.com

آواز دی سردار! جناب کو مبارک ہو آپ نے فرمایا اللہ پاک تبارک و تعالیٰ تم پر رحم فرمائیں کیا خوشخبری لائے؟ کیا مسلمانوں کی کوئی کمک پہنچ گئی ہے میں نے عرض کیا نہیں بلکہ ہمارے آقا و مولیٰ محمد سید البشر ﷺ کی طرف سے مدد آئی ہے اور دامس ابوالہول رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نیز ان کے تمام ساتھی قید روم سے آزاد ہو گئے ہیں۔

عطیہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابھی یہ کہہ ہی رہا تھا کہ حضرت دامس ابوالہول رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور آپ کے ہمراہی تشریف لے آئے۔ اس وقت وہ تمام ایسے ہو رہے تھے جیسے کہ کوئی شخص خون کے دریا میں تیر کر آیا ہو۔ آخر دونوں لشکر جدا ہوئے اور جنگ کے وہ شرارے جو اڑ اڑ کر آسمان تک پہنچ رہے تھے فرو ہوئے' خدا کی قسم! ہمارے کل آدمی پچاس یا دو کم پچاس کام آئے تھے اور دشمن کے تین ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ تلوار کی نذر ہو چکے تھے اور یہ تعداد ان مقتولین کے ماسوا تھی جو حضرت دامس ابوالہول رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے فراہم کی تھی کیونکہ آپ اور آپ کے ہمراہیوں نے علیحدہ ان لوگوں کو جنہوں نے آپ کو گرفتار کر رکھا تھا موت کے گھاٹ اتارا تھا۔

حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے حضرت دامس ابوالہول رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھ کر اس طرف چلنے کا قصد کیا اور چاہا کہ اپنے گھوڑے سے اتر کر پاپیادہ ہو کر انہیں سلام کروں مگر حضرت دامس رحمتہ اللہ علیہ نے انہیں قسم دے کر اس سے منع کیا اور کہا جناب ایسا نہ کریں حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر ان سے معانقہ کیا پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا دامس! کیا بات ہوئی تھی؟ انہوں نے کہا سردار! رومیوں نے ہجوم کر کے اول میرے گھوڑے کو قتل کر دیا تھا جب میں اس کے اوپر سے گر پڑا تو مجھے گرفتار کر کے بیڑیاں پہنا دیں یہی کام میرے ساتھیوں کے ساتھ کیا گیا۔ ہم اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے مگر جب رات ہوئی اور اس کی ظلمت کی چادر نے ہمیں اپنے اندر چھپا لیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے دیکھا **لا باس علیک یا دامس و اعلم ان منزلتک عنداللہ عظیمۃ** دامس! کچھ حرج نہیں یاد رکھو اللہ پاک کے نزدیک تمہارا مرتبہ بہت بلند ہے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے دست مبارک سے ان بیڑیوں کو پکڑ کر کھینچا وہ کھل کر نیچے گر پڑیں پھر اسی طرح آپ نے طوق و زنجیر کے ساتھ کیا وہ بھی مجھ سے علیحدہ ہو گئیں۔ اس کے بعد میرے ہمراہیوں کے ساتھ بھی جناب نے ایسا ہی کیا اور فرمایا **البشروا نصر اللہ فانا محمد رسول اللہ۔** اللہ جل جلالہ کی مدد و نصرت

Marfat.com

سے خوش ہو جاؤ میں محمد رسول اللہ ہوں (ﷺ)

اس کے بعد آپ ہم سے پوشیدہ ہو گئے ہم نے اپنی تلواروں کو میان سے کھینچا اور رومیوں پر جا پڑے حملہ کیا اور انہیں قتل کرنے لگے اللہ تبارک و تعالیٰ اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے ہماری ان کے مقابلہ میں مدد فرمائی اور ہم ان پر خروج کر کے صحیح و سالم جناب کے پاس آگئے۔ یہ ہمارا قصہ اور حال ہے جو آپ کی جناب میں بیان کر دیا یہ سن کر مسلمانوں میں تکبیر و تہلیل کے فلک شگاف نعرے بلند ہوئے اور حضرت بشیر و نذیر ﷺ پر درود شریف بھیجنا شروع کیا۔

## رومی کافروں کا مسلمانوں کو گھیراؤ میں لینا

رومی فوج کا سپہ سالار جارس نامی ایک شخص تھا جب اس نے اپنی فوج کی ہزیمت اور اپنے آدمیوں کا قتل دیکھا تو اپنے سرداروں کو جمع کر کے کہنے لگا مسیح کی قسم! بادشاہ نا امید و نامراد ہو گیا تم اس کے حامی ہو اگر تم نہایت جانفشانی اور سختی سے نہیں لڑو گے تو میں قبل اس کے کہ عرب تمہیں قتل کریں خود موت کے گھاٹ اتار دوں گا اور تمہارے تمام حالات کی بادشاہ کو اطلاع دے دوں گا۔ انہوں نے اس کے سامنے حلف اٹھایا کہ جب تک ہمارے دم میں دم باقی ہے اور ہمارا ایک آدمی بھی میدان میں موجود ہے اس وقت تک ہم کبھی میدان سے نہیں ہٹنے کے جب اس نے ان سے اچھی طرح عہد و میثاق کرا لئے تو انہیں حکم دیا کہ وہ پہاڑ کی تمام چوٹیوں اور خوف کی جگہوں میں آگ روشن کر دیں۔ نیز تمام شہروں میں اس بات کی منادی کرا دیں کہ شہروں کے تمام آدمی یہاں میدان کار زار میں آجائیں۔ چنانچہ جگہ جگہ رات کو آگ روشن کرا دی گئی اور منادی کے بعد ہر طرف سے آدمی منتشر ٹڈیوں کی طرح آ آکر اس کے پاس جمع ہونے لگے حتیٰ کہ دو روز تک برابر اس کے پاس آ آکر جمع ہوتے رہے اور تقریباً وہ بیس ہزار آدمی تھے۔

مسلمانوں نے اس کی بالکل پرواہ نہیں کی' جب اگلا روز ہوا تو حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو نماز خوف پڑھائی۔ یہ دروں میں سب سے پہلی نماز خوف تھی اور آپ کا نشان سب سے پہلا نشان تھا جو دروں میں داخل ہوا تھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو کھڑے ہو کر حمد و صلوۃ کے بعد مسلمانوں کے سامنے یہ تقریر فرمائی۔

"لوگو! جو بلائیں تم پر نازل ہو رہی ہیں ان پر صبر کرو اور ثابت قدمی کو کام میں لاؤ۔

Marfat.com

کیونکہ صبر ہی مصائب کے وقت کے لئے ہے۔ یہ دراصل ہم پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی ایک رحمت ہے کیونکہ اس وقت ہم دشمنوں کے نرغہ میں ہیں۔ چاروں طرف سے دشمن نے ہمیں گھیر رکھا ہے اور ہم اللہ پاک تبارک و تعالیٰ کی مدد و نصرت کے بغیر ان سے نہیں لڑا کرتے۔ حضرت امیر ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ میں تمہیں لے کر زیادہ دور نہ نکل آؤں۔ اب ہمارے اور ان کے درمیان سات روز کی مسافت حائل ہے۔

## حضرت میسرہ کا حضرت ابو عبیدہ کو اطلاع بھیجنا

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو یہ خبر نہیں تھی کہ ہمارا مقابلہ اتنے بڑے لشکر سے ہو جائے گا۔" حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی رضی اللہ عنہ نے کہا میسرہ اس تقریر سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ اگر آپ ہمیں جنگ کی ترغیب دلانا چاہتے ہیں تو ہم پہلے ہی سے اللہ پاک تبارک و تعالیٰ کی ملاقات کے لئے اس تشنہ لب شخص سے بھی زیادہ مشتاق ہیں جو ایک گھونٹ ٹھنڈے پانی کا خواہاں ہو۔ آپ نے فرمایا میرا مطلب اس سے یہ ہے کہ میں اس اہم کام میں تمہارا مشورہ طلب کروں۔ میں اپنی رائے میں مناسب دیکھ رہا ہوں کہ کسی آدمی کو حضرت امین الامتہ رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں روانہ کردوں۔ ممکن ہے کہ وہ کسی طرح ہماری مدد و نصرت فرما سکیں اور ہمارے بھائی ہماری مدد کو پہنچ جائیں حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی رضی اللہ عنہ نے کہا واقعی جناب کی رائے بہت صائب ہے ایسا کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے ایک معاہدی کو بلا کر اس سے ہر طرح کی مراعات اور نیکی کا وعدہ کر کے فرمایا کہ تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چلا جا اور انہیں اطلاع دیدے کہ دشمن کے گروہ اور فوجیں ہر طرف کے قلعوں شہروں اور دیہات سے آ آکر ہمارے مقابلہ میں جمع ہو گئی ہیں نیز وہ تمام کیفیت جو تو نے یہاں دیکھی ہے مفصل بیان کر دینا۔

کہتے ہیں کہ معاہدی نے یہ سن کر رومیوں کا لباس پہنا اور رومیوں سے آنکھ بچا کے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی طرف چل کھڑا ہوا۔ یہ برابر چلنے میں کوشش کر رہا تھا۔ آرام و تکلیف کی اسے مطلق خبر نہ تھی رات دن چلنے سے کام تھا حتی کہ حلب میں وہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر میں پہنچا اور سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے خیمے کا رخ کر کے آپ کے سامنے آکھڑا ہوا۔ چلنے اور مسافت

Marfat.com

قطع کرنے سے یہ اس قدر چکنا چور ہو گیا تھا کہ وہاں پہنچتے ہی یہ بھوکے خچر کی طرح گر پڑا۔ آپ نے یہ دیکھ کر اس کے اوپر پانی کے چھینٹے مارنے کے لئے فرمایا۔ چھینٹے مارنے سے جب اسے ہوش آیا تو آپ نے سمجھا کہ شاید یہ بھوکا ہے۔ آپ نے اس کے واسطے کھانا منگوایا جب اسے کھا پی کر ذرا ہوش آیا اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد راحت پائی تو اس سے آپ نے دریافت کیا کہ معاہدی بھائی کیا بات ہے آیا لشکر ہلاک ہو گیا؟ اس نے کہا سردار خدا کی قسم نہیں بلکہ دشمن نے اسے چاروں طرف سے گھیر کر اس کا محاصرہ کر لیا ہے۔ اس کے بعد اس نے تمام کیفیت بیان کی' لڑائی کا حال' تلواروں کے میانوں کا توڑ دینا' حضرت ابوالہول کی گرفتاری' ان کا قید سے رہائی پانا۔ نیز لشکر کا سختی و شدت میں ہونا سب کچھ کہہ دیا۔

## مسلمانوں کی کمک کے لئے حضرت خالد بن ولیدؓ کی روانگی

آپ کو سن کر سخت قلق ہوا اور مضطربانہ حالت میں جلدی سے کھڑے ہو کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے خیمے میں تشریف لے گئے۔ آپ اس وقت اپنی زرہ درست کر رہے تھے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پاس آتا دیکھ کر فوراً" کھڑے ہو گئے سلام کیا تعظیم بجا لائے مرحبا کہا اور دریافت کیا ایہا الامیر! خیر تو ہے کیسے قدم رنجہ فرمایا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں اپنی قیام گاہ میں لے آئے۔ معاہدی سے فرمایا کہ جو کچھ تو نے وہاں دیکھا ہے بیان کر۔ معاہدی نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے سامنے تمام ماجرا دہرایا۔

آپ نے فرمایا۔ ایہا الامیر! خالد نے جہاد فی سبیل اللہ میں اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے۔ اللہ جل جلالہ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں میں اپنی جان کا بخل نہیں کر سکتا ممکن ہے کہ اللہ پاک تبارک و تعالیٰ مجھے دوزخ سے نجات دے دیں اور جام شہادت نوش کرا دیں۔

یہ کہہ کر آپ اپنے خیمے کی طرف لپکے' زرہ پہنی' کلاہ مبارک سر پر رکھا' تلوار حمائل کی' گھوڑے پر سوار ہوئے اور رکاب میں نیزے کو مرکوز کر کے تیار ہو گئے۔ ادھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے افسران لشکر کو اسلحہ سے مسلح ہونے کے لئے فرمایا۔ مسلمانوں میں چاروں طرف آوازیں بلند ہوئیں اور چاروں طرف سے دوڑ دوڑ کر اللہ جل جلالہ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں مسلمان نے لگے۔ اگر

Marfat.com

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ ان تمام حضرات کو منع نہ فرماتے تو تمام کے تمام چل کھڑے ہوتے۔ مگر آپ نے ان میں سے تین ہزار سوار منتخب کر کے انہیں چلنے کا حکم فرمایا اور ان کے بعد پھر ایک ہزار (یا بروایت دیگر) دو ہزار سوار حضرت عیاض بن غانم رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں دے کر ادھر روانہ کئے۔

جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ تعالی عنہ کی کمک کے لئے دروں کی طرف تشریف لے چلے تو آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر درگاہ رب العزت میں عرض کی الہی! آپ ہمارے لئے ادھر کا راستہ آسان کر دیجئے' راستہ کی دوری کو لپیٹ کر رکھ دیجئے۔ ہمارے لئے ہر سختی کو آسان کر دیجئے ایسے شخص کو جو ہم پر رحم نہ کرے مسلط نہ فرمائیے اور طاقت سے زیادہ ہم پر بار نہ ڈالئے یہ کہہ کر آپ دروں کی طرف روانہ ہو گئے۔

حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ انہیں رومیوں نے ہر طرف سے گھیر رکھا تھا اور آپ روزانہ ان سے شام تک معرکہ کی لڑائی لڑا کرتے تھے۔ رومیوں کی تعداد باوجود قتل ہونے کے روزانہ بڑھتی جاتی تھی۔ مسلمانوں کو اگرچہ زخم پہنچے تھے اور وہ لڑتے لڑتے چکنا چور ہو گئے تھے مگر دم خم وہی تھے اور ذرہ برابر ان میں بد دلی پیدا نہیں ہوئی تھی وہ گویا ایک ایسی قوم تھی کہ اللہ تبارک و تعالی کے حکم سے اس کی موت پردہ کے پیچھے چھپ گئی تھی۔

## ایک سردار کا سخت مقابلہ میں قتل ہونا

حضرت سلیمان بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مرج القبائل میں نیز جس روز ہم نے تلواروں کے میان توڑ دیئے تھے میں بھی حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل تھا۔ رومی ہر طرف سے مسلمانوں کی طرف کھچے چلے آتے تھے۔ ہم روزانہ صبح کو لڑتے تھے اور شام کو آرام و راحت حاصل کرتے تھے۔ ایک روز لڑائی کے لئے رومیوں کی طرف سے ایک سردار نکلا جو دو زرہیں پہن رہا تھا۔ دونوں بازوؤں پر دو لوہے کے جوشن پہن رکھے تھے سر پر ایک خود لگا رکھا تھا جو سونے کی طرح چمک رہا تھا اس پر جواہر کی ایک صلیب لگی ہوئی تھی اور ہاتھ میں لوہے کا ایک لٹھ تھا جو اونٹ کے پاؤں کی طرح کا معلوم ہوتا تھا اس نے میدان میں آکر دونوں صفوں کے مابین گھوڑے کو ایک چکر دیا اور ہل من مبارز کا نعرہ لگا کر جنگ کے لئے حریف کو طلب کرنے لگا یہ ان

Marfat.com

تین سرداروں میں کا ایک سردار تھا جنہیں ملک ہرقل نے تیس ہزار فوج پر سردار بنا کر بھیجا تھا۔ یہ برابر گھوڑے کو چکر دے رہا تھا اور اپنی رومی زبان میں بڑبڑاتا جاتا تھا۔

حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے ترجمان سے دریافت کیا کہ یہ کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا یہ اپنی بڑائی بیان کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ بہادر اور دلیر لوگ میرے مقابلہ کے لئے نکلیں۔ آپ نے مسلمانوں کی طرف خطاب کر کے فرمایا۔ معاشرالمسلمین! آپ حضرات میں سے کون شخص اس کے مقابلہ کے لئے نکلے گا اور اس کی شرارت کا سدباب کر کے کون سا بہادر اس کو موت کے گھاٹ اتارے گا۔ یہ سن کر قبیلہ نخع میں سے ایک شخص آگے بڑھا چونکہ یہ شخص رومیوں کی زرہ اور ان کا لباس پہن رہا تھا اس لئے ہم نے انہیں جاتا دیکھ کر یہ گمان کیا کہ یہ نصرانی ہے جس نے اسلام قبول کر لیا ہے اور اب اس رومی سردار سے لڑنے کے لئے نکلا ہے جب وہ اس سردار کے پاس پہنچا تو سردار اپنی رومی زبان میں گفتگو کرنے لگا اور یہ سمجھا کہ یہ میری بات سمجھ رہا ہے۔ مگر جب اس نے قرینہ اور قیاس سے معلوم کیا کہ یہ میرا کلام نہیں سمجھتا تو اس نے ان کے اوپر فوراً" حملہ کر دیا اور اپنا عمود (لٹھ) زور سے اس پر دے مارا۔ نخعی سنبھلا پیچھے کو ہٹا اور وار خالی دیا مگر عمود گھوڑے کے سر پر پڑا اور گھوڑا چکرا کر زمین پر آرہا نخعی جست بھر کر اپنے پیروں پر کھڑا ہوا اور چاہا کہ تلوار لے کر اس کی طرف بڑھے مگر حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے اس پر رحم کھا کے اسے آواز دی اور کہا نخعی بھائی! بس تم واپس چلے آؤ اور اپنی جان کو معرض ہلاکت میں نہ ڈالو نخعی یہ سنتے ہی پیچھے لوٹا مگر رومی سردار نے اس کا تعاقب کیا اور چاہا کہ اس کے پاس پہنچ کے اس کا کام تمام کر دوں چونکہ نخعی پیدل تھا اور یہ گھوڑے پر سوار جب وہ اس کی طرف چلا تو حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ فوراً" اس کی طرف دوڑے اور ایک ایسی ڈانٹ پلائی کہ رومی سردار ہکا بکا رہ گیا اور آپ کی طرف دیکھنے لگا نخعی صحیح سلامت مسلمانوں کے لشکر میں داخل ہو گیا اور آپ نے میدان میں پہنچ کر اس سردار پر حملہ کر دیا وہ سردار بھی آپ کی طرف بڑھا اور آپ پر حملے کرنے لگا۔

دونوں ایک دوسرے پر حملہ کر رہے تھے اور گھوڑے کو ڈانٹے جاتے تھے۔ آپ کا وار اس کے بدن پر کثرت اسلحہ اور سامان کی وجہ سے کوئی اثر نہیں کرتا تھا اور اس کا حملہ آپ برابر اپنی ڈھال پر روک دیتے تھے دونوں حریف جان توڑ کوشش کر رہے تھے اور چاہتے تھے کہ میں اپنے مقابل کو موت کے گھاٹ اتار دوں حتی کہ عمود کے بوجھ سے رومی

Marfat.com

کے بازو ست پڑ گئے مگر لڑائی طول کھینچ رہی تھی اور دونوں کے حملے برابر جاری تھے آخر آپ نے پھرتی کے ساتھ بہت جلدی کر کے تلوار کا ایک ہاتھ اس کی داڑھی کے نیچے مارا اور آپ کی تلوار کا اگلا سرا رومی کے گلے پر اس زور سے بیٹھا کہ اس کا سر فضا میں اڑتا ہوا دکھلائی دینے لگا۔ گھوڑے نے کوتل (سوار سے خالی) ہوتے ہی چاہا کہ میں رومیوں کے لشکر کی طرف ہوا ہو جاؤں مگر آپ نے اسے دوڑ کر پکڑ لیا اور اس رومی سردار کا تمام ساز و سامان آثار کے مسلمانوں کے لشکر کی طرف لوٹ آئے چونکہ یہ سردار ملک ہرقل کے نزدیک نہایت معزز سمجھا جاتا تھا اور بادشاہ کا خاص آدمی تھا اس لئے رومیوں کو اس کا مرنا نہایت شاق گزرا اور وہ بہت چیخے چلائے۔

## ایک اور سردار کا نکل کر حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کو گرفتار کرنا

کہتے ہیں کہ اس سردار کے قتل کے بعد دوسرے سردار نے میدان میں آنے کا ارادہ کیا اور کہا کہ مجھے اس کا بدلہ لینا ضروری ہے اب میں میدان میں پہنچ کر اس کے قاتل کو گرفتار کر کے ہرقل کے پاس لے جاؤں گا اور اس سے کہوں گا کہ تیرے مصاحب کا یہی قاتل ہے اب جو کچھ تیرے دل میں آئے اس کے ساتھ سلوک کر۔ یہ کہہ کر یہ مسلح ہوا زرہ پہنی اور ایک شہری گھوڑے پر سوار ہو کے مقتول کی نعش کے پاس آیا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے اس کا اسباب اور سازو سامان پہلے ہی آثار لیا تھا اور سر تن سے جدا ہوا علیحدہ پڑا ہوا تھا۔ یہ اسے دیکھ کر بہ نظر شفقت رویا اور کہنے لگا مسیح، انجیل اور صلیب کی قسم میں ضرور بدلہ لوں گا یہ کہتا ہوا یہ مسلمانوں کے لشکر کی طرف آیا اور قریب ہو کے عرب کی فصیح زبان میں کہنے لگا معاشر العرب! اللہ پاک تبارک و تعالی بہت جلد تمہارے ان ظلموں کی وجہ سے جو تم نے ہم پر روا رکھے ہیں اور تمہارے ان افعال کے باعث جو تم نے ہمارے ساتھ کئے ہیں تمہیں ہلاک کر دیں گے اس سردار کے قاتل کو چاہیے کہ اب وہ میرے مقابلے کے لئے نکلے تاکہ میں اس سے اس کا بدلہ لوں۔

حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو اس کے مقابلہ میں جانے کا ارادہ کیا مگر حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کے آرام کرنے کی وجہ سے انہیں اس کے مقابلہ میں جانے کے لئے منع کر دیا۔ کیونکہ یہ اس سردار کے مقابلے میں کافی تھک چکے تھے اور خود اس کے مقابلہ میں جانے کا ارادہ کیا۔ حضرت

Marfat.com

عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نے کہا ایہا الامیر! وہ مجھے میرا نام لے کر پکار رہا ہے اگر میں نہ گیا تو میں بڑا بزدل ٹھہروں گا۔ آپ نے فرمایا مجھے تم پر رحم آتا ہے تم بہت تھک رہے ہو۔ انہوں نے کہا آپ مجھ پر دنیا کی مشقت اٹھانے کے متعلق تو رحم فرماتے ہیں اور آخرت میں عذاب دوزخ کے بارے میں کچھ شفقت نہیں فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور عیش کی قسم میرے سوا اس کے مقابلہ کے لئے کوئی شخص نہیں نکل سکتا۔

یہ کہہ کر آپ مقتول سردار کے گھوڑے پر سوار ہو کر اس کی طرف بڑھے۔ آپ نے لڑائی کے کسی سامان کو سوا اس گھوڑے کے تبدیل نہیں فرمایا تھا ہاتھ میں وہی تلوار تھی اور وہی ڈھال جب آپ اس کے قریب پہنچے تو اس نے گھوڑے کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا کہ اس سردار کے قاتل یہی ہیں یہ سوچتے ہی وہ پہاڑ کی طرح آپ پر ٹوٹ پڑا اور آپ کو اتنی بھی مہلت نہ دی کہ آپ سنبھل سکیں فوراً آپ کے پاس آیا ہاتھ لپکا کے آپ کی طرف بڑھا پکڑا اور کھینچ کے زین سے جدا کر لیا پھر اسی وقت آپ کو گرفتار کر کے اپنی فوج میں لایا اور سپاہیوں کے سپرد کر کے انہیں یہ حکم دیا کہ اسے ہتھکڑیوں اور بیڑیوں سے مقید کر کے اسی وقت ڈاک کے گھوڑے پر بٹھا کے بادشاہ کے پاس لے جاؤ اور کہو کہ تیرے مصاحب خلیس بن جریج کا قاتل یہی شخص ہے۔

## سپہ سالار اسلام کی رومی سردار سے جنگ

کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو ان سپاہیوں نے اس کے حکم کے مطابق فوراً" پابہ زنجیر کر کے قسطنطنیہ کی طرف روانہ کر دیا۔ یہ سردار اکڑتا اکڑتا اور اپنے کام پر فخر کرتا ہوا پھر میدان کی طرف پلٹا اور میدان میں آ کے اپنے حریف کا انتظار کرنے لگا۔ اب مسلمانوں میں سے تین شخصوں نے جدا جدا اس کے مقابلہ میں جانے کے لئے ارادہ کیا اور ہر ایک نے یہی چاہا کہ میں اس کے مقابلہ میں پہنچوں۔ حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے ان کا ارادہ معلوم کر کے اپنے دل میں کہا ابن مسروق! عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ گرفتار ہو گئے۔ تین مسلمان اس ملعون کی طرف جانے کا ارادہ کر رہے ہیں تجھے خدا سے شرم نہیں آتی کہ تو مسلمانوں کا علم اٹھائے ہوئے اس کشادہ پیشانی سے ان کی گرفتاری دیکھ رہا ہے اور لڑائی سے پہلو تہی کرتا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام کے سامنے کیا جواب دے گا اور کیا عذر کرے گا۔

یہ سوچ کر آپ نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

و بلایا اور وہ نشان جو آپ کو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے مرحمت کیا تھا انہیں دے کر فرمایا کہ سعید تم یہ نشان لے کر کھڑے رہو میں اس ملعون کے مقابلہ کو جاتا ہوں۔ اگر اس نے مجھے شہید کر دیا تو میرا اجر اللہ غالب و بزرگ و برتر پر ہے اور اگر میں نے اس کو قتل کر دیا تو اس کا ثواب حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے اعمالنامہ میں درج ہو گا۔

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی رضی اللہ عنہ نے اسلامی پرچم ہاتھ میں لیا اور یہ مسلمانوں کا عظیم سپہ سالار شیر کی طرح ڈکارتا ہوا اس سردار کے مقابلہ میں پہنچا۔ وہاں پہنچ کر آپ نے اول گھوڑے کو ایک چکر دیا اور حسبِ ذیل اشعار پڑھے۔

(ترجمہ اشعار) اللہ جبار و قہار نے یہ جان لیا ہے کہ آگ سے میرا دل داغ دیا گیا ہے یہ سبب قائم اللیل کے' رومی سردار اپنے شریر بھائیوں سمیت جلدی جان جائے گا کہ عالم آخرت کس کے واسطے ہے اور میرا معبود بدلہ لینے والا ہے۔"

کہتے ہیں کہ آپ نے یہ پڑھ کر اس سردار پر حملہ کیا سردار بھی آپ پر حملہ آور ہوا دیر تک دونوں حریف گھوڑے کوداتے رہے اور انہیں چکر دیتے رہے۔ لڑائی نے نازک صورت اختیار کی۔ دونوں گھوڑے کوداتے کوداتے بالکل قریب ہو گئے اور ایک نے دوسرے پر پوری طرح جست کی پھر دونوں لڑتے لڑتے دور چلے گئے اور ایک غبار میں آکر نظروں سے بالکل غائب ہو گئے۔ ہر گروہ اپنے اپنے سرداروں کی طرف دیکھ رہا تھا اور فتح و نصرت کی اس کے لئے دعائیں مانگتا جاتا تھا حتیٰ کہ پھر دونوں سردار ظاہر ہوئے مگر اس حال میں کہ وہ دونوں تقارب سے تباعد کے قریب تھے اور چاہتے تھے کہ جدا جدا ہو جائیں کہ اس سردار نے حضرت میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھئے تمہارے دین کی قسم! یہ تمہارے لشکر کے پیچھے سے کیسا اور کس کا نشان اڑتا ہے؟ آپ نے اس کے کلام کی طرف کچھ التفات نہ کیا اور فرمایا۔ یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں ہے۔ اس نے کہا مجھے اپنے دین کی قسم! میں جھوٹ نہیں کہتا بلکہ آپ سے سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ اگرچہ جھوٹ بول رہا تھا مگر آپ نے اس نیت سے کہ ممکن ہے کہ باری تعالیٰ جل مجدہ نے مسلمانوں کے لئے کوئی کشود کار روانہ کر دیں اس کے قول کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے اس طرف دیکھا رومی سردار آپ کو غافل دیکھ کر آپ کی طرف جھپٹا اور آپ کو پکڑ کے یہ چاہا کہ زین سے اٹھا کر گرفتار کر لوں کہ اچانک دور سے نور کی طرح چمکتا ہوا ایک نشان دکھلائی دیا۔ یہ نشان حضرت خالد بن ولید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھا جو فضائے آسمانی میں لہراتا ہوا چلا آرہا تھا۔

Marfat.com

## رومی سردار کا ہاتھ کٹوا کر بھاگنا

مسلمانوں نے حضرت خالد بن ولیدؓ کے نشان کو دیکھتے ہی زور زور سے تکبیر و تہلیل کے جان گداز نعرے مارنے شروع کئے ان کے سنتے ہی ان کے صولت و دبدبہ کی وجہ کافر سے سردار کے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی پڑی اور وہ مبہوت سا ہو کر مسلمانوں کے لشکر کی طرف دیکھنے لگا کہ کیا ہوا۔ اس کے اس طرف متوجہ ہوتے ہی حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے اس پر ہاتھ مارا اور پکڑ کے یہ چاہا کہ زین سے اکھاڑ لوں مگر چونکہ وہ زین سے مربوط اور لوہے سے بندھا ہوا تھا اس لئے اپنی جگہ سے نہ ہل سکا۔ آپ نے چاہا کہ اسے کھینچ ہی لوں مگر آپ اس پر بھی قادر نہ ہو سکے۔ مگر پھر بھی آپ اسے اپنی طرف کھینچتے ہی رہے تاکہ اسے نیچے گرا دوں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بھی ادھر ہی آنے کا ارادہ کیا اور جب آپ بالکل قریب آ گئے تو اس نے اب یہ سمجھ لیا کہ میری موت قریب ہی آ گئی ہے۔ یہ سوچ کر اس نے تلوار کا ہاتھ اٹھایا اور چاہا کہ حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ماروں تاکہ ان کے ہاتھ سے چھٹکارا مل جائے مگر جلدی میں حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف سے تلوار کا رخ پھرا اور وہ خود اس کے بائیں ہاتھ پر جا پڑی جس سے اس کا وہ ہاتھ کٹ کر زمین پر گر گیا حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ زین کی طرف پلٹے اور وہ رومی سردار ہاتھ کی تکلیف کی وجہ سے شور و فریاد اور آہ و واویلا کرتا ہوا اپنے لشکر کی طرف بھاگا۔ راستہ میں اسے اس کا غلام اور مصاحب ملے جنہوں نے اسے اپنی گردنوں پر اٹھا لیا اور خیمہ میں لا کے اس کے ہاتھ کو داغ دیا۔

## حضرت خالد بن ولید کا حضرت مسروق عبسی کے پاس پہنچنا

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ تعالی عنہ سے ملاقات کی، ایک نے دوسرے کو سلام کیا۔ حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے رومیوں کے متعلق جو کچھ حالات گزرے تھے سب بیان کئے اور یہ بھی کہا کہ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ گرفتار ہو گئے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر سخت تاسف کیا اور فرمایا۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون** اس کے بعد کہا افسوس عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ جیسا شخص گرفتار ہو جائے۔ خدا کی قسم! خالد ان سے جدا نہیں ہو گا اور یا انہیں چھوڑا لائے گا انشاء اللہ تعالی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بقیہ دن ٹھہرے رہے جب اگلا روز ہوا تو رومیوں کے لشکر

Marfat.com

میں سے بالوں کا بنا ہوا لباس پہنے ہوئے ایک بوڑھا شخص آتا ہوا دکھائی دیا۔ جب آپ کے قریب پہنچا تو اس نے آپ کو تعظیم کے لئے سجدہ کرنا چاہا مگر آپ نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہمارا سردار آپ کی اطاعت میں آنا چاہتا ہے اس نے جب سے اس لشکر کو جو آپ کی کمک کے لئے آیا ہے دیکھا ہے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہمیں ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے اور وہ اسی لئے صلح چاہتا ہے۔ کیا آپ حضرات صلح کرنا چاہتے ہیں؟ اگر آپ نے ہم سے صلح کرلی تو ہم آپ کے قیدی کو چھوڑ دیں گے۔ نیز جس قدر آپ ہم سے زرتاوان طلب کریں گے وہ بھی ہم آپ کو دے دیں گے۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ ہمارے شہروں سے واپس چلے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تین باتوں کے سوا نہیں جاسکتے۔ (یعنی مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ دے کر ہمارے ذمہ میں آجاؤ ورنہ تیسری اور آخری بات تلوار سے ہوگی) رہا قیدی کا معاملہ سو اگر تم نے خوشی سے نہ دیا تو زبردستی دو گے۔ اس نے کہا کیا تم ہی عرب کے سردار ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں! اس نے کہا اگر آپ مناسب سمجھیں تو آج لڑائی کو موقوف رکھیں ہم آج آپس میں مشورہ کرلیں گے اور ہمارا سردار اپنے ہاتھ کے درد کی وجہ سے کچھ آرام کرلے گا۔ ہمارے اندر جو کچھ مشورہ قرار پائے گا وہ کل سردار آپ کے پاس آکر طے کرے گا اور جو کچھ آپ فرمائیں گے وہ اسے منظور کرلے گا آپ نے فرمایا بہت بہتر ہمیں منظور ہے وہ بوڑھا شخص لوٹ کے اپنے لشکر میں گیا اور اپنے سردار سے کہا کہ انہوں نے تیری درخواست کو منظور کرلیا ہے۔

## رومیوں کا جنگ سے فرار

اب جنگ کے شعلے فرو ہو گئے اور لڑائی نے اپنے تمام ہتھیار رکھ دیئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ خیمہ زن ہو گئے۔ رات ہوئی تو رومی سردار نے اپنے لشکریوں کو حکم دیا کہ وہ خیموں کے دروازوں پر آگ روشن کریں اور آج معمول سے زیادہ روشنی کریں لشکریوں نے اس کے کہنے کے مطابق ایسا ہی کیا جب خوب آگ روشن ہو گئی تو انہوں نے خیموں کو اسی طرح ایستادہ رکھا اور ضروری ضروری سامان لے کر اول شب میں ہی یہاں سے چل دیئے۔ صبح ہوئی تو رومیوں کا کوئی نشان موجود نہیں تھا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نیز دوسرے مسلمان گھوڑوں پر سوار ہوئے اور لڑائی کے لئے رومیوں کا انتظار کرنے لگے مگر جب ان کی طرف سے ان کا کوئی آدمی نہ نکلا تو انہوں

Marfat.com

نے سمجھ لیا کہ رومی جھانسہ دے کر بھاگ گئے ہیں اس پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سخت افسوس ہوا۔ آپ نے غصہ سے اپنی انگلیوں کو کاٹا اور ارادہ کیا کہ ان کا تعاقب کروں مگر حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے آپ کو منع کیا اور کہا کہ یہاں کے شہر نہایت دور دراز اور راستے سخت کٹھن ہیں اس لئے بہتر یہ ہے کہ جناب مسلمانوں کے لشکر کی طرف رجوع فرمائیں۔

مسلمانوں نے رومیوں کے خیموں اور باقی ماندہ سامان کو اپنے قبضہ میں کیا اور فتح اور ظفر کے ساتھ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ہر مسلمان غمگین تھا راستہ قطع کرنے کے بعد یہ فوج ظفر موج حلب میں پہنچی۔ سپہ سالار اعظم حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات کی اور ان کے بخیر و عافیت پہنچنے سے بہت خوش ہوئے حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دے کر ان سے معانقہ فرمایا اور مرحبا کہا حضرت میسرہ بن مسروق عبسی رضی اللہ عنہ نے آپ سے جنگ کا تمام قصہ بیان کیا رومی جس قدر تہ تیغ ہوئے تھے نیز جتنے مسلمان کام آئے تھے سب آپ کو بتلائے اور حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گرفتاری جس طرح عمل میں آئی تھی وہ بھی سب کہی۔ آپ کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی گرفتاری سے سخت صدمہ ہوا اور آپ نے فرمایا **اللھم اجعل لہ من امرہ فرجا و مخرجا** بار الہا! آپ ان کے کام میں ان کے لئے کشائش اور ان کے نکلنے کے لئے کوئی سبیل کر دیجئے۔

## حضرت عمر کو مرج القبائل کی فتح اور ابن حذافہ کی گرفتاری کی اطلاع

اس کے بعد آپ نے دربار خلافت میں حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک خط لکھا جس میں آپ نے مسلمانوں کے دروں میں پہنچنے وہاں جنگ کرنے اور حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی گرفتاری کے متعلق تحریر کیا۔ جب وہ خط جناب امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ اسے پڑھ کر مسلمانوں کے صحیح و سلامت آنے اور ان کی فتح کے باعث خوش ہوئے۔ مگر حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی گرفتاری کا پڑھ کر آپ کو بہت ملال ہوا اور بے حد رنج کیا۔ کیونکہ آپ کو ان سے بہت ہی زیادہ محبت تھی۔ پھر آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے عیش اور آپ کی بیعت کی قسم! میں ہرقل کو ایک خط لکھوں گا کہ وہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دے اگر اس نے انہیں چھوڑ دیا خیر ورنہ میں خود اس پر فوج کشی کروں گا۔ اس کے بعد آپ نے اسے حسبِ ذیل تہدید نامہ لکھنا شروع کیا۔

## حضرت امیرالمومنین کا ہرقل کے نام مکتوب

بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ تمام تعریفیں واسطے اللہ تعالیٰ کے ہیں جو تمام جہانوں کے پرور دگار ہیں جنہوں نے نہ کسی کو اپنا مصاحب بنایا اور نہ بیٹا اور اللہ پاک تبارک و تعالیٰ کی رحمت کاملہ ان کے نبی اور رسول محمد علیہ السلام پر۔ یہ خط خدا کے غلام امیرالمومنین عمر بن خطاب کی طرف سے ہے۔ امابعد! جس وقت تمہیں میرا یہ خط ملے اسی وقت اپنے قیدی یعنی عبداللہ بن حذافہ کو میرے پاس بھیج دو اگر تم نے میری تحریر پر عمل کیا تو مجھے تمہاری ہدایت کی امید ہے اور اگر انکار کیا تو میں ایسے آدمیوں کی فوج تیری طرف مرتب کر کے روانہ کروں گا کہ جنہیں ذکر اللہ سے نہ تجارت روکتی ہے اور نہ خرید و فروخت۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

آپ نے اسے لکھ کر ملفوف کیا اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا کہ اسے ہرقل کے پاس روانہ کر دیا جائے۔ آپ نے ایک معاہدی شخص کو بلا کر اسے اجرت دینے کا وعدہ کیا اور فرمایا کہ اسے لے کر ہرقل کے پاس چلے جاؤ معاہدی قسطنطنیہ گیا اور وہاں جا کر درباریوں سے کہا کہ میرے پاس مسلمانوں کا ایک خط ہے حاجیوں اور درباریوں نے ہرقل کو خبر دی کہ عربوں کا ایلچی آیا ہے اس نے اسے بلا کر دریافت کیا کہ کس کا خط ہے؟ اس نے کہا شہنشاہ عرب حضرت امیرالمومنین کا۔ بادشاہ نے لے کر اسے پڑھا اور خداموں سے کہا کہ ایلچی کو حفاظت سے رکھو۔

## حضرت عبداللہ بن حذافہ کے ایمان کی طاقت

کہتے ہیں کہ اس نے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ہرقل کے پاس گیا۔ سرداران روم اور افسران فوج اس کے گرد حلقہ کئے بیٹھے تھے اس کے سر پر تاج رکھا ہوا تھا میں اس کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا مجھے دیکھ کر کہنے لگا تم کون ہو؟ میں نے کہا قبیلہ قریش میں کا ایک مسلمان ہوں۔ اس نے کہا کیا اپنے نبی کے ہرقل کے سامنے گھرانے اور خاندان سے ہو؟ میں نے کہا نہیں اس نے کہا کیا ہو سکتا ہے کہ تم ہمارے دین میں داخل ہو جاؤ تاکہ میں

Marfat.com

اپنے سرداروں میں سے ایک سردار کی لڑکی سے تمہارا نکاح کر دوں اور اپنے خاص مصاحبین میں داخل کر لوں۔ میں نے کہا اس ذات پاک کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اپنے دین اور اس طریقہ کو جسے حضور اکرم محمد ﷺ لائے ہیں کبھی قیامت تک نہیں چھوڑ سکتا۔ اس نے کہا تم ہمارے دین کو قبول کر لو میں تمہیں اتنا مال اور اس قدر باندیاں دوں گا۔

اس کے بعد اس نے جواہرات سے بھرا ہوا ایک طشت منگایا اور کہنے لگا کہ تم ہمارے دین میں داخل ہو جاؤ تو میں تمہیں یہ سب جواہرات دے دوں میں نے کہا خدا کی قسم! اگر تو مجھے اپنی اور اپنی تمام قوم کی بادشاہت بھی بخش دے تب بھی میں اسلام سے نہ پھروں۔ اس نے کہا اگر تم ہمارے دین میں داخل نہ ہوئے تو میں بری طرح سے تمہیں قتل کردوں گا۔ میں نے کہا اگر تو میرا بند بند بھی علیحدہ کر دے گا اور آگ میں بھی جلا دے گا تب بھی میں مذہب کو ترک نہیں کرنے کا اور جو کچھ کرنا ہے اب کر گزر۔

یہ سن کر وہ آگ بگولہ ہو گیا اور کہنے لگا اچھا اگر چھوٹنا چاہو تو اس صلیب کو سجدہ کر لو میں چھوڑ دوں گا۔ میں نے کہا میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اس نے کہا تو پھر سور کا گوشت کھا لو تب بھی چھوڑ دوں گا۔ میں نے کہا حاشا اللہ میں کبھی نہیں کھا سکتا۔ اس نے کہا یہ بھی نہیں تو شراب کا ایک گھونٹ بھر لو میں نے کہا خدا کی قسم! میں کبھی نہیں کر سکتا۔ اس نے کہا مجھے اپنے دین کی قسم تمہیں زبردستی کھانا پڑے گا اور پینا بھی اس کے بعد میرے متعلق اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اسے ایک کوٹھڑی میں بند کر کے اس کے پاس سور کا گوشت اور شراب رکھ دو۔ جب بھوک پیاس لگے گی خود کھائے پیئے گا غلاموں نے ایک مکان میں وہ گوشت اور شراب رکھ کے مجھے بند کر دیا اور چلے گئے۔

## حضرت عبداللہ بن حذافہ کی رہائی

عامر بن سہیل نے یوسف بن عمران سے انہوں نے سفیان بن خالد سے انہوں نے ثقہ اور معتبر راویوں سے روایت کی ہے کہ انطاکیہ کی ہزیمت کے بعد قسطنطنیہ میں جا کر ہرقل اس دہشت کی وجہ سے جو اس کے دل میں بیٹھ گئی تھی چند ہی دنوں میں مر گیا تھا بلکہ ایک روایت میں یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو کے مرا تھا اور حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ گفتگو اس کے بیٹے نسطیوس (اور بموافق روایات دیگر قسطنطین) نے جس کا لقب بھی ہرقل ہی تھا کی تھی۔

Marfat.com

کہتے ہیں کہ میں تین دن تک اس مکان میں بند رہا چوتھے روز مجھے اس نے اپنے پاس بلایا اور غلاموں سے کہنے لگا کہ اس نے اس گوشت اور شراب کا کیا کیا۔ انہوں نے کہا اس نے ہاتھ تک نہیں لگایا وہ تمام جوں کے توں موجود ہیں اس کے وزیر نے کہا ایہا الملک! یہ شخص اپنی قوم کا شریف معلوم ہوتا ہے ذلت کو کبھی گوارا نہیں کر سکتا۔ آپ جو کچھ اس کے ساتھ سلوک روا رکھیں گے وہی مسلمان ہمارے ان قیدیوں کے ساتھ بھی کریں گے جو ان کے ہاتھ پڑ جائیں گے۔

ہرقل نے مجھے مخاطب کر کے کہا تم نے اس گوشت کو کیا کیا۔ میں نے کہا وہ اسی طرح رکھا ہے میں نے کچھ نہیں کیا۔ اس نے کہا تم نے اسے کیوں نہیں کھایا۔ میں نے کہا خداوند تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خوف سے۔ کیونکہ انہوں نے اسے ہم پر حرام کر دیا ہے اور اگرچہ تین دن کے فاقہ کے بعد ہمیں کھانے کی اجازت دیدی ہے مگر میں نے ملحدوں کے طعن و تشنیع کی وجہ سے اسے چوتھے دن بھی ہاتھ نہیں لگایا۔

## بارگاہ فاروقی کی عظمت

کہتے ہیں کہ ملک ہرقل کو جب حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تہدیدی نامہ ملا تو اس نے اسے پڑھ کر حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو بہت سامال اور کپڑے دیئے۔ نیز جناب حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے واسطے ایک بیش قیمت موتی (لولو) ہدیہ کے طور پر پیش کیا اور ایک دستہ کی حفاظت میں آپ کو پہاڑوں کے دروں تک پہنچا دیا یہاں سے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ حلب میں تشریف لائے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور آپ کو مدینہ منورہ روانہ کر دیا' حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ جب دربار خلافت میں حاضر ہوئے تو حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ آپ کو دیکھ کر سجدہ شکر میں گر پڑے اور آپ کو بہ سلامت واپس آنے کی مبارک باد دی۔ آپ نے بارگاہ معلا میں ہرقل کا موتی پیش کیا۔ حضرت خلیفۃ المسلمین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ کے سوداگروں اور تاجروں کو بلا کر اس کی قیمت دریافت کی۔ انہوں نے کہا یا امیر المومنین ہم نے ایسا موتی آج تک نہیں دیکھا اس لئے اس کی قیمت کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔

صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے

Marfat.com

جناب کو یہ عنایت فرمایا ہے تو آنجناب اسے خود رکھیں خداوند تعالیٰ جل و علی اس میں آپ کے لئے برکت فرمائیں گے۔ تو آپ نے مسجد نبوی میں تمام مسلمانوں کو جمع ہونے کا حکم فرمایا جس وقت وہ جمع ہو گئے تو آپ نے ممبر پر جلوہ افروز ہو کر انہیں مخاطب کر کے فرمایا لوگو! رومی کتے نے میرے واسطے یہ موتی بطور ہدیہ کے بھیجا ہے اور مسلمانوں نے اسے میرے لئے حلال کر دیا ہے تم اس کے متعلق کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا یا امیر المومنین! اللہ پاک جل جلالہ جناب کے لئے اس میں برکت فرمائے۔ آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اگرچہ تم لوگوں نے اسے میرے لئے حلال کر دیا ہے مگر مسلمانوں میں سے جو حضرات یہاں موجود نہیں ہیں کسی دوسری جگہ تشریف لے گئے ہیں۔ نیز مہاجرین و انصار اور مجاہدین فی سبیل اللہ کی وہ اولاد جو اب تک شکم مادر اور پشت پدر میں ہے ان سے کس طرح اجازت لوں گا۔ خدا کی قسم! عمر میں اتنی طاقت نہیں ہے جو قیامت میں ان کے مطالبہ کا جواب دے سکے۔ اس کے بعد آپ نے اسے فروخت کر ڈالا اور اس کی قیمت مسلمانوں کے بیت المال میں داخل کر دی۔

## جنگ قیساریہ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کا پانچ ہزار لشکر جس میں جناب حضرت عبادہ بن صامت، عمرو بن ربیعہ، بلال بن حمامہ اور ربیعہ بن عامر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی شامل تھے قیساریہ کی طرف گیا تھا جب مسلمانوں کا لشکر شام کے ایک دیہات میں پہنچا۔

## قسطنطین کی جنگ کرنے کے لئے تیاریاں

تو قسطنطین نے ایک جاسوس کو خبر کے لئے ہمارے لشکر میں روانہ کیا وہ اس گاؤں میں آیا مسلمانوں کے لشکر کو دیکھا اس کا اندازہ لگایا اور جا کر بادشاہ کو خبر کر دی کہ میں ایک بلند جگہ پر کھڑے ہو کر اس کا اندازہ لگا آیا ہوں وہ پانچ ہزار سوار ہیں۔ مگر تمام کے تمام شیر کی طرح حملہ آور بہت بڑے کرگس کی طرح شکار کرنے والے معلوم ہوتے ہیں۔ نیز ان کے شہروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ موت کو مال غنیمت اور زندگی کو نادانی خیال کرتے ہیں۔

قسطنطین یہ سن کر کہنے لگا مسیح (علیہ السلام)، صلبان، انجیل اور قربان کی قسم میں

Marfat.com

مقدور بھران سے ضرور قسمت آزمائی کروں گا اور جہاں تک ممکن ہو گا ان سے خوب دل کھول کر لڑوں گا۔ اس کے بعد اس نے فوج اور سرداران فوج کو جمع کر کے ایک چاندی کا نشان جس کے سر پر سونے کی سرخ صلیب تھی بنایا اور اپنے ایک سردار کو جس کا نام بکلا کون تھا اور جو اس کے تمام لشکر کا کمانڈر انچیف تھا سپرد کر کے اس کی ماتحتی میں دس ہزار مسلح بہادر فوج دے کر اس سے کہا کہ تو میرے لشکر کا ہراول ہے۔ اس لشکر کو لیکر آگے آگے چل اور عربوں کے پاس پہنچ جا۔ یہ اس دس ہزار فوج کو لے کر ادھر چل پڑا۔ اس کے بعد اس نے ایک صلیبی نشان بنایا اور ایک دوسرے فوجی افسر کے جس کا نام جرجیس بن باکور تھا سپرد کر کے اس کی ماتحتی میں بھی دس ہزار فوج دی اور اسے بھی اس پہلے سردار کے پیچھے چلنے کو کہا۔ اگلے روز اپنے چچا زاد بھائی قسطاس کو دس ہزار فوج دے کر قیساریہ کی حفاظت کے لئے چھوڑا اور خود بھی باقی ماندہ فوج لے کر ادھر چل پڑا

## مسلمانوں کی تیاری

بشار بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اس نخل گاؤں میں تھے کہ اچانک وہ پہلا سردار دس ہزار فوج لیکر ہمارے مقابلہ میں پہنچا۔ ہم نے اسے دیکھ کر اس کی فوج کا اندازہ لگایا تو معلوم ہوا کہ دس ہزار کے قریب ہے ہم اپنے دل میں بہت خوش ہوئے اور ہم نے آپس میں کہا کہ ہم پانچ ہزار ہیں اور ہمارا دشمن دس ہزار کی تعداد میں گویا ایک آدمی کے مقابلہ میں محض دو دو آتے ہیں۔ ابھی ہم یہ تذکرہ کر ہی رہے تھے کہ دوسرے سردار کی ماتحتی میں ہمیں دس ہزار فوج اور آتی ہوئی دکھائی دی۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے دیکھ کر فرمایا لوگو! یہ اچھی طرح سمجھ لو کہ جو شخص اللہ تبارک و تعالی اور یوم آخرت کی ملاقات کا ارادہ کر لیتا ہے وہ شخص دشمن کی اور کثرت کمک سے کبھی نہیں گھبراتا کیونکہ جہاد کا اجر و ثواب سب چیزوں سے بڑھا ہوا ہے

اگر تم (پہلے) جاسوس کے قتل کرنے میں جلدی نہ کرتے تو میں ان فوجوں کے متعلق اس سے کچھ دریافت کر لیتا کہ وہ کتنی ہے' ہم نے حتی المقدور احتیاط سے کام لیا ہے لیکن اللہ عزوجل کا امر کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔ اس کے بعد آپ نے افسران فوج کو جمع کر کے بطور مشورہ کے ان سے فرمایا میری رائے میں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں امین الامت حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں کہلا بھیجوں کہ ہمارے مقابلہ میں چونکہ دشمن کی تعداد زیادہ ہے اس لئے ہماری کمک کے لئے کچھ فوج روانہ کر دیجئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا لوگو! امین الامت کی خدمت میں آپ حضرات

Marfat.com

میں سے کون شخص جائے گا؟ اس کا اجر اللہ غالب و بزرگ و برتر کے ذمہ ہے۔ ممکن ہے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہماری کمک کے لئے کچھ فوج روانہ کر دیں۔

حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا عمرو! اللہ کا نام لے کر اور ان پر بھروسہ کر کے آپ ہمیں لڑنے کا حکم دے دیں اور آپ کسی بات کا فکر نہ کریں۔ کیونکہ جب ہم تھوڑے سے تھے اور ہماری تعداد بہت ہی کم تھی اس وقت اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہماری اکثر مقامات میں مدد فرمائی تو کیا آج وہ ان باقی کافروں پر ہمیں فتح نہ بخشیں گے۔ حالانکہ وہ بہت بڑے کار' ساز غلبہ دینے والے اور قادر ہیں۔

کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے پر قناعت فرمائی اور کہا کہ خدا کی قسم تم نے بالکل سچ کہا۔ اس کے بعد آپ نے مسلمانوں کو جنگ کے واسطے تیار ہونے کے لئے فرمایا مسلمان گھوڑوں پر سوار ہوئے' تہلیل و تکبیر کے نعرے بلند ہوئے اور حضور پر نور آقائے دو جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا۔

## کافروں کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی

فضائے آسمانی کے ساتھ یہ آوازیں سن کر مشرکین کا لشکر لرزہ براندام ہو گیا اور معمورہ زمین کی کل مخلوقات کی آواز سن کر تھر تھر کانپنے لگا۔ زمین پیروں تلے سے نکل گئی اور قلوب مسلمانوں کی ہیبت سے پر ہو گئے۔ قسطنطین نے یہ آواز سنی اور مسلمانوں کی فوج کی طرف دیکھا تو پہلے سے دوگنی نظر آئی اور کہنے لگا خدا کی قسم! جب میں یہاں آیا تھا تو یہ پانچ ہزار سے زیادہ نہ تھی اور اب ان کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے ان کی فرشتوں سے مدد فرمائی ہے۔ میرا باپ ہرقل نہایت دور اندیش اور دانا بینا آدمی ہے جس نے عربوں کو پہلے ہی پرکھ لیا تھا۔ میرا یہ لشکر باہان ارمنی کے اس لشکر سے زیادہ نہیں ہے جو یرموک کے میدان میں ان کے مقابلہ پر گیا تھا کیونکہ اس کا لشکر دس لاکھ تھا اور میرا اس کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا میں نے ان کے مقابلے میں نکل کر بڑی حماقت کی اور مجھے بہت بڑی ندامت اٹھانی پڑی۔ میں بہت جلد کوئی حیلہ کر کے ان کے مقابلے سے پیچھے لوٹ جاؤں گا۔

## حضرت عمرو بن عاص کو مذاکرات کی دعوت

یہ کہہ کر اس نے ایک بشپ کو جو قیساریہ میں نہایت عظیم القدر اور عالم شخص تھا

Marfat.com

بلایا اور کہا کہ آپ سوار ہو کے ان عربوں کے پاس چلے جاؤ نہایت احسن طریقہ سے ان کے ساتھ گفتگو کرو اور کہو کہ شاہزادہ آپ حضرات میں سے ایک فصیح و بلیغ جری اور شریف النسل شخص کو بلاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ اس نے سیاہ دیباج کے کپڑے پہنے' بالوں کی ایک ٹوپی سر پر لگائی اور سبزے خچر پر سوار ہو کر جواہر کی ایک صلیب ہاتھ میں لے کر مسلمانوں کی طرف چلا اور لشکر کے قریب پہنچ کر ایک ایسی جگہ کھڑے ہو کر جہاں سے مسلمان اس کی آواز سن سکتے ہوں کہنے لگا معاشر العرب! میں قسطنطین بن ہرقل کا قاصد ہوں اس نے آپ کی خدمت میں مجھے اس غرض سے بھیجا ہے کہ میں آپ سے اس کا یہ پیغام پہنچا دوں کہ آپ حضرات ایک فصیح جری اور دلاور شخص کو میرے پاس روانہ کر دیں۔ خدا کی قسم وہ صلح چاہتا ہے اور فساد 'خون ریزی کو بالکل پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ اپنے دین کا عالم ہے اور امور دنیاوی میں نہایت دور اندیش ہے مفت میں خون بہانا اور ملک میں فتنہ و فساد کرنے سے اسے سخت نفرت ہے۔ تم بھی ہم پر ظلم نہ کرو کیونکہ ظالم مغلوں کیا جاتا ہے اور مظلوم کی مدد ہوا کرتی ہے مسیح (علیہ السلام) نے ہمارے واسطے یہ حکم فرمایا ہے کہ ظالم و جابر کے سوا کسی سے نہ لڑو۔ ہمارا بادشاہ رحیم قسطنطین پسر ہرقل یہ چاہتا ہے کہ آپ اپنے اندر سے کسی فصیح اور مضبوط دل شخص کو یہاں بھیج دیجئے مگر وہ شخص شریف النسل ہو۔ یہ کہہ کر یہ چپکا کھڑا ہو گیا۔

## حضرت عمرو کی روانگی

حضرت شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نشان اپنے ہاتھ میں لیا اور آپ کی جگہ کھڑے ہو گئے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت زرہ کے اوپر اون کا ایک جبہ زیب بدن کئے ہوئے تھے سر پر زرد رنگ کا یمنی عمامہ تھا جسے آپ نے شملے کے لئے پیچھے کچھ چھوڑ کر باقی کے پیچ دے رکھے تھے۔ کمر میں پٹکا تھا تلوار حمائل تھی اور نیزے کو رکاب میں مرکوز کر رکھا تھا۔ آپ اس شان و شوکت سے دشمن کی فوج کی طرف چلے اور جب اس ترجمان کے پاس جسے قسطنطین نے بھیج رکھا تھا پہنچے تو کھڑے ہو گئے۔ ترجمان آپ کو دیکھ کر ہنسا آپ نے اس سے فرمایا نصرانی عیسائی تجھے کس بات پر ہنسی آئی اس نے کہا آپ کے لباس اور اسلحہ پر جو آپ نے زیب بدن کر

Marfat.com

رکھے ہیں آپ نے ان ہتھیاروں کو کیوں اپنے ساتھ لیا کیا آپ کا ارادہ وہاں لڑنے کا ہے؟ آپ نے فرمایا ہتھیار تو عربوں کا اوڑھنا بچھونا ہیں اور مخصوص لباس بھی ان کا یہی ہتھیار ہیں۔ میں نے انہیں اس غرض سے اپنے ساتھ لیا؟ ہے کہ قوت بازو کا کام دیں اور اگر دشمن کچھ بے وفائی کرے تو اپنی جان بچانے کے ساتھ ساتھ اس کی بھی گوشمالی کر دیں۔ ترجمان نے کہا مکرو فریب عربوں کا ہی شیوہ ہے ہماری عادتوں میں داخل نہیں۔ آپ مطمئن ہو کر تشریف لے چلیں۔ یہ کہہ کر وہ بادشاہ کے پاس گیا اسے اطلاع کی اور کہا ایہاالملک! عربوں کے لشکر کے سردار آپ کے پاس آ رہے ہیں اور وہ ایسا ایسا لباس پہنے ہوئے ہیں۔ بادشاہ یہ سن کر ہنسا اور کہنے لگا کہ ان سے کہہ دو کہ تشریف لے آئیں۔

کہتے ہیں کہ بادشاہ نے حضرت عمرو بن عاص ﷛ کی خبر سن کر سامان درست کرنا شروع کیا تخت کو خوب آراستہ کیا۔ پادریوں اور بشپوں کو دائیں بائیں بٹھایا اور افسران فوج کو اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم دیا۔ ترجمان حضرت عمرو بن عاص ﷛ کے پاس پہنچا اور اس نے آپ سے کہا کہ عربی بھائی بادشاہ نے اجازت دے دی ہے آپ تشریف لائیے۔

آپ یہ سن کر آگے بڑھے۔ گھوڑے پر سوار آپ برابر چلے جا رہے تھے۔ قیساریہ کا لشکر آپ کی زیب وزینت اور لباس سے تعجب کرتا جاتا تھا حتی کہ آپ بادشاہ کے خیمہ کے دروازہ پر پہنچے یہاں آپ پاپیادہ ہو گئے۔ روم کے فوجی سردار آپ کے آگے آگے ہوئے اور بادشاہ کی طرف چلنے لگے۔ اس کے قریب پہنچے تو بادشاہ کی اور آپ کی آنکھیں چار ہوئیں۔ آپ نے اسے عرب کے دستور کے مواقف دعا دی۔ بادشاہ نے آپ کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا مرحبا کہا نہایت خندہ پیشانی سے پیش آیا اور کہا کہ تخت پر تشریف رکھئے۔ مگر آپ نے اس پر بیٹھنے سے انکار فرمایا اور کہا کہ اللہ پاک تبارک و تعالیٰ کا فرش تمہارے فرش سے بہت زیادہ پاک ہے کیونکہ انہوں نے تمام زمین کو فرش بنا کر ہمارے لئے مباح کر دیا ہے اور اس میں ہم سب برابر ہیں' پھر میں اللہ کا فرش چھوڑ کر بندے کے تخت کو کیوں اختیار کروں۔ یہ کہہ کر آپ زمین پر چہار زانو ہو کر بیٹھ گئے۔ نیزے کو اپنے سامنے رکھا اور تلوار کو بائیں ران پر رکھ لیا اس کے بعد فرمانے لگے۔ رومی بادشاہ جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو اور جو کہنا چاہتے ہو کہو۔

## حضرت عمرو بن عاص کی قسطنطین سے لاجواب گفتگو

قسطنطین پسر ہرقل نے کہا آپ کا نام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میرا نام عمرو ہے اور

Marfat.com

میں سادات عرب اوز ارباب بیت الحرم سے ہوں جن کی لوگ تعظیم کیا کرتے ہیں اس نے کہا عمرو واقعی آپ سادات عرب اور معزز شخص ہیں لیکن اگر آپ عرب ہیں تو ہم رومی ہیں۔ ہمارے آپ کے مابین قرابت ہے اور ہم تم نسب میں ملتے جلتے ہیں اور جو اشخاص نسب میں متصل ہوا کرتے ہیں وہ آپس میں خون نہیں بہایا کرتے۔

آپ نے فرمایا کہ سب سے بڑا نسب تو ہمارا دین اسلام ہے اس کے بعد نسب ہمیشہ والدین کی طرف سے لاحق ہوا کرتا ہے اور جب دو بھائی مذہب میں مختلف ہو جایا کرتے ہیں تو ان میں سے ایک کے لئے یہ حلال ہو جاتا ہے کہ وہ دوسرے کو قتل کردے اور ایسی صورت میں ان کا نسب منقطع ہو جایا کرتا ہے۔ رہا تمہارا یہ کہنا کہ ہمارا تمہارا نسب ایک ہے سو یہ کس طرح؟ ہم معزز قریش ہیں اور تم رومی بچے اس نے کہا اے عمرو! کیا ہمارے اور آپ کے باپ حضرت آدم علیہ السلام نہیں تھے۔ پھر نوح علیہ السلام ہوئے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ عرب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں اور رومی حضرت عیصو بن اسحاق علیہ السلام کی اولاد' اور یہ اسحاق علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بھائی تھے اور یہ دونوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اور بھائی بھائی کے لئے یہ زیبا نہیں کہ وہ آپس میں لڑیں اور جو ان کے بڑوں نے ان پر تقسیم کر دیا ہے اس کے اوپر آپس میں کٹ مریں۔ آپ نے فرمایا واقعی تم نے سچ کہا کہ عیصو (عیص) حضرت اسحاق علیہ السلام کے صاحبزادے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ان کے چچا ہوتے تھے۔ واقعی ہم ایک باپ کی اولاد ہیں اور حضرت نوح علیہ السلام ہمارے باپ ہوتے ہیں اور حضرت نوح علیہ السلام نے ہماری آپس میں تقسیم بھی کردی تھی مگر وہ تقسیم خوشی سے نہیں کی تھی بلکہ جب آپ اپنے صاحبزادے حام پر ناراض ہو گئے تھے تو اس وقت تقسیم معرض عمل میں آئی تھی اور یہ یاد رکھو کہ حام کی اولاد اس تقسیم سے راضی نہیں ہوئی تھی بلکہ مدت دراز تک وہ برابر (اپنا حق لینے کے لئے) خونریزی کرتی رہی تھی۔ یہ زمین جس پر تم قابض ہو دراصل تمہاری نہیں تھی بلکہ عمالقہ کی تھی جو تم سے پہلے تھے کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام نے تمام زمین کو اپنی اولاد یعنی سام حام اور یافث پر تقسیم کیا تھا اور اپنے بیٹے سام کو یہ شام کا ملک' یمن' حضر موت' غسان اور عمان' بحرین تک دے دیا تھا۔ عرب تمام کے تمام سام کی اولاد سے ہیں جو یہ ہیں قحطان' طسم' جدیس (جوریس) اور عملاق اور یہ عملاق بھی جہاں کہیں ہیں ابوالعمالقہ کے نام سے مشہور ہیں اور یہ تمام کے تمام یعنی قحطان طسم جدیس اور عملاق جنابرہ ہیں جو شام میں رہتے تھے اور

Marfat.com

یہی خالص عرب ہیں کیونکہ ان سب کی زبان عربی تھی اور یہ اس زبان پر پیدا ہوئے تھے۔
حام کو حضرت نوح علیہ السلام نے ممالک غرب اور ساحل دیئے تھے اور یافث کو مشرق و مغرب کے مابین کا حصہ بخشا تھا اور اللہ پاک تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں زمین کا وارث کر دیتے ہیں۔ اب ہماری خواہش ہے کہ اس پہلی ہی تقسیم پر جو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمائی تھی از سرنو پھر عملدر آمد ہو جائے اور جو نہریں شہر زمین اور مضبوط مضبوط مکانات تمہارے قبضے میں ہیں وہ ہمارے حصے میں آجائیں اور جو خار دار درخت پتھر اور سنگلاخ زمین ہمارے پاس ہے وہ تمہارے پاس چلی جائے۔

قسطنطین پسر ہرقل نے جب آپ کا جواب سنا تو سمجھ گیا کہ یہ شخص نہایت عقلمند ہے۔ کہنے لگا واقعی آپ نے سچ فرمایا مگر تقسیم تو جاری ہو چکی اور اس پر عملدر آمد بھی ہو گیا۔ اب اگر تم اس تقسیم کے خلاف کرو گے تو ظالم کہلاؤ گے اور میں یہ جانتا ہوں کہ تمہیں اس کام پر ترغیب اور اپنے شہروں سے الگ ایک بہت بڑی کوشش نے کیا ہے آپ نے فرمایا ایہا الملک! واقعی تیرا گمان بالکل صحیح ہے کہ ہمیں ایک کوشش عظیم نے تمہارے شہروں کے آنے کی طرف توجہ دلائی ہے کیونکہ ہم چنے اور جو کی روٹیاں کھایا کرتے تھے مگر جب ہم نے تمہارے عمدہ عمدہ کھانے دیکھے تو ہمیں بہت لذیذ معلوم ہوئے اب ہم تمہیں اس وقت تک نہیں چھوڑ سکتے۔ جب تک ہم تمہارے شہروں کو اپنے قبضہ میں کر کے تمہیں اپنا غلام نہ بنالیں اور اس بلند درخت کے سائے تک جس کی شاخوں پر سبز سبز پتے اور عمدہ عمدہ پھل ہیں نہ پہنچ جائیں اور اگر تم نے ہمیں اس سے منع کیا یا کسی طرح کی اس میں رکاوٹ ڈالی اور زندگی میں مزہ دینے والی چیزیں جو ہم نے تمہارے شہروں کی چکھ لی ہیں ان سے باز رکھا تو یاد رکھو ہمارے پاس ایسے ایسے جانباز سپاہی موجود ہیں جنہیں تم سے جنگ کا اتنا ہی بڑا اشتیاق ہے جتنا تمہیں دنیا کی زندگی کا کیونکہ وہ موت' آخرت اور جنگ کے خواہاں ہیں اور تم زندگی کے۔

یہ سن کر قسطنطین پسر ہرقل چپ ہو گیا اور اسے کچھ جواب نہ بن پڑا اپنی قوم کی طرف سر اٹھایا اور کہنے لگا یہ عربی اپنے قول میں بالکل سچا ہے۔ کنیسوں قربان مسیح (علیہ السلام) اور صلبان کی قسم! ان کے مقابلہ میں ہم بالکل نہیں ٹھہر سکتے۔

## قسطنطین کو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی دعوت اسلام

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں نصیحت کرنے کا یہ اچھا موقع

Marfat.com

دیکھا اور میں نے انہیں مخاطب کر کے کہا معاشر الروم! جو کچھ تم چاہتے تھے اللہ پاک عزوجل نے وہ چیز تمہارے پاس پہنچا دی ہے اگر تمہارا یہ منشاء ہے اور تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے شہر بھی تمہارے پاس رہیں تو تم ہمارے دین میں داخل ہو جاؤ اور ہمارے معتقدات اور اقوال کی تصدیق کر لو کیونکہ اللہ پاک تبارک و تعالی کے نزدیک سچا اور پکا مذہب محض مذہب اسلام ہی ہے لہٰذا کہو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً" عبدہ و رسولہ۔

قسطنطین پسر ہرقل نے کہا عمرو! ہمارے باپ دادا اسی مذہب پر مر گئے ہیں ہم اپنے مذہب سے کسی طرح جدا نہیں ہو سکتے۔ آپ نے فرمایا اگر اسلام اچھا نہیں لگتا تو ذلیل ہو کر اپنی اور اپنی فوج کی طرف سے جزیہ ادا کرتے رہو اس نے کہا کہ میں اسے بھی منظور نہیں کر سکتا کیونکہ رومی ادائے جزیہ کے لئے کبھی میری اطاعت نہیں کر سکتے۔ میرے باپ ہرقل نے انہیں جزیہ کے لئے پہلے ہی کہا تھا مگر انہوں نے اس کے قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا تھا آپ نے فرمایا میرے امکان میں جہاں تک تھا میں نے تمہیں ڈرا اور سمجھا لیا اور حتی الامکان کوشش کر لی کہ تم کسی طرح خون ریزی سے بچے رہو مگر تم کسی طرح راضی نہیں ہوتے۔ اب ہمارے تمہارے درمیان محض تلوار فیصلہ کرنے والی ہے اور بس اس کے سوا اب کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اللہ پاک تبارک و تعالی اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں نے تمہیں ایسے امر کی طرف دعوت دی تھی جس میں تمہاری نجات کا طریقہ مخفی تھا مگر تم نے اس کا انکار کیا میری دعوت کو اس طرح مسترد کر دیا جیسا کہ تمہارے باپ عیصو نے اپنی ماں کی نافرمانی کر کے پہلے اپنے بھائی یعقوب سے اپنی قرابت کا خیال نہیں کیا تھا تم خیال کرتے ہو کہ ہم تمہارے نسب میں قریب ہیں لیکن میں اللہ پاک تبارک و تعالی کے سامنے تم سے نیز تمہاری قرابت سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں کیونکہ تم رحیم و کریم ہستی کے ساتھ کفر کرتے ہو اور اس پر پوری طرح ایمان نہیں لاتے تم عیصو بن حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد ہو اور ہم حضرت اسماعیل بن حضرت ابراہیم علیہما السلام کی اور اللہ پاک جل جلالہ و عم نوالہ نے ہمارے حضور اکرم محمد رسول اللہ ﷺ کو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ کے پدر بزرگوار حضرت عبداللہ کی صلب مبارک تک خیر الانساب (عمدہ اور بہترین نسب والے) بنایا ہے اور آپ کے نسب میں ذرہ برابر فرق نہیں ڈالا۔ اول سب سے پہلے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کو دنیا میں مقام فخر بنایا اور انہیں عربی زبان کی تعلیم دی تمام عرب انہی کی اولاد سے ہیں اور حضرت

Marfat.com

اسحاق علیہ السلام کو ان کے والد ماجد ہی کی زبان پر برقرار رکھا۔ پھر عرب میں کنانہ کو فضیلت بخشی پھر کنانہ میں قریش کو مکرم فرمایا' پھر قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب کیا اور پھر بنی ہاشم میں سے بنی عبدالمطلب کا انتخاب کیا اور سب کے بعد ہمارے آقاو مولا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو بنی عبدالمطلب میں سے سرفراز کیا آپ کو رسول بنایا نبوت مرحمت کی اور وحی دیکر آپ کی چوکھٹ پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کا نورانی چہرہ دیکھ کر خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دنیا کی مشرق و مغرب میں پھرا مگر آپ سے زیادہ افضل اور مکرم کسی کو نہ دیکھا (ﷺ۔ مترجم)

کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر مبارک سن کر رومیوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ان کے دلوں میں ہیبت طاری ہو گئی اور قلوب تھر تھر کانپنے لگے۔ قسطنطین بن ہرقل کے دل میں خوف گھر کر گیا اور وہ کہنے لگا کہ واقعی آپ نے سچ کہا۔ انبیاء علیہم السلام قوم کے معزز خاندان میں ہی پیدا ہوا کرتے ہیں اس کے بعد اس نے کہا یا عمرو! کیا تمہارے ساتھیوں میں کوئی اور بھی تمہاری طرح اتنا حاضر جواب ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم! میرے تمام ہمراہی ایسے ہی ہیں بلکہ اگر میرے بجائے تم سے وہ گفتگو کریں تو اس وقت تم پر اچھی طرح واضح ہو جائے کہ میں تو بعض کا ان میں سے مقابلہ بھی نہیں کر سکتا۔ اس نے کہا میری رائے میں تو یہ محال ہے کہ تم سا حاضر جواب تمہارے لشکر میں کیا تمام عرب میں بھی ہو۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم! اگر بادشاہ چاہے گا تو میں اوروں کو بھی اپنے ہمراہ لیتا آؤں گا۔ میرے قول کی تصدیق بادشاہ کے سامنے خود بخود ہو جائے گی۔ یہ کہہ کر آپ جست بھر کے اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے اور پویہ مار کے اپنے لشکر میں چلے آئے۔ مسلمانوں نے آپ کو دیکھ کر درگاہ وحدانیت میں شکر ادا کیا اور یہ تمام رات پہرہ دے کر کاٹ دی۔ صبح ہوئی تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو نماز پڑھائی اور ارشاد کیا کہ لڑائی کے لئے اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو جائیں۔ مسلمان یہ سنتے ہی سوار ہو کے صف بندی کرنے لگے اور منظم ہو کر کھڑے ہو گئے۔

جنگ قیساریہ کے دن قسطنطین نے اپنی فوج کو تین صفوں پر تقسیم کیا تیر اندازوں کو آگے اور میمنہ اور میسرہ کو خوب ترتیب سے کھڑے ہونے کا حکم دیا۔ صلیب سب سے آگے بلند کی اور خود فوج سے نکل کے ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ حضرت عمرو بن عاص

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے جب قسطنطین کے لشکر کی صف بندی اور جنگ کے لئے اس کی تیاری دیکھی تو آپ نے بھی مسلمانوں کو آراستہ کیا اور تمام لشکر کو ایک صف کر کے میمنہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو مقرر کیا اور ان کے ساتھ حضرت شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رہنے کا حکم فرمایا۔ میسرہ پر حضرت صابر بن حنانہ عبسی کو جو مسلمانوں میں ایک یگانہ اور فرد شہسوار تھے مامور فرمایا۔

## رومی تیرانداز کا انجام

ابھی یہاں یہ ترتیب ہو ہی رہی تھی کہ اچانک رومیوں میں سے ایک سوار زرد ریشمی کپڑے پہنے میسرہ تک اور میسرہ سے میمنہ تک اپنے نیزے سے ایک خط کھینچتا چلا گیا۔ پھر قلب کی طرف اسی طرح گھوڑے کو پویہ دیئے خط کھینچتا چلا آیا اور لشکر کے سامنے اپنے نیزے کو گاڑ کر کمان ہاتھ میں لے کر کھڑا ہو گیا اس کے بعد اسے چلے پر چڑھا کے میمنہ پر شست باندھی اور ایک مسلمان کو ادھر زخمی کر دیا۔ فوراً ہی پھر میسرہ کی طرف ایک تیر پھینکا اور ایک مرد مومن کو شہید کر ڈالا۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس کے یہ کرتوت دیکھ کر مسلمانوں کو آواز دی اور فرمایا کیا آپ حضرات اس ملعون کے کاموں کی طرف نہیں دیکھ رہے کہ یہ کیا کر رہا ہے تم میں سے کون سا بہادر اس کے مقابلہ میں نکل کر مسلمانوں سے اس کی شرارت کو دور کر دے گا۔ یہ سن کر ایک ثقفی جوان جو ایک بوسیدہ پوستین پہنے اور ایک پرانا عمامہ باندھے ہوئے تھا آگے بڑھا اور اپنی اس عربی کمان پر جو اس کے ہاتھ میں تھی تیر چڑھا کر اس ملعون کی طرف چلا۔ رومی تیرانداز نے اس کی طرف دیکھا اور اس میلی پوستین اور اس عربی کمان کے سوا کوئی زرہ وغیرہ سامان حرب اور کسی آلات جنگ کو اس کے پاس نہ دیکھ کر اسے معمولی آدمی اور فنون جنگ سے غیر ماہر خیال کیا اور ذلیل نظروں سے دیکھ کر اس کے پہنچنے سے پہلے ہی ایک تیر کمان چڑھا کے شست باندھ کر اس پر چھوڑ دیا۔ تیر ثقفی کے سینہ پر آکر لگا اور اس کی اس پوستین میں الجھ کر رہ گیا۔ رومی چونکہ تیراندازی میں اپنے زمانہ کا فرد تھا اور اس کا نشانہ کبھی خطا نہ جاتا تھا اور جس چیز پر اس کا تیر پڑتا تھا اسے بیندھ کر رکھ دیتا تھا اس لئے اس تیر کے کارگر نہ ہونے سے اسے سخت غصہ آیا اور جل بھن کر اس نے دوسرا تیر کمان پر چڑھا کر پھر اس پر پھینکنا چاہا مگر قبل اس کے کہ یہ تیر چلائے ثقفی نے کمان کھینچ کر اس کی طرف اپنا تیر چھوڑ دیا چونکہ تیر چھوٹا تھا تیر کمان میں

Marfat.com

اس طرح رکھا ہوا تھا کہ وہ رومی کو نظر نہ آیا اس لئے یہ تیر چھوٹتے ہی رومی کے سیدھا حلق میں پہنچا اور گدی سے نکل کر پرلی طرف ہو گیا۔ رومی چکرا کے گھوڑے سے زمین پر گرا اور جان توڑ کر ملک الموت کے ساتھ ہو لیا۔

یہ دیکھ کر ثقفی گھوڑے کی طرف دوڑا اسے پکڑ کے اس پر سوار ہوا۔ رومی کے خود کو اپنے سر پر رکھا اور اس رومی کی نعش کو کھینچتے ہوئے مسلمانوں کی طرف لے آیا۔ ثقفی کے چچا کے بیٹے نے اس کا استقبال کیا اور کچھ بات کہی مگر اس نے خوشی میں اس کی بات کا کچھ جواب نہ دیا۔ اس نے کہا بھائی میں تم سے بات کرتا ہوں اور تم جواب نہیں دیتے گویا تم قیصر کی اولاد ہو۔ ثقفی مع اس رومی تیر انداز کے اسلحہ کے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور آپ کو اس کے ہتھیار دے دیئے۔ رومیوں نے جب ثقفی کی یہ بہادری اولوالعزمی اور کام دیکھا تو انہیں بہت غصہ آیا مگر چھوٹے سے تیر کے نظر نہ آنے کی وجہ سے رومی نہ سمجھ سکے کہ اس نے اسے کیونکر مار ڈالا بلکہ آپس میں آسمان کی طرف اشارہ کرنے لگے جس سے مسلمانوں نے یہ سمجھا کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اسے فرشتوں نے آکر قتل کیا ہے۔

## ایک اور سردار سے ایک مجاہد کی جنگ

قسطنطین نے اپنے تیر انداز کی موت کو دیکھا تو آپے سے باہر ہو گیا اور اسے اس کا مرنا نہایت شاق گزرا' پھر اپنے ایک فوجی افسر سے کہنے لگا کہ تو ان عربوں کے مقابلہ میں نکل کر دین نصاریٰ کی مدد و حمایت کر اس نے اس کی آواز پر لبیک کہا اور مسلمانوں کی طرف نکل کھڑا ہوا۔ یہ سرخ دیباج کا جوڑا پہنے ہوئے تھا اس کے نیچے نہایت مضبوط زرہ تھی جوشن بازو پر لگا رکھے تھے۔ گلے میں سونے کی ایک صلیب آویزاں تھی۔ غلام پیچھے پیچھے خالی گھوڑے لئے ہوئے تھا تلوار ہاتھ میں تھی اور ڈھال دوسرے ہاتھ میں لئے ہوئے چلا آرہا تھا۔ دونوں صفوں کے بیچ میں آکے ھل من مبارز کا نعرہ لگایا اور اپنے حریف کے انتظار میں کھڑا ہو گیا۔ مسلمان اس کی طرف دیکھنے لگے اور اس کے گھوڑے کے چکر اس کی سواری اور اس کی صورت کو دیکھتے رہے مگر اس کے مقابلہ کے لئے کوئی نہ نکلا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کا یہ توقف دیکھ کر فرمایا بہادران اسلام! اللہ پاک تبارک و تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان پیش کرکے اس کے مقابلہ میں کون شخص جائے گا اور اس کی شرارت اور بدی سے مسلمانوں کی کفایت و حمایت کون کرے گا۔ یہ سنتے ہی

Marfat.com

ایک عربی یہ کہتا ہوا کہ حضرت اس کام کو میں کروں گا آگے بڑھا اور اپنے آپ کو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ جل و علیٰ تمہارے ارادے اور کام میں برکت عنایت فرمائیں چلے جاؤ۔ وہ مسلمان اس سردار کی طرف چلا اور پہنچتے ہی نہایت پامردی سے پیش دستی کر کے اس پر حملہ آور ہو گیا۔ رومی سردار بھی اس کی طرف بڑھا اور حملے کرنے لگا۔ دیر تک دونوں گھوڑے کو داتے اور شمشیرزنی کرتے رہے۔ آخر دونوں کی تلواریں ایک دفعہ ساتھ ہی اٹھیں اور اپنے اپنے حریفوں پر پڑیں مگر رومی سردار نے سبقت کر کے اپنا وار کسی قدر پہلے کیا اور اس کی تلوار مسلمان کی ڈھال پر جو بغیر استر اور بغیر دوسری تہہ کے محض چمڑے کی بنی ہوئی تھی پڑی اور ڈھال کو کاٹتی ہوئی صاف نکل گئی مگر مسلمان اس کی زد سے بالکل بچ گیا اور اس پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ مسلمان کی تلوار رومی کے خود پر بیٹھی۔ رومی کسی قدر پیچھے ہوا تو وہ خود کے دو ٹکڑے کرتی ہوئی پیچھے کو ہی لوٹ گئی اور اس کا سر جوں کا توں سلامت رہ گیا۔ رومی سردار کی جان میں جان آئی تو اس نے مسلمان کے پھر ایک تلوار ماری جو ایک کاری زخم لگا کے واپس آئی۔ مسلمان یہ گہرا زخم لیکر اپنے لشکر کی طرف چلا اور اسے میدان سے پشت دیتا دیکھ کر ایک دوسرے مسلمان نے مخاطب کر کے کہا افسوس جو شخص باری تعالیٰ جل مجدہ کے راستہ میں اپنی جان کو ہبہ کر دیتا ہے وہ دشمن کے مقابلہ سے واپس نہیں آیا کرتا اس نے کہا کیا یہ زخم تیری نظروں میں کافی نہیں ہے جو تو مجھے اس طرح توبیخ کرتا ہے۔ یاد رکھ جو دانستہ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے اس پر باری تعالیٰ جل مجدہ ملامت فرماتے ہیں۔

یہ کہہ کر اس نے اپنے زخم کو باندھا اور پھر میدان کی طرف چل پڑا۔ اس کے چچا زاد کا کہنا اسے گراں گزرا تھا جب یہ پھر حرب و ضرب کی طرف چلا تو وہی اس کا چچا زاد یعنی جس نے اسے طعنہ دیا تھا کہنے لگا بھائی جان واپس آجاؤ اور یہ میرا خود اور ڈھال حفاظت کے لئے لیتے جاؤ۔ اس نے کہا بھائی خاموش رہو تمہارے اعتماد اور بھروسہ سے مجھے اللہ پاک تبارک و تعالیٰ کا زیادہ بھروسہ اور اعتماد ہے اس کے بعد یہ زخمی شیر یہ اشعار پڑھتا ہوا اس رومی کی طرف دوڑا۔

(ترجمہ اشعار) لڑائی کی طرف نکلنے کے وقت مجھ سے کہتا ہے کہ تو اس ڈھال کو لے لے اور اپنی حفاظت کر اس رومی سے جس نے نافرمانی اور ظلم کیا ہے۔ میں اللہ پاک کی سچی قسم کھاتا ہوں کہ میں خود کو سر پر کبھی نہ رکھوں گا بلکہ میں اپنے پروردگار پر جس

Marfat.com

نے پیدا کیا ہے نیک گمان رکھوں گا اور آراستہ و پیراستہ جنت میں داخل ہوں گا جہاں احمد ﷺ کی رفاقت میسر ہو گی۔

کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے اس کے لئے فتح و نصرت کی دعائیں مانگیں اور کہا الٰہی جو اس کی تمنا ہے وہ پوری کرنا' وہ محض دوڑتا ہوا اس رومی سردار کے پاس پہنچا اور ایک ایسا بچا تلا تلوار کا ہاتھ مارا کہ وہ دم توڑتا ہوا ہی نظر آیا۔ اسے خاک و خون میں ملا کے یہ شخص آگے بڑھا اور رومی فوج پر حملہ کر دیا۔ دو چار آدمی قتل کئے دو ایک دلاوروں کو تہ تیغ کیا اور اس کے بعد خود بھی جام شہادت نوش کر کے آب کوثر کی تمنا میں ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا۔ اللہ پاک تبارک و تعالیٰ اس کی روح پر اپنی رحمت نازل فرمائیں۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر فرمایا یہ شخص ہے جس نے جنت کو اپنی جان کے معاوضہ میں اللہ پاک تبارک و تعالیٰ سے خرید کیا ہے۔ الٰہی آپ اس کی تمنا کے موافق عنایت فرما دیجئے۔

## رومی سردار قید مون کی مسلمانوں سے جنگ

ملک ہرقل نے جب اپنے بیٹے قسطنطین کو قیساریہ کی طرف روانہ کیا تھا تو اس کے ساتھ اپنے افسروں میں سے ایک افسر کو بھی جس کا نام قید مون تھا بھیجا تھا۔ یہ رومیوں میں نہایت بہادر شہسوار شمار ہوتا تھا اور اس کا مقابلہ فارس کی فوجوں اور جرامقہ کے لشکروں سے ہو چکا تھا۔ کہتے ہیں یہ ملعون قسطنطین کا ماموں تھا اور دنیا کی اکثر زبانیں جانتا تھا اس نے قسطنطین سے کہا اس وقت مقابلہ مجھ پر فرض ہو گیا ہے ان عربوں سے میں ضرور لڑوں گا۔ قسطنطین نے اگرچہ اسے منع کیا مگر یہ اپنے قول سے باز نہ آیا اور مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے چل پڑا۔ یہ ایک زرہ پہن رہا تھا جس وقت یہ میدان میں پہنچا تو مسلمانوں نے اسے دیکھا کہ گویا ایک پہاڑ کا پہاڑ چلا آرہا ہے۔ اس کے بدن پر جواہر وغیرہ سے جو چیز تھی وہ دور سے چمک رہی تھی۔ مسلمانوں نے اسے دیکھتے ہی زور زور سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نعرے مارے۔ اس نے میدان میں پہنچ کر مسلمانوں کی طرف منہ کر کے کچھ بڑبڑانا شروع کیا اور اپنی زبان میں اپنے مد مقابل کو بلانے لگا۔ شہسواران عرب اس کے لباس اور اس چیز کی وجہ سے جو اس کے بدن پر تھی ہر طرف سے اس کی طرف دوڑنے لگے اور ہر ایک یہ خواہش کرنے لگا کہ میں سب سے پہلے اس کے پاس پہنچ کے اسے تہ تیغ کر دوں۔

Marfat.com

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بہادران اسلام کو مخاطب کر کے فرمایا اس کے بدن کے لباس اور اسباب سے اللہ پاک تبارک و تعالیٰ کا ثواب بدر جہا بہتر ہے۔ کوئی شخص اس کے اسباب کے لالچ میں ہرگز ہرگز اس کی طرف نہ نکلے۔ خدانخواستہ اگر میدان میں پہنچ کر وہ شخص قتل کر دیا گیا تو یاد رکھو جس چیز کی طلب و تلاش میں یہ شخص نکلا ہے وہ اسی چیز کی راہ میں قتل ہو گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستہ میں شہید نہیں ہو گا۔

## یمن کے ایک لڑکے کی شہادت

کہتے ہیں کہ یمن سے ایک لڑکا جس کی ماں اور بہن اس کے ساتھ تھیں ملک شام کے ارادہ سے چلا تھا اور راستہ میں اس کی بہن نے اس سے کہا تھا کہ بھائی جلد جلد چلو تاکہ شام پہنچ کر وہاں کی عمدہ عمدہ غذائیں اور لذیذ لذیذ نعمتیں کھائیں۔ یہ سن کر اس نے اپنی بہن کو جواب دیا تھا کہ میں اس سبب سے نہیں جارہا ہوں کہ وہاں اقسام اقسام کے کھانے اور طرح طرح کی چیزیں کھاؤں بلکہ میں اس ارادے سے چلا ہوں تاکہ وہاں پہنچ کر اللہ پاک جل جلالہ اور ان کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مندی کے لئے لڑوں جہاد کروں اور اگر قسمت میں ہو تو جام شہادت نوش کر جاؤں۔ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ شہدا؟ اللہ پاک جل جلالہ کے نزدیک زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔ یہ سن کر ان کی بہن نے کہا تھا کہ جب وہ مر گئے تو پھر کسی طرح رزق دیئے جاتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

**ان اللہ تعالی یجعل ارواحھم فی حواصل طیر خضر من طیور الجنۃ فتاکل تلک الطیور من ثمار الجنۃ و تشرب من انھار ھافتغذوا ارواحھم فی حواصل الطیور فھوالرزق الذی جعل اللہ لھم۔** (تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز چڑیوں کے پوٹوں (معدوں) میں رکھا ہے۔ پس چڑیاں بہشت کے پھل کھاتیں اور اس کی نہروں کا پانی پیتی ہیں تو ان کی روحیں ان چڑیوں کے پوٹوں میں ہی غذا حاصل کر لیتی ہیں اور یہی وہ رزق ہے جو اللہ پاک نے ان کے لئے مقرر کیا ہے)

جب جنگ قیساریہ کا دن ہوا تو اس لڑکے نے جس طرح موت کے وقت مکانوں سے رخصت ہوا کرتے ہیں اس طرح اپنی ماں اور بہن کو رخصت کیا اور کہا کہ اب ہم انشاء اللہ العزیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کے پاس جمع ہوں گے' یہ کہہ کر یہ میدان کی

Marfat.com

طرف نکلا اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا جو بہت سی جگہوں سے جوڑا ہوا تھا اور جگہ جگہ میں بند لگ رہے تھے۔ سواری میں ایک کم اصل گھوڑا تھا اس نے میدان میں پہنچ کر اس نیزہ کو رومی افسر کے مارا مگر اس کی نوک اس افسر کے زرہ میں الجھ گئی اور اس نے اگرچہ اسے بہت نکالنا چاہا مگر نہ نکال سکا۔ آخر رومی سردار نے اس کے نیزے پر تلوار ماری نیزہ کٹا اور رومی نے بڑھ کر دوسرا ہاتھ اس جوان کے سر پر مارا جس سے سر کے دو ٹکڑے ہو گئے اور یمنی جوان خدا تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں شہید ہو کر زمین پر آرہا۔ قیدمون نے اس کی لاش کے گرد گھوڑے کو ایک چکر دیا اور پھر اپنے حریف کو طلب کرنے لگا۔ حضرت ابن قثم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے مقابلہ کے لئے نکلے مگر قیدمون نے انہیں بھی شہید کر ڈالا۔

## حضرت شرحبیل بن حسنہ کی قیدمون سے جنگ

حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو یہ دیکھ کر اپنے نفس پر سخت غصہ آیا اور آپ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا کم بخت! مسلمانوں کے قتل کو دیکھتا ہے اور کچھ نہیں کرتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ملک شام میں آنے کے وقت جو نشان آپ کو مرحمت کیا تھا اس وقت وہ آپ کے ہاتھ میں تھا۔ آپ اسے لئے ہوئے میدان کی طرف بڑھے اور قیدمون کے مقابلہ کے لئے جانے لگے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے آپ کا قصد معلوم کر کے آپ سے فرمایا عبداللہ! ایسا نہ ہو کہ یہ نشان حملے میں خارج ہو اس لئے اسے یہیں گاڑتے جاؤ۔ آپ نے اسے وہیں گاڑ دیا اور وہ پتھر میں اس طرح پیوست ہو کر کھڑا ہو گیا کہ گویا اس میں سے ایک درخت اگ کر اس کے اندر کھڑا ہو گیا ہے آپ نے اس سے فتح و نصرت کے متعلق نیک فال لی اور قیدمون کے مقابلہ کے لئے بڑھے۔ مسلمانوں نے آپ کے لئے درگاہ ایزدی میں فتح و نصرت کی دعائیں مانگیں۔ قیدمون آپ کے لباس کو دیکھ کر ہنسا۔ اس ملعون کی آواز بہت بھاری تھی اور ڈیل ڈول میں بھی یہ کم بخت بہت چوڑا چکلا تھا۔ علاوہ اس کے آپ دن کو روزہ رکھنے اور رات بھر تہجد میں کھڑے ہونے کی وجہ سے سخت نحیف البدن تھے جب آپ میدان میں پہنچے تو ہر ایک نے اپنے اپنے حریف پر حملہ کیا دونوں کی تلواریں اٹھیں اور بجلی کی طرح چمک کر بہادروں کے سروں پر پڑیں۔ پہلا وار حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کا تھا مگر تلوار دشمن کی زرہ پر پڑی اور اچھل کے بے نیل و مرام واپس آئی قیدمون کی تلوار آپ کے سر پر لگی اور

Marfat.com

زخمی کر کے پیچھے لوٹ گئی گھوڑے کوداکے پھر دونوں حریف مقابلے میں ڈٹے اور فنون حرب کے ہاتھ دکھلانے لگے۔

حضرت سعید بن روح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس روز آسمان پر ابر چھایا ہوا تھا اور سردی بے انتہا پڑ رہی تھی یہ دونوں حریف ابھی میدان کارزار میں اپنے اپنے جوہر دکھلا ہی رہے تھے کہ بارش نے برسنا شروع کیا اور کہ اس قدر پانی پڑا کہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے مشک کا منہ کھول دیا ہے۔ یہ دونوں گھوڑوں سے اترے اور اسی دلدل اور کیچڑ میں کشتی لڑنے لگے دشمن نے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو ایک ریلا دیا' کمربند کی جگہ ہاتھ دے کر زمین سے اٹھایا' چت دے کر مارا اور آپ کے سینے پر بیٹھ کر خنجر نکال کے یہ چاہا کہ اسے سینے میں بھونک دوں آپ کی زبان مبارک سے اس وقت یہ الفاظ نکلے **یا غیاث المستغیثین** (اے فریاد کرنے والوں کے فریاد رس) آپ کی زبان سے ابھی یہ الفاظ پورے بھی نہیں نکلنے پائے تھے کہ رومیوں کے لشکر میں سے زرد زرہ پہنے اور اصیل گھوڑے پر سوار ایک شخص نکلا اور ادھر آنے لگا۔

حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ کر یہ گمان کیا کہ یہ اس سردار کو سواری کے لئے گھوڑا دینے اور میرے قتل پر اس کی اعانت کرنے آیا ہے مگر جب وہ ان دونوں کے قریب پہنچا تو گھوڑے سے پاپیادہ ہوا اور اس نے سردار کے دونوں پیر گھسیٹ کے آپ کے سینے سے علیحدہ کیا اور کہنے لگا عبداللہ! کھڑے ہو جائیے فریاد رس کی طرف سے مدد آگئی۔ حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے نہایت تعجب اور حیرت سے اس کے منہ کی طرف دیکھا۔ وہ اپنے چہرے پر ایک ڈھاٹا باندھے ہوئے کھڑا تھا اس نے اپنی تلوار میان سے نکالی اور اس رومی سردار کے سر پر اس زور سے ماری کہ اس کی گردن الگ جا پڑی پھر آپ کی طرف مخاطب ہوا اور کہنے لگا خدا کے بندے اس کا اسباب اتار لو۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم! میں تیرے کام سے عجب شش و پنج میں ہوں تو مشرکین کے لشکر سے آیا اور پھر رومی سردار پر ہی حملہ آور ہوا آخر تو کون ہے؟ اس نے کہا میں وہی بدبخت اور راندہ درگاہ طلیحہ بن خویلد اسدی ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعوے کیا تھا اور اللہ پاک تبارک و تعالی پر یہ جھوٹ باندھا تھا کہ وہ میرے اوپر وحی نازل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا بھائی اللہ پاک تبارک و تعالی کی رحمت بہت زیادہ وسیع ہے اور زمین و آسمان و مافیہا کی ہر چیز پر حاوی ہے جو شخص توبہ کرتا ہے گناہوں سے باز رہتا ہے اور اللہ پاک تبارک و تعالی کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کے تمام

Marfat.com

گناہ بخش دیتے ہیں چنانچہ اس نے توبہ کی اور مسلمانوں نے اس کو حضرت عمر کی خدمت میں اس توبہ اور حضرت شرحبیل مدد اور قتل ہونے سے بچانے کی اطلاع بھی روانہ کر دی اور پھر یہ عمر بھر مسلمان رہا۔

جب سردار قیدمون طلیحہ بن خویلد اسدی کے ہاتھ سے جہنم میں چلا گیا اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو نجات مل گئی تو حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور طلیحہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے لشکر میں چلے آئے چونکہ بارش کا پانی بھی موسلا دھار پڑ رہا تھا اور سردی سخت ہو رہی تھی اس لئے فوجیں لڑنے سے رک گئیں اور چونکہ اکثر مسلمانوں کے پاس خیمے ڈیرے نہیں تھے اس واسطے انہیں بے انتہا اذیت پہنچی۔ آخر یہ پریشان ہو کر جابیہ کی طرف لوٹے اور اس کے گھروں میں آ کر پناہ لی۔ اللہ پاک تبارک و تعالیٰ کی رحمت سب سے بڑی مسلمانوں کے حال پر یہ ہوئی کہ قیدمون کے قتل کی وجہ سے قسطنطین کے دل میں مسلمانوں کی ہیبت بیٹھ گئی اور وہ سخت مرعوب ہو گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ قیدمون اس کی سلطنت کا رکن اور اس کی قوت بازو سمجھا جاتا تھا۔ اس نے امراء سلطنت اور افسران فوج کو جمع کر کے ان سے مشورہ کیا اور کہا معاشر الروم! تم جانتے ہو کہ یرموک کے میدان میں ان عربوں کے سامنے اتنے بڑے لشکر نے بھی ثابت قدمی نہیں دکھلائی تھی۔ میرا باپ ہرقل ان کے ڈر کے مارے، قسطنطنیہ چلا گیا۔ یہ عرب تمام ملک شام کے مالک ہو گئے اور اس ساحل کے سوا کوئی شام کا چپہ ایسا نہیں رہا جس پر وہ قابض نہ ہوں مجھے ڈر ہے کہ کہیں ان کی فوج بڑھ کر قیساریہ پر حملہ آور ہو کر اس پر قابض نہ ہو جائے اس لئے مناسب یہ ہے کہ ہم قیساریہ میں واپس چلے جائیں۔ انہوں نے کہا واقعی آپ کی رائے بہت صائب ہے۔ چنانچہ جب رات ہوئی تو اگرچہ پانی پڑ رہا تھا مگر یہ راتوں رات قیساریہ کی طرف بھاگ گیا۔ حضرت سعید بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی حالت پر یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اور بس۔

کہتے ہیں کہ چوتھے دن ابر پھٹا آسمان نظر آیا اور دھوپ نکلی تو ہم جابیہ سے رومیوں کی لڑائی کے لئے نکلے مگر میدان میں ان کا کہیں نام و نشان نہیں دکھا۔ خدا کی قسم ہمیں آفتاب کے نکلنے سے رومیوں کے بھاگ جانے کی زیادہ خوشی ہوئی پھر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے قیساریہ پر لشکر کشی کی تو قسطنطین وہاں سے بہت سا مال و اسباب اٹھا کر سمندر کے راستہ سے قسطنطنیہ بھاگ گیا تھا جس کی وجہ سے قیساریہ کے باشندوں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر صلح کر کے ماتحتی اختیار کر لی۔

Marfat.com

# فتح ساحل شام

ساحل شام کی فتح کے لئے حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ابو عبیدہ کے پاس سے رخصت ہو کر اپنے ان آدمیوں کے پاس جو حلب میں آپ کی بادشاہت کے وقت آپ کی خدمت کیا کرتے تھے اور اب تمام کے تمام دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے تھے آئے ان کی تعداد علاوہ ان تین ہزار سرداران حلب کے جو مسلمان ہوئے تھے چار ہزار تھی اور یہ مسلمانوں کے لشکر میں شامل ہو کر اب کفار سے لڑا کرتے تھے انہیں آپ اپنے ساتھ لے کر ساحل کی طرف روانہ ہو گئے۔

قسطنطین پسر ہرقل جب شکست کھا کر قیساریہ کی طرف بھاگا اور اس نے وہاں پناہ لی تو باشندگان طرابلس نے اس کے پاس خبر بھیجی کہ ہماری کمک کے لئے کچھ فوج ادھر روانہ کی جائے تاکہ ہم اس کی اعانت سے مسلمانوں پر فتح پا سکیں۔ اس نے تین ہزار بہادروں کا جو اسلحہ سے مسلح تھے ایک لشکر ترتیب دے کر جرفاس کی کمان میں ادھر روانہ کیا۔ جرفاس اپنی فوج کو لے کر اس طرف چلا اور جب طرابلس کے قریب پہنچا تو اس نے اپنے گھوڑوں کو دانہ اور چارہ کھلانے کے لئے ایک چراگاہ میں پڑاؤ کیا۔ نیز فوج میں اہل طرابلس کے دکھانے کے لئے یہ حکم دے دیا کہ وہ بالکل مسلح ہو جائیں۔ یہاں ابھی یہ ہو ہی رہا تھا کہ اچانک حضرت یوقنا رحمتہ اللہ علیہ مع اپنے ہمراہیوں کے یہاں پہنچ گئے۔ حضرت فلنطانوس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ والئی رومتہ الکبریٰ بھی مع اپنے ساتھیوں کے آپ کے ہمرکاب تھے۔ ان کا ارادہ زیارت بیت المقدس اور اس میں اقامت کرنے کا تھا ان تمام حضرات نے اپنا وہ پہلا ہی لباس زیب بدن کر رکھا تھا اور اس میں سر مو بھی تغیر نہیں کیا تھا جب یہ تمام حضرات اس چراگاہ میں تشریف لائے تو جرفاس انہیں دور سے دیکھ کر بذات خود ان کے حالات معلوم کرنے کی غرض سے گھوڑے پر سوار ہوا۔ ان کے پاس آیا سلام کیا مرحبا کہا اور دریافت کرنے لگا کہ تم کون ہو؟ حضرت یوقنا رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم وہ دور از وطن لوگ ہیں جنہوں نے یہ گمان کر کے کہ عرب کچھ آدمی ہوں گے ان کی پناہ ڈھونڈی تھی اور ان کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے ان کی کفالت چاہی تھی۔ مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ نہایت رزیل اور فرومایہ لوگ ہیں ان کا کچھ مذہب نہیں۔ اب ہم اپنے دین کی طرف پھر بھاگے ہیں اور ہم حلب قنسرین اعزاز وارم عم تاج اور انطاکیہ

Marfat.com

کے سردار اور بادشاہ ہیں قسطنطنیہ میں بادشاہ کی خدمت میں جا رہے ہیں تاکہ وہاں پہنچ کر اس کے سایہ عاطفت میں اپنی بقیہ عمر کاٹ دیں۔

جرفاس ان سے یہ سن کر محبت سے پیش آیا۔ مرحبا کہا اور درخواست کی کہ آپ حضرات عربوں کے ڈر سے چونکہ رات دن چل کر یہاں آئے ہیں اس لئے یہاں ٹھہر کر کچھ دیر آرام کر لیں تو بہت بہتر ہے۔ حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تم لوگ کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ اس نے کہا کہ ہمیں قسطنطین پسر ہرقل نے اہل طرابلس کی کمک کے لئے یہاں بھیجا ہے آپ نے فرمایا عرب کے جس سردار کو ابو عبیدہ کہتے ہیں ہم نے اسے ساحل کی طرف آنے کے ارادہ سے چھوڑا ہے تم لوگ ہر طرح سے ہوشیار رہو۔ اس نے کہا اب جبکہ ہماری دولت چھن گئی۔ حکومت ہاتھوں سے جاتی رہی تو پھر ہمیں احتیاط کیا فائدہ دے گی نیز صلیب کو میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ بھی ہماری طرف سے بالکل غافل اور بے پرواہ ہے۔

حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور آپ کے تمام ساتھی جرفاس کے لشکر میں ٹھہرے۔ رومیوں نے آپ کی خدمت میں زاد راہ پیش کیا آپ اور آپ کے ہمراہیوں نے اسے کھایا کچھ دیر کے بعد آپ نے رومیوں کو چھوڑ کر چلنے کا قصد فرمایا آپ کے گھوڑوں پر سوار ہونے سے جرفاس نے بھی سوار ہونے کا قصد کیا۔ مگر آپ نے اس سے یہ فرمایا کہ تم اپنے ساتھیوں اور اپنی فوج کے اہتمام میں مشغول رہو اور لباس فاخرہ پہنو تاکہ تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا رعب اور خوف گھر کر جائے۔

ساحل بحر میں داخل ہونے سے قبل یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے جنگی فریب کو خوب مضبوط کر لیا تھا۔ اس کا قصہ اس طرح ہوا کہ وادی بنی احمر چونکہ مسلمانوں کی صلح میں داخل تھی اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں حارث بن سلیم کو مع ان کے قبیلہ اور بنی اعمال کے چھوڑ دیا تھا۔ یہ دو سو گھر تھے اور یہاں اونٹ چرایا کرتے تھے۔ حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سب سے پہلے ادھر کا رخ کیا اور یہاں پہنچ کر ان مسلمانوں پر تاخت و تاراج کر کے حضرت حارث بن سلیم رضی اللہ عنہ نیز ان کے تمام قبیلے کی مشکیں باندھ لیں اور ساحل کی طرف چل پڑے جب رات ہوئی تو آپ نے چپکے سے حضرت حارث بن سلیم رضی اللہ عنہ کے کان میں کہہ دیا کہ تم یہ گمان نہ کرنا کہ میں مرتد ہو گیا ہوں بلکہ میں نے آپ کے ساتھ اس لئے ایسا کیا ہے تاکہ رومی اور ساحل کے لوگ یہ سمجھ لیں کہ میں نے عربوں کے ساتھ مکر کر کے ان کے آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے

Marfat.com

مسلمان یہ سن کر مطمئن ہوئے اور کہا کہ اگر آپ کا قصد خدا کے دین کو مدد پہنچانے کا ہے تو انشاء اللہ العزیز اللہ پاک تبارک و تعالیٰ آپ کی اعانت فرمائیں گے۔

## حضرت یوقنا کا جرفاس اور اس کی فوج کو گرفتار کرنا

کہتے ہیں کہ حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ آدمیوں کو اس کام پر مقرر کر دیا کہ وہ جانوروں کو ہنکائیں اور قیدیوں کی حفاظت رکھیں۔ جرفاس آپ کی طرف سے مطمئن نہیں تھا مگر جب اس نے مسلمان قیدی آپ کے ساتھ دیکھے تو اسے آپ کے قول کا اعتبار آگیا۔ حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور آپ کے ہمراہی جب جرفاس کے پاس سے سوار ہو کر چلے تو انہوں نے رومیوں کو دیکھا کہ وہ ساحل کی طرف کا قصد رکھتے ہیں۔ یہ ان سے بیچ کے طرابلس اور عرقہ کی سڑک پر ہو لئے اور رات کو ساحل کی سڑک پر آ کے ان کے انتظار میں ایک جگہ چھپ کے بیٹھ گئے۔ جرفاس نے اپنا اسلحہ خانہ جو اس کے ساتھ تھا اپنی فوج پر تقسیم کیا اور شام تک یہیں ٹھہرا رہا۔ جب رات ہو گئی اور ظلمت نے چاروں طرف تسلط جما لیا تو اس نے گھوڑوں کو دانہ اور چارہ کھلوا کر ساحل کی طرف چلنا شروع کیا۔ جب یہ کمین گاہ کے قریب پہنچا تو حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور آپ کے ساتھیوں نیز حضرت فلنطانوس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور آپ کے ہمراہیوں نے کمین گاہ سے نکل نکل کر انہیں گھیر گھیر کر مارنا شروع کیا اور اتنی بھی مہلت نہ دی کہ وہ ان کا مقابلہ کر سکیں۔ ان کے سوار دور دور پھیل گئے تاکہ رومیوں کا کوئی شخص بھی بچ کے نہ نکل بھاگے۔ آخر انہوں نے ان تمام کو اپنی حراست میں کر لیا اور جب یہ اچھی طرح ان کے قبضہ میں آگئے تو یہ چاہا کہ حضرت حارث بن سلیم اور آپ کے ہمراہیوں کو چھوڑ دیں مگر حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے کہا میری رائے میں اگر جناب ہمیں ہماری حالت ہی پر برقرار رکھیں اور ہمیں اپنے ساتھ دشمنوں کے شہروں میں لے چلیں تو مجھے امید ہے کہ ساحل کے جس شہر میں آپ تشریف فرما ہوں گے اللہ پاک تبارک و تعالیٰ اس شہر کو آپ پر فتح کر دیں گے حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا واقعی بہت عمدہ رائے ہے۔

## فتح طرابلس

حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ ان تین ہزار قیدیوں کو مضبوط باندھ دیں۔ اس کے بعد اپنے نیز حضرت فلنطانوس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

کے ساتھیوں میں سے دو ہزار آدمی منتخب کر کے انہیں ان قیدیوں کے ساتھ کمین گاہ کے طور پر بٹھا دیا اور حکم دیا کہ جس وقت میں تمہیں بلاؤں تم فوراً اس کمین گاہ سے نکل کر میرے پاس چلے آنا۔ ازاں بعد آپ کے ہمراہیوں نے ان قیدیوں کا وہ لباس جو انہوں نے ان سے مال غنیمت میں حاصل کیا تھا پہنا اور آپ انہیں لے کر طرابلس کی طرف روانہ ہو گئے قسطنطین بن ہرقل نے اہل طرابلس کے نام یہ خبر بھیج رکھی تھی کہ میں نے تمہاری کمک کے لئے جرفاس بن صلیب کی قیادت میں تین ہزار لشکر روانہ کر دیا ہے اس لئے وہاں کے امراء اور سردار نیز تمام رعایا آپ کو وہ کمک سمجھ کر آپ کے استقبال کے لئے نکلے اور آپ طرابلس میں پہنچ کر اپنے ساتھیوں کو لئے سیدھے دارالامارت میں پہنچے۔ طرابلس کے معزز لوگ افسران فوج اور امراء دارالامارات میں آپ کے پاس آئے آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ ان کو گرفتار کر لیں چنانچہ انہوں نے ان تمام معززان قوم کو گرفتار کر لیا۔

اس کے بعد آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا طرابلس والو! اللہ پاک سبحانہ و تعالیٰ نے اسلام اور اہل اسلام کو نصرت عطا فرمائی۔ اپنے دین کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کیا ہم لوگ ضلالت کے گڑھے میں گر کر ظلمت کے اندر ہاتھ پیر مار کے صلبان کو سجدہ کیا کرتے تصویروں اور قربان کی تعظیم بجا لایا کرتے اور اللہ پاک تبارک تعالیٰ کے لئے بیوی اور بچے کا اعتقاد رکھا کرتے تھے حتی کہ ہماری ہدایت کے لئے باری تعالیٰ جل مجدہ نے ان عربوں کو بھیجا انہوں نے ہمیں ہدایت کی اور ہم ان کے نبی محمد ﷺ کی برکت سے ان کے دین میں شامل ہو گئے وہ وہ نبی ہیں جن کا ذکر پاک اللہ تبارک و تعالیٰ نے توریت میں کیا ہے اور جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل میں دی ہے دین اسلام حق ہے اور اہل اسلام کا قول بالکل سچا ہے وہ امر بالمعروف کا حکم کرتے ہیں بری باتوں سے روکتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں زکوۃ دیتے ہیں حق بات بولتے ہیں صدق کی اتباع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو ایک کہتے ہیں بیوی اور بیٹے سے انہیں منزہ کرتے ہیں اللہ پاک جل مجدہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں اور یہ سب باتیں وہی ہیں جن کا اللہ پاک نے اپنے انبیاء اور رسولوں کو حکم فرمایا ہے۔ یا اہل طرابلس! اب دو ہی باتیں ہیں یا تو دین اسلام اختیار کر لو یا جزیہ دو ورنہ میں تمہیں غلام بنا کر عربوں کی خدمت میں بھیج دوں گا میرے پاس یہی ہے اور بس والسلام۔

کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ کی یہ تقریر سن کر فوراً سمجھ لیا کہ انہوں نے ہمارے

Marfat.com

ساتھ دھوکہ کیا ہے اور بادشاہ کی فوج کو جو ہماری کمک کے لئے آ رہی تھی راستہ ہی میں پکڑ لیا ہے یہ سوچ کر انہوں نے کہا سردار! جیسا آپ حکم فرماتے ہیں ہم ایسا ہی کریں گے۔ چنانچہ ان میں سے بعض نے تو اسلام قبول کر لیا اور بعض ادائے جزیہ پر راضی ہو گئے۔ حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ان دو ہزار آدمیوں کو جنہیں آپ کمین گاہ میں بٹھلا آئے تھے یہ حکم بھیجا کہ وہ یہاں چلے آئیں چنانچہ وہ مع ان تمام قیدیوں اور مال و اسباب کے آپ کے پاس آ گئے۔ آپ نے ان قیدیوں پر اسلام پیش کیا اور ان کے انکار کرنے پر ان کی گردنیں مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

ان کاموں سے فراغت حاصل کر کے آپ نے تمام کیفیت قلمبند فرمائی اور اسے حضرت حارث بن سلیم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ جنہیں آپ نے وادی بنی احمر میں گرفتار کیا تھا حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ارسال کر دی۔ حضرت حارث بن سلیم رضی اللہ عنہ جب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے تو آپ کو سلام کیا اور حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا خط پیش کر دیا۔ آپ اسے پڑھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا حارث! کیا میں نے تمہیں اور تمہارے بنی عم کو وادی بنی احمر میں جانے کا حکم نہیں دیا تھا؟ پھر تمہیں طرابلس میں کس نے پہنچا دیا؟ انہوں نے عرض کیا حضرت قضاو قدر سے حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہم پر چھاپہ مارا اور ہمیں تاخت و تاراج کر کے گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد تمام قصہ مفصل بیان کر دیا۔ آپ نے سن کر تعجب کیا اور فرمایا **اللھم ثبتھم واید ھم بنصرک** بار الٰہا! آپ انہیں ثابت قدم رکھئے اور اپنی نصرت و مدد سے ان کی اعانت اور تائید فرمائیے

حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے طرابلس پر قابض کر دیا اور آپ نے اپنا تسلط جما لیا تو اس کے دروازوں پر اور شہر پناہ کی درستی کر کے آپ نے اسے خوب مستحکم کیا اور اپنے کچھ آدمی اس کے دروازوں پر مسلط کر کے انہیں یہ حکم دیا کہ شہر سے کوئی آدمی باہر نہ نکلنے پائے۔ طرابلس کی بندر گاہ پر کچھ جہاز آئے پڑے تھے۔ آپ نے ان کا مال و اسباب اتار کے انہیں اپنے قبضہ میں کیا اور بحری سفر کی ضروریات کی ہر چیز اہل شہر سے خفیہ خفیہ ان میں رکھوا کر انہیں جوں کا توں اس جگہ کھڑا رکھا اس سے منشاء صرف یہ تھا کہ میں نے جس کام کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے اہل ساحل کو اس کی کچھ خبر نہ ہو۔

Marfat.com

## دشمن کے پچاس بحری جہازوں پر قبضہ

کہتے ہیں کہ چند دن کے بعد پچاس جہازوں کے قریب بندر گاہ کی طرف اور آئے۔ آپ نے اول ان سے کچھ تعارض نہ کیا۔ جب وہ بندر گاہ پر آکر لنگر انداز ہو گئے تو آپ نے ان کے اندر جو آدمی سوار تھے اُنہیں اپنے پاس لانے کا حکم دیا جب وہ آپ کے پاس آگئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم کہاں سے آرہے ہو؟ انہوں نے کہا ہم جزیرہ قبرص اور جزیرہ اقریطش سے آرہے ہیں آپ نے فرمایا تمہارے ساتھ جہازوں میں کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا ہم قسطنطین پسر ہرقل کے پاس اس کی مدد کے لئے فوجیں اور اسلحہ لئے جارہے ہیں آپ ان کے ساتھ نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے خوشی کا اظہار کیا خلعت بخشی اور فرمایا تمہارے ساتھ بادشاہ کی خدمت میں میں بھی چلوں گا۔ اس کے بعد آپ نے انہیں مہمان خانہ میں ٹھہرنے کا حکم فرمایا اور کچھ آدمیوں کو ان کے اوپر مقرر کر دیا ازاں بعد ان لوگوں کے پاس جو جہازوں میں سوار تھے آپ نے آدمی بھیجے اور انہیں بھی مہمان خانوں میں مقیم کر دیا۔ کھانا کھانے کے وقت اقسام اقسام کے عانے اور لذیز لذیز طعام ان کے سامنے لائے گئے اور جب وہ اسے کھا چکے تو آپ نے ان سے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میں بھی بادشاہ کی کمک کے لئے یہاں سے فوجیں ہتھیار سامان رسد غلہ چارہ وغیرہ تمہارے ساتھ لے چلوں مگر شرط یہ ہے کہ آپ حضرات یہاں تین دن قیام فرمائیں۔ انہوں نے کہا ہمیں بہت جلدی ہے ہم یہاں کسی طرح نہیں ٹھہر سکتے۔ اگر آپ کے کہنے سے تین دن رک گئے تو ہم پر بادشاہ کا سخت عتاب ہو گا۔

آپ نے ان سے بہت زیادہ اصرار کیا اور سخت اصرار کے بعد انہوں نے آپ سے ٹھہرنے کا اقرار کر لیا۔ اقرار کے بعد آپ نے ان سے فرمایا اگرچہ آپ حضرات نے مجھ سے ٹھہرنے کا وعدہ کر لیا ہے مگر پھر بھی میرے دل کو اطمینان نہیں ہے ممکن ہے کہ آپ حضرات رات کو تشریف لے جائیں اس لئے میرے اطمینان کے واسطے آپ جہازوں کے بادبان اور مستول اتار دیں اور یہیں ٹھہریں تاکہ آپ سے بات چیت کرنے میں میرا دل بھی لگا رہے۔ انہوں نے آپ کی اس بات کو مان لیا اور جہازوں کو شہر پناہ کے قریب لا کے کھڑا کر دیا۔ ان میں جو فوجیں تھیں وہ اتر کے شہر میں آگئیں اور ان کے محافظین کے سوا ان میں اور کوئی نہ رہا۔

جب آپ کی یہ تدبیر کارگر ہو گئی تو آپ نے ان سب پر قبضہ کر لیا اور جب رات ہوئی تو حارث بن سلیمؓ اور اپنے بنی عم نیز حضرت فلنطانوس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد

Marfat.com

طرابلس کا انتظام کیا اور خود جہازوں میں سامان بھروا کر اگلے روز شام کے وقت اپنے آدمیوں کو لے کر چلنے کا ارادہ کر لیا۔ جس روز آپ نے چلنے کا قصد تھا اس روز غروب آفتاب کے وقت اچانک حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک ہزار سوار لے کر پہنچ گئے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر سجدہ شکر ادا کیا۔ السلام علیکم کہا تمام قصہ سنایا اپنے جانے کے متعلق ارادہ ظاہر کیا اور طرابلس کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں دی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ پاک تبارک و تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں گے۔

## فتح صور

### حضرت یوقنا کی فتح صور کے لئے عجیب تدبیر

حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اسی روز رات کو جہازوں میں سوار ہو کر شہر صور کی طرف روانہ ہو گئے صور میں قسطنطین پسر ہرقل کی طرف سے اس کا ایک سردار ارمویل بن قسطہ مامور تھا اور اس کی قیادت میں اس کے پاس چار ہزار فوج رہا کرتی تھی۔ صبح ہوتے ہی آپ شہر صور میں پہنچ گئے۔ آپ نے یہاں پہنچ کر حکم دیا کہ ناقوس بجائے جائیں اور جہازوں کے نشان بلند کر دیئے جائیں۔ والئی صور ناقوسوں کی آواز سن کر چوکنا ہوا اور اس نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے؟ امیر البحر نے آکر اطلاع دی کہ حضور یہ اہل قبرص اور جزیرہ اقریطش کے جہاز ہیں اور بادشاہ کے پاس سامان رسد لے جا رہے ہیں۔ اہل صور یہ سن کر خوش ہوئے اور والئی صور نے حکم دیا کہ وہ آج اس جگہ قیام کریں حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مع اپنے خاص خاص آدمیوں اور فوج کے یہاں قیام پذیر ہوئے۔ والئی صور نے نہایت تکلف کے ساتھ دستر خوان بچھایا مختلف کھانے اس پر چنے ان کی تعظیم و تکریم کی اور سرداروں کو خلعت دی حضرت یوقنا رحمتہ اللہ علیہ رات کے منتظر تھے کہ رات ہو تو میں اپنے آدمیوں کو لے کر شہر پر چھاپہ ماروں اور ایک تیزی کے ساتھ حملہ کر دوں۔ آپ کے ساتھ جہازوں سے نو سو آدمی شہر میں آئے تھے اور باقی جہازوں میں ہی رہ گئے تھے۔ انہیں آپ نے چلتی دفعہ ہدایت کر دی تھی کہ اگر میں اپنے منصوبہ میں کامیاب نہ ہوں اور میرا مکرو فریب اس قوم میں نہ چلے تو تم فوراً جہازوں سے اتر کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جا کر اس کی اطلاع کر دینا۔

Marfat.com

## حضرت یوقنا کی گرفتاری

واقدی رحمتہ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس قصہ سے زیادہ تعجب انگیز کوئی قصہ نہیں سنا کہ جب حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ اور آپ کے نو سو ساتھیوں نے والی صور کے دستر خوان پر کھانا کھالیا تو حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ کے چچا زاد سے ایک آدمی جس کے قلب میں ضلالت نے گھر کر لیا تھا اور جس کے حسد کے اقانیم پر کفرو طغیان نے اپنا تسلط جما لیا تھا چپکے سے والئ صور کے پاس پہنچا اور حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ کا تمام منصوبہ اور ارادہ بیان کر کے کہنے لگا کہ اے والئ صور! میں یوقنا کا جس کی تو نے تعظیم و تکریم کی ہے اور جسے تو نے اپنے دستر خوان پر بٹھلایا ہے چچا زاد ہوں وہ یہاں اس غرض سے آیا ہے کہ تجھے قتل کر کے یہاں کی حکومت پر خود قابض ہو جائے تجھے چاہئے کہ تو اسے اپنے پاس نہ بٹھلائے اور اس کے مکرو فریب میں نہ آئے اس نے جو کچھ تیرے لئے مکرو فریب کا جال بچھا رکھا ہے وہ بہت جلدی تجھے معلوم ہو جائے گا یوقنا دراصل مسلمان ہے عربوں کا ہمراہی ہو کر بادشاہ کے ساتھ لڑ چکا ہے نیز جرفاس بن صلیب کو گرفتار کر کے طرابلس بھی فتح کر چکا ہے۔

والئ صور نے یہ سن کر اس کے کہنے کو حرف بحرف صحیح سمجھا اور اپنی فوج کے ساتھ سوار ہو کے آپ کو نیز آپ کے ان نوسو آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ اس سے شہر میں ایک شور و غوغا پیدا ہو گیا اور ہر طرف سے آوازیں بلند ہونے لگیں۔ آپ کے آدمی جو جہازوں میں تھے یہ شور سن کر سمجھ گئے کہ دشمن نے انہیں گرفتار کر لیا ہے انہیں سخت صدمہ ہوا اور اپنی جانوں کا بھی خوف ہو گیا کہ وہ اب اس طرف کا رخ نہ کریں۔

جب آپ اور آپ کے ساتھی پابہ زنجیر ہو گئے تو سردار ارمول بن تسد نے ایک ہزار سواران پر متعین کر کے انہیں یہ حکم دیا کہ اسی وقت انہیں بادشاہ کے حضور میں لے جاؤ اور یہ کہو کہ آپ کو جو کچھ منظور ہو ان قیدیوں کے ساتھ آپ وہی سلوک کریں اس کے بعد عوام نے آپ پر ہجوم کیا اور طعنے دے دیکر کہنے لگے کہ عربوں کے دین میں تم نے کیا خوبی دیکھی جو اپنے باپ دادا کے مذہب کو ترک کر کے ان کا دین اختیار کر لیا۔

جب ان ایک ہزار سوار نے ان قیدیوں کو لے کر چلنے کا ارادہ کیا تو شہر کے دروازہ سے ایک شور اٹھا اور گاؤں کے لوگ شہرپناہ کی طرف دوڑے اور صور کی آبادی کے قریب جو لوگ آباد تھے انہوں نے بھاگ کر آہ و واویلا مچایا اہل صور نے ان سے دریافت کیا کہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہماری طرف عرب بڑھے چلے آرہے ہیں۔

Marfat.com

## حضرت یزید بن ابو سفیان کا لشکر

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت یزید بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو ہزار فوج دے کر صور کے محاصرہ کے لئے ادھر روانہ کر دیا تھا والئ صور نے جب یہ سنا تو اس نے حکم دیا کہ دروازہ بند کر دیا جائے اور شہر پناہ کی دیواروں پر چڑھ کر شہر کو آلات حرب سے درست کیا جائے۔ لوگ شہر پناہ پر چڑھ گئے اور برجوں میں مقیم ہوئے اور منجنیقوں اور ڈھلواسیوں سے اسے آراستہ کیا اس کے بعد والئ صور نے حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور آپ کے ہمراہیوں کے متعلق حکم دیا کہ انہیں قیصر صور میں لے جا کر قید کریں اور سختی سے ان کا پہرہ رکھیں۔ اہلِ صور تمام رات پہرہ دیتے رہے۔ انہوں نے شہر پناہ کی دیوار پر آگ روشن رکھی شراب پیتے رہے اور تمام رات باجے بجا بجا کر اس پر ناچتے اور گاتے رہے۔

## والی صور کی مسلمانوں سے مقابلہ کی تیاری

جب صبح ہوئی تو والی صور نے شہر پناہ پر چڑھ کر حضرت یزید بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی فوج کو دیکھا چونکہ آپ کی فوج ظفر موج بہت کم تھی اس لئے اسے بہت ہلکا خیال کر کے کہنے لگا مسیح کی قسم یہ بہت معمولی لشکر ہے میں اس سے ضرور لڑوں گا اور ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔ اس کے بعد اس نے فوجی لباس پہنا اپنی فوج کو تیار ہونے کا حکم دیا۔ انہوں نے بھی فوجی وردیاں پہنیں زرہیں لگائیں اور تلواریں حمائل کیں۔ والئ صور نے حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے چچا زاد بھائی باسیل بن میخائیل کی حفاظت اور نگرانی میں چھوڑا اور خود فوج لے کر عربوں کے مقابلہ کے لئے نکلا۔

## والی صور کے چچا زاد کا مسلمان ہونا اور حضورؐ کے عجیب معجزات

کہتے ہیں کہ باسیل بن میخائیل نے کتب قدیمہ اور اخبار ماضیہ کا مطالعہ کیا تھا نیز بحیرا راہب کے صومعہ میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت کی تھی۔ زیارت کرنے کا اتفاق اس طرح ہو گیا تھا کہ ایک دفعہ یہ بحیرا راہب سے ملنے اور ملاقات کرنے کے لئے اس کے پاس گیا تھا اتفاق سے قریش کا قافلہ بھی جس میں خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے اونٹ اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے وہاں آگیا تھا

Marfat.com

بحیرا راہب نے قافلہ کی طرف دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قافلہ کے درمیان میں تھے ایک بدلی نے دھوپ کی وجہ سے آپ کے سر پر سایہ کر رکھا تھا اور ڈھیلے اور پتھر آپ کو سجدہ کرتے جاتے تھے۔ بحیرا راہب نے جب یہ دیکھا تو کہا خدا کی قسم! یہ تو اس نبی کی صفات ہیں جو تہامہ (مکہ) سے مبعوث ہو گا۔ یہ قافلہ اسی جگہ مقیم ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا ایک خشک درخت کے نیچے جا کر اس کی جڑ سے تکیہ لگا کے لیٹ گئے۔ وہ درخت اسی وقت سرسبز ہو گیا کونپلیں پھوٹ آئیں شاخیں جھک گئیں اور پھل لگ گئے اور ایک دم پختہ ہو گئے۔ بحیرا راہب اور یہ باسیل یہ تمام باتیں دیکھ رہے تھے۔

بحیرا راہب نے یہ دیکھ کر قریش کی ضیافت کی کھانا تیار کرایا اور ان کی دعوت دی قریش صومعہ میں داخل ہوئے اور مہمانی میں اصل مقصود یعنی سید الکونین اشرف الموجودات جناب محمد رسول اللہ ﷺ اونٹوں کو چرانے کے لئے وہیں رہ گئے۔ بحیرہ راہب نے ابر کی طرف دیکھا کہ وہ اس طرح وہیں سایہ کئے ہوئے ہے۔ قریش سے کہنے لگا کہ کیا آپ حضرات میں سے کوئی صاحب رہ بھی گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں ایک لڑکا قافلہ کی حفاظت اور اونٹوں کے چرانے کے لئے رہ گیا ہے اس نے کہا اس لڑکے کا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا محمد بن عبداللہ (ﷺ) بحیرا نے کہا کیا اس کے والدین کا انتقال ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ بحیرا نے کہا کیا اس کی کفالت اور پرورش ان کے دادا اور چچا نے کی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں بحیرا نے کہا معاشر القریش خدا کی قسم وہ لڑکا تمہارا سردار ہے اسی کی وجہ سے دنیا میں تمہاری قدر و منزلت ہو گی اور اسی کے سبب معزز کہلاؤ گے۔ اس کی قدر کرو اور تعظیم و تکریم بجا لاؤ انہوں نے کہا آپ کو اس کی کیا خبر اس نے کہا جب تم یہاں آئے تھے تو کوئی پتھر ڈھیلا اور درخت ایسا نہیں رہا تھا جو ان کے لئے سجدہ میں نہ گرا ہو۔

باسیل کو اس سے بہت بڑی حیرت ہوئی تھی اور بحیرا راہب نے جسے ان باتوں سے مطلع کیا تھا وہ اس نے اپنے دل میں رکھی تھیں اور کسی سے ظاہر نہیں کی تھیں اور یہ اپنے دل میں سمجھ لیا تھا کہ بحیرا راہب جو کچھ کہتا ہے وہ بالکل سچ کہتا ہے اس نے اسے یہاں تک چھپایا کہ حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ گرفتار ہو کر اس کی حراست میں آئے اس نے انہیں دیکھ کر اپنے دل میں کہا بحیرا راہب نے مجھے اس کی بشارت دی تھی اسلام واقعی بالکل سچ اور حق مذہب ہے۔ اگر میں نے اس قوم کو چھوڑ دیا تو ممکن ہے اللہ تبارک و تعالی میرے گناہوں کو معاف کر دیں۔

Marfat.com

اپنے مومنین بندوں کے لئے اللہ تبارک و تعالی کی سب سے بڑی حسن تدبیر یہ تھی کہ والئی صور جب حضرت یزید بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لئے نکلا تھا تو اس نے شہر کے کل جوان آدمیوں کو اپنے ساتھ لے لیا تھا اور شہر میں محض صغیر سن بچے اور سال خوردہ بزرگ ہی رہ گئے تھے وہ بھی مسلمانوں اور والئی صور کی جنگ کا انجام دیکھنے کے لئے شہر پناہ کی دیوار پر چڑھے ہوئے تھے باسیل بن میخائیل نے جب شہر کو اس طرح خالی دیکھی اور یہ معلوم کیا کہ صور کے کم سن اور سن رسیدہ لوگ لڑائی کے دیکھنے میں مشغول ہیں تو اس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ انہیں چھوڑ دینے کا اچھا موقع ہے یہ سوچ کر وہ رات کا منتظر ہوا اور غروب آفتاب کے بعد حضرت یوقنا رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آکر کہنے لگا معزز سردار! آپ نے اپنے آباؤ اجداد کے مذہب کو خیرباد کہہ کر ان عربوں کا مذہب کیوں اختیار کر لیا اور اس میں آپ نے ایسی کیا خوبی اور حقانیت دیکھی کہ باوجودیکہ رومی قوم آپ کو اپنی پشت پناہ اور قوت بازو خیال کرتی تھی مگر اب سب کو چھوڑ چھاڑ کر اس مذہب کی اطاعت کر لی۔ آپ نے فرمایا باسیل جو حقانیت اس کے اندر تم نے دیکھی ہے وہی میں نے دیکھا تھی اور جو صداقت اس کی تم پر ظاہر ہوئی ہے وہی مجھ پر ہوئی تم اسے اچھی طرح سمجھ گئے ہو مجھے ہاتف نے مخاطب کر کے یہ ندا دی ہے کہ باسیل کو اللہ پاک تبارک و تعالی نے اسلام کی طرف ہدایت کر دی ہے باسیل! تمام تعریفیں اس اللہ پاک تبارک و تعالی کے لئے ثابت ہیں جس نے ہمیں اور تمہیں ہدایت کی۔ ضلالت کے گڑھے سے بچایا دین میں شامل کیا اور ہماری رہائی کو تمہارے ہاتھوں سے مقدر کر دیا۔

کہتے ہیں کہ یہ سن کر باسیل کے ایمان نے اور زیادتی کی' یقین بڑھا اور تصدیق ہو گئی کہنے لگا یوقنا خدا کی قسم! آپ کی زبان پر حق جاری ہو گیا اللہ پاک تبارک و تعالی نے صداقت ظاہر کر دی۔ تمام تعریفیں اور شکر اسی معبود کے لئے سزاوار ہیں جس نے میرے دل سے غفلت کے پردہ کو اسی وقت جبکہ میں نے بحیرا راہب کے صومعہ میں اہل مکہ کے قافلہ کے اندر اس قوم کے نبی کو دیکھا تھا دور کر دیا تھا۔ میں نے ان کی نشانیوں اور دلائل میں سے یہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

جس جگہ آپ تشریف لے جاتے تھے اس جگہ آپ کے ساتھ ساتھ درخت چلتے تھے اور ایک ابر کا ٹکڑا برابر سایہ کرتا ہوا آپ کے ساتھ رہتا تھا آپ نے ایک خشک درخت سے تکیہ لگایا تھا تو وہ اسی وقت سرسبز شاداب ہو کر پھل لے آیا تھا اور وہ پھل اسی وقت پختہ ہو گئے تھے۔ بحیرا راہب نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ میں نے کتب سابقہ اور

Marfat.com

علوم ناطقہ میں یہ پڑھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی ایک جماعت اس درخت سے تکیہ لگا کر بیٹھی ہے رسول اللہ ﷺ نے جب اس کا تکیہ لگایا تھا تو فورا" اس میں کونپلیں پھوٹ آئی تھیں شاخیں سرسبز ہو گئی تھیں اور پھل لگ کر فورا" پختہ ہو گئے تھے میں نے یہ دیکھ کر سخت تعجب کیا تھا نیز میں نے بحیرا راہب کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ خدا کی قسم! یہ وہی نبی ہے جس کی بشارت عیسی علیہ السلام نے دی ہے (ﷺ) جو شخص اس کی اتباع کرے گا اس پر ایمان لائے گا اور اس کی تصدیق کرے گا اس کے لئے خوشخبری ہے۔

اس کے بعد باسیل نے حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ سے کہا کہ میں اس سبب سے اب تک رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے سے رکا رہا کہ میں بحیرا راہب کے پاس سے آ کے تجارت کے لئے قسطنطنیہ چلا گیا تھا وہاں سے بلاد روم میں ایک مدت تک مقیم رہ کے یہیں بسر کرتا رہا۔ مدت دراز کے بعد قیساریہ آیا تو رومیوں کو اس پر آشوب زمانہ کے ہاتھوں میں مبتلا پایا۔ میں نے ان سے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ حجاز میں ایک نبی جن کا نام محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے (ﷺ) مبعوث ہوئے ہیں انہیں ان کی قوم نے مکہ سے نکال دیا ہے اور وہ وہاں سے ہجرت کر کے اس مدینہ کی طرف جسے تبع نے آباد کیا ہے چلے گئے ہیں اللہ پاک تبارک و تعالی نے ان کی اعانت فرمائی ہے اور انہیں ان کی قوم پر غالب کر دیا ہے۔ میں ہمیشہ ان کے حالات پوچھتا رہا اور ان کی خبریں معلوم کرتا رہا روزانہ ان کی خبریں بڑھتی جاتی تھیں حتی کہ باری تعالی جل مجدہ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا اور ان کے لئے وہ چیز پسند کی جو اللہ تعالی کے نزدیک سب سے عمدہ تھی ﷺ۔ آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے جانشین اور خلیفہ ہوئے انہوں نے شام کی طرف فوجیں بھیجیں مگر کچھ مدت کے بعد آپ کا بھی انتقال ہو گیا اور امر خلافت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف منتقل ہوا۔ آپ نے ہمارے شہروں کو فتح کیا۔ بادشاہوں کو ذلیل کر کے ان کے لشکروں کو شکست دی اور شام کو فتح کر لیا۔ میں آپ کے یہاں تشریف لانے تک برابر امید کرتا رہا کہ ممکن ہے آپ اس ساحل میں قدم رنجہ فرمائیں حتی کہ باری تعالی جل مجدہ آپ حضرات کو یہاں لے آئے۔ حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا اب تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اس نے کہا خدا کی قسم! یہی کہ اپنی قوم سے جدا ہو کر آپ حضرات کی اتباع کروں کیونکہ حق ظاہر ہو چکا ہے۔

Marfat.com

## حضرت یوقنا اور آپ کے ساتھیوں کی رہائی

اس کے بعد اس نے آپ اور آپ کے تمام ساتھیوں کو کھول دیا اسلحہ دیئے اور کہا اس شہر کی تمام کنجیاں میرے پاس ہیں اہل شہر شہر سے باہر عربوں کے ساتھ جنگ میں مشغول ہیں اور شہر میں ایسا کوئی آدمی نہیں جس سے کسی طرح کا خوف ہے اس لئے اللہ کا نام لے کر اٹھئے اور اپنا کام شروع کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا جزاک اللہ خیرا" باسیل! اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے تمہیں اسلام کی طرف ہدایت فرمائی نجات کے راستہ پر چلایا اور نیکی کو تم پر ختم کر دیا۔ اب ہم پر یہ واجب ہو گیا ہے کہ ہم اپنی جانوں کی حفاظت کریں اور اپنی کشتیوں کی طرف آدمی بھیج کر اپنے ان آدمیوں کو کہلا بھیجیں کہ ان سے اتر کر وہ بھی ہمارے پاس آجائیں وہ اور ہم سب ایک ہو جائیں باسیل نے کہا میں انشاء اللہ العزیز بہت جلدی ایسا ہی کروں گا۔

اس کے بعد باسیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خفیہ خفیہ باب البحر پر گئے دروازہ کھولا حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بنی عم میں سے ایک آدمی آپ کے ساتھ تھا یہ دونوں ایک کشتی پر سوار ہو کے جہازوں کے پاس گئے اور ان جہاز والوں سے تمام قصہ بیان کر دیا۔ اہل صور اپنے جہازوں کو لے کر آگے بڑھے اور شہر کے قریب آکے اتر اتر کر تمام آدمی شہر میں داخل ہونے لگے۔ اللہ تعالیٰ علیہ نے کفار کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اور وہ ان جہازوں کی طرف سے بالکل اندھے ہو گئے۔

## حضرت یوقنا کا حملہ

اس کارروائی کے بعد حضرت باسیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حملہ کا ارادہ کیا مگر حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں روک دیا اور فرمایا یہ میری رائے کے خلاف ہے بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرات میں سے ایک آدمی اللہ پاک جل جلالہ کے راستہ میں اپنی جان کو وقف کر کے خفیہ طور سے چور دروازہ کے ذریعے مسلمانوں کے لشکر میں پہنچ جائے اور حضرت یزید بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کو ہماری تمام کیفیت سے مطلع کر دے تاکہ جس وقت ہم یہاں حملہ کریں تو ہماری آوازوں اور اہل شہر کی چیخ و پکار سے مسلمان کسی طرح کا خوف نہ کریں بلکہ کفار کے مقابلہ میں اور زیادہ تیار ہو جائیں۔ یہ سن کر ایک آدمی نے کہا اس کام کو میں کروں گا۔ یہ تبدیل وضع کر کے شہر سے باہر نکلا اور حضرت باسیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی وقت دروازہ کو بند کر لیا۔ یہ شخص چل کر

Marfat.com

حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا اور حضرت یوقنا اور حضرت باسیل کی کیفیت اور ارادہ سے آپ کو مطلع کر دیا آپ نے اللہ جل جلالہ کے لئے سجدہ شکر کیا اور فوج میں منادی کرادی کہ فوراً" تیار ہو جائیں رومیوں پر اچانک حملہ کرنے کا ارادہ ہے حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے جب یہ سمجھ لیا کہ مسلمانوں کی تیاری مکمل ہو چکی ہے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ پانچ سو آدمی شہرپناہ پر چڑھ کر حملہ کریں حضرت باسیل رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے کہا یہ مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ عوام کالانعام کا قتل مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ دوسرے کیا تعجب ہے کہ اللہ جل جلالہ انہیں نور اسلام کی شمع سے منور کر دیں اور وہ مسلمان ہو جائیں۔ البتہ آپ کچھ آدمیوں کو شہرپناہ کے زینے کی دوسری طرف مقرر کر دیں تاکہ وہاں سے کوئی آدمی نیچے اتر کر آپ پر حملہ آور نہ ہو جائے۔

## مسلمانوں کا حملہ اور فتح

آپ نے ان کی رائے کو پسند فرمایا اور کچھ آدمیوں کو زینے کے پاس مقرر کر دیا حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے یہ انتظام کر کے ایک دل ہلا دینے والی آواز میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ لگایا اور تکبیر کے فلک شگاف آوازے سے تمام شہر کو گونجا دیا۔ کلمہ توحید کی آواز سن کر اہل شہر لرزہ براندام ہو گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ شہر کے قیدی چھوٹ کر حملہ آور ہو گئے ہیں۔ یہ سوچتے ہی ہر شخص متحیر ہو گیا عقلیں جاتی رہیں دل کانپنے لگے اور اپنے مال گھربار اولاد اور بیوی بچوں کی طرف سے فکر مند ہو کے محو حیرت ہو گئے۔ جو شخص گھر میں موجود تھا وہ وہیں کا وہیں رہ گیا اور نکلنے تک کی جرات نہ ہوئی حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے شہر میں سے یہ آواز سن کر سمجھ لیا کہ شہر میں مسلمان حملہ کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ آپ نے بھی تکبیر و تہلیل کے فلک بوس نعرے مارے اور آپ کے ساتھ اسلامی فوج نے بھی اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ فضائے آسمانی کو گونجا دیا۔

والئی صور نے شہر سے جب تکبیر و تہلیل کے نعرے اور شوروشغب کی آوازیں سنیں تو سمجھ گیا کہ حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالی علیہ اور آپ کے ہمراہی قید سے چھوٹ گئے ہیں اور ان ہی کے کرتوت ہیں تو اس کی فوج کے دل چھوٹ گئے قلوب میں خوف راسخ ہو گیا۔ انہوں نے مسلمانوں کی طرف دیکھا تو وہاں چاروں طرف آگ روشن دکھائی دی اور

Marfat.com

لڑائی کے لئے انہیں آمادہ دیکھا۔ چونکہ فوجی سپاہیوں کے دل اپنے مال اولاد گھر بار اور زن و فرزند کے ساتھ معلق تھے جو شہر میں موجود تھے نیز قسطنطین پسر ہرقل کی طرف سے کمک کی امید منقطع تھی کیوں کہ قیساریہ پہلے ہی فتح ہو چکا تھا اس لئے ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور وہ میدان سے پشت دے دے کر بھاگ پڑے مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا اور جہاں کہیں ملے پکڑ کر قتل کر دیا اور ان کے اس مال و اسباب کے جو یہ چھوڑ کے بھاگے تھے مالک ہو گئے۔

صبح ہوئی تو حضرت یوقنا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شہر میں داخل ہونے کے لئے دروازہ کھولا حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ شہر کے اندر داخل ہوئے۔ آپ نے رومیوں کے مال و اسباب پر قبضہ کر لیا جو شخص شہر پناہ کے اوپر تھے انہوں نے امان امان پکارنا شروع کر دیا آپ نے انہیں امان دیدی وہ دیوار سے نیچے اترے حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جن کے لئے تمام تعریفیں ثابت ہیں ہمارے لئے اس شہر کو۔ تلوار کے زور سے فتح کرا دیا ہے اور اب تم ہمارے غلام ہو ہم جیسا چاہیں تمہارے ساتھ سلوک کر سکتے ہیں مگر ہم وہ قوم ہیں کہ جب عہد کر لیتے ہیں تو اسے پورا کرتے ہیں اور جو قول کسی کو دیتے ہیں اسے سچ کر دکھاتے ہیں اب ہم تمہیں امان دیتے ہیں اور تمہاری جانوں کو اپنی حفاظت اور ذمہ داری میں لیتے ہیں۔ البتہ جو شخص تم میں سے ہمارے دین میں داخل نہیں ہو گا اسے ہر سال ہمیں جزیہ دینا ہو گا اور جو مسلمان ہو جائے گا اس کا اور ہمارا حال یکساں ہو گا ان لوگوں نے اسے منظور کیا اور اکثر مسلمان ہو گئے۔

اللھم صلی علی سیدنا و مولانا و نبینا و شفیعنا محمد و علی سائر المرسلین والنبیین واصحابھم وازواجھم واولادھم واتباعھم اجمعین الی یوم الدین بعدد کملاتک ورضا نفسک مضعفا ابدا فی الف الف الف الف الف الف الف مرۃ

امداد اللہ انور

Marfat.com

# صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے

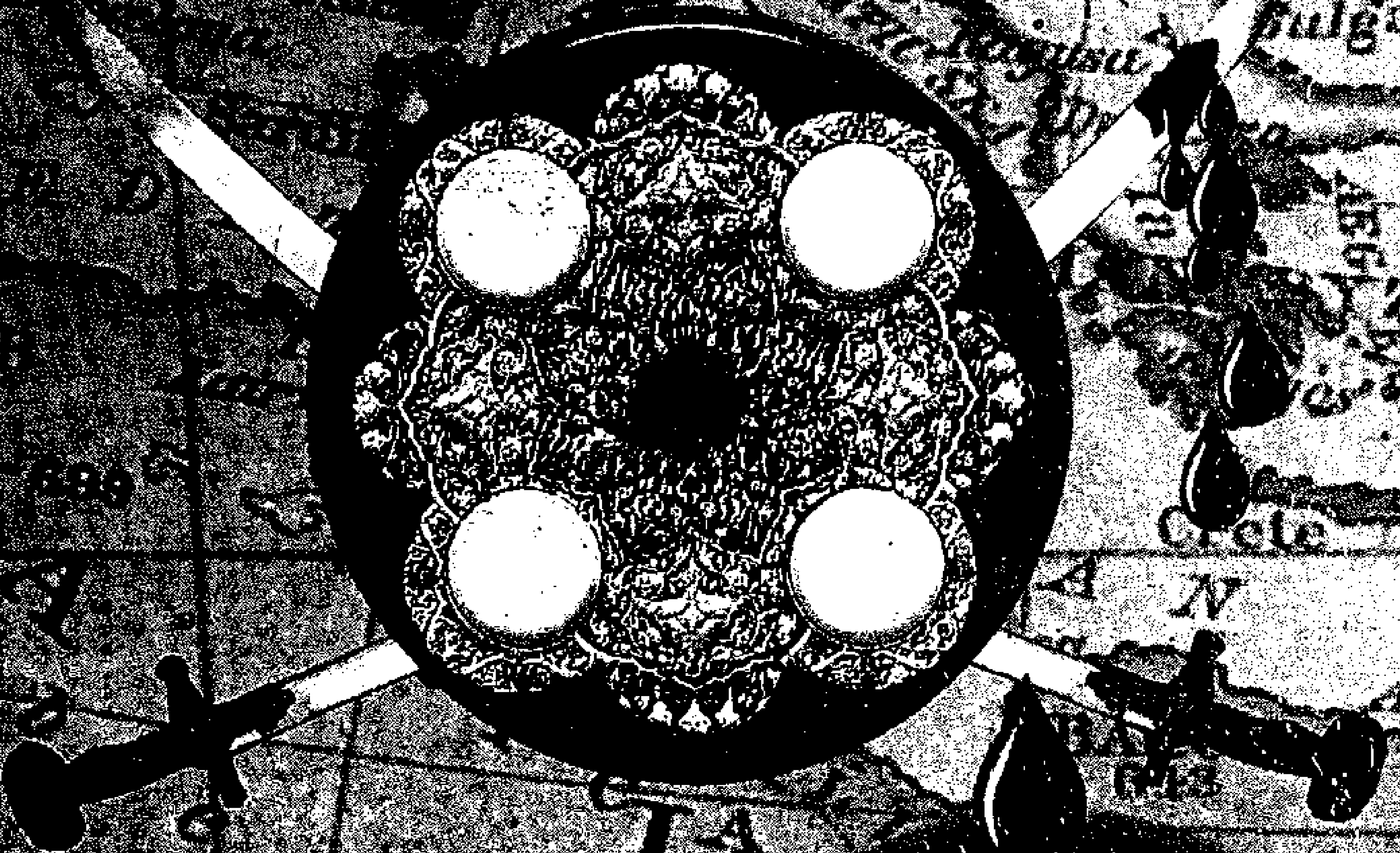

تسہیل، تلخیص، عنوانات

مولانا اِمداد اللہ انور

تالیف

علامہ محمد بن عمر الواقدیؒ

ترجمہ

حکیم شبیر احمد سہارنپوریؒ

Marfat.com